رعایاے روس کو کرسمس میں کابوس

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ سلاطین ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خاص ہیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں نہایت خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں جنس اور کمزوری نظر۔ ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر اے بی سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلستان) امرتسر۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ تیار کرتے ہیں۔ میں نے اسکا تجربہ بڑی احتیاط سے ایک مریضہ مسماۃ ام دیوی عمر ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خوردو دانے نکلے ہوئے تھے۔ اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار۔ کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر رحمت علی گھوس صاحب بہادر ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی تیز کرنے اور آنکھوں کی بیماری ہٹانے کیلیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر سید نیر دنیا ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ۔ تسلیم۔ آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا۔ خاصکر رتنیا اور گرینولر اور تھیلیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ میں آنکھوں کی ہر ایک قسم کی بیماری میں اسکے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں۔ مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں۔

راقم۔ ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر فرید کوٹ ریاست ملک پٹیالہ

(۶) جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند چلا آتا تھا۔ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورسیک لوشن۔ لیڈ لوشن۔ کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا۔ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا۔

راقم۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

[illegible]

بروگ کی لمبی تان

ہاے بندر آتھر

جنگی خبرین

۲ جنوری - لندن - پورٹ آرتھر کی فتح سے ایک جنگی ڈراما ختم ہوا جو جاپانی ہاتھون کے کارنمایان اور روسیون کی استقامت اور دلیری کے سبب سے حربی معاملات مین لاثانی ہی - اخبارات کی رائے مین لڑائی برابر جاری رہیگی -

عہدنامہ اطاعت پر پورٹ آرتھر مین کل رات دستخط ہوے اخبار اسٹینڈرڈ بیان کرتا ہی کہ پورٹ آرتھر کا انجام اس جنگ کے شایان شان تھا جو ایسے دو جنگ آزما مین ہوئی جنکا حوصلہ اور استقلال اور سامان حرب و ضرب کم ہونے والا تھا -

۳ جنوری - لندن - بظاہر تمام روسی تباہ کن جہازات چیفو اور شنگھائی مین صحیح و سالم پہونچ گئے ہین علاوہ ازین روسیون نے تمام جنگی جہازون کو توڑ ڈالا - اور باقاعدہ قلعون کو مسمار کر دیا اور ہر قیمتی شی ضائع کر دی جاپانیون کو اس بات سے سخت ناراضی ہی کہ درخواست اطاعت کے بعد جنگی جہاز توڑ ڈالے گئے اور تباہ کن جہازون کی روانگی کی اجازت دی گئی -

ٹوکیو کا نامہ نگار ٹوکیو سے بیان کرتا ہی کہ پورٹ آرتھر کے روسی افسرون کو پرول روس واپس جانے کی اجازت ہوئی ہی یہ اپنے ہمراہ اپنی تلوارین بھی لیجانے پائین گے جاپانیون نے آج چند قلعون پر قبضہ کیا -

جنرل نوگی رپورٹ کرتے ہین کہ غنیم نے تنگ کی کان شان اور قلعجات لیو کو مسمار کر دیا اسی طرح بندرگاہ مین تمام روسی جہازات بھی اڑا دیے گئے -

۴ جنوری - کلکتہ - پورٹ آرتھر مین آخری منظر خوفناک تھا - آخری حملہ پانچ دن اور رات مین ختم ہوا جس وقت [illegible] کی بوچھار برستی جاتی تھی - ۳۱ تاریخ کی شام کو [illegible] جاپانی [illegible] پڑے - روسی [illegible] سال [illegible] جنگ آور [illegible] جنگ مین [illegible] کمی ہوئی [illegible] جنگی جہاز تباہ کر دیے [illegible] منظر ہوے ہین [illegible] اپنا نشان اڑاتے ہوے نکلین اور اسکے بعد [illegible] - اسکے بعد انکو پرول پر روس کو واپس جانیکی اجازت دیجائیگی - اور [illegible]
[illegible]

ہوگی جو جنرل کروپٹکن سے مقابلہ مین جنگی کارروائی کر رہی ہے -

۳ جنوری - لندن - پورٹ آرتھر کی شکست کی خبر اب روس مین شائع ہوئی ہی اس سے لوگون پر بہت اثر پڑا ہی لیکن اخبارات قوم کو ابھار رہے ہین کہ وہ اس جنگ کے جاری رکھنے مین گورنمنٹ کی اعانت کرین جس سے یہ بات ظاہر ہو کہ روس ایک بہت بڑی [illegible]

۴ جنوری - لندن - جنرل اسٹوسل نے جب زار کو اطاعت کے متعلق تار برقی روانہ کی تو [illegible] کیا شہنشاہ اعظم معاف فرمائیے - جتنے دو [illegible] کیے جو انسان سے ممکن ہین - با انصاف کیجئے اور رحم فرمائیے -

رائٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے بیان کرتا ہی کہ زار روس نے جنرل اسٹوسل کو تار برقی بھیجی ہی اور تمام افسرون کو اختیار دیا ہی کہ پرول رہکر واپس آئین یا قید ہو جائین -

ایڈمرل روزڈسٹ ونسکی کا بیڑہ فی الحال آئین گل مین ہی دونون بیڑے موسمی مون سون کا تماشا دیکھ رہے ہین اور یقین کیا جاتا ہی کہ ڈنکو سارز مین پر جمع ہونگے -

۵ جنوری - لندن - کل روسی پورٹ آرتھر سے باہر نکلین گے اور جاپانی ماہ حال کے اسمین داخل ہونگے -

رائٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے بیان کرتا ہی کہ ہتھیار رکھنے والون کی کل تعداد اڑتالیس ہزار ہی جسمین سولہ ہزار بیمار اور زخمی ہین - قلعون اور باٹریون کی حوالگی کا کام ختم ہو گیا ہی بیمار اور زخمیون کی غالب تعداد کی نقل و حرکت غیر ممکن ہے -

۵ جنوری - لندن - نووی ورمیا بیان کرتا ہی کہ ہمکو ہر نوع ایک کورٹ مارشل کرنا چاہیے - اسکے بعد ہمکو معلوم ہو جائیگا کہ پورٹ آرتھر مین کھانا اور گولی بارود کیون نہین پہونچائی گئی اور روسیون کا اصلی دشمن کون ہے جو جاپانیون سے زیادہ خطرناک تھا -

۶ جنوری - لندن - لارڈ سلیبورن نے بیان کیا کہ ہم روسی جاپانی دونون کا نہایت احترام ملحوظ رکھتے ہین نظر بتا تو یہ آسان ہی کہ جاپانیون کی ہم تعریف کرین کیونکہ وہ ہمارے دوست ہین - لیکن ہمکو ماننا پڑیگا کہ ہم روسیون کی یکسان تعریف کرین -

انگلستان [illegible] بندرگاہ [illegible] قبضہ [illegible] ہو سکتی ہین -

اخبار [illegible] ناقل ہی کہ جنرل اسٹوسل نے [illegible] کو اس مضمون کا تار بھیجا تھا کہ [illegible]

ہی کہ شہر کو اڑا دون اور باہر نکلکر حملہ آور ہو سپاہیون کو قتل کرا دون اسوقت شہنشاہ زار نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھدینا چاہیے -

قاصد راوی ہی کہ چونکہ روسیون کے پاس کارتوس باقی نہ رہے تھے توپون کی گولہ باری محض بیسود ہو گئی تھی - اور سنگینون سے جو لڑائیان ہوئین وہ نہایت ہی وحشیانہ اور قساوت کی تھین کہ لوگ غضب کے عالم مین اپنے دشمنون سے لپٹ جاتے تھے اور درندہ جانورون کی طرح ایک دوسرے کی بوٹیان نوچتے اور ہاتھ اور آنکھین نکال لیتے تھے - اور جاپانی [illegible] پہلے ہی قلعہ لے سکتے تھے مگر قلعہ ارانگ شان کی فتح کے بعد روسیون کی کمزوری کھلی - جاپانی اگر فوج جمع کر لیتے تو جہان پہلے تھے وہان حملہ کر سکتے تھے -

۵ جنوری - لندن - زار روس سینٹ پیٹرسبرگ کو واپس آئے -

جنرل نوگی رپورٹ کرتے ہین کہ اٹسو شان اور دوسرے قلعجات آج ڈیڑھ بجے بطور ضمانت عہدنامہ اطاعت کے ہمارے حوالے کیے گئے -

۶ جنوری - لندن - ایڈمرل روزڈسٹ ونسکی کا نشان بردار جہاز کنازسوارف ایک چٹان سے ٹکرا گیا اور دریا کی تہ مین چلا گیا - مگر سینٹ پیٹرسبرگ مین قطعی انکار کیا جاتا ہی -

۶ جنوری - لندن - آج زار اور وزرا کی ایک کونسل شاہی محل مین منعقد ہوئی قرار دیا کہ جنگ برابر جاری رکھی جائے اور جنرل کروپٹکن کو قبل اختتام ماہ فروری دو لاکھ فوج اور دیجائے -

ایڈمرل روزڈسٹ ونسکی واپس طلب کیے جائینگے

۶ جنوری - لندن - پورٹ آرتھر کے جنگی جہازات کا سرکاری معائنہ ابھی تک نہین ہوا - وہ عہدنامہ اطاعت کے قبل جلدی مین اڑا لیے گئے تھے - لہذا صرف انکے بالائی حصون کو نقصان پہونچا ہی - انکی مرمت ہو جائیگی

۶ جنوری - لندن - روسی باقاعدہ فوج پورٹ آرتھر سے باہر نکلی اور ڈالنی کو جا رہی ہی - جاپانی [illegible] فوج شہر مین حفاظت [illegible] جاپانی ملاح وہان بندرگاہ مین سرنگون اور جہازون [illegible] نکال رہے ہین - تمام قلعے جاپانیون کو دیدیے گئے ہین جنرل اسٹوسل نے اپنا پرول دیدیا ہی اور وہ جاپان کا سکی روس کو واپس جائین گے - جنرل نوگی اور اسٹوسل سے کل پورٹ آرتھر مین ۴ گھنٹہ تک ملاقات رہی اور تجویز ہوئی کہ بیمار اور زخمی [illegible] جنین کے [illegible] تقسیم [illegible]

چلو لکھنؤ ـ کے دن کے رات

زبان مخدرات کی سند لینا ضرور نہین۔ جب کوئی ایسی مابہ النزاع بحث آپس مین پیدا ہو جائے تو بوڑھون کے پاؤن پر ٹوپیان رکھنے کے بجائے اپنے گریبان مین منھ ڈال کر اپنی پگڑی سے نیاز کر دیا کرو۔

راقم ہنگت بہ عالم تجرد
م۔ ع۔ ایمٹھوی

نیرنگ افغان

یعنی قومی اور ملکی تاریخ افغانستان

آجکل ہر معاملات افغانستان کی جانب خاص و عام متوجہ ہوئے ہین۔ گورنمنٹ ہند کی ایک خاص سفارت کابل مین پہونچی ہی اور ولیعہد کابل بھی ہندوستان آئے ہین پس مندرجہ عنوان کتاب کا اس زمانہ مین شائع ہونا نہایت مناسب سمجھا گیا۔ ہر شخص کو ایسی کتاب کے دیکھنے اور پڑھنے کا کمال اشتیاق ہوگا کتاب ہذا افغانستان کی مکمل اور مبسوط تاریخ ہی جو ہمارے مطبع مین چھپکر شائع ہوئی ہی مصنف نے اس کتاب مین انگریزون کے تعلقات اور افغانستان کا بخوبی تذکرہ کیا ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ انگریزون کا تعلق افغانستان سے کس زمانہ مین ہوا اور ابتک کیسا رہا۔ افغانستان کی حالت شاہان مغلیہ کے وقت اور اسکے پہلے کیا تھی اور یہی نہین بلکہ جسقدر عہدنامجات افغانستان کے متعلق انگلستان نے کئے ہین انکو درج کردیا ہی اور روسیون اور ایرانیون کے تعلقات کو بھی تحریر کیا ہی غرضکہ افغانستان کی پولیٹکل پالیسیون کی بخوبی تمام تشریح کی ہی۔ انگلستان کے تعلقات افغانستان سے کیسے رہے اور آیندہ کیسے رہین گے اور جبکہ افغانستان روس و انگلستان کے درمیان ہوگیا ہی تو اسکا آیندہ حشر کیا ہوگا اس کتاب کا ایک مقدمہ بھی چار جزو مین مصنف نے لکھا ہی جسمین تاریخ نویسی کے اصول بیان کئے ہین اور یہ کہ افغانستان کی قوم کہان تھی اور کسطرح پر اسکا نشو و نما ہوا۔ افغان کو افغان کیون کہتے ہین۔ وہ پٹھان کیونکر ہوئے۔ الغرض یہ ایک پولیٹکل اور قومی تاریخ افغانستان کی اردو زبان مین لکھی گئی ہی۔ اس سے پہلے وہ تاریخ افغانستان کی اس حیثیت سے نہ تھی۔ اسکے مصنف مولوی محمد حسین صاحب اغلب موہانی ہین۔ اس کتاب کا مقدمہ اودھ اخبار کے مختلف پرچون مین چھپ چکا ہی جسکو ناظرین اخبار نے پڑھکر نتیجہ نکالا ہوگا کہ ایک ایسی قابل قدر تاریخ افغانستان کی شائع ہونے والی ہی۔ ایک نقشہ بھی عمدہ شائع کیا گیا ہی اور فوٹو تصویرین امیر عبدالرحمن خان و امیر حبیب اللہ خان کی چھپی ہین۔ اور قریب ساڑھے سات جزو کے کتاب معہ مقدمہ و دیباچہ وغیرہ ہوگی تین روپیہ قیمت علاوہ محصول ڈاک نامناسب نہین جن صاحب کو خریداری منظور ہو مصنف کے پاس مقام موہان ضلع اناؤ فرمائش بھیج سکتے ہین۔ فقط

حسن اتفاق

ہمارے ہمعصر رہبر سوال کرتے ہین کہ سردار عنایت اللہ خان کابل سے ہندوستان کی سیر کو تشریف لائے اور خوش خوش واپس گئے۔ ہمارا مشن بھی انھین دنون کابل گیا ہی۔ یہ بھی خوش خوش آتا ہوگا۔ لیکن وہ کیون آئے تھے اور یہ کیون گیا تھا اسکا جواب یہی ہی کہ حسن اتفاق ہے۔ لارڈ کرزن کے زمانے مین یہ کیون ہوا۔ یہ بھی حسن اتفاق روس کی ریل بیدیکیون کھل گئی یہ بھی حسن اتفاق۔ سرحد کابل کے دریا استحکام کی فکر کیون ہوئی۔ یہ بھی حسن اتفاق حبیب اللہ خان سے سرحدی معاملات واضح طور سے طے کرنا مناسب معلوم ہوا۔ یہ بھی حسن اتفاق۔ اب آگے چلیے وہ بھی حسن اتفاق یہین تک پہونچ کے رک جائیے۔ وہ بھی حسن اتفاق۔

بڑی کامیابی

اب کی سال تعلیمی کانفرنس مین کامیابی ہوئی۔

کس اعتبار سے؟ کس تعلیمی کارروائی کس مشکل مسئلہ کے سلجھنے سے؟ اشاعت و قبول مقاصد کے اعتبار سے؟ سرانجام مواعید و فرائض کی سبکدوشی سے؟

جی کچھ نہین کامیابی ہوئی۔

ارے بھائی کس اعتبار سے؟

جی۔ چندہ خوب ملا۔

کسکو اور کانفرنس کے کس مقصد کیواسطے؟

جی کانفرنس کو نہین نواب محسن الملک زرکش کو علی گڑھ کی تعلیم کے واسطے۔

پھر کانفرنس سے کیا علاقہ؟ یہ کہیے بیرانہ سالی زرکش کی محنت سوارت ہوئی۔ کانفرنس کی یہ کامیابی ہوئی تو یہ بھی ہو کہ سید احمد خان مرحوم اور انکے ہمراہی حضرات کے کفر و الحاد کے فتوون کے گڑے مردے اکھڑے اور علی گڑھ پر اس الزام کا ثبوت لوگون نے اپنی آنکھون دیکھ لیا کہ کانفرنس مین وہان کے علما اور دیگر حضرات نے باوجود وقت پہونچ جانے کے نماز نہین پڑھی۔

دوسری کامیابی یہ کہ شمس العلما مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب کی شائستگی اور سلیقہ کے پر شیرینی زبانی کا وہ لطف شہر کے لوگون کو ملا کہ غالب کا شعر بار بار یاد آگیا۔

نکالا چاہتا ہی کام کیا طعنون سے تو غالب
ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھپر مہربان کیون ہو

آپ نے کانفرنس مین ایسے ایسے چھوٹ کے ہاتھ دکھائے کہ کانفرنس پر الو لوگ کے میلہ کا شبہہ ہوتا تھا۔ ذاتی اور شخصی حملون سے ساری تقریر گندہ اور فقرات سے دماغ پراگندہ تھا۔ وہ تو کہئے خدا خیر و شر کے انتظام سے لکھنؤ کے دیدہ دہن بیباک پاک شہدے پہلے ہی سے کانفرنس پر تین حرف بھیج چکے تھے ورنہ یادش بسنگ سے دکھادیتے کہ کانفرنس کو بھانڈون کی محفل بنانا (جسمین گی سی پر عموماً بھانڈ زبان صاف کرتے ہین جو انکو طوائف اہ ہو استہزا بہتر امر وضع القلم ہونا دکھاتا ہی۔

تیسری یہ کامیابی ہوئی کہ اور شہر والے دعوت کا ادعاوہ نہ کرین گے اور اسطرح گھر ہی مین بانی بی بی کے قوم کو مفت خدا اکو سنے کی فرصت ملیگی۔ اور دوسری کامیابی یہ کہ کانفرنس سے امید اٹھ گئی کہ مسلمانون کی تعلیم کا پیچیدہ مسئلہ واژگون دماغ سے سرانجام پانا ہے تو یہ کہو کانفرنس صاحبہ کا خاتمہ تھا کامیابی نہین کامیابی سے تو اسی طرح اطمینان ہوگیا جیسے مریض کے مرنے سے نیم حکیمون کو دوا علاج سے۔

لوکل علیہ البرد

آج کل ہمارے ٹھنڈے طبع والے شہر پر آسمان جسکی آنکھون پر ساتی صورت اکثر ابر کا تر دامل رہا کرتا ہے۔ اسقدر نظر توجہ رکھتا ہے کہ جتنی سردی منچوریا یا منطقہ باردہ مین تھی سب یہین ڈھکیل لایا اور میان طاعون کی مدارات مین خرچ کر دی

جنگل مین چمگودڑ

ڈاکٹر شمس العلماء مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی کی خدمت مین میرا بہت بہت آداب عرض کر دیجئے اور لکھنؤ کی کانفرنس مین علماء کے خلاف جو بانی قربانی ہوا لوگون نے جواب طلب کیا ہو تو میرا جواب یہ ہے
بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی

راقم - رپورٹر

لوکل علیہ اللحاف

چونکہ ہمارے شہر کے حصے مین نیستی افراط سے پڑی ہے اسی وجہ سے حرارت کے فقدان یعنی برودت کی بھیر اس سال معمولی جاڑون سے زیادہ ہی خیر یہی کاسماپولیٹن نیچر کی فیاضی ہے کہ آزاد تجارت سے جسطرح غلے کا نرخ ہر شہر ملک مین یکسان رہنے لگا ہے ایسے ملک کا ہر حصہ مثل صوبہ کشمیر شملہ نینی تال وغیرہ کے گرمی سردی کا عادی ہونا بہتر ہو اور ایک مساوات اور اعتدال کے معنی پیدا ہوتی ہین۔

اگرچہ اس غیر معمولی سردی سے میان طاعون کے خوب چھکے چھوٹے ہین مگر یہ اعتدال دوامی وہ ہی جیسے آگے یہ عارضی باتین خیال مین نہین آتین۔

بابی گزشتہ ہفتہ کو جوبلی ہائی اسکول مین ڈاکٹر نوبین چند کی موت پر ایک جلسہ بصدارت حکیم عبدالعزیز صاحب منعقد ہوا اور ڈاکٹر پنت صاحب انکی یادگار کے قائم کرنیوالے جلسے کے سکرٹری مقرر ہوئے - اسی طرح ایک اعلی حکیم اور ڈاکٹر نے ع

بس مردن وہ چاہت اپنے عاشق رہتے ہین

کا اظہار مناسب سمجھا - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے دونون مسیحا نفس کسقدر شہر پر متوجہ ہین کہ جیتون اور مردون کی خدمات سے کسی وقت خالی رہنا پسند نہین کرتے

افسوس کے ساتھ سنا گیا ہے کہ حاجی مولوی عبدالرؤف صاحب مرحوم خلف جناب مولانا حاجی شاہ عبدالوہاب خلف شمس العلماء شاہ عبدالرزاق صاحب قدس سرہ نے ۹ تاریخ کو بعمر سی سال انتقال فرمایا جناب مرحوم اس سال مع متعلقین حج کو تشریف لے گئے تھے اور الحمدللہ گھر سے واپس آئے تھے کہ خدا کی مرضی ایسے قلیل ہی عرصہ مین انکی ایسی صورت مین ہماتا ہو

جسمین واپسی اور معاودت کا جھگڑا نہین -

شکریہ اعانت

بندہ مہتمم بشکر گزاری تمام اُن حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل کرتا ہے جنسے قیمت اخبار وصول ہوئی ہے

اور مترصد ہے کہ اسی طرح دیگر حضرات کو خدا ہمت دے کہ جنکی پیشگی سنہ ۱۹۰۷ء ختم ہوگئی ہے وہ بھی اس جانب متوجہ ہونگے اور انکا تساہل ولاپروائی پسند نہ کریگی کہ بار بار یاددہانی اور تقاضے کی زحمت گوارا کیجاے اور یہ خیال پیدا ہو کہ وہ حضرات کسی سبب سے ناقدری یا خدانخواستہ نادہندی کے مرض مین مبتلا ہین - بلکہ آیندہ ہمکو موقع ملے گا کہ اس سے زیادہ طویل فہرست ہم اپنے معاونین کی شائع کرسکین گے

عالیجناب نواب غلام حسین خان صاحب بہادر [illegible]

جناب مولوی عبدالرحمن صاحب تاجر چکن [illegible]

جناب صاحب سکرٹری بدنگر (؟) حیدرآباد [illegible]

جناب بابو کدار ی لال صاحب سکرٹری برٹش انڈین سوسائٹی مرادآباد [illegible]

جناب بابو کشوری لال صاحب کلکتہ [illegible]

عالیجناب شیخ عنایت اللہ صاحب نائب ریاست محمودآباد [illegible]

جناب بابو سومیسر راو صاحب حیدرآباد [illegible]

عالیجناب نواب راحت علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر [illegible]

اتحاد اور البشیر

حال اتحاد لکھنؤ کے اڈیٹر نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بعض کارروائیوں پر جو بھی نکتہ چینی کی تو ہمارا قومی ارگن یعنی اڈیٹر البشیر بگڑ بیٹھا بری آوازے ہونی لگانے لگا چنانچہ ۱۰ جنوری کے البشیر میں مسٹر شرر کے اعتراضات کو ناشائستگی اور بدتہذیبی پر محمول کر کے قابل افسوس و تعجب قرار دیتا ہی اور معترضانہ الفاظ کو بازاری الفاظ بتاتا ہی لیکن کمال عجب اور تاسف ہی کہ نہ تو اُن اعتراضات کو حرف بحرف نقل کر کے اُنکی کافی تردید کرتا ہی اور نہ اُن کارروائیوں پر نوٹس لیتا ہی جنھون نے مسٹر شرر کو معترضانہ الفاظ لکھنے پر مجبور کیا۔

کیا اڈیٹر کے نزدیک کسی واجب التعظیم بزرگ کو ابوالحرام۔ ابوالہار مونیم ایسے رکیک خطابات سے مخاطب کرنا تہذیب و شائستگی کا مقتضا ہی اور کیا ایسے تیز گرم الفاظ اشتعال طبع کے موجب نہیں ہو سکتے۔ مگر ہان سچ تو یہ ہی کہ البشیر بیگن کا نوکر نہیں ہے بلکہ حضور کا نوکر ہے۔

راقم
احمد حسین پریا نودی

قومی رباعیان

اب کہیے تو کیا ہین یہ باسی سید
موجود ہین نت نئی نو اسی سید
کیون ای شیخ و مغل پٹھان یہ جو ہین صاحب
حجام ہون میر اور مراسی سید

کیا خوش ہو کوئی شریف مہتر مسٹر
پھرتے ہون جہان مین جب اکثر سید
مسٹر نہ بنیگا اُسسے بہتر کوئی
صاحب ہین چمار اور مہتر مسٹر

(میرزا لا ابالی)

کہن خرقہ خویش پیراستن
بہ از جامۂ عاریت خواستن

کھاتا ہون قسم اب نہین تعریف کرونگا
اس دور کے لوگون کی نہ توصیف کرونگا
مضمون جو کسی کے لیے تصنیف کرونگا
جو اُسکے معائب ہین وہ تالیف کرونگا
سچ بات کہون گا نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر
آئینہ دکھا دون گا سکندر کا بنا کر
کر دون گا خرد مانی و بہزاد کی مین گم
انسان کے نقشہ مین بڑھاؤنگا پر و دُم
تصویر تو کھینچون گا لگا دون گا مگر دم
انسان سے حیوان نظر آوگے بس تم
یون روٹیان کمواینگی تہذیب تمھاری
بندر کی طرح تمکو نچائینگے مداری
واقف ہون مین جتنی کہ لیاقت ہی تمھاری
پرچون کی دوکان رکھو بیچو سپاری

تم وضع مہذب کی عبث کرتے ہو خواری
رکھو وہی بس وضع جو اگلی تھی گنواری
کچھ نفع تمھین کوٹ سے نے بوٹ سے ہوگا
صاحب کبھی مشہور نہ اس سوٹ سے ہوگا
ذرہ کو کوئی مہر درخشان نہین کہتا
کانٹے کو کوئی رشک گلستان نہین کہتا
کوڑی کو کوئی لعل بدخشان نہین کہتا
خچر کو کوئی عیسیٔ دوران نہین کہتا
پڑھ جانے سے انسان کبھی طوطا نہین بنتا
خر پر جو کسو زین۔ تو گھوڑا نہین بنتا
جو خار ہین گلشن مین کبھی گل نہین بنتے
شاما کے جو بچے ہین وہ بلبل نہین بنتے
اشجار کدو غیرت سنبل نہین بنتے
برگد کے جو ریشے ہین وہ کاکل نہین بنتے
شاداب چمن مین خس و خاشاک نہوگا
کتے کو اگر دھوئین بھی تو پاک نہوگا
نامرد ہوے تیغ سپاہی نہین ہوتا
کوڑی پہ کبھی سکہ شاہی نہین ہوتا
تالاب کا مینڈک کبھی ماہی نہین ہوتا
ہر فرد بشر ظل الٰہی نہین ہوتا
اشراف کہین زر سے کمینہ نہین بنتا
شیشہ کبھی ہیرے کا نگینہ نہین بنتا
خورشید کی تابش سے کہین شبنم نہین بنتی
بل کھا کے رسن گیسوئے پرخم نہین بنتی
جو سوت کی بنتی ہی وہ ریشم نہین بنتی
کوئل کبھی بلبل کی بھی ہمدم نہین بنتی
رنگنے سے کبھی ٹین طلا ہو نہین سکتا
بیٹھا کوئی اُلو کا ہما ہو نہین سکتا
گر زیب گلو کوٹ تو نکٹائی و کالر
سو بار نکل سیر کو تو ہیٹ لگا کر
گوری سی بنا شکل کو مل چہرے پہ پوڈر
سیٹی تو بجا چاہے دکھا لوگون کو ہنٹر
مانین گے نہ کچھ رعب نہ صاحب ہین کہینگے
بندی کا تو نطفہ ہے یہی لوگ کہین گے
کچھ خلق مین وقعت تری پتلون سے نہ ہوگی
آرام کی صورت دل محزون سے نہ ہوگی
خلقت کبھی خائف تری ہان ہون سے نہ ہوگی
اک چیونٹی بھی پامال اکڑفون سے نہ ہوگی
شیخی سے مشیخت سے نہ کچھ کام چلے گا
جو کچھ کہ مقدر ہے وہی ہو کے ٹلے گا

آغوش میں بے عقل نہو ہوکے خردمند
کھا سکتی نہ تم ہو تجھے نادانی کی سوگند
اس ایذا رسانی پہ نہو اپنی تو خورسند
سن غور سے انجاز تجھے کرتا ہے جو پند
یون زعم میں دولت کے نہ خلقت کو ستا تو
سمجھ اپنی اصالت پہ تفاخر نہ خدا تو

راقــــــــــم
لاریٹ آف انڈیا

دخل در معقولات

ناحق چوٹ جولاہا کھائے
کرگا چھوڑ تماشے جائے

ایک بے تکے خط مرسلۂ اسد اللہ کاتب کی نقل اور اسکا مختصر جواب منجانب اڈیٹر پنچ کے ہفتہ گزشتہ مین شائع ہوا ہی حضرات ناظرین یقیناً واقف ہونگے اعادۂ مضامین کی ضرورت نہین اور نہ خط مذکورہ جواب کے قابل ہی تاہم دفع دخل کیا جاتا ہی۔

اگرچہ ہم اپنے ناصح مشفق دلّو کے دس سیرے مولوی نجم الدین صاحب کے حامی میان کاتب صاحب کے خط و خال شکستہ حالی سے حرف آشنا نہین مگر کہہ سکتے ہین آپ بڑے خوشخط بڑے ہی نستعلیق۔ ضرورت سے زیادہ زود رقم کاتب ہین۔ جلد بازی کی دھن مین آکر آپ نے مولوی نجم الدین کا جریدۂ ہکیمانی پیسے والے کارڈ پر لکھ مارا کوئی پڑھے یا نہ پڑھے آپ کی بلا سے) بہرحال آپ کا نام اس نمایان کارگزاری کے لحاظ سے امیدواروں عہدۂ کراماً کاتبین کی فہرست مین قابل اندراج ہی۔ ہم پوچھتے ہین خواہ مخواہ لنگڑی اڑانے میدان کتابت پس پشت ڈال کر کاغذی گھوڑے دوڑانے خط بر آب کشیدن کی کیا ضرورت تھی خاصکر ایسی صورت مین جبکہ کسی ایسے الف کو فی ...روس الکتابت مرفوع القلم کو یہ بھی نہین معلوم کہ جیم کے پیٹ مین کے نقطے ہوتے ہین اور بجائے غنجدی عسجدی کیا الفاظ درج غزل معلومہ تھے اس سے زیادہ تعریف اور کیا ہو سکتی ہی عرّ تو فخر خراسانی و فنا ساقط از دو

آپ کے خمخانہ اخوت فہمی کا جام لبریز۔ جدت ہم پیشگی کا خط عسلی یعنے تقسے کا پیچ ابتک چڑھا ہی اصل کتابت مین خاک دھول بکائن کے پھول خواہ کچھ ہی لکھا ہو نہ ہمین علم نہ آپ کو خبر لیکن پرچے کی مطبوعہ عبارت مین بجنسہٖ واضح غنجدی درج ہی اگر تھوڑی دیر کیلئے ہم سہو کتابت ہی کی غلطی تسلیم کرلیجائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہی وہ غنجدی بجائے عسجدی یا کسی اور لفظ کی جگہ ان دونون الفاظ مین سے ایک لفظ لکھ گیا ہو گا۔ مگر غنجدی بمعنی سونا کا بلا خیز حاشیہ کسکی روشنی طبع کا عکس مستوی ہی جس سے صورت معنی پر پانی پھر گیا۔ کاتب عموماً نقل ... جیسے عقل کا حامل ہوتا ہی۔ شرح لکھنا حاشیہ چڑھانا اسکا کام نہین۔ ہان آپ کتابت باجرت حاشیہ مفت خدا لکھنے لکھانے کے خوگر ہون تو مضمون ہی دوسرا ہے لیکن اودھ کے منصف تو ایسی عبارت لکھتے نہین جسپر کاتب تک کو حاشیہ چڑھانے کی ضرورت ہو۔ پنجاب کی کتابین شاید بلحاظ بلاغت ایسی خواہش کے محتاج ہون حکیم برہم صاحب کی نسبت جو آپ نے خوش بیانی ظاہر فرمائی ہے غالباً وہ خود جواب دینگے۔ ہمارا صرف یہی کہدینا کافی ہی

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

عام اس سے کہ میان اسد اللہ کی سمجھ نجم الدین صاحب کے خیال حکیم برہم صاحب کے قیاس مین غنجدی عسجدی ہو یا کوئی دوسرا لفظ حاشیہ کاتب نے لکھا ہو یا نجم الدین صاحب نے بھیجے خود حکیم برہم صاحب نے قسم کھائی یا کارپردازان مطبع نے بہر نوع ہماری طرف سے جو اعتراضات کئے گئے وہ بالکل بجا تھے مولوی نجم الدین صاحب علمی قابلیت کے لحاظ سے جس رتبہ کے آدمی ہین ہم خوب جانتے ہین بقول شخصے وہ تاریخ جزیرہ ویران مصنفہ مولوی سادہ لوح جیسکے اوصاف کی وکالت کاتب صاحب بلا فیس ادا فرماتے ہین۔ کیا کہنا۔ مثل ہی کیا بدی کیا بدی کا شوربا، فی الحال سیرۃ الشافعی ہمارے پاس موجود نہین۔ ملگئی تو مولانا کو اس حق ریزی کی بھی داد خاطر خواہ دیجائیگی اور اگر عجلت ہوگی تو خود مولوی نجم الدین یا کاتب صاحب ایک نسخہ دفتر اودھ پنچ مین بھیجدین گے ہمارے کرمفرما مولوی شبلی نعمانی کی ایک قابل قدر تصنیف سیرۃ النعمان عرصہ ہوا شائع ہو چکی ہی تعجب نہین اگر حضرت نے انکا منہ چڑھایا ہو اور سیرۃ الشافعی سیرۃ النعمان کے جواب مین لکھی گئی ہو۔ خیر یہ بھی معلوم ہو جائیگا یار زندہ صحبت باقی،

میان اسد اللہ جہان مولوی صاحب کے حامی اپنی طرف سے بنے ہین وہان ہماری طرف سے انکو اتنا اور سمجھا کر ذہن نشین کرا دین کہ ہمکو ایسی کسی خاص کا رنج نہین الا بقول اسے کالاے بد بریش خاوند مولانا تانیث کی متعلق العنان گھوڑی اپنے خیالی اصطبل مین باندھ رکھین۔ ہم خوش ہمارا خدا خوش کیونکہ اخبار کی دنیا کی زمین اور کیسکے بجائے اگر باندھی بسکی ... حضرت ہی کا دماغ چرتی رہے تو اس سے کہین بہتر ہے کہ قیود شاعری کی کانجی ہوس مین بند کردیجائے اور وقت مقررہ پر بصیغہ لاوارث نیلام ہوجائے اور اگر مولانا اپنی ضد پر بدستور قائم رہین گے تو ہم بھی خیالات متعلقہ سے جو کچھ ویسے اسامی نہین۔ حکیم برہم صاحب نبض دیکھین یا نہ دیکھین مگر یہان بفضلہ المرض یعالج بالضد کا مجرب نسخہ ہر وقت تیار ہے۔

ابو التحقیق اپنھوی

اسرار فرمیسن

کم نہو گا شور نوشانوش صہبا داعظو
دم سلامت چاہیے امید ضعیفان ترس کا

ہمنے اس موضوع پر ایک اسم بامسمٰی رسالہ لکھنے کا خیال اور وہ بھی خواب مین مصلحتاً قبل از وقت ظاہر کیا تھا اگرچہ سمجھنے نا سمجھنے والے ابتک خواب و خیال ہی سمجھے ہین الا سد

دکھاؤن کا تماشا ہی اگر فرصت زمانے نے
مرا ہر داغ دل اک تخم ہے سرو چراغان کا

کیا معنی دیر آید درست آید۔ اور جو عجلت پسند حضرات کا ما اور بے دوڑی کے مصداق تیل پانی سے ہمہ تن لیس ہی اجا روز الکائی کے پیسے تیار ہون انکے لیے ہماری طرف سے تیل دیکھنے تیل کی دھار دیکھنے کی عام اجازت ہی بشرطیکہ سنگ آمد سخت آمد کا ناہموار لکر ایمش یا افتاد حضرات چلتی گاڑی مین روڑا نہ اٹکائے۔ دعوائے شیرین بیانی کا سدباب نہ کرے اور اسکی میٹھی میٹھی تمناؤن کو تلخ و بار کرنے کے بعد ایسے ظلمت اندوز دوران آتحالہ مین کیپ بیکلونی کافور کا تلم زیلی نہ رکھد کہ جسے ہنسی خوشی مسٹر لافر کی ذات پاک بھی لاتا ہی۔ جو سرشیر کی شان نزول ماننا پڑے وا ایک فہرل بیوقوف آدمیون کے مشغلے کا دن نادانون کا تہوار ہی ہی۔ مہذب دنیا کے عقلمند اپنا کام چھوڑکر دوسرون پہ ہنستے ہین اور پھر عقلمند کہلاتے ہین مسٹر لافر بھی تبسم فروش خفیف الحرکات زمانے کی کھلی بازیان دیکھین مگر شوق سے بغلین بجائین۔ بیلتا دھنا اکرین مگرع مجھے دماغ نہین خندہ ہائے بیجا کا

۱؎ غنجدی عسجدی بمعنی سونا دونون الفاظ غلط ہین لا عسجدی بغیر یائے معروف یعنی عسجد صحیح ہی اور جو شخص عسجدی مع الیاء بمعنی سونا ثابت کرنیکا مدعی ہو بدلائل معقول ثابت کرے۔ بلا دلیل جھک مارنے سے کیا فائدہ ۱۲

مکن مردم آزاری اے تند راے
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خداے

کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پولیس پر بڑی آزادی کیساتھ یہ الزام لگایا جاتا ہو کہ فلان حاکم فلان شخص کو رشوت ستانی کی بنیاد پر کیون نہین موقوف کر دیتے ہین تو جو کچھ اس بات مین ہو سکتا ہو کرتے بھی رہتے ہین لیکن آپ لوگون کو جو کرنا چاہیے وہ نہین کرتے۔ آپ یہ ضرور کہتے ہین کہ رشوت لینے والے موقوف کئے جائین لیکن خود رشوت کا دینا موقوف نہین کرتے ؟؟ الخ

ہمکو سخت افسوس ہو کہ موصوف لکچر مذکورہ بالا ارشاد یا تو انکی لاعلمی پر دلالت کرتا ہو۔ یا شاید باوجود علم و اطلاع کے کسی مصلحت سے ایسا فقرہ انھون نے کہا۔ مگر بندا ایکن شق اول کو ترجیح دی جا سکتی ہے۔ کرنیل صاحب بہادر ہون یا اور کوئی یورپین جنٹلمین جب انکو یہان حکومت اور عزت کے پولیس کے شکنجہ مین آنے اور دارو گیر مین پھنسنے کا اتفاق ہی نہین ہوا تو وہ کیونکر اس بات کو معلوم کر سکتے ہین کہ جو لوگ پولیس کے دارو گیر مین آتے ہین عام اس سے کہ وہ ملزم اور مجرم ہون یا بیگناہ۔ پس انپر کیا حالتین گزرتی ہین۔ اور ان حالتون سے متاثر اور دفع الوقتی کی دو ہی صورتین ان لوگون کے اذہان مین آتی ہین۔ یا تو اقبال جرم کرین یا پولیس کو رشوت دیکر اپنی جانین بچائین۔ اور ناگفتہ بہ اور نا معلوم تکالیف اور تشددات سے محفوظ ہین برابر ایسا ہوتا رہتا ہی کہ جن لوگون نے بوجوہات متکلمہ پولیس مین کسی جرم سے اقبال کر لیا مگر وہ مجسٹریٹ کے سامنے قطعاً منکر ہو جاتے اور صاف کہدیتے ہین کہ پولیس نے ہمکو مار مار کر اور تکالیف دیکر اقبال جرم کرایا اور ہمنے مجبوری اور بنظر دفع الوقتی اقبال جرم کیا۔ ورنہ درحقیقت ہم مجرم نہین ہین اب جناب چیف کمشنر صاحب بہادر ارشاد فرمائین کہ بنظر بحالات انکا وہ ارشاد کس حد تک درست ہو کہ آپ پولیس کو رشوت دینا خود کیون نہین موقوف کرتے۔

اسمین شک نہین کہ مسئلہ رشوت ستانی ہمیشہ سے معمولاً ایسا دقیق اور پیچیدہ ہو کہ بڑے بڑے مقنن قوانین باوجود ہر قسم کے انکار اور تدابیر کے اسکے انسداد پر قادر ہی نہین ہو سکے۔ کہا گیا کہ محکمہ پولیس مین جب شریف خاندان اور بیش قرار تنخواہون پر لوگ مقرر کئے جائین تو انسداد رشوت ستانی ہو سکتا ہو۔ مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ ایسا قول کہان تک درست اور اسپر عملدرآمد ہو سکتا ہو۔ ہان اگر کوئی جدید مقنن ولایت سے تشریف لاکر اپنی انچھوتی عقل اور فکر سے کوئی تدبیر انسداد رشوت ستانی کی نکالین اسوقت دیدہ خواہد شد۔ فقط

راقم ح۔ م۔ و۔

مطلع فرمائیے

مہربانی کرکے کوئی صاحب مطلع کرین کہ جہازات کمپنی وانگریزی مین جسقدر ملازمین ہوتے ہین انکو کام سکھانے کے لیے کوئی ٹریننگ اسکول بھی ہو کہ نہین اور اگر ایسے مدرسے ہین تو ہندوستان کے کن کن شہر و نگاہون پر ہین اور انمین شریک ہونے کے لیے کیا قیود ہین اور انکا پراسپکٹس کہان سے مل سکتا ہی اور کتنے عرصہ مین کام آجاتا ہی اور کام سیکھنے کے بعد جگہ بھی ملتی ہی یا نہین۔ جو صاحب واقف ہون بذریعہ دفتر اودھ پنچ احقر کو مطلع کرین۔

راقم۔ اعجاز حسین۔ اعجاز

لوکل علیہ الپنچھار

بہار کی ٹھنڈی گرمیان یعنی موسم سرما کے حاکمی دورے کے سامان۔ کانفرنس کی چہل پہل حلوا اندری کی شہرت لذت۔ انڈے کے حلوے کی شیخی اور زعفران اور مشک کی خوشبو مین۔ وہ تیون مین تمیتی کی کچہری یا جرے کا بلدا تو نیا پرانا ہو گیا۔ حرارت عزیزی پر تخفیف کی چھری چلی۔ برودت میخوارون کی کانفرنس کی طرح امڈتی طاعون نے کو انڈ اسٹیل نے زور پکڑا۔ کہین اولے پڑنے اور صرصر کے جھونکون نے دمہائے سرد سے باشندون کے دل افسردہ کئے۔ اس رنگ کو دیکھکے حیوانات تو حیوان ہین نباتات کا بھی خون خشک ہوا۔ یعنی رطوبت جو پتون کی پوشاک کو خواجہ خضر کی ملیتی زردی بنا دی ہر یجا ہے سر بفلک ہونے کے سے رنگون ہوئی اور پت جھڑ خزان کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔

چلو اس دفعہ حیوانات اور نباتات نے چلتے چلتے اچھا ساتھ دیا۔ طاعون سے مرنیوالون کو نیچرنے بزبان حال

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

سنا کے پیری اور خزان کا منظر دکھا دیا۔

شکریہ اعانت

بندہ مہتمم بشکر گزاری تمام اُن حضرات کے اسمائے گرامی درج کرتا ہی جنسے قیمت اخبار وصول ہوئی ہے۔ اور متوقع ہو کہ اسی طرح دیگر حضرات کو خدا ہمت دیگا جنکی پیشگی ۱۹۰۴ء ختم ہو گئی ہو وہ بھی اس جانب متوجہ ہونگے اور انکا تساہل ولا پرواہی پسند نہ کریگی کہ بار بار یاد دہانی اور تقاضے کی زحمت گوارا کیجائے اور یہ خیال پیدا ہو کہ وہ حضرات کسی سبب سے یا قیداری یا خدانخواستہ نادہندی کے مرض مین مبتلا ہین۔ بلکہ آیندہ ہمکو موقع ملیگا کہ اس سے زیادہ طویل فہرست ہم اپنے معاونین کی شائع کر سکینگے

جناب منشی احترام علیخان صاحب	عہ/۵
عالیجناب میر پرورش علیخان صاحب بہادر	معہ/
جناب گوردیال سنگھ صاحب کھتری	معہ/
جناب ڈاکٹر قربان علی صاحب	معہ/
جناب میر تراب علی صاحب پولیس انسپکٹر	۱۳/
جناب محمد یوسف صاحب قانونگو	۱۳/
جناب شیخ ابوالحسن صاحب	۱۳/
صاحب سکرٹری انجمن تہذیب	۱۳/

باقی انتظار

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۲ - فروری ۱۹۰۵ء

عذر گناہ بدتر از گناہ - اگر کسی حماقت اور ڈھٹائی پر صادق آتا ہے تو تعلیمی کانفرنس مین شمس العلما حافظ مولوی نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی کی دریدہ دہنی اور پھوہڑ پن والی تقریر اور اسپر جناب مولوی مہدی علیخان صاحب کی سگھڑ پلائی پر - کیا معنی کہ اگر بفرض محال عنقا بجا تائید رسانیدن کی مصلحت سے وہ سب عذر باور و صحیح مان لئے جائین اور توبۃ النصوح اور فسانہ مبتلا والے مولوی متقی مصنف کو معصوم ابن الآبا بھی قرار دیدین تب بھی ان باتون کا کوئی معقول جواب نہین ملسکتا (۱) کانفرنس مین ایسے بزرگ کو تکلیف فرمانے کی کسنے تکلیف دی اور اگر ایسا دیکر کا شرکت بھی کی تھی تو لنگافشانی کا کسنے مجاز کیا (۲) اور اگر مجاز بھی کیا تھا تو یون بے تکان بُرا بھلا کہنے کو کس کی شائستگی نے روا رکھا (۳) کیون آن لوگون نے برمحل اسطرح کی تردید نہ کر دی کہ ایسا پاکیزہ زبان مقدس بیان مقرر باضابطہ خارج از کانفرنس قرار پاتا - کیونکہ جو جوابات دندان شکن اب اخبارون مین دیے جاتے ہین اُنسے بخوبی ظاہر ہے کہ جناب مولوی صاحب کو کلمہ بلکہ جواب دینے کو ہر طرح لوگ موجود تھے صرف اندیشہ فساد تھا

مسلمانون کی پست حالت اور تہذیب و شائستگی سے اجنبیت کی نہایت افسوسناک بات یہ ہے کہ اسی گروہ کے بعض حماقتون اور نالائقیون سے (جو قوم کو مہذب اور اقبال بنانے کا دعدہ اور طمطراق سے دعوی کرتا ہے) یہ قابل شرم قضیہ نامرضیہ پیش ہے کہ ایک طرف تو بڑے شکریہ اور امتنان سے اعتراف کیا جاتا ہے کہ چندہ اودھ سے ایسا ملا کہ فخریہ اظہار کی ضرورت ہوئی اور دوسری طرف واجبی شکایت کی معذرت ہے کہ ایک مقدس حضرت نے اپنی بدتمیزی اور جھگڑون سے اسی مہمان نواز - بلند حوصلہ میزبان کو ایسا رنجیدہ کیا کہ بات بنانے کی کوشش کیجاتی ہے مگر کسی طرح بنائے نہین بنتی اور اچھی طرح ثابت ہے کہ یہ سب چکنی چپڑی باتین ہین باقی اصل یہ ہے کہ مسلمانون کا گروہ شائستہ انسانکا گروہ رہا ہے نہ ان حرکتون سے انسان بن سکتا ہے - اگلے جہلا ہنود کو کہا کرتے تھے کہ یہ حضرت موسی کی امت مین تھا اسنے پلنگ پر نماز پڑھی اسکی سزا مین مسخ ہو کے بندر ہو گیا - خیر وہ تو جہالت کی بات ہے - مگر اس زمانے مین

ہم تو آنکھون سے دیکھتے ہین کہ امت محمدی کے اکثر حضرات تقلیدی - چالاکی خودسری - ریاکاری کی سزا مین صبح تا شام نہ سہی سہ پہر تا صبح ضرور بندر ہو گئے ہین - بلکہ اندیشہ ہے پاداش اعمال میمونہ مین بچ بچ لنگور بندر بنین - چمپانزی نہ پیدا ہونے لگین اور انکی نسبت بھی مشہور ہو کہ یہ امت محمدی تھے - مگر علماے مذہب کا مفتی کیا اس سے خدا نے مسخ کر دیا -

---

اگرچہ نواب محسن الملک تردید نہ کرین بلکہ ایک طرح کی تائید فرمائین مگر ہمکو تو اس جھوٹی بات کے زبان سے نکالنے کی جرات نہین کہ اس دفعہ تعلیمی کانفرنس یہان سے بہت سا چندہ جمع کرلیجانے مین بہت کامیاب گئی - کیا وجہ سب سے پہلے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تعلیمی کانفرنس کا منصب اور کام کیا علیگڈھ کی تعلیم کیواسطے چندہ جمع کرنا ہے؟ یا مسلمانون کی تعلیم کی تجاویز سوچنا اور جابجا مناسب مقام پر تعلیم کی تشویق پھیلانا - اور اسی وجہ سے تعلیمی کانفرنس اسکا نام ہے اور تجویزین بھی اکثر ایسی ہی ہوتی رہی ہین
کانفرنس کا کام چندہ جمع کرنا کسی نے کبھی قرار دیا نہ اسکا مقصد تھا -

---

وہ حضرات جو ادھر چالیس پچاس سال کے پولیٹکل معاملات - سلطنتون - بادشاہتون کے واقعات اور انکے نتائج و اسباب پر غور کرنے کے عادی ہین غالباً تصدیق کرسکین کہ فی زماننا کسی قوم اور گروہ کی بلندی اور پستی کے واسطے صرف فوجی جسارت - تہور شجاعت ہی کافی نہین ہوسکتی بلکہ فطرت اور پالیسی بازی بھی اشد ضروری اور لازمی ہے -

روس کی سلطنت مین جو شوریدگی اور سرکشی اور کارخانون مین ہڑتال کی خبرین فی الحال آتی ہین اسکی وجہ کچھ تو وہان کی حکمرانی کا تحکمانہ طور اور طریقہ ہے اور کچھ اُسکے مخالفین ہمعصرون کا اغوا اور سازش کیا وجہ کہ آجکل فوجی کارروائیون کے علاوہ یورپین مدبرون مین ایسے ایسے حربے بھی روا ہین -

غالباً اب وہ حضرات جو ٹرکی کی رعیت کی شکایت کے اسباب کی تلاش مین غلطان پیچان رہتے ہین بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ تمرد کا اصلی سبب کیا ہوتا ہے اور کیون وہان اصلاحات کی ضرورت روز متقاضی ہوا کرتی ہے -

---

ایک ہمعصر لکھتا ہے کہ بھوپال کی بیگم صاحبہ کی نسبت جو اس دفعہ ۲۴ ہزار روپیہ محمدن کالج علیگڈھ کو عطا فرما مشہور کیا جاتا ہے وہ اصل مین صرف ایک سو روپیہ ماہوار کا صرف تعلیم نسوان کی امداد کا مستقل عطیہ اور وہ بھی محسن الملک اور شیخ عبداللہ صاحب کی کوششون کا نتیجہ ہے کہ بھوپال کو سفارت تعلیم نسوان کی امداد کی غرض سے بھیجی گئی تھی اسیطرح اور عطیے ہون -

---

دور پہونچی ہے میری رسوائی - صاحب تحفہ بنور یون رقمطراز ہین -

اجلاس کانفرنس مین مولانا نذیر احمد صاحب کا لکچر لکھنؤ کے بعض معتبر و باثر اصحاب کی تحریرون اور ذی وقعت اخبارون سے یہ دریافت کرکے بیحد افسوس ہوا کہ بتا مولانا صاحب نے کالج و کانفرنس کے مخالفانہ فقرون پر برہم ہو کر صرف الحق مُرّ ہی اعتدال سے آگے نہین بڑھایا بلکہ فرط غیظ و غضب مین آپے سے باہر نکل کر ایسے درشت و ناگوار الفاظ استعمال کئے جو کسی مہذب شخص کی زبان سے نہ نکلنے چاہئین - اہل لکھنؤ سے گذر کر ساری مجلس کو مولانا صاحب کا یہ قابل اعتراض رویہ بُرا ناگوار گذرا اور حامیان کالج و منتظمین کانفرنس سخت رنجیدہ و خفیف ہوے - ڈپٹی صاحب اس قسم کا تجاوز عن الحد الاعتدال کئی بار واقع ہو چکا ہے اور بعض چند موقعون پر بھی بعض لوگون بلکہ فرقون کو آپ سے وجہ شکایت پیدا ہوئی ہے - ایک لیکچر سنکے تجربہ مین خود مولانا صاحب کو بھی کسی قدر پریشانی اور تکلیف اٹھانی پڑی - لیکن افسوس ہے کہ مصلحت و مناسبت پر خیال نہ کرکے وہ اب بھی حالت جوش و خروش مین بالکل نظرانداز فرما جاتے ہین انکے اس ناگوار طریق عمل سے کانفرنس کے مقاصد اور کالج کی وقعت کو سخت صدمہ پہونچا اور ہمدردان قوم کی مساعی خاک مین ملگئی جسپر ہر شخص بغیر افسوس کئے نہین رہ سکتا ہے -

اور خوشخیال - شائستہ زبان - تہذیب مقال - روشن [illegible] آزادی پسند اردوے معلی یون کہتے ہین

تقریر مین مولوی نذیر احمد صاحب نے بے زبان مولویون پر نہایت نامناسب حملہ کیا اور حالت غضب مین جو کچھ منہ مین آیا کہتے چلے گئے جس سے کانفرنس کے مقاصد کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے

عفاک اللہ

ہمارے لوکل معاصر اودھ اخبار ۲۹ جنوری کو جناب مولوی عبد القادر صاحب بی اے کلکٹر اکبر آباد کا خط شائع کرتے ہیں جو شمس العلما ال ال ڈی مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کے شرمناک قابل نفرت فرمایات یعنی تقریر کی بابت ہے اور جسمیں ضمناً اُن باتوں کا جواب دندان شکن دیا گیا ہے جو جناب موصوف کی تقریر کو لکھنؤ میں یادگار بنا گئی ہیں۔ چنانچہ اس تحریر کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وھو ھذا

ایک افسوسناک واقعہ کانفرنس تعلیمی مسلمانان بمقام لکھنؤ

اس کانفرنس کا آخری جلسہ لکھنؤ میں ۳۰ دسمبر کو ہوا اور اس دن کا اول اجلاس تقریر جناب مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی کے لیے قرار پایا۔

چنانچہ جناب مولانا اپنے لباس خاص میں تشریف لائے تو نواب محسن الملک صاحب نے بآواز بلند فرمایا کہ حاضرین رومال نکال رکھیں آنسو پوچھنے کو اور دانت نکال رکھیں ہنسنے کو اسلیے کہ اب جناب شمس العلما ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب تقریر کرنے کو آئے ہیں جنکی اسپیچ میں یہ اثر ہے کہ سامعین کو رلا دیں اور اسیوقت ہنسا بھی دیں۔ پس لوگوں نے رومال بھی نکالے اور دانت بھی نکالے۔ اور مولانا نے اپنی نظم تو تصنیف کے ساتھ تقریر شروع کی

مسلمانوں کی بدقسمتی دیکھیے کہ مولانا نے بسم اللہ ہی سے غلطی کی یعنی شروع ہی سے علماے اسلام کی نسبت زبان طعن کھولدی اور شعر مشہور کو

علم دین فقہ است و تفسیر حدیث
ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث

پڑھکر فرمایا کہ کون عالم ایسے تھے یا ہیں جو صرف فقہ و تفسیر و حدیث ہی پڑھتے یا پڑھاتے ہیں اور معقولات کا درس و تدریس نہیں کرتے اور جبکہ معقول بھی ضرور پڑھتے ہیں تو یہ سب مولوی خبیث ہوے پھر علی گڑھ کالج کے تعلیم یافتوں کو زبان انگریزی اور علوم پڑھنے پر خبیث یا ملحد کیوں کہتے ہیں۔

اس طرز بیان سے کل علماے اسلام کو خبیث بنا جملہ حاضرین کو ناپسند ہوا۔ پھر مولانا نے وہ فتوے دستخطی علماے سنت و جماعت لکھنؤ جسمیں شرکت و امداد علی گڑھ کالج ناجائز ہونا تحریر تھا پڑھکر سنایا اور کہا کہ گو استفتا کی عبارت بہت صاف تھی مگر فتوی صاف الفاظ میں نہیں دیا گیا یعنی بجاے اس عبارت کے کہ (شرکت و امداد جائز ہے) یہ لکھا گیا کہ (شرکت ناجائز نہیں ہے) اور نفی کی نفی کر کے اثبات پیدا کیا گیا

پھر مفتی اول جناب مولوی عبد المجید صاحب کے نام کے ساتھ جو کیفیت تحریر تھی اسپر استہزا شروع کیا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ابو الفضل ہیں یا ؟ پھر اگر ابو الفنا ہوتا تو اسکے معنی ہوتے باپ فنا کا نہیں یہ ابو الغنا ہے اور غنا کے معنی راگ کے ہیں جو حرام ہے پس اسکے معنی ہوے ابو الحرام۔

پھر مفتی ثانی جناب مولوی عبد الخالق صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ انھوں نے اپنے نام کے بعد لکھا ہے غفر لہ العبد الحلیم الخالق حلیم تو نام خدا ے تعالی کا ہے لیکن خالق اسماے باری تعالی سے نہیں ہے لہذا حلیم کے بعد خالق کا لفظ درست نہیں ہے۔

اکثر بیموقع اور نامہذب مذاق قابل نفرین تقریر نے سامعین کے دلوں پر سخت صدمہ پہنچایا اور ان میں سے اکثروں نے بمشکل غصہ کو ضبط کیا۔ نواب محسن الملک نے اس قسم کی تقریر سے روکا اور فرمایا کہ

تو براے وصل کردن آمدی
نے براے فصل کردن آمدی

اسپر مولانا زیادہ برہم ہو کر فرمانے لگے کہ ہم کو کافر بنایا ہم کیوں انکو کافر نہیں کہیں گے گھر میں بیٹھکر فتوے دیتے ہیں یہاں آئیں اور گفتگو کریں تب معلوم ہو تب مولانا علما کی نسبت اسی طرز میں تقریر اہانت آمیز فرمانے لگے

مولانا کا یہ استہزا اور تحقیر علما کی شان میں عالمانہ طریق پر نہ تھی بلکہ عامیانہ طرز پر تھی اسلیے قطع نظر رائے خیالات کے اہل اسلام کے اکثر علی گڑھ کالج کے تعلیم یافتوں کو بھی تنفر اور کبیدگی پیدا ہوئی اور لوگوں نے نواب محسن الملک سے بحیلہ آجانے وقت نماز جمعہ کے برخاست جلسہ کی خواہش کی چنانچہ مولانا کی تقریر ادھوری رہی۔

اسمیں شک نہیں کہ مزاح سے کلام چاشنی دار ہو جاتا ہے لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اگر نمک کی مقدار اعتدال سے ذرا بھی زیادہ ہو جاے تو کل کھانا کیسا ہی تکلفی پکا ہو کڑوا اور بدمزہ ہو جاتا ہے اسی طرح جس کلام میں مزاح کا استعمال بے اعتدالی کے ساتھ کیا جاے تو وہ کلام نفرت کے قابل ہو جاتا ہے۔

ناظرین اس شرمناک واقعہ کو سنکر تعجب کریں گے کہ ایک ایسے مہتم بالشان جلسہ میں ایک ایسے مولانا جو کبیر السن بھی ہوں اور شمس العلما کا خطاب بھی پا چکے ہوں اور یونیورسٹی ایل ایل ڈی بھی ہوں وہ علماے اسلام کی شان میں جنکی شان میں نبی کریم نے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ارشاد فرمایا ہے سخت اور تشنیع کے کلمات استعمال کریں۔ اللہ تعالی تو مسلمانوں کو منافقین کی نسبت بھی سخت کلامی سے منع فرماتا ہے۔

جناب مولوی حافظ حاجی عبد المجید صاحب ایک اعلی درجہ کے عالم ہیں اور آپ کی فضیلت آپ کی جامعیت معقولی و منقولی آپ کا تبحر علمی آپ کی قدسی صفاتی کا شمس فی نصف النہار تاباں ہے ایسے بزرگ کی نسبت مضحکہ بہت ہی شرمناک اور قابل افسوس ہے۔

نواب محسن الملک نے قبل برخاست جلسہ حاضرین کے دلوں سے اس کدورت کو رفع کرنے کے لیے اپنی فصیح تقریر میں فرمایا کہ اسوقت مولانا نے جوش میں ایسا کہا ورنہ فی الواقع ہم علما کو واجب التعظیم سمجھتے ہیں۔ دوسرے اجلاس میں صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے بھی بغرض رفع ملال مثل نواب محسن الملک صاحب کے عمدہ تقریر کی اگرچہ ان دونوں صاحبوں کی تقریروں نے اشک شوئی ضرور کی لیکن بقول ایک عربی شاعر کے

جراحات السنان لہا التیام
ولا یلتام ما جرح اللسان

اثناے تقریر میں مولانا بار بار فرماتے تھے کہ کوئی مولوی موجود ہوں تو جواب دیں مگر جلسہ کی شان اور مصلحت کے خلاف تھا کہ اسوقت مباحثہ لفظی کیا جاتا ورنہ ان علما کے ادنی تلامذہ اسی وقت جواب دے سکتے تھے۔ میں اسوقت مناسب سمجھتا ہوں کہ تہذیب کے ساتھ نسبت اعتراضات مولانا کے کچھ عرض کروں۔

اول اعتراض مولانا کا یہ تھا کہ فتوے میں (شرکت ناجائز نہیں ہے) کیوں لکھا۔ صاف طور پر (شرکت جائز ہے) کیوں نہیں لکھا۔

میں عرض کروں گا کہ شرکت جائز ہے ایجابیہ ہوتا اور (شرکت ناجائز نہیں ہے) سلبیہ معدولہ ہے اور (موجبہ) خاص اور (سالبہ) عام ہوتا ہے پس (جائز ہے) میں حکم جواز کا ہوتا اور (ناجائز نہیں ہے) میں ناجائز ہونے کا انکار ہے مگر جائز ہونے کا اثبات نہیں ہے بلکہ جواز سے سکوت ہے یہ باریک فرق

رفتہ رفتہ یار کی صورت مری صورت ہوئی

اس مصرعے سے ایشیائی شاعر کا تو یہی مقصود معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مدت کے بعد عشق اور محبت، اور یکجائی سے عاشق کی صورت معشوق کی صورت ہو گئی۔ اور عشق کا شعبدہ صورتا اپنے کمال تک پہونچ گیا۔ مگر آپ جانیے تحقیقات کی دُھن والے کیے اس ایک عشق کو لے کے بیٹھ رہنے والے نہیں۔ وہ ذرہ سا مہلا پاکے جبتک ساری دنیا کو نہ ٹٹول ڈالیں کھانا نہ ہضم ہو۔ چنانچہ امریکا کے ایک صاحب نے ایک وقت ظاہر کر دی تھی کہ اگر شوہر برخوردار اپنی بیوی سے مسلسل الفت محبت رکھے (بشرطیکہ حیات کا لنڈورا بھی اتنا بڑھ جائے کہ دہرا نکلجاے) تو ضرور ایک دوسرے کی صورت میں مشابہت آجائے۔ اور یون بھی ہم آپ اسی شہر میں دیکھتے ہین کہ بعض بعض برخوردار جوڑے ایسے یکجہتی اور اتحاد کے رنگ میں شرابور نظر آتے ہین کہ باہر مردوں میں بعض بعض ایسی پوشاک زیب تن کیے دکھائی دیتے ہین کہ بی صاحبہ اگرچہ پردے مین بیٹھی ہوتی ہین مگر ان کی وضع۔ چوڑی گوٹ۔ ابرے کی نزاکت۔ دولائی یا سر پر باریک دوپٹہ دیکھ کے صاف بے پردہ عیاں ہے کہ چلتے وقت بی گھر بسی سے ازراہ یکرنگی و یکجہتی بعاریت سے لیا گیا ہے اور برخوردار بہت کچھ سراپا زنانہ رنگ میں لت پت ہین۔ خیر یہاں تک تو مضائقہ نہیں۔ استنوق الجمل کا جملہ مستعمل میں بھی سیکڑون برس سے نظر آتا ہے۔ نئی تحقیقات سنئے کہ ایک صاحب نے تحقیق کیا ہے کہ سور کھانیوالے کی شکل رفتہ رفتہ سور کی ہو جاتی ہے چہرہ ویسا ہی لمبوترا ہو جاتا ہے اور بال ویسے ہی سخت اور کرخت تیر کے بھالے ہو جاتے ہین۔

خیر یہ تو کثرت کے ساتھ استعمال کے برکات ہین مگر اتنا اثر تو ہم بھی دیکھ سکتے ہین کہ جو لوگ اسکے لذیذ گوشت کا کوئی ٹکڑا یا رچہ نوش جان فرماتے ہین انہین سور کی طرح حیائی اور بیغیرتی تو ضرور آجاتی ہے۔ اور باقی بکرون کی داڑھی دیکھ کے اگر مولوی تمیزمحمد صاحب سلمہ اللہ تعالی یاد آجائین تو بڑا غضب ہوجائے۔ یا میاں عیدا بزقصاب۔

خیر صاحب یہان تک تو حکیمانہ۔ ڈاکٹرانہ تحقیقات کا مضائقہ نہین لیکن اگر اسی طرح بنڈیلے یا چیر گد یا چھپا کے یا دا۔ الو۔ وغیرہ وغیرہ کی نوبت آئی تو غضب ہوگی۔ اور اگر حیوانات سے بڑھ کے نباتات تک کسی صاحب نے توجہ کی تو شلغم۔ مولی۔ چقندر۔ انب۔ شکر قند۔ خربزہ۔ تربوز۔ میٹھے وغیرہ پر نہ معلوم کیا کیا گمان ہونگے۔

پھر تو اردو ان کے بندر لنگور تو رہے اپنی طرف حضرت انسان کی بنا سوالبعید ثلثہ مین ڈوبتے ترتے ریت کی ٹیان بن کے جزولا یتجزا ہو جائیگی

خاکساران جہان را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

انسانی تندرستی کے ٹھیکہ دار سرتون کی ٹنگڑی پکڑنے والے ڈاکٹر جسم اور جان مین خلع اور طلاق کے وقت بھی دو سر ملوانے کے کنٹراکٹر۔ مختصر یہ کہ طاعون کی ٹرین پر انتقال مکانی قبول کرنیوالون کی گاڑی مین روڑا اٹکانے والے۔ کام مین۔ دھام۔ دہی مین موسل — لاکھ بال کی کھال اور کھال کے بال۔ دیدہ ریزی اور بھلے چنگے ہو کے بیماری کے کیڑے چنتے پھرتے ہین مگر اصل مین جناب نیچر صاحب بہادر کی سہل ممتنع۔ تن کی اوٹ پہاڑ۔ باہمہ و بے ہمہ نکات کو نہ خوردبین سے پا سکتے نہ فلٹر سے ٹٹول سکتے ہین۔ مثلاً آٹھ نو برس ہونے کو آئے ہمارے میان طاعون ہندوستان مین ڈنکے کی چوٹ مہینون۔ ہفتون۔ نہین سالہا سال سے گیند دھڑ کا کھیل رہے ہین۔ مگر کوئی طبیب۔ ڈاکٹر۔ یا بید صاحب ابتک رتی بھر کسی جگہ بال بیکا کر سکے۔ نہ ذبح کرنے کا چھرا اگٹھل بنا سکے اور آخر کو نوبت یہ پہونچی کہ جہان طاعون نے کسی جگہ اپنی نا میمون اور منحوس صورت

میم — چلو ٹھنڈی ہوا کھائین — صاحب — یار لوگ تمہارے جاڑے مین جم گئے

اک جان ہی میری اسے تو لے کہ خدا لے

روس کا ہرتالیا - ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید

انتقام روس - کیسی بچوں کی سی باتیں کرتے ہو - چلو - اٹھو کام کرو

تماشاگاہ قدرت

(بقیہ مضمون ۱۹ جنوری سنہ ۰۶ء)

سلیمان علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد انکے بیٹے حضرت سلیمان انکی جگہ مسند نشین ہوئے جو اسوقت میں تمام بنی نوع انسان سے زیادہ عقلمند اور صلح جو تھے۔ آپ نے خداے وحدہ لاشریک کی عبادت کے لیے ایک نہایت اعلی درجہ کی [illegible] تعمیر کی اور بیت المقدس مین بہت عمدہ اور عالیشان عمارتین بنائین کہ عمارات کے لحاظ سے بیت المقدس اس زمانہ کی تمام موجودہ شہرون پر فوق لے گیا۔ آپ نے اپنے تجارتی بیڑہ مین اہل ٹائر کو نوکر رکھا اور ایشیاے کوچک سے لیکر چین تک تجارت شروع کی۔ صحراے شام مین آپ نے ایک شہر پالمیرا اپنے بری تجارتی مستقر کے طور پر اس خوبی کا تعمیر کیا کہ اسکے کھنڈرات آج کے دن تک مسافرون کو اچنبھے مین ڈالدیتے ہین۔

آپ کے بعد انکے بیٹے ریہبعام تخت نشین ہوے لیکن چونکہ یہود کا آفتاب بخت زوال مین آچکا تھا لہذا اکثرون نے بغاوت کر کے ایک دوسرے شخص یربعام کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ یہی دس فرقے تھے جنکی سلطنت سلطنت اسرائیل کہی جاتی تھی اور باقیماندہ دو سرکی حکومت سلطنت یہودا کے نام سے منسوب تھی اور یہ تفرقہ سنہ ۹۷۵ء قبل مسیح مین وقوع ہوا۔ سلطنت اسرائیل ڈھائی سو برس تک ۱۹ بادشاہون کے زیر تحت قائم رہی جو مختلف خاندانون کے تھے اور جنمین مختلف لڑائیان بھی تھین کیونکہ انمین سے صرف چند ہی ایسے ہین جنکے نام کے ساتھ دو چار نیک کام کرنے کا ذکر کیا جا سکتا ہے سنہ ۷۲۱ء قبل مسیح مین سالمنزر شاہ آساریہ نے اس ملک پر حملہ کر دیا اور کل باشندون کو قید کر کے کسی دور دراز ملک مین لے گیا اور گو کہ انکے مسکن دریافت کرنے کی بہت سرگرمی سے تلاش کی پر کچھ پتہ نہ چلا لیکن خیال یہ ہوتا ہے وہ اس سرزمین مین رکھے گئے تھے جو اب افغانستان کے نام سے موسوم ہے۔

فلسطین

قوم یہود نے سنہ ۱۲۵۰ء قبل مسیح سے کنعان مین آباد ہونا شروع کیا اور تین سو برس کے عرصہ مین سارے ملک مین پھیل گئے اور شروع شروع مین انکی حکومت کا مدار احکام خداوندی و نصائح انبیاے مرسل پر تھا جیسے جیسے کہ وہ بت پرستی کی طرف مائل ہوتے گئے انکے اوپر ہمسایہ غیر اقوام نے حملہ کرنا شروع کر دیا لیکن وہ ہر بار بمدد و نصرت ایزدی نجات پاتے رہے لیکن جیسے جیسے مغرور ہوتے دنون کے بعد پھر بد اخلاقی اختیار کرتے تھے آخرکار اسرائیلیون نے خدا کے احکام کی پابندی پوری طور سے چھوڑ دی اور اس بات کی استدعا کی کہ اے خدا ہمارا بھی کوئی بادشاہ پیدا کر جس مین کہ ہم بھی دوسری قومون کے مانند ہو جائین۔ آخرکار انکے سخت اصرار سے حضرت شموئیل پیغمبر نے سنہ ۱۰۹۵ء قبل مسیح مین ساؤل کو بادشاہ بنایا۔ اس بادشاہ کی اکثر بیرونی قومون پر سر بر فتح حاصل ہوئی اور آخرکار ساؤل اور اسکے ایک کے سوا کل بیٹے ایک لڑائی مین تہ تیغ ہوئے۔ ساؤل کے زمانہ تک قوم یہود زراعت پیشہ تھی۔ دولت انکے پاس بہت کم تھی لیکن جیسے جیسے کہ دولت بڑھتی گئی وہ تعیش اور فضول دھوم دھام کی طرف زیادہ راغب ہونے لگے۔ ان دنون مین نہ تو بادشاہ کے لیے کوئی محل تھا اور نہ کوئی ملک مین دار السلطنت تھا۔ ساؤل کے بعد حضرت داؤد پیغمبر کو یہود کے ایک فرقے نے اپنا سردار بنا لیا لیکن گیارہ دیگر فرقون نے ساؤل کے خاندان کا ساتھ دیا لیکن حضرت داؤد کے بادشاہ بنائے جانے کے سات برس بعد جب ساؤل کا لڑکا مر گیا تب باقیماندہ گیارہ فرقے وہ بھی حضرت داؤد کی طرف آ جھکے۔ انھون نے یبوسیون (جالوت) پر حملہ کر کے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا اور اسے اپنا دار السلطنت قرار دیا اور مساعی جمیلہ سے قوم یہود کو اس عروج اقبال پر پہونچا دیا جسپر وہ اس سے پیشتر کبھی نہ پہونچے تھے اور جسکے بعد وہ اسے ابتک پھر حاصل کرنے مین ناکام رہے ہین۔

سلطنت داؤدیہ کے حدود اربعہ حسب ذیل تھے شمال مین ایشیاے کوچک جنوب مین صحراے عرب۔ مغرب مین بحر روم و بحر احمر مشرق مین دریاے فرات انھون نے ایڈیا ٹیٹس۔ ازنو جبیر اور ایلاتھ کے مشہور بندرگاہون پر بھی قبضہ کر لیا لیکن چونکہ انکا زیادہ وقت لڑائیون مین صرف ہوا۔ اور وہ ان بندرگاہون سے خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھا سکے۔

سلطنت یہودا سلطنت متذکرہ بالا کے بعد ۱۳۰ برس اور قائم رہی اور اسمین سنہ ۹۷۵ء سے لیکر سنہ ۵۸۶ء قبل مسیح تک حضرت داؤد کے خاندان کے بیس بادشاہ گذرے جو ہمیشہ ہمسایہ اقوام کا مقابلہ کرتے رہے اور گو کبھی کبھی شکست بھی کھا جاتے تھے لیکن کسی نہ کسی طرح پھر آزاد ہو جاتے تھے۔

آخرکار ایشیا مین عظیم الشان سلطنتین قائم ہو نا شروع ہوئین اور یہودا کی چھوٹی سی سلطنت بخت نصر شاہ بابل کے لشکر کے لیے ایک نوالہ ہو گئی۔ اور اسوقت سے اس ملک کے ایک صوبہ کے طور پر شمار کی جانے لگی۔

اب ہم انھین سلطنتون کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہین لیکن چونکہ مستند مورخ اس زمانہ کی بابت کوئی خبر پورے وثوق سے بیان نہین کر سکتے لہذا اسمین بہت سے اختلافات پیدا ہو گئے ہین۔

سلطنتہاے قدیم

آساریہ۔ میڈیا۔ بابل۔ اور ایران

مورخین نے سلطنت آساریہ کی بنا کا زمانہ وہ بیان کیا ہے جسکی کوئی تاریخ موجود نہین لیکن باینہمہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکا بانی نمرود تھا اور اسکی مدت سلطنت کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سنہ ۲۰۰۰ء قبل مسیح سے عہد شاہ سردانا پلس تک قائم رہی اور اسی کے عہد مین سنہ ۷۸۹ء قبل مسیح مین برباد ہو گئی لیکن بعض مورخین نے اس بیان کی بھی تردید کی اور چونکہ ہر دو فریقین کے مباحث محض خیال پر مبنی ہین لہذا ہم انکے اقوال کا تذکرہ کر کے ناظرین کے وقت کو ضائع کرنا فضول سمجھتے ہین۔ لیکن اتنی بات کو کہ سلطنت آساریہ سردانا پلس کے وقت مین تباہ ہوئی سب مانتے ہین کہ بادشاہ نہایت عیش و عشرت سے گذر کرتا تھا اور ہر وقت محلسرا ہی مین رہتا۔ اور شاذ و نادر اوقات مین سلطنت کا کاروبار دیکھتا تھا اور یہ خیال کرنا بیجا نہوگا کہ اگلے زمانے مین اسی بادشاہ نے "کھاؤ پیو" مقولہ کی اور سب سے زیادہ بڑھکر داد بھی نہین دی بلکہ اسکو اپنا مستقل دستور العمل بھی بنا رکھا تھا اور چونکہ یہ ظاہر ہے کہ سلطنت سی چیز ایسے کمزورون کے ہاتھ مین نہین رہ سکتی اسلیے موقع پاتے ہی اسکے ایک امیر نے جسکا نام آرباسیز تھا اور جسکی ہمتین بادشاہ کی کمزوری اور جبن سے بڑھی ہوئی تھین چند روز دیگر امرا سے ساز کر کے اپنی بادشاہی کا اعلان کر دیا۔ سردانا پلس یہ دیکھکر کچھ اس خیال سے کہ لوگون کے دل سے اسکے زنانہ پن کا خیال مٹجاے شجاعت اور تہور ظاہر کرنیکے لیے میدان مین نکلا اور دو دفعہ آرباسیز کو شکستین بھی دین لیکن اسی وقت جبکہ آرباسیز کو شکست کامل ہونیوالی تھی۔ اسکا ایک ساتھی اہل بابل کی فوج لیکر آموجود ہوا

اقبال جاپان

کارے کہ خدا کرد فلک را چہ مجال

کہ رہی ہو کہ یہ کس قسم کی تہذیب تھی جس سے سراسر
بے ادبی اور بے تہذیبی ٹپک رہی ہے۔

خدا آکو حافظ و ناظر شمار کرکے کہو
یہ اچھا کہو پیر آنکھ چار کرکے کہو

یہ اعتراض یہ الزام جنکی ڈنکے کی چوٹ اشاعت ہوئی اور جو مصنف تصور رایا صحیح و درست و جائز و مناسب سمجھے تو وہ قصیدہ بھی بالکل درست تھا۔ اگر باعتبار محنت و شفقت اسکا ایک [illegible] تھی اسلیے [illegible] [illegible] بالاتفاق [illegible] تو ہمنے تعزیہ [illegible] کی تمہید [illegible] ہو [illegible] اسلام انکو [illegible] دوسرون کو ایک [illegible] بھی [illegible] [illegible]

[illegible]

ایک مسلمان [illegible]

ضروری اصلاح

[illegible] بہادر صاحب کا مقصد اب علی گڑھ کالج مین تعلیم و تربیت کا بندوبست ہو رہا ہے۔ اس صورت مین سب سے پہلے ایک امر قابل توجہ ہے کہ دین اسلام کے پیشوا ہادی حضرت رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلم ہین جنکا نام مقدس نہایت تعظیم کے ساتھ تمکو زبان پر لانا چاہیے۔ بلکہ اسلیے بزرگان کے اسمار مبارک ہی تعظیم و تکریم کے ساتھ لیے اور لکھے جاتے ہین اور انکے ساتھ الفاظ رضی اللہ و رحمۃ اللہ کے استعمال کیے جاتے ہین اور یہ قاعدہ امرا دنیا کے لیے جاری ہے کہ بالقاب مناسب انکے نام نامی تحریر ہوتے ہین۔ اس خصوص مین نام اقدس ہمارے شارع علیہ السلام کی تعظیم و توقیر واجب ہے پس اس نام گرامی کی جو تحریف انگریزی مین کی گئی ہے اور محمڈن و محائڈن کالج یا ایجوکیشنل کے ساتھ اسکا استعمال ہوتا ہے وہ بوجہ تحقیر و توہین لفظی مسلمانون کے دل کو رنج پہونچاتی ہے۔

جس تحریر مین کہ مسٹر ہارسن و مسٹر [illegible] صاحب کا نام بمقابلہ لکھا ہے اسمین الفاظ محمڈن و محائڈن قوم ہو [illegible] اسکے امر [illegible] کی کیسی تحقیر ہو رہی جسکو ہر مسلمان پسند ہی نہین کر سکتا ہے بلکہ اسکا دل دکھ جاتا ہے۔ لہذا از راہ تمنیت اسلامی مدرسۃ العلوم سے یہ استدعا ہے کہ بحق اس تہذیب و قومی ہمدردی جسکا دعویٰ ہے الفاظ محمڈن و محائڈن متروک فرمائے جائین اور بجائے اسکے مدرسۃ العلوم جو اس مدرسہ کا نام ہے قائم رکھا جائے اور اسلامی ایجوکیشنل و اسلامی کانفرنس وغیرہ یا اور کوئی لفظ جو اسی معنی پر دال ہو استعمال مین لایا جائے تو یہ عنایت بحال مسلمین متصور رہے جسکا شکریہ مسلمانون پر واجب ہوگا اور تہ دل سے بجا لائین گے۔

مرقوم ۳ فروری ۱۹۰۵ء خوبیاں [illegible] عبد اللہ [illegible] جعفر [illegible]

تازہ خبرین

ایک آدمی نے جرمنی افسر کے جلسہ مین [illegible] [illegible] کو پیر سینٹ پلسنگ اورنگ لو ہا ڈال ادا۔ انکے اثر کو زخمی کیا کہ جانسن انگلینڈ کے باشندے تھے انکو لوگ [illegible] کا طرفدار تصور کرتے تھے [illegible] قاتل گرفتار ہو گیا۔

[illegible] فروری۔ لندن۔ ایڈل ٹوگو لیکو [illegible] اپنے بیڑے کی شرکت کے لیے پھر روانہ ہوئے۔

[illegible] سرکاری حلقون مین یہ بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] بحر شمالی کی تحقیقاتی کمیشن کو معتبر ذریعہ سے [illegible] ہے کہ شاہ یونان کی [illegible] کشتی جو ڈنمارک سے [illegible] اسوقت جا رہی تھی جبکہ بحر شمالی کا واقعہ گزرا ہے [illegible] [illegible] نے یہ قصہ [illegible] بیان کیا اور کہا کہ جب انھون نے میری کشتی کو تارپیڈو کشتی تصور کیا تو یہ نہایت آسان بات تھی کہ وہ ٹرالر کشتیون کی نسبت بھی غلطی کرتے۔

[illegible] فروری۔ لندن۔ سینٹ پیٹرسبرگ کی جماعت امرا نے علیہ آراست ایک اڈریس منظور کیا ہے جو زار کی خدمت مین پیش ہوگا۔ اسمین انھون نے درخواست کی ہے کہ قوم کے منتخب قائمقام طلب کیے جائین۔

[illegible] فروری۔ لندن۔ معاملات روس کی حالت کی ایک نمایان صورت یہ ہے کہ وہان برابر ہڑتال کی تحریک پھیلی ہوئی ہے۔ وارسا اور نو مین الگزینڈر [illegible] خاموشی پائی جاتی ہے مگر یا ہمہ کبھی کبھی ہنگامے اور بلوے واقع ہو جاتے ہین اور کاروبار بالکل بند ہے۔ تفلس اور باطوم مین [illegible] [illegible] ہے۔ پولیس کا مسک اور مفسد [illegible] کے مابین تفلس کی گلی کوچون مین خونریز لڑائیان ہوئی ہین۔

آخر سے قافلہ دیان مین ہڑتال پھیلتی جاتی ہے فوجی ٹرینین جو باطوم کو جا رہی تھین بیڑی سے اتار [illegible]

اور ہر تالیون مقلین کو توڑ ڈالا ہے۔

[illegible] فروری۔ لندن۔ جنرل کروپٹکن کے استعفا کی افواہ کے متعلق تحقیقی امر یہ معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ مین چند روز سے پہلے غور کیا گیا تھا مگر اسکا تصفیہ یون ہوا کہ جنرل گریپن برگ کا استعفا منظور کر دیا گیا۔

[illegible] کا نامہ نگار جو جنرل کروکی کے ساتھ ہے خبر دیتا ہے کہ سر ایان ہملٹن بعزم انگلستان جاپان کو روانہ ہوئے ہین۔

وہ اس سفر مین ہندوستان کو بھی جائین گے تاکہ لارڈ کچنر سے صلاح کرین۔ جنرل کروکی اور انکے [illegible] نے سر ایان ہملٹن کی الوداعی دعوت کی تھی اور جنرل کروکی نے اس موقع پر ایک نہایت دوستانہ تقریر کی

[illegible] کے ایک ایڈمرل نے جو بحر شمالی کی تحقیقاتی کمیشن مین [illegible] کے قائم مقام کے ساتھ ایک ملاقات مین بیان کیا کہ انگلستان کو بحالیکہ مسٹر [illegible] یہ خیال بھی ہو کہ تارپیڈو کے معاملہ مین روسیون کا بیان صحیح ہے تو انکو اس بات کا کبھی یقین نہین آ سکتا کہ وہان کوئی تارپیڈو کشتی موجود رہی ہو۔ اس ایڈمرل کو امید ہے کہ یہ فیصلہ ایسا ہوگا کہ اس سے روس بے خوف و خطر بڑھتے چلے آئین گے۔

[illegible] فروری۔ لندن۔ کل ایک لڑائی مین جو لوز کے قبرستان مین اسوقت فوج سے ہوئی جبکہ سابق کے چند مقتولین کی تجہیز و تکفین ہو رہی تھی اسمین دو آدمی مقتول اور پندرہ مجروح ہوئے۔

[illegible] فروری۔ لندن۔ مسٹر لی سول لارڈ ایڈمرلٹی نے ایسٹ لی مین ایک تقریر کی تھی جس سے جرمنی مین بہت بڑی ہلچل پیدا ہو گئی ہے اور اخبارات [illegible] ناک ہو کر کیفیت طلب کر رہے ہین۔ بعض اخبارات کا بیان ہے کہ جرمن کو اب اپنی بحری قوت دوچند کر دینی چاہیے مسٹر لی کہتے ہین کہ مجکو غلط اطلاع ملی تھی اور مین نے جو کچھ کہا تھا وہ صرف یہ تھا کہ ہمکو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ تمام بحری طاقتون کا دشمن ہونا ممکن ہے اور یہ کہ بحری طاقتون کی ترقی بڑھتی جاتی ہے اور ہمکو صرف بحر [illegible] اور بحر اطلانٹک پر نظر نہ کرنا چاہیے بلکہ بحر شمالی پر نگرانی کرنا چاہیے۔

اخبار اسٹینڈرڈ کے ایک نامہ نگار مقیم برلن کو معلوم ہوا کہ اگر لارڈ لینسڈون مسٹر لی کے بیان کی تردید نہ کرینگے تو جرمنی انسے کیفیت طلب کرے گی

(اودھ اخبار)

۸۔ فروری۔ دہلی۔ آج صبح کو حکیم محمد واصل خان نے انتقال کیا

۸۔ فروری۔ لندن۔ ایڈمرل ٹوگو کوری میں داخل ہوئے اور فوراً جہازون کا سارا اپنا نشان اڑا دیا۔

برٹش دخانی جہاز نیسٹ رگ جس پر بلاڈی سٹاک کے لیے کوئلہ بار تھا ہوکیڈو مین پکڑ لیا گیا۔

کپتان برک سینٹ پیٹرسبرگ کو اسلیے جا رہے ہین کہ جنرل کروپٹکن پر اس بات کا الزام لگائین کہ انھون نے انکو مصیبت اور بیکاری مین مبتلا کر دیا تھا۔

اگرچہ روس نے سرکاری طور پر اسوقت تک صلح کے غیر ممکن ہونے کی اطلاع دی ہے جب تک جاپان ہی اسکی سلسلہ جنبانی نہ کرے تاہم گورنمنٹ درحقیقت شرائط پر غور کر رہی ہے

روس رضامند ہے کہ منچوریا اور پورٹ آرتھر جاپان کے حوالہ کرے لیکن جاپان سخالین اور ایک بڑی مقدار (تاوان جنگ) کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔

۹۔ فروری۔ لندن۔ روئٹر کا نامہ نگار سینٹ پیٹرسبرگ سے تار دیتا ہے کہ فادر گیپن کی نسبت انکا سوئزرلینڈ مین ہونا مشہور ہے۔

زار روس نے ایک جدید آزادانہ تجویزون کے سلسلہ کو فوراً نافذ کرنے کا کام جلسہ وزرا کے سپرد کیا ہے۔

وارسا، بیالوسٹاک اور ریڈوم کے ہنگامون مین مقتولین کی تعداد ایک سو سے زائد نہین ہے اور زخمی

وارسا، بلوہ مین دو پولیسمین زخمی ہوئے ہین

سینٹ پیٹرسبرگ مین یہ افواہ ہے کہ شنبہ کے دن یہان پھر ایک عام ہڑتال ہوگی۔ فی الحال [illegible]ے کی تعمیر کا کام بند ہے اور پوٹیلاف کی کارخانون مین بھی ایک دوسرا ہنگامہ پیش آ رہا ہے لیکن ان تمام معاملات کی نسبت کوئی تحقیقی حالت ہنوز معلوم نہین ہوئی۔

اودھ اخبار

آئینہ حسرت

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۲۴ فروری ۱۹۱۰ء

ڈیر پنچ - اس نے آئینہ کا چٹا اوپا گرحسرت کچھ اس قسم کی ہو کہ جلا دینے اور صفائی کرنے پر بھی اسپرٹ غبار کا گہنا تو اب پردہ نہین اُٹھتا کل سرسید یا اسباب الغیا د شاعرون کا سبب تعقیل حضرت طالب کا کلام فصاحت نظام آئینہ کی روپشت پر کہین نظر نہین آتا مجھے ان حضرات کی اونکی قابلیت اخبار جامعیت سنکر بے انتہا شوق ہوا تھا کہ انکا کلام مصفا بھی بہار دیتا اور شکل رعنا دکھائے گا مگر اس نمی کے شیشہ مین آن شاہد مضامین کی تصویرین نظر نہ آنے سے ساری قلعی کھل گئی

آمدم برسر سخن - ہین سوسے من - جناب شمس (جو شمس العلما ہونیکی لیاقت رکھتے ہین اور عجب نہین جو ہون) کی غزل مین ایک سے ایک شعر زیادہ چوکھا اور انوکھا ہی مگر اشعار ذیل کا تو درحقیقت مثل و نظیر نہین - مطلع تو شاید مین لکھ چکا ہون - اب شعر ملاحظہ ہو

مین آنکی فکر مین نکلا وہ نکلے فکر دشمن مین
خدا نے راہ مین ملوا دیا مضطر کو مضطر سے

اور سنئے

یہی سر ہو جسے تم ایکدن ٹھوکر پہ رکھتے تھے
یہی سر ہو جو کیا جاتا ہی آج پتھر سے

معشوق بیسیرا اور عاشق بارا سنبھین معلوم ہوتا ہی یہ اعتراض نہین کیا ہین بلکہ مزاحا -

اور شعر سنئے

کسی کو ساغر زہر آب دینا یاد آتا ہے
بچھا آنکھو را دستا ہاتھ وہ مرتے ہی اندسے

گورستے سے چٹنے وقتل ہوکر شعر کے حسن کو دریا لا کر دیا تھا - اچھی صورت کے قدردان جوانون کے منھ مین پانی بھر آیا - رال ٹپکی - ہونٹ چاٹتے اور نہین معلوم اپنی اپنی پسند کے موافق تاثیر کے ذریعہ سے کیا کیا

بیچینی ہوئی - مگر پھر آپ کمبخت شیشہ سا لفظ کرکا دیا لگاہ شوق یا تو اس ہاتھ پر جم گئی تھی یا آج تھو آج تھو کی آواز تیزول سے آنے لگی اور بد قرقی و ذلیلی نے وہ برا اثر دکھایا کہ اس گوری چٹی رنگت والے ہاتھ سے بھی نفرت ہوگئی - شوق - اللہ رے شوق کہان کہان تیرا جلوہ نظر آئیگا - تو بھی ہرجائی معشوق کا لے پالک ہوگیا احمد علی کے ساتھ تو رامپوری کے یہ تو تخلص ہوگیا اب اسپشل ٹرین پر کلکتہ پہونچا اور نواب صاحب کا مہمان ہوا - ابھی حسرت یہ آپ کے ایک بھائی کا تخلص ہے جنکی مثنوی ترانہ شوق کا مشہور عالم ہی تین چار ایڈیشن اسکے شائع ہوچکے - کیا آپ کو ایسے مشہور شخص کے تخلص سے توارد کچھ اچھا معلوم ہوتا ہی اور پھر اس طبیعت پر جسکی جدت پسندی اور مضمون آفرینی اس مطلع کے پڑھنے سے شہد کی طرح ٹپک رہی ہی ؎

نہین چھید و نہ تیر رستے مین قطرہ و نہ نشتر سے
حباب آسا رہے ہین ٹوٹتے نہین ایک کنکر سے

اللہ رے زور فکر و زبردستی سب کچھ بنا لیا - اور رنگ نیا ہجا اور بیچ بچاکے حاضر کر دیا حضرت بجان اللہ شعر کہنا اسکو کہتے ہین چھید و تیر و حباب کنکر واہ واہ وا - مین اپنے دوست شوق کی خاطر سے آپکے اشعار نہین پسند کرتا کہ انکو پیچ ہوگا - کیونکہ نیموی عظیم آبادی بلا کی طبیعت رکھتا تھا مگر شوق تخلص ہونیکے سبب سے مین نے کبھی انکی تعریف نہین کی - آپ کے ایک شعر کی تعریف کردون اسی کو غنیمت سمجھئے شوق صاحب کے بعد شہرت صاحب ہین -

شہرت سید یاس حسن صاحب فصاحت کے تخلص ہی اور اسکے علاوہ ربط ضبط کے مولف نے شہرت کا ایک درد انگیز واقعہ لکھا ہی - وہی چار روز کا ذکر ہی کہ ایسے صاحب شہرت مولف ربط ضبط سے شکوہ کر رہے تھے کہ صاحب آپ کو شہرت کے سوا کوئی اور نام ہی نہ ملا آیا - بیچارے کے تخلص پر کیون کند چھری

پھیری - اور پھر نام بھی اسکا کیا - ایک عورت کا عورت بھی شوخ چنچل - آفت بلا - کیا یہ تخلص کی مٹی خراب کی ہی - اسپر طرہ یہ کہ اسکو اسی کے ہاتھ سے زہر بھی کھلوایا اور اول منزل پہونچاکر شیخی - خود بینی - اور چالاکی کے ساتھ حماقت و خرافت بھی اسکی ظاہر کر دی - لاحول ولا

وہی چار روز کا یہ ذکر ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین مولف ربط ضبط کا ہمخیال و ہمذاق بنجاؤن - اور انکا ساتھ دون - الغرض آپکے بعد صادق صاحب ہین - اسے صاحب اس نام کا ایک آدمی لکھنؤ مین ہو جو کسی کی آنکھ نکلوا لیتا ہی کسی کا سر تڑوا ڈالتا ہے - مین صادق صاحب لکھوان کو بھی اسکو شہر کہتے ہے - وہ عقل کا بھی رسا ہو اپنے اوپر اوڑھ لے جانے کے دن بھی ہین - لگانے بجھانے والون کا کیا سمجھئے خواہ رئیس و بابان کی جھپک پڑ جائگی اسلئے یہ بھی الفقط - یہ تمنا و تشہیر کا جناب عارف جدید خان بہادر کا کلام تو ناظرین ہی کو آپکا ایڈیٹر اور اسیلا ذوق ہو - مگر بوجہ قحط و معاوات ہو سکتے کہ ناچنا آپ بنگال بھر مین ایک اکیلے مانے جاتے ہین جس طرح بھی اور مستعدی و جفاکشی سے زمانے کی ہر علمی کتاب کے ورق آپ ضرور الٹتے ہین - اور مشرقی و مغربی تہذیب کو ملاکر یا نے مین ملا جلا کر موزون ہی یا ہر ایک یہ آپ ہی کی ہر دلعزیز قابلیت کا حصہ تھا - یہی شہرت ہی کہ آپ بے شاعر ہوئے شاعر ہین - اور ذاتی جو جودت علمی سرمایون کی انتہا سے ہر چیلا اور ہر جل و موقع پر رسا ہین مغزل آئینہ بھی ہر صورت بے نظیر ہے - مگر مجھے اپنے کاغذ کے کم رہجانے سے بناچاری تھوڑا انتخاب کرنا پڑا

پہلا شعر شعر کا ہے تو ندا مضمون بہار مطلع
سواد شہر کنعان مین گھٹا اٹھی ہو یا ہر سے

بہار مصر پریشان بکل حیران کا مقرر ہے
بلند خیالی - بلند پروازی - بلند نظری - بلند فکری - دور دور دور سی ربط و غیرہ ایک مطلع سے نمایان ہی - دوسرا شعر - (افسوس یہ ہو کہ کاغذ تمام ہوگیا)

عجب بیکلی ہو بیتابی کہ دل کو ٹے کے اٹھتی ہی
کہ اٹھ کر درد دل مجھکو اٹھا دیتا ہو بستر سے

تیسرا شعر - (کیا یاد کرینگے سننے والے)

تیرے مژگان کے عشق سے جب چمن مین آن بیٹھے ہین
شرر کرتے ہین پھولون کو بیگ شاخ گل تر سے

بندہ مولوی - استاد - ملا - سیانے نہین کہ ہر شخص کر معنی اور مطلب سمجھا دیا کرے - زیادہ اشعار لکھتا زیادہ دقیق ہوتین - الحمد للہ کہ اس غزل کے حصہ کا کاغذ بھی تمام ہوگیا - آگے بڑھئے - جناب ناوس الناوس الندولہ

یورپ کیواسطے پیلا بھوت

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء

افواہ ہی کابل مشن نے امیر کابل کو ریلوے کی جانب مائل کیا ہے۔

حضور لیڈی کرزن صاحبہ ۴ مئی کو بمبئی پہنچینگی اور وہان سے کلکتہ روانہ ہو جاینگی۔

امید ہی چند روز مین سارے ہندوستان مین ایک ہی وقت سرکاری طور سے مقرر ہو۔ یہ وقت رصدگاہ سے پہلے ہ۔ اور مدراس کے وقت سے ۹ منٹ آگے ہوگا۔

مزے کی بات ہی کہ روس جاپان تو اپنی اپنی جگہ بیٹھے مین گپ بھی جنگ کی اڑانے والے دخل در معقولات کرتے ہین صلح ہو جائے اور یون ہو جائے یون ہو جا روس جاپان کو کچھ ریاست آرتھر سمیت دینے پر راضی ہی مگر جاپان جزیرہ سنگھالین اور تاوان جنگ کی عظیم الشان مقدار کا طالب ہی۔

سخت سردی کے سبب سے کوئٹہ نشکی ریلوے کے کام مین تعویق ہی کیا وجہ کہ مزدور سردی سے کام نہین کر سکتے۔ لیکن دیر آید درست آید۔ اس موسم بہار مین انشاء اللہ یہ لائن مکمل ہو جایگی۔

ہندوستان ایسے ملک مین سردی اور برفباری کا تجربہ ہم لوگ کر رہے ہین۔ وائے بحال اُن ملکون کے جہان سردی معمولاً ہمیشہ زیادہ پڑتی تھی چنانچہ خبرین آئی ہین کہ وزیرستان اور توم کا علاقہ بالکل یخ بستہ ہی اور تیراہ کے علاقہ کی وادیان چھ چھ فیٹ برف سے ڈھکی ہوئی ہین اس سے بھی اور زیادہ شمال کی طرف خیبر کے تمام علاقے اور ہندوکش کے اُس پار تمام ملک مین انتہائی سخت سردی پڑی۔ آجکل سرحدی اقوام سردی اور برفباری کی وجہ سے محفوظ مکانون مین بآرام زندگی بسر کر رہی ہین اور وہ بےچینی جو متفرق سرحدی فرقون کے باہمی تعلقات کی وجہ سے سرحد پر ہمیشہ رہا کرتی تھی آجکل مفقود ہی الاکنئی آفریدیون کے علاقہ مین شیعہ اور سنی دونون فرقہ امن و امان سے رہتے ہین اسیطرح باجوڑ علاقہ مین تراکئی اور دیگر ریاستون کا جھگڑا کھٹائی مین پڑ گیا ہے۔

ذیل کی خبرین کابل مشن کی حیثیت کے اعتبار سے قابل اطمینان ہین۔

ہندوستان کی شمالی مغربی سرحد پر ذکاخیل آفریدی اب اسقدر لوٹ مار نہین کرتے جتنا کہ علی العموم مشہور ہی پیکلم ماہ گزشتہ کو جن لوگون نے سرحد پر چھاپہ مارکر کوہاٹ اور سمانہ کی فوج مین ایک عارضی جوش پیدا کر دیا تھا۔ وہ ذکاخیل یا آفریدیون کے کسی فرقہ کے بھی آدمی نہ تھے۔ اُس لٹیری جماعت مین ضلع کوہاٹ کے خٹک قوم کے رہزن بدمعاش تھے کہ جو اس ملک کے چپہ چپہ سے واقف ہین کہ جنھین انھون نے لوٹ مار کی اور پھر بھاگ کر گرفتار ہونے سے بچ گئے۔

ذکاخیلون نے کئی مہینون سے سرحد پر برائے نام بھی کسی قسم کا فساد برپا نہین کیا۔ بلکہ جب سے یہ خبر آفریدیون کے علاقہ مین پہونچی کہ برٹش مشن کابل کو جا رہی ہے اسوقت سے وہ بالکل امن و امان پسند ہو گئے۔

اُن لوگون کی مانند جو انتظام سرکار سے ناراض ہین ذکاخیل بھی برٹش مشن کے کابل جانے کے نتیجہ کے معلوم ہونے کا انتظار کر رہے ہین۔ کابل سے خواص خان نے انکو یہ کہلا بھیجا ہی کہ جب تک مین دوبارہ حکم نہ بھیجون اُسوقت تک تم سرحد ہندوستان پر چھاپہ نہ مارنا۔

لال مرچ کی بُرائیان اکثر حکما اور ڈاکٹر بیان کیا کرتے ہین مگر پھر بھی اسکا رواج دنیا مین کچھ کم نہین اور اُسکی پیداوار اور تجارت سے لوگ نفع حاصل کرتے ہین چنانچہ حال مین سنا گیا ہی کہ۔

بسوگا واقعہ ملک یوگنڈا کے شہر جنجہ مین ہزارون قسم کی لال مرچ پیدا ہوتی ہی۔ نصف انچہ سے چھ انچہ تک لمبی پھلیان ہوتی ہین۔ سب سے چھوٹا درخت ایک فٹ اونچا اور سب سے بڑا چھ فیٹ سے زائد بلند ہوتا ہی۔ فی روپیہ آٹھ پونڈ سے پندرہ پونڈ تک مرچون کا نرخ ہی اور تلخی مین بھی نہایت تیز ہوتی ہین۔ چونکہ انکی تجارت فائدہ مند ہی لہذا گورنمنٹ نے وہان ایک گورنمنٹ فارم بنوایا ہی اور صرف ایک سال کی پیداوار مین گورنمنٹ کو انکی اصلی لاگت سے کئی گنا فائدہ ہو گیا ہی۔ جنجہ لال مرچ کی پیداوار مین مخصوص ہی جہان سے پچھلے دو تین ماہ کے اندر ایک سو بیس ٹن لال مرچ ممالک غیر کو روانہ ہو چکی ہے۔

غالباً اس خبر کو سنکر نقالان مرچ بواسیر والون کی طرح بہت جھینپین ہون مگر خیال کرین کہ ہماری گورنمنٹ جب افیون ایسی چیز کی فروخت سے کرورون کا فائدہ حاصل کرتی ہی تو یہ تو پھر بھی منہ بہار چٹنی ہے۔

مراسلات

تتمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء

اڈیٹر صاحب آزاد۔ السلام علیکم۔

مجھے آپ کے اسم بامسمیٰ اور راست گو اخبار کی عایت سے صاف صاف لکھنے مین کچھ قباحت نہین معلوم ہوتی ایسلئے مین بے کم و کاست مسلسل واقعات قلمبند کرتا چلا آتا ہون۔ صدر الصدور کانفرنس نہ اُن وجوہ سے بیکار گئی جو مین مضمون نمبر ۲ مین لکھ چکا بلکہ اس سبب سے اور زیادہ بیکار ثابت ہوئی کہ اسوقت تک کسی قسم کی کارروائی اسکی شائع نہوئی۔ اشاعت کارروائی کے بعد شاید مجھے اپنے خیالات مین اصلاح کا موقع ملتا۔ ایسے باکار و بیکار جلسہ کے بعد دوسرا جلسہ ۲۴ دسمبر کو بمکان مطب حکیم حافظ عبد العلی صاحب اُنکے بڑے بیٹے حکیم حافظ عبد الولی صاحب کے نام سے منعقد ہوا ایک ہمگیر چالیس پچاس آدمی مجتمع ہوئے اور بعد تقریر صدر نشین کارروائی شروع ہوئی۔ ضابطہ کے ساتھ تجویزین پیش ہوئین۔ اور قاعدہ سے کام کیا گیا۔ گو کہ باعتبار جمعیت و کثرت کوئی وقعت جلسہ کی نہ تھی مگر پابندی اصول کی وجہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اسکے متعلق جسکو زیادہ شوق ہو وہ مطبوعہ کارروائی ملاحظہ کرے جو مطبع منشی نولکشور مین چھپی ہی مجھے اس جلسہ کے اغراض و مقاصد وغیرہ سے صرف اتنا تعلق ہی کہ اسمین جو فہرست اسماء ڈیلیگیٹان دی گئی اسمین دو نام میرے مخصوص شناساؤن مین سے تھے۔ جب اُنسے جلسہ کی شرکت اور ڈیلیگیٹ ہونے کی حالت کو پوچھا گیا تو وہ صاف یہ کہکر علیحدہ ہو گئے کہ ہمکو نہ علی گڑھ کانفرنس سے کوئی غرض تھی نہ اسکی تائید و اعانت سے ایک تو حکیم جی صاحب کا ارشاد کہ انھون نے بتاکید شریک ہونیکی آرزو کی تھی اور دوسرے اپنا ذاتی شوق سب سے زیادہ یہ خیال کہ دیکھین کیا کیا باتین ہوتی ہین ہمکو کھینچ کر لے گیا تھا۔ آدھی کارروائی ہمارے سامنے ہوئی۔ اتنا ضرور ہماری سمجھ مین آیا کہ یہ جلسہ علی گڑھ کانفرنس کی تائید مین ہوا ہی اور انجمن صدر الصدور کے حق مین مضر ہی۔ ہندوستانی تہذیب و شائستگی اور کسی جلسہ مین نہ بولنے نہ شریک ہونیکی وجہ سے ہمکو دم بخود بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔ یہان تک کہ ڈیلیگیٹون مین ہمارے نام بھی لکھ لیے گئے۔ جلسہ ختم ہوا۔ ہم ڈیلیگیٹون کے معنی سوچتے اپنے گھر چلے آئے جب ہم سے ڈیلیگیٹ ہونیکی وجہ اور سکوت و اقرار کا

سبب پوچھا گیا تو آپنے صاف صاف کہدیا کہ حاشا و کلا ہم ڈیلیگیٹ کے معنی نہین سمجھے ورنہ کبھی ڈیلیگیٹ ہونا نہ پسند کرتے۔ اور خواہ مخواہ کہتے کہ حضرت ہمکو معاف کیجئے اور یہ خدمت نہ دیجئے۔

مسٹر آزاد۔ ذرا غور سے ملاحظہ کیجئے کہ کمیٹی کرنا اور پھر اس سے کام لینا اسکو کہتے ہین کہ بلا یا شریک کیا۔ انتخاب کر لیا۔ مگر جنس نیا شد۔ تمام اس سے کہ اسوقت یعنے بعد ازجنگ آمن تک صد دو آدمی یا ایک شخص علیحدہ ہوا جاتا ہو یا نہ ہوگیا مگر یہ علیحدگی اسکی قابل اعتبار ہی یا نہین اور وہ الگ ہو سکتا ہی یا نہ۔ اور یہ کہنا اسکا لائق سماعت ہی یا نہین۔ اس سے درگزر اور قطع نظر کیجئے۔ اسوقت تو انجمن کی رونق دوبالا ہوگئی۔ اور انکی غرض نکل گئی۔ کسی نے انتخاب سے انکار نہین کیا۔ کارروائی چھپ گئی شہرت ہوگئی۔ علیحدہ کانفرنس مین سرخرو ہوگئے تمغہ خطاب سرٹیفکٹ یا اور جو ملنا تھا مل چکا۔ اب اسوقت ان لوگون کا انکار اور پچاس مین سے دو کا اجتناب نہ مضر ہو سکتا ہی نہ مخالف۔ اگر اس عذر کو جو عدم علم معنی ڈیلیگیٹ سے ظاہر کیا جاتا ہی پبلک سچا مان بھی لے اور یہ دونون صاحب دودھ کی مکھی کی طرح نکال باہر بھی کیے جامین اور باقاعدہ شائع بھی کر دیا جاے کہ دو نام غلطی سے درج کارروائی ۲۴ دسمبر ہوگئے تھے تو یہ بتایئے کہ اس تائیدی جلسہ یا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس پر اس سے کیا برا اثر پڑے گا اور دونون مین ایک کا کیا بگڑے گا۔ مین حکیم مولوی عبدالولی صاحب سے سفارش کرتا ہون کہ وہ سید محمد رضی ضیا کرامت الدولہ سکرٹری انجمن پنجتنی کے نام کو اپنی مطبوعہ کارروائی مین سے حک فرمائین تنہا مجھے معلوم ہی آن پر ارباب انجمن اور صدر نشین صاحب اور ممبران انتظامی کی طرف سے سخت دباؤ ڈالے جا رہے ہین اور ایک نام کاٹ دینے سے نہ آپکی کارروائی ناتمام رہتی ہی نہ کوئی اور قباحت لازم آتی ہی اور پھر ایک سید کی جان زحمت بازپرس سے بچی جاتی ہی۔ اس استدعا یا خواہش کے بعد مجھے پھر اس ۲۸ دسمبر کی کارروائی پر توجہ کرنا پڑی۔ یہ انجمن باوصف قلت شرکا نہایت خوبی اور عمدگی سے اپنے دلی ارادے کو پورا کر لے گئے۔ اور صدر الصدور کانفرنس کو در پردہ بہت اچھا جواب دیا کہ دیکھو تمہاری ناتمام کارروائی کی مخالفانہ طور پر یون تردید کیجاتی ہی۔ جہان تک انصاف کو دخل دیجئے اور نظر کیجئے بے شبہ تردید کی گئی۔ کیونکہ صدر الصدور گو اپنے فرض کو پورے طور سے نہ ادا کر سکے مگر مقصود اصلی اسکا شکست دینا علی گڈھ کانفرنس کو اور برہم کرنا مسلمانان لکھنؤ کا جسمین وہ شرکت سے باز رہین تھا اور ۲۸ دسمبر کا جلسہ محض اس غرض سے مقرر کیا گیا تھا کہ جہان تک ہو سکے مسلمانان لکھنؤ کو عموماً اور گروہ شیعہ کو خصوصاً شریک و موافق بنائے ورنہ ایک ہی انجمن کے شرکا کو انکا پیٹ دینے کی ضرورت کیا تھی۔ اور تعجب نہین جو شرکا انجمن پنجتنی محض تماشا دیکھنے کی غرض سے چلے گئے ہون۔ یا اس خیال سے گئے ہون کہ اتنے بڑے مخالفت جلسہ کے بعد دیکھین یہ جلسہ کیسا ہوتا ہی۔ موافق ہی یا مخالف۔ الغرض پہنچے شریک ہوئے۔ اور بوجہ عدم علم انگریزی اپنے انتخاب سے متاثر نہ ہوئے یا متاثر بھی ہوئے مگر جرأت تردید و انکار کی نہ پڑی۔ دو آدمی ہون یا کم مگر دونون عہدہ دار انجمن پنجتنی تھے۔ اور انکی شرکت گویا انجمن کی شرکت سمجھی جاتی ہی۔ بس مقصود بانی جلسہ کا بر آیا۔ یہی سبب ہے جو ہر طرف سے ان شرکا پر ایک خاص قسم کا دباؤ ڈالا جاتا ہی۔ نہ وہ لوگ جاتے نہ پابند کیے جاتے۔ انکی پابندی سے انکا مطلب نکل گیا۔ مگر بیچارے آجتک عجب مخمصے مین پڑے ہوئے ہین۔

جلسہ بصدر الصدوری [illegible] ٹولہ والون کی تول ایک جگہ تھی۔ حکیم صاحب کے گھرانے کے لوگ بھی ترکی ٹوپیوان والی نیل گھرے ہوئے بیٹھے تھے اور پوری کارروائی کو نہایت ذوق شوق سے سن رہے تھے ضروری نوٹ دیتے جاتے تھے۔ نام پوچھ پوچھ لکھ رہے تھے۔ تقاریر کا ماحصل درج ہوتا جاتا تھا لکھنے والے دو تین آدمی تھے۔ جو دیگ اٹھانیوالے باورچیون کی طرح سے سر ملائے ہوئے اپنا واجب کام کر رہے تھے۔ اور اگر لکھنے کی وجہ سے کوئی بات سمجھ مین نہ آتی تھی تو ان دو آدمیون سے (جو محض سماعت پر مقرر کیے گئے تھے) پوچھتے تھے۔ بعد تحقیق کے پھر لکھتے تھے۔ اسی طرح ختم جلسہ تک وہ اپنے ارادون مین کامیابی کے ساتھ مصروف و منہمک رہے اور جاتے کے ساتھ ہی ۲۸ دسمبر کے جلسہ مین جو کچھ تجویز کیا تھا بعد ترمیم و اصلاح اسکو ختم کر لیا۔ اور نہایت تعجیل و مستعدی سے کارروائی بھی چھپوائی۔ اس جلسہ بے مقدار و باکار کے بعد ۲۵ دسمبر کو مطب جناب حکیم محمد عبدالعزیز صاحب مین ایک جلسہ مدرسہ تکمیل الطب کی طرف سے ہوا۔

اسی روز معمولی سالانہ مجلس سید شہنشاہ حسین صاحب کے یہان تھی اور یہ وہ مجلس ہی کہ جسکا [illegible] شہرہ مجمع کر لیتا ہو۔ مگر پھر بھی ۲۶ دسمبر کے جلسہ تکمیل الطب مین خلاف امید توقع کوئی سو آدمیون کا مجمع ہوگیا قبل اسکے کہ سننے سنانے مقاصد و اغراض اس جلسہ کے مندرج ہون یہ بیان بھی ضروری ہی کہ ۲۶ دسمبر کے جلسہ پر عام نظرین کیونکر پڑین اور کیا باتین کسطرح کھلین [illegible] ورد زبان و کان اسی تذکرہ ذکر ہوا۔ ورنہ اتفاقیہ حکم دیدیا گیا کہ یہ محض تجویزین کی تھی اور فلان فلان بھی [illegible] کیونکہ ان [illegible] سے [illegible] پہونچ چکا تھا۔ مدرسہ تکمیل الطب کے اشتہار مین علیگڈھ کانفرنس والون کی شرکت کا مضمون دیکھکر ایک نوع کا خدشہ ہوا کہ مبادا جاہل و ناواقف مصلحت حکیم عبدالعزیز صاحب کو نہ سمجھین اور یونہی ناحق حکم دیدین غرض جلسہ کے دن اول سے آخر تک مین نے شرکت کی اور مجلس کو خیرباد کہا۔ جہانتک میرا خیال ہو [illegible] کا سال تھا۔ اگر حکیم عبدالعزیز صاحب نے [illegible] کرنے کے لیے انکو شریک کیا تو انھون نے بھی ایک رزولیوشن اپنے مطلب کا پاس کر لیا۔ کچھ وہ سمجھے کچھ ہم سمجھے کا مصداق ہوگیا۔

دیکھنا یہ ہی کہ طرفین مین سے کامیابی کسکو ہوئی اور مطلب کسکا نکلا۔ جہان تک مین خیال کرتا ہون حیثیت تو ظاہری اور تقابل تجاویز تو دونون کو مساوی الوزن پاتا ہون۔ اور حسب مفاد باطنا حکیم صاحب کا مطلب نکلتا ہوا نظر آتا ہی۔ پوچھئے کیون۔ اسلیے کہ انکے مفید مطلب تجویز کا منشا کیا تھا کہ تعلیمی کانفرنس تکمیل الطب کو ایک ضروری مدرسہ پاس کرکے اور انکی مؤید و معرف ہو کر اپنے جلسہ مین تعلیمی کانفرنس کا ایک جز و ضروری مان لے وہ ۲۶ کی کارروائی سے پورا ہوگیا۔ اب رہا دوسرا رزولیوشن جو حق تعلیمی کانفرنس تھا وہ ہنوز ناتمام ہے اور یقیناً انشاءاللہ ناتمام رہے گا نہ اسکا وقت آئے گا نہ کوشش کیجائیگی اور وقت کیون نہ آئیگا۔ کوشش بے سود ہی۔ اور کیون بے سود ہی کہ جو الزام تعلیمی کانفرنس پر عائد ہوئے ہین انکو دفع ہونیکا ملک و قوم کو یقین نہ ہولے۔ اور یقین نہ ہوا ہی نہ ہوگا جبتک اپنی آنکھون سے کوئی ایسا مقدس و متورع بزرگ دیکھلے جسپر خواب و خیال مین بھی بدگمانی نہ ہوتی ہو نہ علیگڈھ والے ایسے [illegible] و کامل الایمان کو اپنا شریک غالب بنا سکینگے نہ وہ سچی گواہی دیگا نہ قوم کو یقین آئیگا۔ نہ وہ گمان دور ہوگا۔ سوا اس تقریر کی وہ تقریر ہی جو اسی جلسہ مین صدر نشین صاحب نے فرمائی تھی کہ اگر یہ بیانات محسن الملک بہادر و سلیمان شاہ صاحب صحیح ہین۔ تو شرکت ناجائز نہین

محسن الملک بہادر نے تو ہرگز بیان اور تحقیقات کی جا بین رہ جاتے
ہین کیونکہ اگر وہ شیعہ کے خلاف اُنکی تالیف آیات بینات
سنکر تو رو دیتے ہین۔ اب یہ اہل سنت و جماعت اُنمین دو ...
رہین۔ ایک وہ جو کچھ بھی تعلق علی گڑھ سے رکھتا ہو اور دوسرا
وہ جو کسی طرح کا لگاؤ نہین رکھتا اول الذکر محسن الملک کی تقریر
تحریر گفتار اقوال افعال وغیرہ کو دل و جان سے
پسند کرتا ہو اور اپنا ہی نہین بلکہ قوم و ملک کا سرپرست و
مربی سمجھتا ہو۔ وہ تو جو کچھ ... مین ... کرے وہ ...
اب ہے دوسرے قسم ... جماعت ... کوئی
سلسلہ تعلق ہی نسبتہ مدرسہ علی گڑھ ... محسن الملک
کیا ہین خود مدرسہ تک کو نظر حقارت سے دیکھتا ہو اور ...
پشتہ دین و ایمان کی تبلیغ کرتا ہو۔ جو خیالات محسن الملک کے
طرف کے تھے وہ بظاہر مولوی سلیمان شاہ صاحب پھلواروی
کی طرف اوائل مین تھے گو کسی کی جانب سے وہ نہین بھیجے گئے
تھے نہ کسی پارٹی نے سفیر و وکیل مقرر کیا تھا خود تشریف لیگئے
تھے جوش مذہبی لیگیا تھا یا خلوص نے بھیجا تھا۔ بہرطور وہ
علی گڑھ کے مدرسہ مین گئے تھے ... پتال کی دیکھا
بھالا اور حسن و قبح کو جانچا ... نظر رکھی اور دعوی حق کر ...
یہ رنگ نیچری رنگ ... بلکہ بہت جلد پانی
کی طرح اُنمین ملگیا اور پہلو ... اسی مدرسہ کے ایک ...
رکن ہوگئے اور چونکہ انکی طبیعت مین ایک ... مذاق کوٹ
کوٹ کر بھرا ہی۔ اسوجہ سے وہ ہر فریق مین مقبول اور محبوب ہے
اور مدتون انکی پالیسی کے جوہر عام لوگون پر نہ کھلے۔ اب
تھوڑے دن انکی ولویت دوسرے رنگ پر ظاہر ہونے لگی اور
بعض تقاریر و بیانات سے وہ جوہر کھلنے اور وہ راز ظاہر
ہونے لگے جو مدتون انھون نے اپنے صندوق قلب مین پوشیدہ
رکھے تھے چنانچہ ۲۵ دسمبر کے پھلواری والا جلسہ مین
جو مولوی پھلواروی صاحب نے کانفرنس مضمون کا باغ لگایا اُسمین
رنگا رنگ کے پھول تھے۔ اور جتنے رنگ تھے اُتنے ہی قسم کی خوشبوئین
تھین چنانچہ بعض خوشبوئین با ایمان راسخ الاعتقاد کے
دماغون کو ایسی تیز اور ناگوار بو سے پریشان کر رہی تھین مگر
تہذیب مجلس کچھ کہنے اور بیچ مین بولنے کو منع کر رہی تھی۔
خلاصہ یہ کہ جب ایسے ایسے لوگ جو دعوے مولویت رکھتے ہین اور
صاحبان علم و کمال سے ہین علی گڑھ جا کر اپنی اصلی حالت
اور علمی قابلیت کو دوسرا لباس پہنا دیتے ہین تو کم علم کم سواد
ناتجربہ کار کمسن لڑکون پر کہان تک اثر برائی کے ساتھ
نہ پڑتا ہوگا اسکے واسطے کسی دوسری مثال کی ضرورت نہین
پوری علی گڑھ پارٹی اور بالخصوص مولوی نذیر احمد کافی نمونہ
جنکی بدزبانی اور دہشت کوئی قابل لحاظ ہو۔ فقط

ایک مسلمان

جنگی خبرین

۱۱ فروری۔ لندن۔ جاپان نے پانچ جنگی جہازون
کے لیے انگلستان کے کارخانون سے فرانس کی ہوا ...
نفرمت مین جہت کی توپون کے لیے ٹھیکہ دیا ہو۔

جب موسم ... ہوجائیگی ... جنگی
تمام جدید فوج ... روس ...
... توپین ... پاس ہین ...
کی راہ مین روسی آمد و رفت ... کی کوشش
کرینگے۔

جاپانیون نے جنگ ... کے مغرب جانب پنجشنبہ
کے روز ایک پہاڑی مورچہ پر قبضہ کر لیا اور وہان سے
دو روسی کمپنیون کو نکال دیا۔ روسی جنرل اویاما کے قلب
اور میسرہ فوج پر برابر گولہ باری کر رہے ہین۔

بالٹک بیڑہ ابھی تک سینٹ لوئی مین ہی ایڈمرل روز دونسکی اور ان جرمن کمپنیون کے مابین ایک جھگڑا پیدا
ہوا ہے جو بیڑہ کے لیے کوئلہ مہیا کرتی ہین۔ ایڈمرل چاہتے
ہین کہ کوئلہ کے جہازات بیڑہ کے ہمراہ رہین لیکن وہ اس
لیے انکار کرتے ہین کہ جاپانی جہازات نہایت قریب ہین

۱۲ فروری۔ لندن۔ تیسرے بالٹک بیڑہ کو حکم ہوا ہے
کہ فوراً روانگی کے لیے تیار رہے۔

روٹر کا نامہ نگار ... میدان سے تار دیتا ہو کہ
گورنر کوئزن نے پانچ ان روسی کروزر جہازون کے بھیجنے
کے لیے درخواست کی ہے جو ... سمندر مین دار السلام
کے قریب لنگر زن تھے۔ روس نے یہ درخواست منظور
کر لی ہے۔

۱۲ فروری۔ لندن۔ لارڈ کرزن نے سنکپورٹ کے
منصب وارڈن شپ سے استعفا دیا اور انکی جگہ پر اب
پرنس آف ویلز مقرر ہوے ہین والمر کاسل آیندہ سرکاری
مکان نہین رہیگا۔

۱۳ فروری۔ لندن۔ جاپانی گورنمنٹ نے پچاس
انجنون کے لیے گلاسگو کو فرمائش بھیجی ہے۔

تیسرے بالٹک بیڑہ مین کسی قدر عدول حکمی کے آثار
پھیلے ہوے ہین۔ ایک ملاح کو شنبہ کے روز گولی ماری گئی
جسنے ایک لفٹنٹ کو چھری ماری تھی۔

جرمن جہازات کوئلہ بلگیریا اور ... لینڈنگ
سماٹرا مین داخل ہوے لیکن ڈچ حکام نے انکو ہٹا دیا
جانے کا حکم دیا جہان مال اتارا اور فروخت کیا جائیگا

جنرل کروپٹکن تار دیتے ہین کہ تین سو جاپانی
سوارون نے ۱۲ تاریخ کو ... سے ... مین ایک پل
کے پل پر حملہ کیا اور تیس گز تک پٹری توڑ ڈالی۔ اب پھر
آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

جاپانیون نے ۱۱ تاریخ کو محاصرہ کی توپون سے روسی
مورچون پر گولہ باری کی۔ جاپانی پیادہ پلٹن کا ایک
حملہ رد کر دیا گیا۔

... مین ایک محاصرہ کی حالت کا اعلان
کیا گیا ہو۔ باشندگان شہر کا ایک حصہ ... وہان سے چلدیا۔

۱۳ فروری۔ لندن۔ اخبار سٹینڈرڈ بیان کرتا ہی کہ
پرنس آف ویلز انگلستان سے آخر ماہ اگست مین ہندوستان
کی سیر کو روانہ ہونگے۔

۱۳ فروری۔ لندن بحر شمالی کی تحقیقاتی کمیشن نے
پھر اجلاس شروع کیا۔ دونون اپنے بیانون پر ... شدت
کے ساتھ قائم رہے۔

۱۴ فروری۔ لندن۔ روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو اطلاع
دیتا ہی کہ برٹش دخانی جہاز ایسٹری جسکو حال ہین جاپانیون
نے گرفتار کیا تھا رہا کر دیا گیا۔ گرفتاری ایک غلطی ثابت
ہوئی۔

ایڈمرل ٹوگو ٹوکیو سے روانہ ہوے انکی منزل مقصود
نامعلوم ہے۔

۱۵ فروری۔ لندن۔ روسی نامہ نگارون کے مراسلات
سے معلوم ہوا ہی کہ جاپانی بڑی سرگرمی کے ساتھ سرنگونکو
ٹٹول رہے ہین اور ڈائنامیٹ سے زمین کو اڑاتے یا
آگ سے جلاتے ہین۔

ٹوکیو کا بحری اسٹاف اطلاع دیتا ہی کہ جاپانی کمانڈر
اُن کوئلہ کے جہازون کو بلا لحاظ غیر جانبداری کے غرق
کر دیگا۔ جو اسکو بالٹک بیڑہ کے ہمراہ ملین گے۔

روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو اطلاع دیتا ہی کہ تباہ کن
جہازات "ارمی یاکی" اور "میوکی" جو جاپان مین تیار
ہوے تھے آمادہ جنگ کیے گئے۔

روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو بیان کرتا ہی کہ نو ہزار روسی
سوار مع توپخانہ کے کل شام کو لیاؤینگ کے مغربی سمت
مین تیس میل پر نظر آئے جو دریائے "ہنہو" کو عبور کرنے اور
مارشل اویاما کی میسرہ فوج کو دھمکی دینے کی کوشش
کر رہے ہین۔ اسی طرح روسیون کے قلب فوج کی حرکت
مین بھی ترقی نمایان ہین۔

افسوس بلبل ہند حضرت داغ دہلوی نے حیدرآباد
دکن مین ۹ ذیحجہ کو انتقال کیا۔

منقولات

مولانا مولوی نذیر احمد صاحب کا خط

ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ ریاض الاخبار مطبوعہ ۲۴ اور اودھ اخبار ۲۵ جنوری میں میرا ایک مضمون متعلق تقریر مولانا نذیر احمد صاحب کی جو آپ نے کانفرنس مین کی تھی چھپا تھا۔ اسکے جواب مین مولانا نے مجھے ایک یہ خط لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدور الاحرار قبور الاسرار

جناب ڈپٹی صاحب المکرمی بالتعظیم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲۷ جنوری کا خط شریف اور ۲۵ جنوری کا اودھ اخبار ایک ساتھ پہونچے۔ آپ نے قرآن اور احادیث نبوی سے استشہاد کرکے جو نصیحتین فرمائین مین نے انکو سر اور آنکھون پر رکھا۔ بات یہ ہے کہ مین لفظ کافر کو مسلمان کے حق مین دشنام سے بدتر سمجھتا ہون علماے لکھنؤ کسی شخص خاص کی تکفیر کرتے اور وہ مین ہوتا تو خیر ایک بات بھی تھی مگر انھون نے کفر کی ملاحی گالی کے ساتھ قوم کو ہلاک کرنا چاہا کیونکہ جامع عاقلان امت صرف تعلیم متعین ذریعہ قوم کے بچنے کا ہے تو جو شخص تعلیم سے باز رکھے وہ میرے نزدیک دشمن قوم ہے اور دشمن قوم گو وہ عالم ہو میرے خیال مین علماے امتی کا بنیا ربنی اسرائیل مین داخل نہین۔ یہ وجہ ہوئی کہ مین نے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کا پہلو اختیار کیا اور پھر بھی گنتون پر بس کیا تاکہ مسلمانون کی تکفیر کرنیوالون کی بداستعدادی ظاہر ہو کہ ان لوگون نے منصب افتاء عربی پڑھکر حاصل کیا ہوگا۔ اور عربی دانی کا یہ حال ہے۔

آپ نے عبارت فتوی کی توجیہ کی وضعفہ ظاہر۔ رہا ابوالغنا عنی اور غنا کو مرادف یکدگر سمجھا اور معاف فرمایئے کہ لغت سے اسکی سند نہین ملی معنی تونگری ہے اور غنا کفایت وسودمندی دستان بینہما ابوالغنا کے لیئے تو تکلف بھی کرنا پڑتا۔ اور ابوالحرام بیت الحرام مین لفظ حرام کے جو معنی ہین وہی ابوالحرام مین کیون نہ ہون۔

مولوی عبدالخالق صاحب نے اپنے نام کے سلسلہ جو لفظ خالق بڑھایا ہے اور اسکو خدا کا اسم صفتی سمجھا ہے یہ بھی ٹھیک نہین خالق الحب والنوی یا فالق الصباح تو اسم صفتی بن بھی سکتا ہے پھر بھی وہ اسماء حسنی مین نہ ہوگا وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون۔ ورنہ وقرنا ہم تدمیرا سے مدمرا ورنا ہلک عادان الاولی سے مہلک بھی نام بنایا جا سکتا ہے۔ اسماء حسنی تو وہی ادودنہ نام ہین جو حدیث سے ثابت ہین اور انمین فانی اور فالق دیکھا نہین گیا۔ آمدم برسر مطلب۔

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

مین نے ایک دفع نہین تین تین چار چار بار باصرار ہر چہ تمامتر ٹرسٹی شپ سے استعفا دیا مگر نواب صاحب نے ٹرسٹیون کے روبرو اسکو پیش نہ کیا۔ اب یہ تعلق اعمال بدکی طرح میری گردن پر سوار ہے اور زبردستی جوت رکھا ہے جو ہیچ مجھکو فتوی کفر سے پہونچا اسی کے قریب قریب نواب محسن الملک کے اس کہنے سے پہونچا کہ انھون نے مجھکو کانفرنس کی کامیابی مین خلل انداز ٹھہرایا یہ لکچر کانفرنس کے آخری اجلاس کے دن ۳۰ دسمبر کو ہوا جبکہ چندون کا اعلان اس سے پیشتر ہوچکا تھا اور نواب محسن الملک کے نزدیک کانفرنس کی بھی بڑی کامیابی تھی نواب محسن الملک چندون کے علاوہ اور کسی کامیابی چاہتے تھے جسمین میرے لکچر کی وجہ سے خلل واقع ہوا۔ مولوی جنھون نے کفر کے فتوے دیے تھے باوجود اسکے کہ وہ بقول نواب محسن الملک فتوون سے رجوع کرچکے تھے کسی دن شریک کانفرنس نہین ہوے نہ انمین سے کسی نے رجوع عن التکفیر کا اعلان کیا ہم تو ایسے رجوع کے قائل نہین ہین۔ دشنام سر بازار ومعذرت پس دیوار باقی رہی فرمائشی شاعری کہ مین طمع یا خوشامد سے الحق مر کے کہنے سے رک جاؤن یہ تو ہوتا نہین۔ کالج کے ٹرسٹی شپ کی کانفرنس کی شرکت کی کسی مجمع مین لکچر دینے کی نہ مجھے پہلے پروا تھی نہ اب ہے اور نہ آیندہ انشاء اللہ ہوگی۔ ہذا کلہ بینی وبینک والسلام مع الاکرام۔

خاکسار نذیر احمد۔ یکم فروری ۱۹۰۸ء

مولانا کے خط کے دو حصے ہین حصہ اول مین میرے مضمون کا جواب ہے اور دوسرا حصہ نواب محسن الملک کی شان اور شکایت مین ہے۔ دوسرے حصہ مین مولانا کو پھر جوش آگیا ہے اور اسیلئے اسکا تمام وکمال مشتہر کرنا خلاف مصلحت سمجھکر بقدر مناسب اقتباس اسکا لکھدیا ہے حصہ اول کا جواب الجواب لکھنا بالکل غیر ضروری معلوم ہوتا ہے اسیلئے کہ ہر ذی علم اس تحریر کو دیکھکر کہہ سکتا ہے کہ اس جواب یا تحریر مین مطلق قوت نہین بلکہ ایک حرکت مذبوحی سے زیادہ وقعت نہین رکھتی علما اور مفتیون کا یہ کام نہین ہے کہ استفتا لیکر بیٹھ جائین اور مضامین استفتا کی تحقیقات کرکے فتوی لکھین۔ بلکہ جیسا مضمون استفتا کا ہو ویسا فتوے لکھنا چاہیے۔ دوسرا ان مضامین کے استفتے پیش کیئے گئے علما نے فتوون سے ہرگز رجوع نہین کیا باوجودیکہ وکیلون کے ذریعہ سے حکیمون کے ذریعہ سے بیٹیون کے ذریعہ سے وغیرہ وغیرہ کے ذریعہ سے بہت کچھ دباؤ انپر ڈالا گیا۔ ان مقدس مردان خدا نے نہ لومۃ لائم کا خیال کیا اور نہ کسی نقصان دنیاوی کا خوف کیا بلکہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھکر مطابق شرع شریعت کے دوسرا فتوی بھی لکھدیا۔ پس نواب محسن الملک کا یہ قول کہ علما نے فتوون سے رجوع کی ہرگز صحیح نہین۔

مولانا نذیر احمد صاحب کی نامناسب اور غیر مہذب تقریر اور ہیجا جوش کو عامہ اہل اسلام نے ناپسند کیا اور مختلف اخبارون مین اسکی نسبت سخت اعتراض ہی نہین کیئے گئے بلکہ اکثر صاحبون نے اسپر اصرار کیا کہ مولانا نادم ہون اور علماء سے معافی مانگین یہ بھی صلاح دی گئی کہ نواب محسن الملک صاحب مولانا کو معذور سمجھکر آیندہ کانفرنس مین لکچر دینے کی تکلیف نہ دین چنانچہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آیندہ ایسا ہی ہوگا۔ اب اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ سمجھنا چاہیے کہ گویا مولانا نے معافی مانگ لی اور ہمارے علما نے الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین پر عمل کرکے معاف بھی کردیا۔

پس اب مولانا کی تقریر کے متعلق مضامین پر فاتحہ خیر پڑھکر مسلمانون کو سکوت کرنا چاہیے

راقم عبد القادر از سیتاپور۔ اودھ

اودھ پنچ۔ ملاحی سے ہلاک کرنا شمس العلما کی ایجاد ہے شاید صاحب مراۃ العروس اسکو آنچل اٹھاکے کوسنے سے زیادہ مہلک سمجھے سفر توتیت کی افراط ہی تو ہے۔ اسپر کسی کا کیا اجارہ علی ہذا الغنا حرام سے ابوالحرام نہ لینا اور بیت الحرام کی تقلید مطلب نکالنا کرو اکر و دھوکی شکل پوری کرنا نہین تو کیا ہے محسن الملک کا الزام اسکو سبھی جانتے ہین کہ حضرت کی معمولی وضع تو [illegible] کھن لگانے کی ہے چنانچہ جن ترکیبون سے لیا گیا اسکو [illegible] العلما اور سمجھدار سبھی جانتے ہین یہ بھی نواب صاحب [illegible] بیعت دار ہی سکہ جملائی ہے جو یون دھول سے [illegible] بیٹھے ہین۔

اور جلنے کیا کیا کچھ کہتے سنتے ہین۔ مگر مجھے اسکی پروا نہین مین خوب جانتی ہون کہ یہ اُن لوگون کی سمجھ کی خوبی ہے جو دانشمندون اور اہل الرایونسے پوشیدہ نہین۔ چونکہ وقت تشریف بری بہت ہی قریب آگیا ہی لہذا مین زیادہ سمع خراشی کرنا پسند نہین کرتی۔ اور حضور والا کا تجدید شکریہ ادا کرتی اور خدا کو سونپتی ہون۔ خدا حافظ

"مولینا دکنی"

آئینۂ حیرت

تتمۂ مضمون ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء

مسٹر پنچ۔ میان نعیم صاحب کی تازہ فکر اور اچھوتی طبیعت کا نمونہ اُس نئے مطلع سے ٹپکتا تھا جو ردا ردی مین نگاہ قاصر سے چھوٹ گیا۔ دوسری کروٹ مین پھر آسنے اپنا نیا جھمکا دکھا کر مجھے گرویدہ کرلیا۔ اور خلاف انصاف معلوم ہوا کہ ایسا لڑائی کا مرغا مطلع تعریف کی چوٹ سے کورا چ رہے ملاحظہ ہو۔

لڑاینگے ہم آنکھین دیدۂ خورشید محشر سے
ازل سے آنس ہی دل کو کسی کے روی انور سے

دیدۂ خورشید محشر سے آنکھ لڑانا اہل نظر سے پوشیدہ نہین خورشید سے یا سورج سے یا آفتاب سے آنکھ یا آنکھین لڑانا تو اکثر سنا ہی نئی بات ہی تو صرف اتنی کہ آفتاب کی آنکھون سے بلکہ ایک دیدہ سے آنکھین لڑانے کا دعوی کیا گیا ہی۔ خیر یہ تو دم گزا سے تو یہ دم چھلا تھا جسکو تتمہ یا ضمیمہ بھی کہتے ہین۔ اور میری کوتاہ نظری اور کم فہمی سے چھوٹا جاتا تھا۔ اب آگے روے صاف آئینہ کی طرف جسمین دو غزلین خیر طرح اور باقی لگی ہین اور وہ دونون حضرت عارف سے تو یہ مرزا عارف خان بہادر کی ہین۔ اول الذکر غالب مرحوم کی غزل پر تصنیف ہوئی ہی جسکا مطلع عدیم المثال یہ ہی ؎

نہ کہین کا شنے رکھا جو کہین قرار ہوتا
نہ زمین کو پیٹ لگتی جو مرا مزار ہوتا

حسن تخیل حسن بندش حسن بیان۔ بلند نظری۔ روشن خیالی خوش فکری۔ عالی دماغی۔ جدت۔ فصاحت بلاغت اصلیت اور نہین معلوم کیا کیا کچھ اس اکیلے مطلع مین موجود ہی جسکے سمجھنے اور سمجھانے کو وقت اور فکر درکار ہے۔ وہ نصیب نہین۔ لہذا قطع نظر کی گئی دوسرا حسن مطلع یا زیب مطلع مطلع اول سے بھی زیادہ بلند اور روشن ہے

سر بام گر وہ مہر کبھی آشکار ہوتا
تو ستارے ٹوٹ پڑتے اگر اختیار ہوتا

مہرو کا سر بام آشکار ہونا بے اختیاری کا اعلان ستارون کے نہ ٹوٹ پڑنے کا ثبوت روشن اور اپنے دلی منشا کا پورا پورا فوٹو جس خوبی سے کھینچا گیا ہی وہ انھین کا حصہ ہی جو نئے تئے شاعر ہون تیسرا شعر گل سر سبد ہے جسپر مجھے بھی اک ناز ہی۔ اور کس بات پر ناز ہی اس بات پر کہ مین سمجھا خوب۔

ترا ایک نالۂ بلبل جو وہ حوصلے سے ہوتا
تو پھڑک کے جان دیتا وہ فلک کے پار ہوتا

"تو" کو سنتے یہ الٹا پیش دکیر ڑھیے گا اور انشا اللہ خان کی اُس پر لطف تقریر پر نظر کرکے (جو بلبل کی تذکیر و تانیث ہونے پر فرمائی تھی) تھوڑی دیر کے لیے بلبل کو نر مان لیجیے اور گل و بلبل مین خلاف فطرت رسم جائز سمجھ لیجیے۔ شعر کے معنی مین دو گنا مزا ملیگا۔ سب سے بڑھکر یہ شعر ہی جو گلدستہ بھر مین ایک اکیلا گنا گیا ہو گا۔

جو مین آس پاس ہوتا تو سے جھانک تاک لیتا
کبھی دل نثار کرتا کبھی جان نثار ہوتا

دل نثار کرتا اور جان نثار ہونے مین جو دو صنعت الگ الگ پیدا کئے گئے ہین وہ ظاہر ہین۔ گو کہ یہ تکرار لفظ ہر بری معلوم ہی مگر بچشم غور دیکھئے ... دولت حسن کا نظارہ نصیب نہ تھا ہی کہ داہی واہ پہلے شعر کے ہوتا ہوتا ہے یہ شعر پایہ کمی کا

۲

مختلف حالتون سے بحث کیجاتی ہی گھر کی مرغی دال برابر سمجھ کر بے رغبتی سی روا رکھی خیر یہ وجہ اگر کسی زمانہ مین ہوگی بھی تو اب تو کب کی رفع ہوگئی ہی۔ ہان مقدم الذکر البتہ ابھی تک باقی ہے۔

پس اسی کا رفع کرنا اس رسالے کا مقصود سمجھنا چاہیے۔

چنانچہ اس تصنیف مین مسئلہ حسن پر تازہ تازہ سائین۔ فن دورت کشی مین اُنکے استعمال کے بیان کے علاوہ حسن عورات کی توزیع اور تقسیم کیجائیگی اور بعد اسکے اک جداگانہ رسالے مین واضح کیا جائیگا کہ جو اصول اور کلیے اس تصنیف مین قائم کردیے جاینگے اُنکے مطابق ایک قوم کا دوسری سے پیوند کرنا اور اولاد کا مخلوط النسل ہونا کیونکر اور کس درجہ مسرت بخشتا۔ اور اسکو حسن و جمال کی دولت سے مالا مال کرتا اور بے عقلی اور بے خردی سے محفوظ رکھتا ہے۔

اور ایک جدا رسالے مین فرقہ اناث انسان کے وہ تعلقات مذکور ہونگے جنکو سبب تمدن اور معاشرت کا چولی دامن کا ساتھ ہوا اور محض افادہ انام کیواسطے نادواقفان اتھنالوجی کی (جسمین انسان کی گوناگون حالتون سے بحث ہوتی ہی) خیالی اور بے بنیاد بیہودگیان صاف صاف واشگاف لکھا جاکے اُنکی مفید اصلاح اور ضروری ترمیم بھی کردیجائیگی

الحاصل یہ امر واضح کیا جائیگا کہ جو بات اسطرح علم تشریح اور علم خواص الاعضا پر مبنی ہی اور جسمین ناظرین محض لایعنی مغالطون مین اُلجھائے جاتے ہین اب اُنکی صحت کھلم کھلی اور مسلم الثبوت اور ایسے نفس الامری واقعات پیش ہونگے جو ہر جگہ مساوی طور عموماً انسان کی پوری بستگی کے باعث ہین اور جو باعتبار اپنی لازمی خدمات

ولیکن قلم در کف دشمن است

مخالفین سلطنت روس کی تخئیل

نہین رکھتا۔
دوسری غزل کے صرف دو شعر قابل اندراج ولائق مدح
وستائش ہین۔ جب تک کوئی بات نہو اسوقت تک شعر
کیا اور اسکی تعریف سے کیا فائدہ نمبر ۱۔
سے جانا نقاب مین دیکھا — مہر تابان سحاب مین دیکھا
جانان کا اون مصرع اولے سے حذف کرکے خالی جانا
پر قناعت ایک نئی بات ہی۔ نمبر ۲۔
عکس کسکا شراب مین دیکھا — آفتاب آفتاب مین دیکھا
اسمین کس کسر انکات ہی جو پنچ کی (ابرانی) لفظ کی جگہ
کھلا یا جبر آگیا ہی۔ دوسرے مین تقطیع شعر کے قطع توش دیکھیے
آفتاب آفتاب مین ماشاء اللہ خوب اور بہت خوب کہا گیا۔
الغرض ازیں مالدار و صاحب دولت گلدستہ کے
اولوالعزم و مہامانہ کارسازیوں نے اسقدر ایثار و بخشش
فرمائی اور وہ چشمۂ عطا و کرم جو طرفۃ العین گنگا کی طرح بہایا
کہ ہمارے ایک کریز مین پڑے ہوئے پرانے شاعر کو بھی چپ اکر
بول اٹھنے کا موقع مل گیا۔ وہ چونچ کھولنا بڑی جرأت سے
بند تھی۔ جب اینجانب کو انکے چہکنے کی خبر ملی تو جھٹ پٹ
طرح مین ریز کرنے کی فرمائش جڑ دی کہ میا جان کہو تو طرح
مین غوطہ لگا کر لکھو بے طرح (دے تکے) بولے تو کیا بولے
اور اس نے آئینہ مین نہ صورت دیکھی تو کیا دیکھا۔

سیجے میرے ارشادات تو بہ میرے کہنے سے انھون نے
جو نہر آگلا یا شہد یا گل افشانی یا طرفہ بیانی دکھائی
یا گلدم اے تو بہ بلبل کی طرح چہکے یا زبردستی طوطی کی طرح
آئینہ کے پیچون بیچ کے اندر داخل دفتر ہوگئے۔ وہ اشعار
ذیل سے بیحجاب و پردہ خواہ مخواہ اپنا جلوہ دکھا رہے ہین
غور سے عینک لگا کر دیکھیے اور مزا لے تو چٹخارے لیکے
ہونٹ چاٹیے۔ وہو ہذا۔
کلام پاک حضرت ذوات افنان علیہ الرحمۃ والغفران

شب وصلت دیے جاتے ہین گو وہ میرے لنگر سے
مگر کیا جان نکالین تو بلا آئی ہوئی سر سے

لگا کر مہندی و سمہ نوجوان ہو کر نئے سر سے
ذوات افنان لڑنے کو چلے ہین اک ستمگر سے

لڑا اسطرح میرا بخت اک بت کے مقدر سے
کوئی از نبیی ڈھیلا جسطرح اڑجائے ققر سے

بہت الجھن تھی دل کو گیسوے جانانہ کے گھونگر سے
جو ون نے پڑکے آخر دور کردی یہ بلا سر سے

دکن سے وہ چلے اور مین بشکل ابر اترے
گلے یون مل کے روئے جسطرح بادل کوئی برسے

شب وصل صنم گو بہتر نانی کے ڈر سے ہلے
کہ دو چیزین اٹھانا سیکھ لی تھین مین ذکر سے

نظر آتے ہی جھٹ پٹ ہو گئے سامان وصلت کے
غم فرقت کی ایذا سے نہ ہم بلکے نہ وہ ترسے

جلانا آتش سوزان نے گر تجھکو بتایا ہے
بدلنا رنگ کا بھی سیکھ لے ای شوخ جنبر سے

نہین کچھ لطف ملتا وصل کا جلدی مین اے رغبے
اڑاتا ہین تو سیکھ یہ بازی کبوتر سے

لب لعل صنم کے چوسنے سے جان آئی ہے
مجھے آب بقا حاصل ہوا ہی آتش تر سے

بہت سے رنیوالے طالب جام شہادت ہین
غرک پر ایک شکا بھرکے بیٹھو آپ خنجر سے

مجھے منظور گرمی سے پسینے مین نہانا آ
مگر محفوظ رکھنا اے خدا احسان کے چھپر سے

چڑھا کر تیوریان وہ دیکھتے ہین جسطرح مجھکو
فراجب ہو کہ عیدون پر انھین تیر ونکا مجھ سے

تم آؤ یا نہ آؤ ہم تو آجاتے ہین وعدے پر
نہین کچھ ہمسے مطلب شہ طہ آئینکی برابر سے

جواب نامہ اس گل پیرہن سے ملکے لایا ہے
مہک پھولون کی آتی ہی کبوتر کے ہر اک پر سے

مین جب جانون کہ دیکھا سینہ شکم مین وہ ڈبڑھ کے
نکل دیکھین کسی دن راہ مین میرے برابر سے

کے حسن عورات سے مطابق اور چسپان بھی ہین اور تمام مشکلات کو باحسن وجوہ حل
کرتے ہین۔ انکی طرف متوجہ نہونے اور خواطر پر اثر نہ ڈالنے کے اسباب کیا ہین۔
چنانچہ پہلے باب مین اس مضمون کے اہم اور بکارآمد ہونے پر تمہیدی خیالات درج ہونگے
دوسرے مین حیا اور اخلاق سے متعلق بحث ہوگی۔
تیسرے مین نوجوانون کے واسطے چند ہدایات مفیدہ درج ہونگے۔
چنانچہ اس سے متعلق اسی جگہ ہم معتبر اور مستند حوالے مذکور کرتے ہین۔
ٹامس مور اپنی جمہوریت کے باشندون سے متعلق لکھتے ہین کہ
"وہ لوگ دوسری اقوام کی اس حماقت پر نہایت تعجب کرتے ہین جو ایک بچھڑا خریدتے وقت جسمین صرف
قلیل رقم کی جوکھم کی بات ہوتی ہی ایسے چوکنے اور بال بونری پر نظر رکھنے والے ہوتے ہین کہ اگرچہ
اکثر اعضا اسکے کھلے ہوتے ہین مگر اسپر بھی جبتک چارجامہ کاٹھی اور سازاتر واکے بخوبی نہین
دیکھ بھال لیتے کہ کہین خراش یا دودڑا تو چھپا نہین اسوقت تک اسکو نہین خریدتے۔ مگر بیوی جو
عمر بھر کیلیے سرمایۂ راحت و مسرت یا عذاب عالم است دوزخ اور کی مصداق ہوگی اسکے معاملے
مین ایسے لاپروا ہوتے ہین کہ صرف بالشت بھر چہرہ دیکھ اور بقیہ حصص جسم کو پوشاک مین
پوشیدہ پاکر حبالۂ نکاح گوارا کر لیتے اور مطلق لحاظ نہین کرتے کہ اسکے بعد اگر خدانخواستہ کوئی بات
ناپسند ہوئی یا موافقت نہوئی تو عمر بھر سر پیٹتے رہین گے" [1]

---

[1] یوٹوپیا حصہ دوم باب ہشتم ۱۲۔

[2] ظاہر ہے یہ صورت معاملہ اس طریقہ ازدواج کی جانب اشارہ کرتی ہی جو عیسائی یورپ مین بالعموم
رائج ہی جسکی روسے زن و شوہر مین سے کوئی فریق دوسرے کے جیتے جی دوسرا بیاہ نہین کرسکتا۔ پہلے
یہ بھی قاعدہ تھا کہ دونون مین تمام عمر افتراق مثل طلاق اور خلع کے غیر ممکن تھا اسی جانب

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز گریزان میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست - اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سبل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم پہلے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتاہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسنے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شی نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ملام - بی سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتاہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیاہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۴۵ سالہ سکنہ لاہور پر کیاہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی پلکون مین خراب دانے نکلے ہوے تھے - اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی رہتی تھین - انہین کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پڑسکتی تھی اور انسان اخبار کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیاہے ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے مین خاصکر ان مریضونکے واسطے جنکی آنکھونسے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار - کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے

راقم - ڈاکٹر ہرجس مل گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتاہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیاہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کیلیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر سید میر ضیا ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ - مین نے آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا - خاصکر کارنیا اور گرینولر اور پھلیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے - مین آنکھون کی ہرایک قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنیکی سفارش کرتاہون - مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر ظفر خانہ ریاست ملک نیپال

(۶) جناب پروفیسر صاحب - تسلیم - آپکا سرمہ ایک بعض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند معلوم ہوتا تھا - زنک لوشن کا سٹک لوشن بورسیک لوشن - لیڈ لوشن - کسی سے اسکو فائدہ نہ ہوا - آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی شہادت مندرجہ بالا مین سے کسی ایک کو بھی غلط ثابت کردے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیاجائیگا لاہور اسکے مقابلہ پر کسی کو اعتراض ہو مطلب ہے - یکم مارچ ۱۹۱۶ء سے ایک مہینہ مین جمع کیا جاسکتا ہے

شدت زمستان

نتیجۂ فکر حضرت امید امیٹھوی

بدلا یہ رنگ ہے چمن روزگار کا وہ مرغزار ہے نہ وہ نالہ ہزار کا
کوسون پتہ نہیں ہے ہوس بہار کا پوچھو نہ حال بلبل سینہ فگار کا
صیاد سے یہ کون کہے کس ہوس مین ہے
تصویر انتظار کی کنج قفس مین ہے
غل دار و دار و تاہ کاہے شیخ و شاب مین بر دِ عجوز مست ہے کیفِ شباب مین
سردی کا دور ہے یہ جہان خراب مین گرمی نہین ہے جرعۂ جام شراب مین
پانی سے استحالۂ نار و ہوا ہوا
برف سحر سے ہے خم مشرق لگا ہوا
گل کی زبان قصۂ زمستان لائی ہے غنچہ کے منہ سے بات نکلنا محال ہے
سبزہ پکارتا ہے برا میرا حال ہے آنکھون مین یعنی خواب کا آنا خیال ہے
مطلب ہے کس سے حالت تباہ ہے
اس چشم دید قصے کی نرگس گواہ ہے
گلخن بنی ہے مجمر گل بد نصیب کی کیونکر دوا ہو زخم دل عندلیب کی
دشوار زندگی ہے امیر و غریب کی کہنے مین ہے جو جیتے نہین ہیں قریب کے
ایسے غضب کی اوس پڑی بزم باغ مین
سردی سے جم گیا گل روغن چراغ مین
صحن چمن مین آتش گل آب آب ہے حیران ہین بلبلین کہ یہ کیسا عذاب ہے
سنبل کے دل کو ایک نیا پیچ و تاب ہے لالہ فور بادہ غم سے خراب ہے
غنچے یہ تنگ دل ہین کہ لب پر ہنسی نہین
نرگس کی آنکھ شام سے ابتک لگی نہین
جلتی ہے آج آتش انجم مری ہی لرزے مین مبتلا ہے شہ چرخ چنبری
بہرام چرخ بھول گیا ہے سپہگری یکسر ٹھٹھری ہے جسم عطارد مین تھرتھری
سردی ہے کہ خسرو خاور بھی شام سے
بیٹھا پڑا ہے بولی گردون مقام سے
مارسیم حوض مین ہے تہ آب مین سردی سے خود ہے مالک دوزخ عذاب مین
آیا ہے شیخ دوڑ کے بزم شراب مین گرم سخن ہے ذکر عذاب و ثواب مین
یعنی نہین ہے خوف عذاب الیم کا
زہرہ ہے آب شعلۂ نار جحیم کا
ہر وقت ژالہ بار یہ چرخ اثیر ہے گرداب جانکنی مین سمندر اسیر ہے
دوزخ کا طبقہ ہاویہ ہے یا سعیر ہے ہر اک نمونہ کرۂ زمہریر ہے
یہ جوش انجماد ہے واللہ اب کی سال
بحر فلک مین چل نہ سکی کشتی ہلال
نیرنگیان ہین شان خدائے جلیل کی نار سقر شبیہ ہے باغ خلیل کی
جنت مین نہر جم گئی ہے سلسبیل کی رضوان بنا سکے گا گرہ زنجبیل کی
پنہان ہے برق طور گلیم نسیم مین
لکنت سی آگئی ہے زبان کلیم مین
معمورہ و خرابہ و ویرانہ و چمن ہر جا ہے تمت شاہ زمستان خیمہ زن
کوئی جگہ نہین کہ نہ سردی کا ہو چلن ہان بچا ہوا تو مرا کشور سخن
گو دست برد برد اک آشوب دہر ہے
لیکن مرے کلام کی گرمی بھی قہر ہے
مجھسا جہان مین شاعر آتش زبان نہین مجھ سا دقیقہ فہم نہین نکتہ دان نہین
میرے کلام گرم کی جیسے جہان نہین ایسی کوئی زمین نہین آسمان نہین
شہرہ ہر اک جگہ مرے حسن بیان کا ہے
سکہ جما ہوا مری تیغ زبان کا ہے
فکر بلند تابکے تر زبانیان بس بس سخن کہ یہ خوب نہین لن ترانیان
تاکے دی و بہار کی فرضی کہانیان کاٹے ہین فصل مین تری گلفشانیان
مانا کہ تجھسا آج کوئی خوش بیان نہین
لیکن بھرا اہل فضل سے خالی جہان نہین
اب جوش دل ہے کا نہ وہ پہلا سا ولولہ باقی نہ اب وہ بادۂ عشرت کا دور ہے
اک اور مسئلے مین مجھے فکر و غور ہے المدعا کہ رنگ طبیعت کا اور ہے
سچ تو یہ ہے کہ پہلی سی باتین نہین ہین
وہ دن نہین رہے ہین وہ راتین نہین ہین
ظاہر مین اب نہین ہے وہ شوخی کلام مین فرق آگیا ہے نظم و نثر کے حسن نظام مین
بانگ آنا بلند کرون کیون نام مین منظور ذکر خاص نہین ہے عوام مین
فکر عبث سے تنگ دل دردمند ہے
تیغ زبان نیام خموشی پسند ہے

۵

آیندہ ثابت ہو جائیگا کہ حسن زنانہ سے متعلق ونکامین صاحب کا یہ قول کسقدر غلط ہے کہ ”عورتون کے ڈیل مین شمائل حسن چندان مختلف نہین ہوتے اور نہ مردون کے حسن کی طرح اسکے کئی ایک مدارج ہوتے ہین - اسی لیے صرف عمر کے اعتبار سے تو اختلاف ہو جاتا ہے ورنہ عموماً انکا حسن ایک ہی سا ہوا کرتا ہے - اسی سبب سے عورتون کے حسن کے بیان مین صرف گنتی کی باتون کا مذکور ضروری ہوتا ہے اور مصوری مین آسان سی چند ہی باتین لازمی رہجاتی ہین ..... یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ جہان زنانہ عریان شبیہون کا مذکور ہے وہ صرف جسمانی اعتبار سے ہے اس سے یہ مستخرج نہین ہو سکتا کہ باہم دماغی خاصون مین تشابہ اور تماثل ہے کیونکہ وہ تو قابل پرستش دیبی ہو یا اچھرا ہو یا کسی قصے کی رستم دستان ہو ہر ایک مین جدا جدا ہوتے ہین“

لیکن ہم اس کتاب مین ثابت کردینگے کہ عورات کے دیگر حصہ جات جسم مین بھی بے شمار اور الگ الگ اقسام اور اختلافات ہوا کرتے ہین .....

(یہان پر مصنف اپنی کتاب مین دی ہوئی تصویرات کی نسبت چند کلمات لکھتا ہے جنکے ترجمے کی ضرورت نہین - اس ملک مین ویسی نفیس اور صحیح تصویرین قلم مصور سے بھی ممکن نہین -

علاوہ اسکے اردو خوان ناظرین کی ادھورے حکیمانہ شوق تحقیقات خیالات تحریکون اور نیز قانون ملک کی نوعیت اور روک ٹوک سے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسی معرا تصویرون سے قطع نظر کیجائے)

اہم مطالب اس کتاب مین بالکل جدید اور اصلی ہین اور باقی ایسے ہین جو

اپنے پہلے مضامین سے اخذ کئے گئے ہین اور جسقدر دوسرون کی رائین اور خیالات اور اقوال ہین وہ سب فی الواقع بجنسہ اور بے کم و کاست نقل ہوئے ہین اندرین صورت مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُن مضامین کو مصنف بیان کر دے جو اُسکے اپنے اصلی ہین -

مصنف کے اصلی مضامین حسب ذیل ہین -

باب اول بلکہ تقریباً تمام کتاب مین ثبوت کامل اُن کلیات کا ہے کہ عموماً ذکور اور خصوصاً اناث مین حسن کی موجودگی جوارح اور قوی کی خوبی کا خارجی نشان ہی -

باب دوم اس بارے مین کہ یہ بحث اگرچہ برہنگی سے ہمدوش ہی لیکن بلحاظ حیا (جیسکے مسئلہ پر بحث مفصل کی گئی ہے) اور اخلاق اور باہمد گر عقد ہا یونکو ضروری تصور کرنا چاہیے -

اسی باب مین یہ امر ثابت کیا گیا ہی کہ مذہب قدیم یونان کے فنون لطیفہ کی تکمیل کی علت تھا کیونکہ صفات اور نیکیون کی شبیہین بطور استعارہ پرستش کے واسطے بنائی جاتی تھین -

باب چہارم مشتمل بر تصریح ماہیت و اقسام و مخصوصات حسن و بعض مغالطات برک و ہائیٹ وغیرہ متعلق بہا

باب ششم مشتمل بر اجزائے حسن غیر مختلف الکمیت و الکیفیت اور اس بیان مین مین کہ اور اشیا مین جب سادگی سے پیچیدگی پیدا ہوتی ہی تو اُن مین بھی تعدیل اور کئی ایک باتونکا اجتماع ہو جاتا ہی - و فنون متعلق بہا

فصل اول باب ششم مشتمل بر بیان اجزائے حسن و طریقہ عملدرآمد اجزائے مذکور

جدید خاندان سورج بنسی

کہتے ہین مگر وہ کہتے ہین بے سمجھے
جس روز سے بات کچھ گئی ہو بن سی
تحریم غنا مین شرع کی راہ لیے
کیا تانے گلو ہی بج رہی ارگن سی
کہتی ہی یہ شمس العلما کی گیتا
نسل آپ کی بھی ہی رشک سورج بنسی

ش - ز

الٹی بلا کی داڑھی

ایک مولوی اور ایک مسخرے - ایک جگہ جمع ہین مسخرے نے کہا مولوی سے کہ تمنے الٹی بلا کی داڑھی بھی پڑھی ہے تمنے الٹی بلاکی داڑھی نہین پڑھی تو کچھ بھی نہین پڑھا مولوی کہتا ہے کہ الٹی بلاکی داڑھی کیا چیز ہے - ہم تو یہی جانتے ہین کہ داڑھی کو ترشواتے ہین - منڈواتے ہین - خضاب لگاتے ہین - جو کام داڑھی کے تعلق ہی وہ سب جانتے ہین مسخرا کہتا ہے تمنے الٹی بلاکی داڑھی نہین پڑھی تو کچھ نہین پڑھا ساتوین روز نوزی فرشتہ عرش پر سے یہ کہکے فرش پر اتر پڑتا ہے - الٹی داڑھی کو لیکر مولوی مسخرے سے کہتا ہے - کہ واہ بھئی الٹی بلا کی داڑھی تمھارے پاس ہے تو مجھکو بھی دکھاؤ - مسخرے نے جیب مین سے اخبار نکال کر مولوی کے حوالے کیا - مولوی اخبار لیکر کہنے لگا البشیر نام ہی اس اخبار کا - الٹی بلا کی داڑھی کیسے ہوئی - تو مسخرے نے کہا کہ فارسی مین بلا کی داڑھی کو ریش بلا کہتے ہین - اسکو الٹو تو البشیر ہوا غرض یون الٹی بلاکی داڑھی ہے - اسکو آپ برابر الٹی بلاکی داڑھی سمجھکر پڑھا کیجئے -

نام اس اخبار کا ہے البشیر — اس کو الٹو تو یہ ہے ریش بلا
بس بلا کی داڑھی ہی الٹی ہوئی — کیجئے اظہار اسکا برملا
گر پڑھا کیجے کا اسکو رات دن — کیا عجب گر طے ہو قومی مرحلا
یہ بھی ہی قومی ترقی کی دلیل — زیب پاے اس سے گر بیت الخلا
قوم کے ہے سر پہ یہ اک نور ہے
یا کہ ہی نور علی - نور علے نور سے علے

کلیجہ تھام لوگے جب سنوگے
نہ سنوا کے خدا شیون کسی کا

اسے فطرت کے مومنو اور لے نیچر کے عاشقو! تمھاری قوت متخیلہ نے ابھی تمھین یہ نہین بتلایا ہوگا کہ مین کون اور کیا ہون - وہی البیس کا ہمزاد یا دہقانی اجنہ کا اتالیق ہون - قوت ملکوتیہ کا ایک چراغ - یا گزشتہ پیغام مین کا نالہ یہ ہون - یا قضا و قدر کا قطب نما ہون - انقلاب زمانہ کا نمونہ یا موجودہ الوقت اسپیکر دن کا قبلہ اور سب ہنگامی کا ترانہ ہون - ؎

ز دور چرخ گردان ہر چہ دیدیم ورین عالم
مپرس از من کہ شرح لال گیسا ز دنیا را

آہ کیا بتلاؤن - کون سے مین کا آفت رسیدہ - اور کون سے باغ ارم کا مصیبت زدہ ہون -

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہو

مین اس موجودہ صدی کے اسلام کا مثال ہون جسکو سرزمین بطحی نے گود مین کھلایا ناز و نعم جاہ و حشم سے پالا - مگر وہان کی آب و ہوا راس نہ آئی - ادھر لقمنا طیسی

کشش ارض غیرب لے آئی۔ ہاتھون ہاتھ لیا۔ سر آنکھون پر بٹھایا۔ امید سے زیادہ خاطر و تواضع کی تخت و تاج دیا۔ ہر طرح سے مدارات و نگہداشت کی۔ شہرت عام دی۔ ملک ملک اور شہر شہر میرا سکہ جمایا۔ ہر کس و ناکس کو شیدائی اور اعلیٰ و ادنیٰ کو فدائی بنایا۔ یہان تک کہ اس خاک ہند پہ چڑھائی کی ابتدا مین تو یہان بھی ہر فرد بشر میرا فریفتہ و گرویدہ بنا۔ بہت کچھ ... و اخلاق کا خزانہ کھلا۔ اور رات دن بھیر بھیا ور ہوتا رہا۔ لیکن جون جون زمانے نے قدم بڑھایا تغیر و تبدل ہوتا رہا۔ تدریج بدلتا گیا۔ رنگ اڑتا گیا۔ رفتہ رفتہ اس صدی کے نئے چالان نے آستینین چڑھائین۔ اور میری قدرتی صفت رعنائی و سیرت زیبائی بن ترمیم و تنسیخ کی۔ ع کہ تقویم پارینہ نیاید بکار۔
کہہ کہہ کر خوب اصلاح دی۔ پوری مروت کی ہیئت کذائی بدلی۔ لڑکون کے گھروندے کی طرح میری صورت ذعیہ بنائی اور بگاڑی۔ اسیر بعض یہ کہ ضبط و تحمل صبر و توکل اخوت اسلامی۔ دلی ہمدردی۔ اولوالعزمی۔ مردانگی عجز و فروتنی۔ ذوی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین کی دستگیری مال و دولت سے خبرگیری وغیرہ وغیرہ کی خدائی غذا ہے لطیف مدتون سے کھو چکی اور دنیا سے ناپید ہو چکی تھی۔ میری جس حرارت عزیزی کی سرشت۔ قوانین الٰہی ہے نعیم و تربیت نبوی

طرز و معاشرت۔ امانت و دیانت۔ علم و دولت۔ عزت و حشمت۔ وقوت و تمکنت اور نیز صلحا و اولیاء کے اوضاع و اطوار سے بنی تھی جسکا نور سارے عالم پر جلوہ گر۔ اور ہر متنفس مستفید تھا۔ شجر و حجر تک ثناگو اور آسمان تک میرا غلغلہ اور میرے برکات کا تذکرہ تھا۔ الغرض

جبتک کہ بسم شوق مین وحدت کا نور تھا
جس بام پر نگاہ پڑی کوہ طور تھا

وہ میری منافقانہ توحید سے منطقی حرارت ہو چکی تھی۔ ظاہر مین صاف دل مین کدورت بھری ہوئی۔ اسلام دوران خزان کی سد راہ اور صناع اللخیر معتد مریب کی شان نزول ٹھہر چکی تھی۔ میری باطنی صلیب پرستی نبض مین صلابت پیدا کر چکی تھی۔ اقوال یورپ کی عقیدت میری روح کی مکدر و مشکف بن چکی تھی۔ اور یہ قوت حرکاتیہ و ارادیہ اسی طرح کالعدم ہو چکی تھی جس طرح آجکل سنے جنم والون سے ایمان۔
اور اسکا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ مردنی چھائی طلاقت لسانی جاذب دم ہوئی۔ لکنت ہمالفت پر تلی۔ لرزش اعضا نے دست تعدی و درازی کی شہادت دی۔ اور اسکا تورم و تہبیج میری صورت کا موید بنا چھوٹی لفاظی بیجا تعلی بیتی بین فضول۔ دہیہ کی علامت ہوئی۔

کبھی گلشن مین رہتے تھے قفس مین اب گزرتی ہے
خطا صیاد کی کیا ہے ہمارا آب و دانہ تھا

اسپر بھی آنکھ کھلنا چہ معنی اور بھی رہی سہی بصارت اسلامی غائب اور غفلت و حماقت حاضر ہوئی۔ شعار ایمانی نسیاً منسیاً اور خدائی و دیقین کافور ہین۔ جس کلمہ توحید کے شفاف و صفے چشمہ پر اگلون کو ناز تھا جس کی جان سے زیادہ صیانت و حفاظت کرتے تھے۔ وہ قلب کی سیاہی سے گند لا ہوا۔ ایمان کی نجاست اور روح کی کثافت سے گندا بنا۔ آنکھین نکتہ چینیون کی طرف مائل ہوئین کج خلقی سرمایۂ ناز بنی۔ بے مروتی و بدعہدی موجب افتخار ہوئی۔

اسپر بھی اس عقیدہ لاینحل کی گرہ نہ کھلی
پہونچے کسی طرح نہ تا منزل مراد
بازو مین پر لگاکے ہم اکثر اڑا کئے

اور با الآخر اپنی زحمتون اور سختیون اور اپنی گمراہیون پر
وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝
ترجمہ اور جو کوئی اللہ کی یاد سے آنکھ چراتا ہو۔ ہم اس پر ایک شیطان اسکا ساتھی مقرر کرتے ہین۔ اور وہ انکو راہ سے روکتے اور یہ سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین۔ افلاس و بیکسی بغلگیر ہوئی۔ ادبار کی گھٹا چھائی۔ بدکرداری کی بجلی کوندی

در باب اشیاے غیر ذی روح و بیان مغالطات نیٹ و الیسن متعلق بحث ہذا

فصل دویم باب ششم مشتملبر بیان اجزاے ہذا و دیگر مستزاد شدہ متعلق اشیاے ذی روح و مغالطات الیسن متعلق بحث ہذا۔

فصل سیوم باب ششم مشتملبر بیان اجزاے ہذا و دیگر مستزاد شدہ متعلق ذوی العقول و مغالطات برک و نائٹ در بحث ہذا۔

فصل چہارم باب ششم توضیح اجزاے ہذا باعتبار اختلاف و اعتدال بوقلمون متعلق فنون مفیدہ و زیبا کشی و خیالیسم اور امور در باب آرائش عمارت و پوشاک عورات۔

فصل اول تتمہ ابواب ماسبق مشتملبر بیان ماہیت اشیاے بانقش و نگار بعد ناکامی نائیٹ و پرائس در بحث ہذا۔

فصل دویم تتمہ تصدیق مسائل ہابس سبب ضحک و توضیح مغالطات کیمبل و بی ٹی در بحث ہذا۔

فصل سیوم تتمہ تشریح اسباب مسرت جو تصویرات ترحم انگیز سے پیدا ہوتی ہے اور مغالطات برک وغیرہ متعلق بحث مذکور۔

باب ہفتم مشتملبر ترتیب علم تشریح و اسرار الاعضا و استعمال اصول فنون ہذا الغرض امتیاز و فیصلہ حسن

باب نہم مشتملبر تشریح اس امر کے کہ ایک ہی اقلیم مین دونون جنس کا حسن مختلف ہوتا ہے۔

باب دہم مشتملبر دلائل مختلفہ متعلقہ تعین معیار حسن عورات و اظہار کج بحثی نائٹ در بحث ہذا۔

باب یازدہم و بعدہا در بیان ثبوت (بذریعہ ترتیب صدر) اس امر کے کہ تفصیل امرجہ

نکبت کی بارش ہوئی۔ پھٹکار کی صدا آئی۔ فقر وفاقہ کے اولے پڑنے اور خرمن امید کو تہ وبالا کیا۔

یک تن وخیل آرزو دل۔ بکہ مدعا نہم
تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

مگر اللہ کے فضل سے اسپرمت نہار ہی۔ خود غرضی ہاتھ سے نہ کھوئی۔ نفس امارہ کا کلمہ پڑھا۔ نئے سرے سے ایمان لایا۔ جان سے زیادہ عزیز سمجھا اور پھر

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

قرار دے کر اور رہنما بنا کر دنیا طلبی کے لیے نکل کھڑا ہوا جسطرح وہ مفلس وقلاش طالب الدنیا مسیح علیہ السلام کے ساتھ ہوئے۔ حضرت محض مجرد جہانیان جہان گشت نہ وطن نہ کوئی مسکن۔ نہ زن وفرزند کا لگاؤ۔ نہ خویش واقربا کا دباؤ۔ ع

دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین

آپ کو ساتھی کی کیا ضرورت۔ بہت کچھ پند ونصائح کیے خوف وخطر بتائے۔ مگر کون سنتا ہے کہانی کسکی۔ ع

یان وہ نشہ نہین جسے ترشی آتار دے

نہ مانا۔ پیچھا نہ چھوڑا۔ قہر درویش بر جان درویش۔ سکوت اختیار فرمایا۔ اور وہان سے نکل کھڑے ہوئے۔ یہ دونون طالب الدنیا بھی پیچھے پیچھے چلے تھوڑی سی مسافت طے کی ہوگی کہ ناگاہ دونون احمقون کی نظر چند سونے کی اینٹون پر پڑی۔ باچھین کھل گئین منہ مانگی مراد بر آئی۔ محنت ٹھکانے لگی اور ہمیت کی مافی الضمیر حاصل ہوئی پھر کیا تھا۔ حضرت عیسے علیہ السلام کا پیچھا چھوڑ حصہ بانٹنے کی دھن سمائی۔ مگر بدنیتی دبد دیانتی مین دونون شریک۔ ہوا وہوس کے سہیم۔ اسلیے فی زماننا کے کانفرنس کی طرح یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اول طعام بعدہ کلام۔ چنانچہ اُنمین سے ایک بازار گیا۔ اور پہلے اپنا دوزخ بھرا پھر بقیہ گوشت اور روٹیون مین سنکھیا ملا کر شادان وفرحان مقام محمود پر آدھمکا۔ ادھر اس احمق کو بھی خیالی پلاؤ پکانے کی مہلت مل چکی اور بے ایمانی کی قوت شہوتیہ شریانون مین چکر اور اپنا ردا جما چکی تھی۔ روٹیان دیکھکر منہ مین پانی بھر آیا۔ اور فرمائش کی کہ بھی کنوئین سے ذرا پانی بھی نکال لیتے لاؤ۔ وہ بسر وچشم لیکر پانی نکالنے پر متوجہ ہوا اسنے پیچھے سے پہونچکر ایسا دھکا رسید کیا کہ سارے ارمان وتمنا پر پانی پھر گیا۔ حسرتون کا خون ہوگیا۔ اب کیا تھا نصفلی ونصفلک کا جھگڑا مٹ چکا تھا۔ باطمینان آسن جما کر روٹیون کو چٹ کر ڈالا۔ لیکن ابھی ہضم اولی کی رسید بھی نہ آئی تھی کہ طبیعت بگڑی ہچکی دوڑی۔ انگڑائی لی۔ وہین ایڑیان رگڑ رگڑ کھان دیدی۔ اور اینٹ علی حالہ قائم رہی۔ بس اسی طرح وبد بدھ کرین اور مخلف شہرون کی ہوا کھانا آبا واجداد کے کارنامونکو یاد دلانا۔ عورتون کی طرح ٹسوے بہانا۔ بوقت ضرورت بھٹیاریون کی طرح پھکڑ بازی کرنا۔ بھانڈون کی نقل کرنا۔ اور اسکے ذریعے سے روپے کمانا بھیک مانگنا۔ دامن پھیلانا۔ قوم کی بہتری وبہبودگی کے یہی معنی سمجھا۔ اسی سے حق الخدمت کی تشریح کی اور بال کی کھال کھینچی۔ ۵

خوب پھولے پھلے جتون یارب کرتا سو چمن کی ہوا کھلا لایا

اب چاہے میان نیچر ناخوش ہون۔ انکے زبردست احکام سے بے پروائی کا جرم ثابت ہو۔ اور ایمان لانے ہوئے کلمے جو آپ اپنی مدد نہین کرتا۔ وہ قوم کی مدد نہین کر سکتا۔ سے سرتابی ہو چاہے کچھ اور ہو۔ مگر۔ ۵

کہان صبر وتحمل آہ ننگ وعار کیا شے ہے
میان رو پیٹ کر ان سب کو ہم اکبار بیٹھے ہین

پروانے ندارم خسرم چیست کہ پیش مردان بیاید۔ وہی دست مین وہی آشنا۔ وہی آسمان ہے وہی زمین۔ وہی گدا گری کا ٹھیکرا دست مبارک مین۔ وہی کشکول فقیری در بغل۔ ع

وہی لہنگا ہے ساری جو آگے تھی سو اب بھی

پھر اتنی بغاوت۔ اتنی سرکشی۔ میری منت منت کی

قدیم جزوی یا مبتذل خیالات متعلق مسئلہ تاریخ انسانی ہین جو قدما نے قرار دیے ہین
باب دوازدہم مشتملبر بیان نوع اول حسن یعنی نظام عضوی بیان واقسام مختلفہ باعتبار تنقیح ساخت جسم۔
باب سیزدہم دربیان نوع دویم حسن یعنی نظام دموی وبیان اقسام مختلفہ باعتبار تنقیح ساخت جسم۔
باب چاردہم دربیان قسم سیوم حسن یعنی نظام دماغی وبیان اقسام مختلفہ باعتبار ساخت جسم۔
باب پانزدہم مشتملبر تصریح سبب بدصورتی درمیان اہل چین بسبب حول چشم۔
باب ایضاً۔ دربیان تشریح انداز جسمین اعصاب چہرہ کے حرکات (قیافہ) سے اظہار کیفیات باطنی ہوتا ہے
باب ایضاً۔ دربیان مختلف اقسام بالون کے مطابق علم قیافہ
باب ایضاً۔ دربیان سبب تاثیرات مختلفہ درچہرۂ واحد باوجود حالت سکون
باب ایضاً۔ علامات بشرہ ناقص الحسن ومدارج نقص درچہرۂ حسینان۔
باب ایضاً۔ دربیان اختلاف جسامت سر یونانیون اور رومیونکے مابین
باب سیزدہم۔ دربیان تناسب وتغیر حسن۔
باب ہفتدہم۔ دربیان طریقہ تناسب تعدادی وریاضی مستعملہ یونانیان قدیم
باب ایضاً۔ خیالات چند دربارہ طرز وادا وتصریح مستعمل درفن مصوری۔
باب ہیژدہم۔ خیالات چند دربارہ اصلی وخیالی پیشانی مقررہ یونانیان
باب ایضاً۔ دربیان مصالح قواعد تصویر یونانیان متعلق تناسب پیشانی یادیگر

۵ بھنگین

الصلح خیر

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئی می کنم

(جاپان اور روس تو سنتے نہیں مگر صلح کا تقاضہ)

نافرمانی کا یہی حشر ہورہا ہے کہ مرغ بسمل بنا تڑپ رہا ہون۔

نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم

ہے کہ اندرین بجز سایہ بوہمدمی۔ آن بجو بینیم سودا وگرد آمد از من خوچ

مجھ ایسے مجبر اللہ شہری سودائی کا علاج یہی تھا کہ حکیم حاذق کو دکھاتا۔ اسکے احکام کو واجب التعمیل جانتا۔ اسکی ہدایتوں کا معمل۔ اوامر ونواہی کا مطیع بنتا۔ اسکے مجوزہ نسخے کو پابندی کے ساتھ مدتون استعمال کرتا۔ پھرسہ

ذلت کے مرض کو جو سمجھے رہے عزت

قدرت کی طبابت مین نہ کچھ اسکی دوا ہے

اسیطرح یہ ہوا کہ دلون کانون پر خدائی مہر تھی۔ اور آنکھون پر پردہ۔ پھر مردود بارگاہ لم یزلی کا خطاب قبل ہی عطا ہوچکا تھا اور نفس امارہ پر ایمان لاچکا تھا۔ توجہ کسطرح کرسکتا۔ اور منتقم حقیقی کے عجیب نسخے (قرآن مجید) کو کیونکر استعمال کرسکتا تھا۔

آپ مین ہون۔ اور مانتا ہون کا جبران مع الہدیان۔ امروز فردا کا مہمان۔ سو آگر با نہ شینہ بانہ شینہ دیگر نمی ماند

کا مصداق۔ دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے دعا ہے خیر کیجیے آئے تھے کس کام کو کیا کر چلے کہ تہمتین چند اپنے ذمہ دھر چلے

راہ

شمع کے مانند ہم اس بزم مین چشم تر آئے تھے دامن تر چلے

لہ ــــــــ لم

ابوالمجد دیسنوی بہاری

امیر وداغ

ناظرین ہمارے مندرجہ بالا عنوان سے یہ نہ سمجھین کہ ہم ان دونون نامور بزرگون اور زبان اردو کے منتخب شاعرون کا مقابلہ کیا چاہتے ہین۔ نہین ہرگز نہین۔ جنھون نے اس کام کو کیا تھا انکو ملک آجتک سراہتا ہی ہے ہمین نہ اتنا دماغ ہے نہ اتنی فرصت۔ علاوہ ازین ہم کسی فرد بشر کی دلشکنی روا نہین رکھتے۔ ہمین کیا کہ امیر کیسے تھے اور داغ کیسے۔ ہمارے نزدیک تو دونون سپہر سخن کے چاند سورج تھے۔ اسی لیے ہم دونون کو اپنا استاد اور اردو زبان کا مصلح سمجھتے رہے۔ احسن نے ناحق اساتذۂ لکھنؤ کو برا کہکر یہ بلا مول لی اور مفت مین توہین کی نوبت پہونچی حکیم بریہم نے جو ترکی بہ ترکی جواب دیکر جناب امیر کی شاگردی کا حق ادا کیا۔ خیر وہ باتین اب تقویم پارینہ ہوگئین۔ شکر کا مقام ہے کہ اب ہمارے عنایت فرما حکیم صاحب موصوف کو داغ یا داغ کے کلام سے کوئی مخالفت نہین ہے جسکا اقرار انھون نے صلح کل کے گزشتہ نمبر مین خود اپنے قلم سے کرلیا ہے۔ اخبار ہندوستان ناحق پچھلی باتین یاد کرکے گڑے مردے اکھیڑنے کا مصداق بنتا ہے۔ شاگردان داغ کو چاہیے کہ اب زبان کے جھگڑون مین اپنے استاد مرحوم کا نام درمیان مین نہ لائین خود اپنی لیاقت اور استعداد کے اعتبار پر معرکہ آرائی کرین۔ امیر وداغ تہ خاک پنہان ہوگئے۔ اب کسی کو انکے برا کہنے کا حق نہ رہا جو کچھ ہونا تھا ہوچکا ہم یہان یہ دکھانا چاہتے ہین کہ وہ دونون میدان سخن کے شہسوار کس درجہ محبت واتحاد آپس مین رکھتے تھے جسکی نظیر بہت کم صفحات تاریخ پر مل سکتی ہے صلح کل لکھتا ہے کہ جناب امیر وجناب داغ مدتون ریاست رامپور مین ساتھ رہے۔ نواب کلب علیخان مرحوم کے انتقال نے ان دونون رفیقون کو علیحدہ علیحدہ کردیا تھا۔ داغ تلاش معاش مین دکن گئے اور امیر وہین مقیم رہے شان خداوندی دیکھئے کہ ایک عرصہ کے بعد جناب امیر حسب طلب حضور نظام دکن گئے اور وہان جاکر اس کی خاک مین مل گئے اب جناب داغ نے بھی مزار کے لیے اسی زمین کو پسند کیا۔ حسن اتفاق سے دونون مرنیوالون کے مزار ایک ہی احاطہ مین موجود ہین۔ کیسا اچھا ساتھ تھا اور ان وضع کے پابند بزرگون نے کس حد تک نباہا ہمنے جو امیر وداغ کے اعداد کو جانچا تو پورے ۱۲۶۲ ہو اسمین لفظ (نے) کا اضافہ کرکے ہمنے تاریخی کمی کو پورا کردیا اور ایک ماتمی نظم واقعات پر لکھی۔ اگرچہ وہ اپنے طرز مین بالکل سادی ہے مگر انکے سوگوارون کے رلانے کے لیے اسکو کافی خیال کرتے ہین۔ اسکا ایک شعر آورد وتصنع سے پاک ہے زیادہ لحاظ نظم کے اصلی منشا یعنے اظہار غم کا کیا گیا ہے جسکے لیے رنگینی اور صنائع وبدائع کی ضرورت نہین۔ بقول شخصے رونے کے لیے سرون کی احتیاج نہین ہوتی

سوگوار ضیا دہلوی

تاریخی نظم مظہر وفات داغ مرحوم

از نتیجہ فکر ضیائے مغموم

ایک عالم کو کیا شیدا امیر وداغ نے
نام پیدا کرلیا ایسا امیر وداغ نے

ایک شاگرد اسیر اور ایک تھا تلمیذ ذوق
واہ وا کیا مرتبہ پایا امیر وداغ نے

لکھنؤ دہلی مین انکے نام کا ڈنکا بجا
رنگ ایسا کچھ جمایا تھا امیر وداغ نے

روح پھونکی قالب بیجان اردو مین نئی
کردیا زندہ اسے گویا امیر وداغ نے

پڑھکے دو انجیل جو پھونکے ہوگئی لونڈی زبان
یہ نیا اعجاز دکھلایا امیر وداغ نے

دم قدم سے انکے بزم شاعری گلزار تھی
طوطی وبلبل لقب پایا امیر وداغ نے

ہے دونون یاری باری جہان سے اٹھ گئے
رنج ہمکو دیدیا کیسا امیر وداغ نے

خونفشانی کررہی ہے آنکھ انکی یاد مین
گلفشانی کا مزہ کھویا امیر وداغ نے

ہوکے خود خاموش دل کو بھی مرے چپ کردیا
اسکو یہ انداز سکھلایا امیر وداغ نے

ساتھ رہنے کی محبت ارتباط باہمی
جو نہ دیکھا تھا وہ دکھلایا امیر وداغ نے

مل گئے خاک دکن مین جاکے دونون نامور
دور رہنے کو برا جانا امیر وداغ نے

اے ضیا تاریخ ہجری کو ہے کافی یہ دلیل
لطف یکجائی بہم پایا امیر وداغ نے

فقط۔ راقم۔ سوگوار ضیا
۵ مارچ سنہ ۱۹۰۵ع

داغ اور خورشید

پونہ کی رصد سے دیکھا گیا اور مصر مین بھی تصدیق ہوئی کہ آفتاب مین بڑا سا داغ نظر آتا ہے۔ ۱۴ ارب مربع میل
دکن سے صدائے ماتم آ رہی ہی کہ اردو کے شاعر میان
داغ اس دنیا سے انتقال کر گئے یعنے اس سیارہ زمین سے اٹھ گئے۔

پس اگر یہ گدے بازی کیجائے کہ میان داغ یہان سے جاکے افتاب مین جا چھپے تو پروفیسر چنچ کی ہیئت سے بعید تو کیا نہین۔

واہ ہی کیون نہین۔ آفتاب کا داغ آنکی رحلت سے پہلے نمایان تھا۔

ارے بھیا۔ تم بیچ کی شعبدہ بازی جانتے نہین جو داغ اتنے دنون سے نظر آتا تھا وہ انھین حضرت داغ کی تشریف بری سے بطور ضمیر قبل الذکر تھا۔ اس طرح آنکی نہین بلکہ حضرت کا مقدمہ ہوگا جیسے جو کائنات مین ہوا پانی سے کسی شی کا عکس پہلے نظر آتا ہے۔

یہ کیسے؟

یہ اسطرح تمھاری سمجھ مین آئیگا کہ ایک پیالے مین پیسا ڈالو اور پیالہ اتنی دور رکھو کہ تمھاری نظر سے پیسا چھپ جائے پھر اسمین پانی بھر دو۔ پس پیسا اپنی جگہ سے بغیر ابھرے تمکو دکھائی دینے لگے گا۔ اسی طرح صبح و شام آفتاب جرم آفتاب کے طلوع اور بعد غروب کے بھی دیر تک نظر آتا ہی۔

اچھا آپ ہی کی گدے بازی صحیح۔ اسکی کیا وجہ کہ حضرت نے خورشید کو کیون مستقر قرار دیا۔ ایک پرانے شاعر کے خیال کی طرح۔

اگر اونچا ہوا شعلہ ہماری آہ سوزان کا
کلس ہوگا طلائی گنبد گردون گردان کا

زیادہ لمبی کیون نہ لی۔

اسکی وجہ یہ ہی بڑی دور بینی اور پرواز کی ضرورت نہین۔ زہرہ (سیارہ) آفتاب سے قریب تھا۔ مشتری بھی اسی کی چکر مین تھین اور یہ ٹھہرے شاعر۔ ادر خلقت سے شاعر پشتہا پشت سے شاعر۔ پس انھین کی بو پاکر خورشید مین جم گئے

اچھا اس سے نظام شمسی مین کچھ فرق تو نہ آئے گا۔
آئیگا یا نہ آئیگا انکو اس سے کیا واسطہ کچھ ساری کائنات کے ٹھیکہ دار نہین۔ اگر آفتاب کی حرارت مین فرق آیا اس وقع جاڑے۔ برف۔ سردی نے زمین کو بتی بلا دی تو خود داغ صاحب بھی فالج کی معرفت ٹھنڈے ہو سے

گویا۔ ع

سمند موت کو اک اور تازیانہ ہوا
کھٹ سے پہونچ گئے۔ آفتاب مین۔

اودھ اخبار کا طہر متخلل

ہمارا ادبینہ ایام اودھ اخبار ۷ مارچ کو محرم اور ہولی مین سرکاری تعطیلون کے خلاف بحث کی شکایت طہر متخلل کی سرخی دے کے عنوان صفحات کو گودڑ کا لال بناتا ہے اور پھوہڑ پن سے مسلمانون۔ ہندوون کے دل مین بے کلی پیدا کرتا ہی اگر کسی مسلمان نابالغ شرح وقایہ والے بچے سے اس اصطلاح فقہی کے معنی پوچھ لیتا تو محرم کی تقریب (جسمین رسول کے نواسے کا خون ہوا) اور ہولی کی (جسمین دختر رز کا لہو اکثر نوش جان کرتے اور رنگ رلیان مچاتے ہین) اس گندہ تشبیہ دینے مین بہت لیس و پیش کرتا۔

زبانی دوامی جنتری

یون تو ہر سال مع مبالغہ سیکڑون ہزارون۔ لاکھون جنتریان گتاتیون کیجو ون۔ بیر بہوٹی کی طرح اشاعت کے زرخیز میدان مین ابل پڑتیان ہین مگر اس جنتری کو سب جنتریون کی نانی امان یا جدہ فاسدہ کہا جائے تو کچھ بیجا نہین کیا معنی کہ اسکے مصنف کالیچرن صاحب متوطن رنول ضلع کانپور نے ایک جزو مین (جسمین لوح کے چار صفحے بھی شامل ہین) تاریخ اور دن نکالنے کے ایسے گر اور قاعدے مع مثالون کی جدولون کے مذکور کردیے ہین کہ آنکی مدد سے سنہ عیسوی کے شروع سے قیامت تک دن اور تاریخین نکالتے چلے جائیے اور کیا معنی بال بھر فرق آئے۔ مگر اس طبیعت داری اور دور کی کوڑی لانے پر یہ اعتراض ہوتا ہی کہ اگر یہ سب کوہ کندن مصنف کی بکر فکر کی پیداوار تھا تو سنہ عیسوی ہی پر اکتفا کیون کیا گیا۔ دنیا مین اور بھی سنہ رایج ہین یا تھے یا ہو سکتے ہین۔ مثلاً آدمی طوفانی۔ بخت النصری ہجری فصلی سمت۔ زرتشتی دغیرہ وغیرہ۔ انمین سے ہر ایک کا دعوی ہو سکتا ہے۔ پس تھوڑی سی مشقت کر کے انکو شتول لیا ہوتا۔ تو اور بھی فائدہ ہوتا۔ قیمت اسکی ۲ر مصنف سے مل سکتی ہے۔

توکل علیہ البرد

ایک تو خلقی طوبیت ہمارے شہر صاحب سیدنکیا پہلوان

عاشق چینیا بیگم یون بھی عرصے سے زمانے کے سرد و گرم جھونکون سے تشنو بیسے جھر جھریون۔ لرزون سے ہمدوش تھی اسپر موسمی سردی کی ہم آغوشیون اور بغلگیریون سے ایسا پالا پڑا کہ اونگھنے کو ٹھیلنے کا بہانہ بالکل کرہ زمہریر کے مرکز بنکے گھنچکر ہوکے طاعون ارزنین منہمک ہوگئے۔ اچھا ہی اس مرد و زن سے کشمیریون کی کانگڑی کی طرح الفت کا تخم مزرعہ دل مین خوب پھلے پھولے گا۔

شہر آخر مین مبارک بندہ ایست

اطلاع

جن حضرات کے نام رعایتی قیمت پر پنچ روانہ ہوتا ہے اُنسے قیمت سالانہ پیشگی وصول ہونے کی شرط ہی مگر کئی حضرات ایسے خوش معاملہ ہین جنکی میعاد پیشگی ختم ہوئی ایک یا دو مہینے گزر چکے۔ اخلاقاً اطلاع بھی دی گئی مگر کچھ جواب نہین لہذا گزارش ہی کہ زیادہ انتظار نہین کیا جا سکتا۔ آیندہ سے ہفتہ کا پرچہ اُنکے نام بذریعہ ویلو روانہ ہوگا۔ اگر اسپر بھی پیشگی نہ وصول ہوئی تو مجبوراً پرچہ بند کردیا جائیگا۔ باقی خیر شما بسلامت۔

(منیجر اودھ پنچ لکھنو)

شکریہ اعانت

بندہ مہتمم بشکر گزاری تمام آن حضرات کی اسمار گرامی درج کرتا ہے جنسے قیمت اخبار وصول ہوئی ہی۔ اور متوقع ہے کہ اسی طرح دیگر حضرات کو خدا ہمت دیگا جنکی پیشگی ۱۹۰۵ء ختم ہوگئی ہے وہ بھی اس جانب متوجہ ہونگے انکا تساہل و لاپروائی پسند نہ کرے گی کہ بار بار یاد دہانی اور تقاضے کی زحمت گوارا کیجائے اور یہ خیال پیدا ہو کہ وہ حضرات کسی سبب سے باقیداری یا خدانخواستہ نادہندی کے مرض مین مبتلا ہین۔ بلکہ آیندہ ہمکو موقع ملیگا کہ اس سے زیادہ طویل فہرست ہم اپنے معاونین کی شایع کرسکینگے

جناب منشی گنڈا لال صاحب	۱عہ/
جناب سید عبد القادر صاحب وکیل معتمد نواب غالب الملک	۱عہ/
جناب ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن صاحب۔	۱۱ہر
جناب رام پرشاد صاحب۔	صہ/

خون جگر اب تیرا لہو ہو گیا سفید — ہوتا نہیں ہے دیدہ خونبار سرخ سرخ

تجھ کو کئے تو پردیں پر گمرکان لعل کی — مگتے ہیں مثل چشم گہربار سرخ سرخ ؟

ہولی کا دن ہے دیکھئے کیا سر چڑھا ہو — وہ عشق بھی تو ہو کبھی دستار سرخ سرخ

کیا لطف جو چھپیرن سینہ کو باغ مین — وہ جار آگ مین دیا چاہے سرخ سرخ

آئی ہین یار ہار تری شعلہ خوشیان — بوسہ پر بیکے نظر ہر ایک سرخ سرخ

منہ چوم لینا لیلہ کا گالی کے ساتھ ہی — چال چل کے تیرا ہو لب یار سرخ سرخ

لب بھی ہین لال لال دہن بھی ہی لال لال — رنگین کلام ورنہ ہو گفتار سرخ سرخ

وہ آتشی لباس شہابی دوپٹہ — وہ سرخ انگھڑیان حیا سرخ سرخ

چلو بچے رقیب سیہ رو جیا رنگ — کیون سر جماوے پھیرے دل انگار سرخ سرخ

جانے بھی دو کیا ہو ریبہ ہو دلال لال

بس چھوڑ بھی دو ہو چلی بیکار سرخ سرخ

زرد پچکاری

کیون نوبہار مین یون گل رعنا ہے زرد زرد

آنکھین ہین سرخ سرخ تو مکھڑا ہو زرد زرد

کس برق وش نے پہنی ہو پوشاک چمپئی

گلشن مین جو حجاب سے چھپا ہے زرد زرد

پھولی ہو سرسون آنکھ مین نرگس کے کیسلیے

کیا بات ہے جو ہو رہا گیندا ہے زرد زرد

اسپرگلٹ سنہری پہ کسر نے چڑھا لی ہے

کیا رنگ ہو گیا گنبد خضرا ہے زرد زرد

رت ہولی بسنت کا میلہ تو ہو چکا

کیون پہ پری وشون کا جھگڑا ہو زرد زرد

ہولی ہی سنے ماری ہین پچکاریان تمام

جو چوچ پہ ہر ایک ستارا ہے زرد زرد

پچکاریون کا رنگ جماہے یہ آج کل

خجلت سے زعفران کا چہرا ہی زرد زرد

سندرون کی بادہ نوشی کا ہی رنگ دیکھنا

شیشہ جو سرخ سرخ تو شیشہ ہی زرد زرد

ساقی کی بے رخی سے تو مین زرد زرد زرد

قلقل کی تو تو من مین تو مینا ہی زرد زرد

ہولی مین اک جہان ہی گلشت زعفران

نیرنگیون سے رنگ کے دنیا ہی زرد زرد

گویا یہ برگ گل مین ہے چمپا کی پنکھڑی

کانون مین اُس پری کے جو بیٹا ہی زرد زرد

ہولی نے آج کر دیا دونون کو ایک سا

وہ بت بھی شکل عاشق شیدا ہی زرد زرد

وان وہ صنم ہو رنگ سے اک شاخ زعفران

یہ رقان نے یان ہمین بھی بنایا ہی زرد زرد

کیونکر بسنتی پھر نہ ہو یہ ساری کائنات

گھرا ہوا جو عنبر سارا ہے زرد زرد

دنیا مین ہو نہ کس طرح رعنائیون کا راج

اُس گل کے سر پہ آج دوپٹا ہی زرد زرد

ہتون پہ آج چڑھ گئے ہولی کے شیخ جی

جبہ جو زعفرانی تو شملا ہے زرد زرد

ہر اک بنا ہوا ہے یہان پیلا بھوت سا

صفرادیون کا آج تو سودا ہے زرد زرد

پچکاریون نے رنگ جمایا یہ باغ مین

گل زرد زرد لالۂ حمرا ہے زرد زرد

کیون آنکھ ہے چرانی جوانان باغ سے

کس واسطے یہ نرگس شہلا ہے زرد زرد

بتلا یئے کہ شک سے زعفران نہ کیون

اندھیر ہے کہ زلف چلیپا ہے زرد زرد

ہولی نے کی ہین شوخی مین یہ چیرہ دستیان

شرم و حیا مین بھی رخ زیبا ہے زرد زرد

کیا خوب لالہ زار ہین ہو زرد موتیا

کانون مین گل کے گوہر یکتا ہی زرد زرد

۱۱

مین باطنی کے ساتھ ظاہری خوبی بھی بہت کچھ متحد رہتی ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر ریچرڈ کا قول ہے کہ بلکہ مین بیاہ کا اصل اصول ادراک حسن ہی ہے سلطھوی کا رلائل اسی کسیقدر جھک خیال کرتی ہین کہ مذاق حسن مستحق ترقی ہے

انسان محض فرضی لوازم عورات پر خیال کر کے دل خوش کر لیا کرتا ہی اور خیال ہی مین ایسی حسن و خوبی پیدا کر کے فرصت کے گھنٹون مین تسکین حاصل کرتا ہی جو اور کسی ذریعہ سے اسکو میسر نہین آسکتی۔ پس اس اچھی رجحان کو ترقی و شائستگی دیجائے اور حتی الوسع اس لطف حیات اور اُن خیالات کو بیدار کر کے اور ترقی دیکر اپنی تمام لذات کو بڑھانا چاہیئے جو بحالت نادانی معدوم ہو رہے ہین۔ مثلاً علم نباتات کا عالم درختون اور پھولون مین وہ خوشبو اور مہک محسوس کرتا ہے جو ہر کس و ناکس کے فرشتون کو بھی میسر نہین اور جنگلون میدانون کی تصویر کھینچنے والا خلقی اور خیالی راضی سے وہ لطف اُٹھاتا ہی جو عوام الناس کو نصیب ہی نہین۔ پس عورات کا حسن جسقدر پاکیزہ اور دلکش ہو اُسی قدر وضاحت اور تقسیم کے ساتھ اسکو ترقی دینا چاہیئے اور اس سے انکار کرنا سراسر بیہودگی دکھانا ہے۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ ایسی ایسی رائین انسانی تواریخ جاننے والے حکما کی ہین جو باہمہ سطرح صرف حسن صورت سے بحث کرتے ہین اور اخلاقی صفات سے کوئی واسطہ نہین رکھتے۔ لیکن عورتون کا حسن جو بڑی تجربہ کار نظر تک مین چکاچوندھ لگا دیتا ہی اگر صرف آنکھین سیکنے کے کام آتا تو اسکی پوری وقعت اور منزلت نہ رہتی۔ بارے الحمد للہ کہ اُسکے اس لازمی مجاورت اور دلی موافقت کی بدولت دیکھتے ہی نیکخوئی مناسب ہمدردی ترقی پذیر تکمیل اور باہمی مسرت کے خیال پیدا ہونے لگتے ہین ڈاکٹر پری چرڈ نے اسکی بنیاد کیا خوب بیان کی ہے۔

پیری مین آفت تھی نہ عمر مین شدت
جھریان جسم مین پڑی تھین ہزار
ضعف پیری سے جھکی تھی کمر
سر بھی جنبان تھا صورت ہموار
بال سارے سفید بکھرے ہوے
شکل پر غم مین رنج کے آثار
لب پہ آہ و بکا بصد گریہ
درد و غم سے بہت تھا زار و نزار
ہائے ماتم نہ جائے تھین بھی
تھی عجب انکے مین جان بیزار
کچھ بہرس ... دیکھ کے پڑی بہت
بڑھ کے دو اک قدم ہوا جو دو چار
پڑھ گیا چند آیت قرآن
کر کے دم سے دم مین لایا جسم نزار
دل مین آیا خیال ڈر کیا ہے
تم بھی تو آدمی ہو ہمت دار
حضرت خضر سبز پوش ہین یہ
یا ہین درویش کامل و دیندار
پھر یہ آیا خیال ڈر کے ساتھ
ہو نہ انسان یہ کوئی آدم خوار
ایکہی لقمہ مین نگل جاے
مجھکو حلوا سمجھ کے لذت دار
خوف سے جسم تھر تھرا اٹھا
گرچہ تھا ہو تا صورت بیمار
پھر یہ لاحول کہکے بسم اللہ
دل مین تھی ہمارے بہت بھی جلایا چا
ہو گیا اک دم مین اس فقیر کے پاس
دیکھی آنکھون نے اسکی حالت زار
مین نے پوچھا کہ کون ہو کیا ہو؟
اپنا مجھکو بتاؤ نام و دیار
کسکے تیر نگہ کے گھائل ہو
کسکے چشم سیہ کے ہو بیمار
کیا مصیبت ہے رنج و غم کیا ہے
درد کیا ہے ہے کون آزار
بولا وہ نیک خوش اسلوب
حال کیا پوچھتے ہو تم اے یار
تیغ ابرو کا مین نہین بسمل
نہ کسی مہوش کا عاشق زار
انقلاب فلک کا مارا ہون
دل پہ آئی ہے درد کی دیوار
حال کیا پوچھتے ہو تم کیا ہے
کیا کہون کیا کرون مین گرفتار
پہلے سن شعور مین مین نے
دیکھے بھالے ہین تنگ و پیکار
مگر اس دور آخری کا رنگ
نظر آنے لگا خراب اے یار
ماتم بگڑا خصم زمانہ کا
چھا گئے ہین نحوست و ادبار
آدمی آدمی سے لڑتے ہین
مثل حیوان کے سب کے ہین اطوار
حسد و بغض کینہ کلفت سے
وہ ہین آپس مین در پے آزار
ہو گئے ہین رذیل سارے شریف
بیچ ایمان بنگئے ہین دیندار
نہ شریعت نہ طاعت معبود
نہ ہے ورد و وظائف و اذکار
چوک جانا برائے دید جمال
پھرنا آوارہ کوچہ و بازار
رنڈیون بھانڈ اور بھگتیون کو
بخشش دیتے ہین درہم و دینار
کھیل مین عمر کو گنواتے ہین
سیم و زر کھوتے ہین محض بیکار
مانگتا ہے فقیر گر مسکین
پھیر کے منھ بتاتے ہین انکار
نہ محبت نہ پاس الفت ہے
نہ محبت نہ دوستی ہے نہ پیار
ایک کو ایک کھائے جاتا ہے
گرد کلفت کا بڑھ گیا ہے غبار
علم ہی کا نہ کوئی جویان ہے
نہ تجارت کا کوئی سیر و کار
جانتے ہین نہ صنعت و حرفت
نہین واقف کمال سے زنہار
نیک کامون سے جی چراتے ہین
فعل بد پر ہین جان و دل سے نثار
چھا گیا ہے کسی جبر سو
آفت دہر کی پڑی ہے سب پہ بہار
دست حسرت ہے تنگ ہین لیکن
چھوٹتے ہی نہین برے اطوار
روز افزون ہے قحط کی آفت
اور پھیلا پلیگ جان آزار

دل مین خوف خدا نہین لاتے
ہے غفور الرحیم اور قہار
عاقبت مین بھی رو سیاہی ہو
اور دنیا مین بھی ذلیل و خوار
اب بھی سوچین مآل بیہودی
فعل بد سے جو کرلین استغفار
مگر اسکا خیال کون کرے
دنیا مین اسکو کون لائے یار
انھین باتون سے مین بھی نالان ہون
اسی باعث سے ہون مین سینہ فگار
دن بدن صورت خرابی ہے
کھوئی جاتی ہے اپنی ساری بہار
پہلے جو رونق گلستان تھی
نام کو بھی نہین ہے اب وہ بہار
ہر طرف چہچہے خوشی کے تھے
عیش و عشرت کا گرم تھا بازار
سرو بالا تھا علم کا جھنڈا
کسب کی بلند تھی دیوار
بکتا پھرا ایک دولت قارون
ہر جگہ سیم و زر کا تھا انبار
آدمی تھے فرشتہ خو
نیک سیرت خجستہ تھے اطوار
ہائے دور زمان نے لوٹ لیا
شاگئی گلشن جہان کی بہار
اب فقط نام اسکا باقی ہے
ہے نہ تو شیخ زینت اور بہار
ہند مشہور تھا زمانہ مین
سب سے بڑھکر وہ عاقل و ہشیار
علم و دولت مین سب سے زیادہ تھا
فوق رکھتا تھا مثل شمس نہار
اب تو اسدون سے دس قدم پیچھے
ہوگیا بدنصیب ہند دیار
چین سے سوتے ہین غفلت مین
ہائے ہوتے نہین ذرا بیدار
انکے چال اور چلن کا رونا ہے
انکے افعال پر ہون زار و نزار
مختصر ہے یہ حال دل اپنا
ہے نہین اور قابل اظہار
اتنا کہکر وہ رو دیا غم سے
اور فریاد کی بحالت زار
مین بھی رونے لگا بصد گریہ
ہچکیون کا بھی بندھ گیا اک تار
(وہ غم سے جو کھل گئین آنکھین
مٹ گیا سب طلسم کا گھر بار

تھی کنج قفس وہی فریاد
بستر غم ہے اور اصغر زار

روتا ہون جبھی روتا ہون

شمع سے کہدو کہ رشک چشم تر اچھا نہین
دن کو بھی میری طرح رونا ہنسی ٹھٹھا نہین

حضرت سنئے! یون تو لوگ رو نہی ہنستے روتے ہین لیکن بندۂ درگاہ کا رونا کوئی ایسا ویسا معمولی محرم و حرم کی مناسبت سے نہین۔ کیا معنی لوگ صرف دس دن محرم ہی مین سینہ کوبیان کرکے روتے رلاتے سعادت دارین حاصل کرتے ہین لیکن آپ چلیئے ہمارے شہر مین سدا سہاگنون مین بھی سال بھر تک محرم ہی محرم رہتا ہے۔ اجنبی آدمی تو یہ جانتا ہے محرم ہے غم حسین مین لوگ بلک رہے ہونگے۔ مگر حقیقت حال معلوم ہونے پر اپنی حماقت ہی پر رونا آتا ہے یعنی جسکو لوگ تابوت خیال کرتے ہین وہ ہمارے شہر کا طاعونی مردہ ہوتا ہے اور گھر والیون کا رونا جو سوز و نوحہ سمجھا جاتا ہے صرف خدا واسطے کا رونا ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس یہان کی حالت دیکھتے میرے نزدیک رونا ایک معمولی مشغلہ ہو اسی وجہ سے بھلا اور موقع کا کیا ذکر۔ اللہ بخشے منیرالی کے نام پر بھی مین نے دو آنسو نہین بہائے۔ ہان خوب یاد آیا عمر بھر مین صرف ایک بار رویا ہون اور وہ بھی غمی مین نہین بلکہ شادی مین۔ کب؟ جب مین بنا تھا۔ بننے سے یہ نہ خیال فرمایئے گا بنا بنا تھا بلکہ اور لوگون نے بنایا تھا الحمدللہ وہ بگڑ گئین مین آدمی بنگیا یا اس مرتبہ حضرت داغ کے مرنیکا قلق ہوا لوگون کی دیکھا دیکھی شرما شرمی مین بھی رویا ہون۔ ہان اور سنئے اگرچہ مین خاندانی شاعر نہین اور نہ خدانخواستہ ملک کے مشہور شاعرون مین میرا شمار ہے لیکن موزون طبع ضرور ہون اسوجہ سے نہ ادا نظم لکھتے تو کیسے پڑھتے ہوے جھجکتا ہون۔ اور پھر ایسے شہر مین جہان کی تعیش اور خلقت کا یہ حال ہے۔ دس دن محرم مین بھی شواہد پرستی سے باز نہین رہتی۔ بجاے غزل ٹھمری بشیم خیال کے غم حسین کے پردے مرثیون کی اوٹ مین کھلم کھلا گانا سنتی سوز و ساز کے لطف لوگون سے چھپ چھپا کے مزے لوٹتی ہے۔ پس بندہ بھی قیود شاعری کو سلام کرکے نوحہ یا حضرت داغ کی وفات کا قطع تاریخ لکھتا اور نوحہ گری کے روتا ہے۔ اگر رونے نہ دیجئے تو بقول شخصے۔ ع

تو گرفتار ہون آتی نہین فریاد مجھے

معاف فرمایئے گا۔

دوہرا

دیگئے داغ امیر داغ ہاے امیر وائے داغ
دل کو ہو غم سے کیا فراغ ہاے امیر وائے داغ
کسکو غزل سنایئے داد کہان سے پایئے
رویئے اور رلایئے ہاے امیر وائے داغ
کرتی ہین رنڈیان جو بین چوک مین اک ہے شور بین
غل ہے بجاے یاحسین ہاے امیر وائے داغ
کون ہے جسکو غم نہین رنج و الم یہ کم نہین
دم مین ہمارے دم نہین ہاے امیر وائے داغ
کام ہے اپنے کام سے ورنہ غرض سلام سے
کہدے کوئی نظام سے ہاے امیر وائے داغ
طوطی غم بیان ہوئین شاعر تفتہ جان ہوئین
بلبل نوحہ خوان ہوئین ہاے امیر وائے داغ
وہ جو ہمین ستا ئینگے ہم بھی دکن ہی مین جاکے
مرکے تو نام پائینگے ہاے امیر وائے داغ
ہاے مجھے ملال ہے رنج و الم کمال ہے
غم سے ہمارا یہ حال ہے ہاے امیر وائے داغ
بسکہ مرض تھا لا دوا مرنا تھا جو وہی ہوا
دابا اجل نے ٹینٹوا ہاے امیر وائے داغ

برا نہ مانو ہولی ہے - اور برا نہ مانو ہولی ہے

شدائی

کہتے ہین کہ داغ مرگئے الفت مین
بلبل تھے سخن مین تنگ مین زاغ بھی تھے
تھا رنگ قدیم سے ولا رنگ جدید
گلزار ارم بھی اپنی باغ ہی سے تھے
تھی انکی محبت مین بھری بو سے وفا
انگلینڈ مین اک ہنڈین آج بھی تو

لالہ زار

ش - ن - از مالوہ -

بے سر کا مرغا

ایک مرغ باز اور ایک مسخرا

دونون مین گفتگو ہورہی ہی - وہ گفتگو یہ ہے - مسخرا مرغباز سے کہتا ہی کہ میان تمنے بے سر کا مرغا بھی دیکھا ہی - مرغباز کہتا ہی کہ میان سوال کرنے سے بے سر کا مرغا ہوجاتا ہی

مسخرا کہتا ہی کہ واہ میان وا - بے سر کا مرغا تمنے کبھی لڑایا بھی ہی یا نہین - ہمنے کہا مسخرے سے کہ ہمتو بے سر کا مرغا اسکو ہی جانتے ہین کہ حلال کیا - گردن کٹ گئی - مرغا بے سر کا ہوگیا - مسخرا کہتا ہی یہ نئی طرح کا بے سر کا مرغا ہے کہ اسکے سر پر تاج الگ ہی - تخت پر الگ بیٹھا ہی - تخت کے پائے دو ایشیا مین ہین تو دو یورپ مین - دو تجھم مین ہین تو دو یورپ مین اُس نے کہا کہ بھائی ٹھیک بتاؤ کیون چکر دیتے ہو - ہمنے کہا اچھا سنو - فارسی مین مرغ کو خروس کہتے ہین - خ کو نکال ڈالو تو روس ہوا - ہوا بے سر کا مرغا یا نہین - مرغباز کہتا ہی واہ صاحب اب تک لڑ رہا ہی ابھی تک ہارا نہین ہی - ایسا بے سر کا مرغا ہی - اسقدر زبردست ہی - ابھی کمزور نہین ہوا ہی - کمزور ہوتا تو بھاگ جاتا مگر وہ ابھی تک ڈٹا ہوا ہی - ایسے بے سر کا مرغا ہوتا ہے میان آیا سمجھ کے - میان من - ہان صاحب ہان - واہ کیا کہنے آپکے اور آپ کے سوجھنے کے - کیا سوچا ہے آپ نے بھی سبحان اللہ - مرحبا جزاک اللہ

راقم لطیفہ باز

۵ محرم ۲۳

غزل مین لگا دی ہی ہولی کی دم

سماے خیالات رفعت مآب — شنیدن مین اشعار جدت مآب
مبدل قوافی رعایت مآب — غزل ہی دو چندان ظرافت مآب
زبان لکھنو ہی مع الفارسی — سخن سنجیان خوش فصاحت مآب
نہ طلب کی سمجھین تسخر ہو جسپر — بلاشک حیا حماقت مآب
چپے بدشگونی تر شوائے ہینگ — کفر اسلام سے ہی عداوت مآب
سیاہی زمو شیب و از روز رفت — جوان رنگ پیری حقیقت مآب
سناتے ہی غلطان کیا یار کو — بحتدید کی حال رقت مآب
حسب بدامین زبانی مخالف — بڑے ناث عد حب الخصت مآب
جہاندیدہ مین کچھ سمجھا کہا — کہ ہندی ہی یون سبا سدا قت مآب
غلط در غلط لو نہ ہفتا و ہشت — سخن باز بحتہ وراثت مآب
بہ تعریف معکوس بنواختند — کہ مشہور ہند است جنت مآب
کشش آب دانہ ہو گستہ دام — دوبارہ پہنچنے آسکے علت مآب
بہ وصل اندر سم بھیجو گئی کا ناچ — غضب ہی تیبان ولت مآب
پدر توہین خر کے مساوی بفہم — جو بھیا ہو سے کچھ لیاقت مآب
شکستہ نہ خواہد شدن پورٹ ہالی — نہ ادغام حکام نصفت مآب
جوڈیشل کمشنر بہادر اودھ — بدستور سابق عدالت مآب
چیت از اطفال کی ہے تلاش — ہوسے سرمنڈا کر حجامت مآب
گلی ڈنڈا بازی ز طفلان بہ پیر — ہمہ صورت قطع شرارت مآب

ضعف نظام دموی و معدہ ظاہر ہوگا یا کسی کا دماغ صور رتاً بیڈول ہو تو ذہن یا خیالات کی خوبی مین بلا ریب کمی نمایان ہوگی اس سے پیدا ہی کہ مختلف انواع و اقسام کے حسن کا مختلف اشخاص کے مذاق کے موافق ہونا ہی اعضا ہی کی افضلیت پر مبنی ہی یہان تک کہ معاملات حسن مین جو ایک دوسرے پر ترجیح دیجاتی ہی وہ بھی اسی پر منحصر معلوم ہوتی ہے اور قاعدہ کلیہ ہی کہ ہر فرد بشر کی جسمانی عظمت کا تصور اُس تھوڑی بہت یا پورے اثر سے قائم رہتا ہی جو حسن کے ہر درجے اور نیرنگی سے لوگون کے دلون پر مترتب ہوتا ہی یہی بات اصل اصول تحسین اور خیالات محبت کی بنا ہی پس اس سے ثابت ہوا کہ ان صفات کا ہونا یا نہ ہونا اور خوض کرنے کی لیاقت یا حسن کی نسبت رائے قائم کرنا اشخاص اور خاندانون مین نہایت درجہ ضروری اور اہم ہے - اور یہ امر صرف اسیطرح حاصل ہوتا ہی کہ بخوبی تحقیق یہان بنان کیجائے اور علیحدہ علیحدہ درجے مقرر کیے جائین - اسقدر انسانی معاملات پر اثر کرنیوالی کوئی بات نہین جسقدر یہ توزیع اور تقسیم حسن ہی جو ہم آگے چل کر بیان کرنے کا قصد رکھتے ہین - اب ہم اس غرض سے کہ کوئی شک باقی نہ رہے اور انسان کے فائدے سے متعلق اس بحث کا ضروری اور اہم ہونا ثابت ہوجائے کسی قدر زیادہ تصریح کے ساتھ اپنی کلیہ کا افادہ ابتدائی بیان کرتے ہین

قواے جسمانی کو دیکھئے - کہ عورات مین مردون کی بہ نسبت ورگ و پٹھے اعصاب کی پوری تکمیل ہی اسکی قد و قامت مین ایک لوچ چال ڈھال مین ایک بات پیدا ہوجاتی ہے اور وہ قوی بڑی بڑی اور عجب خیز تبدیلیان بآسانی قبول کرلیتے ہین تو اب دیکھو کہ اندازو رفتار سے ان سب حالتون کو جانچ لینے کی لیاقت

مرقع عبرت

لحد رہی نہ نشان مزار رہا
یہ نام نیک زمانے میں یادگار رہا

ایک دن ہمراہ احباب ان کے ہمراہ تھے
اتفاقاً سوئے گورستان ہوا میرا گذر

قبرین کچھ خستہ تھیں کچھ تھیں خاص کے ہی وقت کی
بے مرمت بعض تھیں کچھ تھیں شکستہ سر بسر

یا فاتحہ احبابون کے آیا تھا سبھی کا مشغلہ
یہ ہوا حسرت سے میں محو خیالات دگر

پوچھا احبابون سے میں نے ہے کس کی یہ قبر
مجھکو بتلاؤ جو تم میں سے کوئی واقف اگر

پر نہ تھی مجھکو یارون سے دیا اسکا جواب
کیونکہ وہ بھی مطلقاً حالت سے انکی بے خبر

سن کے یارون سے جواب حالت الجھن ہی تھی
اتفاقاً پڑ گئی میری نظر اک قبر پر

اسطرح پائین کی جانب سے تھی آدھی گر گئی
نصف دھڑ مردے کا صاف آتا تھا باہر سے نظر

استخوان بوسیدہ تھا کاسۂ سر چور چور
بے نشانون کی نشانی تھی یہ باقی خاک پر

رو چکا تھا خاک گل کر گزشت اک عرصہ ہوا
بیکسی روتی تھی حال زار انکا دیکھکر

شمع تربت تک نہ تھی جو اسپہ ہوتی اشک ریز
کون تھا جو گل چڑھاتا بیکسون کی قبر پر

دیکھکر یہ حال عبرت خیز مین نے یون کہا
اے عزیز کچھ تمھین ہے اپنی حالت کی خبر

پوچھتا ہون دو دہان گور سے مجھکو جواب
جو تمہارا حال اب ہے کیا یہی تھا پیشتر

کیون ہو چپ لب پر لگی ہے کسلئے مہر سکوت
بے حس و حرکت پڑے ہو اسطرح کیون خاک پر

کیا وہ عالم اس سے بہتر ہے کہ جس عالم میں ہو
کیا یہان کی سرزمین سے وہ زمین ہے خوب تر

کونسی شئے ایسی وان ہے جسمین دلچسپی ہے یہ
پھر کے وہ آتا نہین ہے جو کہ جاتا ہے ادھر

کیا یہان سے بڑھکے ہوتی ہے وہان فصل بہار
بلبلون کو کیا گمان ہوتا ہے گل کا خار پر

چہچہے جا بجا ہی تیان بہتی ہین دریا بھی وہان
کوہ ہین آتش فشان یا برف سے شاداب تر

ملک ہے وہ منقسم یا ہے یورپ یا پڑی ہے ہر رت
ہو زمین شاداب وان کی یا ہے اودھر سبز پر

کیسی ہے آب و ہوا موسم کا کیا ہے رنگ ڈھنگ
کیسی ہے پیداوار ہے غلہ وہان کس نرخ پر

بستیان کیسی ہین وان کی کیا ہے آبادی کا حال
عالم و فاضل بہا سے بین کہ جاہل ہے بیشتر

مدرسے کالج کھلے ہین یا کہ مکتب ہے کوئی
کیسی ہوتی ہے پڑھائی اور ہین کیسے ماسٹر

صنعت و حرفت کا کیا ہے حال کیسی ہے ٹریڈ
ہین درآمد اور برآمد پہ عمل کس قدر

کیسا ہے قانون وان کا ملکات کا کیا ہے حال
سلطنت شخصی ہے یا جمہور کی ہے راسے پر

فوج کے کیسے جوان ہین کیسے ہین آلات حرب
توپ اور بندوق رکھتے ہین کہ یا تیغ و تیر

ہے پولیس ایسی ہی وان کی سختیان ہے رعدل
بے گنہ کوئی تو بھجوا تے نہین وہ پھانس کر

ریل ہے بسکٹین ہین بجلی یا کہ ہین بیگ و نان
راہین سب آباد ہین یا رہزنون کا ہے خطر

ہے مسلمانون کا وان کیا حال ہین کس رنگ مین
خواب غفلت سے بھی چونکے یا ہین سوتے بیخبر

قوم مین لیڈر بھی ہے کوئی نئی تہذیب کا
جو پڑھلئے علم انکو اور سکھلائے ہنر

وضع انکی ہے مہذب کالر دکھلائی ہے
وحشیون کے یا لباس مین وہ آتے ہین نظر

پاس کچھ دولت بھی انکے ہے کہ سب قلاش ہین
فاقہ کرتے ہین کہ کھاتے ہین مزعفر تر بتر

ملک مین عزت بھی کچھ انکی ہے یا ہین سب ذلیل
اعلی عہدون پر بھی کوئی نامزد ہے نامور

تمپہ وان کیسی گذرتی ہے کہو کچھ اپنا حال
رنج مین ہو تے ہو صاحب یا کہ راحت مین بسر

سن کے یہ تقریر آئی اک صدا لے دردناک
ٹکڑے ٹکڑے جس صدا سے ہو گیا قلب و جگر

پوچھتا کیا ہے تو عاقل کیا بتائین ہم تجھے
تجھپہ کھل جائیگا خود ہی جب تو آئیگا ادھر

ایک ہی حالت مین رہتے ہین یہان شاہ و گدا
ہے یہان فقر و غنا دونون کا مسکن خاک پر

کام کچھ آتا نہین علم و ہنر اور ملک و مال
پوچھتا کوئی نہین تو ہے گدا یا تاجور

یان نظر آتے ہین وہ یاران ہمدم بے وفا
زندگی مین تھا بھروسا ہمکو جنکی ذات پر

مل گئی مٹی مین جو کچھ بھی تھی حرارت خون کی
اب نہ وہ آغوش مادر ہے نہ وہ مہر پدر

دم محبت کا وہان بھرتے تھے یان یہ حال ہے
رحم تک کھاتا نہین بھائی کسے بھائی حال پر

وہ سعادتمند بیٹے کام کچھ آتے نہین
جنکو الفت سے کہا کرتے تھے ہم لخت جگر

جنپہ دم دیتے تھے ہم وہ دم نظر آتا نہین
جسپہ بل کھاتے تھے وہ زلف چلیپا ہے کدھر

پھر گئین آنکھین جو تھین مہر و وفا کی تیلیان
مٹ گئے وہ دل جو تھے غرق محبت سر بسر

ہمکو جس طاقت پہ غرہ تھا وہ مٹی ہو گئی
تن غذا ہے خاک تھا وہ ہو گیا اسکی نظر

جس زمین پہ ہمارا حق تھا مالک ہم اسکے تھے
غیر کا نکلا جسے سمجھے تھے اپنا مال و زر

جسقدر رہتے تھے عبادت کی ریاضت بھی دکھانے کو
بہر شہرت تھی سخاوت بھی خدا کے نام پر

کام تھے جتنے ہمارے مکر کے پردے مین تھے
جھوٹی باتون پر قسم کھاتے تھے سچ ہم جانکر

علم دین حاصل کیا تھا ہم نے لیکن اسلیے
تاکہ قائم ہو ہمارا رعب جاہل قوم پر

دعوتین چکھتے تھے نذرانے لیا کرتے تھے ہم
یہ مآل علم تھا جسپہ ہماری تھی نظر

راہ بتلاتا تھا لیکن راہ گم کردہ تھا خود
خود تھا نابینا مگر اندھون کا بنتا راہبر

عمر بھر سمجھے کیا ہم کچھ نہین بالکل فریب
وائے غفلت اب کھلا ہے عمر عصیان بسر

کون سے سمجھے تھے کام جن سے ہو امید
ہم کہین کس منہ سے خالق سے ہو رحمت کی نظر

اف ہوا غفلت مین اپنا وقت سارا رائگان
زندگی دھوکے ہی دھوکے مین ہوئی ساری بسر

قابل نفرت تھی دنیا جسکے اسکا تھا عشق
جان دیتا تھا تھا خرسے مین اسکے نام پر

آخرت کو اک فسانہ موت کو سمجھا تھا خواب
وائے غفلت کچھ نہ تھی انجام پر میری نظر

مین سمجھتا تھا جنون کہتے ہین وہ ان کا سبز باغ
اور عذاب روز محشر کو سمجھتا تھا افواہی خبر

اک سرے سے روز محشر ہی کا مین قائل نہ تھا
لذت رحمت کجا کیسی جزائے خیر و شر

کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ہندوستان کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ ڈھلکا۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے بیلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش چشم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے اسلیئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیئے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے

راقم۔ ڈاکٹر ام۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے۔ اور دھند اور غبار۔ کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر بسنت لعل گھوش صاحب بہادر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پرنسپل میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھونکی بیماری سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ۔ تسلیم آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور کنجنکٹیوا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ ریاست و ملک نیپال

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا۔ زنک لوشن کاسٹک لوشن بورسک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا۔

راقم۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔

[illegible]

اس جھوٹ مین کیا سچ

جھوٹا ہمین بتاتے ہین سال نو یہ مین
کیونکر کہین کہ جھوٹ کا الزام جھوٹ ہے؟

وہ سچ کو بتائین اگر شام راست سچ
اور ہم بتائین شام کو گر شام جھوٹ ہے

وہ کہہ رہے ہین ہند مین تکلیف کچھ نہین
ہم کہہ رہے ہین ہند مین آرام جھوٹ ہے

آتی بھی ہو سکے تو نظر شکل ہند کی
یا پوچھا جو مین نے نام کہا نام جھوٹ ہے

پوچھا جو مین نے تیرا دوان روزون کا مدعا
سُننے لگا کہ سب یہ کلام جھوٹ ہے

انعام پاتے ہین جو بہا سے گریچ ہین
انعام اسے نہ سمجھو یہ سب انعام جھوٹ ہو

مفلس ہون گر یہ صدمۂ آلام مین اسیر
افلاس جھوٹ صدمۂ آلام جھوٹ ہے

تصویر مین ہے انکی اگر آم رس بھرا
یان شاخ مین نکاہی ہو گر آم جھوٹ ہو

اخبار جھوٹ جھوٹ ہو لکھنا سب جھوٹ
تحریر کیا کلام مین بھی عام جھوٹ ہے

بندہ خدا اور بیان ہو بیان بندۂ خدا
دین مسیح راست ہو اسلام جھوٹ ہے

[illegible]
مضمون ہند نقد کلام جھوٹ ہے

کہتے ہین وہ جو آتی کو اسنا مین صدق
کہتے ہین ہم جو آنکو کہ دام جھوٹ ہے

[illegible]
مجنون کا عشق عاشق ناکام جھوٹ ہو

سامان جا درست ہو دولت گوارنٹ
مختل غلط ہو افلاس و بدنام جھوٹ ہو

گو یا وہ گوسا باپ بھی اسکا جو سپیہ
[illegible] جھوٹ ہے

گردش کا اپنی گردش ایام ہے سبب
گو وہ کہین کہ گردش ایام جھوٹ ہے

ادبار جبکہ آگیا سب عیب آگئے
آغاز جھوٹ ہو نہ سر انجام جھوٹ ہے

الحق مرّ

بیان سب ہو جھوٹ ہی کی جفری ہنت ہند مین
سچ کہتے ہین جو جھوٹ ہون کہتے تو رو سیاہ

کیسے ہی ہم ہون آپ تو ہین ہم پہ حکمران
جھوٹے ہین ہم تو آپ ہین جھوٹون کے بادشاہ

[illegible]

بھوپال کی نئی تاریخ

بھوپال کی تاریخ مین ایک نیا واقعہ یہ ہو کہ باوجودیکہ
اسلامی ریاست ہو مگر کسی مصلحت سے سال قمری

شادی ایک بگلی سے کرلی ہو اب وہ کوٹھی کے اوپر کے کمرے مین مقید ہی ہو اور
سلامتی سے ایک اولاد ہوئی ہے وہ بھی مسلوب الحواس۔

یہ بھی نہ خیال کرنا چاہیے کہ دو نسلون مین میل ہونے یا شادی کرنے کے قواعد
اور احکام جسمانی و دماغی کے لحاظ سے قوائے انسانی کو علم و ہنر کے اسی کام مین
لانے کی ہدایات معلوم ہوجانا کوئی مشکل امر ہے۔

اس کتاب سے ظاہر ہوگا کہ اولاد پر حسن یا قبح ہی کا اثر نہین ہوتا بلکہ عجیب قاعدے
ایسے موجود مین جنسے معلوم ہوجاتا ہو کہ والدین کے اعضا کا اثر کیونکر اولاد کے
اعضا پر پہونچ جاتا ہو اور کس ترکیب سے وہ اپنے اپنے جواہر اولاد کو بخشتے مین۔

اسی طرح یہ بھی ظاہر ہوگا کہ قد و قامت اور مختلف اعضا کے تناسب پر
کسطرح انکے قوی کا ہونا منحصر ہو چاہیے ہمکو دو قومون سے شادی کرنے اور جسمانی
و نفسانی عوارض سے محفوظ رہنے اور اولاد کی ولدیت اور انکی رجحان طبیعت
کے مطابق تعلیم یا آپسمین لوگون کے باہمی برتاؤ مین گفتگو ہو مگر ان قواعد کی خوبی
بیان سے باہر ہے۔ ہم اپنے مختصر خیالات مصنف موصوف الصدر کا کلام لکھکر
ختم کرتے مین واقعی اب وہ وقت ہو کہ اپنے لیے وہ کام کرین جسکو اکثر نے اپنے
ساتھیون کیواسطے کامیابی کے ساتھ انجام دیا ہو اور فطرت کے اس قانون کی صحیح
اور دقیقہ سنجی کرین۔ یہ شریف کام ہمارے افکار کا مستحق ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ جسکی
فمایش خود فطرت ہمدردی اور قومی عطا کرکے ہمسے کرتی ہے۔

باب دوم

حیا و اخلاق سے متعلق بحث کی ضرورت

موقوف اور غیر مرد سے حمل تو سب سہاب چلے گا
ہندو داروں مین کھلبلی ہے کہین اسکا اثر نجو اہوں
پر نہ پڑے کسی ہندو دل شاعر نے لفظ حمل سے فائدہ
اٹھاکر کیا اچھوتا مضمون پیدا کیا ہو - قابل ملاحظہ ہے
لو عید و قمر عید کے بھی چاند ہوے ماند
سو بچ کا اب اسلام کے ملکو نہین کچھ ہو
یا آسمان کوئی جیسکو کوئی اب ذرا جیکہ دیکھو
آتا ہمین گر علم نجوم اور مسلسل ہے
بتاؤ کہ کیا ہوگا جو اسکا نتیجہ ہے
بھوپال مین تاریخ کی بیگم کو حمل ہے
راقم - الانسان ضاحک

مقدمۂ کھٹمل

بابو صاحب غلطی سے مچھلی کے ساتھ بھانگ کھا گئے
سمجھے کہ ولایتی مسالا ہی - عقل ہو گئی خبط - رات کو کھٹملوں
نے ستایا - آنکھ کھلی تو دیکھا کہ بستر پر بہت سے کھٹمل کبڈی
کھیل رہے ہین - بابو صاحب نے کہا تم سب مجرم ہو - بابو کا
خدا بابو - لیکن قانون ہم اپنے ہاتھ مین نہین لیا چاہتا
تم سب کو ایک مرتبہ کوتوالی مین دیگا - اُٹھ کر نے کہا کہ حضور
کھٹملوں کو کوتوالی تھانہ کی کون بات ہو گئی - بابو صاحب
سکہ مین بھانگ کی تماری ہی ہوئی تھی - دس پانچ
کھٹملوں کو پکڑ کر پڑیا مین لپیٹ - سیدھے کوتوالی - اور لگے
غل مچانے - کوتوال کوتوال - ہم خونی لوگ کو پکڑا لایا کوتوال
گھبرا گئے کیسے خونی دیکھتے ہین ایک بابو صاحب
ایک کاغذ کی پڑیا لیے کھڑے ہین -
کوتوال - خونی لوگ کہان ہین -
بابو - اس پیکٹ کا بھیتر انکو جکڑ دیا ہی -
کوتوال - پڑیا کے بھیتر خونی کسطرح ہو سکتا ہے -
بابو - ٹھیک جسطرح تم کوتوالی کے بھیتر ہے -
کوتوال - بابو تم کچھ احمق معلوم دیتا ہی -
بابو - ہم گریجویٹ ہو - لاٹ صاحب کا دفتر مین
تین کوڑی روپیہ ماہوار پاتا ہی - تم ہمکو احمق بناتا ہی
کوتوال - اچھا کیا کہتے ہو -
بابو نے پڑیا کھول دی - پانچ کھٹمل نکل پڑے -
بابو - کوتوال دیکھو یہ شالا لوگ ہمکو کھا گیا - ہمارا
دو تین اونس خون پی گیا - ہمارا آنکھ کھلا تو ہمکو دیکھ کر
شالا لوگ ادھر ادھر منھ کر کے ٹہلنے لگا - ہم جان گیا
یہ سب چوری سے ہمارا خون پیا ہی - ہم پکڑ لایا -
کوتوال - سمجھ گئے کہ بابو صاحب حواس مین نہین لیکن
آلودگی سمجھی کہا - اچھا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوگی
کھٹملوں کا جواب لیا جائیگا - ایک کانسٹبل کو سکھا دیا
کہ کھٹملوں کی طرف سے جواب دے - کانسٹبل صاحب
خود کھٹمل طینت تھے بہت چستی و چالاکی سے مستعد ہو گئے
کوتوال - کیوں کھٹملو تم نے بابو صاحب کو کیوں
تکلیف دی -
کھٹمل - تکلیف دینا تو کوئی جرم قانون نہین ہے
شریر لڑکے اپنے ماں باپ کو تکلیف دیتے ہین -

یہ تو معلوم ہو گیا ہو کہ خاصکر صورت ظاہری اور اسی کے مطابق قواے باطنی کی تکمیل سے حسن پیدا ہوتا ہو جسکے جوڑے یا بہت اور اک پر ازدواج باہمی اور ہماری نسل کی حالت منحصر ہے۔

یہ طریقہ حسن کے اسباب اصلیت یعنی نتائج جانچنے کا عورت - مرد دونون کیواسطے یکسان آمد ہے - مگر عورات کی صورت مین مخصوص تغیرات ہو جاتے ہین۔

اس کتاب مین صرف عورت ہی کی صورت سے بحث کیجائیگی کیا وجہ کہ مرد کی صورت کا حال تو لازمی مطابقت کی جہت سے اس ذکر مین خود ہی مشتمل رہیگا دوسرے اصل مقصود مردونکی توجہ کو اطرف منعطف کرنا ہی - اور صرف حاجت اس امر کی ہو کہ انتخاب معقول کے ذریعے ذاتی مسرت اور قومی ترقی حاصل ہو جو علت غائی اس تصنیف کی ہی۔

اس سے یہ نہ تصور کرنا چاہیے کہ ہماری رایوں مین مرد کی بہ نسبت عورت کی کم رعایت کیجائیگی نہین جو بات ایک کی خوشی کی ہو وہی دوسرے کی - اور چونکہ مرد کی صورت اور قوت کی اقسام کی وجہ سے اُسی قدر عورت مین بھی اقسام مخرج ہین لہذا اس کتاب کا یہ منشا نہین کہ عورت سے قطع نظر کیجاے یا خارج کر دیجاے بلکہ غرض یہ ہو کہ مرد کی تشخیص معقول ہو جاے - شادیون مین زیادہ موافقت ہو اور انکی اولاد پھلے پھولے۔

باینہمہ کوئی کتاب کیسی ہی اعلےٰ درجہ کی ہو اور کسی حد تک اس مطلب کو پورا کرتی ہو لیکن بعض حضرات فرماینگے کہ تصریح حسن عورات عریانی پر مبنی ہوگی اور اسکی مانع حیا ہو مگر برعکس اسکے ہم ثابت کرینگے کہ نہین وہی حیا بلکہ معاملات

شاعر لوگ شیخ جی کو تکلیف دیتے ہین ۔ بابو لوگ صاحب لوگون کو تکلیف دیتے ہین ۔ اس جگہ بابو صاحب چیخ اٹھے ۔ ہم کیا تکلیف صاحب لوگ کو دیتا ہو ۔ خالی ریفارم چاہتا ہو ۔ بیٹھیا مانگتا ہو ۔

راوی ۔ کھٹمل تو آپ مار سکتے نہین ۔ اور کوتوالی مین رپورٹ کرتے ہین ۔ تو پھر آپ کیا کرینگے ۔

بابو ۔ او خالی رعب کا واسطے ۔ آج ہمارا جب ہوتا تو یہ شالا لوگ ہمارا کھٹیا پر والی ہو نہ سکتا ۔

کھٹمل ۔ دیکھئے حضور بابو صاحب گالی دیتے ہین ۔ جب سرکار مین مقدمہ پیش ہو تو ان باتون کا کیا ذکر ۔

بابو ۔ دیکھو شالا لوگ بابو کا خون بھی پیتے ۔ اور کوتوالی مین عرضی دیتا ہے ۔ کیا موقع ہے ۔

کوتوال صاحب ۔ بابو صاحب آپ جو حملے دیتے رہین گے تو تحقیقات کیونکر ختم ہو گی ۔ بابو صاحب خاموش رہے ۔ ہان کھٹملو کیا کہتے ہو ۔ تو ہان حضور بات یہ ہی کہ تکلیف دینا تو جرم ہی نہین ۔ جب حضور کے سامنے معاملہ ہی تو ضابطہ کی کارروائی ہونی چاہئے آخر کون دفعہ تعزیرات ہند کی ہم پر لگائی جاتی ہی ۔

کوتوال صاحب ۔ (بابو سے مخاطب ہو کر) بتائیے کون دفعہ آپ قائم کرتے ہین ۔

بابو ۔ ہم ٹھیک ایک ملزم نے تین تین دفع کاٹا ہے پھر ملزم بہت ہم اتنا رہ دفعہ لگاتا ہی ۔

کھٹمل ۔ دیکھئے حضور ۔ بابو کیسے بیوقوف ہین دفعہ کا مطلب نہین سمجھتے ۔ ایسے بیوقوفون پر تو حضور کا بھی جی جلتا ہوگا کہ دانت تیز کرین ۔

کوتوال ۔ مسکرا کر ۔ خیر تم حد ادب مین رہو ۔ ہان بابو صاحب دفعہ سے مطلب ہی کون سی دفعہ ہے ۔ بابو صاحب لپک کر ایک اپنے دوست کو بلا لائے جنھون نے حال مین ال ال بی کی سند حاصل کی تھی ۔ اور آپ سے کہا کہ دفعہ قائم کر دیجئے ۔

وکیل صاحب ۔ کیون بابو جی ملزم آپ کی دھوتی مین تو نہین گھسے ۔

بابو ۔ او آپ ٹھیک بات بولا ۔ ہان ہان تین ملزم ایک دم سے ہمارا دھوتی مین گھسا تھا

وکیل صاحب ۔ تو مقدمہ صاف ہی ۔ جناب عالی ملزمون پر مخفی مداخلت بیجا بخانہ وقت شب بہ نیت ارتکاب جرم کی دفعہ قائم ہوئی ہی ۔

کوتوال صاحب وکیل صاحب کی ذہانت پر ہنس پڑے

کوتوال ۔ ملزمو جواب دو ۔ تم پر مخفی مداخلت بیجا بخانہ وقت شب بہ نیت ارتکاب جرم کی دفعہ لگائی گئی ۔ کھٹملون نے بھی تلاش شروع کی کہ کوئی وکیل ملجائے لیکن پنڈت صاحب ۔ بیرسٹر صاحب ۔ یہ صاحب وہ صاحب ۔ سب نے انکار کیا اور کہا کہ ایسے موذیون کی وکالت منظور نہین ہی ۔ مقدمہ بہت صاف ہے لیکن ایک مولوی صاحب نے وکالت قبول کر لی ۔ معاوضہ یہ ٹھہرا کہ انکو نہ کاٹینگے ۔

کوتوال ۔ مولوی صاحب آپ کیا جواب دیتے ہین

مولوی صاحب ۔ جناب عالی مداخلت بیجا

۱۹

فطرت حقیقت مصوری ۔ اور اخلاق متقاضی تصریح کے ہین ۔
ہمارے نزدیک خیالات حیا نفسانی بہ نسبت خلقی ہونے کے زیادہ بنوٹ اور تکلف یعنی تصنع اور آورد پر مشتمل ہین ۔
حیا مصنوعی حال پوشاک اقوام مختلفہ سے ظاہر ہی ۔ انکی بنا سرد ملکون سے پڑی جہان پوشاک لازمی ہی ۔ اور مقدار اور طرز پوشش مین کمی ہی کسی قدر داخل بیحیائی ہی ۔ مگر انکا قیام گرم اقالیم میں جہان پوشش غیر ممکن یا سیماب بر آتش ہے ۔
پس گرم ہی اقالیم مین صرف خلقی حیا ہو سکتی ہی ۔ میری رائے مین ان ملکون مین کوئی سیاح نہین جسکی تصنیفات سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ یہان بھی اسی قدر خلقی حیا ہی جسقدر سرد ممالک مین ہی ۔
ہزارون مین سے ایک مثال یہ ہی کہ برچل صاحب بشمین ہانٹاٹ کی نسبت لکھتے ہین کہ ان وحشیون مین اسی قدر شباب اور عصمت کی باعث لاج اور حیا ہی جسقدر زیادہ شائستہ اقوام مین ہوتی ہے
دوشیزہ بنگلی برہنگی مین بہت ہی کم کسر ہوتی ہی اتنی ہی لاج ونتی ہوتی ہی جتنی نہایت سخت اور محتاط تعلیم کے باعث ہو سکتی ہے
اقالیم معتدلہ میں تھوڑی یا قدر قلیل پوشش پہننے والیان مذبذب معلوم ہوتی ہین کہ کیا کرین مثل وحشیوں یا نصف وحشیون کی زیبائش آرائش کی خواہش کی بدولت گرم اقالیم والون کی طرح گودنا گودواتی اور جسم کو رنگتی ہین اور سرد ملکون والیون کی طرح پوشاک پہنتی ہین ۔ مگر اسمین لیاقت نہین رکھتی ہین کہ اسکی تمیز

نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد

ڈھلکایا کرتے تھے کسقدر اچھا کہتا ہون - اشعار مین سلسلے وسلسلے کا خیال نہین - ان باتون کا خیال جو کرتا ہو وہ کرے مجھے اسکی پروا نہین - میری قادر الکلامی کے سامنے سب ہیچ ہے - وہو ہذا -

کہتے ہین لوگ داغ کی صورت ۔ ایسی تھی جیسی زاغ کی صورت
نام گلزار داغ ہے جسکا ۔ وہ ہی اک اُجڑے باغ کی صورت
تم کہین دیکھی شربت دینا ۔ ہون سراپا ایاغ کی صورت
ہائے بے مغز ناریل کی طرح ۔ سر بسر ہے دماغ کی صورت
اٹھ گئے ہائے داغ دنیا سے ۔ غم سے کیا ہو فراغ کی صورت
داغ کے غم سے بزم ہستی مین ۔ جل رہا ہون چراغ کی صورت

چشم بد دور واہ کیا کہنا
مین نے دیکھی ہی داغ کی صورت

۱۹۰۵ء

راقم - ایک مقروض شاعر

لو کل علیہ المحرم الحرام

شہر مین دو دو عشرے اور ہولی کے جھگڑے تو ہو گئے -

مگر اس دفعہ شہر کے بعض محبان اہل بیت عشرے مین بازاری چہل پہل دیکھ کے ایسے ناخوش ہوے کہ ۲۶ - مارچ کو امامباڑہ اکرام اللہ خان مین مومنین نے جمع ہو کے طے کر دیا کہ عاشورہ اور چہلم کے دنون مین نخاس سے لیکر تال کٹورے کی کربلا تک کھیل تماشون کا مجمع نہ ہوا کرے - خیر صاحب ایک تو یونہین زمانہ مہلت کم دیتا تھا اب مذہبی شق ہی - دلی ماتم کے علاوہ یہ ظاہری عزاداری بھی نامناسب نہ ہوگی -

ایک نامہ نگار صاحب حسب ذیل تحریر بھیجتے ہین -

قابل توجہ میونسپلٹی

عجب نہین اس سے نئی روشنی والے کبھی نئے کلب گھر قائم ہونیکی خوشی مین اپنی اپنی جگہ دم ہلانے لگین کہ چلو مذہبی طریقہ سے مغز مارنے کا موقع ملے گا لہذا مناسب معلوم ہوتا ہی پہلے ان پوانو نسے پیچھا چھوڑایا جاے تا انکی عف عف مانع گفت و شنید نہو اور یار لوگ ؎

مغز از مضمون من بر داشتند
استخوان پیش سگان انداختند

کے پورے پورے مصداق بن سکین - کیا معنی ایک ایشیائی شاعر کا مقولہ ہے

شنیدہ ام کہ سگان در قلادہ می بندی
چرا بگردن حافظ نمی کنی رسنی

زمانہ حال کے خلط مبحث پس خوردہ حاشیے اور شرحین چھوڑ کے سیدھے سادے شعر کا مطلب یہان ذہن نشین

کرنا چاہیئے ہی کہ خوش قسمتی سے کوئی وہ بھی زمانہ آیا ہوگا جب کتے بہ اطاعت باندھے جاتے ہونگے - ورنہ شاعر ایسا آزاد منش بے فکرا یہ خواہش کیون کرنے لگا کہ اسکے گلے مین پٹہ ڈال کے گاڈ انک بنا دیا جاے لیکن آجکل کی اسکو خبر نہ تھی - ہمارے شہر مین کتون کا کیا ذکر - رات دن آدمی بھونکتے پھرتے اور گویا زبان حال سے پکار پکار کے کہ رہے ہین ؎

خواب مین بھی گھر سے ہم نکلے اگر
پیار سے کھاینگے سگان لکھنؤ

جدھر دیکھو بھون بھون پون پون کی صدائین آرہی ہین لینا لینا ہات دوت کا وہ شور وغل ہی کہ کان پڑی آواز سنائی نہین دیتی - خدا جانے کہان سے آوارہ لتی چھٹ پڑے ہین - ذرا چڑے اور انھون نے ٹنگڑی لی - لاکھ پوچھو بھائی یہ کسکے سگون مین ہین کچھ پتہ نہین - انکا کوئی وارث ہے نہ والی - زیادہ افسوس کی تو یہ بات ہی باینہمہ شور وشغب میونسپلٹی کے کانون پر جون تک نہین رینگتی - خدا جانے کس خواب خرگوش مین ہی - امید ہی بیدار مغز حکام ادھر توجہ فرماینگے تا کہ خلق اللہ کو آرام ملے - ورنہ خدا ہی نے کہا ہے کپتان طاعون صاحب بہادر کی فوج ظفر موج کے پنشن یافتہ سپاہی خان بہادر ٹیپو خان رسالدار میجر کی زیر کمان کسولی کی دوڑ لگانے پر مجبور ہونگے -

ایم - اے -

رسید زر

عالیجناب مہاراجہ پرتاپ نرائن سنگھ صاحب بہادر	۵ روپے
عالیجناب راجہ تصدق رسول خان صاحب بہادر	۵ روپے ۱۴
عالیجناب نواب مرزا قمر الدین حیدر صاحب عرف مرزا صاحب	
جناب شیر سنگھ صاحب -	۱۴
عالیجناب حاجی شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار -	۱۴
جناب دیر دمل صاحب -	۴
جناب حکیم محمد شریف صاحب آئی ڈاکٹر	۱۲
جناب چودھری رام کرشن صاحب -	۱۲

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھیل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے ایک روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس مین کوئی مضر کیمیاوی شی نہین ہے اسلئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلئے مین بلا شک یہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ بڑا ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر رام۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرا (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ (نام درج نہیں) عمر ۵۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکوں مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار۔ کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لعل بھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن سابق ڈیمانسٹریٹر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھونکی بیماری سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ۔ مین نے آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور گرینولر اور پتھلیا کی بیماریوں مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست و ملک نیپال۔

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند رہتا تھا۔ نمک لوشن کاسٹک لوشن بورسیک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا۔ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا۔

راقم۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔

ذکر خیر

یادش بخیر ابے کے اجل نے مٹا دیا
گو یا کہ داغ صفحۂ ہستی پہ داغ تھے
تھے باعث نشاط کبھی مونس صداع
بلبل تھے باغ گھر مین کہ باغ گھر مین باغ تھے
گھر انسے تھے ولایتی تنکی کی سیر ست
مخمور حسن کیفیت جام بادہ سے تھے
مجلس مین [illegible]
سینہ بھی [illegible]
[illegible]
ان تھے تو بیویون کے لیے [illegible]
باتون مین چوچلے تھے طبیعت مین شوخیان
رونقیان تھے نہ وہ عالی دماغ سے تھے
کسنے کہا کہ تھے وہ نئی روشنی کے لیمپ
وہ تو الہ دین کے طلسمی چراغ تھے

راقم - الانسان ضاحک

حکایات لقمان

ڈیر اڈیٹر -

مین آپ کے اخبار کیلئے ایک دوست کی فرمائش سے حکایات لقمان کی پہلی حکایت کا ترجمہ بھیجتا ہون اگر یہ اسنے اپنے اخبار گہر بار مین جگہ دیت تو مین آیندہ بھی بھیجتا رہونگا - اگرچہ حکایات لقمان غایت شہرت سے محتاج ترجمہ نہین مگر یہ نسخہ جس سے مین نے ترجمہ کیا ہے ایک خصوصیت رکھتا ہی - یہ حقیقت مین ایک ایسے فیلسوف زمن حکیم عصر کا مرتب کیا ہوا نسخہ ہی جسنے انیسوین صدی مین بغیر استاد انگریزی پڑھی تھی اور اس مشکل اور علمی زبان مین تبحر حاصل کرنے کی پہلے پہل عزت حاصل کی تھی - آپنے اپنی تعبیرات سے ان حکایات کو واقعی گنجینۂ حکمت بنا دیا ہی - اگرچہ کہین کہین خصوصیت سے خیالی اور غلبۂ فلسفیت کی وجہ سے دائرۂ مذہب سے قدم باہر بھی جا پڑا ہی مگر پھر بھی عالی خیالی اور بلند نظری دامن نہین چھوڑتی - قدم قدم پر فلسفیانہ غوطے ہین - فقرے فقرے پر گوہر شاہوار معانی نثار ہوتے ہین

آپ کے اخبار کو ان حکایتون سے ایک خصوصیت یہ بھی ہی کہ اکثر ان مین ظرافت کی چاشنی پائی جاتی ہے دوسرے اسی پردہ مین بعض پولیٹکل اہم معاملات کی گتھیان آپ کے سلیقۂ ظرافت سحر مدتون سلجھتی رہی ہین -

مین نے ترجمے مین ٹائیٹل پیج کی عبارت کا ترجمہ بھی شامل کر دیا ہی تاکہ بقیہ سنہ ترجمہ کرنیوالے چھاپنے والے تصحیح کرنیوالے سب کا حال معلوم ہو - اس خاص صورت مین یہ باتین

شما کیا جاتا ہی - خیر سردست اس سے بحث نہین کہ ان دونون قسمون کے معزز خاتون سے کون زیادہ روشن دماغ ہی مگر یقین یہ ہی کہ غلبہ رائے بڑی بوڑھیون ہی کی طرف ہوگا۔

اسطرح کی حیا اور شرم مین اسقدر تصنع کو دخل ہی کہ صرف مردون اور عورتون ہی مین نہین بلکہ اُن حیوانات سے متعلق پیدا ہو سکتی ہی جو انسان کے کام مین آتے رہتے ہین - اگر کسی کا جی چاہے گھوڑون - گایون - یا کتون کو کسیقدر پوشاک پہنانا شروع کردے - تو پھر تھوڑے ہی دنون کے بعد ان جانورون کا بغیر پاجامہ یا تہ بند باہر نکلنا بے انتہا بیحیائی کی حرکت معلوم ہوگی

اسی طرح جسکی نسبت پہلے کوئی گندہ خیال نتھا اب ہم بیحیائی اور گندگی کا نیا خیال پیدا کرسکتے ہین - اور جب ایک دفع قائم ہوگیا تو یہ عیب اسی قدر واقعی اور حقیقی ہوگیا جیسے کہ اور باتون مین ہماری توہمات مین ادنی چیزون کے پاک خیالات یا بالکل بے توجہی کی جگہ ایسے نجس اور گندہ خیالات اگر وہ کیسے ہی بیہودہ کیون نہون قائم ہونا اخلاق کو نہایت ضرر پہونچاتا ہی

پس مصنوعی جرائم جو اصلی سے کسی طرح کم نہین اسطرح سر زد ہوتے ہین کیونکہ جب اس قسم کی کوئی بات صواب مان لی گئی تو پھر اسکے خلاف مین عیب لازمی ہوگیا لیکن یہ خلاف بھی ہونا گو صرف اتفاقیہ یا شاذ ہی سہی لابدی ہوگیا اس غرض سے کہ نفس امارہ کو اشتعال ہو - عورات کے معاملے مین اس مصنوعی تکلفی حیا کے توڑنے سے وہ حظ حاصل ہوتا ہی جو ایسی ستر پوشی کی علت غائی ہی پس اسطرح تکلفی حیا پیدا ہوتی اسکے مقصد اور حظ بچپن سے ثابت ہوتا ہی - ناز و کرشمہ اُن اعضا کو بالعموم

خالی از دلچسپی نہین ۔ والسلام

راقم

ترجمان الدولہ مترجم الملک عفی اللہ عنہ

حکایات لقمان

[عبارت ٹائٹل پیج ۔ حکایتین جنمین عبرت بھری ہوئی ہی اور جو انسانی طور طریق اور انسانی خصوصیت مزاجی کو اچھی طرح بیان کرتی ہین اور جو لقمان حکیم یونانی کی طرف منسوب ہین ۔

یہ حکایتین کلیلہ دمنہ کی روش پر جوالون اور اُسی قبیل کی دوسری چیزون سے مروی ہین تفاوت صرف اسقدر ہی کہ کلیلہ دمنہ کی روایتین جواہرات کی لڑیون کی طرح منظوم اور متسلسل ہین اور یہ حکایتین بکھرے ہوے موتیون کی طرح منثور اور منفصل ہین

ان حکایتون کو مولوی عبدالرحیم نے زبان انگریزی سے فارسی مین ترجمہ کیا سنہ ۱۸۲۰ء مین مطبع ایڈوکیشن مین حسب الحکم صاحبان عالیشان کمپنی قالب طبع مین در آئین ۔ غلام مخدوم اور عجیب احمد نے انکی تصحیح کی ۔]

پہلی کہانی

چالاک مرغے اور چمکیلے جوہر (یا موتی) کی

نقل ہو کہ ایک جوان چالاک مرغا دو تین مرغیون کے ساتھ، جو کہ اُسکی معشوقہ دلنواز تھین ۔ ایک گوبر کے ڈھیر کو اپنے پنجون سے کرید رہا تھا ۔ اس غرض سے کہ کوئی اس قسم کی چیز نکلے کہ ان مرغیون کے پیشکش کے لائق ہو، یکایک اُس گوبر کے ڈھیر سے ایک بیش قیمت جوہر (موتی) نکل آیا، اور اسوجہ سے کہ وہ چمکیلا جوہر بڑی چمک دمک کیساتھ چمک رہا تھا اُسنے اتنا تو ضرور سمجھا کہ کوئی قیمتی اور گرانبہا پتھر ہی ۔ لیکن چونکہ نہین جانتا تھا کہ کس مصرف مین لائے، یا اسکا طریقہ استعمال کیا ہی، چاہا کہ اپنی جہل و نادانی کو اہانت آمیز ہنسی سے ظاہر کرے، یا چھپالے، لہذا جسطرح عقلمندی ظاہر کرنیوالے بیوقوفون کی عادت ہے نہایت خودنمائی کے ساتھ، غرور کے بازوون کو بلند کرکے نخوت کے سر کو جنبش دیکر اور ٹیڑھی چونچ کو اٹھاکر اپنی نادانی کے چھپانے کو اُس جوہر سے اسطرح مخاطب ہوا ۔

اگرچہ مین خوب جانتا ہون کہ تو کوئی چمکیلا بیش قیمت جوہر اور چمک دمک رکھنے والا بیش بہا پتھر ہی ۔ لیکن نہین جانتا کہ یہان میرے پاس تو کوئی مصرف یا کسی قسم کا اعتبار رکھتا ہو ۔ میرا مذاق اس سے کہین رفیع ہی کہ تجھ جیسی چیزون کے آگے سر ہمت جھکاؤن ۔ میرے نزدیک تو

سمالی لینڈ کو گوشِ خر سمجھ کے چھوڑا

اٹلی انگلینڈ سے - آؤ ٹھنڈے ٹھنڈے گھر چلیں

اور وا ہمہ ایک فرض کردہ محبوبہ مین اُن تمام خوبیون کو مبالغہ کرکے ایک جا جمع
کردیتا ہی جو تمام جنس مین ہوسکتی ہین۔ پھر بمصداق ۔ع

ہرچہ پیدا می شود از دور پندارم توئی

جسپر پہلی نظر پڑی اور اُن خیالی خوبیون کا ایک بھی نشان ہوا بس وہ فوراً
مشغول اور بار آور ساحر خیال کی بدولت سب اُسمین لاکر سج دیتا ہے۔
اسوجہ سی فوراً محبوبہ کا عشق مغلوب کرلیتا ہی مگر یکجائی میسر ہوتی ہی سرد مہری
ہوجاتی ہی۔ کیونکہ اصل مطلوبہ مین تو وہ خوبیان تھین نہین بلکہ وہ تو عاشق کی
گرمئ تخیل نے جھوٹا تصور اسکی جانب سے قائم کرکے موہ لیا تھا بس جب
مغالطے کی قلعی کھل گئی تو معلوم ہوا۔ اُسوقت سب عشق کافور ہوگیا اور اُسپر
طرہ یہ کہ جسقدر نا امیدی ہوئی اسی قدر لازمی طور سے معاً عشق کی جگہ تنفر
جاگزین ہوگیا۔

پس اسطرح سے جن شادیون کو اکثر محبت کے عقد کہتے ہین شاذ و نادر
ہی باعشرت ہوتی ہین۔

جس جنون کی تصریح ان دو حکیمون نے کی ہی اُسکا موثر علاج منصفانہ رائے
اور مذاق سلیم پیدا ہونے سے بڑھکر کوئی نہین جسکی وجہ سے خود بخود ذلیل و
کمینہ لوگون سے قرابت کا باب مسدود ہوجاتا ہے۔

شائستگی کا سب سے اعلیٰ معیار سنگ تراشی اور مصوری ہی پتھر کے
اصنام ہون یا قلمی تصویرین مگر اس فن کی اعانت امور متذکرہ صدر کے ٹھیک برتاؤ
سے ہوسکتی ہی۔ اور واقعی یہ ہی کہ ایسی ہی اعانت و استمداد کی وہ محتاج بھی ہے

(۲) — اودھ پنچ مطبوعہ ۱۳- اپریل ۱۹۰۵ء — جلد بست و نہم نمبر ۱۵

شعر — لکھتا ہون مگر ملتی نہین کوئی کوڑی کوئی
لے روپے کی تھیلیان آتی نہین دوڑی کوئی
اور نہین ملتی حویلی جیکلی اور چوڑی کوئی

بالی تھی مین نے ایک جو کتیا چھپلی گئی
مشہور یہ غلط ہے کہ فضا چھپلی گئی

راقم نکتہ چین

تماشے کی مکھی

روز مین چار پیا کرتا ہون اور روز ہی مکھی سے بچا رہتا ہون مگر آج کمبخت مکھی گر ہی پڑی میں نے اپنی کوشش سے جہان تک ہوسکا بڑی حفاظت سے مکھی کو نکالا بسطرح پولیس کے نوجوان خودکشی کرنے والون اور ملاح ڈوبنون کو نکالتے ہین جب وہ نکل آئی اور دھوپ مین سوکھ کر تیار ہوئی تو مین نے کہا کہ آپ گرین کیون تھین بعد دھیمی آواز نکالکے کہنے لگین۔ کیا بیان کرون۔ مین نے کہا آپ کچھ تو کہین۔ کہنے لگین مین بنگالے کی رہنے والی ہون۔ میرے میان کو پہلے کچھ بھی نہین آتا تھا۔ میری تاکید سے کچھ دنون بعد انگریزی اُردو لکھنا پڑھنا آگیا۔ وہ پڑھنا اس بلا کا ہوا کہ شراب۔ سیندھی۔ تاڑی۔ بھنگ سب فن مین اُستاد ہوگئے۔ اسپر بھی مین نے ہرگز کوئی کچھ نہ بولی۔ مگر وہ تھے ایسے بیغیرت کہ اس سے بھی پوری نہ پڑی۔ موقع دیکھکر مجھکو مار بھی بیٹھتے تھے۔ غرضکہ سب کچھ کر ڈالا۔ اب اخیر کو یہ ہوا کہ ایک کالی میم کو اپنے ساتھ لانے لگے۔ تو مین شروع شروع مین بہت خوش ہوئی کہ مفت کی ایک سہیلی ملی۔ انگریزی وہ سکھاتی۔ سینا پرونا وہ سکھاتی۔ [illegible] وہ سکھاتی [illegible] وہ سکھاتی غرض سہیلی کی سہیلی تھی استانی کی استانی۔ [illegible] آخر کو ایک نیا گل کھلا۔ ہمارے بنگالی بابو بھی اور [illegible] کچھ اور ہی باتین کرنے لگے۔ تو مجھ سے اتنا نہ رہا گیا [illegible] کہا کیون صاحب یہ کیا بات ہی۔ [illegible] گھر مین نہ آنے دو۔ روز مین کہتی مگر انکو کب اثر ہوتا [illegible] کیا ہوا کہ دونون سو رہے تھے۔ مین نے جو دیکھا تو مارے غصے کے برا حال ہوا۔ اُسی غصے مین دروازہ کھول [illegible] چلی گئی وہ جو کالی بلا جیتی تھی وہ تو مجھکو دیکھ جاگ گئی اور وہ جہان شرابی پڑے رہتے تھے پھر جو مین نے دو دو ہاتھ رسید کیے مین تو میان اپنا کولہ سہلاتے رہ گئے اور مین اپنا جیا لیکر مین ڈوبنے کے قصد سے دریا کی طرف چلی۔ ابھی کالی گھاٹ پہونچ نہ پائی تھی کہ وہ کالی میم پیچھے سے آ پہونچی اور کچھ ایسے دو منتر پڑھکر پھونکے کہ مین مکھی ہوگئی جب سے میرا یہ حال ہوگیا ہی۔ کہ چاے دیکھون نہ پانی دیکھون نہ دودھ دیکھون۔ نہ روشنائی دیکھون بس فوراً گر پڑتی ہون جب تک زندگی ہی یہی حال میرا رہے گا بنگالن سے مین مکھی ہوگئی ہون اور مرتے دم تک اسی بھیس مین رہونگی۔ دیکھیے خدا اس عذاب سے کب نجات دیتا ہے [illegible] مکھی تو پھر سے اُڑ گئی۔ مین نے چاے کی پیالی خالی کرکے یہ سطرین لکھ ڈالین۔

والسلام
راقم مکھی نویس

تعلیمی کانفرنس کے متعلق چہ میگوئیان

ایک روز سر شام طبیعت جو گھبرائی تو کمپنی باغ کی راہ لی کمپنی باغ مین اسوقت عجیب بہار کا عالم تھا۔ پھولون کے تختے کھلے ہوئے۔ فوارہ چھٹتا ہوا۔ بندہ بھی ایک تپائی پر بیٹھ گیا اور خدا کی قدرت پر غور کرنے لگا۔ اتنے مین دو صاحب اور تشریف لائے اور قریب کی تپائی پر بیٹھ گئے ایک صاحب پرانی وضع کے مسلمان معلوم ہوتے تھے ٹخنون سے اونچا غرارہ دار پاجامہ پہنے۔ چوگوشیہ ٹوپی

دیے ہوے۔ دوسرے صاحب ٹرکی ٹوپی دیے کوٹ پتلون پہنے ہوے ان دونون بزرگوارون مین ذیل کی گفتگو شروع ہوگئی۔

ٹرکی ٹوپی والے صاحب۔ السلام علیک

غرارہ دار پائجامہ والے صاحب۔ علیک السلام

ٹرکی ٹوپی۔ آپکے چہرہ کے کہانسے تشریف لا رہے ہین۔

غرارہ دار الخ ... میرا وطن ہو دو تین ماہ سے لکھنؤ مین قیام ہے

ٹرکی ٹوپی۔ کس غرض سے۔

غرارہ دار۔ تعلیمی کانفرنس مین شریک ہونے آیا تھا۔

ٹرکی ٹوپی۔ ماشاءاللہ آپ عجیب قوم نکلے

غرارہ دار۔ ابی عجیب قوم کیا۔ مین کانفرنس مین شریک تو ہوا مگر کچھ لطف نہ آیا۔ بعض باتین مجھے گدھرو والونکے اس جلسے مین شریک ہونے کا موقع ملا لیکن بہت سی باتین سمجھ مین نہین آئین۔ دیہاتی آدمی ہون۔ بیشک لکھنؤ مین دو تین مہینے رہنے سے کچھ واقفیت ہوگئی

ٹرکی ٹوپی۔ واللہ دانش کی ایک ہی ہو۔ آپ تو چھپے رستم معلوم ہوتے ہین۔ اچھا جو باتین آپ کانفرنس کے متعلق نہین سمجھے مجھ سے پوچھیے۔ مین بتا دونگا۔ سیری تو عمر انھین حب الوطنی کی کاروائیون مین گذر گئی

غرارہ دار۔ بندہ نواز۔ پہلی بات تو یہ میری سمجھ مین نہین آئی کہ اعلان جو کانفرنس کے انعقاد کی نسبت شہر مین چسپان ہوے تھے انمین جلی حرفون سے لکھا تھا کہ کانفرنس کا اجلاس کیننگ کالج ہال مین ہوگا۔ مگر ہوا قیصر باغ کی بارہ دری مین۔ این چہ معنی دارد۔ پھر لارڈ کرزن کہتے ہین کہ ہندوستانی جھوٹ بولتے ہین تو بنگالی اچھل اچھل جاتے ہین۔

ٹرکی ٹوپی۔ واہ حضرت واہ۔ آپکی سمجھ کے قربان۔ ابھی آپ سیدھے ہین تو آپ کو یہ معلوم نہین کہ قومی معاملات مین کس قسم کی مدبری سے کام لیا جاتا ہے۔

غرارہ دار۔ بھلا اس اعلان کے چسپان کرنے مین کیا شان مدبری تھی۔

ٹرکی ٹوپی۔ سنئے مدبری یہ تھی۔ آپ جانتے ہین کہ سرسید احمد خان مرحوم نے انگریزی تعلیم والون کو کوئی سبق دیا ہو تو وہ یہ ہو کہ دل مین کچھ ہو زبان پر کچھ ہو۔ چونکہ نواب محسن الملک سرسید کی جانشینی کا دعوی رکھتے ہین لہٰذا وہ اپنا فرض سمجھتے ہین کہ چھوٹی سی چھوٹی بات مین اپنے مرحوم لیڈر کی پیروی کرین۔ انکے دل مین تو ضرور تھا کہ کانفرنس کا اجلاس بارہ دری مین ہو مگر محض مدبری کے واسطے انھون نے اعلان مین شرق و غرب کا فرق مناسب سمجھا

کیون سکندرنامہ آپ نے پڑھا ہو کہ نہین۔ نظامی کیا کہتا ہو۔ ؎

سکندر کہ با شرقیان حرب داشت
در خیمہ گویند بر غرب داشت

یہ سکندر کی مدبری کی تعریف ہو۔

غرارہ دار۔ خیر یہ مدبری تو سمجھ مین آگئی۔ اب یہ فرمایئے کہ بارہ دری کے گرد گھوڑدوڑ کی ایسی جھنڈیان کیون لگائی گئی تھین۔

ٹرکی ٹوپی۔ بندہ نواز آپ کو اللہ میان نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہو۔ یہ معمولی باتین آپ کی سمجھ مین نہین آتین جھنڈیان ایسے لگائی گئی تھین کہ لوگ متوجہ ہون۔ اور یہ کوئی نئی بات نہین ہو آپ نے سرکس مین تھیٹر مین نیلام مین دیکھا ہے کہ نہین جھنڈیان لگائی جاتی ہین۔

غرارہ دار۔ بیشک اگر لوگون کو متوجہ کرانا تھا تو بارہ دری کے گرد بندر اور بھالو کے ناچ کا انتظام بھی کرنا ہوتا تب تو لوگون کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جاتے ہین۔

ٹرکی ٹوپی۔ آپ کو معلوم ہو کہ نواب محسن الملک اس انتظام سے غافل رہے۔ آخر انھون نے اتنی عمر یون ہی ختم کی ہو

غرارہ دار۔ غافل نہین رہے تو پھر بندر اور بھالو کا ناچ کیون نہین ہوا۔ ہمنے تو دیکھا نہین۔

ٹرکی ٹوپی۔ ناچ نہ ہونے کی یہ وجہ تھی کہ بندر والے

۲۵

کیونکہ ہمارے سیاست مُدن کی عنایت یہ ہو کہ مالکان اراضی کو بہت کچھ اختیارات ملینی اور چند ہی آدمیون کے پاس دولت و ثروت مجتمع ہے۔ اسوجہ سی مصوری نہایت افلاس کی حالت مین ہو۔

ہان یہ مجھکو معلوم ہو کہ عوام الناس مصورون کا اور کچھ خیال ہو۔ چند امیر لوگ رکھ لیتے ہین۔ وہ بجنسہ مثل اُس کتی کی ہوتی ہین جو سوا لقمہ دینے والے ہاتھ کے اور کسی کو نہین دیکھتا لیکن امرا کم ہین اور انکے ایوان تصویرون سے آراستہ ہو چکے ہین۔

اب بغیر اسکے مصوری کے استمداد نہین ہو سکتی کہ دولت دھڑلے سے صرف کیجائے اور اُسوقت تک بھی یہ نہین ممکن ہو جبتک سلطنت مین اشیاے دستکاری پر بھاری بھاری ٹکس نہ اُٹھادیے جائین۔ اب مصوری کی نسبت چند اعتراضات کا جواب دیکر دو چار بھلے مصورون کی خدمت مین یونانی مصوری کی بابت عرض کیے جاتی ہین جو ایک ماہوار رسالے مین چند سال ہوے کہ لکھے گئے تھے

یہ تو مسلم ہو کہ یونانی و یوبانی کے قصص نے مصوری پر بہت کچھ اثر ڈالا ہو مگر ہمکو نہ معلوم ہوا کہ آیا بناے مصوری اسی کی وجہ سے پڑی ہو۔ اور نہ کبھی اُن طریقون کی تصریح ہوئی ہو جنکے مطابق اس فن پر اثر پڑتا ہو۔

ہماری راے ہو کہ انسان مین مذہب اُسی قدر خلقی اور سرشتی ہو جسقدر اُسکا ضعف اور مجبوری۔ کوئی طریقہ مذہب کا کیسا ہی بیہودہ کیون نہو ایسا نہین جس سے اسکو تسکین و تسلی نہ حاصل ہوتی ہو۔ اعلے درجہ کے بہتر مذاہب امور حق پر مبنی ہین اور اُسی حق کی عظمت و خوبی اور ظاہری شریعت کی سادگی اور نفاست تقدس اور اپنے مخصوص نشانات کی قوت و مناسبت۔ اور انسان کے جذبات دینی کے

اور بھا ہوا لے مدار ی سب کانفرنس کے ڈیلیگیٹ ہو گئے تھے - یہ وجہ تھی ورنہ صنوبر لچ ہوتا

غرارہ دار - اچھا یہ تو بتلایئے کہ بارہ دری کے اندر کاغذ کے پھول اور کاغذ کی بیلین تو شدت کے ساتھ آرائش کیلئے استعمال کی گئی تھین مگر ایک تازہ پھول کا گلدستہ بار ہمین نظر آتا تھا جس سے دماغ کو فرحت یا دل کو تازگی ہوتی -

ٹرکی ٹوپی - یہ بھی مصلحت سے خالی نہ تھا - کاغذی پھول زبان حال سے پکار پکار کر کہتے تھے کہ جیسے ہم مین باوجود رنگینی اور خوشنمائی کے بو نہین ہے ویسے ہی علی گڑھ والون مین باوجود خوشنما پوشاکون اور رنگین تقریرون کے بوے صفا نہین ہے -

غرارہ دار - یہ عقدہ مجھپر نہ کھلا کہ بارہ دری کی چھت کے قریب دو سیان تان کر سلطنت برطانیہ کے فوجی نشانون کے پھریرے کیون لٹکائے گئے تھے - اس سامان رزم کو بزم کو کیا تعلق - مین نے ایک صاحب سے کانفرنس مین پوچھا کہ یہ کیا بلا ہے - انھون نے کہا آپ نے حمام مین لنگیان لٹکی ہوئی نہین دیکھی ہین -

ٹرکی ٹوپی - یہ تو مذاق تھا - اصل یہ ہے کہ یہ سلطنت برطانیہ کے پھریرے نہ تھے - یہ اسلامی وفاداری کی جھلجھلین تھین -

غرارہ دار - یہ تو سمجھی - یہ پلیٹ فارم کے اوپر زرین شامیانہ کیون نصب کیا گیا تھا - پہلے روز کانفرنس مین جو گیا اور یکایک شامیانہ پہ نظر پڑی تو مجھکو کچھ اور شک ہوا کہنے ہو سنہ الم ہوتا ہے۔

ٹرکی ٹوپی - ناسد تمہین قسم خدا کی کہو تو کیا سمجھے -

غرارہ دار - آپ کے فرق مبارک کی قسم - مین نے جو دیکھا کہ پلیٹ فارم پہ سفید چادر پڑی ہوئی ہے اور اسکا اوپر زری شامیانہ لگا ہوا ہو تو مجھکو فوراً یہ خیال گزرا کہ کسی بیگم کا جنازہ ہے لوگ نماز جنازہ کے لیے جمع ہوے ہین -

ٹرکی ٹوپی - تو آپ پلیٹ فارم کو تابوت سمجھے -

غرارہ دار - واللہ تابوت سمجھا

ٹرکی ٹوپی - اور یہ انگریز وغیرہ بھی دو چار تھے لہذا انکو نماز جنازہ سے کیا سروکار -

غرارہ دار - حضرت مین یہ سمجھا کہ سول سرجن وغیرہ حکام ضلع کے آئے ہین - اس امر کی تفتیش کے لیے کہ خدانخواستہ طاعون سے تو یہ موت نہین ہوئی -

ٹرکی ٹوپی - بہت خوب سمجھے - تمنے بھی کانفرنس کا جنازہ ہی نکال دیا تھا - تمہین مولوی مہدی علی کو تمہارے اس خیال کی خبر پہونچ جاتی تو ماتمی بناکے کانفرنس سے نکال دیتے

غرارہ دار - یہ مولوی مہدی علی کون بزرگوار ہین -

ٹرکی ٹوپی - ہزی جنکو لوگ ابتک محسن الملک کہے جاتے ہین اور تواتر مین بھی محسن الملک کہتا ہون -

غرارہ دار - یہ محسن الملک کی خطاب مین ملک سے مراد ملک حیدرآباد ہے کیونکہ حیدرآباد پر انکے بڑے بڑے احسان ہین -

ٹرکی ٹوپی - کیون حضرت - آپ دیہاتی ہین - آپ تو بڑے پتہ کی باتین کہتے ہین

غرارہ دار - واللہ آپ کیا سمجھتے ہین - مین تو مولوی مہدی علی کو پہچانتا بھی نہین

ٹرکی ٹوپی - آپ کانفرنس گئے اور آپنے مولوی مہدی علی معروف بہ محسن الملک کو نہین دیکھا -

غرارہ دار - مین نے دیکھا ایک بزرگ منقش ترکی ٹوپی دیے سفید داڑھی سینے پر جاروب کشی کرتی تھی

ٹرکی ٹوپی - وہی نواب محسن الملک بہادر تھے سفید داڑھی والے -

غرارہ دار - سفید داڑھی کے متعلق مجھے اسوقت ایک مصرعہ یاد آیا - ذوق مرحوم شاعر ہو ایک دلی کے شاعر تھے - انکا مصرعہ ہے - ع

اس تنگ چاندنی پہ نہ کر نا گمان صبح

ٹرکی ٹوپی - ہین آپ تو حضرت دیکھیے آپکا سایہ اور نام لکھکر مین البشیر کو بھیجے دیتا ہون -

غرارہ دار - ایک صاحب اور تھے مگر گریٹ اچھے پہنے تھے

ترکی ٹوپی - ارے غضب خدا کا وہ راجہ محمود آباد تھے وہ تو بڑے قوم کے پیارے ہیں - جبتک انکا دم جہان میں باقی ہے علیگڈھ میں کوئی مفلس نہیں رہ سکتا - انھوں نے پینتیس ہزار روپیہ علی گڈھ کالج کو دیا ہے - اور لائق آدمی ہیں

غرارہ دار - انگریزی بھی جانتے ہیں -

ترکی ٹوپی - آپ نے دیکھا نہیں تھا کہ انھوں نے اپنی انگریزی تحریر کیا ہندوستانی لہجہ سے پڑھی تھی -

غرارہ دار - بس معلوم ہوتا تھا کہ خیر طرح پڑھ رہے ہین

ترکی ٹوپی - آپ وہی پرانے خیالات کے آدمی مشاعرون کا تلازمہ لے آئے -

غرارہ دار - وہ کون صاحب تھے جو بڑی شان سے عینک لگائے دخل در معقولات دیتے پھر رہے تھے -

ترکی ٹوپی - دبلے سے -

غرارہ دار - دبلے سے ایک نہ کہی - کوئی اونچا سنتا ہے آپ اونچا دیکھتے ہین - دبلے سے نہیں وہ مرد آدمی

ترکی ٹوپی - بس بس سمجھ گیا - وہ راجہ نوشاد علی خان تھے - وہ صاحب بڑے مدبر ہین - جب قوم کے مناسب سانچے مین ڈھلے ہوئے ہین -

غرارہ دار - اچھا یہ نہ معلوم ہوا وہ کون صاحب تھے بڑے بڑے داڑھی رکھے ہوئے - وہ بھی کانفرنس کے رکن معلوم ہوتے تھے

ترکی ٹوپی - کچھ اور پتا بتائیے اس وضع کے لوگ تو وہان بہت تھے -

غرارہ دار - اجی حضرت وہی - جو کئی مرتبہ بارہ دری کے ایک گوشے سے نکلے اور کچھ زیر لب کہکے خاموش ہو بیٹھے

ترکی ٹوپی - سمجھا سمجھا - آپ کا مطلب نواب وقار الملک بہادر سے ہے - یہ بزرگوار حیدرآباد مین وقار قائم کرکے آئے ہین

غرارہ دار - اخاہ نواب وقار الملک یہی تھے - اچھا وہ حضرت کون تھے - بات بات پر دانت نکالتے تھے جنکا چرچا روز لکھنؤ ہوتا تھا -

ترکی ٹوپی - یہ ڈاکٹر نذیر احمد تھے -

غرارہ دار - یہ ڈاکٹر نذیر احمد تھے - سبحان اللہ انھون نے لکھنؤ کے عالمون کے پرخچے اڑا دئے

ترکی ٹوپی - کبھی تو مولوی عبد الحلیم شرر یا نسے جھالا اٹھے

غرارہ دار - مولوی عبد الحلیم شرر کیون خبر گوار ہین -

ترکی ٹوپی - اور وہی بہادر داڑھی کے ایک گوشہ مین گربہ مسکین کی طرح بیٹھے ہوئے تھے اور وہین وقت مسائل طب پر بھی گلفشانی کرنے اٹھے تھے -

غرارہ دار - اجی یہ نادرست -

ترکی ٹوپی - جی ہان نادرست صاحب

غرارہ دار - جو مسائل طب سے انکے کیا مطلب -

ترکی ٹوپی - مطلب یہ تھا کہ خواہ تنہا شاعر اندک طبیم

غرارہ دار - یہ تو ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی عطار کسی تفسیر ناول کے ورق مین گل بنفشہ کی پڑیا باندھ دے -

ترکی ٹوپی - اچھا یہ تو بتائیے صاحبزادہ آفتاب احمد خان کی تقریرین آپ کو پسند آئین -

غرارہ دار - کیا کہنا - انکی تقریر سے تو انکی صورت اچھی تھی - جس وقت صاحبزادہ مذکور کی بڑی بڑی آنکھین و بھولا بھولا مکھڑا یاد آتا ہے - دل پر سانپ سا لوٹ جاتا ہے -

ترکی ٹوپی - اور مولوی نذیر احمد کی شکل نہیں یاد آتی ہے

غرارہ دار - یہ تو آپ نے بتایا نہیں کہ مولوی نذیر احمد سے اور علمائے لکھنؤ سے کیون چل گئی

ترکی ٹوپی - اجی یہ ایک راز ہے جو آجتک کسی کو معلوم نہین صرف مجھکو اور نواب محسن الملک کو معلوم ہے -

غرارہ دار - راز کیا ہے - سب کو معلوم ہے کہ لکھنؤ کے مولویون نے علیگڈھ کالج کے خلاف فتویٰ دیا - اس سے بگڑ گئے -

ترکی ٹوپی - فتویٰ دیا - بیشک یہ تو سب جانتے ہین مگر کیون فتویٰ دیا - یہ تو کوئی نہین جانتا -

غرارہ دار - بیشک یہ تو معلوم نہین -

ترکی ٹوپی - پھر کیا آپ کہتے ہین کہ مجھکو سب معلوم ہے -

غرارہ دار - معاف کیجئے - مہربانی کرکے وہ راز آپ ہی بتلائیے -

ترکی ٹوپی کسی سے کہئے گا نہین -

غرارہ دار - کسی سے نہین کہون گا -

ترکی ٹوپی - اصل راز یہ ہے کہ لکھنؤ کے مولویون نے کانفرنس مین ایک تجویز پیش کرنی چاہی تھی - نواب محسن الملک نے کہا کہ ایسی تجویز نہین پیش ہو سکتی - اسی پر مولوی صاحب بگڑ گئے اور علی گڈھ کالج کے خلاف فتویٰ دیدیا -

غرارہ دار - آخر وہ تجویز تو آپ کو معلوم ہوگی

ترکی ٹوپی - اب یہ نہ بتاؤن گا -

غرارہ دار - بندہ نواز آپ تو ترساتے ہین -

ترکی ٹوپی - اچھا تو اب آپ بہت اصرار کرتے ہین تو سنیئے تجاویز الفاظ تجویز یاد نہین - دیکھئے سوچ لون تو بتاؤن ہان یہ تجویز تھی

"یہ کانفرنس خدا و رسول کو گواہ کرکے اس امر کی تقریر کرتی ہے کہ کل مسلمانان ہند اونٹ پر چڑھنا شروع کردین - کیونکہ جبتک مسلمان اونٹ پر چڑھتے رہے انکا ستارہ بھی بلندی پر رہا - اہل عرب ابتک اونٹ پر سوار ہوتے ہین لہذا خود مختار ہین - اور خوش و خرم - خداوند کریم قرآن شریف مین اونٹ کی بہت تعریف فرماتا ہے اور اہل فرنگ بھی اسکو خشکی کا جہاز کہتے ہین"

غرارہ دار - پھر یہ تجویز نواب محسن الملک نے کیون نہین منظور کی -

ترکی ٹوپی - نواب محسن الملک تو آپ جانتے ہین کہ مدبر آدمی ہین انھون نے اس تجویز کو نامنظور کیا - حالانکہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان اور نواب وقار الملک وغیرہ سب اونٹ اونٹ پکارنے لگے تھے - مگر نواب محسن الملک نے کہا کہ اگر یہ تجویز منظور ہوگئی تو بڑی مشکل ہوگی - اسقدر اونٹ کہان سے آئینگے کہ پانچ کرور مسلمان سوار ہو سکین -

غرارہ دار - بیشک اگر مسلمانون کی دیکھا دیکھی ہندو بھی سوار ہونے لگے تو اور زیادہ دقت پڑے گی

ترکی ٹوپی - بیشک بلکہ یہ مولوی عبد الحلیم شرر بھی اس کمیٹی مین موجود تھے - انھون نے کہا کہ اتحاد کے اصولون کے مطابق مسلمانون کو یہ خیال کرلینا چاہیئے کہ اگر وہ اونٹ پر سوار ہون تو انکو اپنے بھائی ہندوون کیلئے بھی کافی اونٹون کا انتظام کرنا چاہیئے -

غرارہ دار - تو غرضکہ یہ تجویز نا منظور ہوگئی -

ترکی ٹوپی - نواب محسن الملک نے کہا کہ ہندوستان میں اسقدر اونٹ کہان سے آئینگے کہ پانچ کرور مسلمان سوار ہوں

دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہی ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہی

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلیے بمنزلہ اکسیر ہی آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شی نہین ہے اسلیے ہر کسی کیلیے اسکا استعمال مفید ہی۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہی وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہی

راقم۔ ڈاکٹر ام۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایم ایس سند یافتہ۔ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہی۔ مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ امر دیوی بعمر ۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہی۔ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین۔ انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہی ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار رہتین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہی۔ اور دھند اور غبار۔ کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہی

راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوس بابو بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی نسبت خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میری رائے مین بیماری قائم رکھنے اور آنکھونکی بیماری سے بچنے کیلیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید مرشد علی ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ۔ مینے آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا۔ خاصکر کارنیا اور گرینولر اور پھلیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہی۔ مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست و ملک نیپال۔

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند رہتا تھا۔ اسکو نہ تو سلفر زنک لوشن کاسٹک لوشن بورسیک لوشن۔ لیڈ لوشن۔ کسی سے اسکو فائدہ نہوا۔ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا۔

راقم۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔

اگر کوئی شخص ... ہزار روپیہ انعام ... ممیرے کے سرمہ کی ... ہزار روپیہ انعام ... ۱۹۰۹

مجھے تو نہی کہ جو کچھ کہو بجا کہئے

حاکم وقت جو کہتا ہے کہ ہندی جھوٹے
تو اطاعت کا تقاضا ہے کہ سچ جھوٹ کہین
یعنی ہم اس سے کہین آپ نے سچ فرمایا
یون وہ سچا ہے نہ ہم جیسے تھے ویسے ہی ہین

ع - فیچو مسعود

رباعی

حاجت ہے نہ مسجد نہ مصلے کے لیے
اپنے نہ پرائے نہ محلے کے لیے
بڑھتی رہے آپکی اٹھون گہ وارث
دلوائیے کچھ تو کینہ بلے کے لیے

بھگت کھلاڑی

علامۂ زلزلۃ الاوہام کے متزلزل خیالات

لکھا ہوا ہے کس بد عقیدہ سرشت کا
لرزان ہے حرف حرف و لفظ ہر اک سرنوشت کا
کیا نہین اُس فتنۂ محشر کی ٹھوکر زلزلہ
پوچھ لینا ابکی جو آئے تو کہ زلزلہ
اے ستمگر تو دکھا دے آنکھ چل کر زلزلہ
جو سمجھتے ہی نہین آتا ہے کیونکر زلزلہ
اے عجب جاپان و روس و مصر و لندن چھوڑ کر
ہند ہی مین کیون بار بار آتا ہے اکثر زلزلہ
جس تن سے ہو ہر جان کو کیا اکثر جدا
ہوگیا پنجابیون کے حق مین خنجر زلزلہ
آمد آمد پھر کسی پر زلزلہ آفت کی ہے
پھر جہان مین آنیوالا ہے مقرر زلزلہ
ایک مین کیا ساری دنیا کا مقولہ ہے یہی
ہر قدم پہ آتا ہے پیچھے اُنکے ہنکر زلزلہ
اے بت کافر تری چال سے اکثر ہند مین
آتا جاتا ہے برابر زلزلے پر زلزلہ
روس اور جاپان مین ٹھہر گئی کیونکر صلح کی
آئے جائیگا اگر یونہی برابر زلزلہ
مضطرب دل تھم گئے دل بار انگریزے ہوگئے
اب جہان مین کیا کیا خاک ٹھہر زلزلہ
چپکے چپکے اُسکے پیچھے ہائے بھولا شام کا
صبح کو آیا کہین راتین گنوا کر زلزلہ
ہان بہ تقریب سیاحت صوبۂ پنجاب مین
آجکل آیا ہے شملے سے آکر زلزلہ
کعبۂ دل ڈھ گیا اصنام ٹھنڈے ہوگئے
اللہ اللہ آپ کیسے گوشے مین چھپکر زلزلہ
پاؤن پڑنے والا ہے اک محشر رفتار کا
فتنۂ محشر سے ہے دوبالا بڑھکر زلزلہ

راقم - لالہ بھوپال پرشاد عرف چکلی

م - ع

آپ اپنا ماتم

کہتے ہین داغ کا ماتم بنگلہ دیان باشاعرون مین خوب ہوا ہے اور بقول شخصے خدائے سخن شاعرون کا بادشاہ تھا اس غم مین شریک ہی بیچارہ داغ کو روتے روتے آخر کو بھی رو چکا یہی وجہ ہے شعر و شاعری کے نظم نسق مین فتور آیا - ایک سرے سے غدر ہوگیا خرافات اسقدر ترقی پر ہے کہ بسم اللہ ہی غلط ہوگئی - لاکھون کو کوئی نظر سے ایک شمار کرتا ہے - بس بنظر مناسب یہ جانب اپنا ماتم

اسی طرح سے یونان مین مجرد صفات کو پوجنے کی نظر سے دیوتا فرض کرکے فنون نفیسہ اور مصوری پیدا ہوئی اور اسی وجہ سے جن مذاہب مین کہ ایک خدا مین ایک سے زیادہ صفات مانے گئے ہین اُنمین ان ہنرون کی ترقی کا مادہ نہین ہے قوم موصوف الصدر کی نسبت جو کہتے ہین کہ یونانی صرف بتون کو نہ کہ صرف مجازی خوبیون کو پوجتے تھے وہ لوگ بیشک ضرور ناواقف ہونگے۔ یونانیون کے حسین مذہب کی خود تواریخ اسکے خلاف ثابت کرتی ہے یعنی جو قبر تھی وہی قربان گاہ بنگئی ہے اور ابتک قریب قریب اُسی صورت پر قائم ہے۔ رخصت شدہ خوبیون کا ہی اظہار محبت و تاسف و تعظیم تھا جو خدا کی عبادت بنگیا اور بسطرح شخصی افعال بلکہ اعلام تک ایک اعلے صفت مین آکے منضم و سلب ہوگئے اُسی طرح منزہ اور مجلیٰ ہوکے صورتین اور جسم خیالی رہگئے۔ اسی مقام سے فانی انسان یا اسکی صورت کی پرستش ہونیکی عوض بمدارج اجسام سے ابدی صفات کی ترقی معلوم ہوتی ہے یعنی فانی انسان سے دوامی خوبیون تک اور اُسقدر سادہ تعظیم سے حقانی عبادت تک مناسب اور موافق ترقی پائی جاتی ہے جبکہ بڑے مصائب کی حالت مین شہر ایتھنس کے داناؤن اور شجاعون نے منشتری کے مندر کی طرف نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ راہ لی اور سچے دل کے ساتھ اُس دیبی کی جانب سر بسجود ہوئے۔ تو اب خود یونانی علوم کی تواریخ سے پیدا ہو سکتا ہے کیا اُس بت مین اُن لوگون نے صرف سنگ مرمر کو پوجا یا اسکی صورت اور صفات مین مجازی طور سے حق اور عقل کو پوجا اور اپنے دل کو اُن کارہائے نمایان کے واسطے مستعد کیا جنکی وجہ سے یونان ہمیشہ کیواسطے نام آور رہے گا۔

یا جب مراتھان یا سلامس سے ایتھنس کے شجیعون نے نوجوان اور مسن عورتون

آپ کرتے ہین - دشمنون کے کان بہرے اگر بالفعل دکمال مرگئے تو ان لوگون کو فرصت کہان جو ماتم کرین گے لگے ہاتھون حضرت داغ کا بھی ایک قطعہ تاریخ اپنے قطعہ وفات کے ذیل مین درج کرتے ہین - اینچاپنچ کا مصرعہ تاریخ ذرا بھونڈا ہی مگر بقول جناب داغ مرحوم ع

معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی

کچھ پروا نہین بلکہ اپنے آپ کو خوش قسمت کہتے ہین کوئی اتنا تو بھی تو معشوق کی گالیان نصیب اسکو ہین جو وہ عاشق جسکا قطعہ تاریخ خود معشوق لکھے اس معاملہ مین حضرت داغ اگر مجھ سے رشک کرین تو بیجا ہی کیونکہ حضرت کا کلام طبقہ نسوان مین باوجود اسقدر مرغوب ہونے کے کسی نیک بخت نے اس طرف توجہ نہ کی وہ کیون جائے خود حضرت کی معشوقہ خاص بھی ایک مصرع تک نظم نہ کرسکین - خیر اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی -

دہونڈا

یون ہوئی نک دہر کا ایا | استحالہ خوشی سے ہو غم کا
تاکہ بازیچہ گاہ عالم مین | اک تماشا ہو داغ کا مرنا
ایسے طوفان بے تمیزی مین | مین بھی بنجاؤن شاعر غرا
ہرطرف کارگاہ عالم مین | مین پکار آؤن کلام شاعر کا
ہوکہین ایسی خوبی تقدیر | مجھکو عہدہ ملے ریاست کا

بعدہ اسقدر فراغت ہو | اک بت مہجبین کا ہون شیدا
بھول کے یکقلم غم دنیا | عشق اور عاشقی کا ہو چرچا
عاقبت عشق اسقدر بڑھجائے | اسکے غم ہی مین ہو مرا مرنا
سنکے مرنا۔ وہ مطلع تاریخ | یون کہے نظم کرکے برجستا

تاقیامت نہ مجھکو بھولے گا
داغ دیکھا نا آج بھڑوے کا
۲۲ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ وفات حضرت داغ

ہرطرف شورشین ہی یہ کیا | مرگئے داغ ہو چکا جھگڑا
سال تاریخ آنکے مرنے کا | مین نے ہاتف سے جھنجھلا کے پوچھا
کچھ سمجھ بوجھ کے غرض اکبار | میری جانب وہ دیکھکر بولا

ایک بت بے حجاب سے آخر
شاہ وا داغ نے کیا پردا
۲۲ ۱۳ء

[illegible]

نہین معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا
قیامت ہی سرشک آلودہ ہونا تیری مژگان کا

تاریخ داغ

تعبیر خوشنما ہے خوش آیند خواب کی
تاریخ موت داغ، زبانی حجاب کی

رکھتے تھے وہ جو بلبل ہندوستان خطاب
صورت مین تھے جو رشک وہ زاغ مرگئے

لالہ کو جو جلاتے تھے گلزار داغ سے
وہ داغ بخش گلکدہ داغ مرگئے

فریاد داغ جنکی سنی دشت درد نے
وہ مستفیض دشت و پرو راغ مرگئے

شوخی طبع جنکی تھی مصروف سوز داغ
وہ محو لہو و شیفتہ لاغ مرگئے

بھیجا تھا جنکو عشق علیہ السلام نے
پیغام عشق کرکے وہ ابلاغ مرگئے

تاریخ اسکی پوچھی جو مین نے حجاب سے
بولین وہ مسکرا کے "الیوداغ مرگئے"
۱۳۲۲ھ

کانفرنس اور کانگریس والونکی حکیمانہ باتین اور غریوپح خان کا دخل درمعقولات

کانفرنسی- مجال سخن تا نہ بینی زپیش
کانگریسی- (جلدی سے) زبیہودہ گفتن مبر قدر خویش
کانفرنسی- (جھلا کر) بنطق آدمی بہتر است از دواب
کانگریسی- (بیشک) دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب-
کانفرنسی- ہماری زبان دیکھئے اور فی
کانگریسی- آپ کی زبان تو پڑھنے والے لوگ سمجھے اور ہما ہین- یہان تو فی الید یہہ جو منہ مین آیا کہدیا- ہرا نا سئیے گھر خوش رہیئے-
کانفرنسی- دیکھئے آیندہ احتیاط- مزن بے تامل بگفتار دم
کانگریسی- ضرور آیندہ جلسہ مین خیال رکھئے گا-
نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم
کانفرنسی- واہ- دو چیز طیرہ عقل است دم فرو بستن
کانگریسی بے سمجھے کہا- بوقت گفتن وگفتن بوقت خاموشی اور آپ تو ترقی کے اس منزل پر واقف ہین گے
ضمن سکت بیجے
کانفرنسی- لاحول ولا قوۃ- غلط بالکل غلط-

کانگریسی- اغلاط تو ہوا ہی کرتے ہین- خود غلط کی تمیز کہان ہان تو غلط- البتہ بلا تامل صحیح- ہو ین چہ شک-
کانفرنسی- ہو ین چہ شک چہ معنی دارد کیا یہ لارڈ کرزن بہادر کی تاریخ ٹھہری جسپر نکتہ چینی کا حق ہو-
کانگریسی- لارڈ کرزن بہادر تو تازہ ولایت ہین ہمالم مولیان اچھا ہئے کہ یہے مولویانہ دماغ وزبان رکھتے ہین-
ہر کسے را بہر کارے ساختند
جو نیکی کرتے ہین وہ انھین کا کام ہی- خوبی یہ کہ پانچ برس کی ہوئی نیکیان دریاے تیمس مین ڈالدین- اتفاقاً دوسرا موقع جو کار ہاے خیر کرنے کے لیے ہاتھ آگیا ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہی کیا
مگر آپ تو ہمارے مخالفت کے پیدا ہی روتے ہوے ابھی نام خدا جوان ہوکر- مزاج تو از حال طفلی نگشت
اتنے مین آپہونچے غریوپح خان اور لگے فارسی مین اپیچ فرمانے-
اے ناظرین خدا کردہ شما کور شوید نابینا ناظرین- وکر شوید ناشنوا سامعین وا ہم باشید ناگفتہ بہ قائلین
دولو- دھتا دھتا- ہوا- ہوا- ہوا- از انسان صدا آشتغال چہ گونہ خوش می آید- ہوا- ہوا- ہوا- خوب بسیار خوب-
لکلم معنی دارد کہ در گفتن ہمی آید

اگر نہ فہمیدہ باشید- آنچہ فہمیدہ ایم چیزے ازان بیان سازیم-
ہ- مراد از ہندوستان جنت نشان است و ساکنانش بمصداق اہل الجنۃ بلہ ہند بندہ ہم برسر حد یعنی در اعراف سکونت پذیر است- بسیار بہت وصاف گو آنچہ گوید- اگر یہ نگارش در آرند لیح ساده نماید- چونکہ در جنت کسے را با کسے کارے نخواہد بود- اثرش اینجا ہم عیان است کہ گویندہ مثل می گوید نہ کسی کے لینے مین نہ دینے مین چنین کسان در بلاے خود گرفتار اند از ایشان چہ گونہ باور توان کرد کہ با این ہمہ سخن ساز و ہباز چالاک بودہ اند ولیکن زبان و دہن حاکم است- تہیدستی گواہ [illegible] کہ ہیچ ندارند- آرے طریق دولت چالاکی است [illegible]
و- مراد از ولایت است- گمان نہ برند کہ [illegible] کو ریا ہم ولایت است- بندہ آن ملک نمہرہ می [illegible] نمی ارند- اگرچہ آب و ہواے آن ملک لارڈ کرزن [illegible] را از حال خود گردانیدہ- آن زمان چہ بود [illegible]
چہ چہ چہ- دہ دہ- چہ چہ چہ- ہر چند مکرر خواہ شد [illegible] دگر خواہد داد- چہ چہ چہ- از بسیار چہ چہ بندہ [illegible] در آدمیت خود شک افتادہ است کہ آیا انسان است یا بلبل صحراے- ہر چہ باد اباد- باز چہ چہ چہ- وا نچہ

۳۱

نہ مصوری کا پتا مل سکتا- شلر نے اپنے اشعار مین کیا خوب یہ مضمون ادا کیا ہی- قدیم شعرا کی قرار دی ہوئی زیرک تصویرین اور پرانے مذہب کی بے لوث اخلاق- قوت اور حسن اور سطوت شاہی جو درون یا پہاڑون جنگلون مین آہستہ خرام چشمون یا کنکر پتھر سے ہوے ندیون یا کگارون اور پانی کے کاٹے ہوے گڑھون مین پائے جاتے ہین یہ سب فنا ہو گئے ہین اب وہ اگرچہ عقل کے مذہب مین نہین ہین لیکن دل کو اب بھی ایک زبان کی احتیاج ہی مگر پرانی محدود فہم پرانے نامون کیواسطے مشتری کی عطا کی ہوئی ہر چیز متم بالشان ہے اور زہرہ کی بخشی ہوئی ہر چیز خوشنما نظر آتی ہی،،

تیسرا باب

نوعمرون کو انتباہ

اسمین شک نہین کہ ابتداے عمر مین دونون جنسونکا جمع ہونا جبکہ تولید کی عقل حیوانی کامل ہونی شروع ہوتی ہی تو والدین اعزا اور معلم جو قید و بند اس بارے مین اختیار کرتے ہین اس سے اکثر نہایت مضر نتائج پیدا ہوتے ہین کیونکہ (جیسا گزشتہ باب مین بیان ہوچکا ہی اس معاملہ مین اخفا بالکل غیر ممکن ہے- نوجوان جو کچھ فحش کتابون اور اپنے سے زیادہ عمر والون کی بے لگان زبان اور بے شرم چال چلن حتی کہ وہم خیال کیلئے بلند پروازیون مین (جو اس زمانہ مین بآسانی مشتعل ہوسکتا ہے) پاتے ہین اسکے نتائج لازمی طور سے مضر ہوتے ہین بس ایسے نازک زمانے مین والدین یا اوستا لیقون کو لازم ہے کہ رجحان طبیعت اور مختلف حیوانات کے اعضاے تولید

لارڈ موصوف در تذکرہ اش نوشتہ اند آن ہمہ صنائع و بدائع نثاری است۔ دیگر ہیچ است۔

۵ افغانستان ولایت است کہ افغانان را ہمہ غلط دلائج می گویند۔ میوہ فروشان اند و انگوزہ خوار۔ سخن نااہل را چون گردکان بر گنبد است۔ ۔۔۔ ریل را آمدن می دہند نہ تار را رسیدن۔ بجائے ہر دو فرمائش می کنند کہ دانایان انگلستان اگر دانائے واقعی اند ترکیبے ایجاد نمایند کہ ہر افغانے بر تار سوار شدہ مثل خبر ہر کجا خواہد فی الفور رسیدہ باشد چہ احمقان اند کہ احمق می سازند اگر ازین ترکیب آگاہ کنانیدہ شوند تمام خسائش را وظیفہ یا خراج ادہت دانستہ بہ اکانت بر داشتہ بند۔ و دولت خداداد ام نہند و شماتت ہمسایہ شان مزید برآن عائد گردد۔ واصل اینکہ عرشناد ۔۔۔ وجو وکردن نمی زیبد مراصنائب۔ ایران و توران چہ بر اعظم ایشیا را چنین صلاحیت نیست کہ ملکے از ممالک را دون ییت گویند۔ دیدہ باشید کہ کسے از جاپانیان موجود نباشد کہ بندہ را برین باست گفتاری بردہن بزند۔ ہر ملکے از امریکہ یا یورپ بہ تعریف ولایت می سزد کہ از خاک آنہا زبان می خیزند و برگردان اہل ایشیا سوار شدہ ہر جا کہ می خواہند می برند۔ بندہ در حکایت ہم و غلطے وارد تا جز قلقل سرغ را

لہٰذا تجویز ساختہ کہ اہل ایشیا عموماً و اہل ہند خصوصاً قدرے قلقل سرغ با خود نگاہدارند و چون کسے از ویگران برائے سواری نزد ایشان آید فی الفور یک قلقل سرغ در بینی آن صاحب داخل نمایند پس دیدہ باشند کہ چہ تماشا بروے کار می آید۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

بندہ و دیگران را نفعے تام حاصل خواہد شد۔

۱۔ مراد ایڈورڈ ہفتم شہنشاہ انگلستان و ہندوستان وغیرہ۔ کس ۔۔۔ نتواند ہندوستان را بچشم خود دیدہ و دیدہ را نخیرہ دیدہ۔ بندہ را قیاس صحیح آمادہ گوش گرفتہ فرمودہ است انکار ۔۔۔ ہندیان می فزایند و درین مشغلہ می مانند کہ ابتدا از کدام کردہ آید۔ ازین سبب خبر والیسی نائب السلطنت ہیچ بروئے کار نیامد ہوا ہوا ہوا۔ در معنی دیگر شغف ما مفتے۔ زیادہ و الدعا

راقم

اے وقت تو خوش وقت ما خوش کردی

بقلم۔ ظ۔ ح۔ نکہت

شادی یادگار تاجپوشی

ابی حضرت اودھ پنچ۔ لوگون نے بارگاہ تاجپوشی مین کیا کچھ نہ بنایا۔ نئی نئی چیزین ایجاد کین۔ اخبار نکالے عمارتین بنائین۔ اسکول قائم کئے۔ غرضکہ جو کچھ جس سے ہو سکا کیا۔ بعض قرضدار تو ایسے ہوے کہ آٹھ دس پشت تک بکا کرین۔ مگر یار نہ کھو گئے۔ ایک بڑی بی نے کم خرچ اور بالانشین کا مضمون کیا۔ جھٹ سے اپنے بھائی کی شادی کر دی۔ واہ واہ کیا سوجھی ہے کہ دریا سکی یادگارین زیادہ سے زیادہ دو سو چار سو برس تک قائم رہ سکتی ہین۔ مگر یہان تو قیامت تک اولاد در اولاد کا سلسلہ جاری رہے گا۔ میرے خیال مین سب سے زیادہ یہی بوڑھے خطابات کی مستحق بی ہے۔ لہٰذا مین اسکو تین خطاب دیتا ہون اول ملکی یعنی شادی بند۔ دوم جنگی۔ ۔۔۔ بند۔ سیوم سرکاری۔ خان بہادرن صاحبہ۔ لڑکے کی طرف کا رقعہ شادی حسب ذیل ہے۔

رقعہ شادی

نسب و نامہ

میرا نام لالہ۔۔۔۔ ہے۔ مین اپنے باپ کا بیٹا۔ اپنی والدہ کا پوت۔ اپنے نانا کا نواسہ۔ اپنے ماموں کا

بیڑہ بیچارہ روسی در بھنور افتادہ است
ڈبکو ڈبکو میکند دریک توجہ پار کن

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہی ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سبل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی - اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی - قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہی

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلیے بمنزلہ اکسیر ہی آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شی نہین ہے اسلیے ہر کسی کیلیے اسکا استعمال مفید ہی - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہی وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے - اسلیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہی

راقم - ڈاکٹر ام - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی - ایم ایس سند یافتہ - یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہی مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ام دیوی بیوہ ۴۰ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہی - مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین - انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین دن تک سرمہ کا استعمال کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہی ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار رہتین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہی - اور دھند اور غبار - کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہی -

راقم - ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھونکی بیماری سے بچنے کیلیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ - آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور گرنیولر اور پتھلیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہی - مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ ریاست و ملک نیپال -

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا - زنک لوشن کاسٹک لوشن بورسک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند -

خوبی سے ظاہر کی ہے کہ عشق مین جب آدمی آلودہ ہوتا ہے تو اسکی طاقت خراب ہوجاتی ہے۔

پوری پڑیزی اس بات کی تصویر کھینچتا ہے کہ خوفناک اکلیز عورتون کے سامنے بزدل ہوگیا۔ اور کلائٹمنسٹرا اور ایفیجینیہ کی بہت کچھ تعظیم کرنے لگا۔ اسی طرح جبکہ ایک بیوقوف نواب نے ڈرائیڈن شاعر کی ملامت کی کہ تمنے قصے مین ایک شخص کو ایسا باندھا ہے کہ وہ عورتون کے روبرو نہایت بزدل ہے اور کہا کہ عورتون کے ساتھ وقت صرف کرنیکی ترکیبین ہمکو خوب معلوم ہین تو اس شاعر نے جواب دیا کہ آپ اپنی تقریر سے اسکے مقر ہین۔ کہ آپ شجاع نہین۔ مین نے اس آدمی کو شجاع بنایا تھا۔ اور چونکہ تنفس کے پٹھون اور خاصکر منھ اور حلق کے اعصاب سے زیادہ تعلق ہے تو تمام جسم کے پٹھون کے مافی الضمیر ظاہر کرنے اور مخالطت دونون سے بہت بڑا اثر پیدا ہوتا ہے۔

ہر شخص یہ جانتا ہے کہ خواجہ سراؤن کی خصی کرنے سے آواز کیسی بدل جاتی ہے بلکہ اسیطرح جو اعضای تناسل کو ہر فعل خصوصاً شباب کے زمانے مین مخالطت سے آواز بدل جایا کرتی ہے۔ اور اس بات کی نظیر نہایت خوفناک آواز [illegible] عورات کی کھنکھنی آواز سے پائی جاتی ہے اسکے واسطے جو گفتگو مین آواز کی قدر جانتے ہین اور موسیقی مین خوش آیند اور دلاویز آواز [illegible] سمجھتے ہین یا اس سے بڑھکے عام جلسون مین تقریر کرنیکی خواہش رکھتے ہین [illegible] اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اودھ پنچ مطبوعہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء

حیا دار نکلے

[illegible]

فلکی اپریل فول ۱۹۰۵ء

[illegible]

رباعی

[illegible]

بالآخر نقصان ہی کر ایسے وقت مین بھائی صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس فلک چہارم پر [illegible] ... [illegible]

بالٹک بیڑہ
آگ پانی میں کودنے والا روس

پھر اس جاپان اور روس کے اتفاق القوس سے طاعون پیدا ہوتے اور پھر ہندوستان کو انتخاب کرنے کا سبب بتلکے ہندوستان کو دھمکایا جاسے۔ ورنہ دنیا جہان مین کہین واقعی غیر معمولی کرشمۂ فطرت ظاہر ہوتے۔ ایچ پیچ کے سبب ہندوستان کے مصائب ما فوق العادت سے بالا ویشتر ہین اسکے کہ اہل ملک ڈرا دھمکا کے کم ہمت بزدل زندگی سے کارہ متنفر بنا دیے جا مین اور کچھ فائدہ نہین۔

ہمعصر اودھ اخبار کے ایک نامہ نگار حسن وعشق کے مضمون کی ابتدا یون کرتے ہین کہ ظاہری اعضاے انسانی کا کامل انتہائی درجہ خوبصورت اور دلفریب ہونے کا نام حسن یا خوبصورتی ہی۔

اسکے اگر یہ معنے ہو سکتے ہین تو یہ ہین کہ ظاہری اعضاے انسانی کے حسن کا نام حسن ہی۔ واہ وا حسن مین انسانی کی قید اور پھر حسن کی تعریف کا فقدان کیا خوب تعریف حسن ہی

طاعون کی نسبت جو ڈاکٹری رائے ہی کہ اسکے کیڑے ہر ہیئت جنکی بلحاظ افزائش ہوتی ہی وہ غالباً ان کیڑون کا یہ سا ہی انکا سکیمن کہ آخر نو برس ہوے جب طاعون کے کیڑے ہندوستان مین پہلے پہل نمودار ہوے تو انھین سے بچے بچا کیسے اور کس حصہ مین کہان گئے ہونگے یا اگر کچھ صورتاً تغیر نہین ہوا تو اسکی کیا وجہ کہ ایسی سرایت کا اسقدر عرصہ تک ایک صورت پر رہنا خلاف رفتار نیچر ہے۔

کہتے ہین خرگوش سب سے زیادہ سردی کا متحمل ہوتا ہی پھر بھیڑ پھر بکری پھر سور۔

مگر نیچر کا انتظام ایسا معلوم نہین ہوتا۔ ورنہ سرد اقالیم مین خرگوشون کی اور گرم ملکون مین سورون ہی کی افراط ہوتی۔ قطبین مین خرگوش ہی رہتے افریقہ مین سور ہی بسا کیے۔

فی الحال ایک اشتہار مالکان وقابضان متولیان اراضی کرہٹہ وچک تال کٹورہ کی جانب سے شائع ہوا ہی جسمین انکی اراضی پر کوئی دکان لگانے اور کوئی شی فروخت کرنیکی مخالفت درج ہی۔ بلکہ خیمہ نصب کرنے یا کسی تصرف کا جو منافی عزاداری ہو کرنے پر قانونی چارہ جوئی کی بھی تخویف دی گئی ہی یہ اعلان اس سال جہلم کے قریب مین بالتخصیص شائع کر دینے سے اس ناخوشی کا اظہار ہوتا ہی جو ایسی عزاداری پر ظاہر کی گئی تھی اور ایک جلسہ مین طے کیا گیا تھا کہ کوئی میلے کی کیفیت پیدا نہ ہو کر واضح ہو کہ اس شہر مین جہلم کی مذہبی تقریب اژدہام اور دھوم دھام برسون سے مثل میر ٹھ کی نوچندی یا نگلاش تان وغیرہ میلے کی کیفیت پیدا کر چلا تھا۔ دور دور سے لوگ آتے تھے اور شہر کے بھی ہر قسم کے لوگ خاص تکلف اور اہتمام کے ساتھ جہلم مناتے تھے۔ اور جیسا قاعدہ ہی شہر کے کاروباری نفع دنیاوی بھی اٹھاتے تھے۔ مگر یہ شہر ٹھہرا مسلمانون کی آبادی کا اور فی الحال بمصداق معزول شود معقول شود انکو دنیا کے کام کاج سے خاص تنفر ہو چکا ہی سو غیبت ہونا ہی چاہیے پس یہ مذہبی میلہ اچھا ابھر آیا۔ یہ رونق اور چہل پہل ناپسند ہوئی اور انھون نے بالکل سناٹا ہی مناسب سمجھا۔ ورنہ ایسی تدبیرون سے جنمین نسیہ مذہبی مضر ہے نہ کسی نقد دنیا کا کوئی فائدہ مترتب ہوا نہ کسی گروہ یا قوم کی حالت سنبھلی ہے۔ اگر یہی حالت خاطر خواہ ترقی کر گئی تو سارا شہر سال بھر تک عزاداری مین مصروف ہو کے ٹھہرا رہا کرے گا۔ سب زندگی کے تقاضے جبراً قہراً اسکے بانی بی بی کے دعائین دیا کرینگے

شہر مین ۲۲ - اور ۲۳ - اپریل ۱۹۰۵ء کو ندوہ کا خاص جلسہ دار العلوم ندوہ کے مکان مین ہوا۔ اکثر باہر کے شرکا تشریف لائے تھے۔ اجلاس ہوا۔ اور ضروری اور اہم مسائل مشورت کو پیش ہوے۔

ہمکو افسوس ہی کہ ندوے کی رفتار اسکا کارروائیون مین ایسی ڈھیل اور سستی ہے جو

زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے
یہ اقامت ہمین پیغام سفر دیتی ہے

یا د دلاتی ہی مسلمان قوم کی حالت۔ اسکی معاملات دنیا کی رفتار سے بالکل ناواقفی اسکی ناواقفانہ تدابیر سے بھی ابتدا ندوہ مین اندیشہ تھا۔ اور جبتک وہ کچھ غیبی اقبال کا ابھرا ہوا نہ ہو ہمکو تدابیر ترقی کی بہت کم امید رکھنا چاہیے۔ یہ جو کچھ کارروائیان ہوتی ہین بجز حرکات مذبوحی کے اور کوئی اثر پیدا نہین کر سکتین۔

مصر کے فرید وجدی آفندی کی ایک تحریر کا خلاصہ البیان کے ترجمے سے حسب ذیل اخذ کیا جاتا ہی۔

ایک سطحی نظر سے دیکھنے والا جدید تمدن کی خوشنما دکھاوٹ مین یورپ کو خاص طور سے جن چیزون نے ایشیا سے ممتاز سمجھتا ہی وہ وحدت ازدواج عدم طلاق عورتون کی برتری اور جواز سود ہین۔ وہ سمجھتا ہی کہ یورپ کی عظیم الشان ترقی کی اصلی باعث یہی چیزین ہین کیونکہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ بجز ان چند اوصاف کے یورپین قومین کسی عمومی صفت مین اہل مشرق سے درحقیقت ممتاز نہین ہین۔ لہذا اسکی رائے مین یورپ کی ترقی۔ قوم کی زندگی اور طاقت انھین اوصاف سے وابستہ ہی اس سے تحقیق صاف نظر آئیگا کہ یہ چیزین یا رنہ جسطرح ترقی وتنزل کا اصلی سبب دریافت کرنیمین جلد باز ہی اسی طرح نتیجہ نکالنے مین بھی عجلت سے کام لیتی ہی۔ ایک بیوی کے پابند رہنے اور طلاق کو جائز نہ سمجھنے سے خاندان کی ہر قسم کی بہبودی) انکے نزدیک متصور ہی اور اسکی عملی متابعت قانون آبادی کی پہلی دفعہ ہی سمجھتے ہین کہ علم وحکمت اور جسمی واخلاقی امور مین عورتین مردون کے برابر حصہ لے سکینگی اور اولاد کی اچھی طرح تربیت کرینگی تا کہ ملک کو نفع پہونچے اور قوم اعلی درجہ کی ترقی کر سکے۔ جواز سود سے انکی رائے مین ہر قسم کے تجارتی معاملات کی اصلاح اور قوم کی تمام شروت کی اسقدر ترقی ممکن ہی جسکی کوئی حد نہین۔ یہ سب باتین اگر تسلیم کر لیجائین اور ان پر عملدرآمد ہو تو پھر قوم کے لیے اور کیا چاہیے۔ قومی ترقی کے تمام اسباب فراہم ہونگے تدبیر منزل، اجتماعی نظم ونسق شخصی شائستگی اور روزافزون دولتمندی غرضکہ سب باتین موجود ہونگی۔ ایک ایسے شخص کے لیے جو ملکی ترقی کے لیے بیتاب ہو گیا۔ یہ خواہشین دل خوش کن نہین ہین؟ ...... یہ خواہشین انھین چند گنتی کی چیزین اختیار کرنے پر پوری ہو جاتی ہین سے انکے گریز کرنا تعصب نہین تو اور کیا ہی؟ کہنے کو کہا جاتے ہین مگر انھین آشنا جی یاد نہین کہ یورپ مین کچھ آج ہی نہین قرون وسطی مین اور اسکے قبل بھی ان چیزون کا رواج تھا لیکن بالکل خلاف توقع وہ ہزار برس تک شخصی واجتماعی خرابیون مین پھنسا رہا اور ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکا۔ اسی کے روبرو مشرق کی عظیم الشان سلطنتین تھین جنکو ان چیزون سے کوئی علاقہ اور سروکار نہ تھا اور باوجود اس رفعت وشان مین انکا وہ رتبہ تھا جو دنیا کی کسی سلطنت کو نصیب نہوا۔

تاریخ وصال حضرت زبدۃ العارفین حاجی حافظ سید وارث علی شاہ نور اللہ مرقدہ

حافظ وہم حاجی بحق مہتدی | بردفاتش حزن ملک آہ گفت
سالِ وصلش جانِ السالک ا | قبل سید وارث علی شاہ گفت

۲۲ ۱۳ عصر

لاآبالی

ثالث بالخیر

جاپان اور روس کی جنگ مین امریکا کی سعی مصالحت

بالکل نرالا اول تو یہ شگوفہ آنکھ بند کرکے سننے کے قابل ہے کہ ڈوم کی بھیری خندق پھاند گئی یعنی اربعین سے دو چار یوم پیشتر ایک مجلس منعقد ہوئی ایرے غیرے سب جمع ہوئے - منجملہ انکے ایک بی صاحبہ قاعدہ بغدادی ماہر کریلا کا آموختہ پڑھتی ہوئی اس مجلس مین پہنچی ہوئی تھین کسی نے کلمہ ناگوار کہی ٹھہرائی - بی صاحبہ نے زرا آنہ پائی سائی اور دوستی پہچانی سے اہل مجلس پر کچھ ایسا اثر طاری کیا کہ دبی بلی چوہون سے کان کتروانے لگی - جو چند لوگون نے بی صاحبہ کو سمجھایا مگر انکا چڑھا بین نہ آترا - بقول شخصے بھیری کی لات کھسوٹ نہ رہ چھوٹ سکا تو ڈھیلے کھینچ ڈالا - پھیر پایا مسجد صاحب کے مکان سے باہر اور ساتھ لیے دست کے اپنے یاردان کو بیلنے کی بی چلی - مردانہ کو یا زکاستہ کی بھیری بی نازل ہی الاعلم ملی کرنہین - غرض مجلس کی طرف ... آشنا لا کہلانس دا س بھی کرتے تشنی سے بی صاحبہ کا دوپٹہ لپیٹے چلے - اہل مجلس نے دروازہ بند کرلیا - بارہ تو نے بیلا پھیلا کر بی صاحبہ کی آگ کو ٹھنڈا کیا ورنہ بی تا ضرور رفداکی خونریزی آتین - خیر یہی سب سے چھوٹے جان بچی لاکھون پائے - خیر سے بدھو گھر کو آئے - اب ۲۶ - اپریل کو اربعین صاحب نے

نقل شہر سے راہ جنگل کی لی

قریب دس بجے دن کے تعزیہ و علم و دلدل و شتر معہ کجاوہ و تابوت کربلائی حسین کا نظارہ دکھاتے ہوئے سر بازار نکلے - آپ جانتے اونٹ صاحب جب بھاگین کے پچھا نہی کی طرف بھاگین گے لہذا یہ عزاداری معہ شتر صاحب بجانب پچھم کربلا سے الہ آباد کو روانہ شد - انا للہ و انا الیہ راجعون - محرمی جلوس الہ آبادی رنگ مین ڈبکیان کھا رہا تھا البتہ قابل ذکر یہان کے ڈھول بجے جنکو آپ اپیل قول یا خاک ڈھول سمجھین ڈھول مین اسقدر وسعت کہ ایک بائیسکل اطمینان سے اندر رکھ لیجیے اور بجانیوالے بھی ایسے بے تکے کہ سم تال سے کچھ غرض نہین ہر ایک ڈھولچی کو یہی خواہش کہ ہمارے ڈھول کی آواز سب پر غالب رہے - برساتی جھینگون کی طرح ڈنڈون سے ڈھول پیٹ رہے تھے - دلدل وغیرہ پر کچھ لوگون نے سازش کرنی چاہی تھی شاید نقلی کو اصلی کر دکھانے کی ہمت کی ہو مگر خیریت سے محنت ٹھکانے نہ لگی - پولس کا انتظام باقاعدہ تھا - کربلا شہر سے فاصلہ پر ہے وہان وہی معمولی رونق اور دلبستگی بازاری اور گرمستی تماشائیون کی سستی آتارنے کے لیے مہیا تھی - منچلے حضرات ڈیرہ دار بنے بیٹھے تھے شہر کی توکل پیشہ

گھر لیبیان چوکیداری کی ڈرپی اور تو بوتھلے سبیل کے کلاسون کی طرح دھری ہوئی تھین - یار لوگ یہ بھیری کرکے الٹے سیدھو ڈگ مارتے اپنی آرام منزل کو راہی ہوئے - ایں مومنو -

اب دعا کے لیے اٹھاؤ ہاتھ
ہم بلین گے اگر خدا لایا

راقم (سنا - ا -)

او کل علیہ ما علیہ

شہر تو وہی ہو یہان پہلے تھا - زمانے کی ترقی تنزل سعود و نزول - تزلزلہ - پھر نجال سب یہان والون کے

برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد

ٹیکاری - جیسی - کی برکت ہو کہ ایسے حرکت جہان لوگ ہین جیتے ہین - اسد فعہ جوامر کی جہل پہل بوجہ بعض عزادرو کی روک ٹوک اور منہیات کی کمی کے خیال سے نہین ہوئی لیکن جب اس رونق افزون افعال کی ابتدا محض انسانی طبیعت کی درگذر اور بے پروائی کی بدولت ثابت ہوتی ہو تو آیندہ کیواسطے اس تکلف اور روک ٹوک کے قیام سے مایوسی کی جھلکی دکھائی دیتی ہو بلکہ بعض جلدی امراض کی طرح مادہ کہین کہین پھوٹ نکلنے کا اندیشہ ہے

اس عشرہ قیصر باغ مین سوامی رام تیرتھ صاحب ام - اے - کے موحدانہ خوب لکچر ہوتے رہے - اچھا مجمع ہوتا رہا - سوامی جی امریکا بھی تشریف لے گئے تھے اب ہند واپس تشریف لائے اور دولت اخلاقی - روحانی تھیسے مالامال ہین -

رسید زر

سرکار شیخ احمد حسین خان صاحب بہادر تعلقدار	ﷲ
عالیجناب نواب سید محمد مہدی صاحب	ﷲ
جناب اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجن بک سوسائٹی	۱۴
عالیجناب منشی احمد علیخان صاحب تعلقدار	ﷲ
جناب میر احمد شریف صاحب وکیل درجہ اول	۳
جناب ویرو مل صاحب	۱

ہذا قوم جاہلون

مدرسۃ العلوم - آئی (اسپلنگ) آئی، بائی، السلف، آئی معنی ہین
ندوہ - انا - الف - نون - الف معنی ہین -
صدائے نیچر - (باجہ دہلی) ہین کی گردن پر چھری -

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۴ - مئی ۱۹۰۵ء

اگرچہ لڑائی کی ابتدا مین روس کا بہت کچھ شکوہ تھا کہ یہ جنگ جاپان نے اچانک چھیڑ دی ہی - اور بعد کے واقعات سے اسکی تصدیق بھی ہوتی رہی ہی - مگر غور کرنیوالون کیواسطے یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہین کہ روس ابتک باوجود عظیم نقصانات اور پریشانیون اور دقتون کے پھر بھی وہی عزم قائم کئے ہوئے ہی اور جسقدر زمانہ گزرتا جاتا ہی اُسی قدر اسکی عظمت و سطوت کا اثر بڑھتا جاتا ہی - مثل تنگدلون کے خیال ان دفع الوقتی زحمتون دقتون کی دقیقہ رس نظرون مین اُسکی حرکات اور آئندہ قدر کسی طرح کم نہین ہوا ہر شخص بقید تعلق جتنا اثر پذیر ہوتا تھا برابر اثر پذیر ہوتا ہی چنانچہ تبت کے معاملے اور سرحدی انتظام مین ہمارا احتیاط اور حزم کی راہ سے قدم بڑھانا - اور روس کا اوسک سے تاشقند تک ریل کی تجویز وغیرہ وغیرہ ہمارے بیان کے ثبوت کو کافی ہین لیس اس قضیہ مین ہمکو بھی ذرا غور اور تامل کرنا چاہیے - اور مثل ناواقف ناانجام بینون کے اٹکل پچو حملے نہ قائم کرنا چاہیے

افسوس ہی لارڈ کرزن ہمارے ویسرائے کی صحت پھر جادہ اعتدال سے ہٹ گئی مگر شکر ہی سرکاری کاربار جاری ہے -

---

کہا جاتا ہی ضلع مدورا کے ایک زمینداری علاقہ مین ماگہیرون نے کسی تالاب مین سوئی کے سبب بہت سے پالے

جاپان کو ایسے وقت مین زلزلہ ہند پر نقصان برداشت کئے ہوون کو چندہ دینا بھیک سے بھیک نکالنے سے بڑھکے ہی - ظاہر ہین ہندوستانی چندہ جاپان کو اور ترقی دین اور اس چندہ بازی کی ریلیا نئی روپیہ صرف کہنے کے تماشے مین چراغ کہ در خانہ ضرورت است در مسجد حرام کا مسئلہ نظرانداز کرین اور ملک کے زلزلے والے چندہ ملکی کردین تو کیا عجب -

---

مسلمان اگر یہ سمجھتے ہین کہ محض خواہ مخواہ کے اظہار اتفاق سے وہ لذات ملجاوینگے جو ہندو نے اتفاق کیواسطے سینت رکھے ہین تو انکو لازم ہی پہلے ہندو کے حساب اور ضابطے مین ترمیم کی نیت باندھین - ورنہ بجز مایوسی اور انفعال کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا سبلکہ خسارہ کھاتے مین -

---

وکیل سے معلوم ہوا - ۱۵ مئی کی شب کو مسلمانان بمبئی نے پٹنشل محمدن ایسوسی ایشن منعقد کرکے اسمین یہ رزولیوشن پاس کیا کہ لارڈ کرزن کی کانووکیشن سپیچ پر جیسے خیالات کلکتہ - مدراس - اور بمبئی کے دوسرے جلسون مین ظاہر کئے گئے ہین جلسہ ہذا کو اُن سے اتفاق نہین ہی - مسلمان حضور ویسرائے کا بڑا ادب کرتے اور انکی قیمتی خدمات کے ممنون و مداح ہین - چنانچہ اس عاجزانہ اظہار شکرگذاری وعقیدت مین اضلاع سورت - بروچ - پنچ محل - کھیرا - احمد آباد - بڑودہ - ناسک - شولاپور - اور احمد نگر کے کل مسلمان رئیس سید - پیرزادے - قاضی - جاگیردار - انعامدار - اور دیگر معززین شامل ہین - اور یہ سب مستدعی ہین کہ ہمارے اس رزولیوشن کو پریذیڈنٹ صاحب گورنمنٹ بمبئی کی معرفت صاحب وزیر ہند تک پہونچا دین - اس تجویز کی حاجی یوسف حاجی اسمعیل - صاحب سکرٹری انجمن اسلام بمبئی نے مخالفت کی اور کہا کہ بمبئی کی آبادی پونے دو لاکھ ہی لہذا اس جلسہ کو جلسہ عام نہ کہنا چاہیے اور مسلمانون کو صلاح دی کہ اس بارہ مین جو کچھ ہندوون اور پارسیون نے کیا ہی وہی مسلمانونکو بھی کرنا چاہیے - کیونکہ اس قسم کے رزولیوشن پاس کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہو سکتا - مسلمانون نے انڈین نیشنل کانگرس کی مخالفت جو اختیار کی ہی یہ کچھ معقول نہین اور کہا کہ مسلمانونکو بھی ملکی ترقی کے تمام معاملات مین دیگر اقوام کا ساتھ دینا چاہیے اسکے جواب مین مولوی نذیر حسین صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ جلسہ مسلمانون کی پبلک میٹنگ نہین ہی تو پھر ہندوون اور پارسیون نے جو جلسہ نوویلٹی تھیٹر مین کیا تھا وہ بھی پبلک میٹنگ نہین کہا جا سکتا - کیونکہ احاطہ بمبئی مین ان دونون قومون کی آبادی چھ اور آٹھ لاکھ کے درمیان ہی جسکے مقابلے مین جلسہ مذکور کے حاضرین کی تعداد کچھ بھی نہ تھی - بعد ازان کئی اور اصحاب نے بھی رزولیوشن کی تائید مین تقریرین کین اور آخر وہ کثرت رائے سے پاس کیا گیا -

---

ہم یہ خبر اخبارون مین دیکھکے خوش ہوئے کہ مولوی سید ممتاز علی صاحب مالک رفاہ عام پریس لاہور پر جو مقدمہ کتاب سہیل النشاط کی بابت دائر تھا خارج ہوگیا اور پانچسو روپیہ جرمانہ واپس کر دیا گیا -

ہمارے نزدیک علمی کتاب کی بابت مقدمہ چلانا ہی بیجا تھا نہ کہ مولوی صاحب موصوف پر مقدمہ محض چند صفحات چھاپنے پر -

---

بعض لوگ اسپر خوش ہون کہ جاپان مذہب اسلام کو پسند کرتا اور سعادت آخروی دنیاوی حیثیت سے حاصل

کرنے والا ہی - مگر ہم اس دنیاے مردار کے ان کل جیفہ خوارونکو چاہے کہین کے ہون بجز سگون کے کچھ نہین کہ سکتے -

---

خیر ہی بجنور مین ایک نے اپنی بیوی کو بدچلنی کے شبہ پر قتل کیا تھا - اُسدن اُسکے بچہ بھی پیدا ہوا تھا - لاش پر عمل جراحی ہوا تو دوسرا حمل بھی تین مہینے کا نکلا -

قاعدہ نیچر دیکھیے تعجب کی بات نہین کیا وجہ عموماً جن حیوانات کے جسقدر پستان ہوتے ہین اکثر اُتنے ہی بچے ہو سکتے ہین - ہان انسان مین بالعموم ایک ہی بچہ ہونا اخلاق و معاشرت کی تکلف کا اثر ہی - ورنہ صرف تقدیم و تاخیر کے سوا اور کچھ نہین -

اگر مان لیا جائے کہ شبہ کی بنا قاتل کی اصلی حمل سے معذوری تھی اور اسی وجہ سے اُسنے قتل کیا تھا تو یہ دوسرا حمل ایک طرح سے تصدیق شبہ کرتا ہی - باقی نیچر کی کوئی تعجب انگیز بات نہین - یہ کام قانون وقت کا ہی کہ معاشرت اور اخلاق پر قاتل کو جو سزا مناسب جانے دے -

---

ہندوستان کے بعض مسلمان بغلین بجاتے ہین کہ مولانا شیخ احمد صاحب امام و منتظم امور تعلیم مکہ معظمہ نے اپنے بیٹے کو بھیجکر سرسید مرحوم کا حج بدل کرایا - ہم بھی خوش ہین کہ یہ مذہبی فرض کسی طرح ادا تو ہوا - اگرچہ کسی سے ہو اور کیسی ہی حالت مین ہو - دنیا مین حج مقبول ہونیکا ثبوت یہ ہی کہ وہ تعلیم جس سے قوم قوم بنے اسکا بکار آمد ہونا ہی - وہ آیندہ دیدہ خواہد شد انشاء اللہ النصیر -

---

روس کی گورنمنٹ بندر عباس مین اپنا ایک کانسل مقرر کرنا چاہتی ہی - کانسل تو ابھی تک نہین پہونچا مگر ایک ایجنٹ چھ سات مہینے سے مقرر ہی جو روسی مطالب نگرانی کرتا ہے دو انگریزی جنگی جہاز بمبئی سے خلیج ایران روانہ ہوئے تھے مگر اب جزیرہ ارمز مین لنگر انداز ہین - یہ جزیرہ بندر عباس کے مقابل واقع ہے -

---

مسٹر ہیاشی جاپانی کانسل متعینہ بمبئی نے شملہ مین وارد ہو کر گزشتہ منگل کے دن فارن آفس مین ۴ ماہ گزشتہ کے زلزلہ کے متعلق گورنمنٹ جاپان کی طرف سے افسوس ہمدردی کا تحریری اظہار جسے جناب گورنمنٹ آف انڈیا کو پیش کیا ہمدردانہ تحریر سے -

دو گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے مسٹر فرینہ فارن سکرٹری نے مسٹر ہیاشی سے ملاقات کرکے گرمجوشی کے الفاظ مین جاپانی گورنمنٹ کی ہمدردانہ تحریر کا تحریری شکریہ ادا کیا -

اشتہار

نیرنگ افغان یعنی قومی اور ملکی تاریخ افغانستان

خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہی کہ مندرجہ عنوان تاریخ افغانستان تمام وکمال چھپکر تیار ہوگئی ہی - اس تاریخ کو ہم نے بعد بڑی تحقیقات کے تالیف اور تصنیف کیا ہی جب ناظرین خرید فرماکر ملاحظہ کرینگے تو انکو معلوم ہوجائیگا کہ افغانستان کی پولیٹکل اور قومی تاریخ اس سے بڑھکر مبسوط اور مکمل آجتک اُردو زبان مین نہ تھی - اس تاریخ کے لکھنے سے یہ مقصود تھا کہ روس و انگلستان کے درمیان جو افغانستان ہوگیا ہی تو اسکی آیندہ حالت کیا ہوگی اسکی بخوبی تشریح کیگئی اور اسکے علاوہ اور بڑے بڑے مقاصد ملکی پر بحث ہوئی ہی جسکے بیان کی اس مختصر اشتہار مین گنجائش نہین پائی جاتی مگر راقم مناسب سمجھتا ہی کہ ذیل مین بعض بڑے اور اہم مقاصد کی فہرست درج کرے تاکہ اس کتاب کی قدر ومنزلت ظاہر ہوجاے - اسکا حجم ستائیس جزو ہی اور اسمین ایک نقشہ بھی شامل ہی اور دو عکسی تصویرین امیر حبیب اللہ خان اور امیر عبد الرحمن خان بھی - اسکی قیمت علاوہ محصولڈاک تین روپیہ ہے -

فہرست مضامین

(۱) دیباچہ متضمن باین مضمون کہ تاریخ کیونکر تصنیف ہوئی (۲) مقدمہ تاریخ باین بیان کہ اصول تاریخ نویسی کیا ہین (۳) جغرافیہ افغانستان (۴) افغانون کے نسب کی تحقیق اور قومی اور ملکی تاریخی حالات (۵) بابر اور اسکی اولاد کے زمانہ مین افغانستان کی حالت (۶) میرویس کے حالات اور اُنکے زوال اور عروج کے نتائج پر بحث (۷) احمد شاہ درانی اور اسکی اولاد کی سلطنت کا بیان اور اس امر پر بحث کہ ایران اور افغانستان اور فرانس اور روس کے متعلق اس زمانہ مین کیا تھی اور اسی ضمن مین اسکے عہدنامجات کا اندراج جنمین وہ عہدنامہ بھی ہی جو نپولین اعظم اور فتح عالیشاہ کے درمیان ہوا تھا اور وہ بھی جو ایران اور روس نے بمقام ترکمانچی کیا تھا (۸) بارکزئیون کے عروج کے بیان مین (۹) حکومت بارکزئی - (۱۰) شاہ شجاع اور انگریزون کا ملک کابل پر چڑھائی کرنا (۱۱) اور امیر دوست محمد خان سے جنگ کرنا پھر اُس جنگ کے نتائج پر بحث (۱۲) امیر دوست محمد خان کے حالات اور اس مابین مین جو عہدنامے ہوے انکا اندراج (۱۳) اکبر خان کے حالات (۱۴) امیر شیر علیخان کے حالات (۱۵) امیر یعقوب خان کا حال (۱۶) امیر عبد الرحمن خان کی سرگزشت (۱۷) امیر عبد الرحمن خان کے عہد امارت مین کیا ہوا (۱۸) روس اور انگلستان کے حدود پر افغانی مقامات کون کون ہین (۱۹) امیر حبیب اللہ خان کی امارت - (۲۰) امیر حبیب اللہ خان کا فرمان (۲۱) امیر حبیب اللہ خان کے حالات اور یہ کہ انکی حکومت کیوقت ملک کی کیا حالت تھی (۲۲) اڑتیس پیشینگوئیان کہ افغانستان کی آیندہ حالت کیا ہوگی (۲۳) روس کیواسطے وسط ایشیا اور انگریزون کیواسطے ہندوستان مین رہنا چاہیے اور ان دونون کی حکومتون کے حالات (۲۴) مسٹر لیپل گریفن کا ایک مضمون معہ ایک روسی افسر کے مضمون کے وغیرہ وغیرہ -

جن صاحب کو اس کتاب کی خریداری منظور ہو وہ قصبہ موہان ضلع اُناؤ مین خط بھیجکر مصنف سے طلب کرلین اور یہ بھی واضح ہو کہ ابھی مصنف کے پاس چند جلدین کتاب حقائق المذاہب کی جو اسلام کے مختلف فرقون کے حالات مین خصوصاً شیعہ وسنی کے فرقون کے پیدا ہونیکے متعلق لکھی گئی تھین موجود ہین - قیمت اب ایکروپیہ علاوہ محصول ڈاک کے ہے -

کتاب نیرنگ افغانستان دفتر اودھ پنچ سے بھی مل سکتی ہی -

المشتہر
سید محمد حسین اغلب موہان ضلع اُناؤ

خبرین

۲۱-اپریل- لندن- سینٹ پیٹرسبرگ بورس گزٹ اطلاع دیتا ہی کہ گورنمنٹ روس نے قرار دیا ہی کہ جنگ کے کامون کے لیے مختلف پبلک فنڈون کو کام مین لائین جنکے لیے وہ تین فیصدی سود دے گی۔

۲۲-اپریل- لندن- حکام سیگون نے روسی کروزر ڈیانا کو جسکی اب پوری پوری درست ہو چکی ہی حکم دیا ہے کہ ہتھیار اُتار ڈالے اور انجنون کا ضروری حصہ حوالہ کر دے۔

بالٹک بیڑہ کمارنگ سے روانہ ہو گیا ہی- گورنر بینان نے پیکن کو اس مضمون کی تار برقی بھیجی ہی کہ بالٹک بیڑہ ساحل ہینان پر کوئلہ لے رہا ہی۔

فرانس نے جاپانی اعتراض روس کو ارسال کیا تھا جسکے جواب دیا کہ روژدسٹ ونسکی کا صحیح مقام معلوم نہین ہوا اسلیے یہ کہنا ممکن ہی کہ آیا شکایت کی کوئی وجہ ہی لیکن بہت جلد تجھ سے نامہ و پیام ہو سکے گا- محکمہ ایڈمرلٹی نے فی الفور کل کا پیام روانہ کر دیا جو چند روز تک وصول نہ ہوگا- محکمہ ایڈمرلٹی کا بیان ہی کہ وہ تار برقی جسمین ایڈمرل روژدسٹ ونسکی کے کمارنگ مین داخل ہونیکی اطلاع دی گئی تھی اسکی ترسیل مین چار روز صرف ہوے تھے۔

کمارنگ مین دو کروزر باہر کی جانب جاتے ہوے دیکھے گئے پانچ جنگی جہاز دن کے مشابہ تھے اور دو جنگی جہاز جنپر ایڈمرل کے نشانات اُڑ رہے تھے بندرگاہ کے اندر اور چھ جنگی جہاز باہر لنگر انداز تھے۔

۲۳-اپریل- لندن- فرانس نے جاپان کو جو جواب دیا ہی اسمین وعدہ کیا ہی کہ بالٹک بیڑہ کمارنگ سے نکال دیا جائیگا اور بے تعلقی کی حکمت عملی کی برابر پابندی کیجائیگی- یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ قبول کیگئی ہی اور اسنے عام طبائع کی ناراضی کو دور کر دیا ہی۔

بالٹک بیڑہ نے شنبہ کے روز کمارنگ کو چھوڑ دیا خلیج کے متصل گولہ اندازی کی سخت آوازین سننے مین آئی تھین- قیاس مقتضی ہی کہ جاپانی گرد آور جہازون سے جنگ شروع ہو گئی ہی- سیگون مین چار روسی باربرداری جہاز موجود ہین

۲۴-اپریل- لندن- ایڈمرل روژدسٹ ونسکی عارضہ ہال مین مبتلا ہین۔

بالٹک بیڑہ ساحل انام سے پندرہ میل پر ہی اور شمال کو جا رہا ہی

تین جنگی جہاز جزیرہ کانگدوز فلپائن مین ہین- یہ جاپانی جہاز ہین اور یہ ایڈمرل نشیبا کے زیر کمان ہین۔

بالٹک بیڑہ کمارنگ مین باون جہاز ہین جسمین باربرداری کے جہاز بھی شامل ہین۔ شمال کو جا رہا ہی- چودہ باربرداری اور کروزر ریسوٹ لانا اور دو اسپتالی جہاز اور بیلی کمارنگ کے متصل حدود کے باہر ہین- فرانسیسی کروزر شنبہ کے روز ہانگ کو روانہ ہوا جہان سے جنگی جہاز نظر آئے تھے۔

روژدسٹ ونسکی بوکشون کے بیڑوے سے ملنے کی کوشش کرینگے۔

۲۴-اپریل- لندن- کسانون کی بغاوت کے روکنے کے لیے زار روس نے ایک فرمان جاری کیا ہی جسمین اُن تمام لوگون کو سخت سزا دینے کا حکم دیا ہی جو بواسطہ یا بلا واسطہ ہنگامون مین شریک ہون- اور ضلع کی کمیشنون کو مقرر کیا ہی کہ وہ مالکان اراضی کے بیہ موضع کی بنا ستون سے جو ان ہنگامون مین ملوث ہین زرتاوان وصول کرین۔

۲۴-اپریل- لندن- تبتیون نے فوچن چینی کمشنر تبت اور اسکے تمام ہمراہیون کو واتنگ مین بتاریخ ۲۱ اپریل قتل کر ڈالا ہے۔

۲۵-اپریل- لندن- یکشنبہ کی صبح کو دس بجے کمارنگ کی جنوب مین تیس میل پر تو بڑے جہاز جاتے ہوے نظر آئے جنمین جنگی جہاز اور کروزر شامل تھے

اگرچہ ایڈمرل ٹوگو کا مقام معلوم نہین لیکن اس بات کا یقین نہین کیا جاتا کہ وہ بغیر معلوم ہوے اسٹریٹ سے گزرے ہونگے اور یہ تو ممکن ہی نہین کہ وہ سمندر کو عبور کرین اور کسی کو مطلق خبر نہو۔

کمارنگ مین بیان کیا جاتا ہی کہ روژدسٹ ونسکی کی حالت اب اچھی ہے۔

جاپانیون کا اسپتالی جہاز یکشنبہ کی سہپہر کو یانگٹسی سے گزرا اور جنوب کو جا رہا ہے۔

بالٹک بیڑہ نے دو دخانی جہاز گرفتار کر لیے جو سیگون سے چاول لیے جاپان کو جا رہے تھے۔

اول تریین ایک عارضی پل سے دریاے ہنہو کو عبور کرکے موکڈن [illegible] داخل ہوئی اور [illegible] سے ایک ٹرین کی آمد و رفت کا انتظام ہو رہا ہے

پانچ ہزار روسیون نے ایک توپخانہ کے نواح کافی یان مین جاپانیون پر حملہ کیا اور پسپا کر دیے گئے۔

اس عرصہ مین وہ کالم جنگ کی اور لیاؤتا زو پر حملہ آور ہو جب کافی یان مین انکے ساتھیون کو شکست ملی۔

آمیان اور انکے تمام ہمراہی قتل کر ڈالے گئے مگر تفصیلی حالات ابھی تک نہین آئے۔

۲۵-اپریل- کلمبو- شنبہ کے روز فوجی لوگون نے ایک روسی کو گرفتار کیا- وہ پولو برانی قلعہ مین پکڑا گیا جسکا نام ولادیمیر نیکو دچھ اور دچھ ہی- اسکے پاس ایک اجازہ ہی- بیان ہے کہ وہ سلونیکا سے ایک گورنمنٹ افسر کے ساتھ رہتا تھا اور اسی کے ہمراہ یورپ سے آیا تھا- مجسٹریٹ نے ماخوذ کو ایک ہفتہ حوالات مین رہنے کی سزا دی۔

۲۷-اپریل- لندن- بالٹک جہازات ابتک نواح کمارنگ مین موجود ہین۔

فارموزہ کو وسعت کے ساتھ قلعہ بند کیا گیا ہی لیکن پبلک کو ابتک یہ بات معلوم نہین کہ ایڈمرل ٹوگو کہان ہین۔

تاشقند سے جو خبرین آئی ہین انمین بیان ہی کہ افغانی گیریزن فوج کو کمک پہنچائی گئی ہی اور سپاہیون اور توپون کی ایک بڑی جماعت ہرات مین داخل ہوئی ہی۔

۲۸-اپریل- لندن- ایڈمرل روژدسٹ ونسکی کا بیڑہ ۳۰-اپریل کی شام کو کمارنگ سے روانہ ہوے اسکے ہمراہ دو اسکواڈرن ہین جنمین علی الترتیب آٹھ اور چھ جہاز شامل ہین ایک بیڑہ جہازات جو غالباً ایڈمرل ٹوگو کا ہوگا پینانگ کے جنوب مین کل رات ساٹھ میل پر دیکھا گیا تھا- بیڑہ سنگاپور کی سمت جا رہا تھا۔

کوہ قاف کی سرکاری رپورٹون مین بیان ہی کہ کسانون اور فوج کے مابین بہت سے مقابلے ہوے ہین- کسان گنڈاسون اور بعض اوقات ریوالورون سے مسلح تھے کاسک کے حملون مین بہت سے مقتول اور مجروح ہوے ہین۔

سیبیریا ریلوے پر چیلیابنسک مین سخت ہنگامے وقوع مین آئے ہین اور ساکٹ پیٹرسبرگ سے موقع واردات کو فوج روانہ کی گئی ہے۔

روس نے قرار دیا ہی کہ ٹومسک سے تاشقند کو ایک ریلوے تعمیر کیجاے۔

چینی امبان کے ساتھ جو لوگ مارے گئے ہین انمین چار فرانسیسی مشنری بھی تھے۔

باتنگ مین دس ہزار اصلی باشندون نے ایک سوسائٹی قائم کی ہی انھون نے اعلان کیا ہی کہ چونکہ برٹش تبت پر قبضہ کرنے والے ہین لہذا وقت آ گیا ہی کہ اپنے ملک کی خود مختاری حاصل کیجاے- دیسرے زچوان باتنگ کو افواج روانہ کر رہے ہین (دودھ اخبار)

شملہ کے پیغامات تار سے معلوم ہوتا ہی کہ مصیبت زدون کی امداد اور علاج معالجہ کا انتظام جابجا سرکاری طور پر بھی بسرگرمی ہو رہا ہی اور بعض مخیر شخصونکی پرائویٹ فیاضی بہت سے مقامات مین ہو رہی ہے تحصیل نورپور کے ایک راجپوت جاگیردار چودھری لہنا سنگھ رئیس اندورا کا نام نامی خاص طور پر قابل ذکر ہی- وفتر دھرم سالہ کے دبے ہوے کاغذات نکالنے مین خاصی کامیابی ہو رہی ہے- ہسپتالون کے ذریعے تیمار داری چھولداریان وغیرہ حال مین کچھ اور بھی روانہ کی گئی ہین- قلی برابر تعداد کثیر پہونچ رہے ہین- شرح مزدوری ابھی تک بہت چڑھی ہوئی ہے۔

(وکیل)

فی دس آدمیوں میں سے نو آدمی ایسی ہی حالت میں مرتے ہیں۔

جب میں یہ تحریر کر رہا ہوں سر تھوڑی کے دلائل مجھے یاد دلاتے ہیں کہ وہ خاص عارضہ جو عیاشی کی سزا سمجھا جاتا ہے صرف ہر درجہ میں قاتل، مہلک، تکلیف دہ، زیادہ خطرناک ہی نہیں بلکہ اسکی دوا جو آج تک معلوم ہوئی ہے (یعنی پارہ) وہ ایسی ہے کہ اکثر جس عارضہ کو وہ دفع کرتا ہے اسکی جگہ اپنا اثر چھوڑ جاتا ہے اس عارضہ کا اور کسی طرح خلقی خاتمہ بجز اسکے ہی نہیں کہ نہایت ذلیل اور بے شرمی کی موت اسوقت آئے کہ چہرہ بگڑ گیا ہو۔ آنکھوں سے اندھا ہو گیا ہو ناک بیٹھ گئی ہو۔ تالو سڑ گیا ہو۔ دانت گر گئے ہوں۔ اور گنہگاری کے آلات کٹ کٹ کر ناقص ہو گئے ہوں۔ ایسے مصیبت زدہ لوگوں سے جو سرکاری ہسپتال میں رہتے ہیں زیادہ معزز مریضوں کو اسقدر تنفر ہوتا ہے کہ وہ مخصوص کمروں میں جن کا نام گندہ مکان ہے مقید کر دیے جاتے ہیں اور وہاں اپنی عیاشی کی سزا پاتے ہیں یا اس سے (جو انہیں دیا جاتا ہے) یا ان لاعلاج عارضوں سے جو اس سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً تپ دق فالج یا جنون سے جوانی کی عمر میں گھل گھل کر مر جاتے ہیں۔ اسوجہ سے لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی کسی ایسے نوجوان سے کام لیوے کہ اسکی بابت معقول تدابیر (مثلاً عیوب کی نفرت یا عیاشی کی مصیبت) سے نہ ہو سکے تب بھی ایسی تدبیریں ہیں جو کام میں آ سکتی ہیں۔ اسکو ہسپتال لیجاؤ جہاں وہ عیاشی کے بیچارے شکاروں کو کیا دیکھے گا۔ اور ان عورتوں کو جنہیں کل شاید خندہ روئی کے ساتھ گلیوں میں دیکھا تھا آج شدہ اور قطع برید اور امراض متعدی میں مبتلا دیکھے گا اسکا اثر بہت گہرا ہوگا۔ لیکن یہ بھی اسکو بتا دو کہ یہ گفتہ عورتیں اس آوارہ مزاج

مرزا صاحب غیاؔ اکبر ذکرہ

[illegible]

کراچی

[illegible]

مقدمۂ قتل کی سپیری

[illegible]

[illegible]

مادرآن پارلیمنٹ یا باغ مستقیم

[illegible]

جوشِ حیات

[illegible]

سے بڑہ کر بہت زیادہ قابل ترحم ہین جو انھین خراب کرتا ہو وہ ہرگز مصیبت کے وقت ترس کہانے کے احسان کا مستحق نہین جو ہم اور مصیبت زدون کے ساتھ کرنے مین انکار نہین کر سکتے ۔

چوتھا باب

حسن

اس فصل مین ہم یہ ظاہر کیا چاہتے ہین کہ حسن کے کئی اقسام ہین جنکے مختلف خاصون کے صاف صاف امتیاز نہ کرنے سے مصنفون نے بہت کچھ خلط مبحث کر دیا ہو حیوانات مین خواہش اور تحریک پیدا ہونے کے واسطے لازم ہو کہ اشیا مین تھوڑی یا بہت جدت دل پر اثر کرنیوالی موجود ہو حتی کہ یہ جدت چاہے پہلے سے صرف خواہش پوری ہونے ہی کیواسطے پیدا ہوئی ہو ۔ پس اس سے ثابت ہے کہ جن اشیا مین تھوڑی یا بہت جدت ہو وہ اپنے مختلف ذرائع کے اعتبار سے مسرت یا الم کی تحریک و اشتعال کی باعث ہوتی ہین نہایت خفیف یعنی خفیف جسمانی لذت اگر وہ اپنی مداومت کی وجہ سے بہت کچھ شدید ہو جای بھی تو ہو جو کہ حرکات صحت مزاج اُن جسمانی تعلقات اور خواہشات سے پیدا ہوتی ہے جو صرف مقامی حرکت آلات کے باعث ہوتی ہین ۔ اور یہ بات لذت کی ایسی بنیاد ہو کہ جسکی طرف ہمارا بالارادہ خیال شاذ ہی رجوع کرتا ہو ۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو اور کھلے کھلے اور لاانتہا مصائب پر بھی زندگی کے ساتھ وابستگی رکھنے کا یہی اصلی سبب ہو ۔ تمام اسلئے وجہ کے جذبات قلبی مین حظ ہی یا الم ۔ اور انھین سے کہ خیالات بھی کم یا زیادہ مستزاد ہو جاتے ہین اور مولم جذبات بھی ناموافق تعلقات سے پیدا ہوسکتے ہین ۔ اسی طرح

لارڈ کچنر کے استعفے کی خبر

لیتے ہی دل جو عاشق جانسوز کا چلے
تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

دارالعلوم مین فلسفہ جدید کی ضرورت
اور
اراکین ندوہ کی غفلت

ندوۃ العلما کے قائم ہونے اور دارالعلوم کے کھولے جانے کی کیا ضرورت تھی اور کس چیز نے علما کی توجہ کو ادھر مبذول کیا اسکا جواب غالباً یہی ہوگا کہ اقتضاے وقت اور ضرورت زمانہ تھی - اب سوال یہ ہے کہ ضرورت زمانہ کی تفصیل کیا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مولوی شاہ سلیمان صاحب نے اپنے اس لکچر مین جسکو نیچری لکچر کا خطاب ملا تھا بہت وضاحت اور بلاغت سے ضرورت زمانہ اور اسکی تفصیل کو علماے سلف سے بیان کیا تھا - یہان پر اسکے بیان کی ضرورت نہین ہے - اسوقت مجھکو ضرورت زمانہ کی خاص اس شاخ کیطرف اراکین ندوہ کو متوجہ کرنا ہی جسکو تعلیم فلسفہ جدید کہتے ہین جس سے اسلام کو مقابلہ اور جسکو جانے بغیر دین مذہب کی سلامتی نظر نہین آتی - جسطرح یونانیون کے فلسفہ کے زور کے وقت انکا فلسفہ پڑھے بغیر مسلمانون کو کیا بلکہ حامیان دین اسلام کو چارہ نہ تھا چنانچہ اُسوقت کے علما نے اس حق کو پورا پورا ادا کیا اور اسلام پر کوئی آنچ نہ آنے دی - اسی طرح آج جبکہ مغربی فلسفہ کا زور ہے ہمارے علما پر بھی اس فلسفہ کا جاننا اور جانکر اسلام کو اسکے حملہ سے بچانا ضروری اور فرض ہی - لیکن اولاً تو ہندوستان کے بہتیرے علما اسی خیال مین پڑے ہوے ہین کہ پرانی منطق پڑھ لینے سے سارے معمے حل ہو جائین گے لیکن دنیا جان چکی کہ وہ سب اگلی منطق وغیرہ نظری و خیالی علوم کے مقابلہ مین کارگر ہوگئی تھی - اب وہ باتین ہی خواب و خیال ہوگئین - ابتو یہان علوم کی بنا تجربات و مشاہدات پر ہی جسکے آگے خیالی و محض عقلی تک بندی کام نہین کر سکتی بجز اسکے کیا ع

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

ثانیاً بہتیرے ابھی اسی سوچ مین پڑے ہین کہ انگریز کی کسی چیز کو ہاتھ لگایا جاے یا نہین - قافلہ منزل مقصود پر پہنچ بھی گیا - یہ ابھی اسی تہیہ مین ہین کہ چلنا چاہیے یا نہین - بقیہ معدودے چند ہمارا اپنے خواب غفلت سے چونکے اور ندوۃ العلما جیسی مہتم بالشان جماعت قائم کی سو الحمد للہ بہرا آرہے - مگر انکی حرکت بھی کچھ ڈھیلی ہی نظر آتی ہی - خود انکی وہ کاہلی و سستی جو مدتون کی عادت کی وجہ سے اب انکی طبیعت ثانی ہوگئی ہی پہلے ہی مجھکو ناامید کر چکی تھی کہ یہ اتنی دردسری کسان مول لے سکتے ہین کہ فلسفہ جدید کو اپنی عربی زبان مین لانیکی کوشش کرین اور اسمین ڈوبین اور اسلام کو اسکے مطابق کرکے دکھلانے مین کوشش کو کام مین لائین لیکن یہ امید البتہ بندھی تھی کہ دارالعلوم اس کام کو پورا کرے گا اسکے نصاب مین مصر و یورپ سے بہم پہونچاکر فلسفہ جدید کی کتابین داخل کیجائنگی اور پڑھ کا ایسے دارالعلوم سے فارغ ہوکر نکلے گا البتہ اس زمانہ کا مقابلہ کرے گا -

مجھے یہ جانکر نہایت افسوس ہوا کہ فلسفہ جدید کی تعلیم دارالعلوم مین اسوقت تک مطلق نہین ہوتی ہے گو نام دو کتابین الٰہیات کی درجہ کی نصاب مین داخل کیگئی ہین ایک بیروت کی ایک عورت کی تصنیف بزبان عربی دوسری ایک ایرانی کی تصنیف بزبان فارسی) مگر آجتک ایک ایک سبق بھی نہین ہوا ہی - وجہ غالباً یہی ہے کہ جتنے مدرس وہان موجود ہین کوئی فلسفہ جدید سے واقف نہین - مولوی فاروق کے جانے کے بعد پھر آجتک کوئی لائق وہان بلایا نہین گیا ہی - وہی پرانے طرز کے بھرے ہوے ہین تو بھئی جب یہی حالت ہی تو دارالعلوم کا لقب اٹھالو مدرسہ کہا کرو - دارالعلوم کے معنے ذرا خیال کرو اور اسکی موجودہ حالت سے موازنہ کرو - مین کچھ نکتہ چینی یا عیب جوئی کرنے نہین بیٹھا ہون - میری نیت محض ہمدردی پر مبنی ہی اور جو کچھ مین کہہ رہا ہون مخلصانہ کہہ رہا ہون ذرا بھی اسمین تعصب یا بغض کا لگاو نہین - مین آپ کی محنت کی داد بھی دونگا اور جو کمی یا نقص یاؤنگا اسکو بھی دکھادونگا - اسمین بھی شک نہین کہ آپ نے اسوقت جو کچھ کر دکھایا ہی وہ غنیمت ہی غنیمت ہے اور جو کچھ کمی یا نقص ہی وہ مالی سرمایہ کی کمی کی وجہ ہی - لیکن اسکو بھی ذرا غور سے دیکھیے اور سوچیے کہ جس ضرورت کو مین نے دکھلایا یعنی فلسفہ جدید کی تعلیم وہ کیسی ضروری ہی - اسی کو کل کامون پر مقدم ہونا چاہیے کہ نہین - خیر برگذشتہ صلوٰۃ اور اب میری درخواست یہ ہی بلکہ یہ رزولیوشن کوئی میری طرف سے ندوہ کے اجلاس مین پیش کردے تو مین ممنون ہونگا - پہلا جو کام متعلق دارالعلوم ہو وہ یہی ہو کہ فلسفہ جدید کی کتابون کے اسباق شروع کرا دیے جائین اور تھوڑا تھوڑا ابتدا ہی سے اسکا لگاو رکھا جاے - اور اس کام کے لیے سب سے پہلے ایک استاد فن ادب مین پوری کامل دستگاہ رکھنے والا مصر سے بلوایا جاے - اور انتخاب استاد مولوی شبلی صاحب کے ہاتھ مین رکھا جاے اور دوسرا کام یہ ہو کہ ایک انگریزی دان گریجویٹ جو عربی بھی اچھی طرح جانتا ہو بہم پہونچایا جاے - مین امید کرتا ہون کہ ایسا شخص ہندوستان ہی مین ملجائیگا - ایسے استاد کے رہنے سے انگریزی زباندانی کی تعلیم عربی دان طلبا کے لیے بہت مناسب اور سہل طریقہ سے ہوگی اور فلسفہ جدید کے حصول مین بھی مدد ملیگی -

بر رسولان بلاغ باشد و بس فقط

راقم - م - ع - ح - م - ہ - ۲ - ۱

ندوہ

مولوی سید عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما حسب ذیل اطلاع دیتے ہین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بفضلہ تعالیٰ جلسہ ندوۃ العلما لکھنؤ مین کامیابی کے ساتھ ختم ہوا - اور آئندہ نتائج کے آن جلسون سے مفید ثابت ہوا جو بہت شان و شوکت سے ہو چکے ہین (۱) جلسہ مین جو تقریرین ہوئین انکا اثر رؤساے لکھنؤ پر اچھا پڑا - انھون نے علی رؤس الاشہاد اعانت و امداد پر آمادگی ظاہر اور عملی کامون مین حصہ لینے کا وعدہ کیا (۲) ارکان انتظامیہ کی فہرست از سر نو ترتیب دیگئی اور جن حضرات کے اسماے گرامی صرف زینت فہرست تھے انکی جگہ ان حضرات کو انتخاب کیا گیا جنسے کام کرنیکی توقع ہو (۳) جناب مولانا مولوی مسیح الزمان خان صاحب ناظم ندوۃ العلما نے استعفا دیا اور وہ منظور ہوا اسوجہ سے کہ وہ لکھنؤ مین رہکر نظامت کا کام نہین کر سکتے تھے - اور دفتر ندوۃ العلما کا شاہجہانپور مین ندوہ اور دارالعلوم کے لیے سودمند نہین تھا (۴) مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری بحیثیت نائب ناظم کے اختیارات ناظم انچارج قرار پائے تاہم نظامت کے کامون کا تقسیم عمل کے اصول پر تجزیہ کر دیا گیا - مولوی شبلی صاحب نعمانی معتمد دارالعلوم منتخب ہوے منشی احتشام علی صاحب رئیس لکھنؤ معتمد صیغہ مال اور خاکسار کو صیغہ مراسلات قرار دیا گیا علاوہ اسکے دارالعلوم کے متعلق جو امور طے ہوے ہین وہ عنقریب آپکی نظر سے گذرین گے - (وطن)

محکمہ زراعت ہندوستان بھی فصلون کو کیڑون سے محفوظ رکھنے کے لیے زمین کو ٹیکہ لگانے کی جدید دریافت شدہ امریکن اصول کو رائج کرنیوالا ہی - امراضی ٹیکہ کی طرح زرعی کرمون کے جراثیم چند سیال مرکبات مین تیار کرکے تخم کو کاشت سے پہلے اس سیال مین تر کر لیا جاتا ہے اسی کا نام ارضی ٹیکہ رکھا گیا ہی -

خبرین

۳۰-اپریل-لندن -ویرمنٹ لمین جاری ہوا ہے جسمین چینی گورنمنٹ کی وہ بقایا معاف کردی گئی ہو جو شمالی چین کی خرابی فصل کی وجہ سے باقی چلی آتی تھی - اس بقایا کا تخمینہ ساڑھے سات ملین اسٹرلنگ ہی - وہ رکاوٹین بھی دور کردی گئی ہین جو آزاد خیال فرقہ کی عبادت وپرستش کی نسبت عاید کی گئی تھین اور مسلمان اور یہودی لوگون کو سول حقوق دیے گئے ہین جو آیندہ سرکاری طور پر مشتہر نہ کیے جائینگے -

مقتول امبان اسسٹنٹ رزیڈنٹ تبت جو ایک خاص کام پر زیچان کی سرحد کو گیا تھا وہ رزیڈنٹ تھا -

یکم مئی-لندن- بیڑہ بالٹک جسمین ٹیبوگتاف کا اسکواڈرن بھی شامل ہو پہنچنے کے قریب ہے -

بالٹک بیڑہ پورٹ ڈاکٹ اور خلیج نیلوی مین پڑا ہوا ہے جو کمارنک کے شمال مین چالیس میل پر ملکی سمندر کے باہر ہے - فرانسیسی اسکواڈرن بے تعلقی کی حکمت عملی کی نگرانی اور حفاظت کے لیے جمع ہوا ہے -

وہ فرمان جسمین تمام مذاہب کو پوری پوری آزادی دی گئی ہو اسکا تمام روس مین بڑی خوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا ہے - اور آزاد خیالی کے لیے وہ ایک ایسی بڑی فتح سمجھا جاتا ہے

یکم مئی-لندن- تجارتی سفارت جو ہندوستان سے ایران کو روانہ ہوئی تھی بوشہر مین داخل ہوئی نیو کامن افسر سفارت شیراز مین رُک گئے ہین - انکے تخنہ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے پندرہ روز بعد آئینگے -

۲-مئی-لندن- اس بات کا یقین ہو کہ ایڈمرل روزڈسٹ ونسکی کوئلہ اور سامان رسد کے لیے برابر ہندوستانی چین کی بندرگاہون کو استعمال کر رہے ہین - اخبارات بعوض اطمینان پر نکتہ چینی کر رہے ہین جو فرانس نے دلوایا تھا ایڈمرل جان کوئس سیگون سے کروزر لیکر روانہ ہوے - معلوم نہین کہان جائینگے -

دولت عثمانیہ بہت سرعت کے ساتھ باربرداری کے جہازات کرایہ پر لے رہی ہو جو یمن کو فوج اور سامان جنگ لیجائینگے - ارادہ ہو کہ فی الحال بتیس بٹالین بھیجی جائینگی -

۳-مئی-لندن- فرانسیسی محکمہ خارجہ نے جاپانی سفارت کے ایک مراسلہ کے جواب مین اطلاع دی ہو کہ یقین کیا جاتا ہو کہ تمام روسی فرانسیسی سمندر سے چلے گئے ہین برطانیہ عظمیٰ نے چین کو ایک یادداشت اس مضمون کی بھیجی ہو جیسی امریکا نے بھیجی تھی - اسمین چین پر زور ڈالا گیا ہو کہ بے تعلقی کی حکمت عملی کی پابندی کی سخت ضرورت ہے -

۳-مئی-بمبئی- ایک ملاقات مین چیف افسر جہاز مین لشن نے جو کوبی سے آیا ہو بیان کیا کہ جاپانی بڑے بڑے جنگی جہاز تعمیر کر رہے ہین - پانچ تباہ کن جہاز کوبی مین زیر تعمیر ہین کورے مین جہازون کی تیاری مین بہت بڑی سرگرمی ظاہر کیجاتی ہو جہان تین محفوظ کروزر عنقریب بنکر تیار ہو جائینگے - جہاز ندمی جو تاتا جنگ مین حملہ مین مضروب ہوا تھا اسکی مرمت ہو گئی ہو اور وہ روانہ ہو گیا ہے اور نیپن یوسین کیشا کمپنی کے دو تبدیل شدہ جہاز بھی قریب الاختتام ہین -

۳-مئی-لندن- جنگ مین فوج نے لوگون پر صرف باڑھ ہی نہین ماری بلکہ آسنے بندوقون کے کندون - سنگینون اور تلوارون کو بھی استعمال کیا - جس سے عورتون اور بچون کو اعضاے جسم اور سر شکست ہوے - اسپتال مین دس زخمی مرگئے - مردون کی تعداد کم از کم پچاس ہو ایک فوج مقام کالسی واقع پولینڈ مین ایک گرجا کے اندر گھس گئی لڑائی وقوع مین آئی - عورتین مقتول ہوئین پولینڈ اور لیتھوانیا مین ہڑتال ہو گئی ہے -

شام کو منسک کے پولیس اسٹیشن مین ایک بم کا گولہ اُڑا یا گیا - کاسکون کے ایک دستہ نے جسپر مجمع نے باڑھ ماری تھی جوابی باڑھ چلائی - مقتولین ومجروحین کی تعداد معلوم نہین -

۳-مئی-لندن- برٹش دخانی جہاز موسومہ تیلیا جسنے ۳۰ ماہ گزشتہ کی سہ پہر کو بالٹک بیڑہ کو کمارنک کے شمال مین پچاس میل پر بانکوچی مین دیکھا تھا تین دخانی جہاز سیگون اور بالٹک جہاز کے مابین آتا - چاول پھلی ترکاریان - مویشی - برانڈی اور وائن شراب لیجانے مین مصروف تھے -

فرانسیسی حکام نے جہاز ڈیانا پر فرانسیسی ملاحون کی ایک بڑی جماعت ایسے تعینات کی گئی ہو کہ وہ بچکر نکل نہ جانے پائے -

اخبارات پھر فرانسیسی مہمان نوازی کے خلاف جوش پیدا کر رہے ہین جو بالٹک بیڑہ کی کی گئی ہو - پیرس مین تعبیر کیا جاتا ہو کہ ایڈمرل جانکوئیس خود روسی بیڑہ کی تلاش مین گئے ہین اور اس سے انکا مقصد یہ ہو کہ انکے اُس حکم کی جو فرانسیسی بے تعلقی کی حکمت عملی کی نگہداشت کے بارہ مین ہو تجدید ہو جائے -

چار روسی جنگی جہاز اور مسلح کروزر علاوہ گنبوٹون کے کے اور چار کرنلکے جہازون کے آٹھ تسرے پہر کو نکا سے گزرے اور جنوب کو جا رہے ہین - ایڈمرل جوکلتاف کا بیڑہ تھا -

۳-مئی-لندن- ملک معظم انگلستان کو واپس جا پہنچے مسٹر بالفور - لارڈ لینسڈون - اور مسٹر اکیرس ڈگلس وکٹوریا اسٹیشن پر ملک معظم سے ملاقی ہوے - بیان کیا جاتا ہو کہ یہ امر ملک معظم کی خواہش سے ظہور میں آیا - ہز مجسٹی نے چند منٹ تک روانہ ہونے کے قبل ان حضرات سے گفتگو کی

بیان ہی نے لارڈ لینسڈون کو توجہ مین جاپانی جنگی جہازون کی موجودگی کی جانب توجہ دلائی تھی - جواب دیا کہ اس معاملہ مین مجھکو کوئی اطلاع نہین ملی اور اس مسئلہ کی نسبت بحث کرنے سے انکار کر دیا -

ہوس آف کامنس مین مسٹر ڈالزئل نے دریافت کیا کہ آیا اس امر کے متعلق کوئی سرکاری اطلاع آئی ہے کہ لارڈ کچنر اُس موجودہ حالت سے مطمئن نہین ہین جسکا تعلق انکے عہدہ سے ہو مسٹر براڈرک نے اسکے جواب مین بیان کیا کہ ولایت اور ہندوستان کے مابین ہندوستانی افواج کی انتظام کے متعلق خط وکتابت ہوئی ہو اور فی الحال یہ معاملہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کے زیر غور ہے -

انھون نے لارڈ کچنر کی یادداشت کو میز پر رکھنے سے انکار کیا کیونکہ یہ اس خط وکتابت کا ایک حصہ ہے مسٹر میکنیل نے استفسار کیا کہ کیا لارڈ کچنر نے استعفا دیدیا ہی جسکا مسٹر براڈرک نے کوئی جواب نہین دیا -

۵-مئی-لندن- سنگاپور مین آج صبح کو ساڑھے پانچ بجے چھ روسی جنگی اور چار کوئلہ کے جہاز نیم تاریکی اور کُہرے مین گزرتے ہوے دیکھے گئے تھے -

روس نے ارجنٹائن اور چلی کے جہازات خرید کیے ہین اسکی تردید ہو رہی ہی - لیکن عمدہ سفارتی ذریعہ سے خبر ملی ہو کہ وہ جنگی جہازات بالٹک بیڑہ کو اسلیے لائے گئے ہین کہ اگر خدانخواستہ ایڈمرل روزڈسٹ ونسکی کو کوئی مصیبت پیش آئے تو یہ جدید جہازون کی حیثیت سے کام دین -

روزڈسٹ ونسکی کا بیڑہ ۲ ماہ حال کو ہانکوچی کے قریب پڑا ہوا تھا - وہ ۳ تاریخ کو روانہ ہونیکی تیاری مین تھا ارجنٹائن گورنمنٹ کو اس بات سے انکار ہو کہ آسنے روس کے ہاتھ جہازات فروخت کیے ہین - تاہم انکی فروخت کے لیے رضامند ہو مگر زمانہ جنگ مین اسکی حوالگی کی اسکو کوئی پروانہ ہوگی -

۵-مئی-لندن- لیوپک پولیس نے دو تارپیڈو کشتیون کو روک لیا ہو جو کیل مین روس کیلیے تعمیر ہو رہی تھین اور

دوسری نوع — عظمت و شوکت حسن۔ اسکی تشریح ان دونون قسم کے الفاظ سے بخوبی ہوتی ہو بعض آدمیون نے خیال کیا ہو کہ عظمت سے انتہا درجے کی شوکت ظاہر ہوتی ہے مگر شوکت کے سبب کا ظاہر کرنا اور صولت کی وجہ سے اس امر کا بیان کرنا مناسب ہے جو چیز بہت بھاری بھرکم ہو یا ایسی قوی ہو جسکو دماغی یا جسمانی فوقیت ہو سکے وہ پر صولت و عظیم نہین محسوس ہو سکتی۔ صولت کی ساری وجہ ان تمام چیزون سے مل سکتی ہو جو جسامت یا وسعت مین زیادہ ہین۔ مثلاً لق و دق میدان آسمان سمندر وغیرہ جنکی حد تک نظر نہین پہونچ سکتی ہو۔ اور جس جانب اسکی زیادتی ہوگی ویسی ہی اس کی کیفیت مبدل ہوگی یعنی اکثر ارتفاع سے بجائے وسعت کا مقابلتہً عمق سے خطرہ وغیرہ کا خیال ہوتا ہو۔ اشیا مذکورۂ بالا مین سے سمندر نہایت پر صولت ہو کیونکہ وسعت عرض و طول کے ساتھ عمیق بھی ہو اور اسمین یہ بات زیادہ بھی ہو کہ ہمیشہ ہیجان مین رہتا ہو

پس یہ بخوبی عیان ہو کہ اگرچہ یہ چیزین بارعب و صولت ہین مگر حسین بھی ہین اور برک نے اس دعوے کے اظہار سے کہ تقابل مین چھوٹا اور کوچک ہونا ہی حسن کا عموماً پہلا خاصہ ہو کیسی منھ کی کھائی ہو۔ غرضکہ ایسے ایسے مغالطون نے (جو مذکور ہو چکے ہین) اس بحث کو بہت کچھ تاریک کر دیا گیا ہو اور برک اور دیگر حضرات نے اپنے اصول کی ایسی ہی کاٹ چھانٹ سے تمام تحقیق اور تدقیق کا ستیاناس کر دیا ہو۔

چنانچہ برک ایک جگہ لکھتا ہو کہ ممکن ہو جس طرح حیوانات اور اکثر نباتات مشابہت مین متفق ہین۔ اسی طرح وہ صفات جو حسن کے اجزا ہین جسے جسم کی

[illegible] وغیرہ کے [illegible] اور مشہور [illegible] وقت [illegible] پڑھی ہوئی [illegible] کا نقشہ [illegible] پتا [illegible] شاعرون [illegible] کیا [illegible] ہمارا [illegible] مین سلسلہ [illegible] کو کبھی [illegible] کی [illegible] بیان کی جائے [illegible] اشتہار دیتا ہے

ہمارے کارخانہ مین جیسے [illegible] مختلف پہلوان کے تاریخی تخلص [illegible] مجسم کی تصویرون کی طرح ہر وقت تیار رہتے اور صبح شام رات دن ہر وقت بنائے جاتے ہین اور بہت ہی ارزان خریدارون کو اکثر مفت بھی دیے جاتے ہین۔ روزانہ فرمائشون کی تعداد جو خریدارون کے کارخانہ کو معلوم نہین۔ اشاعت کی نسبت صرف اسقدر کہہ دینا کافی ہوگا کہ پیسہ اخبار کی اشاعت گرد ہو رہی ہے ہمارے عالم کارخانے کو آپ خود تشریف لا کر دیکھ لین اگرچہ کارخانہ

[illegible] کی بھی فرصت نہین ہوتی [illegible] فرمائشون کے مطابق مال تیار نہین ہو سکتا [illegible] تخلص خریدارون کے نام بھیجے جاتے ہین۔ آپ کو چاہیے تخلص خرید لے کے ساتھ ہی رجسٹری بھی کرالین ورنہ [illegible] ہمارے کارخانے کے [illegible] ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ زندہ [illegible] تخلص بھی [illegible] نامون کا [illegible] زندگی کا ثبوت تو [illegible] دیا جاتا ہے۔

زندہ ست نام فرخ نوشیروان بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند

اسی طرح شاعر کا نام بھی شاعری سے زندہ رہتا ہو رہا [illegible] اسکے ثبوت مین مندرجہ ذیل حکایت بیان کیجاتی ہو

حکایت

دبیر الدارین کے پڑوس محلہ کی مسجد مین ایک مولوی صاحب تو کلے [illegible] ہر وقت پڑے رہا کرتے تھے محلہ کی [illegible] عورت مرد فال کھلوانے گنڈے تعویذ لینے مولوی صاحب کے پیچھے سایہ کی طرح پڑی رہا کرتی تھے ایک دن [illegible] دبیر الدارین مولوی صاحب کے پاس

کچھ آسمان [illegible] رہا تھا کہ محلہ کا حجام آیا اور مولوی صاحب سے کہنے لگا حضرت میرے لڑکا پیدا ہوا ہو کوئی نام اچھا سا تجویز کر دیجئے۔ مولانا نے [illegible] یا غیاث اللغات کی کتاب کھول کے سیدھے کئے اور بولے [illegible] کا نام [illegible] رکھو [illegible] ہمارا [illegible] بابی کا نام تھا جو مر گیا۔ کوئی زندہ نام تجویز فرمایئے [illegible] یاد آگے سے لیکر سیکڑون نام گنائے مگر [illegible] قصہ مختصر مولوی صاحب کو حیران دیکھا [illegible] نے نائی سے کہا بھئی میری رائے مین [illegible] کا نام [illegible] رکھو۔

غالباً آپ لوگون کو معلوم ہو گیا نام اسطرح مردہ ہو جاتے ہین پس لازم ہو آپ بھی اپنا تخلص زندہ رہنے کی فکر کیجئے۔ اور مردہ دل مردہ نامون سے ہمیشہ دور بھاگتے رہئے اور کارخانہ سے زندہ تخلص طلب فرمایئے زیادہ تعریف فضول ہو۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

المشتہر

دبیر الدارین مالک کارخانہ تخلص [illegible] آباد

تیسری ندرت یہ ہے کہ نپولین اعظم فرانس اور فتح علی شاہ بادشاہ ایران سے جو معاہدہ ہوا تھا کہ کیونکہ ہندوستان پر چڑھائی کیجائے وہ آجتک کہین دیکھنے مین نہین آیا تھا مصنف نے اسکو تمام وکمال چھاپ دیا ہے علی ہذا انگلستان کا عہدنامہ وغیرہ۔ چوتھی ندرت یہ ہے جو عہدنامجات سلاطین یورپ کیتے پھرتے ہین انکی بابت ثابت کیا ہے کہ عہدنامے توڑنے کے واسطے ہوتے ہین اور زبردست اور زیردست کا عہدنامہ برائے نام ہوا کرتا ہے اور عہدنامون سے متعلق جسقدر بحث کی ہے وہ قابل داد اور لائق صاد ہے ایسی بحث کسی کتاب مین نہین دیکھی گئی علاوہ اسکے یہ ایک ملکی اور قومی تاریخ افغانستان کی جدید طور پر لکھی گئی ہے جسکا اندازہ کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے غرضکہ یہ ایک مکمل اور مستند تاریخ سلطنت افغانستان ہے جو ہر رئیس کے کتب خانے مین اور پبلک کتب خانون مین رکھنے اور قوم افغان اور دیگر لوگون کے دیکھنے کے لائق خصوصاً قوم افغان کے واسطے تو نہایت ہی مفید ہے پھر اس زمانہ مین جبکہ انگلستان اور افغانستان کے درمیان معاملات مین پھر گفتگو شروع ہو گئی ہے خلاصہ یہ کہ جبکہ روس و انگلستان کے درمیان یہ ملک واقع ہوا ہے تو ہر سہ سلاطین کی پالیسیون کا گویا یہ کتاب پورا آئینہ ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ ابتک روس و افغانستان نے کیسی کیسی زور آزمائیان دکھائی ہین۔ بلحاظ حجم اور تصویر و نقشہ اس کتاب کی قیمت تین روپیہ کچھ زیادہ نہین ہے مصنف سے بمقام موہان ضلع اناؤ سے مل سکتی ہے۔ اور اس دفتر سے بھی مل سکتی ہے۔

نواب میرزا خانصاحب داغ

مرگئے۔ انکے مرنے پر اکثر شعرا نے طبع آزمائیان کین۔ مرنیکی تاریخین لکھین۔ شائقین نے ملاحظہ فرمایا ہر شخص کا حسن و قبح ظاہر ہو گیا۔ بندہ درگاہ نے اکثر تاریخون پر جو ریاض الاخبار و اودھ اخبار وغیرہ مین چھپی تھین ریویو لکھکر شعرا کو سمجھایا کہ حضرات اگر آپ کو تاریخگوئی کا شوق ہے تو یہ امر ضروری ہے کہ لکھتے وقت یہ ملحوظ خاطر رہے کہ تاریخ موت کی ہے یا پیدا ہونے کی مادہ تاریخ مین اسکا اظہار بھی چاہیے کہ کون مرگیا یا پیدا ہوا۔ مگر انکے کان پر جون نہ رینگی۔ اکثر ادیبون نے انتخاب کے اس کلام پر طنزاً کہا کہ بیشتر اصحاب ہی ہرزہ گوئی کو پسند کرتے ہین کہ جیسے خود داغ مرحوم کرتے تھے یعنی انھون نے ایک مکان کی تاریخ تحریر فرمائی "خوش چاقصر"۔

میرے ریویو کے بعد جن شعرا نے تاریخین لکھی ہین انکو مین اپنے ایک دوست کی برہمی کے خیال سے مہمل نہین کہہ سکتا اسلیے کہ انھین تاریخون کی میرے دوست نے حد درجہ تعریف فرمائی ہے جنسے داغ کا مرنا ثابت نہین ہوتا۔

خیر مجھے اب اس سے کچھ بحث نہین ہے کہ کتنے داغ کے مرنکی تاریخ کیسی لکھی مین اپنے ہمصفیر تذکرۂ سخن کے بقول داغ کے روحانی تصرف کا قائل ہون کہ وہ خود حروف غلط سے انکے شکی تاریخ ہیسے لکھی وہ بھی غلط۔ شطر فتنہ گر لکھوریت سعادت شاگرد داغ چھپے ہین یہ داغ کے شب جو انکی شاگرد پہلے حفیظ کے شاگرد مشہور نام تھے اودھ اخبار رکھنا میرے کالم سیاہ کرنکے انکی بعض کمرینکے بعد شاگرد ہی رہنا ثابت کیا ہو۔ اور انکی فاتحہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی شرکت تحریر بیان کی ہے۔ میری رائے مین یہ بھی روحانی تصرف ہے اسوقت جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ داغ کے روحانی تصرفات پر انکے شاگردوں یا انھین فاضل شاعر سمجھنے والون کا لڑنا یا ان حضرات دلعو یات کو وجہ لڑائی اور اخبارات کے کالمون کو میدان جنگ سمجھنا نامناسب ہی نہین بلکہ بہت برا ہے۔ گو ہمارا خیال بھی ایک حد تک ٹھیک نہین ہے کہ ہم لڑنے والون کو روکین۔ انھین مردہ دوزخ مین جائے یا بہشت مین اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے اور وہ اس مصرعے پر عمل کر رہے ہین کہ ؎

"بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا"

ہمین ان لائق اخبار نویسون سے البتہ یہ کہنے کی گنجایش ہے کہ حضرات آپ نے جو اپنے اصول کے خلاف ان مہمل بیکار مضامین کو درج اخبارات کیا۔ انسے ملک و قوم کو کیا فائدہ پہونچا اور آیندہ قوم ایسے مضامین سے کیا فائدہ اٹھا سکتی ہے اگر ملک یا قوم کسی کا فائدہ ایسے مزخرفات سے ہوا یا ہے تو قابل قدر ورنہ "بدنام کنندہ نکونامے چند" کا مصداق وہ اخبار ہونگے جو ایسے مضامین شائع کرین۔ انگریزی زمانہ مین اردو اخبارات کی قدر یون ہی کچھ نہین ہے جسکی وجہ سنی سنائی غلط خبرین و مہمل مضامین سے کالم سیاہ کرنا کہی جاتی ہے۔ ہمین امید ہے کہ آیندہ ہم ایسے مضامین اُن معزز اخبارات کے صفحات پر نہ دیکھینگے جو واقعی ایک حد تک معزز سمجھے جاتے ہین۔ اکثر اخبارات صوبہ متحدہ نے (علاوہ لکھنؤ کے) حکیم عبدالعزیز صاحب لکھنوی کا مہاراجہ کشن پرشاد بہادر کی بیٹی کے علاج کیواسطے دکن تشریف لیجانا مشتہر کیا ہے جو بالکل غلط ہے حکیم صاحب لکھنؤ مین موجود ہین۔ ایسی خبرین بغیر تحقیق شائع کرنے سے اجتناب لازم ہے۔

راقم ۔ سمجھانے سے تمہاہین سروکار

بقلم ایچ - اے - بدر
خوش باش لکھنو

بیکار کی تو تو مین مین

مکرمنا اودھ پنچ۔ تسلیم۔ ہم نہین سمجھتے کہ آپکے قابل نامہ نگار ایک فضول بحث مین حصہ لیکر کیون تضیع اوقات فرمارہے ہین داغ کو زاغ سے تشبیہ دیکر مخالفین ہی اپنے دل مین خوش ہوتے ہونگے مگر انصاف پسند حضرات تو کبھی اسکو اچھا نہ کہینگے۔ جب داغ مرحوم نے کبھی اپنے جیتے جی اپنی خوبی شمائل پر ناز نہین کیا تو مخالفین کی سب لعن طعن سراسر بیجا ہین۔ خود انکے کلام سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے کو ایک بدصورت اور کریہ منظر آدمی سمجھتے رہے ہے انکے ثبوت مین مصنف موصوف کا یہ مصرع کافی ہے ؏

جسے داغ کہتے ہین ہے تو وہی روسیاہ کا نام ہے۔ جب وہ خود اسکا اعتراف کر چکے تو اب پھر کیا کہنے کی ضرورت باقی رہی جس بات مین انھون نے عالمگیر شہرت حاصل کی وہ کلام کی خوبی اور طبیعت کی روانی تھی جسکا تعلق ذرہ بھر بھی خوبصورتی سے نہین ہے شاعر ہونے کے لیے خوبصورتی کوئی ضروری چیز نہین ہے۔ سلف سے آجتک کسی استاد شاعر کو اپنے خوبصورتی پر نازان نہین سنا۔ معترضین کا اعتراض اس بارہ مین نہایت مہمل اور بار دہوا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہین کہ ایک زمانہ کا خبط مین مبتلا ہے۔ کوئی انھین زاغ بناتا ہے۔ تو کوئی لونڈر کہتا ہے یہ سب تماشے ضرور جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کیواسطے اڑائی جا رہی ہین۔ عقلمندون کا یہ مقولہ نہایت صحیح ہے کہ باکمال لوگ محسود خلائق ہوتے ہین۔ حسد وہ برا مرض ہے جو چشم بصیرت کو اندھا کر دیتا ہے۔ اچھی چیز بھی نظر مین بری معلوم ہوتی ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے خوب کہا ہے ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے است
گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

داغ اگر خوبصورتی مین طاؤس بھی ہوتے تو حاسدین کی نظر مین زاغ سے بدتر تھے۔ کمال فن جسکا نام ہے وہ ان تکلفات سے ہمیشہ بری رہتا ہے ہمنے جسقدر باکمالونکو ابتک دیکھا ہے انمین سے کسی ایک کو بھی حسین نہین پایا۔ حسن قدرتی جوہر ہے کسی [illegible] نہین جسکو جیسا بنا دیا ویسا ہی رہیگا اگر کوئی کوشش اور محنت سے خوشرو بننا چاہے تو یہ خیال محال ہے۔ زمانہ کے دانشمند اس رائے پر متفق ہین کہ عورتون کو زیور حسن و عصمت اور مردونکو زیور علم و فضل کی ضرورت ہے۔ پھر اگر داغ حسین نہ تھے تو کیا قباحت تھی۔ موجودہ

عارضی ہڑتال

سردست تو بالون کی صفائی ہی پھر بوقت فرصت اپنے بڑھتے رہین گے

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۵ء

اس ہفتہ کے تار علاوہ جاپان اور روس کی جنگ و جدل کے حالات کے بہت کچھ ہماری سرحدی حفاظت سے متعلق اور وہ اس قابل ہین کہ انکو ناظرین پڑھین اور اچھی طرح تمام نکات اور اشارات کو یاد رکھین۔

سرحد افغانستان اور روس کے اندیشہ دست درازی سے متعلق جو مسٹر بالفور نے حال مین ارشاد فرمایا کہ اگر روس زمانہ امن مین افغانستان کی طرف ریل بڑھانے مین رکا جائے تو برطانیہ کی جنگی طاقت دیکھتے کسی طرح بعید نہین سکتا برطانیہ مشرقی مقبوضات پر اسی طرح قائم رہے گی جس طرح دیگر نوآبادیون پر قائم ہے۔ اسی کی امید ہر معاملہ فہم اور انگریزی مدبری سے باخبر اور مصلحت اندیش خیرخواہ ملک وہی خواہ سلطنت کو ہو سکتی تھی اور اطمینان دلی ہو سکتا تھا ہم سمجھتے ہین اس تقریر سے اس حکمت عملی کی جھلک ضرور ظاہر ہوتی ہے جسکی منتظر بہت سی آنکھین اور بہت سے کان اس زمانہ مین تھے اور جاننا چاہتے تھے کہ آجکل یورپ کے پولیٹکل افق پر جو دھوان دھار تاریکی ظلمت فشان ہے اور جس مین مصافحہ ہاتھ کو ہاتھ مشکل سے سوجھتا ہے اسکا اثر خلقی طور پر اس انگریزی مقبوضہ ہند کی سرحد پر کس رنگ ڈھنگ کا ہے بہر کیف ہمارے مدبران قلم و ہند جنکے ہاتھ ملک کا امن اور امان سپرد ہے مستحق مبارکباد ہین کہ انکی رائے اور کارروائی انگلستان کی خلقی خبرداری اور ہوشیاری سے بخوبی منطبق ہے۔

عہدنامہ کابل جسکا انتظار ہر شخص کو خلقی طور سے ہے اور جسکا وعدہ وزرائے انگلستان نے کیا تھا ہنوز باوجود مہلت کافی مقتضی ہونے کے پیش نہین ہوا۔ مگر کہا جاتا ہے انگلش عہدنامہ اور اسکا ترجمہ فارسی اُنکے پاس پہونچ گیا ہے۔ غالباً اُسکے شائع ہونے مین بہت کم مہلت رہی ہے۔

گنیش پرشاد سنگھ کوتوال لکھنؤ جو زمانہ سر انٹنی مکڈانل مین اپنے مظالم اور اپنی وحشی اعمال کی بدولت کیفر کردار کو پہونچ گئے تھے انکی نسبت تازہ خبر یہ معلوم ہوئی ہے کہ افسوسناک حالت مین مبتلا ہین کچھ دن ہوئے وہ ایک قیدی کو مجسٹر سے نکلوا دینے کی علت مین عدالت سٹی مجسٹریٹ مین پیش ہو انھون نے عدالت مین ہلڑ مچایا اور کلرک اور ہیڈ کورٹ کو گالیان دین اور کورٹ انسپکٹر سے لڑنے پر آمادہ ہوئے اور عدالت سے کہا کہ میری بڑی بدنامی ہے کہ مین اپنی جائداد کے لیے کوتوالی جا کر کوتوال کی صورت دیکھون۔ چنانچہ وہ جیل نے بھیجے گئے۔ وہان سے فرار کی کوشش کی وجہ سے پاگلخانے بھجوائے گئے وہان تصدیق ہوئی کہ وہ مجنون ہین۔ کیا خوب انجام ہوا۔

اخبار وکیل امرتسر نجاست سگ کے بارے مین یون اظہار ترجیح فرماتے ہین۔

احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شکار اور گھر اور کھیت وغیرہ کی حفاظت کے لیے کتا پالنا درست ہے اور کتے کا شکار کیا ہوا جانور کھانا بھی درست ہے بشرطیکہ کتا اپنے مالک کے پاس شکار کو سالم لے آئے اور خود اسمین سے کچھ نہ کھائے۔ اگر کتا کسی برتن مین منھ ڈالدے تو اُسے سات دفعہ دھونا چاہیے اور ایک دفعہ مٹی سے مانجنا بھی ثابت ہے۔ امام شافعی و امام حنبل کی رائے یہ ہے کہ ان ہی سات دفعہ مین سے ایک دفعہ مٹی سے ملکر پانی بہا دینا چاہیے نہ کہ سات مرتبہ پانی سے دھوکر آٹھوین مرتبہ مٹی ملکر اُسے دھونا واجب ہے مگر مذکورہ بالا دونون امامون کو کتے کے نجس العین ہونے مین اتفاق ہے لیکن امام مالک اُسے طاہر مانتے ہین۔ ہان اگر وہ کسی برتن مین منھ ڈالدے تو اسے سات دفعہ دھونا چاہیے امام ابوحنیفہ اسکے لعاب کو نجس کہتے ہین اور جس برتن مین وہ منھ ڈالدے اسکے ایک دفعہ ہی دھونے کو کافی سمجھتے ہین جو لوگ اُسے طاہر جانتے ہین اسکے منھ ڈالے ہوئے برتن کو محض احتیاطاً دھونے کا حکم دیتے ہین کیونکہ وہ نجاست و مردار کھاتا ہے اسکے لعاب سے ایک قسم کی سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔

شیخین حدیث اور امام احمد اور دیگر محدثین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص شکار یا حفاظت کے سوا اور کسی غرض سے کتا پالتا ہے اُسکے نامۂ اعمال سے ثواب کی مقدار روزانہ کم ہوتی رہتی ہے اس حدیث سے فقہائے بلا ضرورت کتا پالنے کو مکروہ مع الجواز ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ اگر کتا پالنا حرام ہوتا تو بدون استثنا اسکے پالنے کی شریعت مین ممانعت ہوتی۔ لیکن ایسا نہین ہے۔ وجہ کراہت مین بھی لوگون کو اختلاف ہے۔

مختصر یہ ہے کہ جو لوگ کتا بضرورت پالین انکو چاہیے کہ برتنون کو اس سے بچائین اور جب وہ کسی برتن مین منھ ڈالدے تو اُسے سات دفعہ خوب دھوئین۔ اگر پانی مین تھوڑا سا نمک سلیمانی ڈالکر ان چیزون کو دھو ڈالین تو اور بھی اچھا ہے کیونکہ اسطرح سے جو کچھ اسکے لعاب کی سمیت ہوگی وہ بھی دور ہو جائیگی۔

تازہ تار کی خبرین یہ آئی ہین۔

۱۱ مئی۔ لندن۔ جنرل لینوچ اطلاع دیتے ہین کہ غنیم نے ۷ تاریخ کو ہمارے داہنے بازو پر حملہ آورانہ پیشقدمی کی تھی جو رد کر دی گئی۔

مسٹر ہاب ہوس نے دریافت کیا کہ آیا مسٹر بالفور روس کو ایران کے متعلق ویسی ہی اطلاع دینگے جیسی انھون نے افغانستان کی نسبت دی تھی۔ مسٹر بالفور نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہوس کے بعض ممبرون کا خیال ہے کہ مین نے ہندوستانی سرحدی خطرہ کا جو ایک خفیف اندازہ کیا ہے وہ ایسا ہے جس سے باقاعدہ فوج کا ایک بہت بڑا حصہ گھٹایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر لارڈ کچنر کے مطالبہ کی تجویز تکمیل عمل مین آئی تو بہت بڑی تخفیف غیر ممکن ہوگی۔ مین ہندوستان کے مسئلہ کو نہایت سنگین خیال کرتا ہون۔ اگر کسی غیر سلطنت نے ہندوستان کی تسخیر کے لیے جنگ کی تو اگرچہ وہ ابتدائی حالت مین کیسی ہی سست کیون نہو لیکن ہمارے ذرائع کو نچوڑ لیگی اور اسکے لیے ایک بہت بڑی باقاعدہ فوج درکار ہوگی۔ ایران کے مسئلہ پر ہرچند ہماری توجہ بابسائل ہوگی لیکن میرے خیال مین وہ ایسا ضروری نہین ہے جیسا ہندوستانی سرحد کا معاملہ ضروری تھا آخر مین انھون نے کہا کہ مین اسکو صحیح نہین خیال کرتا کہ ہندوستان پر ایران ہوکر حملہ ہوگا لیکن مجھکو اس سے انکار نہین کہ افغانستان کے مغربی اور جنوبی ملک مین خطرہ کا اندیشہ نہ ہوگا۔

صاحب شحنہ ہند نمونہ اخبار طلب کرنیوالون کی نسبت حسب ذیل لکھتے ہین۔

ان بدمعاشون نقافیون نے ناک مین دم کر رکھا ہے بیکنے پیرے ذیل القاب لکھکر اخبار والون کو دھوکا دیتے ہین کہ آپکا اخبار ایسا اور ویسا اور مین اسکا خریدار ہون تو ایسے کا تیسا۔

راقم بیر سنگھ ولد لکھپت سنگھ رئیس الکوٹ اضلاع الموڑا قوم ویش

اور آپکا اخبار تمام اخبارون کا قبلہ گاہ ہے۔ نمونہ ضرور ضرور رحمت فرمائیے درخواست خریداری آیندہ بھیجی جائیگی۔

راقم تیغ خان ولد جہلا خان ترکمان رئیس رد پٹہ۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدمعاش ایک ہی قسم کے ہین اور بہت اخبار و نکو ہمیشہ درخواستین بھیجکر مفت اخبار منگواتے اور خاموش ہو جاتے ہین پھر دوسرا گھر جا دیکھتے ہین سیکڑون درخواستین ہمارے پاس آتی ہین جو عنقریب شائع کیجائینگی امید ہے کہ ہمارے تمام ہمعصر ایسے بھکمنگون بدمعاشون کے نام مشتہر کرینگے تاکہ انکو عبرت ہو۔ ایک ایک نام کی درخواستین بہت سے اخبار و نمبر نکلین گی۔

اشتہار

نیرنگ افغان یعنی قومی اور ملکی تاریخ افغانستان

خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہی کہ مندرجہ عنوان تاریخ افغانستان تمام وکمال چھپکر تیار ہوگئی ہی - اس تاریخ کو احقرنے بعد بڑی تحقیقات کے تالیف اور تصنیف کیا ہی جب ناظرین خرید فرماکر ملاحظہ کرینگے تو انکو معلوم ہوجایگا کہ افغانستان کی پولیٹکل اور قومی تاریخ اس سے بڑھکر مبسوط اور مکمل آجتک اُردو زبان مین نہ تھی - اس تاریخ کے لکھنے سے یہ مقصود تھا کہ روس و انگلستان کے درمیان جو افغانستان ہوگیا ہی تو اسکی آیندہ حالت کیا ہوگی اسکی بخوبی تشریح کیگئی اور اسکے علاوہ اور بڑے بڑے مقاصد ملکی پر بحث ہوئی ہی جسکے بیان کی اس مختصر اشتہار مین گنجائش نہین پائی جاتی مگر راقم مناسب سمجھتا ہی کہ ذیل مین بعض بڑے اور اہم مقاصد کی فہرست درج کرے تاکہ اس کتاب کی قدرومنزلت ظاہر ہوجاے - اسکا حجم ستائیس جزو ہی اور اسمین ایک نقشہ بھی شامل ہی اور دو عکسی تصویرین امیر حبیب اللہ خان اور امیر عبدالرحمن خان بھی - اسکی قیمت علاوہ محصولڈاک تین روپیہ ہے -

فہرست مضامین

(۱) دیباچہ متضمن باین مضمون کہ تاریخ کیونکر تصنیف ہوئی (۲) مقدمہ تاریخ باین بیان کہ اُصول تاریخ نویسی کیا ہین (۳) جغرافیہ افغانستان (۴) افغانون کے نسب کی تحقیق اور قومی اور ملکی تاریخی حالات (۵) بابر اور اسکی اولاد کے زمانہ مین افغانستان کی حالت (۶) میرویس کے حالات اور اُنکے زوال اور عروج کے نتایج پر بحث (۷) احمد شاہ درانی اور اسکی اولاد کی سلطنت کا بیان اور اس امر پر بحث کہ ایران اور افغانستان اور فرانس اور روس کے متعلق اس زمانہ مین کیا تھی اور بہ ضمن اسکے عہدنامجات کا اندراج جنمین وہ عہدنامہ بھی ہی جو نپولین اعظم اور فتح عالیشاہ کے درمیان ہوا تھا اور وہ بھی جو اپن اور روس نے بمقام ترکمانچی کیا تھا (۸) بارکزئیون کے عروج کے بیان مین (۹) حکومت بارکزئی - (۱۰) شاہ شجاع اور انگریزون کا ملک کابل پر چڑھائی کرنا (۱۱) اور امیر دوست محمد خان سے جنگ کرنا - پھر اُس جنگ کے نتایج پر بحث (۱۲) امیر دوست محمد خان کے حالات اور اس مابین مین جو عہدنامے ہوے انکا اندراج (۱۳) اکبر خان کے حالات (۱۴) امیر شیر علیخان کے حالات (۱۵) امیر یعقوب خان کا حال (۱۶) امیر عبدالرحمن خان کی سرگزشت (۱۷) امیر عبدالرحمن خان کے عہد امارت مین کیا ہوا (۱۸) روس اور انگلستان کے حد پر افغانی مقامات کون کون ہین (۱۹) امیر حبیب اللہ خان کی امارت - (۲۰) امیر حبیب اللہ خان کا فرمان (۲۱) امیر حبیب اللہ خان کے حالات اور یہ کہ انکی حکومت کیوقت ملک کی کیا حالت تھی (۲۲) اٹھتیس پیشینگوئیان کہ افغانستان کی آیندہ حالت کیا ہوگی (۲۳) روس کیواسطے وسط ایشیا اور انگریزون کیواسطے ہندوستان مین رہنا چاہیے اور ان دونون کی حکومتون کے حالات (۲۴) سر لیپل گریفن کا ایک مضمون معہ ایک روسی افسر کے مضمون کے وغیرہ وغیرہ -

جن صاحب کو اس کتاب کی خریداری منظور ہو وہ قصبہ موہان ضلع اناؤ مین خط بھیجکر مصنف سے طلب کرلین اور یہ بھی واضح ہو کہ ابھی مصنف کے پاس چند جلدین کتاب حقائق المذاہب کی جو اسلام کے مختلف فرقون کے حالات مین خصوصاً شیعہ وسنی کے فرقون کے پیدا ہونیکے متعلق لکھی گئی تھین موجود ہین - قیمت اب ایکروپیہ علاوہ محصول ڈاک کے ہے -

کتاب نیرنگ افغانستان دفتر اودھ پنچ سے بھی مل سکتی ہی -

المشتہر
سید محمد حسین اغلب موہان ضلع اناؤ

خبرین

۷ مئی۔ لندن۔ جاپانی تارپیڈو کشتیان ولاڈی واسٹاک سے کل ہوکیڈو کے ساحل پر نمودار ہوئین اور ایک چھوٹے بادبانی جہاز کو جلا دیا۔ ملاح بچکر نکل گئے مگر کپتان جہاز قید کرلیا گیا۔

۷ مئی۔ لندن۔ ان تارپیڈو کشتیون کی اور کوئی خبر نہین آئی جنھون نے بادبانی جہاز کو جلا دیا تھا

روزڈسٹ ونسکی کی نقل وحرکت کی تاخیر سے ٹوکیو مین اس بات کا شبہ کیا جاتا ہی کہ اگر وہ شمالی جانب بڑھین گے تو فوراً لڑائی ہوگی۔

۷ مئی۔ لندن۔ زار روس نے ایک ہزار ایک سو پچاس کیڈٹون کو زارسکو سیلو مین اڈریس کیا جسکو افسرون کے درجہ پر ترقی دی گئی ہی اور بیان کیا کہ انکو معمول کی نسبت چار مہینہ قبل ایسے ترقی دی گئی ہی کہ منچوریا مین افسرون کا نقصان جاری تھا۔

۷ مئی۔ لندن۔ جاپانی تنگہاے شمال کو بڑھے اور غنیم کے رسالہ کو منتشر کردیا اور کانتیالی پر قبضہ کرلیا جو تنگھا کے شمال مین آٹھ میل پر واقع ہی۔ انھون نے یکم تاریخ کو فکومان سے فینچا کی جانب پیشقدمی کی اور غنیم کو ۴ تاریخ نول اسیاتو اور تاسیاتون مین منتشر کیا جو فکومان سے شمال مشرق مین تیس میل ہی اور اسی تاریخ کی شام کو پیاؤتون پر قبضہ کرلیا

۷ مئی۔ لندن۔ روٹر کو معلوم ہوا ہی کہ جاپانیون کو خاص شکایات بے تعلق سواحل سے بالٹک بیڑہ کے سامان رسد اور کوئلہ کی نسبت ہین۔

جاپانی آہستہ اور یقینی نقل وحرکت کرتے ہین اور انکے اگلے مورچون کی آڑ مین اسقدر صعب گزار ہین کہ رسالہ کو کوئی بات دریافت نہین ہوسکتی ہے

۷ مئی۔ لندن۔ روسیون نے [illegible] کو چھوڑ دیا ہی اور ایک دوسرے خلیج کے جنوبی جانب [illegible] بیان فرانسیسی بحری جہاز پہنچے ہین۔ ایڈمرل روزڈسٹ ونسکی نے بیان کیا کہ مین فوراً یہان سے روانہ ہونیوالا ہون۔

ہرچند جاپانی سفیر [illegible] نے کوئی باقاعدہ اعتراض فرانسیسی گورنمنٹ کے سامنے پیش نہین کیا لیکن ان سہولتون اور آسانیون کو ظاہر کردیا ہی جو روسی جہازون کو ہندوستانی چین مین جمع ہونے اور سامان رسد لینے کی نسبت دیگئی ہین ایم ڈلکاسی نے انکو اطمینان دلایا کہ فرانس احتیاط کے ساتھ بے تعلقی کی حکمت عملی کا لحاظ کریگا۔

اسٹینڈرڈ بیان کرتا ہی کہ یہ کوئی مقام استعجاب نہین ہی کہ جاپانی اس اعانت سے سخت برہم ہین جو غنیم کو دی گئی ہی لیکن امید ہی کہ وہ اس قسم کی کارروائی سے اجتناب کریگا

وہ لکھتا ہی کہ ٹوکیو سینٹ پیٹرسبرگ کو جنگ مین ان جدید باتون کے داخل کرنے سے [illegible] دیگا جو نہایت عظیم الشان ہین۔

انگلستان مین کسی کو اس بات کا خیال نہین ہی کہ جاپان عہدنامہ کی شرائط سے بیکنش ہوجائین۔ اتحاد کا قائم رہنا صرف اس بات پر منحصر ہی کہ برطانیہ اور فرانس اپنے اپنے دوستون کو مدد دینے سے باز رہین اور برطانیہ عظمی کے لوگ فرانس کی حالت سے بیخبر و سسر رہین کہ وہ بے تعلقی کی حکمت عملی کو نہایت سختی کے ساتھ نباہیگا۔

۹ مئی۔ لندن۔ فرانسیسی الزامات نقض بے تعلقی کے سخت مخالف ہین کہ جیسے روزڈسٹ ونسکی بغیر اطلاع کمارنگ مین داخل ہوئے ہین ہمنے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا اور اب ہمارا قطعی ارادہ ہی کہ جب کبھی روزڈسٹ ونسکی فرانسیسی دریاؤن مین جانے کا قصد ظاہر کرین تو فوراً انکی طرف نقل وحرکت کیجاے۔

مسٹر بالفور نے بیان کیا کہ جسوقت روزڈسٹ ونسکی کے خلیج کمارنگ مین موجود ہونے کی خبر معلوم ہوئی معاً سینٹ پیٹرسبرگ کو یادداشت بھیجی گئی کہ زار روس نے حکم دیا کہ فوراً خلیج کمارنگ کو چھوڑ دین۔ اسکے بعد خبر آئی کہ روسی جہازات خلیج ہنکوہی سے شمال مین چند میل پر ہین اسپیر ایڈمرل جان کو ہیرس روانہ کئے گئے اور انھون نے روزڈسٹ ونسکی کو وہان موجود پایا اسکے بعد گورنر ہندوستانی چین نے جسکو اس بات کی ہدایت تھی کہ وہ دیکھے کہ بے تعلقی کی حکمت عملی کا لحاظ کیا جاتا ہی یا نہین رزیڈنٹ یتھرنگ کو روانہ کیا کہ وہ روزڈسٹ ونسکی سے روانہ ہونے کو کہے اور انھون نے وعدہ کیا کہ ۲۔ ۱۰ حال کو وہان سے روانہ ہوجائین گے

ان خبرون کے متعلق جنمین بیان تھا کہ فرانسیسی حکام نے کمارنگ مین روسیون کو مدد دی۔ مسٹر بالفور نے بیان کیا کہ مجھکو اطلاع دی گئی ہی کہ صرف دو فرانسیسی جہاز وہان موجود تھے اور انمین سے کوئی سرکاری نہ تھا بلکہ فرانسیسی کمپنی کے انتظام دار تھے۔

۱۰ مئی۔ لندن۔ روسی اپنے صدر اسپتال کو ہاربن سے آنزوسے بیکا لیا کو منتقل کرنیوالے ہین۔

گروبیکال ریلوے کی آمدورفت ایک طوفان کی وجہ سے بند ہے۔

ایڈمرل روزڈسٹ ونسکی جو کیپ روزنگ بروتنگ کے متصل سفر کررہے تھے۔ آج مع تمام بیڑہ جہازات کے روانہ ہونگے

بوگتاف کا بیڑا روزڈسٹ ونسکی کے بیڑہ سے ایک بے تعلق بندر مین مل گیا ہے۔

۱۰ مئی۔ سنگون۔ ایک اور روسی اسکواڈرن جسمین چار جنگی جہاز۔ ایک کروزر پانچ باربرداری اور ایک ٹگ بوٹ تھے گزشتہ ہفتہ ملاکا اسٹریٹ مین داخل ہوتا نظر آیا تھا وہ ایک صف مین چل رہے تھے اور انھا جہاز کو سلامی دینے سے انکار کیا

۹ مئی۔ لندن۔ کلیساے برلن کے ایک سواخبار نے قیصر جرمن کی ایک دلچسپ تقریر شائع کی ہی جو انھون نے بحری رنگروٹون کے سامنے ۵ مارچ کو کی تھی جسمین ہز مجسٹی نے بیان کیا کہ مجھے اندیشہ ہی کہ جرمن فوج مین بھی دہریت پھیلتی جاتی ہی اور مجھکو امید ہی کہ کسی روز اسکو ویسی ہی سزا ملے گی جیسی روس کو جاپان کے ہاتھ سے مل رہی ہی جو مثل اٹلی اور نپولین کے بطور خدائی تازیانہ کے کام کررہے ہین۔

۱۱ مئی۔ لندن۔ سینٹ پیٹرسبرگ مین روزڈسٹ ونسکی اور نیبوگٹاف کے بیڑون کے باہم شریک ہونیکی خبر کی کوئی تصدیق نہین آئی۔

۱۱ مئی۔ لندن۔ مسٹر بالفور نے کہا کہ میرا خیال ہی کہ بوجہ ترقی تعداد تارپیڈو کشتیون اور تہ آب چلنے والے جہازون کے برطانیہ پر حملہ کا ہونا غیر ممکن ہی لیکن میری راے یہ ہی کہ اگر روس زمانہ امنیت مین افغانستان کی جانب ریل بڑھانے سے روکا جاوے تو یہ امر برطانیہ کی جنگی طاقت سے بعید نہین ہی اور اس کام کیلئے اسکو فوجی انتظام کی تجدید کی ضرورت نہوگی اور وہ مشرقی مقبوضات پر اسی طرح قائم رہیگا جس طرح وہ برطانیہ اور اپنی نوآبادیون پر قائم ہے

ہندوستان کے مسئلہ حفاظت مین ایک ضروری امر باربرداری اور رسد رسانی ہی لیکن اگر افغانستان تک کسی ریلوے کی تعمیر کی کوشش کیگئی تو ہندوستان کے قلب پر ایک سخت گھونسہ پڑیگا اور خیال کیا جائیگا کہ وہ براہ راست چھیڑنے کی کارروائی ہی۔ اگہنے غلطی یا حماقت سے ذرا بھی افغانستان کے جذب کرنے کی اجازت دی جیسی روس نے وسط ایشیا مین خوانین کی ریاستون کی نسبت کی ہی تو برطانیہ کو ایک بہت بڑی فوج رکھنا پڑیگی انھون نے لارڈ کچنر کی راے کا ذکر کیا جسمین لارڈ ممدوح نے ظاہر کیا ہی کہ ہندوستان کو اول سال کی جنگ کے لیے آٹھ ڈویژن فوج کی مدد کی ضرورت ہوگی۔ انھون نے اطلاع دی کہ بحری ڈیفنس کمیٹی کو اس بات سے اتفاق ہی کہ برٹش تجارتی بندرگاہون کی حفاظت کے لیے تہ آب سرنگون کا طریقہ ضروری نہین ہی۔ مسٹر بالفور کی راے تھی کہ محاصرہ اور سرنگونکے استعمال کے معاملہ پر ایک ثالثی عدالت مین غور ہونا چاہیے

سر ایچ کیمبل بینرمین نے انکے ضروری اور اطمینان دلانیوالے بیان پر مبارکباد دی جسنے بہت بڑا تردد رفع کردیا۔

(اودھ اخبار)

تصفیہ جاپان

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

آثار ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء

یہ راے قرین صحت معلوم ہوتی ہے کہ جنگ وجدل بحری مین روس جان بوجھ کے مقابل کو راہ دیتا ہے تاکہ جاپان کو علاوہ نقصان مالی کے اوسکے ہوش وخرد بھی مین تفرقہ ہوسکے ہی ہو جاے اور اوسکی فوج اس طول جنگ سے اکتا جاے۔ داخل سلطنت مین عسرت ہو۔ اور آخر کو دوالہ نکل جاے۔ مگر جاپان بھی اس گرگ کو پہلے سے سمجھا بیٹھا ہے اور جو سبب چین اور حقیقی جوہر اوائل مین دکھائی تھی ابھی تک دکھاے جاتا ہے اور اسطرح روس کی اس راے کی تصدیق کرتا جاتا ہے۔ چنانچہ حال کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸ اماہیون کو جاپان نے [illegible] سے اون روسی کالمون کو پسپا کر دیا ہے [illegible] کے قریب تھین جو جنوب کیجانب ہین اور ۵۰۰۰ روسیون پر [illegible] مین پر حملہ کیا۔

شاہ کوریا کو جاپانی جاپان لیجانے والے ہین۔ اس سے روسکو مخالفت ہے۔

وکٹوریا موریل ہال کلکتہ کیواسطے بندوبست ہوا ہے کہ ہندوستان ہی سے سنگ مرمر لیا جاوے۔

بنارس پر کیا موقوف بازاری لوگون کو عموماً خیال ہے کہ طاعون رنڈیون سے کم ملاقات رکھتا ہے ایک صاحب کا بیان ہے بنارس دال منڈی مین جہین طوایف اکثر رہتی ہین کوئی واقعہ طاعونی نہین ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ اول عطر پھول خوشبویات سے صفائی رہتی ہے دوسرے نغمہ سرود ہوتا ہے جو باعث تقویت روح ہے تیسرے مکان بود وباش بالاخانے پر رہتا ہے جہان چوہے کم آتے ہین۔
مگر پیر مرد کہتے ہین کہ چونکہ دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند اسدہا و دیگر عوارض خود ہی موجود رہتے ہین اس لئے طاعون کو وہان جانے کی ضرورت نہین۔

چندان کہ توان خیال کردن
غم بر دل ناتوان رسیدہ

ہندوستان جیسا کچھ زمانے کے ہاتھون برباد ہوا علوم فنون طرز تمدن تہذیب وشایستگی مین ایسی شکست کہ جیا کی امید نہین۔ دہلی اور لکھنؤ جیسے کچھ مشہور معروف تھے ویسے ہی مشکل سے صرف ایک چیز یعنی ملکی وقومی زبان جسکو اردوے معلی کا خطاب حاصل ہے اب تک انکی خصوصیتین قایم کئے ہوے تھی لیکن افسوس صد افسوس کہ اب اوسکی بھی خیر معلوم نہین ہوتی۔

دہلی اور لکھنؤ ہی کی زبان کو مستند ہونے کا فخر حاصل ہے اور شاعری ہی ایک ایسی صنف ہے جسکی بدولت وہ اب تک زندہ شمار ہوتی ہے اور باوجود یورپین اسٹیج کا راگ گاتے رہنے کے اب تک نئی یا پرانی کوئی ہستی اس دائرہ سے الگ نہین ہو سکتی مگر چند برسون سے ہمکو ایسے آثار نظر آتے ہین کہ [illegible] جو کچھ سرمایہ ناز رہ گیا ہے اب وہ بھی گھٹنی ہونے والی ہے۔

تھوڑا زمانہ ہوا موت نے ہمارے استاد حضرت [illegible] کو ہم لوگون سے جدا کر کے گویا آفتاب شاعری کو مغرب عدم مین چھپا دیا ہنوز اونکے صدمہ مفارقت سے دل چور چور ہی تھا کہ فصیح الملک حضرت داغ دہلوی نے دنیا سے کنارہ کیا اس مصیبت کو چند روز ہی نہ ہوے تھے کہ باد مخالف کا ایک اور جھونکا آیا اور شمع شبستان بزم شاعری کو خاموش [illegible] یعنی مداح رسول کریم علیہ السلام جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی نے بھی عالم آخرت اختیار کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ممالک مغربی وشمالی ضلع مین پوری کے عرصہ دراز سے نامی وکیل اور علاقہ دار تھے۔ اور بہت اچھے شاعر تھے۔ تمام عمر بجز کلام نعتیہ کے دوسرا طرز سخن مرغوب خاطر نہوا اور کلام بھی تمام خوبیہاے شاعرانہ سے مملو تھا آپ ذی علم متقی وعاشق رسول اللہ تھے نعتیہ کلام آپکا سالہا سال سے ایسا مقبول ہوا کہ محتاج بیان نہین آپکے مطبوعہ کلام [illegible] صبح تجلی۔ سراپاے رسول کریم۔ چراغ کعبہ۔ مثنوی شفاعت ونجات۔ نظم دلپذیر وغیرہ مشہور ہین۔ آپ کا اس دار فانی سے رحلت فرمانا کوئی معمولی بات نہین آپکی وفات سے عاشقان کلام کو جسقدر مصیبت کا سامنا ہوا ہو حق بجا ہے لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے آپکی مفارقت سے مسلمانون کی قومی جمعیت کے شیرازے کو بہت بڑا صدمہ پہونچا کیونکہ باعتبار کمال شاعری اگر آپ ایک فصیح وبلیغ شاعر تھے تو بمناسبت اپنے اخلاق حمیدہ واوصاف پسندیدہ کے ایک متقی وپرہیزگار بزرگ تھے ایسے باکمال کا دنیا سے اوٹھ جانا ایک بڑی مصیبت کا سامنا ہے کیونکہ زمانے کا رنگ دیکھتے ہوے یہ امید نہین کیجاتی کہ ایسے باکمال حضرات پھر پیدا ہوسکین خدا اس باکمال بزرگ کو اپنے جوار رحمت مین جگہ دے اور پس ماندون خصوص دونون صاحبزادون مولوی نور الحسن صاحب بی۔ اے۔ وکیل و انوار الحسن صاحب بی۔ اے۔ وکیل۔ کو صبر جمیل عطا فرماے آمین ثم آمین۔

قطعہ تاریخ وفات

محسن کاکوروی شد ز سرود ار البقا
از دل ما راحت وصبر وسکون برد آہ آہ

ہاتفی از غیب با امید سال رحلتش
گفت۔ شیداے رسول مجتبیٰ مرد آہ آہ
۱۳۲۳ھ

بقلم سید محمد علی آسی لکھنوی

خبرین

پلیگ کا علاج

جسکو ہر شخص ہر جگہ اور ہر وقت خود کر سکتا ہے۔

جب سردی لگ کر بخار آوے [illegible] اوسکی علامت سمجھے [illegible] سردی نہین لگتی بلکہ سست خفیف سردی معلوم ہوتی ہے یعنی صرف دھوپ مین بیٹھنے کو دل چاہتا ہے اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد بخار آجاتا ہے اور سر مین درد ہوتا ہے اور بعض کے کسی گلٹی کی جگہ مین درد محسوس ہوتا ہے اور پھر گلٹی نمودار ہو جاتی ہے بعض کے پہلے گلٹی معلوم ہوتی اور پیچھے بخار آتا اور درد سر ہوتا ہے خفیف سردی لگ کر بخار آنے کو اکثر مریض خفیف حرارت سمجھکر دھوکا کھاتے ہین اور بغیر بخار کے گلٹی نمودار ہونے کی پروا نہین کرتے) اوسی وقت دو سیر تازہ پانی مین آدھ پاؤ دہی کپڑے مین چھان کر کم وبیش قریباً دو تولہ یا آدھی چھٹانک حسب ذایقہ نمک ملا کر مریض کو پلائین۔ اگر [illegible] نہ ہوگئے ہون کہ سرد پانی ناگوار معلوم ہوے تو پانی گرم کر کے بترکیب مذکورہ بالا بنا کر پلائین۔ اگر ایک مرتبہ مین اسقدر پانی نہ پی سکین تو دو مرتبہ مین ایک ایک گھنٹہ بعد دین پھر چار پہر تک کچھ غذا نہ دیگر (اگر پیاس ہو تو خالص تازہ یا ٹھنڈا پانی دین) اسیطرح سے دو سیر پانی بنا کر دین۔ (اگر دہی موجود نہ ہو تو [illegible] چھاچھ (مٹھا) سے نمک کا پانی بنا کر دیدین) اوس کے قریباً دو یا چار پہر بعد ایک چھٹانک دھولی مونگ کی دال کو سیر بھر پانی مین حسب ذایقہ نمک کے ساتھ پکوا کر زیرہ سے بگھار دے کر اوسکا پانی

دین۔ اگر دہی و نمک یا چھاچھ و نمک کے پانی سے دست زیادہ آتے ہوں تو دھوئی مونگ کی دال اور پتلے اور باریک چاولوں کی کھچڑی بنوا کر دیں پھر دیں بہت ساگ و سبز ترکاریاں حسب ذائقہ نمک کے ساتھ پکوا کر گیہوں کی روٹی سے کھلائیں۔ اگر خفیف گلٹی ہو تو اوس پر کچھ دوا لگانے کی ضرورت نہیں ہے اس سے خود بخود گلٹی جاتی رہتی ہے صرف پتھر یا اینٹ کو گرم کر کے کپڑے میں لپیٹ کر اوس سے گلٹی کو سینکیں۔ اگر گلٹی بڑی ہو تو اوس پر سفید پتھر کا چونہ پانی میں گھول کر ٹھنڈا کر کے ضماد کر دیں اور چونہ کو پانی سے تر کرتے رہیں خشک نہ ہونے دیں۔ آٹھ برس سے بارہ برس والوں کو نصف اور پانچ برس سے آٹھ برس والوں کو چوتھائی اور اوس سے کم عمر والوں کو حسب خواہش اور شیر خوار بچوں کی والدہ کو پانی میں بنا کر دین حاملہ عورتوں کو بھی دے سکتے ہیں۔ مرض دیکھا جانے کے قریباً اڑتالیس گھنٹہ بعد تک علاج شروع نہ کیا جاوے تو مرض مشکل علاج پذیر یا لاعلاج ہو جانے کا گمان ہو سکتا ہے۔

میرے پاس ایک طبع شدہ پرچہ موجود ہے جسمیں مشرح تفصیل علاج پلیگ اور اوس سے بچنے کی تدبیر درج ہیں جن صاحبان کو درکار ہو آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مجھسے طلب فرمائیں۔

المشتہر چلپت رائے بھاٹیہ۔ ڈرگا کنڈ روڈ۔ شہر بنارس۔

۲۶ مارچ ۱۹۰۵ء

ایک تار برقی میں جو طہران کی ۱۱ ماہ حال کی مرسلہ ہے بیان ہے کہ کرنل میکمین کی مشن نے اپنا کام ختم کر دیا اور چند روز میں وہ ایران سے روانہ ہونیوالی ہے۔

۱۳ مئی۔ لندن۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس نے فرانسیسی سفیر ٹوکیو کو بذریعہ تار برقی لکھا ہے کہ ایم یونگدین کی گرفتاری کے متعلق جو جاسوسی کی علت میں ماخوذ ہوئے ہیں پوری پوری اطلاع دے اور اگر جاپانی اونکے جرم کی نسبت زبردست شہادت بہم نہ پہنچا سکیں تو وہ ایک سخت اعتراض پیش کرے۔

ایم کولاسی نے کل ڈاکٹر موتونو جاپانی سفیر پیرس سے ملاقات کی اور نصف گھنٹہ تک تنہا گفتگو کرتے رہے۔

سینٹ پیٹرسبرگ کے نظارت آفس میں اطلاع دیگئی ہے کہ بے تعلقی کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ فرانس نے اسوقت سے کوئی سرکاری کارروائی اختیار نہیں کی جبسے جاپانیوں کا اعتراض پیش ہوا تھا یقین کیا جاتا ہے کہ علاوہ کسی باقاعدہ عدم اعلان کے فرانس اپنے قواعد کی ترمیم نہ کریگا جو درحقیقت غیر دوستانہ ہی خیال نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اسکو لوگ ہر طرح نقض بیطرفی کا ایک فعل تصور کرتے ہیں۔ روسی جہازوں کے کوئلہ اور رسد لینے کے استحقاق پر بڑے استقلال کے ساتھ اصرار کیا جاتا ہے۔

سیگون فرانس سیگون میں حکام پوسٹ نے دو ہزار پانچسو صندوق روک لئے ہیں جو ہمبرگ سے جاپان کو جا رہے تھے۔ ان صندوقوں میں بم کے گولے تھے۔

۱۳ مئی۔ لندن۔ سینٹ پیٹرسبرگ میں محکمہ بحری کے گھاٹوں پر پالین کے قسم کے دو مسلح کروزر جہاز تعمیر کئے جائینگے جنکے نام اپنے اپنے طور پر ایڈمرل اور پلاڈا ہونگے۔

۱۴ مئی۔ لندن۔ سیگون میں ایک دخانی جہاز داخل ہوا جو خبر دیتا ہے کہ ۱۲ تاریخ کو ہینان کے جنوب میں چودہ تجارتی مال کی کشتیاں دیکھی گئی تھیں جنکی حفاظت دو روسی جہاز کر رہے تھے جو اسکے بعد اوسی خلیج ہونن میں لنگر انداز تھے۔

یہ دخانی جہاز اسکے تھوڑی دیر بعد روسی اسکوڈرن کے پاس سے گذرا جو شمالی جانب ایک مناسب رفتار کے ساتھ جا رہا تھا۔

جاپانی باربرداری جہاز شیو تسو مارو ۳ ماہ حال کو جزیرہ وناباہ کے متصل ایک سرنگ سے ٹکرا کر یقیناً غرق ہو گیا۔

۱۵ مئی لندن۔ ایک دخانی جہاز چیفو میں داخل ہوا ہے جو خبر دیتا ہے کہ خلیج پچلی میں جاپانیوں کا ایک اور جہاز سرنگ سے ٹکرایا اور قریب قریب اسیوقت ڈوبا ہے جب شیو تسومارو غرق ہوا تھا۔

۱۵ مئی۔ لندن۔ رویٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے بیان کرتا ہے کہ اس امر کی قطعی تصدیق ہوئی ہے کہ بالٹک بیڑہ فرانس کے دباؤ ڈالنے پر ہونکوہی سے روانہ ہوا تھا مگر اسکے بعد پھر واپس آیا اور وہاں موجود ہے۔

جاپان نے سیگون کے لئے کوئلہ کی روانگی کی اسوقت تک ممانعت کر دی ہے جبتک روسی ہندوستانی چین کے دریا میں رہیں گے۔

۱۵ مئی۔ لندن۔ برٹش مشن نے اپنا دورہ ایران ختم کر دیا ہے اسکو معلوم ہوا ہے کہ وہاں تجارت میں بہت بڑی ترقی ہونا ممکن ہے لیکن روسیوں کی انعام پروردہ تجارت مقابلہ کے گلا گھونٹنے کی دھمکی دے رہی ہے۔

۱۵ مئی۔ لندن۔ اخبار سینٹ پیٹرسبرگ کی ستوک کا بیان ہے کہ روس کو افغانستان کا کوئی دعوی نہیں ہے۔

مسٹر براڈرک نے بیان کیا کہ چین کے حاکمیت تبت منظوری کی بابت ابھی تک گفتگو ہو رہی ہے اور ہندوستانی گورنمنٹ امپیریل گورنمنٹ کی جانب سے نامہ و پیام کر رہی ہے۔

۱۴ مئی۔ لندن۔ روسیوں نے کل صبح پھر ہونکوہی چھوڑ دیا ہے اور شمالی جانب جا رہے ہیں۔

سینٹ پیٹرسبرگ میں دعوی کیا جاتا ہے کہ بیڑہ بالٹک کو فرانسیسی قواعد کی رو سے ہونکوہی کے دوبارہ دورہ کا پورا استحقاق ہے۔ کل بحث فرانسیسی جلسہ وزرا میں علت عملی بے تعلقی کے متعلق مخالفت درج ہوئی۔ ایم روویر نے بیان کیا کہ میں نے سرکاری حکام شرق بعید کو سخت بے تعلقی کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے چاہا کہ یہ مباحثہ ملتوی کیا جاوے لیکن سوشلسٹوں نے اطلاع دی کہ گورنمنٹ کے احکام سے کچھ اعتنا نہیں ہے اور انھوں نے اس معاملہ پر فوراً مباحثہ ہونے کے لئے اصرار کیا مگر جلسہ نے غلبہ آرا سے مباحثہ کا التوا منظور کیا۔

۱۶ مئی لندن۔ ایک جرمن فوج کے لیبو پر قبضہ کر لینے کی خبر آئی ہے جرمنی فوج نے وہاں اپنا جھنڈا بلند کر کے سلامی دی۔

لیبو پر جرمن والوں نے قبضہ کر لیا ہے اس سے برلن میں سرکاری طور پر انکار ہوا ہے۔

۱۶ مئی۔ لندن۔ ایک بم کا گولہ جو مقام ریگا میں کل رات کے وقت پھینکا گیا تھا اوس سے ایک پولیس انسپکٹر سخت زخمی اور ایک پولیسمین کو ہلاک کر ڈالا۔ ایک دوسرا پولیسمین جو انکے ہمراہ تھا اوسکو حملہ آوروں کا تعاقب کرتے ہوئے گولی مار دی گئی۔

۱۶ مئی لندن۔ کل رات سر ایم بھاونگری نے بیان کیا کہ ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کو ووٹ دینے کے استحقاق پر یہ شرط لگائی کہ جبتک سلف گورنمنٹ کا فیصلہ زیر غور ہو اسوقت تک انھیں یہ حق ملیگا اور غیر افریقی قوموں سے یہ شرط متعلق نہیں کی گئی۔ اسلیے انھوں نے گورنمنٹ سے درخواست کی کہ وہ ٹرانسوال کے قانون کی اس غرض سے اصلاح کریں تاکہ ہندوستانیوں کو رائے زنی کا حق حاصل ہو۔

۱۷ مئی۔ لندن۔ چوتھے بالٹک اسکواڈرن کو حکم ہوا ہے کہ ۱۴ جون کو روانہ ہونے کے لیے تیار رہے۔

جاپانیوں کا باربرداری جہاز شیو تسومارو جو ایک سرنگ سے ٹکرایا تھا ۱۳ ماہ حال کو ایسٹ اینڈ میں بیٹھ گیا۔

ایڈمرل روژدستونسکی بے تعلقی کے مسئلہ کے متعلق الجزیرہ میں پیچیدگی پیدا کرنے کے پیرایہ اہانت ظاہر کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ جو کچھ مجھے مناسب معلوم ہوگا اپنا بغیر پاس و لحاظ کے آزادی کے ساتھ کرونگا۔

۱۷ مئی۔ لندن۔ مسٹر براڈرک نے ہوس آف کامنس میں بیان کیا کہ گورنمنٹ نے اس رزولیوشن کے بھیجے سے انکار کرنے میں محض اپنی فہم و فراست پر کاربند ہوئی ہے جو ایک جلسہ کلکتہ منعقدہ ۱۰ مارچ نے پاس کیا تھا اور جسمیں لارڈ کرزن کی پالیسی پر اعتراض کیا گیا ہے۔ رزولیوشن کی اصلی ایک نقل آئی ہے جو جلسہ مذکورہ کے پریسیڈنٹ نے روانہ کی تھی لیکن اسکی نسبت کوئی کارروائی کرنا نہیں چاہتا ہوں۔

قدمون پہ سر رکھتے ہین ابھی گو ہے کچھ مزہ
پر لطف اٹھ کے پانون دبانے کے اور ہین
کھجاتے ہین طالع بیدار کی طرح
سوجائین وہ تو لطف جگانے کے اور ہین
کھلتی ہے ان سے دل کی گرہ ان سے زلف کی
پیچھے تمھارے اور ہین ٹہلنے کے اور ہین
دربان بھی یہان نہین۔ دان پہرے سنتاہے
دروازے گھر کے اور خزانے کے اور ہین
بیوی سے اور چیز۔ ہین مان باپ اور کچھ
تکیے بغل کے اور سرہانے کے اور ہین
بیٹھے لیٹے پلنگ پہ ہوتا نہین ہے کچھ
کھانے کے ڈھنگ اور کمانے کے اور ہین
چھوٹی چھوٹی ہی قانون مین یہان پر لطف
ٹھمری کے ڈھنگ اور ستانے کے اور ہین

ایک اور نئی طرح

بیٹھے بیٹھے کوئی مطلب آپ حل ہوتا نہین
بن تراشے کوئی پتھر یان کھرل ہوتا نہین
دانہ گیہون کا جب تک جا کے چکی مین پسے
نان۔ کلچہ۔ بسکٹ۔ اور روٹی ڈبل ہوتا نہین
پھر کو جب تک نہ سینچین سے کے پانی ایمان
جامن۔ املی۔ آم۔ سیتا پھل کٹھل ہوتا نہین
ان چاہون ہی کیا موقوف سب محنت کیے
باغبان کا تجربہ ہے کوئی پھل ہوتا نہین

پانچ انڈے

دے مرغیون نے جہین پانچ انڈے
رہینگے نہ توڑے بغیر انکو اب ہم
چہ سنحل [illegible] ہین پانچ انڈون کی بیٹھ
سفیدی [illegible]
بڑھانے مین [illegible]
جو زردی ہے [illegible] پانی مین رکھکر
اگر بیٹھ جائین تو لو۔ ورنہ پھینکو
مزے ہو اگر کھائین اب پانچ انڈے
کہین گو [illegible]
غلط آپ سمجھے ہین [illegible] پانچ انڈے
ابھی یہ تو انڈون ہی [illegible]
باقی جو صنعت ہے کل پانچ انڈے
[illegible] پہلے دو پانچ انڈے
دکھائین اگر تیر کر پانچ انڈے

فال نیک

نکلا جو فال ہین ہویہ میوہ رسیدہ   تشریف لانے والے ہین کوئی نور دیدہ

روزنامچہ کھنڈو

اوڑھین کیا؟ کپڑون کے سو ٹکڑے ہوئے
جاڑون مین رہتے ہین ہم سکڑے ہوئے
جب اٹھے دو دو لحاف مین ہاتھ ہے
تھرتھرانا کانپنے کے ساتھ ہے
دانت پر ہین دانت بھی بجتے ہوئے
نام تہر کا رہتے ہین بجتے ہوئے
ہاتھ آجائے اگر جلتا الاو
چاہے جی بیٹے ہاتھ پانو اپنے جلاو
ٹھنڈ وہ ہے منھ بھی دھو سکتے نہین
آنسو جم جاتے ہین۔ رو سکتے نہین
ٹھنڈ کے مارے سہے یہ رونا تھا
آنسو بن کر آنکھ مین چیپڑ جما
ٹھنڈ مین ہے تھلیون کی کیا کمی
آنسوؤن کی آنکھ مین قلفی جمی
بھاجی ترکاری کہان اب جیب ٹھی
باندھ پگڑی سر پہ اپنے لٹ پٹی
اب ذرا سرکار مین جاتے ہین ہم
صورت اپنی جا کے دکھلاتے ہین ہم
بیٹھ کر سیڑھی پہ کچھ بیڑی بھی پی
پھر جمائی اور انگڑائی بھی لی
دیکھ کر اجرے سے اک بارے کو ہم
جاتے ہین اب جھٹکے اور جھاڑے کو ہم

جب تک شے پیش کردہ کے مختلف اقسام اور اوسکے مدارج فوقیت اور مناسبت باہمی کو اکثر مقابلہ نہ کرے۔ صرف مقابلہ ہی سے اوسکی خوبی یا عیب چینی اور اوسکی مقدار کا تعین ہو سکتا ہے۔

"ایک دقیقہ سنج کو اپنے کام کی تکمیل کیواسطے قابل بنانے کے لئے لازم ہے کہ سب جنبہ داریون سے اپنی خاطر کو آزاد رکھے اور کوئی لحاظ اسکے دل مین بجز اوس شے کے جسکا امتحان منظور ہو راہ نہ پاوے۔

"کھلی ہوئی بات ہے کہ تمام مسائل جو فہم سے علاقہ رکھتے ہین اون مین تعصب یا طرفداری رائے صحیح یا حکم کو خراب کرتے ہوتے ہین اور اون سے عقلی قوا کے تمام افعال بگڑ جاتے ہین۔ علی مذاق صحیح کے معاملے مین بھی یہی حال ہے۔ پس خیالات حسن کا بھی یہی حال ہے۔ اور ان دونون مین اس خلل کا اثر روکنا صحیح اور سلیم حواسون سے متعلق ہے۔ اسی سبب سے مثل اور باتون کے اصل مذاق کے واسطے لازمی تو نہین مگر صرف قوت کے واسطے ضروری ضرور ہے۔ تمام دیگر شریف افعال ذکاوت مین اجزا کا باہمد گر آپس مین یہ رشتہ اور واسطہ ضروری ہے۔

اوحسن یا تکلفات مین اوس شخص کو کچھ بھی ادراک نہین ہو سکتا جو ان تمام اجزا کو گرفت اور باہم مقابلہ کر کے اس امر کو نہین دیکھ سکتا کہ مجموعی طور سے کل مجموع مین یگانگت اور اتحاد ہے یا نہین۔ صنعت کے ہر کام مین کوئی مقصد یا منشا یا علت غائی ضرور ہوا کرتی ہے پس اسیکا دیکھنا ہے کہ آیا وہ کسقدر اپنے مقصد یا غایت مین کم و بیش لائق یا ناقص ہے۔

دونون نے ملکے دہر مین ہلڑ مچایا ہے

تہذیب یورپ "یار ہم مین تم مین فرق بہت کم ہی۔ حضوصاً آجکل"

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سیل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے - اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ - باہر دو سائڈ کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شی نہین ہے اسلیے ہر کسی کیلیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم - ڈاکٹر ام - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی - ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرا (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ الٰہ دیوی عمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے - اسکی آنکھین حصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین - اسمین کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین دن تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکور سے صحت کلی پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار - کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لعل گھوس بہادر ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کیلیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے

راقم - خان بہادر ڈاکٹر سید محمد شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ - مین نے آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور گرینولر اپتھلمیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے - مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست و ملک نیپال -

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و تکونہ تھا - رنگ لوشن کاسٹک لوشن بوریک لوشن - سیڈ لوشن - کسی سے اسکو فائدہ نہوا - آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند -

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء

لیبرستاں۔ سخن فہم ناظرین لو اگر جنگ جاپان و روس کے نتائج پر بہا نظلین نہ بہا ا محسوس ہوتا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ واقعی ہم اس طوفان بے تمیزی کو بجائے خود تنہیر اند تماشے کی نظر سے دیکھ سکتے۔ نہ ایک فریق کی کامیابی دوسرے کی شکستیوں سے دل خوش کرسکتے ہیں بشرطیکہ وجو ہم کو مشوش کرسکتی ہے وہ روس کی شکست اور اوسکا جھنجلا کے وسط ایشیا میں فوجی کارروائی ہونیکا اندیشہ ہے جو ہر مدبر کو بجائے خود مشوش کرسکتا اور بہرکیف توجہ خاص کا مستحق ہوسکتا ہے اور اسی سبب سے جو ضمیر [illegible] طالب وطن ہوگا وہ متاسف اور متردد ہوسکتا ہے۔ جو اطمینان اور امن وامان ملک کی بہبود اور داخلی ترقیوں کی بنا ہوسکتا ہے اوس میں خلل کا اندیشہ ہے چنانچہ سرحد پورہ ل کی تازہ خبروں سے یہ مترشح ہے کہ لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر کو اس جانب توجہ خاص مبذول کرنے کی نوبت آئی ہے۔ اور کابل کے معاملات اور سرحدی فوجی طیاریوں میں بہت کچھ دولت اور جانیں خرچ کرنیکا سامان مہیا کرنا لازم آیا ہے۔ پس کون ایسا سنگدل رند عالم سوز ہوگا جو اپنے حاکموں اور ملک کو ایسے جھگڑوں میں پھنسا خوشی اور اطمینان سے دیکھ سکیگا انگریزی حکومت کی برکت اور اوسکی تدابیر ترقی ملک کی مستقل پالیسی نے ہمارے ملک امن امان اطمینان قلب کے ساتھ زندگی کاٹنے کا ممنون اور عادی بنا رکھا ہے۔ پس جو بات اسمیں مخل ہونے والی دکھائی دے اسکو کیونکر ہنسی خوشی دیکھ سکتے ہیں یا ایسے سامان کا جو ہمارے اس اطمینان کو برباد کرنے والا نظر آتا ہو کیونکر آنکھ بند کرکے خوش خوش استقبال کرسکتے ہیں۔

غرضکہ یہ سب وہ بات جو ہم کو آغا نے ایسا مکدر اور مشوش کئے ہے کہ مثل کرنے منظر ایکٹر کے نہ مشوش کی خوبیوں کو محظوظ ہونے دیتا ہے نہ کوئی لطف ڈرامے میں دیکھنے دیتا ہے۔

کہتے ہیں جب پرنس آف ویلس ہندوستان تشریف لائینگے تو صرف میونسپل کمیٹیوں اور پبلک جماعتوں سے صندوقچہ ہدیہ میں قبول فرمائینگے اور کسی درجہ کے آدمی سے گو وہ کسی درجہ اور رتبہ کا ہو کوئی تحفہ قبول نہ کرینگے۔ ہندوستانی جو زمانہ دراز سے ایسی خشک باتوں کی عادی نہیں رہے ہیں شاید اس بندوبست کو خلقی طور سے پسند نہ کریں مگر وہ [illegible] عادی ہوتا چلا ہے۔

یکم جولائی سے ڈیفرڈ تار میں ۴ ر اداکرنے پر دس الفاظ روانہ ہوسکیں گے اور زیادہ الفاظ کے تار پر ہر ۲ الفاظ کا ایک آنہ محصول دینا پڑیگا۔ مگر اس میں پتے کے الفاظ کا بھی محصول دینا ہوگا۔

سفرائے سلاطین نے متفقہ نوٹ باب عالی کو بھیجا ہے اس میں سب سلطنتوں نے باب عالی کی وہ تجویز جو مالی انتظام مقدونیہ سے متعلق کیگئی ہے جسمیں کسٹم کی زیادتی غیر ممالک کی اشیا آمد پر کیگئی ہے بایں شرط منظور کی ہے کہ مقدونیہ کے بجٹ ہر بین الاقوام کمیشن میں پیش ہوا کریں۔

ہم کو اودھ اخبار میں یہ خبر پڑھکر افسوس ہوا کہ مولوی محمد زماں خاں نے ۸ ا مئی کو انتقال کیا۔ مرحوم عرصہ سے بھوپال میں ناظم تھے اور حیدرآباد دکن میں بھی معتمد رہے تھے۔ جناب مرحوم اودھ پنچ کے بھی خریدار تھے مگر عرصہ سے خریداری موقوف تھی ہم کو اوسی وقت سے ایسے دل خوش کن اور مفرح پرچے کی طرف سے کم شوقی سے اندیشہ تھا کہ طبیعت میں یہ انقلاب اچھا نہیں۔

تازہ ترخبریں جنگ سے متعلق جو فی الحال آئی ہیں ان سے واضح ہوا ہے کہ بالٹک بیڑہ [illegible] اور جاپانی فوج سے مڈبھیڑ ہوگئی اور [illegible] شام کو بالٹک بیڑے سے ایک حصے سے آبنائے کوریا میں مقابلہ ہوا۔ جاپان نے ایک روسی جنگی جہاز اور چار دیگر جنگی جہازوں کو اور ایک مرمت کے جہاز کو غرق کردیا اور جنرل بجلکو نے کامیابی سے چھاپہ مار جاپانیوں کا راستہ اور تار دور تک کاٹ ڈالا ایک ارسالی [illegible] درست تک پہیلی ہی منتشر کردی۔

مراسلات

دار العلوم ندوہ میں فلسفہ جدید کی ضرورت

اڈیٹر صاحب

اخبار آزاد ضمیمہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء میں ایک مضمون بعنوان دار العلوم میں فلسفہ جدید کی ضرورت اور اراکین ندوہ کی غفلت۔ نوشتہ ع۔ح۔م۔ ہماری شائع ہوا ہے مضمون نگار صاحب کا یہ مضمون قابل غور اور اس لائق ہے کہ جملہ مندرجات سے بحث کیجائے۔ مگر میں اسوقت صرف عنوان مضمون سے بحث کرتا ہوں۔ نامہ نگار صاحب نے جو فلسفہ جدید کی ضرورت اور اراکین ندوہ کی غفلت کا شکوہ اور دکھڑا بیان کیا ہے وہ اگرچہ بادی النظر میں صحیح ہے لیکن افسوس ہے کہ نامہ نگار صاحب نے فہم سلیم اور طلب حال واقعی سے کام نہیں لیا ورنہ اعتراض سے پہلے یا وہ ہمارے اراکین ندوہ پر غفلت کا الزام تھوپتے میں وہ کام ایسا سہل اور چھوٹا نہیں ہے۔ اور ہتھیلی پر سرسوں نہیں جمائی جاسکتی۔ یہ ظاہر ہے کہ فلسفہ جدید کیجانب طلبائے دارالعلوم کو اوسی وقت اور اوسی حالت میں متوجہ کیا جاسکتا ہے۔ جب فلسفہ قدیم اور فلسفہ اسلام اونکو اچھی طرح سے تعلیم دیا جائے اور یہ کام آسان نہیں کہ دنوں اور مہینوں اور دو چار کتابوں کے درس و تدریس سے حاصل ہوسکے۔ بلکہ اسکے واسطے سامان وافر۔ زر کثیر۔ ہر قسم کا اطمینان۔ لائق اور قابل مدرسین کی فراہمی وغیرہ ما من الامور ہیں۔ مگر یہ بھی غور طلب ہے کہ دار العلوم کا سرمایہ جو مخصوص اس کام کے واسطے مانا ہے دار العلوم میں موجود ہے یا نہیں۔ ایسی غریب علماء کو اللہ سعیہم کی تائید زر و ہم و قلم پابند کیا کرتی ہے۔ پس جب ایسے جملہ امور سے اطلاع اور آگاہی حاصل ہوجائے اوسوقت [illegible] صاحب [illegible] یا اور کوئی اگر اراکین ندوہ کی غفلت کے متعلق خامہ فرسائی کرنیکی جرات کریں تو قابل اعتراض نہیں ہوسکتا ہے۔ اور جب ایسا نہیں ہے تو اس قسم کی تحریرات بجز اسکے کہ انکو خرافات البعیر کہا جائے۔ یا عقلا اور واقفین کے نزدیک نامہ نگاروں کی لاعلمی اور سفاہت پر دال ہوں اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ندوہ کے مواعید اور تجاویز بہت ہی اعلے پیمانہ پر ہیں اور اونکے واسطے ایک کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے اعتراضات اور نکتہ چینیاں تو اوسوقت صحیح اور درست ہوسکتی ہیں جبکہ ندوہ کی جیب و کنار میں سرمایہ وافر موجب انجام مرام اور باعث وفائے مواعید و عہود موجود ہو اور پھر بھی اراکین ندوہ اپنے مواعید کو پورا نکریں اور غفلت اور خود غرضی سے کام لیں نکتہ چینی اور اعتراض کرنیکو تو اس سے بہت زیادہ ہم بھی کرسکتے ہیں۔ ولیکن اگر یہ خواہ مخواہ اور قبل از وقت ہوں۔ ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد میں سے ایک اشاعت اسلام بھی ہے۔ مگر ع۔ح۔م صاحب غور کریں کہ ندوہ نے اوسکے متعلق کیا حال کیا بجز اسکے کہ جسقدر اسکے پاس چادر ہے اوسیقدر پانوں اوسنے پھیلائے ہیں۔ بعض مقامات پر اوسنے واعظین اور منادی بھیجے ہیں۔ ولیکن اس سے کیا ہوتا ہے۔ اگر ندوہ کے جیب و کنار میں اسوقت بعض نورانی بخوبی موجود ہوتا تو وہ ضرور اپنے واعظین اور وفود کو بلاد غیر اسلامیہ میں بھیجنے کی کوشش کرتا۔ جہاں کے لوگ اسوقت تعالیٰ سے بیگانہ ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں اور سخت ضرورت ہے کہ باقاعدہ اگر اونکو اسلام کی خوبیاں بتائی جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ فوج در فوج وہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوں (نامہ نگار صاحب یہیں گھبرا کر یہ نہ کہہ بیٹھیں گا کہ ندوہ کے

انقلاب شاعری

ڈیر پنچ - آپ جانتے دنیا مین - یکے بعد دیگرے ہی آید کا سلسلہ ازل سے جاری ہی اور ابد تک رہیگا۔ داغ دنیا کے بیت گیا کو چھوڑکر روشن کرہ آفتاب مین جا کودے انکی جگہ ملک الشعراء دہلی ہند بلیغ الملک طلیق اللسان مولوی مسٹر نواب سید میرزا اسلام الدین احمد خان صاحب بہادر آہ جیکے لیکھا جیبہ بھا بہار۔ اس فقین طبع شاعر کی دوکان شاعری مین سب ہی رنگ کا مال موجود ہی اس پیر خوش گو شیخ کا تخلص باعتبار انقلاب شاعری اور انقلاب زمانہ منقلب سنا گیا ہی۔ ادبی شیرین سے چاشنی محبت کا ذرا نقشہ لیکے طبیعت کو چیٹ پٹا بنایا ہی تحقیق کیا گیا تو غزل ذیل کا نمبر ۲ ہے جس سے اپنا پن اور کہنہ مشقی ملی جلی ظاہر ہوتی ہی لے ذائقہ لیجیے اور داد دیجیے۔

غزل

ہر گھڑی منقلب زمانہ ہے | کیا ہی دنیا کا کارخانہ ہے
دل سودا زدہ ادا سے ہے | واہ کیا منقلب زمانہ ہے
جو رو کہتی ہو دون میان کو طلاق | مرد عورت میان زمانہ ہے
جسکو کہتے ہین غنچۂ سوسن | میری شیرین کا وہ دہانہ ہے
اجیکل کہہ کے ہے عطار | سب کے گھر مین دوا خانہ ہی
مستی اس درجہ گھری تجھ پی | النگا سھر کا اچیلیا نہ ہے
عشق و ابرو مین ہو جہان تو | دو کمانون کا دل نشانہ ہے
ہو رہا ہو عاشق صد چاک | انکے بالون مین جیب شانہ ہے
میری آنکھ مین سوکتا ہے بال | دیکھتا سب کو دشمنانہ ہے
بادہ پیکر جو مین وہ گل کیجیے | و ورتے دیکھتا بہانہ ہے
جمع کیا مین عاشق و معشوق | تیغ وحدت کا یہ دوگانہ ہے
قل ہنین انکے گورے گالون پر | آیا معدے کو کالا دانہ ہے
عشق شیرین کا ارے سر پر | منقلب[لہ] اسیلے دوانہ ہے

باقی پھر کبھی

راقم - جوئندہ یابندہ

علامہ فوائد الملک فصلی کی بہی خواہ خیالات

لختے بر دارد دل کو در دہر کہ زیستم
من قاش فروش دل صد پارہ خویشم

بندہ پرور مسٹر پنچ تسلیم - مزاج شریف - یون تو اخبار ری لکھا پنچ مین گل چٹنیاں حسن کی رنگا رنگ طبیعتون کی پیداوار سیکڑون نظمین گل سر سبد کی طرح نظر آتی ہی رہتی ہین لیکن

لہ منقلب دوانہ کی رعایت سے فرمایا ہے ۱۲

اسسال مین نے ایک مختصر نگر فصلی نظم لکھی ہی دل نے چاہا کہ اکیلے اکیلے لطف اٹھاؤن لہذا مرسل خدمت ہو فرصہ فال سے مطالب استخارہ دیکھنے کی ضرورت نہین۔ اخبار مین درج فرماکے خود مزے لیجیے اور اپنے بہی خواہ ناظرین کو محظوظ ہونے کا موقع دیجیے۔

وھو ہذا

یون تو پیدا ہر جگہ ہوتا ہے اکثر خربزہ
لکھنؤ کا سا نہین ملتا کہین پر خربزہ

اس بت اندان کو والی پہونچی ہی کی جیسے
رہ نہین سکتا اگر تکو میسر خربزہ

کھائینگے اک نونہال حسن کی جوتی مین ہم
شلجم و آلو اناس وچقندر خربزہ

رنگ ... مین کا ٹکرا لاکھون اشرفون ... بیچے
کیا لرین کھاتے نہین ہین لاٹ بہتر خربزہ

ہائے کہتا اس گل نورس کا بھولین سوین
کسطرح کا اودکان ہوتا ہے کیونکر خربزہ

تیرے جوبن مین کہ دہقان تفرقہ ... کار ہے
رکھدیا ہے خربزہ کر اک برابر خربزہ

دیکھا اثنا زمانہ مینے فصلی لکھدیا
میز پر انکے بجاے دیٹ پیپر خربزہ

۵۰

برک علاوہ اس طرح کے خیالات کی تکرار کے یہ مفید۔ اسے ظاہر کرتا ہی چونکہ بہت سی خیالی اشیا ایسی ہی کہ انمین صرف انھین چیزون کی تصور نہین ہوتی جو بذریعہ حواس محسوس ہو سکتی ہین اور نہ جنسے جذبات ہی پر اثر پڑتا ہے بلکہ ایسی ہوتی ہین کہ رودتے یا ادا۔ اور افعال۔ یا انسانی منصوبون اور انکے سلسلون اور تعلقات اور نیکی بدی تک وسیع ہوتی ہین پس وہ تصفیے کے تحت مین آتی ہین۔ مگر تصفیہ بوجہ توجہ اور تحصیل کی عادت سے ترقی کر سکتا اور فیصلے کی غلطی کا سبب غلط مذاق ہی اور وہ بہ سبب فہم کی خلقی ضعف رچا ہے جس بات مین ہوا یا عموماً بوجہ کم مشقی اور ٹھیک استعمال نہونے کے ہوا کرتا ہی۔ علاوہ اسکے ناواقفی۔ کم توجہی۔ تعصب۔ بیباکی۔ سبک سری بھی اسباب ہوتے ہین۔ مختصر یہ کہ تمام جذبات اور تمام وہ عیوب جو کسی معاملے مین رائے کو خراب کر دیتے ہین اور جنسے اس پاکیزہ اور لطیف نازک معاملے مین بہت کچھ خرابیان پیدا ہو جاتی ہین ہوا کرتے ہین اور ہر چیز مین جو سمجھنے کے قابل ہوتی ہی اور جسکی نسبت قیاس ہو سکتا ہی کہ اسکے واسطے تعقل کے کوئی قاعدہ اور اصول مقرر نہین لوگون مین مختلف خیالات جاگزین ہو جاتے ہین"
"مصوری کے بارے مین فیصلے کی صحت اور صداقت جسکو مذاق سلیم کہتے ہین بہت کچھ احساس پر منحصر ہوتی ہی۔ کیا وجہ کہ اگر نفس ذہن انسانی مذت خیال کی جانب راجع نہین ہوا کرتا تو پھر اسکو اس قسم کی چیزون کا پورا علم حاصل ہی نہین ہو سکتا جو انمین مخفی ہوتا ہی۔ لیکن صحیح رائے کیواسطے اگرچہ ایک طرح کی احساس کی حاجت ہوتی ہی تاہم یہ لازم نہین کہ مستقلاً

پنچ - واقعی پنفسی ہیں سے آدمی کے آدم غنیمت ہیں -

ایسانہ دے زمانہ کو پروردگار دل

کسو بخی کی جڑ یا افسانہ دل

کوئی دیکھے ... لائے کلا ... کے پھول آج
ہم اپنے کسو بخی کی جڑ ... بیٹھے ہیں

... کے بعد جو ہماری ... بارت آپ کو ... ہوئی ہو تو یہ دو گھڑیاں بھی دل کا دکھڑا رونے کشین کی سنئے صاحب نیاز نامہ ... کیا ہوا ... دل ہیں پیچ کے دل پہلو میں تھے ... اب کے دل سب چیز میں ہیں - جب سب چیز میں ہیں تو اخبار یا رسالے جو قومی ... اصلاح تعلیم و تمدن کی غرض سے نکالے گئے ہیں - دل سے کیون خالی ہوتے - دل ہی کا سب کرشمہ ہے - ہمنے بھی پہلے دل کا نام سنا تھا مگر جادیجا اُسکا نام نہین لیتے تھے - ایسا نہو کہ دل برا مان جائے - پھر اسکو کون سمجھائیگا - دلداری بھی نہیں رکھتے دلسوزی بھی نہیں - دل آزاری بھی نہیں - دل دوزی بھی نہین - ایک ہی دل ہے خواہ اس صنوبری مخروطی شکل مضغہ گوشت کو اپنا مادہ حیات سمجھ کے پہلو مین جگہ دین یا کسی کے کف پا سے مہندی کی طرح لوا ڈالین - اسوجہ سے ہمارا دل نہ کہین گیا نہ کسی پہ آیا نہ ہمکو موسم بہار مین غنچہ نیم شگفتہ کو دیکھکے دل کا دھوکا ہوا - نہ کبھی مشعل کی طرح روشن ہوا نہ تابہ آہنی کی طرح سیاہ - نہ فانوس خیال کی طرح اسمین ہاتھی گھوڑے ... وڑے - نہ ہجر کی حرارت سے کباب نہ شراب کے شوق مین بیتاب - وصل و وصال اہل دل جانین - ہمکو کیا کام ... گرید و وصل فقط ہے قیامت کا ، اتنا جانتے ہین سکیے کیونکر معلوم ہوا " ارے صاحب گوہر شہوار " کو دیکھئے یہ رسالہ ماہواری ہے - اور کوئی ... ... نکالتے ہین - اسکا ٹیل پیج دیکھکے ... تھے کہ جو ... خیال دبی ہوئی ہین وہ ... ... دیکھنے سے آہبولی ہوئی ... یاد ... اور ایسی یاد آئی کہ گوہر شہوار کے دو گولے کیونکر ... بھی دل نظر آیا " قیمت پیشگی سالانہ " مین دل " اب بھی کوئی لڑکا لڑکی جا ... ہوجائے تو قسمت میں دل چھ مہینہ کی عمر سے بچون کی تعلیم کے طریقے " مین دل " ضروری تعلیم نسوان کی عملی تحریک بلحاظ عفت و عصمت " مین دل " چیستان حیات کے ... حل عقدون کا حل " مین دل " زمانہ اور زمانہ کی ضرورتون کا مرقع " مین دل - خیر یہ تو فہرست مضامین تھی اب ورق الٹئے تو نمبر ۵ مین دل " جلد امین " دل - لکھنؤ مین دل - حیرت انگیز مین دل اور معروضات کی تفصیلات مین دل - واقعات و معاملات مین دل - دینداری اور دنیاداری - شاہی جوگنی - سودیسی مسلمان - اموات اپریل عزیز ... بی سنرا - علی گڑھ لندن مین - اللہ اکبر مین - دل ہی دل نظر آیا - پھر ورق اُلٹا تو دلچسپ کہانی مین لکھنؤ کے محلے مین دل اٹکا - وہ اٹکا نہ سب کچھ معلوم ہوا کہ یون انتظام ہوا - وون انتظام ہوا مگر یہ نہ سمجھ مین آیا کہ منتظم تھے کون اہل دل - اسقدر رازداری کی کیا دلی ضرورت تھی - اسکے بعد تو ستم کی دلخراش مرثی نظر پڑی " افسانہ دل " - یا التماس عید قربان یا کیل بکھرمن ہمی استد دل شاید دیکھے گئے ہون

از ... دل ہے آئینہ

لیلے شب ... ... جوانی بہار تیرگی -
زلف جانان کے کالے ناگ - سب مین دل ہی کا سکن
تیرگون سیاہی - گھٹا ٹوپ بادل -

وہ ظلم ... اور وہ اپنی سیہ بختی
گھٹا پرے ہے گھٹا اسیر گھٹ مین دل

موالید ثلاثہ مین - آنکھ مین - نفس ناطقہ مین - گوشت ہی بوٹی مین سجہ مین - زنا مین شقاوت مین - روحانی آئینہ مین - ابد مین دل - کہئے کیونکر - ارے صاحب بھسا ... صغیر دل کے ساتھ کہئے ہان - عدد کے ساتھ مین یا نہین - گوہر مین دل کیونکر - گوہر کے ۲۲۱ - دل کے سات

یا فوری لذت حاصل ہی ہوسکے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک ضعیف رائے صرف احساس کی زیادہ سنجیدگی کی وجہ سے ایک معمولی سی تصویر سے ایسی متاثر ہوسکتی ہے کہ سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کرسکے - کیونکہ ہر جدید غیر معمولی - باعظمت و شوکت یا جذبات ابھارنے والی شے انسان پر اثر پیدا کرسکتی ہے اور اسکے عیوب و نقائص اسپر کچھ اثر نہین پیدا کرسکتے اسلئے جو لذت اس سے ملتی ہے وہ زیادہ صاف اچھوتی اور بے دخل ہوا کرتی علی الصباح جبکہ ہمارے حواس تھکے ماندے نہین ہوتے ہین بلکہ نازک اور ذکی الحس ہوتے ہین اور انسان ہر کام مین پورا بیدار ہوتا ہے گرد و پیش کی ہر چیز تازگی کی رو پہلی غبن سے جگمگاتی ہوتی ہے تو اسوقت ہمارے تمام حواس کسقدر تیز ہوتے ہین لیکن تاہم اشیا کی صورتون کے کسقدر غلط اور غیر صحیح فیصلہ کرتے ہین!

لذت کے ہر خفیف سے خفیف سبب کا اثر کسی سنگین قسم کے رنگ والے انسان پر کیسا پڑتا ہے اسکا مذاق بسبب تیزی و ذکاوت شہوات کسقدر ذکی الحس اور نازک ہوجاتا ہے ...... پس اس خاصے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ شخص ایک شائستہ رائے دہندہ نہین کہا جاسکتا -

غیر تربیت یافتہ شخص اگر ان اصول کو سنتا ہے جو صنعت کی ابتدا مین ہوتے ہین تو اسے کچھ بھی متاثر نہین ہوسکتا اور نہ کسی عیب کو گرفت کریگا اسکو کچھ سلیقہ ہوتا ہے لیکن جیسے جیسے صنعت تکمیل کی طرف ترقی کرتی جاتی ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ تدقیق کا فن بڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے رائے

اور سامین بالکل درہم وبرہم ہوجاتی ہین اور جس جگہ سلیم احساس ہین کمی ہوتی ہو وہان منصوبے کی حکمت اور اُسکا نقشہ اور اُسکا منشا کیسا ہی اعلے اور پاکیزہ ہو۔ اُنکے سمجھنے اور ادراک کی اُسکو قابلیت ہی نہین رہتی عموماً انسان اسی قسم کے ایسے ہی کسی نہ کسی نقص مین گرفتار رہوتے ہین۔ اس سبب سے صنائع اور فنون نفیسہ پر صحیح راے قائم کرنیوالا نازک اور لطیف خیالات کے ساتھ مضبوط اور مستحکم راے رکھنے والا مشاق نظیر اور تمثیل کے ذریعے سے پوری تکمیل حاصل کرکے اور ہرطرح کے تعصب اور جنبہ داری سے آزاد وپاک شائستگی کے عہد مین بھی شاذونادر بھی میسر نہین آتا اور اس قابل نہین ہوتا کہ مدقق کے لقب سے ملقب ہوسکے الحاصل ایسے ہی حضرات کا حکم رجہان کہین مل سکے حسن کا مذاق اور معیار اصلی کہا جاسکتا ہے

انھین خیالات کو لے کے برک بھی یہ کہتا ہو کہ

"نظر بر آن ہمکو معلوم ہوتا ہو کہ جسکو مذاق کہتے ہین وہ باعتبار تعمیم کے کوئی مخصوص ایک واحد تخیلہ نہین بلکہ کچھ حصہ تو اصلی اور ابتدائی لذت حواس کے ادراک واقتباس کا نتیجہ ہو اور کچھ دوسرے درجہ کی خیالی لذت کا اور اخیر مین اُس تعقل کے نتائج کا ہو جو ان مختلف اور گوناگون تعلقات اور انسانی جذبات اور طریقہ افعال وادراسے متعلق ہوتا ہو"

ہیوم صاحب آگے چل کے کہتے ہین "ہمارے حصول مقصد کیواسطے کافی ہو کہ مان لین اور ثابت کردین کہ ہر فرد بشر کا مذاق یکسان یا ایک ہی پیمانے کا نہین ہوتا اور بعض لوگ عموماً (اگرچہ انکا انتخاب مشکل ہو)

ثان قلت تجھکو شرح بعد رسبت پندار کے فہم کیونکہ قلت۔ دل اٹھتا ہے۔

چل کے دکھلا دے کہ مستانہ روش کیا چیز
کبک قدمون پہ ترے آکے گرے چال دل

شرح ۔ شاعر معشوق یعنے مولوی بت پندار صاحب کیجانب جنکا ذکر بچون کی تعلیم اور عورتون کی تعلیم مین منزوری ہے متوجہ ہے کیونکہ لڑکون کو بچون سے خبر پہنچے ہین اور عورتون کی وہ صیغہ نکات دانی شاعری ہے۔ میان مولوی بت پندار صاحب استاد کبک بھی ہو گئے ہین۔ شاعر لکھتا ہو چال دکھاؤ یعنی چل وددال پیش دو۔ اسطرح سے کبک بھی اُس بلند ایہ بھی کفش کی متھر دل اور تراغ شناچال پر فدا ہوجاے اور ازراہ اقرار استادی عظمت وحضرت سے قدمون پر گر پڑے۔

مجھکو رہنے دے کہ اکدن تجھے مہمان کرون
ہو سلیمانی کا دعوی تو نہ چیونٹی کو کچل

شرح ۔ آپ نے ایک دن مہمان رکھنے کی تمنا کا وسیلہ دلایا ہے۔ اور سلیمانی کے دعوے کو شاعر نے بذریعہ الہام غیب تسلیم کیا ہو۔ سلیمانی مین فارسی کی پیٹے دل پر سے صدقے ہوگئی

درد عیسے کا جو ٹھہرے بھی کیا ٹھہری غریب
دور منزل ہو ٹھہرنے کا نہین کوئی محل

شرح ۔ صاف ہو درد کو مسافر سے تشبیہ دی ہے وجہ شبہ محذوف ومستتر ہے۔

تن بدن مین مرے آگ آگ لگادی تو نے
تجھسے بجھنے کی نہین دل مرے سینے سے نکل

شرح ۔ دل یعنی وہی دوحرفی لفظ جسکا رونا رویا جاتا ہے۔ اُس سے اب نہین بجھ سکتی کیونکہ کچھ آپ ہی مین کلف تھا لفظ بجھنے ہی وسینے کا مشتق لیا ڈگی ہوگئی۔ مگر زبان کی تو یہ ہو کہ دل بچا رہا ہے سلا۔ کچھ ہولی جالا نہین۔ یا پہلا ہو بھی بہین گیا تب ہی انھون نے ناحق ناحق بنونکا مسکن شیطان کا گھونسلہ خبیثون کا پھوہنچ ۔ ریتون کا تھا نگی۔ اس بیچارے کو بنایا۔ اب یہ نہ نکالین گے تو وہ خود نکل جائیگا

اسمین ہی شاعر نے اپنی ہی بات در رکھی
تھوڑی سی نظم اور تھوڑی نثر کے بعد شاعر گل فشان یا دل طراز ہے۔ ہ

اپنے دل شعر قصیدے کے ہین جو نظم ہوئے
فاصل طینت معصوم سے فرد اے ازل

شرح ۔ ہم مطلب نہین سمجھے۔ دل تو خیر معلوم ہو کہ جہان تمام دنیا ہے وہان قصیدے کا شعر بھی سہی مگر مصرعہ ثانی عقل سے باہر ہے عالم کوئی صاحب مطلب سمجھا دین تو دو ڈبل حاضر ہین ۔ شاید سودا کے شعر پر نظر کر کے گل افشانی کرلیا ہو ہ

دشان کا جسم جبکہ عناصر سے مل بنا
کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا

ایک دل وہ بھی ہو طرار لقب ہے جسکا
روز رہتا ہے گل وخار سے جو دست بغل

شرح ۔ دل کے اوصاف والقاب لکھے جاتے ہین۔ مگر گل وخار کی مونس بغل دست وبغل ہین جو تعلق رکھتے ہین اسکو شاعر کا دل جانتا ہو۔ شارح کو ضرورت بیان نہین ایا گر یہ کہ شاید لف ونشر ہو مصرعہ اول سے۔ آگے چلو۔

متاسف متلہف متوحش بے چین
متبسم مترنم متالم بے کل

شرح ۔ یہ سب باب تفعل سے ہین مگر بے چین اور بے کل یہ لفظین خاص شعر کو اردو مین لانے کے لیے اور قافیہ کی رعایت سے شاعر لے آیا ہو تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجاے کہ جیسا تعقل تاسف تلہف توحش تبسم ترنم تالم مین ہو ویسا ہی بے چین اور بے کل کو حاصل ہو۔ کمال کیا ہو۔ تعریف نہین ہوسکتی۔ اسمین کوئی لفظ حشو نہین ہو تصفح قابل دید ہے

کبھی یون بھی ہے طرز چرخ بلند
کہ جاپان روسی پہ ہو فتحمند

ملا کدورت کی خاک بیزیان

پنچ - آپ جانیئے بلے میان کا بیاہ - آندھی پانی کا ساتھ ، مٹکالیون کی ڈھل ڈھل پیل - دنیا کا طوفان بیتمیزی جسطرح پنچ کا معمولی مشغلہ ہے اسی طرح ایک شاعر صاحب کا وظیفہ شعر و شاعری مین اپنی ہوا باندھنے - ڈھول کی رسی بٹنے حسب ذیل خاک افشانی فرماتے ہین -

وہو ہذا

اے پنچ آج آپ کا نامہ نگار - رخ
کرتا ہے درج اک غیر خوشگوار - سخ

ہفتہ کے روز چوک مین تھا ندوۂ قریض
جسمین تھے اک شاعر سحبان وقار - رخ

کبھی نہ تھی طرح مین غزل غیر طرح مین
حضرت نے چند شعر پڑھے - بیشمار - سخ

مطلع تھا اسطرح کہ کسی کا غبار - سخ
اڑتا ہے مثل گوزشتر بار بار - رخ

حضرت کی طبع تیز و پریشان خیالیان
آندھی کی طرح آئین اڑایا غبار - رخ

پادر ہوا طبیعت عالی جناب کی
محفل مین ہر طرف تھی اڑاتی غبار - رخ

جھوٹے کے منھ مین خاک ہوا باندھتا نہین
اڑتا تھا بحر شعر مین ہر سو غبار - رخ

گر ہین ہوا مین خوب لگا یا کئے جناب
لیکن سمجھ مین خاک نہ آیا غبار - رخ

راقم - لالہ کم سوجھ بلے عرف اندھا دھند پرشاد

ایم - اے

شیخ نجدی کے کارنامے

یا ایہا المعتقدین تمھین آجتک معلوم نہوا ہوگا کہ مین نے سجدۂ آدم سے منحرف ہوکر نافرمان و باغی و سرکش کے علاوہ مردود بارگاہ لم یزلی کا خلعت کیون حاصل کیا ؟ یہ ایک پیچیدہ اور خانہ ساز معما ہے جسکے سمجھنے مین بڑے بڑے فلاسفر و ادیب و دانا بینا کی عقل کی گھوڑی الجھکر مع سر و دم غائب اور گدھے کے سینگ کی طرح لاپتہ ہوگئی -

اور اسیلئے آجتک ایک زمانہ و دانا کے بعد مین خود ہی اسکی گرہ کشائی کی جانب متوجہ ہوتا ہون - سنو - سر کنون یہ تھا کہ وہان مجھے رات دن کی عبادت و ریاضت پر محکومیت تھی یہان مطلق العنانی ذمے بدحالی پر حاکمیت - وہان طوق عبودیت - یہان تاج معبودیت - وہان اطاعت و انقیاد پر نجات ابدی کشائی مین - اور یہان سارے قیود ان سے آزادی اور آزادی کے ساتھ فارغ البالی و خوشحالی لبغل مین - وہان ہر وقت کی دست بستگی و پابندی تھی یہان اس سرے سے اُس سرے تک دست درازی - صفاچٹ میدان نہ حساب نہ کتاب - نہ چورون کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر - وہان لذائذ دنیا سے محروم تھا - یہان محظوظ - وہان تقلید تھی یہان اجتہاد - وہان تجرد محض تھی - یہان ایک عالم کی تکمیل قبضۂ قدرت مین - وہان تنہائی کی قید تھی - یہان خودسری و ہوا پرستی کی سلطنت ہاتھ مین - ہر فرد و بشر میرا مطیع جن و انس کلمہ خوان - وحشی و مہذب میرا ثناخوان - بڑے بڑے گریجویٹ - فرمانبردار علمائے منطقی تابعدار - علمائے اتقیا در کاہی علم بردار - اراکین انتظامی جوتی بردار و ارشاد انبیا میرے نام لیوا - سالاران ملک میرے ہمدم مخلوق جلوت مین شریک - ہم صحبت و ہم جلیس - پھر سمجھ سکتے ہو کہ اسقدر فتوحات عظیمہ پر کیونکر یکہ و تنہا رہ سکتا اور ہاتھ پیر توڑ کر نچلا بیٹھ سکتا تھا لیس فور آ سے پہلے بوریا بستر اصفہان نزول فی السند ہوا اور آتے ہی اس طرح رگ و ریشہ مین مدخول ہوگیا - جسطرح شریان کی نالیون مین خون کے ساتھ روح اور ادھر ممالک مشرقی و مغربی آخری حصے کی کچھ مرمت کرکے بڑی وسعت سلطنت کے علاوہ مخالف و موافق شہرون مین سکہ جمایا - بہتیرون کو اپنی امت مین شامل کرکے بپتسمہ دیا - القلادۃ در گردن شتر گربہ انداختن کو بھی بجا لایا - مگر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میرے کمسن عزیز بچے نے بھی ہوا و ہوس کی کشش اور ترغیب و تحریص کی دستگیری کی بدولت پیٹ سے پاؤن نکالے - اور شیرخوار بچون کی طرح واویلا مچایا - کم زور اونٹون کی طرح بلبلایا یا بانسون اچھلا - ہر طرح کا زور پہونچایا - بڑی بوڑھیون کی سفارشین لائین اور بالآخر تنگ آکر ادھر کا ایک چھوٹا حصہ اُسکے کھیلنے کے لیے دینا پڑا لیکن وہ میرے سب سعادتمند اولادون مین فرسٹ نمبر تھا - ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

کا پورا مثال تھا - میرے اس عطیہ پر قانع و شاکر ہوکر اپنا دار الاقامت بنایا - میرے مردے اکھاڑ کر نئے دار العلوم کا پھر ہرا آڑایا - الدنائیت کا جھول اوڑھ کر جم گیا - مجھے اپنی اس ننھی جان کے اتنے بڑے حمل ثقیل کا روگ لگا ہوا تھا مگر نہین ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ماشاء اللہ اتنی قلیل مدت مین اسقدر ترقیون کے زینے کو طے کیا جسکی امید کوسون دور تھی - مزید برآن اسکے اصول و ضوابط کے پیچون نے بڑے بڑے رستم رویین تن کو پشت بزمین رسید کرکے ضبط مین ڈالا ہے ہدایت کھٹے کر دیے اور اگر نہین سمجھا تو یون سمجھو کہ اس شتر عنانی کی تکمیل گربہ مسکین کے ہاتھون دی سفید سے سیاہ دینار سے درہم روپے سے پیسے بنانے اور خانہ بری کے پورے اختیارات ملے اب اگر کوئی بندۂ خدا حقانیت کا پاس کرکے اور طرہ تغلل بن کر خارج ہو - تو دودھ کی مکھی کیطرح داخل جہنم ہو اور اسی لیے یہان کا سارا کام اسپیکرون کا لکچر واعظون کا وعظ و پند اراکین کا اجتماع نظامت کا تغیر و تبدل معلمون کا رد و بدل تعلیم و تربیت کا نظم و نسق سب ٹھیکے پر محول ہے یہ بھی ضروریات سے ہے کہ سال لگتے لگتے حشرات الارض اپنے اپنے بلون سے نکل کر نظامت و نصاب و درس تدریس مستطیع و غیر مستطیع کی نئی تبولیت کو از سر نو ترمیم - اور مدت تعلیم مین ہر سال اضافہ کرین - پھر اسکے ساتھ یہ بھی ملحوظ خاطر کہ ہر ادا پر دلبستگی ہر زبان پر گردید گی - فلسفہ پر شیفتگی سکلام یورپ پر فریفتگی انکے لہو و لعب تشست و خاست پر دلبستگی ظاہر کرین - تو یہ مین میری واجب التعمیل نصیحت و دعا ہے پھر سمجھ مین نہین آتا کہ اوصاف حمیدہ حاصل کرنے پر بھی تم اپنے برادر عزیز سے کیون بیزار و معترض ہو - سنو اور خوب غور سے سنو کہ تمھاری اس حرکت احمقانہ نے مجھ مین حرارت کے ساتھ ہیجان پیدا کر دیا اور جامہ سے باہر کر دیا ہے تم اپنے حال پر رحم کرو - ذرا اپنی کند تعقل سے کام لو - اور حواس کو بجا رکھو - تم نہین جانتے کہ میرے دونون کا لعین واحد ہے در اصل دونون ایک ہی کام کو انجام دیتے ہو اغراض و مقاصد قریب قریب ایک ہی ہین جسطرح غربا تمھارے کرم سے محروم - علی ہذا القیاس یہان بھی ان غریب بے منھ کے شودرون کو دانہ گھاس نہین ملتا جبتک اہل دول یا معزز و مقتدر حضرات سارٹیفکٹ نہ دین اور یہ محالات سے - اسلیے گزر بھی محال و غیر ممکن - بہرحال تمھین بتاکید ہدایت کیجاتی ہے کہ شیر و شکر کیطرح ملے جلے رہو اور ہوشیاری و چالاکی سے اپنے اپنے فرائض منصبی کو انجام دو ہرگز ہرگز اسکی ترقیون کی سد راہ نہ ہو - کیونکہ ابتدا اسکے سر کی نین جتنی زحمتین نصیب ہوئی ہین اسکا عشر عشیر بھی تم مین نہین شاید تمکو یاد نہو پھر سن لو کہ اپنے ابتدائی دور مین ناخدا کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ضد لیکے میری خاص سواری لیکر آیا - اور تمھین عرش معلی کی سیر اسکی خوشخبری سنائی تو تم بلون سے باہر ہوگئے - لبیک کہکر اور آنکھون پر پٹی باندھکر سوار ہو بیٹھے جب مین اس عالم دوست عزیز بان پہونچا اور تحفہ کمر کھینچنا کہ پیام خدائی سنایا کہ جبرئیل ہو کر معراج براق لیکر بحکم خداوندی حاضر ہوا ہون تو بات کے بدلے لاٹھی سے جواب دیا - اور لاٹھی ہی سے میری پوری خدمت کی - اب تم ہی گریبان مین منھ ڈال کر سوچو کہ اتنی جانفشانیون اور محنتون سے جسکو مین نے سر کیا ہے اسکے سامنے تمھاری کیا وقعت ہوسکتی ہے - فافہم

ہمیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزان میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہو ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑبال - غبار - سبل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے - اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بڈھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو - قیمت اسلیئے کم رکھی ہو کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ ہمیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ہمیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴؍ خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہی

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہمیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہی آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ - باہر او سائیڈر کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا آنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شی نہین ہے اسلیئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہی - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہی وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیئے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ہمیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہی

راقم - ڈاکٹر ام - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی - ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ہمیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہی مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اللہ دیوی بیوہ ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہی - مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اسکی آنکھین بہت سرخ اور دکھتی ہوئی تھین اسین کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین ورتنگ سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) ہمیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہی ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضونکے واسطے جنکی آنکھ سے پانی جاری رہتا ہی اور دھند اور غبار یہ کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہی

راقم - ڈاکٹر ... لعل گھوس صاحب بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور سابق آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین ... تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ہمیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھونکی بیماری سے بچنے کیلئے ہمیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے

راقم - خان بہادر ڈاکٹر سید ... ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ - مین نے آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خصوصاً کارنیا اور گرینولر اوپتھلمیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہی - مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ ریاست ملک نیپال -

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند رہتا تھا انگریزی لوشن کا استعمال کیا ... یورپین ... لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند -

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۸ جون ۱۹۰۵ء

یہ ہفتہ اخباری دنیا میں روسی بالٹک بیڑے کی تباہی و شکست فاش اور جاپانی فتحمندیوں کی تعریفوں کی صداؤں سے گونجتا رہا۔ عرقیاس کن انگلستان راپ پنچ کرنے والے تو بیشک اس سے روس کی قابل افسوس تازہ اور گذشتہ شکستوں اور جاپان کی کامیابیوں پر جسقدر متاثر ہوں کم ہے مگر ہمکو یہ تشویش بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے کہ تعجب نہیں اس تبدیل اور توہین سے اگر روس کی دیگر ممالک والی پالیسی پر اثر پڑے اور بقدر تعلق ہندوستان کو بھی مبتلائے تشویش کرے۔

جس زمانے میں امیر حبیب اللہ خان نے شہزادہ نصر اللہ خان کو ولایت بھیجا اور خواہش تقرر سفیر ظاہر کی اور برٹش گورنمنٹ نے نامنظور کی ہے اسوقت کسی کو یاد ہوگا اسقدر بھی گمان نہ تھا کہ نظر بحالات موجودہ بہت ہی قریب وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ یہ امارت کابل سلطنت سے بدل ہوجاوے اور تقرر سفیر کے مستحق قرار پاجاوے۔ مگر جس کام میں متعدد نفوس انسانی کی کارروائیاں مشترک اور مشتمل ہوں وہ ایک ہی فریق کی کارروائیوں کی پابند نہیں قرار پا سکتا۔ چنانچہ روس جاپان کے قضیے میں روس کی شکستوں پر گورنمنٹ ہند کی ہوشیاریوں موقع شناسیوں اور کابل کی پالیسیوں نے مل ملا کر آخر کو سلطنت کی کشتی کو ہوائے موافق سے روان کرکے امارت کابل کے ساحل پر جا لگایا اور امید قوی ہو چلی کہ جسطرح گورنمنٹ برطانیہ نے کابل کو سلطنت مان لیا ہے اسیطرح بکمال خوش اسلوبی سے سفیر کابل کا دربار انگلستان میں تقرر بھی منظور کرلے۔
اب ہلا اس بات کا دیکھنا کہ روس اور برطانیہ کی ملک میں

جو سویا ساتھ بھی قاتل تو خنجر درمیاں رکھکر
ہمارے آگے پردہ رنگیلو پڑا آہن کا
یہ دربار رو میں بجائی قاتل یہ ایذا رکھے پردہ بیتجمل کی روئی
کا تکیہ ہو جاتی ہے ... سلطنت کی طرح
در بہار ... ناز و ... گشن ... ہست
پیشہ گر داند کہ این باغ از کہ است

کہتی۔ گلزار حیات سے مثل بہار گزر جاتی ہے یہ تماشا بالکل کاریگر امیران کابل کے موقع شناسی کے ساتھ دکھائیگا

حال کی جنگی خبروں سے بخوبی واضح ہوگیا کہ فوج روس جاپانی فوج کے مقابلہ میں جرات و بسالت میں اور سان اور سوجھ بوجھ سے کام لینے والی نہیں ہے اسی طرح فوج روس کے امرائے عسکری اور امرا بحر کس خلقی مرض میں مبتلا ہیں جو عموماً کامیابی کے نتیجے ہونگے انحطاط قوم کی حالتیں عائد ہو جانا تقاضائے نتیجہ ہے۔
اگرچہ سلطنت روس کا اس وقت کیسا ہی بہار شباب کے مرحلہ کو طے کر رہا تا افسوس لائق ہوگا مگر جلد از زمانہ کی تلونہ سے جو آجکل تعجیل پسند ہو رہا ہے اور اس کوشش میں ہے کہ ظرف زمان و مکان کے قیود کی جکڑ بند سے اس عالم کو آزاد کردے۔ چند ان قابل تعجب نہیں۔

حضور پرنس آف ویلس کے دورہ ہندوستان سے متعلق بمبئی گزٹ کا یہ تذکرہ ہے کہ یہ دورہ اسوجہ سے باعث مزید زیر باری والیان ملک ہوگا کہ بعض حیثیت اجنبیوں کے مصارف برداشت کرچکے ہیں۔ پس یہ تشریف آوری اور بھی زیر بار کردیگی۔

صوبہ بمبئی کی گورنمنٹ نے چودہ سال سے کم عمر لڑکوں کے ہاتھ شراب بیچنا ممنوع کیا۔ ہمارے نزدیک اگر شراب کی فروخت فی الحقیقت کم عمروں کے ہاتھ مضر ہے تو ہر صوبہ کو ایسا ہی حکم دینا چاہیے۔

لندن کی ایک کمپنی نے بنارس میں ٹرام وے جاری کرنیکی درخواست دی ہے۔ افسوس ہندوستان میں اول تو متمول بکثرت نہیں۔ اور جو ہیں انمیں ہمت اور انتظامی قابلیت نہیں کہ اس قسم کے کام جاری کرسکیں اور بخوشی انتظامی انجام دے سکیں۔

کہتے ہیں حضور پرنس آف ویلس کے ہندوستان کے دورے میں الہ آباد شریک نہیں۔

ہندوستان میں ایک ہی زبان کے رواج کی کوشش فضول خیالات ہے جیسا کہ پتا نہ تاریخ گذشتہ نہ عقل موجودہ سے کہیں ملتا ہے۔ اگر بڑی سعی اور شیخ چلیانہ منصوبہ بازی سے کام لیا جائے تب بھی انگریزی زبان کی امید ہوسکتی ہے جو ہندوستان میں لاکھ برس تک بھی اجنبی کی اجنبی ہی رہیگی۔ ہمارے نزدیک کسی قوم و ملک کی زبان ہونیکا دعویٰ ان معنی و اصوات لسانی کو ہو سکتا ہے جو انتہائی تغیر کے لیے انسان ہوتے بلکہ مختلف جذبات اور حصول لذات و آلام کی حالت میں خواستہ ناخواستہ فطرتاً خارج کر بیٹھے حتی کہ خیال میں بھی سوچ سکے پس ہندوستانی وسعت اور مختلف اجزاء قومی اور مخصوص جغرافیائی دیکھتے ہم اس حالت کی کسی وقت میں امید بہت کم پاتے ہیں۔

ایک نکتہ چین صاحب کہتے ہیں کہ رسالہ اتحاد کی پیشانی پر جو شعر

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

ہے اسمیں حافظ معلوم نہیں کون مجہول شاعر ہیں مشہور حافظ شیرازی کے کلام میں اس شعر کا پتا نہیں۔ دوسرے برہمن بطور سلام علیک آپس میں رام رام بیشک کہتے ہیں مسلمانوں میں اللہ اللہ اس جگہ مستعمل نہیں ہوتا۔

یہ فضول بکواس ہے کہ داغ یا کسی شاعر کا کوئی جانشین قرار دیا جاسے یہ بحث اُن لوگوں کی چھیڑی ہوئی ہے جو خود داغ یا کسی شاعر کی جگہ پاک میں لینا چاہتے ہیں۔ وقت جب شاعری یا مصوری وغیرہ کیواسطے خود نیچر ایسی حالت ملحوظ نہیں رکھتا۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ شاعری کسی زمانے اور ملک کی ہو صنف وہبی ہے نہ کسبی تو بہ تکلف کسی کا بنانا یا بتانا یہ ثابت کرتا ہے کہ جسکے واسطے یہ سر کھپی ہے اسکو خود نہیں جانتے۔

جس عہد نامہ کے بعد واپسی کابل کمیشن لوگوں کو انتظار تھا وہ ۲ مئی کو شملہ سے انگریزی میں شائع ہوا پہلے ابتدائی سرنامہ ہے۔ مابین ہز مجسٹی سراج الملۃ والدین امیر حبیب اللہ خان بادشاہ خود مختار دولت افغانستان و توابع آن ایک فریق اور آنرایبل مسٹر لوئی ولیم ڈین سی۔ ایس۔ آئی۔ وزیر خارجیہ دولت قوی شوکت ہندوستان و سفیر حکومت عظمیٰ برطانیہ فریق ثانی اسکے بعد امیر کی جانب سے عہد نامہ سابق پر کاربندی کا وعدہ کہ معاملات داخلیہ و خارجیہ میں اسی طرح عمل رہیگا جیسے پدر دین صاحب کی طرف سے رضامندی ہو اسی معاہدہ کے تصدیق کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ کیجانب سے خلاف ورزی نہ ہوگی۔

خبرین

۲۶ مئی ـ لندن ـ بیرن کومورا جاپانی وزیر معاملات خارجہ نے کالینگ ہوس ایسوسی ایشن مین تقریر کی جس مین انھون نے بیان کیا کہ لڑائی ایک عرصہ دراز تک جاری رہیگی لیکن جب اسکا خاتمہ ہوگا تب مہاجنون و تاجرون کو پیشے کاروبار کی ترقی کا موقع ملیگا - اور غیر ملک سرمایہ سے [illegible] مین آسانی ہوگی اسوقت جاپانیون کی دیانت اور راستبازی پر لوگ بھروسہ کرینگے -

پرنس ڈغانی جہازات جنپر کوئلہ لدا ہوا تھا اور ہانگ کانگ کو جارہے تھے گورنمنٹ کے حکم سے مقام سوتی مین روک لئے گئے ہین -

۲۶ مئی - لندن - ایڈمرل برلیف کل ولاڈی وسٹاک کو روانہ ہوئے -

پانچ روسی والنٹیر جہاز و نیز کوئلہ کے جہاز پالمبری کے دہانہ کے قریب موجود رہین -

بالٹک اسکواڈرن کا سنہ سوان جہاز کل رات سیڈل آئیلینڈ کے قریب لنگر انداز تھا -

۲۶ مئی - لندن کل دارالسلام مین برابر جنگ ہوتی رہی اب تک پچاس آدمی مارے گئے اور ایک سو زخمی ہوئے ہین -

مسٹر براڈرک نے بیان کیا کہ امیر عبدالرحمن خان شاہ کا خطاب استعمال کرتے تھے اور کبھی کوئی اعتراض نہین ہوا - اسکے استعمال سے افغانستان اور دول غیر کے باہمی تعلقات مین کوئی اختلاف نہین پیدا ہوا اور نہ ہمارے عہود و مواثیق مین جہان تک امیر کے ساتھ انکا تعلق ہے کوئی فرق آیا -

۲۷ مئی - لندن - ایڈمرل روزدسٹ وینسکی سوشیما کے متصل ہین ایڈمرل ٹوگو کے بیڑہ نے اونسے جنگ کی ہے -

علاوہ اس بات کے کہ ایڈمرل روزدسٹ وینسکی کا خاص بیڑہ دو کالمون مین مع جنگی جہازونکے واہنی جانب اور گن بوٹ اور کروزر جہازات بندرگاہ کی طرف جاتے ہوئے خلیج سوشیما مین دیکھے گئے تھے اسکے تاریخی واقعہ کے متعلق عام خبرین یا تو روک لی گئی ہین یا اونکے روانہ کرنے سے انکار کیا گیا ہے -

۲۸ مئی - لندن چار روسی جنگی جہاز ۲۵ تاریخ کو کوریا اسٹریٹ سے بجانب مغرب گذر رہے - وہ ایڈمرل روزدسٹ وینسکی کے بیک کروزر ہین -

پانچ روسی جنگی جہازات تین کروزر اور سات تباہ کن جہاز سوشیما کے قریب نظر آئے تھے -

کل شام کو بالٹک بیڑہ کا ایک بہت بڑا حصہ آبنائے کوریا مین جاپانی بیڑہ سے مقابل ہوا -

جاپانیون نے ایک روسی جنگی جہاز اور چار اور جنگی جہازات اور ایک مرمت کے جہاز کو آبنائے کوریا مین غرق کر دیا ہے -

۲۰ مئی - لندن - جنرل لینویچ رپورٹ کرتے ہین کہ رسالہ کے ایک حملہ مین جو جنرل مسچنکو نے [illegible] کیا تھا [illegible] ہوئی -

جاپانیونکا راستہ آمد و رفت اور تار برقی دور تک کاٹ ڈالی گئی ہے ایک رسالہ رسد جو سات ورسٹ تک پھیلی ہوئی تھی منتشر کر دی گئی ہے -

ایک زبردست جاپانی فوج جو فاکومین کے جنوب مین ایک پہاڑی پر مورچہ زن تھی اوسپر روسیون نے حملہ کیا دو جاپانی کپتان قتل کر ڈالے گئے اور ایک گرفتار کر لیا گیا - روسیون نے دو سو پچیس قیدی اور دو کلدار توپین گرفتار کر لین -

۲۰ مئی - لندن - روسی کروزر [illegible] اور راسیولنسک مقام ولادیوسٹک کو گئی والنٹیر جہازونکو اپنی حفاظت مین لے گئے ہین بالٹک بیڑہ جنگ کیلئے بخوبی آراستہ و پیراستہ ہے اور ایڈمرل روزدسٹ وینسکی کی بیماری کی خبرین مبالغہ آمیز ہین -

۲۰ مئی - لندن - سنگھائی کے طوطائی نے روسی کانسل سے روسی والنٹیر جہازون کی موجودگی کی نسبت سخت شکایت کی ہے اور سنا جاتا ہے کہ روسی ووسنگ سے چوبیس گھنٹہ کے اندر چلے جائینگے -

۲۰ مئی - لندن - روس نے چین کو اپنے اس ارادہ سے اطلاع دی ہے کہ روسی فوجین جاپانیون کی نقل و حرکت روکنے کے لئے منگولیا مین سفر کرینگی -

اس فیصلہ سے سفارتی جماعت مین کسقدر بیچینی پیدا ہوئی ہے جو اسکی نسبت خیال کرتی ہے کہ چینی علاقہ کے الحاق کے متعلق اول کارروائی اور چین کے حصہ بخرہ کے مسئلہ کی ابتدا ہے -

۲۹ مئی - لندن - ایڈمرل روزدسٹ وینسکی کا بیڑا بالکل معدوم کر دیا گیا ہے - ۱۲ جنگی جہاز غرق کر دیے گئے یا گرفتار ہوئے ہین - اور دو باربردار اور دو تباہ کن جہازات ڈوب گئے -

ڈیلی کرونیکل واشنگٹن کے ایک مراسلہ مین بیان ہے کہ یقین کیا جاتا ہے کہ جہاز [illegible] اور بورودینو اور تین کروزر اور ایک مرمت کا جہاز غرق ہوا ہے -

جاپانی بیڑہ سے لڑائی ہو رہی ہے اور آبنائے کوریا مین وہ بالٹک جہازونکو روکے ہوئے ہے -

اوکوشیما کے متصل ایک ڈول جنگ ہو رہی ہے لیکن بیڑہ بالٹک کے تمام جہاز اس لڑائی مین مصروف نہین ہین سست رفتار جہاز جاپان کے اطراف مین چکر لگا رہے ہین -

کہر چھایا ہوا تھا لیکن یکایک اسوقت دور ہو گیا جب بالٹک جہازات یکشنبہ کے روز نظر آئے تھے اور اوسوقت تیز ہوا چل رہی تھی -

۳۰ مئی - لندن - جاپانیونکی فتحمندی کی خبر لندن مین عام اطمینان کے ساتھ مقبول اور موصول ہوئی ہے -

ایڈمرل روزدسٹ وینسکی بچکر نکل گئے -

جنگی جہاز سسوئی ویلکی گرفتار اور نشان بردار جہاز نیاز سوارف سخت مضروب ہے - ایڈمرل ٹوگو رپورٹ کرتے ہین کہ تین تباہ کن جہاز غرق ہوئے ہین اور ایک باربردار اور ایک تباہ کن گرفتار کر لیا گیا ہے -

یہ لڑائی شنبہ اور یکشنبہ کے درمیان ختم ہوئی -

جاپانی بیڑہ کو کوئی نقصان نہین پہونچا -

بیرن ہیاشی نے رائٹر کے نامہ نگار کی ایک ملاقات مین بیان کیا کہ ایڈمرل ٹوگو کی فتحمندی پر مجھکو علی الخصوص اسلئے مسرت ہوئی ہے کہ جنگ ٹریفالگر کی سوین سالگرہ کا یہ سال ہے جاپانی اس معاملہ مین تردد اور تفکرات سے خالی نتھے لیکن اب انکو نتیجہ جنگ کے متعلق اطمینان کلی ہے -

۳۱ مئی - لندن - روسیون نے [illegible] مین ایک برٹش تجارتی جہاز غرق کر دیا -

جیسے ہی یہ خبر معلوم ہوئی کہ یکشنبہ کی صبح کو روسی جہاز دیکھے گئے تھے - جاپانیونکا متفقہ بیڑہ حملہ کے لئے روانہ ہوا - موسم عمدہ اور دریا ساکن تھا -

اوکوشیما کے قریب سوشیما کے جنوبی مغربی جانب غنیم سے مقابلہ ہوا - روسیونکو شکست دیگئی اونکے کئی جہاز غرق ہوئے تباہ کن اور تارپیڈو بیڑون نے غروب آفتاب کے بعد حملہ کیا جاپانی فوج تعاقب مین رہی اور یکشنبہ کے روز اوکوشیما کے شمالی مشرقی جانب غنیم کے ایک مجمع پر حملہ کیا چار جہازون نے بغیر مضروب ہوئے جاپانیونکی اطاعت قبول کرلی -

اس جنگ مین ایڈمرل نیبوگاٹوف اور دو ہزار آدمی قید کر لئے گئے - اور تمام جہازات جنکا جنرل ٹوگو کی رپورٹ مین ڈوبنا اور گرفتار ہونا بیان کیا گیا ہے ان کے علاوہ نیز دوسری رپورٹ مین درج ہین جو اسوقت ایڈمرل ٹوگو نے [illegible] بیان کئے تھے اونہون نے ایک ہزار سے زیادہ قیدی گرفتار کئے تھے -

۳۱ مئی - لندن - مقام ٹوکیو مین بیان ہے کہ کروزر گروموبی جب بامید شرکت ایڈمرل روزدسٹ وینسکی ولاڈی وسٹاک سے روانہ ہو رہا تھا تو ایک جاپانی سرنگ سے ٹکرا گیا اور ڈوب گیا -

کسی زمانے اور ملک و اقلیم مین کسی مخصوص طریقہ اور رائے کا ہونا ہے مثلاً ایک نوجوان آدمی جسکے جذبات شدید اور گرم ہین وہ بہ نسبت ادھیڑ کے حیات بسر کرنے اور اعتدال سے رہنے کے عاقلانہ حکیمانہ خیالات والے عشق ظاہر کرنیوالی اور نازک لطیف تصویرون سے زیادہ اثر پذیر ہوگا۔ بیس برس کی عمر مین اور ڈھ چالیس برس کی عمر مین ہو لیس تاسی تس پچاس برس کی عمر مین قابل پسند ہو سکتا ہے۔ ایسی حالتون مین دوسرون کی رایون مین دخل در معقولات کی کوشش کرنا اور اپنے خلقی رجحانات سے محروم بننا بالکل فضول حرکت ہوگا یعنی وہی کتاب مثل اپنے دوستون کے ہمین پسند ہوتی ہے جس سے ہمارا مزاج اور طبیعت اتفاق کرتی ہے ایسی ترجیحین ضروری اور لازمی ہین اور کبھی عقل کے رو سے قابل اعتراض نہین کیونکہ کوئی موازنہ نہین ہے جسکی رو سے فیصلہ کیا جا سکے۔

اسی طرح سے اُن کتابون کا مطالعہ جنمین ایسی تصویرین اور حالات ہین جو اُن چیزون مین پائے جاتے ہین جو ہمارے زمانہ یا ملک مین موجود ہین ہمین اُن کتابون کی بہ نسبت زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہین جنمین اور ہی مختلف مراسم و طرق کا ذکر ہے۔

ایک عالم اور سنجیدہ آدمی خاص مراسم کو بوجہ جدت گوارا کر سکتا ہے لیکن عام ناظرین اپنے معمولی خیالات اور رایون کو اتنا جدا نہین کر سکتے کہ ایسی تصویرون سے خوش ہون جو اُسی کی طرح مشابہت نہین رکھتی ہین یقین ہے کہ ناظرین کے روبرو یہ صفائی عام دلپسند حسن کا مسئلہ۔

(۲) اودھ پنچ مطبوعہ ۱۵ جون ۱۹۱۰ء

جلد بست و پنجم نمبر ۲۳

یہ بہار ہستان ہے عجب کا عالم
ہان ذرا بادہ گلرنگ تو لانا جھٹ پٹ
ہان وہ چھوڑ کے تو عا ئے کہین تھوڑی سی
شیر مادر کی طرح تیغ بھی پی غٹ غٹ
لیکے لے کے صراحی مرا ساقی آیا
جام مین بادہ گلرنگ دیا اسنے الٹ
اب مین پیتا ہون لیون تک مرے ساغر ہوچا
ختم سے ہو گئی ہو حلق سے آتری جھٹ
آگیا جوش طبیعت مین بڑھی گرمی خون
دور سے آنکھون کے ہوے لال پھری کروٹ
نشہ مین جو ہوا نشہ ہو جو دکی اب
جسقدر عقل سے کہتا ہون آ ہی رہی مٹ
یہ ترنگ آئی ہو ہان لاٹ کرزن ہون مین
دیکھ کرزن سے تو جاے امین ہو رہے جھٹ
لیجئے سامنے حضرت ہے تشبیہ کرزن
رنگ اسطرح بدلتی ہے کہ جیسے گرگٹ
سرخ غصہ سے کہین زرد کہین صدمہ سے
خوف کے مارے کبھی رنگ مین ہو نیلا ہٹ
آنے ہین آپ تو کیجے حضرت کرزن سے
آپ اگر منھ کے کرے ہین تو ہون مین بھی منھ پھٹ

آگیا طیش مجھے دل کا نکالون کا بخار
صاف کہتا ہون نہین بات مین میری کھوٹ
ہانسیے کا نہ برا آدمی ہین آپ شریف
عالم نشہ مین بک جاؤن اگر چہ چٹ پٹ
ہان یہ کیا آپ نے کم ہو گئے ہین ہوش و حواس
کنووکیشن مین یہ دکھلائی ہے کیا جھلاہٹ
کالمنشانی کے عوض دے دو کیا دل کا غبار
خوب ہیئت کا سراپا یہ کر ڈالا کرکٹ
ہین صفا حسین ہین کس رنگ کی ماشا اللہ
خوب ہم جانتے ہین آپ ہین جیسے نٹ کھٹ
گالیان سکھلے و ییہ دستنا ہین ہمکو
تا پئے نکلے تو پر منھ پہ یہ لیسلو کھٹ
بات بھیکی لیکن ہے وہ اٹھو کر کھائی
نوش طبع کرا ب جو نہ آڑا نا سر پٹ
اہل بنگال نے کیا خوب کیا ہے حملہ
کیا ترنی فوج مضامین نے ہو کھایا گھونگھٹ
منھ دکھا تا تجھے وا ہے نہین کلکتے مین
اب مناسب ترے لہنے کے لیے ہو چھنٹ
خوب بوچھاڑ ہوئی چار طرف سے تجھ پر
بامبر تک کو نہ زمین آ گئی تری زیٹ زپٹ

کانگریس والے تو کیا خوش نہین تجھے دلمین
دشمن حلک ملی کرنے کے پیاسے گھونٹ
یا د ہو صیش بہت تونے اُڑایا اپنک
آخری دور مین قسمت مین ہی تجھ پہ
کلہ احسان کا اٹھا سر سے تر نو بچے وقت
بے چراغ آئے نظر صبح کو جیسے مرگھٹ
اب مناسب جو ہی کیجے بجبر انشائی
ہم بہی خوش آپ بھی خوش دور کمین ہو جھٹ
تو ہو جانے پہ جو راضی تو قسم سر کی ترے
کن کہ چندہ ہے تجھے ہم نے ہین ولایت کا ٹکٹ
تیرے ہی رقعہ عین زمانے بہ خوشی وطا عت
شہر ویران ہین آباد ہوے ہین مرگھٹ
ہم مبر لین سے استاد کا شاگرد ہے تو
یا دہین لب کے مقولے نہ اصولِ تمہیں
ہی اقتدار ایسی مول ہی دعے دہا تا
ادھن ساز زبان ساز بگڑ نٹ کھٹ
پھونک ڈالے تری اسپچون کے بنڈل سمجے
اگلی ہولی مین جلانے نہین جیسے بنکٹ

سنہ مجھ آلی اور جھٹ زبان انگریزی مین علم تدن کرد ہو کو حق کردہ تھا

اور معیار حسن اور اس مضمون مین لایق مصنفین کا اتفاق ظاہر ہو گیا ہوگا۔ دوسرے باب مین ہم اس سے زیادہ اصلی اور مشکل تحقیقات پر بحث کرین گے۔

چھٹا باب

اجزاے حسن

گزشتہ باب مین ہوم کی دلیلین بھی ہمکو ایک طرح کی مبہم اور مجمل معلوم ہوئی ہین جس بحث کا مذکور ہمنے پہلے کیا ہے اسکے واسطے زیادہ دقت نظر اور احتیاط درکار ہے تاکہ بہت دقیق اور علمی بنیاد قائم ہوجاے۔ پس اگر ہم یہ ثابت کردین کہ خلقی یا تکلفی مصنوعی اشیا مین حسن کی مادی کیفیت کے اجزا لازمی طور سے یکسان شامل ہوتے ہین اور نفس ذہین پر اثر بھی ویسا ہی ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ معیار حسن کی بابت کسی کو آیندہ زیادہ جاے گفت باقی نہ رہے۔

ہوگارتھ ہوم وغیرہ نے مادی اجزاے حسن وجمال کی تحقیقات کے بیان مین کوشش کی ہے اور سب ہی کم وبیش ناکام رہے ہین تو اسکی وجہ کیا وجہ یہ کہ انھون نے لحاظ نہین رکھا کہ جسقدر ہم خلقی اشیا کے معاملے مین سادگی سے بڑھ کے پیچیدگی اور چگونگی تک جاتے یا صنعت مین اتنی سب سے وہان تک پہونچتے ہین اسی قدر یہ اجزاے مذکور بھی مختلف گوناگون اور پیچیدہ ہوتے جاتے ہین۔ اس تکمیل حقیقت اور دلچسپ اہمیت مین بہت سے حضرات نے جد و جہد کی اور ادھوری راہین قائم کی ہین مگران سب

یا الٰہی یہ حلی یا ہے خلافت کیسی
آگیا آزنگ جو ڈنلپ سے یہ کوڑا کرکٹ
ہین مگر ملک مین دوچار ہمیشہ یا ن بھی
آستین تیرے مقابل مین جو لیتے ہین الٹ
یاد رکھ حشر تلک بھی نہ بھلے بھولے گی
گرچہ تجھ کو وہ بچھاڑ اور وہ ہمتا کی ڈپٹ
چل یہان سے تو ولایت مین بنالیگی ترا
چین سے رات کو سوئیگا نہ تو اک کروٹ
اودھر ہون کا بس ہے وہین دربار عظیم
پارلیمنٹ مین لکھوا مین گے ہم تیری رپٹ
بچ گیا وان بھی تو پھر حشر مین ہوگا انصاف
کام آئیگی یہ صدا نہ تری زبان نہ رپٹ
تا بیان بیٹھ کے ستاوے گی تجھے تری مظلوم
وہ بلی ہوگی قیامت مین تری گھبراہٹ
سوچ انجام کو اک روز ہے سبکو مرنا
ہو تجھے اور ہمارا تو نہ کر جیسے کپٹ
اسوقت آ ہوش مین انداز حکومت کو بدل
مرد ہوکر تجھے واجب نہین یہ تریاہٹ
بیٹھ کرسی وزارت پہ سنبھلکر پیارے
آہ مظلوم نے شاہون کے دیئے تخت الٹ

اب مرا نشہ آتی ہے مین ہوتا ہون خموش
بس ترے واسطے کافی ہے یہی سرٹیفکٹ
آگیا ہوش مجھے کھل گئین آنکھین لیکن
اب وہ کرزن نظر آتے ہین نہ وہ انکا چرٹ

دعائیہ

اے مولا مری بگڑی کے بنانے والے
تو ہی تقدیر کا ہے اس خطہ بنارس کی پلٹ
شاہ اڈورڈ کا اقبال بڑھا دنیا مین
جیسے سرپھر گئے ہین ہم وہ ہوا اسکے چوکٹ

تغزل

ابس زبان اب ہو تو معرکہ آرا ہے سخن
رشک سے جو قلم ہو نہ امین جاے الٹ
اے عروس سخن اتنا سے جوبن تیرا
لاٹ صاحب کو بھی تاکتے ہین تری زلف کی لٹ

رائے شمیم

حضرت پنچ سے بگڑے تو بجا ہین گے
لاٹ صاحب کو مناسب نہین یان گھبراہٹ

آمد و رفت

(آغاز و انجام)

شکم مادر سے پیدا یہ ہوئی آمد و رفت
مہد بر سم مین پھر آکے پلی آمد و رفت
دایہ ماما نے بڑھ بڑھ کے جھلا یا جھولا
لوریان ناز کی سن سن کے پلی آمد و رفت
پرورش شیر لذت سے کی پانے جب
رات دن پھر گھڑی ہر شغل بنی آمد و رفت
کبھی آغوش مودب تو کبھی مادر کے
الغرض ہوا تھی اطفال مین پلی آمد و رفت
رفتہ رفتہ رکھا یون سخن دانی مین قدم
اور جیسا ہی خستہ پھر آکے بڑھی آمد و رفت
دل ا[illegible] کی شب [illegible] کی ادا مین کھین
ناز و انداز [illegible]
سادہ پن مین بھی [illegible] کا [illegible]
کہ لگی رو دن [illegible] آمد و رفت
صحبتین چند [illegible]
کل رقابت کے [illegible]
تفرقہ ڈال کے پھر غیر بھی نکلے یان
غیر کی راہ سے بس لگ کے چلی آمد و رفت

پنچ - پاگل گیدڑ سے چوکنے رہنا - پروس مین آنکلا

صلح - یا اللہ کچھ سٹے بھی ہوا
جواب - دیر آید درست آید - ذرا دم لو -

آزاد ضمیمۂ اودھ پنچ

مطبوعہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۰۰ع

مہاراجہ بلرامپور نے تین لاکھ روپیہ کیننگ کالج لکھنؤ کی نئی تعمیر کے واسطے عطا فرمایا - بابو تہر کا یہ آخری فقرہ جو ... صفحۂ دل پر نقش ہونے کے لائق ہی کہ اس عطیہ کا اگر قبول تعلقداران اودھ پر یہ اثر ہو کہ حکام اور اہل ملک کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ اسی طرح کی فیاضی ہی تو عجب نہین کہ اچھے نتیجے ظاہر ہو سکتے ہین -

---

طاعون کی نوعیت اور اس سے مقابلہ کرنے کی جرأت نے ہمارے ملک مین عوام و خواص رعایا اور اطبا کو بعض اوقات یکسان اضطرابی حالت مین مبتلا کر رکھا ہی اور وہ یہہ باوجود سالہا سال کی ... زنیون اور کلیہ سازیون اور خیالات تحقیقات کے ابتک کوئی ایک امر سے متفق ہو کے قرار نہین پائی - اسکی وجہ کچھہی ہو مگر مختصر یہ کہ

شدید پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا

اسکی اصلی بنا ہو چنانچہ حال مین ہمارے پارسی بھائیونکو ڈاکٹرون کے کہنے سے یہ خبط سمایا ہی کہ بمبئی مین طاعون پارسی مُردون کی لاش بچوانے کا اثر ہی پس حال مین تحریک شروع ہی کہ مردہ جلایا جاوے - ایک پارسی مردہ جلانے کی کل کے واسطے انگلستان تشریف لے گئے ہین اور بھی کوشش ہو رہی ہی -

جہان سے طاعون کی ابتدا ہی - وہان شاید مشکل سے ثابت ہو سکے کہ طاعون پارسیون ہی کے مردون سے نکلا یا اسقدر پارسی جمع ہو سکے کہ طاعون کا استقبال کر سکین

چین کے باکسرون کی تازہ شورش کی نسبت سنا گیا ہو کہ وہ آگ زیادہ مشتعل نہین ہونے پائی - آجکل بجز معمولی چوری چکاری اور بدمعاشی کے کسی قابل تذکرہ شورش کا پتہ نہین -

---

راجہ صاحب نانپارہ (اودھ کے تعلقدار) جنکا علاقہ حال مین کورٹ ہوا ہی وہ برٹش کیولری اور انڈین کیولری کے مقابلے کو کیمپی ٹیشن کپ معمولاً عطا فرماوینگے

حکومت زنجبار بوجہ کمسنی سلطان زیر نگرانی برٹش گورنمنٹ تھی اب سلطان بالغ ہو گئے پس سلطنت انکے سپرد ہو گئی - آپ مشرق کے زبردست فرمانروا کی نسل سے ہین - پورا نام سید علی بن حامد بن محمود بن سعید بن سلطان ہے -

---

حضور پرنس آف ویلس کی تشریف آوری پر دہلی مین دس ہزار روپیہ خرچ کا تخمینہ ہوا ہی - ایڈریس چاندی کا بکس تیار ہوگا - اسمین سونے کا کام ہوگا - پانچ سو روپیہ خیر مقدم کے اڈریس مین خرچ ہوگا دو ہزار ریلوے سے سرکٹ ہوس تک جہان شاہزادہ صاحب قیام فرمائینگے مرمت سڑک اور آرایش مین صرف ہوگا -

گورنمنٹ ہوس مین دو کمرے تین ہزار خرچ کرکے بنائے جائینگے اور تین ہزار کی آتش بازی چھوڑی جائیگی - ایک ہزار آرایش شہر مین صرف ہوگا ایک ہزار کی اسکولون کے لڑکون مین شیرینی تقسیم ہوگی - اور غریبون کو طعام تقسیم ہوگا -

---

کورس خواندگی مدرسۂ زراعت کانپور

اس کورس کا مقصد مندرجہ ذیل اقسام کے طلباء کی ضروریات کو پورا کرنا ہی

(۱) قانونگوئی کے امیدوار
(۲) محکمہ زراعت یا ان دیگر محکمہ کی سرکاری ملازمت کے امیدوار
(۳) زمینداران یا طلبا جو کہ ریاست کی کارندگی کا پیشہ اختیار کرنا چاہین
(۴) طلبا جو کہ فن زراعت یا باغبانی کو ذریعہ معاش اختیار کرنا چاہین

۲ - سرکاری ملازمت کے امیدوار انٹرنس یا اسکول فائنل یا اور کوئی اعلی امتحان پاس شدہ ہونا چاہین اور قانونگوئی کے امیدوار ممالک متحدہ کے صرف کسی حاکم ضلع کے نامزد کرنے پر داخل کئے جاوینگے طلبا جو کہ ملازمت سرکاری کیلئے امیدوار نہون انکے لیے کسی خاص امتحان کے پاس کرنے کی شرط نہین ہی لیکن قبل اسکول مین داخل ہونیکے انکو پرنسپل کا پورا اطمینان کرنا ہوگا کہ درس کے سمجھنے کے لیے انکو انگریزی مین کافی قابلیت ہی

۳ - طلبا کو بورڈنگ ہوس مین رہنا ہوگا یا ایسے کسی دیگر مقام پر جسکو پرنسپل منظور کرینگے - اور تمام طلبا کو جمناسٹک مین باقاعدہ تعلیم پانا ہوگا - اور انکو اسکول کے کھیلون مین جہانتک کہ انکی صحت جسمانی اجازت دیگی شریک ہونا ہوگا -

۴ - سردست کچھ فیس نہین لیجاویگی لیکن طلبا کو اسکول کے مختلف کلبون مین جنسے کہ وہ مستفیض ہوتے ہین چندہ دینا ہوگا

کورس خواندگی کا دو حصون مین منقسم ہی

اول یا جنرل سکشن (حصۂ عام) جو کہ (مشمول تعطیلات) قریب بیس ماہ کیلئے ہی - اور جو جملہ طالب علمون کو لینا ہوگا -

دوسرا - یا اسپشل سکشن (حصۂ خاص) جسمین خاص خاص کورس مختلف میعاد کے شامل ہین جنمین سے ایک ہر طالبعلم کو لینا ہوگا

۷ - مضامین جنکی تعلیم حصۂ اول مین دیجاویگی حسب ذیل ہین

(۱) علم و عمل زراعت (جسمین فارم کے جانورون کا علاج نگداشت وغیرہ حساب وکتاب فارم شامل ہی)
(۲) مندرجہ ذیل علوم کے ابتدائی اصول کی اسقدر تعلیم جسقدر کہ زراعت کے کورس کو عمدہ طور سے سمجھنے کے لیے کافی ہو -
(الف) علم کیمیا (ب) علم نباتات (ج) علم طبیعی بہ تفصیل (د) فزیاگرفی مع علم ساختی ...
(۳) پیمائش و مساحت عملی بمطابق اصول و رسومات متحدہ کے کاغذات دیہی) و قسمہ داری ... اور حساب کتاب ریاست
(۴) گھوڑے کی سواری کل امیدواران قانونگوئی کو سکھلائی جاویگی دوسرے طلبا کو اسکا سیکھنا انکی مرضی پر منحصر ہے
(۵) امیدواران قانونگوئی کا وقتاً فوقتاً ہندی اور اردو مین امتحان لیا جائیگا اور جو لوگ اس مضمون مین کمزور ہونگے انکو خاص تعلیم دیجائیگی -

- اسپشل کورس کی ترتیب فی الحال مندرجہ ذیل طریقہ پر کیگئی ہی خاص خاص طلبا کی ضروریات پورا کرنے کیلئے اور دوسرے کورسون کے انتظام کی بھی کوشش کیجاتی ہی -

(۱) فرائض قانونگویان - اسکا سیکھنا تمام امیدواران قانونگوئی کیلئے لازمی ہی - اسمین زائد تعلیم پیمائش و تیاری و نگرانی کاغذات دیہی بھی شامل ہے -
(۲) انتظام ریاست - طالبعلمونکو کام سیکھنے کیلئے بڑی بڑی ریاستون مین بھیجنے کا انتظام کیا گیا ہی جہان انکو تشخیص و وصول لگان طریقہ حساب اور عام انتظامات ریاست کی عاملانہ واقفیت حاصل ہوگی
(۳) کاشتکاری - طلبا اس محکمہ کے کسی فارم مین عملی تعلیم کیلئے مقرر کیے جاینگے
(۴) باغبانی - طلبا کسی سرکاری باغ مین عملی تعلیم کیلئے بھیجے جائینگے
(۵) عمل زراعت - طلبا جو کہ محکمہ زراعت مین داخل ہونا چاہین کسی خاص افسر کی ماتحتی مین دیے جائینگے جسکے احکام کے مطابق انکو کام کرنا ہوگا اور انمین جو اپنے آپ کو قابل ثابت کرینگے انکو محکمہ کی ملازمت مین ترجیح دیجائیگی -

۸ - جو طلبا کہ جنرل سکشن مین قابلیت حاصل کرینگے اور اسپشل کورس مین کسی ایک مین ڈگری اور قابلیت دکھلائینگے انکو سند اسکول عطا کیجائیگی -

۹ - امیدوار قانونگوئی کی نامزدگی کیلئے ہر سال قبل اختتام ماہ فروری درخواستین حاکم ضلع کی خدمت مین دینی چاہئین - اور دیگر درخواستین داخلہ اسکول کیلئے ۵ امئی سے قبل بنام پرنسپل اسکول مقام کانپور آنا چاہئین

۱۰ - چند وظیفے بھی اسکول مین مقرر ہین اور یہ وظیفے ان امتحانونکے نتیجہ پر جو وقتاً فوقتاً ہوتے ہین دیے جاینگے -

دستخط - ڈبلیو - ایچ - مورلینڈ - ڈائرکٹر -

خبرین

۹ جون۔ لندن۔ ماسکو کی میونسپلیٹیون کی کانگریس نے جسمین دو سو پچاس ڈیلیگیٹ شریک تھے زار کی خدمت مین زبردست الفاظ مین ایک اڈریس پیش کرنا منظور کیا ہی جسمین درخواست کیگئی ہی کہ ایک قومی مجلس مرتب کیجاوے جسکے ممبر عوام کی جانب سے منتخب ہون اور وہ جنگ یا صلح کے مسئلہ کا فیصلہ اور خراب خطرناک اور جاہل [illegible] کی مذمت کرین۔ اس اڈریس مین زار کی [illegible] کی گئی ہی اور تاخیر کے خلاف کو متنبہ کیا گیا ہی۔

۱۰ جون۔ لندن۔ پریسیڈنٹ روزولٹ نے [illegible] جاپانی اور روسی گورنمنٹو کے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہی جسمین بیان ہی۔ اب وہ وقت آگیا ہی کہ تمام مخلوق کے فائدہ کی غرض سے ہم سب کوشش کرین۔ آیا اس مصیبتناک اور قابل افسوس جنگ کو خاتمہ پر لانا نہین ممکن ہی۔ ریاست ہائے متحدہ دوستی اور خیرخواہی کے رشتون سے جاپان اور روس دونون سے وابستہ ہی اور محسوس ہوتا ہی کہ ان دو عظیم قومون کی جنگ کے باعث دنیا کی ترقی رک گئی ہی۔ بہتر تو یہ ہوگا کہ انکا انتظام بھی جاپان و روس براہ راست کرین۔

یہ یاد داشت ۸۔ ماہ حال کو ٹوکیو اور سینٹ پیٹرسبرگ سے اس امر کا یقین دلانے کے بعد روانہ کیگئی تھی کہ انکو پریسیڈنٹ موصوف کی تجویز قبول ہی۔ اب جاپان اور روس کے جوابات کا نہایت اشتیاق کے ساتھ انتظار ہی۔

سمجھا گیا ہی کہ آیندہ جو کارروائی اختیار کیجاویگی وہ مہلت جنگ کی بات چیت ہوگی۔

بعد کی خبرونمین بیان ہی کہ دونون جنگجویون نے پریسیڈنٹ روزولٹ کی تجویز قبول کرلی ہی اور غالباً سفراء واشنگٹن میں جمع ہونگے۔

دونون اس تجویز سے اطمینان اور خوشنودی ظاہر کرتے ہین۔ سمجھا جاتا ہی کہ یون تو فرانس شروع ہی سے پریسیڈنٹ روزولٹ کی مساعی کا حامی رہا ہی لیکن اس تجویز کے قبول کرنے مین اوسنے اپنے دوست پر بڑا زبردست اثر ڈالا۔

۹ جون۔ لندن۔ وہ اڈریس جو ماسکو کی میونسپلٹیونکی کانگریس نے تیار کیا ہی درحقیقت ملک کی جانب سے تاج کے لئے ایک آخری تحریر ہی اوسکے الفاظ نہایت سخت ہین۔ زار کو تم کے لفظ سے مخاطب کیا گیا ہی اور ہز مجسٹی کا لفظ کسی مقام پر استعمال نہین کیا گیا ہی اور خیرخواہی اور حسن ارادت کا معمولی اظہار بھی غائب ہی۔

۱۰ جون۔ لندن۔ سینٹ پیٹرسبرگ کو سرکاری طور سے معلوم ہوا ہی کہ اس موقع پر سفیرون کے نامزد کرنیکا کوئی سوال درپیش نہین ہی جبتک میٹنگ کا فی الحال بندوبست ہوا ہی وہ محض اسلیئے ہی کہ جاپانی شرائط کو پیش کرے جو بنظر استصواب رائے سینٹ پیٹرسبرگ کو اونکے شرائط صلح کی بات چیت کی مناسب بنیاد نظر آئیگی تو سفیر مقرر کئے جائینگے۔

۱۲ جون۔ لندن۔ واشنگٹن کی ایک تار برقی مین بیان ہی کہ پریسیڈنٹ روزولٹ اور قائم مقام سکرٹری آف سٹیٹ کی ایک کانفرنس کے بعد مسٹر [illegible] نے [illegible] اس حالت سے جو موجودہ [illegible] خبرون [illegible] جواب کی امید روک لی ہی اسلیئے کہ مسٹر روزولٹ کی خواہش یہ ہی کہ پہلے اونکو علی الترتیب سینٹ پیٹرسبرگ اور ٹوکیو کو روانہ کیا جاوے اس سے ابتدائی نامہ و پیام ختم ہوگا اور درحقیقت امریکا کی کارروائی تمام ہوجائیگی۔ اسکے بعد روس و جاپان مہلت جنگ کا انتظام کرینگے اور پھر قائم مقامونکا ایک جلسہ کسی مقام پر ہوگا جسکا ایما جاپان کریگا جسمین شرائط بیان کئے جائینگے۔ اور براہ راست روس کو بھیجے جائینگے اگر وہ قابل منظوری ہونگے تو غالباً واشنگٹن مین [illegible] وکلائے باختیار کا ایک جلسہ ہوگا۔ روس کا جواب آج سہ پہر کو سینٹ پیٹرسبرگ مین مسٹر میئر کے حوالہ کیا گیا۔

۱۳ جون۔ کلکتہ۔ روس نے تجویز کی ہی کہ صلح پر بحث کرنے کے لیے ڈیلیگیٹ مقرر کئے جائینگے۔ چھ روز کی ایک مہلت جنگ کا انتظام کیا جائیگا۔ روسیون کے ڈیلیگیٹ مقرر اور جاپانیون کے وکلاے باختیار کے مقرر کرنیکی نسبت خیال کیا جاتا ہی کہ یہ ایک بدشگونی کی علامت ہی۔

۱۲ جون۔ لندن۔ ۹۔ ماہ حال کو روسیون کو جنگٹو فو کے شمال مشرق اور شمال مین مورچون کے ایک سلسلہ سے نکال دیا۔

۱۲ جون۔ لندن۔ جاپانیون نے ۱۰ ماہ حال کو روسیونکو بہت سے مورچون سے نکال دیا۔

جاپانیون کی اگلی فوج نے ۹۔ ماہ حال کو کومگ پر حملہ شروع کیا اور منڈارن سڑک کی جانب پیشقدمی کر رہی ہے اور ایک دوسری سڑک پر بھی جو اسکے مشرق جانب ہی جاپانی بڑھ رہے ہین اور اس فوج نے کوہ کے شمال مورچون پر ۱۰ ماہ حال کو قبضہ کرلیا۔

ایک سرکاری مراسلہ مین جو ٹوکیو مین شائع ہوا ہی بیان ہی کہ روسی کالم نے جاپانیون کے تین محاذی مورچون پر یکشنبہ کے روز حملہ کیا اور پسپا کردیے گئے۔

۱۴ جون۔ لندن۔ سویڈن نے اپنے کانسلون کو ہدایت کی ہی کہ وہ بطور ناروے والون کے اپنا کام انجام دیتے رہین اور یہی سویڈن کے کانسلون کو بھی ہدایت کی گئی لیکن آکوٹا جائز ناروے کی گورنمنٹ سے تجاہل کرنا چاہیے۔

معلوم ہوا ہی کہ فرانس جنوبی مراکو مین سخت کارروائیان کر رہا ہی۔ اوسنے سلطان کی فوج کے لیے سامان حرب و ضرب کی درآمد بند کردی ہی اور یہی کارروائی اوسنے چھوٹے دعویدار سلطنت کی فوج کے ساتھ بھی کی ہی۔

مسٹر الیث نیگ سبنڈ نے آج کیمبرج مین اپنی ڈگری پائی اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ انکو لوگون نے مبارکباد دی۔

غالباً نامہ و پیام کا صدر مقام ہیگ قرار پائے گا۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہی کہ وکلاے باختیار کی کانفرنس کے لیے واشنگٹن منتخب ہوگا۔

جاپان کو صلح کی گفتگو کے لیے یورپ جانے سے قطعی انکار ہی۔ روس کو یہ امر منظور ہی اور اوسنے جاپان کی رائے کے اتفاق سے چاہا ہی کہ واشنگٹن ہی مین جلسہ منعقد ہو۔

اخبارات سینٹ پیٹرسبرگ صلح کے مشورہ کے متعلق شبہی بے ادبی کے ساتھ رائے زنی کر رہے ہین۔ جاپان و روس کی بہ نسبت صلح کی بابت بہت شبہ و حسن ظن ہی۔

۱۲ جون۔ لندن۔ زار روس نے اطلاع دی ہی کہ وہ ماسکو کی کانگریس قائم مقاملن مجالس میونسپل کے چندہ کہ تمام ڈپیلیشون سے ملاقات کرینگے ڈیلیگیشون نے قرار دیا ہی کہ ملاقات سے انکار کیا جاے زار کے آخری فیصلہ سے ملاقات کے بارہ مین ہی دوشنبہ کے۔ وزمجالس میونسپل کے ڈیلیگیشون کو اطلاع دیجائیگی۔ میونسپل قائم مقام آمادہ ہین کہ یہ ملاقات پولیٹکل طریقہ کی ہونا چاہیے۔ ڈیپوٹیشن کی ملاقات کے مسئلہ سے عوام کے دلون مین صلح کی بابت مایوسی پیدا ہوتی ہی۔

زار نے گرینڈ ڈیوک الکسس کا استعفا بحیثیت اعلے افسر بیڑہ جہازات اور صیغہ بحری کے منظور کیا ہی۔

۱۲ جون۔ لندن۔ ٹوکیو اور سینٹ پیٹرسبرگ کے مابین براہ واشنگٹن اس نامہ و پیام کو ترقی ہے جو جنرل لینویچ اور مارشل اویاما کی مشرق بعیدہ مین ملاقات کے متعلق ہو رہی ہی جسمین عہدنامہ مہلت جنگ پر ایسے دستخط ہونگے کہ واشنگٹن کی کانفرنس کا راستہ تیار ہو۔

معتبر طور پر بیان کیا جاتا ہی کہ کونٹ لیمڈاف روس کی جانب سے اور مارکوئس ایٹو جاپان کی طرف سے واشنگٹن کی کانفرنس مین وکلاے باختیار مقرر ہونگے۔

روس۔ کاٹے گا تو نہیں؟

سے ملتی ہین جنکو وہ ظاہر کرتی ہین اور خلقی طور سے ان صفات کا اثر ہم محسوس کرتے ہین - یہ مصنف اپنی راے اس بارہ مین یون قائم کرتا ہے کہ عظمت اور شوکت آواز کی اپنی بلندی کی وجہ سے اتنا ہی اثر رکھتی ہے کہ جسقدر اثر اور چیزون کے خیال سے یا ان سے متعلق پیدا ہوتا ہی کیونکہ لڑکون کے کھیلنے کی ڈھولک اگر کان کے پاس بجائی جاے تو اس سے زیادہ کہین آواز معلوم ہو کہ جسقدر آدھ گز کے فاصلہ سے توپ دغنے کی اور سڑک پر گاڑی کی گھڑگھڑاہٹ جیسی سنائی دیتی ہو اکثر لوگون نے غلطی سے خیال کیا ہو گا مین دور بادل گرج رہا ہی لیکن کسی نے لڑکے کے ڈھول کی آواز یا پتھرون پر گاڑی کی گھڑگھڑاہٹ کو عظیم یا دہشت ناک نہین خیال کیا جو بشرط ہونے بلند آواز کے عظمت کا ضرور خیال کیجاتی لیکن ہلاکت کے آلات توپخانہ اور بجلی بہت قوی ہین اور جب کبھی انکی آواز سے ہیبت ظاہر ہوتی ہی تو ہمکو اس سے اتفاق ہوتا ہی -

یہ سب جس مسئلہ کی تائید مین بیان کیا گیا ہی اسکے بالکل خلاف ہی اس سے صاف صاف پیدا ہی کہ بلندی آواز کی دو قسمون کے ملنے سے ایسا خلقی اور کثیر الوقوع نتیجہ ہی کہ ہم اکثر غلطی سے ثقل یا فاصلہ وغیرہ کی وجہ سے ٹھیک امتیاز آواز کا نہ کرکے وہ طاقت اصل اشیا مین سمجھنے لگتے ہین یعنے اتفاقیہ غلطی عام قاعدہ کی ظاہر کرتی ہی - الیسن خود باوجود اپنے محاورت کے کلیہ کے اسی وجہ سے خیال کرنے لگا کہ بہت سے حکما ان باتون کو خلقی نشانات جذبہ یا تاثیرات کے نہین تصور کرتے ہین اور یقین کرتے ہین کہ تجربہ سے نہین بلکہ ایک اصلی قوت

زمانے کی تقلید ہے لازمی
گیا وہ زمانہ گئی اسکی رسم
نہ پہلی روش ہو نہ اگلا نمائش
ہمیں اب فیشن ہوا اپنا لگی
نئے استعارے نئی شاعری
نہ قامت کی تشبیہ دو سرو سے
نہ اب چاہئے لب ہیں قند و نبات
نہ آنکھوں کو بادام ہی باندھیے
نہ ابرو کمان ہوں نہ مژگان تیر
نہ نسبت دو غبغب کو اب چاہیئے
نہ سنبل سے بالوں کی تذلیل ہو
نہ گل ہی کا کچھ تذکرہ لائیے
ہمیں لیڈیوں اور مسوں کا عشق
نہ خون جگر لخت دل کھائیے
[illegible]
نہ جلسہ ہی دیکھئے نہ دعوت کوئی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب آرسی سے قطع نظر چاہیے
رو داجوں سے اسکے حذر چاہیے
نہ اب ہمسے لو لگی تو گلی چاہیے
نہ ہو دہ گوزشت تر چاہیے
نہ معشوق بیٹھیں گھر چاہیے
نہ اب بال کو جانور چاہیے
دہن کو نہ شیر و شکر چاہیے
نہ فرقت میں بھی چشم تر چاہیے
نگہ کو نہ تیغ و نشتر چاہیے
نہ پہلا سا سوز ... کر چاہیے
[illegible]
نہ بلبل کا یہ شور و شر چاہیے
نہ معشوق بھی اب وہ تر چاہیے
نہ نالہ نہ آہ سحر چاہیے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ قبلہ کبھی باپ دادا بتین
کہاں نامہ ساور کہاں کے دو خط
عوض شکریہ کے نہ تقلید کس ہو
[illegible]
نماز اور روزے کو گر رکھئے تہ
نہ حج و زکوٰۃ اور نہ نذر و نیاز
[illegible]
غرض جو بھی ہو اب ہو سارا نیا
ہر اک بات تہذیب کی جان ہو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ بیٹے کو لخت جگر چاہیے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہ رمضان نہ عید الفطر چاہیے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نہ فیشن میں کچھ بھی کسر چاہیے
ولایت کا بھی تو سفر چاہیے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غزل مخمس و ریختہ

ستم ہو میں وقت وصل میں مجبور ہو جانا
وفور شوق کا دردِ دل رنجور ہو جانا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کبھی تو لطف فرمانا کبھی مغرور ہو جانا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قضا کا ٹالنا ہے تقدیر، یون کا فور ہو جانا
قیامت تک کسی کے واسطے مجبور ہو جانا
زمین کو سخت ہو جانا فلک کا دور ہو جانا

رباعی

ضمیرم نہ زدن بلکہ آتش زنست
کہ دیدم صفت کمر وا بستن ست

(رمو چشتیہ گو کانپور)

خون کے آنسو

اب نہ وہ گل ہین نہ باقی ہے گلونکا وہ نکھار
گلشن اسلام غرناطہ[۱] کی آخر ہے بہار

آسمان رو دیگا خون اس زمین پر عمر بھر
دیدۂ عبرت رہین صدیون رہینگے اشکبار

حشر تک ایسے زمانہ مین نہ آئیگی سحر
ساعت نحس ایسی پھر ہوگی نہ پیدا زینہار

پھر گئی اسلام سے اقبال و نصرت کی نظر
طالع سلطان مین کیوان کا اثر ہے آشکار

[۱] اسپین کا ایک صوبہ غرناطہ بھی تھا ابو لہد کو حکومت کا دار الخلافہ ہوا۔

خون آلودہ ہلال پرچم اسلام ہے
واقعات غم مین یہ دن بھی رہیگا یادگار

والی غرناطہ عبد اللہ ابن ابو الحسن[۲]
آج میدان مین نظر آتا ہے گرم کارزار

کرچکے ہین سلطنت پر نونہالان عرب
زخم پھولون مین ہین یا بوے وفا رنگ بہار

ٹوٹ کر گوہر گرے ہین تاج سلطانی کے یہ
یا پڑے ہین خاک پر یہ لاشہاے جان نثار

یہ خزان ہے گلشن اسلام یا ہے فصل گل
تن پہ زخمون کے ہین گل یا کھلا ہے لالہ زار

جان دیدی سلطنت پر شاہ پر اسلام پر
لے شہیدان وفا مین اس محبت پر نثار

ق

آ گئے تیرون مین تم تیغون مین وندا سنے بہے
رہ گئین خون مین تر کوئین اور مژگان خنجر کی دھار

پر رہے ثابت قدم تم جنگ مین پھیر نہ منھ
جان کوئی بازو سے کھو یا نہ پیش رو وقار

[۲] ابو عبد اللہ ابو الحسن کا بیٹا تھا آشتہ باپ سے لڑ کر سلطنت حاصل کی آخر یہی اس سے سلطنت کا خاتمہ ہوا۔

موت کہتے ہین جسے وہ ہے تمہاری زندگی
حشر تک تم اپنی حیات مین رہوگے یادگار

زندگی گر رہتی تو ہوتی ہی دولت مین بسر
ملک سے اپنے نکلتے ہونگے بے یار و دیار

پھر چکی تھی سب کی قسمت پڑ چکی تھی تم مین پھوٹ
بخت بد سے تم نہ ہو سکتے مقابل زینہار

کی نہ اپنی خانہ ویرانی کی سیر اچھا کیا
صاحب قسمت تجھے تمنے قوم کو دیکھا نہ خوار

آخری سلطان غرناطہ تھا رسے سلطنت
گو ہوا بھی تو جنگ کے میدان مین گرم کارزار

پر نہ ہاتھ آئی شہادت اسکو بے فتح و ظفر
قسمت بد نے دکھائی گردش لیل و نہار

عہد و پیمان امان پر تخت چھوڑا شاہ نے
ہوگا زیب فرق دشمن اب یہ تاج شہریار

ہاتھ آئین دشمنون کے سلطنت کی کنجیان
غیر کے قبضہ مین پہونچی شہ کی تیغ آبدار

رکھتے ہو ہتھیار تو گی خلد کی تلوار تیز
کیا خبر تھی یون مٹائے گا بنا کر روزگار

مل گئی مٹی مین زینت شہر غرناطہ تری
ہو گئی لے قصر الحمرا تری آخر بہار

۶۵

کے ذریعہ سے انکو ادا کر سکتے ہین اور اس راے کی تائید بڑے بڑے مصنفین نے کی ہے پھر وہ ذیل کی راے لکھتا ہی جو باوجود اس غلطی کے اس مطلب کے ترک کے لائق نہین اور مصنف کے اصلی مسئلہ کی عوض ایک خلقی اور حقیقی کلیہ کو دراصل اچھی طرح بیان کرتی ہی - لیکن ضرور یہ خیال کیا جائیگا کہ مثل اور معاملات کے اسمین بھی ہمارا تجربہ کچھ عام قاعدہ بتانے کی طرف رفتہ رفتہ رجوع کریگا - صدا کی بڑی تقسیم بلند - دھیمی - بھاری - تیز - لمبی - چھوٹی - چڑھاؤ اتار ہین - اخیر کے دو ٹکڑون سے خود ہی ظاہر ہی اور اول دو آوازون کیساتھ شمول کی ہین بلند آواز طاقت اور خطرہ کے ساتھ ملی ہوئی ہی - بہت سی چیزین جو قدرت مین ایسے اثر سے متصف ہین آواز سے پہچانی جاتی ہین اور یہ بات آدمی کی آواز سے زیادہ ثابت ہوتی ہی جسمین سب تیز اور غصہ کی خواہشین بلند آواز مین ادا کیجاتی ہین - دھیمی آواز اسکے برعکس اثر ظاہر کرتی ہی اور اُسکے ساتھ ضعف معقولیت اور نزاکت پیدا ہی - یہ بات بیجان چیزون یا جانورون ہی مین نہین جہان بہت سے امور مین جیسی آواز ہوتی ہی ویسی ہی چیز پائی جاتی ہے بلکہ خاصکر انسانی ہے جہان شائستہ نازک غمگین کیفیات قلبی ظاہر ہوتے ہین - بھاری آواز اعتدال پیچیدگی اور شان وغیرہ سے اسوجہ سے ملی ہوئی ہی کہ تمام معتدل ضبط کئے ہوئے یا بے تکلف کیفیات قلبی تیز آواز درد خوف یا تعجب ظاہر کرتے ہین (اور کسی قدر حیرت بھی) یہ خیال بھی اسی وجہ سے شاید ہوتا ہی کہ انسان کی آواز کے ساتھ یہ چیزین ملی ہوئی ہین -

روز کے شور و فساد آپس کے یہ رنج و نفاق
ہے اثر کو ہے کے اپنا دوست تھے زینہار
چشم عبرت ہو اگر دیکھو نہ حال رفتگان
کیون وہ ویران بن ہین کیون مٹے کیونکر ہوئے سو خوار
سے شیر سوئے ہوئیا تم اے مسلمانان ہند
خواب غفلت سے ذرا چونکو ذرا ہو ہوشیار
تم ہوا سی کشتی مین جسکا ناخدا کوئی نہین
کشتی وہ جو بہ رہی دریا مین طوفان وار
کشتی گرداب طوفان مین اگر پھنس گئی
تم مگر سوتے رہے غافل رہو گے زینہار
ایک جھٹکے مین ہر طوفان کو تمہارا خاتمہ
پھر بمشکل زندگی دکھلا نی دے گی زینہار
ڈوبنے سے بھی بچے تم گر تو سطح آب پر
خار و خس کی طرح موجون سے الجھو گے یار
زندگی ذلت کی بھی کیا ہی ہی ہو کوئی زندگی
کیا ابھی جیتے ہو تم مرتے ہوا ے یاران غار
لعنت ایسی زندگی پر گر جیئے تو کیا جیئے
دوسری قومون کی نظرون مین جیسے ہوکے خوار
تم سے زائد قوم دنیا مین نہین کوئی تباہ
ہو نہ دشمن کا بھی جیسا ہے تمہارا حال زار
چاہتے ہو اگر تم اس مذلت سے نجات
تو تباہی دہ کرو جو کر رہا ہے روزگار
صنعت و حرفت کو سیکھو ہاتھ مین لے لو ٹرینڈ
تاکہ قائم ہو تمہارا اہل جاپان سا وقار
اپنا دل سے نکالو باہمی بغض و نفاق
یہ نہوگا جب تلک کچھ بھی نہ ہوگا زینہار
نام کو باقی نہین ہے جبکہ قومی اتحاد
تب ترقی کا اثر ہو گا کہ تم مین آشکار
متحد ہو کر کرو کوشش تو ہوگے کامیاب
ورنہ رہ جائینگے یونہی سب دھرے کاروبار

وقت سمجھو یہ غنیمت شاہ عادل کا ہے دور
پھر نہ ہاتھ آئے گا تمکو ایسا موقع زینہار
دی ہین قانون حکومت نے تمھین آزادیان
سیکھ لو جو سیکھنا ہو کر لو جو کرنا ہو کار
ورنہ آگے جس کے ہوگا اہل غرناطہ کا حال
دوسری قومین کرینگی تمکو رسوا اور خوار

بات جو اچھی نہ اصلی تھی وہ ہمنے دی بتا
قوم مانے یا نہ مانے اب ہے اسکو اختیار

راقم
لاریٹ آف انڈیا

بہائمی کانفرنس
اور
چندے کا مصرف

موجودہ الوقت کی روشن دماغی روشن خیالی روشن طبعی

روشن طبعی۔ روشن ذہنی کا بدیہی ثبوت یہی ہے کہ جسطرح مرغیان جھول پر جھول انڈے اور انڈون سے بچے نکالتی ہین جسطرح مہینہ نئی شکل وصورت کے رسالے پیدا ہوتے ہین اسی طرح نیچر کے ٹکسالی کارخانے سے ہر ساعت و ہر لحظہ ہر منٹ ہر سکنڈ مختلف الوان و صور کے کانفرنسین ڈھلتی اور ملک ملک کیا بلکہ شہر شہر قصبہ قصبہ قریہ قریہ گلی گلی اشاعت پا رہی ہین حتی کہ کوئی دماغی منزل اسکی وجود سے محال جس طرح ہوا سے خلا اخلا اسے ملا ہندوستانیون سے افتراپسیون سے ناز و ادا۔ کوئی مکان کوئی صحبت اسنے خالی نہین۔ یہ جھگڑا کیسا ہے یہ جی مذہبی کانفرنس ہین اور یہ مجمع یہ جی ہوائی کانفرنس۔ یہ ہے ریاضی۔ یہ ہے سودائی یہ ہے نسوانی۔ یہ ہے نفاقی۔ یہ ہے اتفاقی۔ یہ ہے خیالی۔ یہ ہے مکاری۔ یہ ہے تعلیمی۔ یہ ہے القابی۔ یہ ہے خطابی۔ یہ ہے کلابی کانفرنس کا ہے کو ہے خاصہ بیچ بچف کی نشین ہے۔ بس

بالٹک بیڑے کا حشر

اپنے گھر کی آپ چوکسی
ہاتھ پاؤن بچاے اور موذی کو ٹرخاے

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سبل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹروں حکیم صاحبان اور دیگر مریضوں پر جو اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسیلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - معمولی سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے تو اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسکے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اسیلئے ہر کسی کیلئے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسیلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ متذکرہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر رام - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم ایس سند یافتہ - یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلستان) امرتسر -

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اندر دیوی عمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے - اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی -

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا - مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار - کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم ڈاکٹر بیج لعل گوسائیں بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ - میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور گرنیولر اور جھلیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے - میں آنکھوں کی ہر قسم کی بیماری میں اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیج دیں -

راقم ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست و ملک نیپال -

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا - زنک لوشن کا سنک لوشن بورسیک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا - آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند -

اگر کوئی شخص ... پانچ ہزار روپیہ انعام

بھی وہ کہ امانت کے استاد دگیر کو بھی نہ ہاتھ لگی ہو۔ باتفا غاد
اس لفظ کو اگر ہزار مرتبہ لکھئے تو ازدن لکھ دفعہ لکھئے تو بے بتائے
بے شرح لکھے۔ایک نہ سمجھیگا کہ یہ ہو کونسا جانور۔ دیوان
کا نام ہو تو کیا نام ہو مہمل بےمعنی پیچ پچ۔ تو بندہ پرور
نہ مہمل ہی نہ پیچ بلکہ سراسر با معنی دیکھئے۔ آفتاب داغ کو
اُلٹئے تو باتفا غاد ہوتا ہی اور دیوان کو منقلب فرمایئے
تو نادید ہوتا ہی۔ آیا سمجھ کے درمیان کے اندرون سے
ابین کے بین بین مین۔ اب دو چلے ہیٹر بھیر اسکے
اور گرما گرم یہ بھی سن لیجئے کہ ایک طبیعت کے ہزار رنگ
کسطرح ہین۔ وہ یون ہین کہ گرمی سردی رات۔ دن صبح شام
دوپہر رات۔ دوپہر دن۔ دھوپ۔ چھاتھ آیا اور روشنی
اندھیرا۔ اور اسی طرح ہر فصل ہر موسم بلکہ ہر ساعت ہر لمحہ
طبع نالا رنگ بدلتی اور نیا پہلو ڈھونڈھ نکالتی ہو کہانتک
طول کلام اور تفصیل نا تمام لکھون۔ اب کانون کو
الف ممدودہ کی طرح کھڑا کیجئے اور غزل سنئے۔ نمبر (۱)

غزل حضرت غاد

سراپا استاد

اسی سے ہے جگہ آنکھون کی جھڑ مین
عجب شے ناک ہے انسان کے دھڑ مین
چہکتا غاد ہے جب اپنی زڑ مین
مزا ملتا ہے کیا کیا اسکی تر مین
کھنچا جاتا ہے دل کیون اسکی جانب
بندھے ہین کس پری کے بالچھڑ مین
عجائب شے ہے عورت ذات کا پیٹ
کہ ان استری کی لٹ بڑھ رہڑ مین
نہ کیون وہ بیت کرلین اپنی آنکھین
پھڑک جاتا ہے دل بامین سے گڑ مین
نہین ہے علم جبتلک وہ جانین
ہزارون فائدے ہین ایک تڑ مین
کوئی بانکا ہے تو اس سے پوچھین
کہ کیا ملتا ہے تجھکو اُس اکڑ مین
کبھی دھوئے تھے آپنے بال سر کے
یہ خوشبو ہے جبھی سے بالچھڑ مین
نہایت ہوگیا ہے غاد کمزور
اُلٹ جاتا ہے دم دو اک پکڑ مین

دوسری غزل بےبدل

ہوس نے زور کرکے تہر ڈھایا ہی طبیعت پر
کبھی شیرین کی خواہش ہی کبھی رغبت ہی حشمت پر
ٹپکتی ہو جو میری رال اُس کافر کی صورت پر
تو غیرت پھیر کر منھ تھوک دیتی ہے محبت پر
تبرا اس ہوس پر تف جوانی تیری حالت پر
بلا بنکر نظر پڑتی ہے ہر اک کالی صورت پر
ٹھہرتی ہو نہ دم لیتی نہ تھمتی ہے نہ رکتی ہے
ہزارون اندھیان قربان کی تعین ان طبیعت پر
جوانی نے سیانا کردیا اچھی طرح انکو
لگی رہتی ہین ہر دم دونون آنکھیں میری نیت پر
جو تیرے دل مین ہو وہ ناخنون پر اسکے لکھا ہے
کبھی دھوکا نہ کھانا اس صنم کی بھولی صورت پر
یہ سوز عشق سے بن آگ کی گرمی مین جلتا ہون
پسینہ درد دل سے رو رہا ہی میری حالت پر
وہ کوٹھے پر ہین شاید جب سے گرمی کی ہر فصل آئی
یہ باعث ہو مری آنکھین لگی رہتی جو ہین چھت پر
مرا دل آگیا ہی بیچ مین یا بندھ گیا اس سے
خود انکی اوڑھنی گوشک ہے آنچل کی چینت پر
جنھی ٹوپی پہنتے ہین جو تلوارئے مرزا خانصاحب
سبب یہ ہی کہ بچپن سے ہی انکو میل جنت پر
مین پوڈریل کے اجلا منھ کرونگا اپنی لیلے کا
نہایت ناز شیرین جان کو ہی گوری رنگت پر

معدنیات مین سب چٹان پتھر فلزات جو ہماری دانست مین سب سے
زیادہ دیرپا ہین عموماً گوشہ دار ہوتے ہین۔ نباتات مین لیجئے سب توانا اور
پائدار درختون مین یہی شناخت ہی۔ برعکس اسکے ضعیف یا نازکتر قسم کے
نباتات خمدار ہوتے ہین۔ اسی طرح حیوانات مین لیجئے۔ عموماً قوی اور توانا جانورون
کے جسم گوشہ دار ہوتے ہین اور ضعیف و نازک جانورونکے اسکے برعکس

ضمن دوسرا

ذی حیات اشیا کی اجزائے حسن کی بیان مین

یہان ہمنے ثابت کردیا ہی کہ ذی حیات چیزون مین جہان ابتدائی اور اصلی
حسن اور بیجان چیزون کے خاصے کچھ باقی رہتے ہین وہان نئے مخصوصات
بھی مستزاد ہوتے ہین۔

اسی جہت سے نباتات مین دو باتین شامل ہین بےحس حصے جنکا کچھ ذکر
فصل گزشتہ مین آچکا ہے۔ اور نازک حصے جو خلقی اشیا مین سادگی سے لیکر
بے انتہا بوقلمونی تک چلے جاتے ہین جنپر غور کرتے وقت سب سے
پہلے ہمکو نئے اور مزید خاصے پہلی قسم سے بالکل مختلف دکھائی دیتے ہین
اول قانون قدرت کی طرح اگر شروع سے دیکھین تو درختون کے تنے
اور سرے (جو زمین سے قریب ہین) چونکہ بیجان اجسام سے نکلتے ہین اسوجہ سے
اُس سے بہت کچھ مشابہ ہوتے ہین انکی شکل گول ہوتی ہی جو قانون قدرت
مین نہایت سادہ اور عام ہی لیکن بالیدگی انکا پہلا کام ہی اسلیے وہ بلند ہوکر نمز
ستون کی صورت اختیار کرتے جاتے ہین۔ حتی کہ موٹی شاخین اور پتلی

ایسی جا ئیں تو ہمکو رحم کھا کر اے فلک
ہو جہان زندی نہ کوئی اور کوئی جھڑوا نہ ہو
باقی پھر

راقم عزیز
بقلم ایچ ۔ آئے ۔ بی

کھلا خط

بنام

لارڈ یک نر بہادر بہادر ان

آجتک سب کچھ نر سے موسوم کیتے آئے مگر یہ مردم شناس مصلحت اندیش مناسبت بندار مستقل ۔ پختہ ۔ اسم یک نر سے موسوم و مخاطب کرتا ہو ۔ کیا وجہ ہو کچھ تھے وہ سوڈان مصر افریقہ تک تھے ۔ جیسے کچا میوہ آم ۔ شریفہ ۔ کیلہ وغیرہ رسق آنے کو گرم گنگنی بیز مین پال رکھا جاتا ہو اُسی طرح آپ بھی رہے اب ہندوستان تشریف لائے گویا پال اُتر آیا ۔ اس ملک مین اس حالت کو پکا ہونا کہتے ہین اور یون ہی مستقل عہدہ دار کو پکا ہی بولتے ہین ۔ پس اب کچے نر نہ رہے بلکہ صحیح طور سے یک تر ہو گئے

آپ نے جو کچھ نمایان کام اور اپنی سلطنت کی شائستہ وابستہ خدمتین انجام دین ۔ وہ تو اظہر من الشمس بین الضین کے دیکھتے مناسب وقت تھا اور مصلحت بھی داعی ہوئی کہ ہندوستان کی میر عسکری تفویض ہو مگر آب و ہوا کا اثر جدا جدا ہوتا ہو وہ اس عالم کون و فساد کے واسطے لازمی و ضروری ہو جو زمین پہلے تھی ۔ بیان نہیں ۔ پس اُسی کا تقاضا تھا جو کسی قدر خلاف انسانی ترسدا و منصوبون کے بیان معاملات پیش آئے ۔ بارے خدا کا شکر ہے اب تک بات بالا رہی ۔ دو سرے العادۃ کالطبیعۃ الثانیہ کا مقولہ بھی فی الجملہ صحیح ہے ۔ لوگون کو جڑ بنیاد سے تغیر تبدل ۔ انقلاب ۔ اُکھاڑ پچھاڑ ۔ اُلٹ پلٹ ضرور بےحد ل صورت ناگوار گزرا چاہیے ۔ خیر الخیر فی ما وقع ۔ اسی لپیٹ مین لارڈ کرزن بھی آگئے ۔ اور حال کے مسٹر براڈرک کے فیصلے نے وہی قائم رکھا جو مناسب تھا ۔ لوگ اگرچہ کچھ ہی کہتے تھے ہین مگر ہر اعتبار سے اطمینان رہنا چاہیے کہ جو کام جیسا ہونا چاہیے نیچر خود ہی کرا کے چھوڑتا ہو ۔ شکر ہو تم اپنی طرفداری پیشتر زمانے کی جوڑ توڑ ی بیچ سے بگڑے ہو اور ملک کو اسکی نمارت زمینی سلطنت کے طفیل مین ممنون احسان بنا گئے رہو گے ۔

جو لوگ تمھاری فوجی لیاقت اور مستعدی و اقبال قوم کی چمک دمک اور ضرورتون تقاضون کو نظر انداز کرتے ہین وہ اگر اُن مصالح اور تحریکون کو کما حقہ تقویت نہ دے سکین جو اُس تساہل اور دیرکے خلاف کرین (جو انتظام موجودہ مین مسلم ہو اور تجویزون کو اسی کنوئین مین ڈالے رکھین جسمین لارڈ نیپیر و دیگر امرائے عساکر کی واجبی ناخوشی کو ڈالے رہے اور شمالی ہمسائے کی جمہوریت کو اعتقاد مانے جائین اور سمجھے رہین کہ اب بھی جلدی کام شیطان کا ہو ۔ مگر متلون زمانے کی نیرنگیان محسوس کرنے والے جان سکتے ہین کہ اب جلدی کام رحمان کا ہو گیا ہو ۔ اور اب یہان کی فوج کو صرف یک ہی کمانڈر کی ہر طرح کی کامل ماتحتی بدون کسی وقت اور خودسری سے کے ہو سکتی ہو وہ بدل جنبہ دار اور مداح آپ کی تیز رفتار فہم کے ہو سکتے ہین ۔

رہا یہ عذر کہ تمھارے منصوبون سے ملک پر قرضہ کا بار ناقابل برداشت پڑیگا اس سبب سے قابل التفات نہیں کہ کفایت شعاری سلیقہ رشوقیہ اور عیش و عشرت کے معاملے مین ممکن العمل و واجب الحاظ ہے ۔ مگر یا یحتاج مین لمحوظ نہیں رہسکتا ۔ پس اسی طرح تمھارے منصوبے بھی مایحتاج کی نہج شامل ہو ۔ یعنی صاف صاف یون ہو کہ اگرچہ عموماً اپنا سامان راحت و عیش مین شامل ہو سکتا ہو مگر انسان آن مایحتاج بین نہیں ۔ اس سے کسی قدر بالفعل گرمی جسم مین پیدا ہو سکتی ہو ۔ اگر آدمی نہ پیئے یا وقت فرصت

۹۰

قدرت مین سادہ اور عموماً مدور جسم اختیار کرتی مین ویسے ہی انکے زیادہ نازک حصے اُسی صورت کی جانب زیادہ مائل ہوتے ہین ۔ ایلسن کی رائے ہے کہ ہم یہ ادراک کرتے مین کہ انکی ساخت کی نزاکت اور پھولون کے لپٹ کا یہ نتیجہ ہو کہ چھوٹے اور زیادہ نازک پھولون کی قسم مین جیسے سوسن گل بہار یا نرگس کو بہار مین درختون کی جدید اور ضعیف شاخون مین خم کا ہونا ہی خوبصورتی ہے ۔ کیونکہ اسکے دیکھنے سے ہمکو ادراک ہوتا ہو کہ پھولونکی کمزوری اور نزاکت کا یہ نتیجہ ہے ۔

اب خیالات مذکورہ سے یہ بات نکلتی ہو کہ درختون کے تمام حصون مین ایک نہایت تعجب خیز اختلاف پایا جاتا ہو ۔ ہر لمحہ وہ ایک مختلف راہ اختیار کرتے ہین (جیسے برک کی رائے ہو) اور دیکھتے دیکھتے اُس اختلاف کی وجہ سے جو مسلسل رہا کرتا ہو متغیر السمت ہوتے ہین لیکن یہ مشکل ہو کہ ابتدا انتہا بتائیں کہ کہان سے کہان تک ہوتی ہو اور برک نے اپنے خلط مبحث مین اسی طرح کی دو شرطین قرار دی ہین ۔

یعنی تیسری بات یہ ہو کہ حصون کے پہلوؤن مین اختلاف ہو ۔ اور چوتھی یہ ہو کہ وہ حصے گوشہ دار نہون بلکہ دونون مین آمیز ہون " اسطرح بجز اسکے بے ترتیبی یا ناقص طور سے ہو تو ہو عموماً وہ حسن سے منسوب کیا ہو جہان اُسکا استعمال نہیں ہو سکتا ۔ اس اظہار کی بہت ضرورت ہو کہ جلوہ نگی مثل صفات حسن اسوجہ سے ضروری ہو کہ اسمین نقوش بدلتے رہتے ہین تاکہ ہمارے حواس تازہ رہین ۔ یہ سب اسوقت ضرور شکست ہو جاتے ہین بلکہ ایک ہی چیز کا اثر

کچھار کی سرحد پر شیر کی بیداری

مجھے سب سے زیادہ انھین بزرگوار سے شکایت ہے شمس العلما تو پھر بھی شمس العلما یعنے نونون کے سرگروہ ہین مین ان حضرت کو کہتا ہون جو چاہتے ہین کہ مصر و شام جیسے ترقی یافتہ ممالک سے ہندوستان کے تعلقات پیدا ہون اور پھر اپنے رسالہ کی گزشتہ نمبر مین لکھتے ہین کہ اہل یورپ خاص عربی زبان اور اسلامی علوم کی تحقیقات کے لیے الجیریا مین ایک عالیشان جلسہ کرنیوالے ہین لہذا بہتر ہو کہ قبل افتتاح جلسہ ریڈیکل صاحب اس دنیائے وحشت آباد کو خیرباد کہدین تاکہ یہ روز بد دیکھنا نہ نصیب ہو مین نے شمس العلما کی شکایت نہین کی۔ مگر تعریض دیکھکر کچھ بہک گیا۔ دیکھیے کیا بے لقط سنائی ہو اور مجھے پانی پی پی کے کوسا ہو۔ طرفہ دلگی یہ دیکھیے کہ ایک تیسرے صاحب ...... جو علامۂ دہر اشرف العلما خلاصۃ الفضلی اور زبدۃ العارفین ہین انکو جب کچھ نہ بن پڑا تو انھون نے جھٹ عربی کا ایک جدید کورس ہی زمانہ حال کی ضرورتون کے لحاظ سے مرتب کر ڈالا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جہان ایک عربی اسٹوڈنٹ کو اس بار جہالت کی تکمیل کے لیے عمر نوح درکار ہوتی تھی وہان اب صرف تین ہی برس مین جہالت کی فضیلت کی پگڑی سے نجات ہو جاتی ہے۔

اسیطرح یہ ہوا کہ مدرسۃ العلوم جسپر میری رہی سہی امیدون کا دارومدار تھا اور جسکے بڈھے ناخدا پر مجھے کامل وثوق تھا کہ وہ ان نیم مہذب وحشیون کے پھندے مین نہ پھنسیگا اور اپنے کالج مین اس وحشی زبان (عربی) کو جسکے علوم مین بجز لاطائل مضامین عشقیہ دواوین اور چند خطب کے کچھ نہین ہے اور جو آج بھی محض ایک جاہل وحشی خونخوار قوم کی زبان ہے ہرگز ہرگز نہ داخل کرے گا۔ مگر وائے رے قسمت جب مسلمانون کے نصیب مین پھر وہی مسجد کا ملا اور تکیہ گدا بننا لکھا ہو تو کوئی کیا کرے۔ بھلا اور بھائی اس نئی امت کو ترقی کی چاٹ تہذیب کوٹ پتلون مین کب دیکھ سکتے تھے اور اس مونہا جماعت کو ترقی کے کف دست میدان مین پوئن سرپٹ دوڑتا دیکھکر کہ نہ انھین اپنے پرانے دقیانوسی مذہب کا ہوش ہی اور نہ اپنے ننگ قوم ننگے بزرگون کا خیال ہے انسے کب نچلا بیٹھا جاتا تھا جھٹ اس غیر مہذب زبان عربی کا شوشہ چھوڑ دیا اور کالج نے بھی بے قیل وقال بسیار بنا بزدلی سے اس نامعقول تجویز سے اتفاق کیا اور جھٹ سے تیس ہزار روپیہ بھی داخل کر دیا۔ حیف صد حیف گورنمنٹ کی بیجا حماقت اور حمایت اور سونے مین سہاگہ ہو گئی۔

باوجود اسکے کہ سر سید نے قوم مین ایک نئی روح پھونکدی تھی اور ترقی کا دروازہ قوم کے لیے چوپٹ کھولدیا تھا مگر اس ناعاقبت اندیشی کا بھلا ہو کہ مآل کار پر کسی قومی فدائی نے غور نہین کیا اور پھر ترقی کی راہ مین وہی روڑا اٹکا دیا گیا جسکو سر سید مرحوم نے اپنے اوپر کفر کے فتوے لیکر دور کیا تھا اور اپنی عمر بھر اسی روڑے کے ہندوستان سے نکال لینے کی کوشش کی تھی افسوس صد افسوس! مرحوم کی عمر بھر کی محنت پر پانی پھیر دیا گیا اور وہ روڑا خود انکے کالج مین ڈالدیا گیا۔ نہ قوم نے حمایت کی نہ کالج نے خیال کیا نہ گورنمنٹ نے توجہ کی۔

جس قوم کی ترقی کے لیے مین نے زمین وآسمان کے قلابے ملادیے تھے اور جسکی محض بہبود کے لیے مین نے اپنی بیش بہا زندگی وقف کر دی تھی اس سے مجھے ہرگز ایسی ذلت کی امید نہ تھی۔ واللہ ایسی ذلت آجتک شاید ہی کسی قومی فدائی نے اپنی قوم کے ہاتھ سے اس مہذب زمانہ مین اٹھائی ہو ہندوستان کے مسلمانون کے بچہ بچہ کی زبان پر میرا نام ہے اور تبرا۔

ہائے قوم آخر مجھے محض تیرے ہاتھون پیارا ملک ہندوستان چھوڑنا پڑا اور مین جھٹ سے موچھون پر تاؤ دیتا یورپ پہونچا فرانس کو مین نے انگلینڈ پر ترجیح دی۔ وجہ یہ کہ اسی انگلینڈ مین اس سے پہلے ایک میٹنگ منعقد ہو چکی تھی جسمین یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ بجائے یونانی اور دوسری مردہ زبانون کے سیکھنے کے عربی پر زیادہ زور دیا جائے اور اسکے علوم وفنون کے حاصل کرنیکی کوشش کیجائے اور دوسرے یہ کہ اسی گورنمنٹ کی ادنی گورنمنٹ کے اشارہ سے وہ وحشیونکی زبان ہمارے قومی کالج مین گھسیٹی گئی تھی

مین سمجھا تھا کہ پیرس مین بڑے مزہ سے گزریگی اور یہان وحشی زبان کا نام تک نہ سننے مین آئیگا۔ مگر واہ ری گردش تھوڑے روز آرام سے گزری تھی کہ وہان ایک بڑی عظیم الشان میٹنگ کا اعلان کیا گیا اور یورپ کے ان علما وفضلا کو مدعو کیا گیا جو علوم شرقیہ اور خاصکر عربی زبان کے ماہر تھے۔ اسکا مقصد یہ تھا کہ زبان عربی کی ترویج اور اسکے علمی ذخائر سے مستفید ہونیکی کوشش کیجائے۔ بس حضرت اس اعلان کا ہونا تھا کہ بندہ سیدھا بیک بینی ودوگوش پیرس کو خیرباد کہکر لندن پہونچا مگر وہان اور ہی عالم نظر آیا لندن کے مطبع سے عربی کی دقیانوسی باوا آدم کے زمانے کی بوسیدہ کرم خوردہ کتابین ہزارہا پونڈ صرف کرکے بہم پہونچائی جاتی اور شائع کیجاتی ہین۔ ایک خاص جماعت ان کتابونکی فہرست مرتب کرنے اور انکو صحت کے ساتھ چھپوانے پر متعین ہے۔ یہ دیکھکر مین وہان سے بھی اپنا بوریا بدھنا سنبھال برلن آدھمکا۔ لیکن وہان بھی کچھ یہی سامان جانکاہ نظر پڑا۔ تن بدن مین آگ ہی تو لگ گئی کہ جہان جائیے اسی وحشی زبان کا چرچا۔ ہائے دشمن ہو گیا سارا جہان۔ قریب تھا کہ ہوٹل مین استرے سے اپنی زندگی کا چراغ گل کر دون مگر کیا عرض کرون بچپن کا خیال جو دل مین ماں باپ کی نالائق تربیت کی بدولت گڑ گیا تھا کہ ایسی موت حرام موت ہی بطرح سامنے آگیا اور اسنے اس عزت کی موت مرنے سے جو مہذب ممالک مین بہت مستعمل ہی باز رکھا اور سچی بات تو یہ ہی کہ ملک اور قوم کی کشش نے ایسا غلبہ کیا کہ مین نے یہی مناسب سمجھا کہ اس دنیا سے کنارہ کشی کرنے سے پہلے ذرا ایک نظر چل کر اپنے قومی بھائیون اور وطن کو دیکھ آؤن۔ جان دیتے وقت یہ حسرت نہ رہے۔

یہی میری آخری آرزو تھی اور خدا کا شکر ہے کہ وہ پوری ہو گئی۔ جب مین اپنی ذلت پر خیال کرتا ہون ایسی بیحیائی کی زندگی پر موت کو ہزار گونہ ترجیح دیتا ہون۔ ہائے مین کہین کا نہ رہا۔ اب میرا کہین ٹھکانا نہین ہی۔ آپ جانیے کہ خدا اپنے ہاتھ سے اپنے کو ٹھکانے لگانا بھی کسقدر جرات وہمت کا کام ہی بڑی بڑی بہادر بھی ایسا کرنیکی جرات نہین کر سکتے اور مین نہ تو کہین کا کرنل نہ لفٹننٹ نہ جنرل لہذا ذرا جی ہچکچاتا تھا۔ تاہم اتنی بڑی جرات کا خیال ہی کر لینا اور وہ بھی عزم جزم کے ساتھ مجھ ایسے شخص کی بہادری وجرات کا سکہ بیٹھانے کو کافی ہی اسی وجہ سے ایک فرار جاپان مین ہے کا خیال تھا کہ وہین اپنا منہ گمنامی کی چادر مین چھپا کے ٹوکیو کے کسی گوشہ مین پڑ رہونگا مگر اپنی قسمت کو کیا کرون۔ اخبار مجھے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جاپانیون کا رجحان بھی چینی مسلمانون کی طرف ہی اور خطرہ ہی کہ جب وہ انسے میل بڑھائینگے تو وہی زبان عربی بھی انکے ساتھ آئیگی سکاٹش یورپ مین مین کسی نہانے کے ٹب ہی مین ڈوب مرتا تو کیونکہ جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہی کہ ڈوب کر مرنے مین بہ نسبت دوسری موتون کے نہایت آرام وآسائش سے اس دار ناپیدا کنار سے سفر کرنا ہوتا ہی تو آج کا ہے کو یہ روز بد دیکھنا نصیب ہوتا۔

آہ قوم تجھ سے ترا فدائی محض تیرے ہی کرتوتون کی بدولت چھٹتا ہے آہ پیارے ہندوستان! ہائے مین کہین کا نہ رہا۔ ای بڈھے میری اس جھوٹی تعلیم یافتہ قوم کے ناخدا۔ خدا تجھسے سمجھے کہ عین ترقی مین کیسا روڑا اٹکا یا ہی۔ ہائے سر سید کی ساری کی کرائی محنت محسن الملک خرگوش الدولہ کے ہاتھون چشم زدن مین برباد گئی اور مجھ ایسے فدائے قوم مجسم خیرخواہ قوم کی جان الگ بھینٹ چڑھی۔ اچھا پیارے اڈیٹر اب مین رخصت ہوتا ہون نہ تو اب میرا کہین دنیا مین ٹھکانا ہے اور نہ اب مین قوم مین منھ دکھانے کے قابل ہون۔ خدا کالج پر رحم کرے اور بڈھے کو عقل دے۔ بس ملک اور قوم کو دیکھ لیا۔ سر سید سے جا کر سب کی شکایت نہ کی ہو اور وہین سے ایک ایک کی گردن نہ ناپی ہو تو اپنا ریڈیکل نام نہین۔

راقم۔ ریڈیکل از مراد آباد
مصلم۔ اے کیو۔ خانی۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزان ۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون ۔ نامور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ سیل ۔ سرخی ۔ پھولا ۔ ابتدائی موتیابند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے دیگر ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین ۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی ۔ بچے سے لیکر بڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے ۔ قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے بلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا ۔ دھند ۔ سوزش ۔ ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ۔ ناخنہ ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شی نہین ہے اسلیئے ہر کسی کیلیئے اسکا استعمال مفید ہے ۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیئے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورۂ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر رام ۔ بی بھانگی صاحب بہادر ایم ۔ ڈی ۔ ایم ایس سند یافتہ ۔ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ۔ مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم زوجہ عمر ۴۰ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے ۔ مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے ۔ اسکی آنکھین چند عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انین کثرت سے مواد نکلتا تھا ۔ اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پڑ سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی ۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی ۔

راقم ۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور ۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا ۔ مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کیواسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار ۔ کمزوری نظر ہو ۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر برج لعل گوسائین بہادر ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ۔ میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔

راقم ۔ خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ ۔ مین نے آپکا سرمہ آنکھون کی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا ۔ خاصکر کارنیا اور گرینولر اور جھلیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے ۔ مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین ۔

راقم ۔ ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست ملک نیپال ۔

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم ۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند دکھائی دیتا تھا ۔ زنک لوشن کا سنگ لوشن بورسیک لوشن ۔ لیڈ لوشن ۔ کسی سے اسکو فائدہ نہوا ۔ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا ۔

راقم ۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند ۔

اگر کوئی شخص ثابت کردے کہ میرے سرمہ میں ... پانچ ہزار روپیہ انعام ... اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا ... ۱۹ ستمبر ...

شقۂ نیچر

یا صاحب الاحیا! غلطیون کے دلدل مین پھنسے ہو - جو مجھے مُردے کے نام سے تعبیر کرتے - ہوّا سمجھکر بچون کو ڈراتے - اور خود بھی بیوہ عورتون کی طرح ٹسوے بہاتے ہو حالانکہ مین یہان بدرجہا افضل و خیر المقام مین ہون - تمھاری مقبوضات محدود و مختصر - میرے فتوحات اختیارات وسیع تر - میری درجات رفیع و منیع - ملک ملک میرا شہرہ - چپہ چپہ زمین پر غوغا - ذرہ ذرہ مین ہون - قطرہ قطرہ مین ہون کوئی ایسا مکان نہین جہان میرا گذر نہین نہین - کوئی ایسا مقام نہین جہان میرے بھارے مقیم نہین - اور اسی لیے کوئی ایسی کانفرنس نہین جو تولد ہوا اور جسکی میری تخمیر ہو - یہان تک کہ جو ہوا حسن فروشون کی طرح تمھارے منھ سے خوبصورت لفظ یا جامہ پہن کر نکلنا چاہتی ہے وہ قبل الخروج میرے دماغی گنبد مین گونجتی ہے - قوت خانہ مین جمع ہوتی متصرفہ مین تصرف پاتی - فاعلہ اپنا فعل کرتی ہے - جسکے وقتاً فوقتاً نتیجے آئینہ مین نکلا کرتا - دربدر ٹھوکرین کھانا ریاستون مین جانا - داستون کا چھڑنا - میرے نام سے روپے جمع کرنا - فنڈ کا قایم کرنا - یونیورسٹی کا جھرہرا اڑانا - اردو کی حمایت کرنا - پٹنک کھانا - برزمین رسید ہونا تقریری سکرٹری مین اُلجھنا - پردہ دری کی تحریک کرنا - بمبئی مین اسپر زور پہونچانا - ہنس کی چال چلنا ؎

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہین
صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

کا پارٹ کرنا - اودھ کے ملاکون کا بگڑنا - انعقاد کانفرنس مین اڑنگا لگانا - خطابی شمس العلما کا بگڑنا - بلا ان کا دھیان آڑانا - جھڑ و تکو ٹھیپہ کر پچھتانا - لیڈرون کا گھسنا - مصالحت کی صورتین پیدا کرنا - تالیفِ قلوبی کرنا - رکیک تاویلون سے ہوائی مشک بنانا - یہ سب معلومات میرے زیر نظر -

تعلیم نسوان کے بہانے بھوپال کی بیگم صاحبہ سے ایک معتدبہ وظیفہ مقرر کرانے - بوسہ بازی - کرکٹ بازی - فٹ بال بازی مین نام آوری پیدا کرنے کے لیے ولایت بھیجنے کا تہیہ کرنیکی مجھے پوری واقفیت -

چلتی گاڑی مین روڑا اٹکانے - اعتراضات کا ٹھوکر و ا چھالنے کی مجھے کامل واقفیت -

مجھے اسکا بھی علم لدنی حاصل - جو میری نوجوان امت ستو باندھکر پردہ نشینون کے پیچھے پڑی ہے - انکی حیا و شرم کے مٹانے اور یارون سے دوچار کرانے مین جو عملی تدبیر نکالی ہے اُسکا ایک رکن اعظم تصور کرتے ہین - جبتک نہ باتونی کہ قلب مین قوت آئیگی - روح مین جرأت - نہ خون مین حرارت پیدا ہوگی الغرض سارے کرتوت روز روشن کی طرح ہمیر ظاہر اور مبروص الاجسام کے مقابل مین کالے کالے ٹیلے کی طرح بے حقیقت و روسیاہ - اور یہ ایسلیے کہ شروع شروع مین تو یہان بڑی وحشت ہوئی - یاران ہمدم کی مفارقت کا بہانا جانان بنی - اور تنہائی و اجنبیت مکدر طبع ہوئی - مگر جون جون زمانے نے قدم بدلا طبیعت مین انقلاب عظیم پیدا ہوتا گیا بتدریج وحشت و لذت دفع - اور بجاے اُسکے موانست و مجانست پیدا ہوگئی - اور پھر اس میل ملاپ اتفاق اتحاد کا نتیجہ ہوا کہ ہمجالون کے اجماع سے ایک آسمانی کانفرنس منعقد کرلی - جن روشن دماغون کو تمنے بھیجا تھا وہی اس کانفرنس کے تالیف ہوے اور جو اُنسے بھی زیادہ معزز و خلعت یافتہ سرگرم تھے وہ روح بنے - اور باقی بہیشہ مجالس درجون پر تقسیم ہوگئے اور آناً فاناً ترقیون کا پھاٹک کھل گیا - اب کیا ہے پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین - ہر فرد بشر شادان و فرحان ہے - جامہ سے باہر اور شگفتہ خاطر ہے - محرکین و موئدین الگ بغلین بجا رہے اور منارون کی طرح قلا بازیان کھا رہے ہین - آسمانی گنبد گونج رہا ہے - مگر اب مشکل یہ آن پڑی کہ کام زیادہ اور کام کرنیوالون کی تعداد قلیل - اور اسی لیے یہان ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو مختلف دیار و امصار کی ہوا

برابر رہتا ہے اسی وجہ سے غیر مساوی تعداد کی مقدار جیسے کہ ہم درختون اور انکی پنکھریون مین یا جہان پتیان جمع ہوجاتی ہین یا پتیون کے دندانون مین پاتے دیکھتے ہین -

حسن کی دوسری قسم کی چوتھی خاصیت یعنے تقابل امور متذکرہ بالا سے پیدا ہوتا ہے اس بات پر ہماری توجہ اُسوقت اور بھی زائد ہوتی ہے جب ہم کو درختونکی کلیان اور جھکی ہوئی شاخین اور انکی تمام صورتین یک بیک نظر آجاتی ہین آگے چل کے معلوم ہوگا کہ حسن کی تمام خاصیتین اسقدر ہمارے ادراک پر نہین اثر کرتین جتنا چکونگی اور تقابل کرتے ہین - اس جگہ ہم چند اغلاط جو الیسن نے اس بارے مین کئے ہین لکھکر ختم کرتے ہین یعنی وہ کہتا ہے کہ گلاب اور سفید سوسن اور پھول والی بیلون مین ڈنٹھلونکا جھکا ہونا عیب شمار کیا جاتا ہے اور نزاکت کا خیال پیدا ہونے کے بجاے یہ ظاہر کرتا ہے کہ کسی خارجی سبب سے یہ شاخین اُس جانب جھکا دیگئی ہین لیکن یہ عیب اسوجہ سے نہین ہے کہ شاخون کا خمیدہ ہونا کوئی درحقیقت نقص ہے بلکہ جیسا کہ اُسکا خود بیان ہے کہ دوسری قوت کے سبب سے وہ بیلین معمولی صورت کے خلاف خمیدہ کردی گئی ہین لیکن اُسکا بیان ہے درختون مین نوکدار شکلین اسوقت زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہین جبکہ نفاست - لوچ - نزاکت - یا ایسی ہی دل پر اثر کرنیوالی خاصیتین پائی جاتی ہون اُسکا خیال ہے کہ یہ حسب ذیل نظائر پر خیال کرنیسے ظاہر ہوسکتا ہے - مثلاً حنا کے درخت کا ڈول خوبصورت سمجھا جاتا ہے لیکن اُسکا کلا عمودی اُگتا ہے اور شاخونکے

کھلتے ہو جہاندیدہ و تجربہ کار - ہنس مکھ اور ملنسار ہو فاعتبروا یا اولی الابصار کے مصداق ہو - مدتون سے ایسے برجستہ بوڑھے مذکورہ شخص کی ضرورت و تلاش تھی - وہ گدھے کے سینگ کی طرح غائب تھا -

اور اسی وجہ سے تمہارے کہنہ سال سفید بال کرم خوردہ دماغ کی بشاشگی خاطر و مستوفیت سے یہان کے معززین و عمائدین بہت خوش اور آمد آمد کے منتظر ہین - جب ستم قوم کی بہبودی کا بیڑا اٹھایا تو تامل کی ضرورت نہین اجابت مین آہستہ بے کی حاجت نہین کیونکہ تم جیسے نئے اٹھان نوجوان کا مقابلہ کرم خوردہ دماغ سے ممکن ہو نہ جوڑ مل سکتا نہ مانہ بدلتو الی بس عجلت کرو - اور فوراً آکے بیچ مین رونق کرو ہان پیارے مجھکو تم سے بھی گلہ ہو کہ جب ہم تم ایکجان دوقالب ایک لفظ دو معنے ایک مبتدا دو خبر تھے - پھر تم میری مفارقت کے کیونکر متحمل ہوئے؟ اور مخلی بالطبع ہوکر یکسوئی حاصل کی؟ خیر یہ ساری شکایت تو اسوقت ہو گی جب منھ بھیر ہوگی اسوقت مطلب کی بات یہ ہو کہ مین نے یہ سارا کوہ کندن وکاہ برآوردن ، اور دلچسپی کا سامان صرف ذات واحد کے لیے کیا ہو - میری تنہائی و مفارقت پر رحم کرو - اپنی بے مروتی کو چھوڑ دو - چلنے کا تہیہ کرو - اور جلد از جلد پہونچو ۵

چون صدو چشم براہ انتظارت شد سفید
لے گرامی گوہر دریاے استغنا بیا

اس سے بھی مطمئن رہو - یہان نہ کسی طرح کا تردد لاحق نہ بددیانتی کا الزام - نہ بدعہدی کا خلفشار عائد ہوگا - نہ خلائق کے طعن تشنیع کی بوچھار - بالکل آزاد بیعلق انسان نہ چوردن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر - سب تمھارے مطیع و منقاد ہونگے - پوری پوری آؤبھگت ہوگی ہرطرح سے خاطر داشت ہوگی - بس مستوفی ہو کر ضرور آؤ اور میرے اس نئے نیچر کدہ کو آباد کرو - والسلام

ایڈیٹر - ابوالمجد دلیسوی بہاری ازگیا

نئے لارڈ کرزن

کہین گے ہر جگہ ہم نویہی بات
چمن ہو - باغ ہو - یا کوے ویرزن
کہین بین انگلیان پانچون برابر
نہ سب ہر مرد مرد - اور زن نہ ہر زن
کہین سہتے مرور کے تاج شاہی
ہے چرخہ کات کرکرتی بسر زن
کہین ہے مرد ڈھونا اینٹ پتھر
ہے بیٹھی اک مرصع تخت پر زن
کہین ہے زن ہنرور - مرد جاہل
کہین ہے مرد عالم - بے ہنر زن
کہین ہے بیخبر زن - مرد ہشیار
کہین ہے مرد غافل - باخبر زن
کہین ہے زن توانا - ناتوان مرد
کہین ہے مرد لمبا - مختصر زن
ملا ہے جسکو بٹلر ہے وہ آیا
ملا ہے جسکو شیلر ہے وہ زرزان
عطا کی ہے خدا نے ہمکو لیڈی
بنے پھرتے ہین خاصے لارڈ کرزن

راقم

فاتحوا اما طاب لکم من النسا

اودھ پنچ - بہت خوب لاٹ صاحب!

۸۲

جوڑ پر برابر یکسان زاویے بنتے چلے جاتے ہین اور انکا رخ مستقیم خط مین یا منزدی رہتا ہے لیکن اس ملک مین نباتات کے لوچ دار جسم ہوتے ہین اور اکثر جو خوبی اسکے خلاف قسم مین پائی جاتی ہو وہی انمین بھی ہوتی ہو - یہان پر اس بات کے فرض کرنے مین غلطی ہوئی ہو کہ حنا کے درخت کی خوبی اسکی سدابہار خوشبودار - اور دلپذیر ہونے کے عوض زاویہ دار ہونے پر منحصر ہو -

اسکا قول ہو کہ گلاب کا درخت جب کلیانے لگتا ہو تو اسکی بہ نسبت کسقدر خوبصورت ہو جبکہ پھول کھلجاتے اور کامل ہو جاتے ہین لیکن پہلی حالت مین بہ نسبت اسکے جبکہ نازک شاخین پھول کے بوجھ سے جھوم جاتی اور نہایت سادہ اور طرح طرح خم پیدا کر دیتی ہین اسکی سطح پر خم کم ہوتا ہو اور بھدے زاویے اور خطوط ہوتے ہین - لیکن آگے وہ خود ہی جواب دیتا ہو کہ ابتداے عمر کا زمانہ جوہرات مین ایک اثر رکھتا ہو اسکی کلیونکی نزاکت جو قانون قدرت کی احتیاطون سے بخوبی تمام ظاہر ہے کہ اسنے کھلی کلی کو پتون سے ڈھانکا ہو ہمارے خیال پر اسقدر حاوی ہوتا ہو کہ اس صورت کو اسوقت ہم کہین زیادہ خوشی کے ساتھ دیکھتے ہین - اسکا بیان ہو کہ نباتات مین یاسمن یا بکسان کے گرہ دار یا گوشہ دار رکنون کی بہ نسبت بہت کم چیزین بوجہ نازک شفاف ہونے کے زیادہ خوبصورت ہین جنکو دیکھکر نباتات کی نفاست اور نزاکت کا اثر ہو، لیکن شفاف ہونیکے سبب سے نہ کہ زاویہ کی وجہ سے یہ چیزین خوبصورت ہین - اس قسم کے اشیا مین رنگ کا حسن بھی قامت کے حسن سے کم نہین ہے -

گفتگو

اگرہ سر کرم خان - ادھر سے جان بیٹ کی طرف
جھلا کر) جان — ستے دیکھا - سوٹ کا اسٹیشن
کے بیوکی چہاروں پر کیسا
اثر ہوا - مگر ... ایک
سوٹ سے کام نہین چلیگا
کلکتہ کے گدڑی بازار
مین سستے ہاتھ آ جائینگے -

جان بیٹ - (بہت
خوش ہوکر) مسٹر ٹھیک کہا
مین نے بھی دیکھا لوگ
میری طرف اسی سے
غور سے دیکھ رہے تھے

(مونہہ بنا کر) تمہین خبر عیسے
نے ... کہ میرے
پلیٹ فارم مین اس کرنٹے
سے بڑا اکوتسا کھایا -

خبر عیسے - (انگریزی ...
لہجہ مین) واللہ اسنے تو
تمہارے اوپر حملہ کی اکن تم خان کو ٹانگ کے اندر سے
لکن بھاگا میں گھونسہ ہمیرا لازم آیا -

اگرہ سر کرم خان - دیکھو ٹھیک ٹھیک چلو ورنہ کلکتہ
پہونچتے پہونچتے ایسے سوج جاؤ گے گویا بھڑ نے کاٹ لیا ہی

خاکسار
... علی ... از علی گڑھ

جنت کی ڈاک

آتش کا خط شرر کے نام

نمبر ۱

مولانا (۹) شرر - عشق التہ - مجھکو آپ سے نہ
تعارف حاصل ہی نہ آجتک آپ کا نام سنا تھا - کل شب کو
زمردین محل مین جلسہ تھا - اور وہ بھی واجد علی شاہ کیطرف
سے - کیا کیا سامان تھے - قدم قدم پہ ناز و انداز جتاتی ہوئی
حورین پرا باندھے ہوسے کھڑی تھین - غلمان شراب طہور
کے جام ... تھے - سامنے نہر کوثر موجین مار رہی
تھی - گلہاے فردوس سے دماغ معطر تھا - ایک قتالہ عالم
حور تملق لکھنوی کا یہ شعر گا رہی تھی - ؎

کلکتہ حسینوں کے سوا کوئی نہین قدرشناس
آپ برباد ہی ارباب ہنر دیکھین تو

غرضکہ عجب سمان تھا - واللہ مجھکو تو زندگی بیا جان عالم کے
وقت کا لکھنؤ یاد آ گیا (ہاے یہ لکھنؤ نہین جسکی آپ لوگون
نے مٹی تباہ کر رکھی ہی) ہان یہ کیفیت دلون کو گرما رہی تھی

فصل تیسری

ذوی العقول کے اجزاے حسن کے بیان مین

اب ہمکو یہ ثابت کرنا ہی کہ ذوی العقول مین بیجان اور جاندار چیزون کے تہوڑے
یا بہت خاصیات ہونیکے علاوہ نئی خاصیتین بھی مستزاد کی گئی ہین (۱) ... سبکے
جانورون مین استخوان - درختون کی لکڑی سے بہت مشابہ ہین انکے استخوان
بھی جوفدار مدور ہین تاکہ قوت کیساتھ ہلکے بھی رہین اور آنتین جو ٹیڑھی ہوتے ہین تاکہ
مڑ سکین اور کھل سکین (۲) چونکہ جانور بھی درختون کی طرح نمو حاصل کرتے اور
پیدا ہوتے ہین - انکے جثے کا ایک حصہ نظام عضلانی ہی (جس سے نمو اور
تولید ہوتی ہی) درختونکی طرح تنے ٹہنیان وغیرہ ہوتی ہین اور انکے اجسام کی
سطح اور جلد وغیرہ مین یہ رگین اور ایک قسم کی غشا بھی ہوتی ہین - یہ رگین خود
اور جھلی جو اُنسے منتی ہی نزاکت لوچ اور اختلاف (جو کہ گزشتہ اقسام حسن کی طرح
کے خاصے ہین) پیدا کرتی ہین

گھومے اور سانپ کی طرح بل کھائے ہوے خطوط جو دستکاری کے اعلی درجہ
کے کامون مین ہمیشہ ہوا کرتے ہین وہ اور حیوانات کے بہ نسبت انسان کے
جسم کی سطح پر بنے ہوتے ہین مگر بقول ہوگارتھ کے جہان کہین اعضا کے ضروری
حرکات کے لحاظ سے واجبی طاقت اور چستی کے ساتھ دفعتہً اعصاب کی سخت
محنت کی ضرورت ہوتی ہی وہان پر نمایان طور سے وہ بھرے بھرے ہوتے ہین
یا اُن مفاصل کے درمیان مین جو گڑھا ہوتا ہی وہ بہت گہرا ہوتا ہی تاکہ دو

کہ اتنے مین دور سے شور غل کی آواز آئی اور اسکے دو چار منٹ بعد جان صاحب لکھنؤ کے مشہور ریختے گو سر پیٹتے داخل محفل ہوے - انکا اس صورت مین داخلہ کہ گانا وغیرہ سب غت ربود اور کل حاضرین محفل پر ایک سکوت کا عالم طاری "کیا ہو گیا" کی چارون طرف سے صدا بلند ہوئی - مگر جان صاحب ہین کہ کسی کی سنتے ہی نہین اور آنچل پھیلا پھیلا کے کوستے جاتے ہین کہ "یا خدا جسنے میر حمل بگاڑا ہی اس سے تو ہی سمجھ" اور جس شخص کو برا بھلا کہ رہے ہین کسی کا نام وام تو سمجھ مین نہین آتا کچھ "بدر الشّر" سا سنائی دیتا ہی - خیر وہ جلسہ رقص و سرود تو برخاست کیا گیا پوچھا گیا کہ آخر کون ہی اور حمل کسنے بگاڑا - تب انھون نے سب کچا چٹھا حال سنایا کہ میان شرر نے نسیم لکھنوی پر اعتراض کئے ہین انکا مضحکہ اودھ پنچ مین اڑایا گیا تو شرر نے ایک مضمون بدر کے نام سے ریاض الاخبار مین نکالا - اسمین اپنی بہت کچھ تعریف کی اور بہت کچھ جلی کٹی بھی سنائی اور میرے شعر مین تصرف کرکے حمل کو بگاڑکر "یہ حمل" بنا دیا - اودھ پنچ نے اس نئی لطن القائل کی خوب دھجیان اڑائین اور لکھنے والے کو بدر الشّر کا خطاب دیا - یعنے جسطرح اکثر بڑے کنکوے مین جھلجھل لگا دیجاتی ہے اسطرح حضرت شرر کے پیچھے "بدر" کا دم چھلا باندھ دیا - دلگی بازون نے دلگی کے طور پر مجھے اودھ پنچ دکھا دیا - بس آگ ہی تو لگ گئی - غصے مین سر پیٹتے تم لوگون کے پاس آیا ہون - چونکہ اپنے اپنے مکان مین کوئی نہین تھا لہذا پتہ لگاتے لگاتے اس جلسے مین پہونچا یہان سبھی جمع تھے - غالب - ذوق - رند - صبا - نسیم - ناسخ - قلق - اسیر وغیرہ تمام شعراے دہلی و لکھنؤ کا جمگھٹا تھا (کیونکہ شاعر ہمیشہ جنت بھیجے جاتے ہین) خیر تو جملہ معترضہ تھا - جان صاحب کی تسکین کر دی گئی کہ "یہ" کا لفظ خود ہی حمل کا ذب کا پتا دیتا اور ناواقف یعنی غیر شاعر کا بھونڈا پن ظاہر کرتا ہے - آپ کیون بگڑتے ہین - خاص اہل شہر تو آپ کے کلام کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین - مگر اسپر بھی انکا غصہ فرو نہ ہوا انھون نے ریختی کہا کہ اودھ پنچ مین کھیدڑ غالباً وہ چھپ گئی ہو - اب یہان ہم لوگون کو یہ شوق پیدا کہ بھئی دیکھین یہ میان شرر کون ہین جنھون نے نسیم لکھنوی پر اعتراض کرنے کی جرأت کی - فرشتے بلائے گئے تحقیقات کا حکم دیا گیا وہ گھنٹہ بھر کے اندر دلگداز کے وہ پرچے لے آئے جنمین اعتراض شائع ہوے ہین - اعتراض پڑھے گئے اور سخن فہمی اور زباندانی پر خوب یارون نے قہقہے لگائے خصوصاً رند وصبا وغیرہ تو بہت چین بجبین ہوے اور ان لوگون نے کہا کہ ہمکو جنت مین یہ کہتے ہوے شرم آتی ہی کہ ہم لکھنؤ سے آئے ہین - افسوس لکھنؤ کی یہ حالت ہو گئی کہ وہان کے باشندے گلزار نسیم کے معمولی شعر نہین سمجھ سکتے - مگر سب اس فکر مین تھے کہ آخر یہ حضرت شرر کون بزرگوار ہین کہ اتنے مین سید محمود جو شراب طہور کے نشے سے چونکے تو پوچھا گیا کہ حضرت آپ کو تو آئے ہوے ابھی زیادہ عرصہ نہین گزرا - آپ بتایئے کہ یہ میان شرر کون ہین آپ کا نام سنتا تھا کہ سید محمود نے ایک فرمائشی قہقہہ لگایا اور ایکا حال اس طرح بیان فرمایا - مین اپنی طرف سے کچھ تصرف نہین کرتا - جو انھون نے کہا وہ صاف صاف لکھے دیتا ہون سید محمود نے کہا کہ جس زمانے مین پنڈت رتن ناتھ سرشار فسانہ آزاد لکھ رہے تھے اسوقت ایک خاص طبقے مین انکی بہت شہرت ہو گئی تھی - اور کوئی ناول لکھنے والا اسوقت نظر نہین آتا تھا - اتنے مین ایک صاحب کہین باہر سے لکھنؤ مین وارد ہوے عبد الحلیم صاحب نام اور شرر تخلص اور کچھ دنوں بعد اپنے نام کے آگے مولوی لکھنے لگے اور آخر مین مولینا ہو گئے گو کہ ان صاحب کا بھی کوئی شعر نہ سنا مگر آپ کے بیکار شہرت پر تخلص ہمیشہ بدگوشت کی طرح نظر آتا رہا غرضکہ شرر صاحب نے تاریخی ناول لکھنا شروع کئے - اور ان ناولون مین فتوحات اسلام کے افسانے لکھے صلیبی لڑائیون کی روائتین لکھیں مسلمانون کو عیسائیون کے خلاف جوش دلایا - محمود غزنوی

۴۷

سے اسکے حدود خوشنما معلوم ہون لیکن خلقت اس سختی کو نرم کرتی ہے اور جہان خلا ہوتا ہی وہان اُسی کے مناسب چربی پیدا کرتی ہی اور سارے جسم پر نرم گدگدی - چمک دار اور نازک اور شفاف جلد پیدا کرتی ہی اور یہ سب ملکر دیکھنے والے پر نہایت حسن نزاکت اور خوبی ظاہر کرتے ہین جیسا کہ اکثر دیکھا گیا ہے اکثر ندکورہ بالا ہی پیکر خال وخط مین یہ بات زیادہ ہوتی ہی - نارسود بغیر سر اور دست وپا کی سنگی پیکر) اور حسین عورات مین بات ہوتی ہی کہ نازک لوچدار اور طرح طرح کے اور متقابل خطوط کثرت کے ساتھ ہوجاتی ہین اور انکے اتصال سے جسم کی مختلف حصونکا نشان مثل گردن کا دور اسینے کا ابھار شانہ کے پاس اور سطح ورگ - اطراف - خصوصاً سر سے لیکر گردن اور سرین سے لیکر انگشت پا تک عموماً بمدارج آثار سب ظاہر ہوتا ہی - یہ خطوط مختلف حالتون مین مختلف ہوجاتے ہین - زیادہ گدازگی فربہی کی وجہ سے یہ خطوط مدور ہوتے اور لاغری یا شیخوخت کے کسی ملنے مین مستقیم ہوجاتے ہین -

زن ومرد اس بارے مین تمام حیوانات مطلق سے افضل ہین آنسے اتر کے پھر تیز جانور جیسے گھوڑے سبارہ سنگھے وغیرہ ہوتے ہین - برعکس انکے وہ جانور جنکی سطح پر سیدھے خطوط ہوتے یا ڈیل ڈول مین مربع چوکور ہوتے ہین انکی بہ نسبت خوبصورتی مین بھی خالی ہوتی ہین - مثلاً برامینڈھک - یا بنڈیلا سور - اور تمام جانور جو ہماری نظر مین کریہ معلوم ہوتے ہین تمام جانورون مین رنگ کا بھی حسن ہی چاہے وہ خفیف سا ہی جگونگی لیے ہو مگر بہت کچھ لائق توجہ ہوتا ہے اور انسان کے حسن مین جلد کے مختلف رنگتون کی وجہ سے بہت کچھ فرق

سرحد ہند پر انگلستان کی دوربینی

کھانیکے دانت اور دکھانیکے اور ہین

خیال اور تمثیل کے وسیع میدان مین کبر کودنیوالے اس دنیا کے بالدست مین ہندوستان کو ہاتھی سے مثال دیتے ہین یون ہاتھی کی [illegible] جثہ عظیم رفعت فراست وغیرہ وغیرہ کی تفصیل طول طلب [illegible] دانتون کی شان اور انکی خدمات بھی توجہ کے قابل ہین یعنی نیچر نے جہان سونڈ (خرطوم) عطا ہوئی ہے اور بہت سے کامون کا سرانجام اسکے سر چڑھا گیا ہے وہان اسکے دو دانت کچلیان بھٹیکے کھونٹوں کی طرح اپنے مقام سے بہت کچھ منہ سے باہر نکلی ہوئی اور ایک طرح کی نمائش پیدا کرتی ہین اور باقی دانت مثل اور ونکے گنے کھانے پتیان چبانے دانہ کھانے غرضکہ غذا کو معدے کیواسطے مناسب اور گوارا لقمہ کرنے اور پھر ہضم کے قابل بنانے مین کام آتے ہین۔

اسی واسطے مثل مشہور ہے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے [illegible] مگر اس تشبیہہ استعارے مین [illegible] کہ اچھا ہندوستان ہاتھی سہی لیکن دانتون [illegible] مین استعارے کا کیا سسبیتا۔ واہ واہ اس پیش پا افتادہ مضمون کی تلاش مین ہمکو آپ کو کیا۔ نیچر اور خود دنیا کے معاملات کو اسکی فکر سب سے زیادہ ہے۔ انھون نے آجکل مل ملا کے اس ملک ہندوستان مین خود ہی سامان کر دیے ہین کہ آنکھ بند کرکے محض عقل سے ٹٹول کے بصیرت کی عینک لگا کے دیکھو تو تشبیہہ مین اگر بال بھر کا فرق معلوم ہو تو آج سے ہندوستان ہاتھی بلکہ کچھ بھی نہین۔

یعنی جسطرح کھال اور کان اور بڑے پیٹ اور گنجا پن والے پیٹ جثہ عظیم قوت۔ اور لمبی سونڈ کی تشبیہہ۔ تحمل۔ وسعت اور بردباری اور ذکی الحسی سے دیجا سکتی ہے اسی طرح دکھانیوالے دانتون سے یہان کے مسلمانون۔ اور کھانیوالے دانتون سے یہان کی غیر مسلمان آبادی سے دیجا سکتی ہے۔

کیا معنی ظاہر مین یہ قوم ایسی محض نمائشی ہے جیسے ہاتھی کے لمبے لمبے باہر نکلے ہوے دونون دانت ہوتے ہین مگر جنسے غذا اور اسکے ہضم کا کام بااحسن وجوہ اور نیچر کے تقاضے کے مطابق ہو سکے وہ دوسرے دانت کرتے ہین۔ اور اگر اس تشبیہہ کامل مین کچھ شک شبہ ہو تو انصاف سے دیکھ لیجئے کہ ملک کی بہبود اور قوت اور اصل طاقت کی بنا آجکل اور آیندہ علمیت پر آ رہی ہے۔ یہی ملک کی غذا کہی جا سکتی ہے۔

اس ضروری اور اہم خدمت کا حال جو کچھ ہے وہ اس قوم کے حرکات سے ظاہر ہے یعنی محض دکھاوے کیواسطے یہ مدرسہ وہ اسکول فلانا کالج۔ ڈھمکا کالج ہے حالانکہ دراصل وہ مفید مقصد کوئی کام نہین کرتے اور اسکی وجہ یہ کہ مفید کام لینے والا کوئی بھی نہین۔ اول تو اس نمائش ہی تک شریک ہین انکو اس فضول دکھڑے سے فرصت نہین کہ قوم مین کوئی کام کے لائق نہین اور خدا کے واسطے کوئی آگے اور گردن چھڑائے۔ اور اگر کچھ ہمت کرکے آگے ہین تو وہ بھی پیچھے دل سے ذی غرضانہ کام کرنیوالے نہین۔ اپنی اپنی مصلحت۔ پالیسی کی دم لگائے محض دنیاوی شہرت و رفعت ذاتی کے مرض مین گرفتار ہین کہ جب جسطرح بنے دنیا مین لبسر کی لمحہ بھر دنیا کی پالاکیون [illegible] سے خالی نہین گیا سچی ایمانداری محبت قومی اور ملکی کی بھی بو دماغ مین آئی۔ اب جب نیچر کے احتساب اور کفایت شعاری سے ہر طرح سے معذور اور متروک الدنیا ہوے تو بیٹھے سے بیگار بھلی ذاتی شہرت اور عزت کی تدبیر یہی سوجھی کہ قوم کے دست شکستہ و بال گردن ہو کے زندگی کے دن کاٹین۔ مرتے مرتے قوم کے احسان اور حاکم وقت کے اعزاز کی گٹھری رکھ کے ملک عدم کا رستہ لین۔

مگر اسکے خلاف دوسری غیر مسلمان آبادی ملک پر غور کیجئے تو وہ اس غذا سے روح یعنی علمیت کو کیونکر ملک کیواسطے قابل ہضم اور مقوی بناتی ہے یعنی اپنی تعلیمگاہون مین سچے ایمان اور دل سے پوری خدمت کر کے کسی نہ کسی اور آیندہ ذاتی منفعت نفع کے انجام دیتی ہے اور کسی قسم کے ذاتی مقصد سے گندہ نہین ہونے دیتی پھر بتاؤ یہ گروہ اہل ملک کا کھانے کے دانت واجبی طور سے کہا جا سکتا ہے یا کوئی اور۔

مگر جناب یہ آپ نے دکھانے کے دانت بالکل بیکار ہی ثابت کئے۔ اگر جناب ہاتھی کی اناٹمی (تشریح) اور فزیالوجی (علم خواص و اسرار الاعضا) کی رو سے انکا بیکار ہونا کوئی ثابت کر دیگا تو جناب سب ڈینگ بھول جائینگے۔

ہان بھیا ہان ممکن تو سب ہے مگر تشبیہہ اور استعارے کے واسطے وجہ شبہ کا پورا ہونا بہمہ جہت معانی و بیان کی رو سے لازمی نہین یون تو ہاتھی دانت کی بہت سی چیزین دستکاری کی بدولت بن سکتی اور بنتی ہین مگر کب جب ہاتھی مر لے لاش سے دانت جدا ہو لیوین۔ پس جب اسی طرح یہ قوم بھی مردہ اور بیجان ہو گئی تو اس ہاتھی کو کیا نفع جیتے جی ملا۔ یون تو نیچر کا قاعدہ ہے کہ کوئی چیز بیکار نہین جانے دیتی یہ اسکے انتظام کی بات ہے ان دانتون کی کون خوبی قابل بیان نکلی اگر اس سے کسی اور [illegible] کام نکلے تو اسکی تعریف ہوگی یون تو شاعرون نے مرنے پر چشم معشوق کیواسطے سرمہ بنجانے پر دل خوش کر دیا یا ہڈیون کی پرستش بھی کرتی ہین ایک لکھنوی تو یہ بھی کہ گئے ہین۔

ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے
یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے

راقم مسک

للہ میری بھی سنو

اے مین کہتی ہون گلزار نسیم کے چھپتے ہی یہ نگوڑ ماری کیسی ہوا چلی کہ لوگون نے اپنی انا پ شناپ تحقیقات سے ایا جانی جان صاحب کو برہم کر دیا۔ اللہ جانے کیا سوجھی جو برسون کے گڑے مردے اکھاڑے ایاکے حمل بے محل کا جھگڑا لے بیٹھے وہ تو کہئے مرنیوالی اللہ بخشے دنیا ہی سے اٹھ گئی اور اگر کہین جیتی جاگتی موجود ہوتی نہین معلوم کس کس کا نفیحتا ہوتا۔ مجھے تو رہ رہ کے تعجب آتا ہے آخر یہ نگوڑی مثنوی اگر نسیم کی نہین تو پھر کسکی ہے جو حمل حرام کی طرح تحقیق ہی نہین ہوتی اعتراض و عتراض گئے چولھے بھاڑ مین پہلے تو پوتڑون کے نواب گودڑ کے لال کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ یہ مثنوی فلانے شخص کی ہے یہ کہنا کہ اس شعر مین ۵

پانچ انگلیون مین یہ حرف زن ہے
یعنے کہ مطیع پنجتن ہے

مسلمانون کے سے خیالات ہین بھولا پن ہے ورنہ ہزارون شاعرون کے کلام مین اس قسم کی باتین مل سکتی ہین اسوقت تو فرصت نہین آیندہ چند اشعار اس قسم کے سند آ نہین بلکہ برخوردار کو یاد کرانے کے لیے لکھدونگی۔ لوگون کا حمل کی تحقیقات کرتے کرتے شاعر کے مذہب کا وضع کرنا عوض ڈھکوسلا ہے خدا لگتی کہونگی اصل یون ہے شاعرون کا مذہب بجز قافیہ کے اور کچھ نہین جسکا جو جی چاہے وہ کہے۔ اے لو خوب یاد آیا جان صاحب کی ریختی پچھلے ہفتے پڑھکر اپنا بھی جی چاہا اسلیے چند اشعار لکھتی ہون خدا واسطے اس بق بق زق زق سے پریشانی ہو گئی ہوگی شاید ان شعرون مین سے کوئی شعر پسند آجاے اور تلافی ہو جاے

وہو ہذا

کہے حمل وہ جو ہو نطفہ عرب کا
معمہ مہمل ازبع رد سب کا
چلی ایسی ہوا ہندوستان مین
... نے جنا بچہ عرب کا
بڑھاپے مین بڑی محنت سے باجی
ملا ہے ایک لونڈا اپنے ڈھب کا
حمل بدر النسا کا گر پڑا کل
ہوا صدمہ اچانک اس غضب کا
زبان ان لکھنؤ والون کی سمجھو
بھلا کیا جانے وہ لونڈا عرب کا

راقمہ

نواب عاشور علیخان مرحوم کی لونڈی

بہار درد

مصدقہ جناب آسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون - میڈیکل کالجوں کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سیل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ذو اقتدار حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے بلغ دو روپے میرے کا مفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسمین پیپ کا کرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کیلیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرہ کا سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر رام - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم ایس سند یافتہ - یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلستان) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اقم بوبی عمر ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکوں مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے - اسکی آنکھین چونسہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ آسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا - مفید پایا میری رائے مین نہ صرف ان مریضون کیواسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار - کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لعل گوسن رائے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم - خان [illegible] ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج [illegible]

(۵) مکرم بندہ - مین نے آپکا سرمہ آنکھون کی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی عجیب پایا خاص کر نیا اور گرینولر اور جھلیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے - مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست و ملک نیپال -

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا - زنک لوشن کا سلفیٹ لوشن بورسیک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا - آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند -

اگر کوئی شخص [illegible] پانچسو روپیہ انعام
مین ... ثابت کرے ... [illegible]

مذہب شاعرانہ

از کشمیر درپن

اودھ پنچ کی وضع مشہور ہے اسمین منقول مضامین نہین ہوتے اور ایک حد تک صحیح بھی ہے۔ مگر اسوقت ہم برج نراین صاحب چکبست بی۔ اے کی غزل رسالہ کشمیر درپن سے حسب ذیل درج اخبار کرتے ہین۔ پنڈت صاحب محض تخلص کی شاعری کے مرض مین مبتلا نہین۔ مگر طرز کلام و اسلوب بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماشاء اللہ اصلی شاعری کے رنگ مین کسقدر سرشار ہو رہے ہین۔

در طوف حرم بودم دی مغبچہ می گفت
این کعبہ بدین خوبی آتشکدہ بایستے

بہار کشمیر

مذہب شاعرانہ

کہتے ہین جسے ابر وہ میخانہ ہے میرا
یہ رعد نہین نعرۂ مستانہ ہے میرا

مینا ہے فلک اور شفق بادۂ گلگون
خورشید جسے کہتے ہین پیمانہ ہے میرا

گر پڑتا ہون جب جھوم کے مستی مین زمین پر
اے شیخ وہی سجدۂ شکرانہ ہے میرا

پیتا ہون وہ مے نشہ اُترتا نہین جسکا
خالی نہین ہوتا ہے وہ پیمانہ ہے میرا

معشوق ہین میرے گل و شمشاد و صنوبر
کہتے ہین چمن جسکو جلوخانہ ہے میرا

دریا مرا آئینہ ہے لہرین مرے گیسو
اور موج نسیم سحری شانہ ہے میرا

ہر ذرۂ خاکی ہے مرا مونس و ہمدم
دنیا جسے کہتے ہین یہ کاشانہ ہے میرا

جس جا ہو خوشی ہے وہ مجھے منزل راحت
جس گھر مین ہو ماتم وہ عزاخانہ ہے میرا

ہے دولت بیدار مجھے درد و محبت
ہر اشک وفا گوہر یکدانہ ہے میرا

مین دوست بھی اپنا ہون عدو بھی ہون مین اپنا
اپنا ہے کوئی اور نہ بیگانہ ہے میرا

عاشق بھی ہون معشوق بھی یہ طرفہ مزا ہے
دیوانہ ہون مین جسکا وہ دیوانہ ہے میرا

خاموشی مین یان رہتا ہے تقریر کا عالم
میرے لب خاموش پہ افسانہ ہے میرا

کہتے ہین خودی کسکو خدا نام ہے کسکا
دنیا مین فقط جلوۂ جانانہ ہے میرا

شاعر کا سخن کم نہین مجذوب کی بڑ سے
ہر ایک نہ سمجھے گا وہ افسانہ ہے میرا

برج نراین چکبست

اسے ضرور دیکھئے

چُڑیل

کدھر ہین وہ احمق الذی جنکو ہمیشہ احمقون کی سرپرستی کی فکر رہتی ہے کدھر ہین وہ کندۂ ناتراش جنکے دماغ کو زمانے کی الٹ پلٹ نے کھپکر پتلا دیا ہو۔ آئین آئین ضرور آئین۔ اور ہماری چڑیل سے ملاقی ہون۔ چڑیل ایک ایسا نسخہ ہوگا جسمین ہر رنگ کا مسالہ ہوگا۔۔۔ سب مرضون کی دوا ہوگی مُنہ آنکھون کا منجن دانتون کا۔ دوا کوتے کی۔ دوا برص کی دوا سفید داغ کی۔ آزمودہ مجرب دوائین۔ چلو خریدار چلو ایک خوراک کے استعمال سے اگر فائدہ نہو تو دام واپس۔ ورنہ ایک سال کی فیس منیجر کے نام بھیج دیجئے۔ چڑیل مہینے مین چار مرتبہ خریدارون کے سر پر کھیلے گی۔ اور اگست کے پہلے ہفتہ مین بارہ بجے رات کو بیاپانی کے تکیے سے آ تیرے گی۔

۸۵

ہو جایا کرتا ہی۔ ان سب باتون سے حقیقت مین اسقدر تنوع اور چلبلا پن ہوتی ہی کہ کسی قدر پیچیدگی بھی پیدا ہو جاتی ہی۔ بل کھائے ہوے خمیدہ خطوط جو ہر طرف جاتے ہوتے ہین اور جنسے نظر کو تکلف ہوتا ہی اُنسے عجب خوشگوار پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہی۔ ہوجہ سے برک ہوگارتھ کی تقلید مین لکھتا ہی کہ جنس عورت کے اُس حصے پر غور کرو جہان وہ بہت خوبصورت ہی یعنی گردن اور سینہ صفا اور نرمی اور خوشنما اُبھار سطح کی چلبلا پن جو ذرا سی جگہ مین بھی یکسان نہین ہی اور نظر فریب بھول بھلیان جنکے اندر سے بیچین رہنے والی غلط انداز آنکھ[۱] المست آنکھ ادھر اُدھر نظر کرتی اور ٹھیک مقام نہین معلوم ہوتا کہان جمتی اور کدھر پڑتی ہے۔ کیا یہ چہرے کے تغیرات مسلسل خلقی نہین اور تاہم کسی جگہ پر بخوبی محسوس نہین ہو سکتے یہ سب حسن کے بڑے اجزا مین سے ہین۔

بالون سے بھی یہ خوشگوار بات بہت کچھ بڑھ جاتی ہی یعنی نرم زلفین ہوا سے پریشان ہر شاعر کی تعریف کی چیزین ہین۔ ہوگارتھ کہتا ہی اور بجا یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اس الجھاؤ یا ہر ایک اصول سے کیونکر پیچیدگی دور رکھی جاے۔ اگر اسی کو چٹائی کی طرح گوندھین تو نہایت بدنما معلوم ہوگا اور نظر منتشر ہو کر اسکا پتہ نہ لگا سکے گی کہ بے ترتیب اور اُلجھے جھاڑ جھنکاڑ خطوط کدھر کدھر گئے ہین۔

(۳) لیکن جانورون کے اور اعضا اور قوی ہوتے ہین جنکی وجہ سے وہ ممتاز ہوتا اور انھین سے مخصوص حسن کے خاصے ظاہر کرتے ہین۔ یہ وجہ اُن جوارح کے

---

[۱] والمد درمن قال۔ امی ہلاہل مد بھرے سیت سیام رتنار جیت مرت جھک جھک پرت جہ چتوت اکبار یعنی آنکھین آب حیات۔ زہر اور شراب سے بھری ہوئی سفید سیاہ سرخی مائل ہین جو ایکدفعہ دیکھ پاتا ہی جیتا مرتا اور جھک جھک پڑتا ہے

المشتہر

منیجر تیس مارخان

اڈیٹر۔ نامحقیق (ربعد کو اڈیٹر کا نام شائع ہوگا)

خفیہ خط

ڈیر پنچ۔ مسٹر نادکی غزلین تو خیر آپ کے نامہ نگار کیا ہر شخص آپ کے باعث سے دیکھ چکا مگر یہ پرائوٹ خط جو عاشق و معشوق مین رمز کہلاتا ہے اور درج ذیل ہے ہاتھ آنا دشوار ہی نہین بلکہ غیر آسان تھا۔ لیکن بندہ اڑا لایا اس خط کے دیکھنے سے میاں منکلب کی جودت طبع بوکھلاہٹ کے ساتھ معاملہ بندی نثر و نظم مین سلیقہ شعاری کے ساتھ ساتھ عشق و محبت مین بھی پوری پوری مداخلت پائی جاتی ہے۔ رنگ۔ ڈھنگ۔ بول چال۔ فصاحت۔ سلاست۔ آمد آورد صفائی۔ اور نہین معلوم کیا کیا بلا بو تحفہ ٹپک رہا ہے کہ دل ہی دل مین پڑھنے والا مزے لیکر چٹخارے بھرتا ہے اور ہونٹ چاٹ چاٹ کر یاد کرتا ہے۔ القاب آداب ندارد۔ یہی بوکھلاہٹ۔ ای زہرہ جبین ... اس خط مین اگر کوئی لفظ تمھاری شان کے خلاف نکل گیا ہو تو معاف کرنا یا (حفظ داب مع اضطراب ملاحظہ طلب) دوسری گھبراہٹ میری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ معاملہ کیا ہے (تعریف نا سمجھی اور سچپنے کی توبھر ہو رہے گی یہان مسٹر نادسے دو دو منھ ہنسنے بولنے کا موقع ہے۔ اجی نادصاحب یہ سمجھ مین نہ آنیکے کیا معنی۔ وہی معاملہ ہے جو تھا۔ شرم کی کیفیات جیسکے منھ سے دودھ کی بو تک نہ گئی ہو وہ کیونکر سمجھے گا۔ اگلا پچھلا وقت یاد کیجئے۔ یہ ناز معشوقانہ نہین ہے بلکہ تجاہل عارفانہ ہے)

خیر بی تم اپنا جمال جہان آرا کیون نہین دکھا دیتین اور پردہ کسواسطے نہین اٹھا دیتین

خواب و خیال ہوگئین اگلی عنایتین
کیا ہم بدل گئے کہ زمانہ بدل گیا

بی شیرین کے لب شیرین لبین شیرین جان شیرین زبان شیرین غرضکہ جو کچھ ہے وہ میٹھا ہی میٹھا ہے" یہ معلوم نہین ہوتا کہ مورد عتاب کیون ہون اور مبتلاے عذاب کیون ہون غضب یہ ہے کہ نہ کسی سے خفگی کا سبب بیان کرسکتا ہون نہ دل کی آرزو سے درگزر کرسکتا ہون۔ اگر بے ہاے چلا گیا بے طلب برلا گیا آپ نے بات نہ پوچھی منھ نہ لگایا۔ غیرون نے قہقہہ اڑایا تو۔ مفت مین بنایا گیا ہنسی مین اڑایا گیا۔ یہی غم ہے یہی الم۔ فرقت کی راتین پہاڑ کی طرح کاٹتا ہون ورد کر نیند آجاتا ہون نہ پیاس ہے نہ بھوک۔ ایسی زندگی پر تھوک

یارب کوئی آفت تھا محبت کا پتنگا
وہ آگ لگی ہے کہ بجھائی نہین جاتی

لہذا میرا قصور بتاؤ۔ نہ بتا سکو تو جلد بلاؤ۔ شعر

دل ہوگیا کمزور اٹھانے جو بہت رنج
اب ہجر کی تکلیف اٹھائی نہین جاتی

ایک بار اپنی خدمت مین بار دو۔ حاضر ہونے کا اختیار دو قریب نہ آؤن گا۔ دور سے دیکھکر دل کی لگی بجھاؤن گا۔ شعر

اتنا فرما دو خدارا عاشق مہجور سے
روے تابان دیکھ لے اکروز آکر دور سے

اگر کسی نے لگایا بجھایا ہے تو میری بددعا اسکے کلیجے مین آگ لگائے گی جسکو آہ جانسوز ہواے تند بنکر بھڑکائیگی۔ جلیگا۔ اور ہاتھ ملے گا۔ شعر

جس گھر میں کہو مجھ سے ابھی آگ لگا دون
ہے تیر مرے پاس چلے دل کی دعا کا

اگر صرف معشوقانہ راز ہے۔ اور دلبرانہ انداز۔ تو مین سر آنکھون سے انھین اٹھاؤن گا۔ نہ بغلین جھانکون گا نہ ہچکچاؤن گا مگر پہلے تحقیقات کرو پھر ترک ملاقات کرو۔ شعر

قصور ڈھونڈھ تو پہلے قتل کرنے کو ۔ ابھی کھڑی ہو کیون ہاتھ خون بھرنیکو

کچھ ذوق ادھر کیا تھا۔ اب کیا ہوگیا۔ دل کا راز کہنا ایسا برا ہوگیا۔ شعر

رہ لیے ہو گو اسد اکبر بے خطا مجرم ۔ کہ سنکر نام دونون ہاتھ وہ کانون پہ دھرتے ہین

بے قابو زبان ہے ختم داستان ہے۔ شعر

بدگمانی کی کوئی حد بھی ہے تو بتو ہے ۔ حیلہ سمجھا ہے وہ بالین پر مر جانیکو

آرزوے شوق دیدار ہی وصل بیقرار ہے ـ شعر

یہ چاہتا ہی شوق کہ قاصد بجاے مہر

آنکھ اپنی ہو لفافۂ خط پر لگی ہوئی

لو یہ شکستہ خاطر خدا حافظ و ناصر کرتا ہے قبول کیا کہو۔

اور میری داستان فراق سننے کی منتظر رہو۔ جواب جلد لکھنا

ورنہ شوق مجھے مارڈالے گا۔ دیر کی تو انتظار کا روگ جان

کھالیگا۔ تمھاری شکل دلپذیر کا خوشہ چین عاد و منقلب و

اسلام الدین اس خط کے جواب شعر مصرع کی جان اور ایک بھی

داستان ہی۔ نظم کی بٹ کی مزیدار چاشنی چکھائی جاتی ہی۔ اور اب

لاجواب نئی تصنیف سنائی جاتی ہی۔ وہو ہذا

دن خزان کے ستم آزار بنے بیٹھے ہین

باغبان بلبل بیمار بنے بیٹھے ہین

سرخ پوشاک سے گلنار بنے بیٹھے ہین

آج وہ قاتل خونخوار بنے بیٹھے ہین

نے کے ہم بوسہ گنہگار بنے بیٹھے ہین

بھکے غصہ مین وہ تلوار بنے بیٹھے ہین

فرقت ناوک قاتل مین ہین منھ کھولے زخم

ہمہ تن صورت سوفار بنے بیٹھے ہین

آنکھین بنوا کے لیا کرتے ہین عینک سے جو کام

لیلے وہ اولوالابصار بنے بیٹھے ہین

ٹوٹی پڑتی ہے خریدار یکو خلقت ساری

ہر ذرہ یوسف سر بازار بنے بیٹھے ہین

آزمانے کے لیے اپنی مسیحائی کو

کب سے ہم صاحب آزار بنے بیٹھے ہین

ایک ہم ہین جو فقط آتے ہین لڑ بھڑ کے بچڑے

ورنہ اس بزم مین اغیار بنے بیٹھے ہین

عاشق قامت دلدار ہین پابند بڑے

سب گنہگار سر دار بنے بیٹھے ہین

نوجوانی نے کیا آپ سے باہر انکو

اب وہ بے میان کی تلوار بنے بیٹھے ہین

ہین کفن پہنے نہ سمجھو اسے پوشاک سفید

قافلے چلنے کو تیار بنے بیٹھے ہین

بچپنے تک رہا مان باپ کے کہنے پہ عمل

اپنے اب آپ وہ مختار بنے بیٹھے ہین۔

پاس ابرو کی کمانین ہین تو مژہ کی ناوک

وردم چشم کماندار بنے بیٹھے ہین

صرف ترتیم خرابات مغان ہوے غاد

آٹھ دس مگڑے تو دو چار بنے بیٹھے ہین

ہوس

یونیورسٹی زندہ دلی کے چند پاس

ہم امتحان عشق کا رکھتے ہین پاس پاس

اسمین نہ ہو سکین گے کبھی گو رد اس پاس

۸۷

کے اختلاف اور اتفاق کے طریقے اور درجہ پر راے قائم کرنے کا اثر بجز ذوق اور مطابقت مقصد اجناس کے دوسرا نہین ہی۔

لیکن ہمارے واسطے اس سے زیادہ ضروری نہین ہی کہ اس بارے مین مصنفین کے اقوال ہی نقل کرین بلکہ اُن اعتراضات کا جواب دین جو چند مصنفین نے وارد کئے ہین۔ اور اعتراضات یہ ہین کہ اُن لوگون نے تنگ خیالات آدھورے کلیون کی وجہ سے (جو بصورت صحت کے بھی معقولیت سے خارج ہین) پیدا کرکے صحت سے معرا قائم کئے ہین

برک کا قول ہی ایک حصہ کا مقصد یا علت غائی پورا کرنا حسن کا ایک سبب ہی یا دراصل خود حسن ہی۔ ہمکو شبہ ہی کہ اس کلیے کے قائم کرنے مین تجربہ سے مشورہ کوئی لیا گیا ہو کیونکہ اسی کی رو سے سور کی بیخ نما تھوتھنی جسکے سرے پر کرخت جلد ہوتی ہی اور گھوی ہوئی چھوٹی چھوٹی آنکھین۔ سر کی ساخت جو کھودنے اور جڑین اکھاڑنے کیواسطے نہایت مناسب ہی۔ یہ سب بے انتہا خوبصورت ہوتے اور ہین بھی۔ مگر کس اعتبار سے، مقصد کے لحاظ سے جب اندازہ حسن کیا جاے۔ (وہ مقصد صرف ایسے جانور کی بالیدگی اور فربہی جو نہایت پر شہوت ہی اور گندہ عادتین رکھتا ہی) اسواسطے بغیر اس تصریح کے یہ بیان کرنا غلطی ہے کہ مناسبت اور حسن مین کوئی تعلق نہین ہی۔

اسی مصنف کا قول ہی کہ ہماری نوع کا حسن اگر کام ہی سے متعلق ہوتا تو عورت سے مرد بہت زیادہ خوبصورت ہوتا اور طاقت اور پھرتی ہی صرف حسن سمجھی جاتی ہے برک ذرا اس تحقیق میں صرف جنس عورات کے لیے نہین بلکہ مالا زادی یا

داما د خوش نصیب وہ جسکی ہو ساس دور
اور سب سے بدنصیب وہ جسکی ہو ساس پاس

نازان ہین اپنی ریش پہ اسطرح بعض لوگ
گھوڑے کے منہ کے آگے جسطرح گھاس پاس

ہر گرچہ مارے نخوے کے دم اپنا ناک مین
لیکن نہین ہے آج ہی کمبخت ناس پاس

حق تلخ۔ اُسکی تلخی سے ہے زندگی بھی تلخ
شیرینی عیش کی ہے کہان حق شناس پاس

مارے خوشی کے پھولے سماتے نہین ہین ہم
بیٹھا ہے آکے آج جو اک خوش لباس پاس

کہتے ہین رند صرف تصور مین بھی ہے لطف
خالی ہو۔ پر دھرا تو رہے اک گلاس پاس

کرتے ہون گو رہی لوگ سفر جس کلاس مین
جا کر کھڑے نہ ہو جئے لیسے کلاس پاس

ہوتا ہے دل کے زندہ دلونسے شگفتہ دل
ہو دل اُداس بیٹھین اگر ہم اُداس پاس

کرتی ادا ہے ناک تہ دل سے شکریہ
لائی نسیم صبح ہے پھولون کی باس پاس

لو امتحان وصل مین ہم فیل ہو گئے
اچھے ہین غیر ہی کہ جسے دیکھو پاس پاس

شہباز گرچہ حق کو پہونچنا محال ہے
لیکن میان رہا تو کرو اُسکے آس پاس

آتش

نسیم

دلگداز کا مصنف گلزار نسیم

اودھ پنچ کے مضامین کا جواب

۱۱۔ مئی سے ہمنے جسقدر مضامین گلزار نسیم کے متعلق لکھے ہین اُنکی تائید مین اور صاحب اتحاد کے نفاق انگیز اعتراضات کے جواب مین بہت سے مضامین آچکے ہین۔ مگر ہم انکے شائع کرنے سے بوجہ عدم گنجائش معذور ہین۔ اگر ضرورت ہوئی اور مناسب معلوم ہوا تو پنچ ہفتہ مین دوبارہ کردیا جائیگا

زبردستی کا شریک

چین۔ ہم بھی کھیلین گے جی

بازآمدم بر سر مطلب پس جس حالت مین آپ اس بات پر قرآن اُٹھانے کو تیار ہین کہ گلزار نسیم میری تصنیف ہے تو آپ کس پہلو سے فرماتے ہین کہ اسکی زبان لکھنؤ کی مستند زبان نہین ہی - اگر میری زبان لکھنؤ کی مستند زبان نہین ہی تو پھر کسکی زبان مستند ہو سکتی ہی - کس روض مین آپ نے یہ مضمون لکھا چکبست بیچارے سے آپ کو بغض نکالنا تھا تو مین نے کیا کیا تھا - آپ تو آپ جیسے شاگردون سے اور آپ کے بزرگون تک سے علیک سلیک نہ تھی پھر اس گھبراہٹ کے کیا معنی - اعمال بد کے فرشتے کہتے ہین آپ جیسا آیا ہے سکینہ والے قصے مین بہت تعجیل کے ساتھ بھاگے معلوم ہوتا ہی کہ ہوش و حواس کی لچھی وہین چھوٹ گئی یا اسٹیشن پر رہ گئی آپ نے طلب کا رزولیوشن تو کانفرنس مین بڑے جوش و خروش سے پیش کیا تھا - بہتر ہے کہ عوض رونمک شیرہ بادام چاٹیے ورنہ یہ اسہال دماغی کی شکایت رفع نہ ہوگی - مانا کہ آپ شاعر ہین منارست ہین مولانا ہین - مگر داد اور کرنا عیب نہین ہی اگر آپ کی عنایت میری ہی ذات تک محدود رہتی تو بھی چندان ہرج نہ تھا مگر آپ نے تو غضب کیا کہ لکھنؤ کے تمام سربرآوردہ شعرا پر کلوخ اندازی شروع کر دی مجھسے تو آپ اس امر سے انکار کر ہی نہین سکتے کہ ریاض الاخبار مین جو مضمون چھپ نکلا تھا اور جسکے آخر مین کسی صاحبزادے کا نام لکھا ہوا تھا وہ آپ ہی کا تھا - آپ لاکھ چھپائین مگر ہتو بیا بانی کے تکیے کی صدا پہچانتے ہین - آپنے اسمین اپنی بڑی تعریف کی تھی اور دلگداز مین بھی کھلا کھلا آپنے اپنی تعریف کی کہ ہمارا گلزار نسیم والا مضمون لوگون کو پسند آیا - مگر مین اسکا قائل نہین - اسپنے منھ میان مٹھو بننے پر آپ کو کیا مزا ملتا ہو عہ حظوظ نفس کیا بد چو زن پستان خود مالد

بات تو یہ ہی کہ جب کوئی دوسرا بھی تعریف کرے - خیر اصل مطلب یہ ہے آپ نے ریاض الاخبار والے مضمون مین لکھا ہی کہ گلزار نسیم مین آتش کے تمام شاگردون کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ہی اور نسیم کا بہت ہی کم حصہ اسمین باقی ہی - یک نہ شد دو شد - آپ خود ہی غور فرمائین کہ اس سے بڑھکر میرے شاگردون کی اور میری کیا ذلت ہو سکتی ہی - کہ جس مثنوی کی تصنیف مین وہ سب یک ہون اسمین اسقدر غلطیان رہجائین - کہ آپ ایسے خاکا اُڑانے پر تیار ہو جائین اور اسی مثنوی کی نسبت یہ کہا جاے کہ جتنی غلطیان اسمین ہین اتنی کسی اردو نظم مین نہ ملین گی آخر اسکا جواب آپ کے پاس کیا ہی - مین تو یہی کہون گا کہ آپنے اب دلگداز کو بھی اتحاد کی پالیسی پر لانا چاہا ہی یعنی ظاہر مین تو آپ نے لکھنؤ کی زبان کی طرفداری کی ہی لیکن باطن مین شعرا لکھنؤ کا خاکہ اڑایا ہی - واہ حضرت داہ بنتے تو ہین آپ لکھنؤ کے اور اہل لکھنؤ کی مذمت مین کوئی دقیقہ نہین اٹھا رکھتے - اور کیا کہون آپ اچھے غمخوار سخن ہین کہ اپنی ہی فوج کو مارتے ہین

(باقی آئندہ)

خواجہ حیدرعلی آتش لکھنوی (حال وارد فردوس برین)

پیر فلک کا خط بنام مولوی شرر سلمہ

سعادت آثار میاں شرر - میرے ہمنشینون نے پرچہ دلگداز نمبر ۵ مورخہ جون ۱۹۰۵ء معائنہ کرایا جسمین مجھ بڈھے سے بھی مذاق کیا ہی - تم اپنی تحریر سے مجھ بڈھے کو جوان بنانا چاہتے ہو اور ریش بابا ہم بازی - خیر - کیا لکھون نیچے ہونا پھر اسوقت کے تم کیا اور تمھاری تحریر کیا - قصہ کہانی لکھنا اور بات ہی - باوارہ کہ استعداد لوگون کی داہ وا پر نازان رکہنا صاحبزادگی سے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنا لیاقت کا کام ہی - تمھارے باپ دادا پر دادا - نگڑ دادا - سگڑ دادا - سب میرے عہد کے بچے تھے - وہ کیا انکی بھی پشتہا پشت کے بزرگان اعلی کا وجود بھی میرے شباب کے زمانے مین ہوا - بزرگون - لونڈون سے مذاق کرنا چند بدمغز لونڈون کی ثنا و صفت پر اترانا آدمیت سے گزر جانا سعادتمندی کے خلاف ہی - تم سمجھتے ہوگے کہ بڈھا دور دراز مقام پر ہی اسے کون خبر کرے گا - خدا سلامت رکھے میری بزرگی

قائم رکھنے والون کو انھون نے تمھارا لکھا میرے سدبر پیش ہی کر دیا - گو مجھے فرصت کہان مگر مختصراً تردید کر کے بزرگانہ فہمائش کرتا ہون کہ قصہ کہانیان لکھ کر رسمے اکھاڑو - مگر اپنے بڑون پر قلم نہ اٹھاؤ ورنہ دونون جہان مین ذلیل ہو جاؤ گے - تمھاری شہرت سلامت روی سے ہوئی ہی وہی چال چلے جاؤ - لگے ہاتھون اپنی دلیلون کی تردید بھی سن لو جن دلیلون سے تمنے مجھے جوان قرار دیا ہی وہ یہ ہین - **دلیل اول** کسی شوقین نوجوان کیطرح ہمیشہ نیلگون حریر کی قبا پہنے رہتا ہے **تردید** - شریر کسی جوان شوقین کی کیا شامت جو ہمیشہ نیلگون قبا پہنے رہے - تمنے حاجیون اور حجیون کو نیلگون کرتہ تہ بند و عبا پہنے دیکھا ہوگا - اگر نہ دیکھا ہو یقیناً نہ دیکھا ہوگا کیونکہ ابھی تمنے دیکھا کیا ہی - اگلے سال عیش باغ مین عیدگاہ کی فصیل پر بیٹھکر دیکھلو کل حاجی اسی پوشاک مین نظر آئینگے - چونکہ مین ہر سال حج بیت اللہ شریف مین شریک ہوا کرتا ہون اسلیے میری بھی پوشاک نیلگون ہے - **دلیل دوم** کمر مین زرین پٹکا باندھنا - **تردید** - ہند مین کمر مین پٹکا باندھنا علامت ضعیفی ہی - زرین ہو یا سادہ تمنے یہان کسی جوان کو پٹکا باندھے نہ دیکھا ہوگا - **دلیل** - تیسری سرخ شوخ رنگ شفق کا کرتہ پہننا - **تردید** - تمھاری بچپنے کی باتون پر ہنسی آتی ہی - بات یہ ہی مین ٹھہرا دیکھنے والا - مولانا و مرشدنا حضرت رضوان علیہ السلام کا قریب مغرب شام کو جب حلقہ مین مرشد کے شرکت کرنے جاتا ہون گرد اگرتہ پہن لیا کرتا ہون - یہ خاص لباس درویشانہ ہی ورنہ مجھ بڈھے کو سرخ رنگ سے نہ کچھ غرض ہی نہ مطلب - **دلیل** چوتھی جوانون کی طرح ایک پہلو قرار نہ آنا - **تردید** - واہ واکوئی جوان مصیبت کا مارا ہوگا جسکو ایک پہلو قرار نہ آتا ہوگا - یا بوڑھے کے نسل سے پچھلی جھول کا ہوگا ورنہ جوانی کی نیند مشہور ہے - شام جس کروٹ لیٹے صبح کر دی بلکہ پہرون چڑھا دیا پہلو بدلنا کیسا - ہان بڈھا رات بھر پہلو بدلا کرتا ہی جہان ایک کروٹ دیر ہوئی اور پہلو مین درد پیدا ہو گیا پسلیان دکھنے لگین پہلو بدلے بغیر چین نہین آتا - **دلیل** پانچوین میری ہنسی کو تمنے بجلی بتایا ہے اچھا بیٹا تمھاری خوشی مین بھی منظور کیے لیتا ہون بجلی ہی سہی - **دلیل چھٹی** - ابر کی قطرہ باری میرا رونا - **تردید** - رونا میرے مخالف مجھپر الزام لگانیوالے جب تم بوڑھے ہوگے تب دیکھ لوگے صاحبزادے یہ میرا پیشاب ہی جو دم بدم بوجہ ضعیفی جاری رہتا ہی باوجودیکہ اسٹیند ایکا باندھ لیتا ہون مگر قطرے گر ہی پڑتے ہین ضعیفی و صد عیب - اگر مجھے جوان ہی بنانا تھا تو کوئی نسخہ جوان بننے کا لیکر بھیجدیا ہوتا - **دلیل ساتوین** جسمین بہت بڑھکر لات ماری ہی یعنی مہ جبینون کو گود مین میری بٹھایا اور دامن مین چھپایا ہی - **تردید** - لاحول ولا قوۃ مجھ بڈھے کو مہ جبینون سے واسطہ نہ غرض - بات یہ ہی کہ بوقت تعلیم جب میانجی تھمائی مارتا ہی تب وہ بچیا میان میرے دامن مین آکر چھپتی ہین قاعدہ ہی کہ جب چھوٹون کو خواہ عورت ہون یا مرد کوئی مارتا ہی تو بڑون کے پاس آکر چھپا کرتے ہین ٹانگون سے لپٹ جاتے ہین - یہ دلیل تمھاری تو میرا بڑھاپا ثابت کرتی ہی بڈھے مہ جبینون کو گود مین بٹھا لیتے ہین رخسار کا بوسہ بھی لے لیتے ہین گلے بھی لگا لیتے ہین پیار بھی کرتے ہین - جوان ایسا کرے تو مار کھائے - تمھارے یہان شاید بیٹا معیوب نہو کیونکہ تم پردے کے مخالف ہو - زیادہ لکھنے کی مجھے فرصت نہین ہی خط کو تمام کرتا ہون اگر سعادتمند بنا چاہتے ہو تو اسوقت کے انگریزی فیشن کے لڑکون کی طرح آدمیت سے نہ گر مرد باپ کو باپ - دادا کو دادا سمجھو بچپن سالہ کا قاعدہ برت کر اڑ گڑے کے گھوڑے کی طرح بیکار نہ جاؤ ورنہ دونون جہان مین ذلیل و خوار ہوگے جسقدر نام آوری قصہ کہانی کی بدولت پیدا کی ہی سب خاک مین ملجائیگی آیندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہے فقط

راقمہ - پیر فلک
بقلم - بے نیک

اطلاع

اسدفعہ ضمیمہ نہین معاف ہو -

لوٹے کٹورے کا معاملہ

لوٹے سے ایک روز کٹورے نے یہ کہا
ذرّہ نظر مین تیرے - مین ہون سمجھتا دورہ ہو تو
یکسان نہین ہے میری طرح تیرا لین دین
لینے مین خویش - دینے مین بیگانہ خو ہے تو
پیاسے جب آئین انکو پلاتا ہے گھونٹ گھونٹ
پیٹ آگرچہ آپ سبو در سبو ہے تو،،
لوٹا تھا گھر سے پیٹ کا - ہنسکر دیا جواب
ہان اے کٹورے - یہ تو ہے سچ - خندہ رو ہے تو
لیکن معاملے کا نہین یہ کبھی اصول
کیون ایسی سیر چشمی پہ نہ خم نے سبو ہے تو
کم ہے جو اپنا خرچ - اسی سے تو مین ہون مین
تیرا فضول خرچ - اسی سے تو تو ہے تو
سب قطرہ قطرہ دیکھی رہے تو دہر مین
ہے سیل پل شہر مین گرآب جو ہے تو،،
لوٹے کی ہو زبان کہ کٹورے کا ہو دہان
شہبانہ تا لقہ ہے جہان گفتگو ہے تو

اعلان الانجہار

آفتاب سے زیادہ روشن ہی کہ جسطرح گزشتہ زمانے مین دہلی ولکھنو کو اسلامی سلطنت سے زینت تھی - یا اب موجودہ صدی مین کلکتہ کو دار الحکومت ہونیکی عزت ہے - اسی طرح اسکے چند سال قبل ہماری سلطنت سے گیا گو شرف - ہمارے تاج تخت سے فخر - اور ہماری حکومت سے رونق تھی کلکتہ کو بالفعل بنگالی سے - افسوس کہ مہاشاسے مسلمانونکو بربادی سے - لکھنو کو بیکاری سے - مہذبون کو ریاکاری سے ہندوستانیون کو روسیاہی سے - دور دور ہمارا شہرہ تھا تحت الثری سے فلک الافلاک تک غلغلہ - ضرب شہرا عنقیا مین - عنان حبت دانش قبضہ اقتدار مین لیکن جسطرح طوفان نے اسلامی بیڑے کو تہ وبالا کیا - نبی آدم کی منافرت منافرت کے شعلے نے صورت کو نسیاً منسیاً کیا - جسطرح آپس کے بعض وکینہ رشک وحسد خود غرضی وشکم پروری نے تجزیہ اتمام کیا - نفاق اتصال ہوا - بھینسی سے بھکند ربنا - اسی طرح ہماری قوم نکبت کے دلدل مین پھنسی عداوت بغض الٰہی ستے مور ہوئی - ہاتھ سے سلطنت گئی - دوست دشمن - یار اغیار ہوئے - آشنا نا آشنا - یگانہ بیگانہ بنے - رعایا سرکش ہوئی - فوج باغی تھی - مخالفت پر تلی - پھر درپیش تھا پشت کی

دشمنون کا کیا ذکر - ادبار کی گھٹا آئی - افلاس کی بجلی کوندی بربادی کی ژالہ باری ہوئی - مہذبون نے دست درازیان کین مصلحون نے آستینین چڑھائین ؎

آتش رشک عدو خاک کریگی ہمکو
لاگ کی آگ بری ہوتی ہے جلنے کیلئے

مگر اسپر بھی اکتفا نہین کیا - بلکہ قوم مین خلفشار پیدا کرنے کے لیے خطابی شمس العلما کی قوم ”سونے مین سوہاگا،، بنی کہ جاڑے کے دنون مین ایک بدنام کنندہ جھینگر بھوک سے نیمجان ہوکر شہد کی مکھیون کے پاس بھیک مانگنے گیا - اور بہت عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ اگر میرے رہنے اور کھانیکا بندوبست کردو تو مین تمھارے بچون کو گانا تعلیم کرون - فن موسیقی مین مجھکو کمال حاصل ہی،، مکھیون نے جواب دیا ہمکو معاف رکھئے اگر اپنا ہنر سکھائین گے اور گانا سیکھ کر کیا فائدہ ہوگا کہ آپ جیسا کامل فن بھیک مانگتا پھرتا ہے،،

اسنے فرضی کمر ہمت کو زخمی کیا - اولو العزمی مین بال - مردانگی مین بل آیا - کیا معنی کہ جسکی کمر معشوقون کی طرح معدوم - جسکا دل و دماغ عنقا کی طرح نامعلوم - جسکے تن وتوش مبدا فیاض سے مختصر ترین ملے - بھلا وہ اس تنگ و تاریک غار مین کیونکر دخول کرسکتا تھا - اس گہری عداوت قلبی نافہمی کا انجام یہ ہوا کہ ہماری جماعت مین طوفان بدتمیزی برپا ہوا - قوت لایموت

کا بھی ہمراہ ہی اسکی وجہ صرف یہ ہی کہ زنانہ بلوغ مردونکی جوانی اور توانائی سے بالکل مبائنت رکھتا ہی اس سے ہر زنانہ خدمت کو بیشک ضرر پہونچا -

اس بحث سے متعلق ایک اور بات بیان کیجاتی ہی کہ ایسی اشیا کے خاص جسمانی خاصے کیا کیا ہین جنکی اس طرح قوت حواس اور تحریک کے ہین اور جو بالخاصہ یہ صفات درستی کے رکھتے ہین

بنٹ کا قول ہی کہ یہ بات ضرور ذہن نشین چاہیے کہ نباتات مین ناہمواری اور حیوانات مین ہموار ہونا بالعموم خاصہ ہی،، لیکن اگر یہ کہا جاتا کہ قد وقامت کا مناسب ہونا خاصہ حیوانی ہی تو زیادہ صحیح ہوتا - ایک پہلو کے حصون مین بہت کم مشابہت ہوتی ہی اور دونون حصون کی ایک طرح کی ساخت اور مفرد اعضا کی مناسب تقسیم سے قرینہ پیدا ہوتا ہی - اسی وجہ سے چشم - ابرو - گوش - گول گول پستان کی حباب آسا نصف گردن سے مناسبت اور پوری مشابہت اور دیگر اعضا کے مختلف حصون کی مناسب ساخت اور کامل مشابہت سے ایک خوش آیند اثر پیدا ہوتا ہی اور پیشانی بینی دہن ورگ پشت کے خطوط جو بیچون بیچ بن ہوتے ہین انکھون کو بھلے لگتے ہین

معلوم ہوتا ہی کہ مناسب حصونکی کامل مشابہت سے آنکھون کو لذت حاصل ہوتی ہی اور ذوی العقول مین قرینہ پہلا خاصہ حسن ہی -

اسکا ضروری ہونا ہمین اسوقت زیادہ نمایان معلوم ہوتا ہی جب کبھی کوئی بیقاعدہ بات نظر پڑجاتی ہی آنکھونکا ترچھا یعنی احول ہونا - ناک اور لبکا الٹا ہونا چھاتیون کا چھوٹا بڑا ہونا یا ہاتھ پانون کا لمبوترا کاواک ہونا حسین سے حسین

کی صلاح - اور نان و نفقہ کی دست نگر ہوتی - حالانکہ اگر ذرا
بھی صبر کرتی - بستعار عقل سے ٹٹول کر چشم بصیرت کی عینک
چڑھا کر غور کرتی تو معلوم ہو جاتا کہ یہ سب یا روئے چھوکے بیٹھے ہیں
فی زمانہ یہی دوکان بھیک ملنگنا اور گانا ترقی کر آئی - کامیابی
کے زینے ہیں - کانفرنسوں میں بھی گا بجا کر قوم کو رجھانا - ہاتھ
پھیلانا - فارغ البالی کی دلیل ہے - یہی دین و دنیا کی بہتری بہبود
صلاح و فلاح کی علت - یہی دائمی عیش و عشرت کی صورت سے
جسے کبھی اور کسی وقت میں فقر و فاقہ کا جن مسلط نہیں ہو سکتا -
دراصل یہی فن موسیقی اسپیکروں کی اسپیچ کی جان و مضمون کا
ایمان ہے - اگر آج یہ دونوں کمال دنیا سے ناپید ہو جائیں تو نہ یہ
تزک و احتشام نظر آئے نہ کانفرنس باقی رہے - نہ تیم تام کا پتہ
لگے - نہ ترقیوں کا پھاٹک کھلے - ساری شیخی کرکری اور لفاظی و
لسانی باد ہوائی ہو جائے الحاصل کوئی قوم کوئی جماعت اس مبارک
ہنر کی بدولت بھوکی نہ رہ سکتی ہے - مگر کیا کیجئے ع

تدبیر سے قسمت کی برائی نہیں جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہیں جاتی

اسپر بھی ہمنے ہمیشہ کلام ربانی لیس للانسان الا ما سعے
پر ایمان رکھا چنانچہ الحمدللہ کہ ذریعہ سے وہی اگلا اتفاق و اتحاد
ہمدردی وغیرہ قائم ہونا چاہتے ہیں بلکہ انکا آثار ریاضتوں اور
کوششوں سے جماعت جن و انس چرند و پرند حشرات الارض
حشرات السماء وغیرہ وغیرہ بھی انعقاد جلسے کے لیے مستعد ہوئی
ہے - حضرات کھٹمل وبی بی صاحبہ نے بھی شرکت کا وعدہ کیا
اور علاوہ ان صاحبوں کے بڑے بڑے معززین ذوی الاحترام و
عمائد ذوی المقام مہنتان ذوی العظام علماے ذوی الکرام
نے بھی شرکت و اعانت کی چٹھی بھیجی - اور اسی لیے ایک معتد بہ
رقم داخل جیب کر لینے کے بعد اعلان عام و خاص دیا جاتا ہے
کہ تاریخ مجہول ماہ نامعلوم میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا -
جسمیں بیچ قوم کے سوا بڑے بڑے منطقی گدھے فلسفی شتر
جفاکش چوب ستوانی طوطے گھوڑے بھی شرکت فرمائینگے - اپنے
معزز و ممتاز بیان سے رونق بخشیں گے اور نئے سرے سے
اپنے رکھیں گے - یہ جلسہ اپنے اور بھی زیادہ یادگار ہوگا کہ
انعام غیر مترقبہ و اطعام متکلفہ کے علاوہ ہر طرح کی آؤبھگت
کی امید کامل ہے - جو سالہا سال تک فقر و فاقے کی آفت سے
محفوظ رکھے گی - والسلام

الداعی
ابوالاعجاز مغفرانمآب از گیا

گلزار نسیم پر قول فیصل

گلزار نسیم سے متعلق آج ہم جناب منشی احمد علی صاحب قبلہ
شوق کی ایک تحریر شائع کرتے ہیں - اس اظہار کی ضرورت
نہیں کہ ہم بتائیں جناب موصوف پرانے تجربہ کار محقق
و اتفکار نکات و لطافت فن - کہنہ مشق شاعر باکمال
و نثار بے مثال - اور مقامات ملک سے ہیں - آپ کا
کلام ملک میں ہمیشہ بنظر قبول سے دیکھا گیا ہو یعنی
قابلیت کے سکے مدت سے بیٹھے ہیں -

بجملہ دیگر اصناف سخن کے آپ نے خود بھی ایک مثنوی
ترانہ شوق بطرز نسیم بزبانی ہے جسکی خوبیوں کا یعنی اندازہ
کافی ہے کہ ملک جان گیا کہ اگر اس رنگ میں کوئی اور مثنوی
کہی جا سکتی ہے تو یہی ہے - کہنے بھی آپ جو کچھ ہمارے
صفحہ الفاظ اور تدبیر سے فرماتے ہیں وہ مضمون سے
ظاہر ہے -

ایک مدت تک آپ اخبار آزاد کے مالک اور ایڈیٹر رہ چکے
ناموری کے ساتھ رہ چکے اور اعلے شاعروں میں نام کر چکے ہیں
رای اور نیکی رائے کی بات خدا نخواستہ تعصب مذہبی کی
عفونت سے گندہ ہو اور نہ صرف نثر کے تخلص کی طرح
بودی اور دکھاوے کی آبلہ فریبی ہے - بلکہ سمجھنا چاہیے

کہ یہ اُن بزرگوار کی منصفانہ بیلوث رائے ہی جو ایک ہی فن مین نسیم سے دوش بدوش مسابقت کے میدان مین قدم زنی کر چکے ہین -

پس اب اُن لوگون کی بیہودہ سرائی پر جو ایسے منصب اور قابلیت سے خلقی محروم ہین اور جنکو سوا بچون کی طرح قصے کہانیان سنانے اور بازاریون کی طرح گالیان دینے اور بے دلیل دعاوی پیش کرنیکے اور کچھ نہین آتا بجز نفرین اور تبسم تحقیر اور کیا سلوک کیا جائے مضمون ہی

گلزار نسیم اور مرحوم نسیم

مائی ڈیر اودھ پنچ - گلزار نسیم بزرگنہ جیبیون سے مرحوم نسیم کی دوبت کشمکش مین ڈالی گئی جہانتک سے یہ بحث بہت طوالت کو پہونچی - اگر نسیم یا آتش زندہ ہوتے تو فیصلہ ممکن تھا اور اب اگر اس بات کا فیصلہ مدنظر ہی کہ یہ مثنوی نسیم کی نہین ہی تو نسیم اور آتش کی زندگی کو واپس لانے کے واسطے خواجہ خضر علیہ السلام کی تلاش کیجاتے بشرطیکہ وہ زندہ اور آبحیات کہین موجود ہو - یہ کام حضرت نکتہ چین کو کرنا چاہیے -

مین تو یہی کہونگا کہ یہ مثنوی نسیم مرحوم ہی کی ہے اسکے خلاف تہمت قصون اور کہانیون سے کوئی دلیل اس بات پر نہین قائم ہوسکتی ہی کہ یہ مثنوی کسی اور کی ہی اگر گلزار نسیم حضرت نسیم کی نہین ہی تو گلستان شیخ سعدی کی نہین ہی اور خمسہ نظامی کا نہین ہی اسکے لیے بھی حضرت نسیم کی جانب سے چند قصے تصنیف ہوسکتے ہین نسیم مرحوم لکھنو کے رہنے والے تھے - اہل زبان تھے - جب باہر والے لکھنو مین رہکر زباندان ہوسکتے ہین تو وہ شخص جسنے لکھنو مین پیدا ہوکر یہین آنکھین کھولی ہون - یہین زبان کھولی ہو - یہین عمر بھر رہا ہو - اسکا فصیح البیان ہونا کیا تعجب کی بات ہی بعض لوگون نے اسی بحث مین ترانہ شوق کی جانب اشارہ کرکے میری جانب یہ خیال ظاہر فرمایا ہی کہ مین نے گلزار نسیم کا جواب کہا ہی - حاشا مین نے جواب نہین کہا ہی ہان اُسی بحر مین ایک مثنوی کہی ہی جس بحر مین گلزار نسیم ہی - اور یہ کوئی بات نہین - مثنوی کہنے کے واسطے آخر مین انھین بحرون مین سے کوئی نہ کوئی بحر اختیار کرتا جو مثنوی کے واسطے مخصوص ہین - پھر مین نے یہی بحر پسند کی تو کیا قصور کیا -

ڈیر پنچ - مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ گلزار نسیم کی خوبیون کو میرا ہی دل جانتا ہی اور مین سچ کہتا ہون کہ نسیم مرحوم نے جس فصاحت کے ساتھ گلزار نسیم کو نظم فرمایا ہی - مین اُسکو نہین پہونچ سکا - مین نے اپنی قوت شاعرانہ ایک حد تک ترانہ شوق ، مین صرف کی اور اسقدر صحیح ہی کہ ترانہ شوق کی تصنیف کیوقت گلزار نسیم میری نگاہون کے سامنے تھی - حاشا - اس عرض

یہ بات نہین ہی کہ ہمارے اعضا اور آلات جوڑی جوڑی کام دیتے ہین اور ہمکو انکی عادت پڑ رہی ہو اسوجہ سے حسن کیواسطے یہ ہم صورتی ضروری ہی بلکہ یہ بات ہی کہ بلالحاظ موانست کی کہ ایک ٹانگ یا کئی جو طاق ٹانگونسے بآسانی ہم چل نہین سکتے ہین اور چونکہ متحرک الات مین دو پہلو ذی حس آلات کے ہین اور جو اسکے تمام جسم کے اجزا ہین - پس ضرور ہوا کہ وہ بھی دو دو ہون - ایک انسان یا گھوڑے کے اعضا یا خط وخال کے حسن کے لیے تقسیم کامل یا ہمواری لازمی ہوئی اور وہ حرکت کے نہ ہونے سے بالکل بیکار ہی اور اسی وجہ سے جڑون اور درخت کی شاخون مین بہت شاذ ہے -

حیوانات مین قرینہ تناسب سے کچھ کم لازمی نہین ہی - فی الواقع اس قسم کے حسن کا یہ دوسرا خاصہ ہے -

(اس فصل کے آخری حصہ یعنی بقیہ فصل مین بطور ثبوت و نظائر اکثر ان مشہور تصویرون کا حوالہ اور حال ہی جو قدیم دیوبانی کے قصص سے متعلق ہین اور اردو خوان ناظرین کو لطف و دلچسپی کی امید نہین اسواسطے وہ حصہ بندہ مترجم ترک کرکے نئی فصل شروع کرتا ہی)

فصل چوتھی

حسن کے اسباب جو صنعت گری مین مستعمل ہین

ہر صنعت کو تین قسمون پر منقسم کرتے ہین یعنی کارآمدنی - آرائشی اور خیالی انکو عموماً فنون نفیسہ بھی کہتے ہین - ہم ثابت کرینگے کہ ہر ایک مین ایک خاص قسم کا علیحدہ علیحدہ اقسام مذکورہ کے مناسب مخصوص حسن ہوا کرتا ہی - اشیای

سے نہین کہ مین اُنکا جواب کہون بلکہ اس غرض سے کہ بھرا کیسی ہی مضامین لڑ نہ جائین لیکن نسیم کی فصاحت بیانی نے میری یہ حالت کی کہ جابجا دانتون پسینا آ گیا اور پھر بھی مین کامیابی کی حد تک نہ پہونچ سکا مثلاً نسیم مرحوم نے فرمایا ہی ؎

چھالے پڑین گال اگر چھوئے ہون
کالے ڈسین بال اگر چھوئے ہون

ترانۂ شوق مین بھی یہ رنگ ایک مقام پر آ گیا ہی اور مین نے اُس جگہ بہت شعر نکالے ۔ مگر نسیم مرحوم کے اس شعر کی لطافت اور فصاحت اور تناسب الفاظ کو میرا کوئی شعر نہین پہونچ سکا ۔ مین نسیم مرحوم کی روح کو گلزار نسیم کی داد کہان تک دون جس رنگ مین یہ مثنوی ہی اپنی مثال آپ ہی ہی اور سچ یہ ہی کہ حضرت آتش مغفو

کا یہ رنگ ہی نہین ۔ اگر وہ مثنوی فرماتے بھی تو شاید گلزار نسیم کی سی نہ ہوتی ۔

ایک عنایت فرمانے عجیب مذاق کیا یعنی گلزار نسیم پر ریویو کرتے ہوئے ترانۂ شوق کے دو شعر لکھدیے کہ نسیم کے ہین ۔ وہ ریویو نقلاً مین نے ایک جدید پرچے مین دیکھا تھا ایک شعر تو یہ تھا ۔ ؎

اک شب کہ تھی خال روے شامت
یا دم دیدۂ قیامت

دوسرا شعر اسوقت مجھے یاد نہین رہا ۔ مین اپنے عنایت فرما کا شکر گذار تو ضرور ہون کہ انھون نے نسیم مرحوم کی نظم کے پلے پر میری نظم کو تولا لیکن مین تعجب کرتا ہون کہ نسیم مرحوم کی سلاست کا رنگ انکی طبیعت سے شاید اتر گیا تھا اور یہ کہ گلزار نسیم کو سامنے رکھکر وہ ریویو فرماتے تو یہ سہو نہ ہوتا

اور نہ ہونا بہتر تھا ۔

نسیم مرحوم سے اگر کہین چوک ہوئی ہو تو اس سے اُنکی فصاحت اور شاعری پر حرف نہین آسکتا مثل میرے جو احباب حضرت نسیم مرحوم کی خوبیون کو اور اُنکی خوش کلامی کو مانے ہوئے ہین انکو ایسی حرف گیریون اور نکتہ چینیون پر پیچ و تاب کی ضرورت ہی کیا ہی نسیم مرحوم انسان تھے اور انسان سے سہو اور خطا ممکن ہی حضرت حافظ شیرازی تا بہ کجا کی بے کو مفتوح فرمایا تو اس سے اُنکا پایۂ سخن نہین گرا دیا گیا شعرا انسان تھے فرشتہ نہ تھے مسلمان تو قائل ہین کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے انسان کے لباس مین نازل ہوئے تو اُنسے بھی خطاے انسانی ہو گئی پھر نسیم مرحوم تو فطرتی انسان تھے ۔ بہرحال انسانی سہو و خطا سے نہ نسیم مرحوم مستثنیٰ ہو سکتے ہین ۔ نہ مین نہ اور کوئی

۹۲

کارآمدی مین بالخاصہ سادہ اشکال ریاضی جو غیر ذی روح اشیا سے متعلق ہین ہوا کرتے ہین ۔ اور آرائشی مین نازک خمدار ۔ ذی حیات سے مختلف اور متبائن اور مناسب شکلین ہوتی ہین اور خیالی مین درصورت نہایت اعلیٰ درجہ کی حالت مین ہونیکے اکثر ذوالعقول کے ارکان مثل ادا اور مصوری یا وہ کیفیات قلبی ہوتے ہین جو سقرری شاعری اور موسیقی مین انسان سے سرزد ہوا کرتے ہین ۔

ان تمام صنائع مین منصوبہ اور مقصد مضمر رہتا ہی ۔ اس منصوبے سے قیاسی مقصد یعنی البقایا غایت اشیاے خلقی مقصود نہین ہوتا بلکہ یہ لفظ عام فہم معنون مین ارادہ انسان ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ہے

حسن اشیاے کارآمدی

چونکہ اسمین محض افادہ غایت ہوتا ہی اسلیے اس قسم کے حسن مین اُسکے پورے ہونیکے خیال کی مطابقت رہتی ہی اور ان اشیا کے اجزا علت غائی پوری ہونیکی مطابق ہوا کرتے ہین ۔

کسی کارآمدی شے کے اصلی حسن کا ادا ہونا اسوقت تک ہمکو معلوم نہین ہو سکتا جب تک اسکی علت غائی اور مناسبت نہ معلوم ہولے ۔

اس علم کے بعد خیال افادہ اسقدر قوی ہوتا ہی کہ باوجود حسن ابتدائی کے انحراف معلوم ہونیکے وہ پھر بھی بہت کچھ روا رکھتا ہی ۔ اسی وجہ سے جس مکان کی آرام و آسائش نمایان طور سے ظاہر ہوتی ہی تو وہ لاکھ ہموار اور بے قرینہ بنا ہو مگر ہمکو خوشنما ہی معلوم ہوتا ہی ۔ یہی بات ہی جس سے اسباب خانہ داری

مثل ہی کہ شہسوار ہی گرتا ہی - اس سے میری غرض یہ ہی کہ شاعر ہی سے خطا ممکن ہی نہ کہ اُس سے جو شعر ہی نہ کہے - آپ شعراے فارس کے دیوانون کو ملاحظہ فرمائیے کتنے شعر ایسے ملین گے جنھون نے الف کے دھوکے مین عین کو تقطیع سے گرا دیا ہی تو کیا اس سے اُنکی اُستادی اور فصاحت بیانی مٹ گئی - توبہ - البتہ اسی قدر ہم کہینگے کہ دھوکا ہوا -

خطاے انسانی کی مثالین مین پیش کرتا ہون شاید میرے اُن دوستونکو جو نسیم مرحوم پر نکتہ چینی فرما رہے ہین - ان مثالون سے تسکین ہو جاے محتشم کاشی فرماتے ہین ؎ خندند بر من نوخطان طفلان مکتب خانہ ہم

مکتب خانہ ملاحظہ ہو - کلیم ہمدانی فرماتے ہین ؎

بکف مسوّدہ زلف یار میخواہم

مسوّدہ بہ تشدید دال ملاحظہ ہو - شیخ سعدی فرماتے ہین ؎

زمین را از کمالیت شرف بر آسمانستے

کمالیت ملاحظہ ہو - نظیری نیشاپوری فرماتے ہین ؎

ظہور حسن تو انسیتے بہ دوران داد

انسیت ملاحظہ ہو - یہی نظیری فرماتے ہین ؎

کز عجائب ہاے دوران دیو را خانم رسید

عجائب ہاے ملاحظہ ہو - خلاق المعانی کمال اسمٰعیل اصفہانی فرماتے ہین ؎

باد صبا بر و خواند یا ایہا المزمّل

یا ایہا المزمل

قرآن پاک کا جملہ ہی اور بہ تشدید زا ہی مگر حضرت اسمٰعیل اصفہانی بلا تشدید زا اس جملے کو اپنی نظم مین لائے -

اب مین پوچھتا ہون کہ انمین سے کسکو شعرا نے دائرہ استادی سے خارج فرما دیا - حاشا - ایسا خیال بھی گناہ ہی - مین اس قسم کی مثالین بیشمار پیش کر دون جنکو آپ سوا اسکے کہ سہو انسانی فرمائین اور نہ کچھ فرما سکین لیکن یہ چند الفاظ اس بات کے سمجھ لینے کے واسطے کافی ہین کہ جب ایسے ایسے جلیل القدر باکمال اساتذہ سہو سے نہین بچے تو بیچارہ نسیم مرحوم اور احمد علی شوق یا اور کوئی اگر چوکے تو آخر انسان ہی ہی -

میری آخری عرض اپنے دوستون سے اسقدر اور ہی کہ اگر نسیم مرحوم کی روح کو اب بھی فاتحہ معکوس سے ثواب پہونچایا جاے تو ان سب اساتذہ کی روحین بھی ثواب کی محتاج ہین -

راقم - احمد علی شوق

جسٹس بھی سنکے ہنس پڑے لوگونکی یہ پکار دوڑو پولس سیار کچہری مین آگھسا

الہ آباد بھی عجیب سندیا فتہ شہر ہی یہان جو کچھ نہ ہو کم ہی اول تو صدر مقام اور پھر یہ کہ یہان اعلی حکام کا قیام ہی دوسرے آجکل بارش کا زمانہ - ہر جاندار کو ٹھنڈے مین ستانے کا اچھا بہانہ ہی - انسان کیا حیوانون کی طبیعت بھی گدگداتی ہی کہ کسی پر فضا جگہ مین یا عالیشان عمارت سے قدرت کا نظارہ کرین چنانچہ دن دہاڑے جبکہ آسمان پر ابر محیط اور ترشح کا سمان بندھا تھا ریلوے ورکشاپ کے کل پرزون کی طرح عدالت ہائی کورٹ مین دھڑا دھڑ مقدمے ڈھلتے دادو بیداد کا معاملہ درپیش - باہر پولس کا پہرا اندر عدالتی چپراسیون کا جمگھٹا تھا - ایسے رعب داب کے مقام پر جہان اچھے خاصے ہیکڑ کے ہوش فوفو حواس باختہ اور کی دم فاختہ ہو جاتی وہان اس ہفتہ جسٹس صاحب کے کمرے مین ایک بے تمیز گیدڑ بلا اطلاع گھس آیا خدا جانے اس بیہودہ کو ہائیکورٹ کا راستہ کسنے بتا دیا تھا اسکے جانے کو کیا اور عدالتین نہ تھین - دیوانہ دیوانی مین چلا گیا ہوتا مگر نہین وہ تو اونچی ہی عدالت مین برہنہ سر و پا فریادی ہوا اب پولس وغیرہ نے شکار کرنا چاہا مگر چونکہ مقام ہائیکورٹ تھا یہان گیدڑ تھوڑے مارے جاتے ہین اسواسطے رحمدل حاکم نے مظلوم سمجھکر منع کر دیا چنانچہ بڑی مشکل سے بذریعہ جال میان شغال نکالے گئے اب جن بھلے آدمیون نے یہ پاکیزہ صورت کبھی نہ دیکھی تھی انھون نے بدحواس ہانپ ہانپ اور کانپ کانپ کر پنجون کے بل ایڑیان اُٹھا اُٹھا کر اس متبرک صورت کا خوب ہی نظارہ کیا - ایک بیرسٹر صاحب کو یہ مظلوم ایسا مرغوب طبع ہوا کہ وہ اس غریب الوطن کو ترس کھا کر اپنے بنگلے پر لیگئے اب یہ سمجھ مین نہین آتا کہ وہ ہائی کورٹ مین کیون آیا مبصرین کہتے ہین اسکی صورت بتاتی تھی کہ کوئی پرانا اپیل دائر کرنے آیا ہو یہ گیدڑون کے فرقہ کا پریسیڈنٹ معلوم ہوتا تھا - معاملہ اصل یہ ہوگا کہ یہ سب سے پہلے بجاے کتون کے شہر مین گیدڑ رہا کرتے تھے - اور کتے جنگل مین رہا کیا کرتے تھے - ایک دفعہ کتون نے گیدڑون سے التجا کی کہ ہمکو شہر مین ایک جشن اور ضروری کام کرنا ہی لہذا عاریتاً ہمکو شہر مین رہنے کی اجازت دیدو چنانچہ بیچارے گیدڑ جنگل مین چلے گئے اور کتے شہر مین آگئے - اب مہینہ کیا سال و سال گیدڑون نے انتظار کیا کہ شہر خالی کرین کتون کی بھی ایک ہی شریر قوم ہی جس سے مس نہ ہوسکے آخر کار اب گیدڑ روز روزہ شبکو شہر کے آس پاس آکر برابر صدا لگاتے ہین کہ تمھارا کام ہوا ہوا؟ ہوگیا ہوگیا؟ مگر کتے کام کی نسبت کچھ نہین بتلاتے - بس ایک سبق یاد کر لیا ہے یعنی بھونک دیتے ہین ،، کہ جاؤ جاؤ؟ جاؤ جاؤ؟ کتون نے اپنی خدمات سے جنٹلمینون کو خوش کرکے ایسا پھسلا لیا کہ سب کتون کی قدر کرنے لگے - بیچارے گیدڑ کسی شمار قطار مین نرہے جب گیدڑونکے بنائے کچھ نہ بنی تو مجبور ہوکر جولائی ۱۹۰۵ء کو گیدڑون کا پریسیڈنٹ ہائیکورٹ مین اپیل دائر کرنے آیا - مگر یہان غریب کے گلے روزے پڑ گئے - لیکن کچھ مضایقہ نہین بیرسٹر صاحب کے بنگلے گیا ہی کیا تعجب جو اپیل مین جان پڑ جاے - لو شہر کے کتو ہوشیار رہو بابا

راقم (سمنا - ا -)

طوعاً کرہاً صلح

روس - یہ نہین ممکن -

جاپان - وہ بھی نہین ممکن

بس یہین اپنی مضبوطی رکھو ہم تمسے بہت خوش ہین

آتش کا خط شرر کے نام

(نمبر ۳)

ہان صاحب آپکے خیالات کا گو بکھر دھندلا تو کسی طرح سمجھ ہی مین نہین آتا کبھی آپ نسیم کی روح کو صدمہ پہونچاتے کبھی آپ میرے استادی مین داغ لگانیکی فکر کرتے اور کبھی میرے تمام شاگردونکی شہرت خاک مین ملاتے ہین اسکی وجہ سمجھ مین نہین آتی سنتا ہون آپکی تصنیفات دو گدھون کے بوجھ سے کم نہین اسلیے یہ نہین کہہ سکتا کہ آپکو زبان پر اتنی قدرت نہین حاصل ہی کہ اپنے خیالات صاف طور سے ظاہر کر سکین بیشک آپکی انشا پردازی کا ڈھنگ طرفہ معجون ہی کیا کوئی عجیب آپکے یہ مضامین پڑھتے زبان خراب ہوئی جاتی ہی مجھکو ہنسی بھی آتی ہی اور رقت بھی افسوس لکھنؤ کی یہ حالت ہوگئی کہ آپ ایسے انشا پرداز گلزار نسیم کی زبان پر اعتراض کرنے کی جرأت کرین خدانخواستہ اور تصانیف تو آپکی میری نظر سے گذری نہین ان دو مضامین مین آپنے ایسی غلطیان کی ہین کہ ہمارے وقت کے لکھنؤ کا طفل مکتب بھی نہ کرتا۔ اول تو مین یہ دیکھتا ہون کہ آپنے موقع بموقع انگریزی الفاظ بے دھڑک استعمال کئے ہین شاید اس سے آپکا یہ مطلب ہو کہ مین انگریزی بھی جانتا ہون مگر آپکے اظہار لیاقت کے پھیر مین زبان کا خون ہوا جاتا ہی۔ بیشک وسعت زبان کے لحاظ سے انگریزی الفاظ کا استعمال کرنا جائز ہی مگر ایسے الفاظ استعمال کرنا جنکے مترادف الفاظ اردو مین موجود ہین بعید از دانشمندی ہی۔ میر شفیق غالب سوقت میرے پاس تشریف رکھتے ہین انھون نے ایکمرتبہ اپنے سہرے مین ٹمبر کا لفظ استعمال کیا تھا اس اختراع مین تمام اساتذہ دہلی مین تہلکہ مچگیا تھا کہ انگریزی لفظ کا استعمال کرنا کیا معنی مگر آپکے زمانے مین ہر شخص شتر بے مہار ہی مطلب تو صرف اسقدر ہی کہ عرب کا ناول لکھے چاہے زبان کی لطافت مٹی مین ملجائے اب آپ ملاحظہ فرمائین کہ آپنے سات سطرونمین تین جگہ انگریزی لفظ "ایڈٹ" استعمال کیا ہی (دیکھو دلگداز بابت پارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱) مین "ایڈیٹ" "تو ایڈٹ" کے معنی جانتا نہین سید محمود صاحب سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ "ایڈٹ" کرنیکے معنی ترتیب دینے کے ہین آپ آسانی سے اس غیر مانوس اور غیر فصیح انگریزی لفظ کے استعمال سے پرہیز کر سکتے تھے۔ اسیطرح آپنے دس بارہ جگہ مسٹر چکبست لکھا ہی۔ کیون بندہ نواز کیس لکھنؤ کی اردو ہی آپ "چکبست صاحب" لکھ سکتے تھے: "جناب چکبست" لکھ سکتے تھے غرضکہ یہ مفہوم آپ کسی طرح اردو الفاظ کی مدد سے ادا کر سکتے تھے آپنے مفت مین انگریزی زبان کے آگے کاسہ گدائی لے کر اردو کی آبرو ریزی کی۔ یہ کتنا جمبق اردو لکھنے سے آپکا کیا مقصد ہی۔ اگر اپنی زبان کسی موقع پر کوتاہی کرے تو انگریزی لفظ استعمال کرنا مجبوری مین داخل ہی مگر اس ڈھٹائی سے انگریزی الفاظ ٹھونس دینا آپ ہی کا کام ہی۔ یہ تو وہی ہی جیسے کوئی شخص غرارہ دار پائجامہ ہیٹ اور جاکٹ پہن لے۔ اور طرہ یہ کہ انگریزی الفاظ استعمال کرنیکا تو آپکو اسقدر شوق ہی مگر انگریزی الفاظ کے مفہوم سے بوجہ کم علمی آپ واقف نہین۔ سید محمود نے جب آپکا مضمون پڑھا تو اکثر جگہ مسکرانے لگے مینے پوچھا اسکے معنی یہ کیا؟ تو کہنے لگے کہ ہمارے مولانا انگریزی الفاظ تو بے تکان استعمال کرتے ہین مگر انکا مفہوم نہین سمجھے چنانچہ انھون نے تمثیلاً دو اعتراض کئے

اعتراض نمبر ۱۔ آپنے ایک مقام پر "مسٹر چکبست صاحب" تحریر فرمایا ہی (دلگداز ماہ اپریل صفحہ ۲۰) واقعی ایجاد بندہ اسی کا نام ہے سید محمود فرماتے ہین کہ ہر انگریزی خوان طفل مکتب بھی جانتا ہی کہ "مسٹر" کے بعد صاحب یا "اسکوائر" کا لفظ نہین استعمال کیا جاتا۔ یا آپکو "چکبست صاحب" لکھنا تھا یا محض "مسٹر چکبست" "مسٹر چکبست صاحب" تو کوئی معنی ہی نہین رکھتا۔ دخل در معقولات اسیکا نام ہی۔ یہان صاحب کا شبہ نہین ہی کہ آپ "حمل" کو بگاڑ کر "یہ حمل" بنا دیجئے یہ غیر زبان ہی تو اسکا جواب دیجئے ورنہ آج سے اردو لکھنا چھوڑ دیجئے اور یہ نہیجئے تو کم سے کم انگریزی الفاظ کے استعمال سے تو کنارہ کشی کیجیے۔

اعتراض نمبر ۲۔ آپنے یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ "عام پبلک ظاہر کر دیا جائے" یہ "عام پبلک" بالکل غلط ہی۔ پبلک کے معنی خود عوام الناس کے ہین پھر "تمام پبلک" کہنا بالکل مہمل و بے معنی ہی۔

خیر یہ تو سید محمود کے اعتراض تھے انکی عذر خواہی تو آپ اسطرح کر سکتے ہین کہ بغیر کسی انگریزی دان کے دکھائے ہوی مضامین شائع کر دیے گئے مگر آپنے اردو کی غلطیان ایسی کی ہین کہ معاذ اللہ قدم قدم پر ٹھوکرین کھائی ہین مجکو تو آپکے یہ دو مضمون پڑھتے ہوی الجھن پیدا ہونے لگی میرا مقصد آپکے اعتراض کرنا نہین ہی مین صرف آپ ہی کے بھلے کیلیے آپکی لغزشین پیش کئے دیتا ہون کہ آیندہ ایسی غلطی نہ کیجئے گا۔ آگے آپکو اختیار ہی۔

فہمائش نمبر ۱۔ آپنے تحریر فرمایا ہی "قابل غور اسوقت صفحونکا وہ دیباچہ ہے جو شائع کرنیوالے کی لیاقت و قابلیت کو ظاہر کرتا ہی" بندہ نواز "قابلیت و لیاقت" کے بعد "کو" محض آپکی عدم قابلیت ظاہر کرتا ہی فصاحت زبان کے لحاظ سے تو یہ فقرہ یون ہونا چاہیے تھا کہ "جس لکھنے والے کی قابلیت و لیاقت کا اظہار ہوتا ہی" لیکن اگر آپ یہی کی بندش لفظ قائم رکھی جائے تب بھی "کو" آپکے تقلات کیطرح بالکل حشو معلوم ہوتا ہی بس اسقدر کافی تھا کہ "قابل غور وہ دیباچہ ہی جو شائع کرنیوالے کی لیاقت و قابلیت ظاہر کرتا ہی" یہ "کو" "کا" اور "کی" بھرتی کیلیے استعمال کرنا خاص آپ ایسے دیہات کے زباندانون کا حصہ ہی

فہمائش نمبر ۲۔ آپ لکھتے ہین "تعجب کی بات نہین اگر آتش اُس دلبستگی کی بنیاد پر جو انھین نوعمر شاگرد سے تھی اُسیکی تحریک سے یا اسکی مشق اولین دیکھکے اس مثنوی کو تفنن طبع کے طور پر کہا ہو جسمین متعدد لغزشین دیکھکے اسے بجائے اپنے اسی کی طرف منسوب کر دیا ہو" یون تو ماشاء اللہ یہ تمام فقرہ اسلوب بیان کے لحاظ سے نور کے سانچے مین ڈھلا ہوا معلوم ہوتا ہی مگر آخری فقرہ مین یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ "اسے" اور "اسی" کی ضمیرین کسطرف پھرتی ہین۔ خدا جانے آپکا یہ مطلب ہی کہ مثنوی کو بجائے اپنے "نسیم" کی طرف منسوب کر دیا یا "نسیم" کو بجائے اپنے مثنوی کی طرف منسوب کر دیا۔ کیونکہ صاحب ہی کا نام زباندانی ہی معمولی خیال بھی آپ نثر مین اچھی طرح نہین ادا کر سکتے۔ دیکھیے اگر کوئی لکھنؤ والا یہ مطلب ادا کرنا چاہتا تو وہ اسطرح لکھتا کہ چونکہ آتش کو نسیم سے خاص دلبستگی تھی لہذا تعجب نہین کہ انھون نے اس نوعمر شاگرد کی تحریک سے یا اسکی مشق اولین دیکھکر یہ مثنوی تفنن طبع کے طور پر کہدی ہو لیکن اپنی اس تصنیف مین متعدد لغزشین دیکھکر اُسے بجائے اپنے نسیم کی طرف منسوب کر دیا ہو" سمجھے مولانا

فہمائش نمبر ۳۔ آپ فرماتے ہین "جن دنون" یہ مثنوی کہی گئی اُن دنون شاعری کا یہ رنگ تھا الخ" یہ محض "جن دنون" یہ کہانی کی زبان ہی۔ اگر فصاحت کا خیال ہی تو یہ لکھیے کہ "جس زمانے مین یہ مثنوی کہی گئی" اور اگر یہ منظور ہی کہ آپکا طرز تحریر کسی قدر دیہاتی زباندانی کا پہلو مارتا رہے تو یہ کہیے کہ "جن دنون مین یہ مثنوی کہی گئی" محض جن دنون تو نہ صرف نحو کی قاعدے سے ٹھیک ہی نہ لغت کی رو سے جائز ہی نہ روزمرے اور محاورے کے لحاظ سے۔ غالباً آپنے "مین" اسلیے زبان سے نہ نکالا کہ کوئی بکری نہ کہے مگر یہ بھی بزدلی ہی۔ لہذا ان روباہ بازیون سے باز آئیے۔

فہمائش نمبر ۴۔ آپ لکھتے ہین کہ "موازنے سے پیشتر ضرورت تھی کہ گلزار نسیم پر ایک ... معقول ریویو کیا جائے" حضرت یہ جملہ یون ہونا چاہیے "موازنے سے پیشتر یہ ضرورت تھی کہ الخ" معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام پر آپ "یہ" اٹھا کر "مل" کی پہلے بقول نسیم پیش خیمہ لے آئے شاباش۔ کیا ہونہار ہو۔

(بقیہ در صفحہ ۹)

لمد اودھ پنچ:۔ خواجہ صاحب آپسے پیشتر اس دنیا کے لوگ اس پنچ کی کرامت پر اعتراض کر چکے ہین۔ کشمیر درپن مین ڈاکٹر تیج بہادر سپرو نے بھی یہی اعتراض کیا ہی حالانکہ ابھی تک اسکا جواب خود حضرت شرر نے لکھا نہ کسی صاحبزادے نے نام سے لکھوایا ہی۔

فہمائش نمبر ۵- اسکے بعد آپ تحریر فرماتے ہین "ہر قسم کی خوبیان اسمین سے نکال کے دکھائی جائین" کیون صاحب یہ نکال کے کا بیان کیا نمک ہی۔ مثنوی گلزار نسیم بھی کوئی ہانڈی ہی اور اسکی خوبیان اروییان ہین کہ آپ کے سامنے نکال کے "پیش کیجائین" سلامتی ہت اختصار بھی آپ کے مزاج مین بہت ہی کہ ضروری الفاظ چھوڑ جاتے ہین اور طوالت سے بھی اسقدر عشق ہے کہ موقع بےموقع کل طویل ہوتی جاتی ہین۔ اگر آپ صرف اسقدر تحریر فرماتے کہ "ہر قسم کی خوبیان اسمین دکھائی جائین" تو کیا قباحت تھی

فہمائش نمبر ۶- پھر آپ رقمطراز ہوتے ہین کہ "اس کلام کو مسٹر چکبست نے کیا ہی مگر بہت ہی ناقص الخ" پھر یہی "کو" آپکا عبارت مین خواہ مخواہ ٹھونسا پڑتا ہی۔ لکھنؤ والے یون لکھتے "یہ کلام مسٹر چکبست نے کیا الخ"

فہمائش نمبر ۷- ایک اور جملہ ملاحظہ ہو "سچ یہ ہی کہ امانت نے تناسب الفاظ کی فکر مین اپنے تئین بدنام تو بہت کیا۔ مگر اس صنعت کے پیچھے پڑکے ٹھوکرین بہت کھائین تو کامیاب بھی سب سے زیادہ وہی ہوے ہین" آپ ہی ایمان سے فرمایئے کہ اس جملے مین "تو" "مگر" اور "ہین" کا استعمال کسقدر بےموقع ہوا ہی۔ دیکھئے اس جملے کو اہل زبان یون ترتیب دیتے ہین "سچ ہی کہ امانت نے تناسب لفظی کی فکر مین اپنے تئین بدنام بہت کیا اور اس صنعت کے پیچھے پڑکے ٹھوکرین بہت کھائین۔ مگر کامیاب بھی سب سے زیادہ وہی ہوے" حضرت آپ مضمون لکھتے ہین تو کسی شہروالے کو دکھا لیا کیجئے ورنہ ایسے اُلجھے ہوے فقرے لکھنے سے فائدہ۔۔ افسوس ہی کہ اگر آپ مشورہ بھی لیتے ہین تو اجڈ دہاتیون سے۔ اور یہ نہین جانتے۔ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

فہمائش نمبر ۸- آپ لکھتے ہین کہ "افسوس اس بات کا ہی کہ اس کے دوسرے رخ یعنے مثنوی گلزار نسیم کے عیوب کی طرف سے۔۔ چشم پوشی کی ہی" یہ ہر طفل کتب جانتا ہی کہ پہلے "اسم" لایا جاتا ہی اسکے بعد اسکی ضمیر مگر آپنے اس قاعدہ کو بالکل تہ و بالا کردیا ہی۔ واہ مولانا وا۔ یہ جملہ یون ہونا چاہیے "افسوس اس بات کا ہی کہ گلزار نسیم کے دوسرے رخ یعنے اسکے عیوب کی طرف سے الخ"

فہمائش نمبر ۹- آپ پھر توسن خامہ کو یون جولانگاہ سخن مین لاتے ہین کہ "جسقدر یہ مثنوی ایک عمدہ ریویو کی محتاج ہی اردو کی اور کوئی نظم نہین" کیون صاحب اس جملے مین "ایک" کی کیا ضرورت تھی۔ کیا اور مثنویان "دو عمدہ ریویو" کی محتاج ہین۔ اور یہ مثنوی "ایک عمدہ ریویو" کی محتاج ہی۔ معلوم ہوتا ہی علم ریاضی مین بھی کچھ آپ کو دخل ہی تبھی "ایک" اور "دو" آپ کو یاد آجاتے ہین۔ مگر یاد رکھیے گا کہ جہان تک زباندانی کا تعلق ہی آپ کی ایک نہ چلے گی۔

فہمائش نمبر ۱۰- آگے چلکر آپنے اپنے ہُنر کی قلم کو یون اُڑایا ہے کہ "اپنی قوم و گروہ مین ہیرو پیدا کرنے کی ایسی ہوس ہوتی ہی کہ انصاف کو بالکل ہاتھ سے چھوڑ بیٹھتے ہین" یہان پھر حسب معمول "کو" صاحب خواہ مخواہ ڈٹے بیٹھے ہین۔

فہمائش نمبر ۱۱- پھر آپ یون گلفشانی کرتے ہین کہ "اس سلسلہ کو ہنوز ابھی ختم نہین کیا ہی" بندہ پرور اگر پھر اس فقرے کو سُنئے گا تو اس طرح لکھئے گا "یہ سلسلہ ہمنے ابھی ختم نہین کیا ہی"

فہمائش نمبر ۱۲- پھر آپ کس ذہنشانی سے فرماتے ہین کہ "ہم گلزار نسیم کے محاسن کو نہین بتائینگے" مگر آپ موقع بےموقع "کو" ضرور لائینگے۔ حضرت یون کہنے مین کیا ہرج ہی کہ "ہم گلزار نسیم کے محاسن نہین بتائینگے"

فہمائش نمبر ۱۳- اسی طرح آپ تحریر فرماتے ہین "کیا اچھا ہوتا کہ مسٹر چکبست۔۔۔۔ ان عیوب کے مٹانے کی کوشش کرتے" بندہ نواز فصاحت کی جان پر رحم کھائیے اور یون لکھیے کہ "کیا اچھا ہوتا کہ مسٹر چکبست یہ عیوب مٹانے کی کوشش کرتے"

(باقی آیندہ)

خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی

(حال وارد فردوس برین)

مراسلہ

چالاکی۔ فریب دہی۔ خیرخواہی اور ملکی ہمدردی

اڈیٹر صاحب اودھ پنچ۔

اخبارات کے ملاحظہ سے واضح ہوا کہ چند روز قبل سفیر آسٹریا متعینہ قسطنطنیہ نے باب عالی مین بایں مضمون ایک یادداشت پیش کی کہ مقدونیہ کی البانی کیتھلک رعایا آسٹریا کی حمایت مین سمجھی جاے۔ باب عالی نے سفیر مذکور سے دریافت فرمایا کہ یہ تجویز تمنے اپنی سلطنت کے ایما سے پیش کی ہی یا اپنی طرف سے۔ اور آیا تمکو ایسی تجویز پیش کرنی چاہیے یا نہین۔ اسوقت سفیر صاحب بہت سٹ پٹائے اور باب عالی کو لکھا کہ یہ یادداشت کالعدم سمجھی جاے۔ انتہے

ہم اس معاملہ کو اسوقت دو پہلوون سے جانچتے اور غور کرتے ہین۔ اول یہ کہ فی زمانا سلاطین عظام کے ممالک اور حضور مین سفیران دیگر ممالک کا تقرر بہت ہی مہتم بالشان اور ضروری اور باوقعت ہی اور ظاہر ہی کہ کسی سفیر کی مکالمت و مکاتبت درحقیقت اسی بادشاہ یا شہنشاہ کے متخیل ہوتی ہی جسکی طرف سے وہ سفیر مقرر کیا گیا ہو۔

سفیر آسٹریا کی ایسی یادداشت اگر انکشاف حال نہ ہوتا تو شہنشاہ آسٹریا کی جانب منسوب کیجا سکتی تھی مگر بس از دریافت انکشاف ایسا ظاہر نہین ہوا بلکہ یہ معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا تجویز خاص سفیر صاحب کی من گڑھت اور چالاکی تھی۔ اور اس تدبیر سے اگر سلطنت ترکی کی جانب سے کچھ بھی غفلت اور سہل انگاری وقوع پذیر ہوتی تو ظاہر ہی کہ بحالت حصول مطلب سفیر صاحب کسقدر بغلین بجاتے اور اپنے شاہنشاہ کی بارگاہ مین انکو اپنے اظہار لیاقت اور حصول اعزاز و رسوخ مزید کا کسقدر موقع ملتا۔ مگر سفیر صاحب کو افسوس ہوا ہوگا کہ انکی ایسی چالاکی اور فریب دہی چلنے نہ پائی اور دربار ترکی اور حضرت جلالتمآب سلطان المعظم مغز سخن کو پہونچ گئے ہمکو اسقدر افسوس ضرور ہی کہ حضرت سلطان نے اس موقع پر بھی اپنے جبلی حلم اور چشم پوشی اور رحمدلی سے کام لیا۔ ورنہ ایک ادنے تحریک اور گردش قلم سے سفیر صاحب اپنی ایسی چالاکی کا خمیازہ ضرور اٹھاتے۔ بیشک یہ بہت شرمناک امر ہی کہ کسی سلطنت کا سفیر ایسی چالاکی کا مرتکب ہو استفسار طلب یہ ہی کہ اگر کسی ترکی سفیر کی جانب سے ایسی کارروائی عمل مین آتی (حالانکہ وہ حضرات ایسا کیون نہین کرتے) تو اسوقت معلوم نہین کہ مہذبین یورپ کیا کچھ کا سدولاگ کرتے اور کتنا شور و غوغا مچاتے اور طوفان بےتمیزی برپا کرتے۔ مگر یہان کسی مہذب کا ن پر جون تک نہ رینگی۔

یہ ایک پہلو تھا۔ اب ہم دوسرے پہلو پر غور کرتے ہین تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس سفیر کی ایسی چالاکی اور فریب دہی درحقیقت اپنے ذاتی حصول مطلب کیواسطے نہ تھی بلکہ اپنی سلطنت کی خیرخواہی اور قومی ہمدردی پر ضرور مبنی تھی (گو ایک ناجائز اور بیہودہ طریقہ سے اسکا ارتکاب کیا گیا) اب ہم ہندوستانیون کی جانب غور کرتے ہین کہ انمین قومی یا مذہبی ہمدردی کا مادہ کہان تک اور کسقدر ہی اور وہ کن وسائل اور طریقون سے مذکورہ بالا اوصاف سے متصف کہے جا سکتے ہین۔ مگر ہم بافسوس تمام کہتے ہین کہ ہم مین بجاے اوصاف مذکورہ بالا کے انکے برعکس اوصاف ہی مشہود ہو رہے ہین اور جب یہی تو قابل غور ہی کہ ہندوستانی کیونکر مرفع الحال اور ترقی کنان ہو سکتے ہین۔ اور موجودہ ما اور کشمکش اقوام مختلفہ مین کیونکر قدم بڑھا سکتے اور بازی لیجا سکتے ہین۔

سفیر آسٹریا کی ایسی حرکت اگرچہ ناجائز اور خلاف داب و ارکان سلاطین تھی مگر اسکی تہ مین ضرور خیرخواہی اور قومی و مذہبی ہمدردی مستتر تھی۔ شاباش اور مرحبا مہذبین یورپ تمہارا کیا کہنا۔

راقم

ح۔ م۔ د

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ

مطبوعہ ۳۰- اگست ۱۹۰۵ء

انڈین ڈیلی نیوز کا نامہ نگار شملے سے خبر دیتا ہی کہ لارڈ کرزن کا استعفا دو ہفتہ ہوئے ولایت ہو پہنچ گیا ہی اسکا جواب گورنمنٹ نے یہ دیا ہی کہ سردست چونکہ لارڈ کچنر کی تجویز کی نسبت قائم کی ہو اُسکی ترمیم کی مہلت نہیں۔ ہان زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہی کہ آیندہ اکتوبر تک تجویز ملتوی کیجائے۔

حال کی خبرون سے واضح ہوا کہ مسٹر فولر نے ظاہر کیا ہے کہ انھون نے جو لفظ برہمن (افغنیو) استعمال کیا تھا اسکو نا ہی لفظ اسکے بجائے بے ضابطہ مناسب سمجھتے ہین۔ مگر اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اخبارات اس جملے کی گرماگرمی کو سست یا دھیما کرنا چاہتے ہین۔

لفٹنٹ گورنر بہادر ۱۹ جولائی کو ڈھاکے میں رونق افروز شہر ہوئی تھے جسمین حضور پرنس آف ویلس کی تشریف آوری سے متعلق مشورہ ہوا اور طے پایا کہ یادگار مین ایک طبی کالج قائم کیا جائے اور تعلقدارون و روسا و صوبہ سے شرکت کے واسطے کہا جائے۔ تعلقدارون نے تیس ہزار سامان استقبال کے واسطے چندہ جمع کیا ہی

اگرچہ بعض مسلمانون کی خوشی کی بات تھی کہ سکھ اس گنتی مین کہ ہندو ہین یا مسلمان۔ اپنے ابتدائی اصول کے مطابق اسلام کی طرف زیادہ راجع ہوتے مگر ہم افسوس کے ساتھ دیکھتے ہین کہ اسلام نے اخیر زمانے مین وہ انحطاط کیا ہے کہ نہ سکھ بہت سے اسباب سے اس جانب رخ کرسکتے اور نہ یہان کے مسلمان کمی بصیرت سے انکو اپنے مین ہنسی خوشی قبول کرسکتے ورنہ ایک جتھے جاتے۔ دنیا مین کام کاج والے گروہ کا شامل ہونا کئی ضرورتون سے مفید ملک ثابت ہوتا مگر آجکل کے لانے مسلمان کو کافرگری سے فرصت ہی کب ہے

اگرچہ جدید تعلیم جدید تہذیب اور روشنیان کیواسطے لازم ہی اور فی الواقع جس شخص کو رائج الوقت طریقے تعلیم سے مستفید ہونے کے نہین معلوم وہ حیوان مطلق ہی۔ مہذب انسان تو نہین شمار ہونے کے لائق نہین اور پھر بھی اسکو نفسوعی غلامی وغیرہ کی زنجیرون مین جکڑ سکتا ہو مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی ملحوظ رکھنے کے لائق بات ہی کہ ہمت اور فراست اور اپنے ملک کی بہبودی ہمت اور شجاعت قوم کو قوم بناتی ہین۔ اگر یہ نہین تو سارا جھگڑا واہیات تضیع اوقات ہی۔ پس لازم ہی با ضابطہ سعی اور کوشش کا طریقہ ہم اختیار کرین۔

لارڈ کرزن اور کچنر کا قضیہ کچھ ہی رنگ لائے مگر فی الحال چھاؤنیون مین تغیر و تبدیل نے راہ حاصل کرلی ہے۔ کیا معنی کہ ہمارے شہر مین ٹرانسپورٹ لائن چھاؤنی سے الگ کو کیل کے میدان مین منتقل ہوئی اور انسپکٹران کے بنگلے بنانے کے واسطے صالح نگر لیا گیا ہی اور دو ایک موضع شاید لیے جائین۔

جاہل یا نیم ملا زمانہ آجکل اخبارات اور تارون کی بدولت جو روز مرہ تازہ بتازہ واقعات عظیم الشان سننے مین آتے ہین ہورہا ہے کہ چندے کی نسبت کسی قدر ہمدردی کی جگہ [illegible] تو تعجب کی بات نہین۔ مگر تاہم یہ افسوسناک بات ہو کہ جسقدر گرمائی ایک زمانہ مین اس چندے کی بابت پیدا ہوئی تھی بہت کچھ کمی ہوگئی ہی۔ مگر جو لوگ آئین شروع سے منہمک تھے انسے امید ہو کہ کچھ تو کچھ کارروائی کئے جائین گے کیونکہ یہ بات آخر مین ہی ترے فائدے کی جسکے واسطے ہر مسلمان کو بوجہا خوشی اسلامی تعلق خاطر رکھنا چاہیے

آجکل امریکہ کے اکثر اخبار دانتون کے صاف کرنیوالے برشون کے خلاف ہورہے ہین۔ لکھتے ہین خلاف صحت اور مسوڑون کے حق مین مضر ہین۔ چنانچہ ڈاکٹر سیلیسن لکھتے ہین کہ دانتونکو بہت ہی نقصان رسان ہی۔ کہین اس کثرت کے ساتھ برش کا استعمال نہین جیسا امریکا مین ہی۔ اور اسکے باعث یہین زیادہ مصنوعی دانتون کا صرف ہی بات یہ ہو کہ اس کے بالون سے خراش اور ورم پیدا ہوتا ہی۔ اور اس باعث سے گوشت سے دانت جدا ہوجاتے ہین اور مقام ماؤف مین کرم لگ جاتا ہی۔ اس سے بہتر ہے روئی سے دانت صاف کیے جائین۔

یہ تہذیب شائستگی کی ہندی کی چندی ہی۔ صرف ایسی صفائی ہی نہین بلکہ اور افعال اور حرکات بھی نازک اور ذکی الحس اعضا کو اسی طرح نقصان پہونچاتے ہین اور خلقی صنعت سے قوی کو ضعیف کر دیتے ہین۔

آزادی اور تہذیب کے جام کے بعد چھلکنے کے مضر نتایج مین سے یورپ کے مادہ بادشاہ کشی کو بھی سمجھنا چاہیے سوشلسٹ نہلسٹ انارکسٹ۔ فرقے وغیرہ تو یورپ کے عیسائی اقالیم مین سرگرمیان کرتے ہی رہتے تھے مگر ایران کے شہنشاہ ناصر الدین قاچار کے چند سال پہلے قتل ہونے اور ۲۱ جولائی کو حضرت سلطان عبدالحمید خان ثانی ترکی پر بم کا گولہ صحن مسجد مین چلانے سے ثابت ہوا کہ یہ متعدی عارضہ چوٹی کی اسلامی سلطنتون مین بھی راہ پا گیا ہے

تین ہفتے ہوئے ہمنے اسی شہر کے ہمعصر العرفان کو اُس فروگذاشت پر ٹوکا تھا جو اُسنے سوامی رام تیرتھ صاحب ایم۔ اے کے موحدانہ لکچرون کو عرصہ کافی تک نہ چھاپنے مین ظاہر کی تھی بیچونکہ دلگداز۔ اتحاد۔ العرفان ہمارے ایک ہی مہربان شہر کے قلم کے خلقی الوان ہفتگانہ سے رنگین ہوتے ہین اورانیز

ہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت را می شناسم

صادق آسکتا ہو اس سے ہم ممنون ہین کہ سوامی جی کا ایک مذکورہ لکچر لاہور کے وطن سے ۱۶ جولائی کے اتحاد مین نقل ہوا ہے بلکہ کچھ تعجب نہین کہ اب العرفان مین بھی نقل کیا معنی عالمانہ حکیمانہ صوفیانہ۔ موحدانہ تنقید ہو۔ مگر لکچر تو اسی لکھنؤ مین عرصہ ہوا دے گئے تھے اور اخبار ہندوستانی مین مرزا حبیب حسن صاحب ہیڈ ماسٹر حسین آباد اسکول کی تیز دستی کی بدولت جنھون نے اردو مین شارٹ ہینڈ (مختصر نویسی) کا طریقہ نکالا ہو چھپ چکے تھے اگر سٹر صاحب بھی مرزا صاحب سے خواہش ظاہر کرتے تو بآسانی مل سکتے تھے مگر دھوون اور ناصیب کی نزاکت اور لطافت کا ایسا خیال آتے آتے آتا ہو۔ بہرحال این ہم غنیمت است۔

ولایت کے اخبارات بیان کرتے ہین کہ دو شہنشاہون کی ملاقات کی تجویز کی ابتدا زار کی طرف سے ہوئی تھی۔ اس ملاقات کے مقاصد اور اغراض کی نسبت تمام یورپ علی الخصوص فرانس مین بحث ہوئی ہی جہان ایم۔ ڈی و ٹی فی الحال آیندہ حکمت عملیون اور زیادہ تر روسی قرضہ کے امکانات پر بحث کر رہے ہین۔

سرکاری حلقون مین بیان ہی کہ شہنشاہون کے مابین مبادلہ آرا کی نسبت خیال کیا جاتا ہی کہ روسی ذکلاسے مطلق کی عنقریب کوشش کو معاملات مشرق بعیدہ مین ایک عام معاہدہ سے مدد دیجائیگی۔

شہنشاہون کے جہاز کل رات ۱۰ بجے باہم ملے اور فی الفور جانبین مین ملاقاتون کا مبادلہ ہوا اور دونون شہنشاہ ایک بجے ۳۰ منٹ پر صبح کو ایک دوسرے سے جدا ہوئے

مثنوی زہر عشق رجسٹری شدہ

محبوب قلوب۔ عاشقون کو مرغوب۔ دو جانبازون کی داستان ہنسا دینے والی۔ رلا دینے والی قابل دید ہی۔ قیمت چار آنہ

المشتہر۔ محمد ریاض الدین از دارا پور ڈاکخانہ اصوئی پرگنہ سنبھل

کھوپڑی اسے حیوانات کے دماغ مین بھیجے کے دیکھنے سے اچھی طرح معلوم ہوتا ہو کہ خانے خانے بنے ہوتے ہین سفر ینالوجی والے انھین خانون کی کمی بیشی و وسعت سے دماغی قابلیت کا پتا دیتے اور مختلف احکام لگاتے مین حال مین علمی ترقیون اور تشویق کے زمانے مین ایک امریکہ کے پروفیسر المیٹسن باشندہ نیویارک نے تحقیق اور توضیح سے ثابت کر دکھایا ہو کہ کسی ایسے خانے کی کمی بیشی کرنے سے دماغی قوت پر اثر پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ ممکن ہو انسان کا دماغ ایسا بن سکے کہ بڑے سے بڑے کام کے لائق بن جاے - اور انسان پر کیا موقوف دیگر حیوانات بھی ایسے بن سکین - اگر کوئی زمانہ ترقی آیا تو خچر یا ضدا کے کام مین مثل تجنس یا تحنث کے بہت کچھ انسانی ہاتھ بٹا سکیگا - جیسے گھوڑے اور گدھے سے خچر - اور تری کو کلا وغیرہ سے خانگی کبوتر یا جیسے یا خواجہ سرا بنائے جاتے ہین -

---

برعکس نہند نام زنگی کافور کے مصداق اتحاد کی اس حکم کن راے پر کہ ہندوستان کے ہندو و مسلمانون مین باہم رسم مناکحت رواج پائے - نیر اعظم یون تحریر کرتا ہے -

"ہمعصر اتحاد مین ایک مضمون پیشتر بھی ہندو مسلمانون کی مناکحت پر چھپا ہو - اور اب بھی ایک نوشاہین اگولیڑ صاحب نے اسی مضمون کی تائید کرتے ہوے اکبر کا حوالہ دیکر اس فعل کو متحسن اور ذریعہ اتفاق و اتحاد ثابت کرنا چاہا ہو ہمین تعجب ہو کہ مولانا شررسا تجربہ کار اہل قلم ہو کر بار بار دونون قومون کو ناگوار ہو ایسی بات کیون کہتے ہین کیا یہ ممکن ہو کہ ہندو مسلمون کو اپنی یا مسلمان ہندو کو اپنی بیٹیان دیدین ؟ ذرا مولانا صاحب کہیں ہی دیکھ لین مسلمان ادنی واعلی سب گوشت خور اور ہندو گوشت سے نفرت کرنیوالے - سب سے زیادہ تو یہی رکاوٹ ہو - البتہ یون تو ہو سکتا ہو کہ ہندو مسلمانون یا مسلمان ہندوون کو بیٹیان دین - فرض ایک قوم اپنی لڑکیان دوسری کو دے - مگر جہان تک ہمارا خیال ہو یہ ناممکن ہو اور مولانا صاحب کی کوشش اس بارہ مین مسعود ہوگی شاہنشاہ اکبر کوئی مجتہد یا پیغمبر تو تھا نہین جسکی تقلید واجب ہو - ایک بادشاہ تھا اور ایسا باجبروت کہ اسنے اپنے زور سے ہندو مسلمانون کو ایک کر دیا تھا - ذرا مولوی صاحب ہند کی تاریخ لیکر دیکھین کہ سواے اکبر کے ہندوون نے مسلمان امرا کو بھی بیٹیان دین - عامۃ المسلمین تو الگ رہے یا تو مسلمانونکی بیٹیان ہندوون کو بیاہین ؟ مولوی صاحب یہ نئی مثال اتحاد کی رہنے دین - اور بہت سے کام ہین انکو کرین - ہم اتحاد کی مشن سے مخالف نہین - مگر ایسی انگریزی جوڑ باتون کے ضرور ہین -

---

۲۱ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو جو عانستان بحرکت حضرت سلطان ترکی پر بم کا گولہ پھینکنے کی ہوئی اور بعنایت الٰہی حضرت سلطان بال بال بچ گئے اسکی مفصل کیفیت یہ معلوم ہوئی کہ جسوقت حضرت سلطان نماز سے فارغ ہو کے جامع مسجد جمعہ سے نکلنے کو تھے کسی نابکار نے بم کا گولہ صحن مسجد مین پھینکا اور وہ بڑے زور سے پھٹا لیکن حضرت سلطان محفوظ رہے - ہان اردلی کے سوار اور خدام مع گاپ وغیرہ دستے سے ہم تصدق ہو گئے ۵۸ شخص اور ۵۰ گھوڑے مجروح ہوے - اس موقع پر سلطان نے معمولی استقلال اور طمانیت کو کام فرمایا - کوئی اضطراب بشریت سے ظاہر نہین کیا اور معمولی تمکین سے گاڑی پر سوار ہو کے تشریف فرما ہوے

ایک صاحب بکاولی کے طلسم دریافت پر مستعد معلوم ہوتے ہین چنانچہ جو خط انکا اخبارون مین شائع ہوے اسکا خلاصہ ذیل مین درج کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ حسب خواہش کوئی طلسم کشا صاحب اللہ کو بھیدی معین ہونا مگر خط مین اس قسم کی کارروائی کا کوئی پتہ نہین دیتے جس سے سلیقہ اور اس کار ہنر کی لیاقت کی کوئی امید ہو سکے مثلاً آپ کون تدبیر اس جگہ تک پہونچنے کی تجویز کرتے ہین جسمین قلیل صاحب کی سعی بیکار ہوئی اور وہان تحقیقات کرنے کے کون کون آلے لیجا ئین گے - کس قسم کی تحقیقات کرنے کی آپ مین لیاقت ہو - اگر یہ امور قابل تشفی ظاہر کرین تو ہماری راے مین خود گورنمنٹ آپ کو مدد دینے پر مستعد ہو جاے اور یہ دعوے کہ جسطرح بکاولی عبور کرتی تھی اسی طرح یہ مشہور دلدل ابھی عبور ہو سکتا ہو محض تعریف المجہول بالمجہول ہو قصے مین بکاولی کے عبور کا بیان مذکور نہین اور اگر ہوتا تب بھی فسانے کا بیان اس واقعات نفس الامری کیلئے عہد مین اعتبار کے لائق نہین - (خط)

"اگرچہ اس سے پہلے بھی ایک دفع اس طلسم کے کھولنے کی براے نام کوشش کیجا چکی ہو یعنی ۱۸۶۶ء مین سرجان ٹمپل جو اسوقت بہادر چیف کمشنر ناگپور تھے اس دلدل اور قلعہ کی کیفیت سنکر اور بچشم خود دیکھکر دلدل کو عبور کرنے اور قلعہ کے اندر جا کر اسکی کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کی تھی - مگر چونکہ دلدل کو ہاتھیون کے ذریعے سے عبور کرنا چاہا تھا اس لیے اس کوشش مین ناکام رہے کیونکہ ہاتھی صرف تیس کوس چل کر پھر دلدل مین دھنسنے شروع ہوے تھے جسطرح بکاولی اس دلدل کو عبور کیا کرتی تھی اسی طرح اب بھی عبور ہو سکتی ہو مین اس طلسم کے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ میری محنت انشاء اللہ رائگان نہ جائیگی اسلیے ہندوستان کے جملہ مہاراجاؤن سے التماس ہو کہ وہ اس طرف توجہ فرمائین اور اس معاملے مین مجھے مالی امداد دین - اور اس بارہ مین خصوصی (۴۰۰) مرتبہ مہاراجہ ریوان سے خاص التماس ہو کہ وہ ضرور ہی اس طرف توجہ فرمائین - کیونکہ طلسم انکی راجدھانی کے اندر واقع ہو - ایسے عجیب و غریب معاملے کی تحقیقات کے واسطے چند ہزار روپیہ کی کوئی حقیقت نہین بحالیکہ قطب شمالی کی تحقیقات کے لیے یورپ والون نے کروڑہا پونڈ خرچ کر دیے اور پھر بھی ناکام رہے اور مجھکو تو اس مین کامیابی کی پوری امید ہو -

(غلام نبی مصنف کتب صنعت و حرفت وغیرہ قلعہ گوجہ سنگھ لاہور)

نیو انڈیا کا ایک نامہ نگار لکھتا ہو بنگالی جمہوسکی آبادی کے لحاظ سے لارڈ کرزن نے تجویز کیا تھا کہ نئے صوبے پر حکومت کیواسطے ایک بنگالی سولین لفٹنٹ گورنر مقرر کرین مگر مسٹر براڈرک نے تجویز نامنظور کی - رحمت کرم داشتن کے یہی معنی ہین -

---

کئی ہند داور پارسی خاتون نے ایک اقبالی کیلی حضور ولیعہد کی تشریف آوری کی اور عرضداشت دینے کی غرض سے قائم کی ہو - یون تو اظہار عقیدت و خیر سگالی کے جو سامان سکیلئے پائین کم ہین لیکن اگر حضور پرنس آف ویلس ہی کو یہان کی خواتین ایڈرس دیتین تو مناسب تر تھا -

---

انڈین نیوز نے لکھی بات لکھا ہو کہ فوجی اصلاح کے جھگڑے مین لارڈ کچنر لارڈ کرزن کے بہ نسبت زیادہ ناراض ہین - کیونکہ لارڈ کچنر فوجی محکمہ کو محالات اور مشکلات سے محفوظ و مامون کرنا چاہتے تھے اور خواہش بھی تھی کہ وہ ذرا سا کبھی اختیار مین نہ رہے یعنی وہ چاہتے تھے کہ ہمارا ہی نادری حکم رہے اور اسمین اب بھی کچھ کمی ہو گئی ہو آپ چاہتے تھے کہ ویسرائے کو مشورہ دینے کیواسطے ہم رہین - خیر جبتک لارڈ کرزن رہین گے تب تک تو جو فوجی مشیر کہین گے وہی چلے گا - مگر آئندہ امید نہین -

---

کہا جاتا ہو لارڈ کرزن کی کنووکیشن والی اسپیچ نے بہت سے ہندوستانیو کو شاکی بنا دیا تھا - اب ۱۸ جولائی والی خونی انتظام ہندوستان سے متعلق تقریر نے انگلستان کو برہم کر دیا - ولایت کے اکثر اخبار شاکی ہین - ہمکو افسوس ہو کہ ہمارے پر دوبارہ تشریف لانا جیسا ملکو ہوا بلکہ آپ کی قابلیتون پر تجربے - سیاح جہان دیدگی ۔ دیکھے کہا جا سکتا ہو کہ اگر پہلے حکومت اور شہرت بخشی تھی تو پھر دوسری تکلیف فرمائی اسکا ادھیڑنا ہو - اللہ یہ ادھیڑ بن ہر اعتبار سے قابل فخر نہین ہو سکتی -

تازہ خبرین

۲۵ جولائی۔ لندن۔ سیرن کو رانیو یارک مین داخل ہوئے۔ (ناردرن اخبار)

۲۶ جولائی۔ لندن۔ بیان اس شاہی ملاقات نے نقشا کی نسبت بیشمار خیالات پیدا ہو ... دونون شہنشاہون کی خلقی خواہش سے مرتب ہوئے ہین اور جسمین بیجا یا گیا ہی کہ اُن پولیٹکل مسائل پر بحث کیا ... جو ... کے سفید پیش ہین اور جسکا مقصد یہ ہی کہ قیصری تجویز کیموافق جرمنی روس۔ اور فرانس جاپان کے خلاف گفتگو ے صلح مین متحد ہوئے۔ (منہ)

... روس بیٹرباف کو واپس آئے۔ (منہ)

اخبار ٹائمس بحوالہ تقریر لارڈ کرزن بیان کرتا ہی کہ یہ امر ایک ایسے آدمی کو ضرور پریشان کرنیوالا ہوگا جو نہ صرف اپنے خیالات کی حفاظت کرتا ہی بلکہ عظیم الشان درجہ کے حقوق قانونی کے تحفظ مین بھی کوشان ہے۔ بظاہر گورنمنٹ کے لیے کوئی معقول وجہ نہ تھی کہ اس قسم کے جھگڑون مین اپنے تئین پھنسائے۔ ایسی حالت مین بہت جلد اصلاح کی ضرورت ہے۔ (منہ)

سر ہنری فولر نے ... قائم مقام کو اطلاع دی ہے کہ مین نے لارڈ کرزن کی تقریر کا پورا مضمون پڑھنے کے بعد لفظ "بیہودہ اور رخ و انگیز" کا واپس لیا ہی جو مین نے اپنے سوال مین اسپیچ کے متعلق استعمال کیا تھا اور اب اسکے بجائے لفظ "بطور بیقاعدہ" قائم کیا ہی۔ (منہ)

یونینسٹ اخبارات بالفور کے ... فیصلہ کو پسند کرتے ہین اور انکے نزدیک یہ بات مناسب ہی کہ انکے ذاتی خیالات قومی ملحوظات کے قبل جاتے رہین۔ (منہ)

ریڈیکل فرقہ کے لوگ گورنمنٹ کو عہدہ پر جمے رہنے کیلئے ملامت کر رہے ہین۔ (منہ)

کل کی دھمکی کے مطابق فرقہ مخالف کے لوگ ہر ایک موقع پر کاروبار مین خلل اندازی کر رہے ہین ورنہ مسودہ قانون سے تعارک کر دیا گیا ہی۔ (منہ)

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہی کہ ہندوستان کی اُن تار برقیون کیلیے جو اخبارات کے لیے جائینگی شرح محصول مین کوئی تخفیف ہوگی

۳۱ جولائی۔ لندن۔ ایم سالتوسے بیرن کمورا کے عوض بیگی نے کہا کہ مجکو یقین ہی کہ صلح کی گفتگو کامیابی کے ساتھ کیجائیگی اور جاپانیونکی کارروائی مین اعتدال رہنما ہوگا۔ (منہ)

جاپان کا ایک بین ڈالر روز خرچ ہو رہا ہی اور یہان اس بات کا خیال ہی کہ تاوان جنگ بھی ہونا چاہیے۔ (منہ)

غالبًا تا صد پیام کرنیوالون کی اول تحریک پر مہلت جنگ دیجائیگی۔ (منہ)

۲۶ جولائی۔ لندن قسطنطنیہ مین اس یقین کو ترقی ہو رہی ہے کہ جس شخص نے اسوقت گولہ پھینکا جبکہ سلطان المعظم مسجد سے روانہ ہو رہے تھے وہ نوجوان ترکی جماعت کا ایک ممبر تھا۔ (منہ)

کل رات ہوس آف کامنس مین ایک مباحثہ افسر زنگی کمی پر واقع ہوا لارڈ ٹوڈنہو نے بیان کیا کہ لارڈ کچنر کا مجوزہ اسٹاف کالج ہندوستان برٹش فوج کو زیادہ تر نفع پہونچائیگا۔ (منہ)

۲۷ جولائی۔ لندن۔ ایم جی وٹی نے ایک ملاقات مین جسکا حال ... شائع ہوا ہی بیان کیا کہ میری بابت کہا جاتا ہی کہ مین نے مشرق بعید مین ... عہدہ وایسرائی کا قائم کرنا جنگ کا اصلی باعث بتایا ہی ... جسمین جاپان۔ امریکا اور برطانیہ عظمی کو اشتعال پیدا ہو ... جاپان ... اصلی طاقت ورنہ روس کیسے فوائد کے معائنہ ہی جو روس کو مشرق بعید علی الخصوص بحر پاسفک مین حاصل تھے یا نہ فی الواقع اسکے کچھ حقوق اور فوائد نہین تھے۔ (منہ)

... مین خبر ہی کہ جاپانی جنکی تعداد کئی ہزار ہی بڑے زور شور کے ساتھ ... مین روسی مورچہ پر حملہ کر رہے ہین۔ (منہ)

جاپانیون نے سنگھالین مین بغیر کسی نقصان کے الگزنڈرووسک پر قبضہ کر لیا ہی۔ (منہ)

روسیون کے پاس الگزنڈرووسک مین جو فوج تھی اسمین ایک تازہ کمکی بٹالین کئی سو والنٹیر اور آٹھ توپین تھین۔ جاپانی اُس نواح مین جہاز دن سے اُترے اور ۲۴ ماہ حال کو حملہ آور ہوئے دو سو قیدی گرفتار ہوئے گو شہر کے مشرقی مورچون نے سخت مقابلہ کیا اور انپر دوبارہ حملہ ہوا اور ۲۵ تاریخ کو فتح ہوئے۔ (منہ)

جنرل لینوچیان کہتے ہین کہ جاپانیون نے ۲۴ ماہ حال کو خلیج کاسٹریز مین ایک بٹالین فوج اُتاری جو دہانہ دریاے آمور کے جنوب مین واقع ہی۔ (منہ)

گورنر اوڈیسہ نے ایک اعلان جاری کیا ہی کہ یہودی لوگ حال کے تمام اُن بلودن کے ذمہ دار ہین جو وہان واقع ہوئی ہین

سر انتھنی مکڈانل اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہین۔ (منہ)

ہنری ولرد وشنبہ کے روز لارڈ کرزن کی تقریر کے متعلق ایک سوال پیش کرینگے۔ انکا یہ ارادہ نہین کہ اس معاملہ مین کوئی مباحثہ کرین۔ (منہ)

۲۸ جولائی۔ لندن۔ ایم ڈی وٹی نے بیان کیا کہ یورپ مین کوئی ایسی بات واقع نہین ہوئی جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اُس مسئلہ پر اثر ڈالے جسکی نسبت وہ کانفرنس مین گفتگو کرینگے۔ (منہ)

۵ اگست کی صبح کو بذریعہ کروزر جہازات خلیج اویسٹر کی طرف ہونگے اور اسی دن وہ پریسیڈنٹ روزولٹ کے ساتھ دعوت لنچ تناول کرینگے۔ سہ پہر کو ڈاک کی کشتیون مین جنکے ساتھ کروزر جہازات بھی ہونگے۔ روانہ ہوکر ۷ اگست کو پورٹ سموتھ مین داخل ہونگے

جاپانی شہزادہ کا بیان فی الحال واشنگٹن مین کسی قدر معتبر طور پر شائع ہوا ہی جسمین وہ مولمین اسٹرلنگ کا ایک تاوان جنگ و ولاڈی وسٹاک کا بے تعلق رہنا شامل ہی جسکے مقابلہ مین جاپان اس بات کا اقرار کریگا کہ وہ پورٹ آرتھر کی قلعبندی سے باز رہیگا

سنگھالین مین باقیماندہ روسی فوج کا الگزنڈرووسک کے جنوب مشرق مین سلسلہ اتصال منقطع ہو گیا ... سپاہ سے ... ہی۔ ٹوکیو مین اسپر خوشی منائی جاتی ہی۔

کتاؤکا کی رپورٹ مین بیان ہی کہ چار توپون نے الگزنڈرووسک سے جاپانی بیڑہ پر گولہ باری کی اور وہ فی الفور خاموش کر دی گئین۔ میگزین اُڑ گیا۔

کمشنر دہلی نے لوکل گورنمنٹ کے ایما کے بموجب نوابان لوہارو و پاٹودی۔ راجہ سرمور۔ سردار کلیسہ اور دیگر روسا کو اس بات کی اطلاع دی گئی ہی کہ حضور پرنس آف ویلز انھین شرف ملاقات عطا فرمائین گے اور یہ کہ انھین حضور ممدوح کو تحفہ و تحائف نذر کرنے کی ضرورت نہین۔

ایک شریف آدمی کو سر بازار گالیان دینے کے جرم مین ایک پولیسمین کو دو ہفتہ کی سزا ہوئی۔

ہندوستان کے پادری تبت مین جاکر وعظ کہنے کی اجازت حاصل کرنا چاہتے ہین۔

مسٹر جی۔ کے گوکھلے تیسری مرتبہ وایسرائی لیجسلیٹو کونسل کی اڈیشنل ممبری کے لیے نامزد ہوئے ہین۔

۲۹ جولائی۔ لندن۔ ایک زبردست جاپانی سپاہ ولاڈی وسٹاک کا محاصرہ کر رہا ہی۔

ایم سالتو نے بیان کیا کہ جاپانیون کو مہلت جنگ بدل منظور ہی مگر وہ چاہتے ہین کہ یہ ... دکلاے مطلق کی اسناد کی جانچ کے بعد عمل مین آئے۔

۳۰ جولائی۔ لندن۔ زار نے ایک یادداشت کے جواب مین جسمین استدعا کی گئی تھی کہ وہ ایک شرمناک صلح پر راضی نہون لکھا ہی کہ روسی لوگون کو ... اعتبار کرنا چاہیے کہ مین ایک نامناسب اور قابل عار صلح ہرگز نہ کرونگا

جاپانی برابر سنگھالین مین حملہ کر رہے ہین روسیون کو ... سے نکالے جاتے ہین۔ انھون نے روسیون کو ۲۸ تاریخ مقام ریکاف کے نواح سے سامنے بھگا دیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اسکے بعد ریکاف کے جنوب مین وہ آٹھ سو روسیون سے مقابل ہوئے جنمین سے دو سو قتل اور باقی گرفتار ہوئے

روس مین اخبارات کی دلیرانہ حال ترقی پر ہی اور اصلاحی تجویز کے متعلق بہت سے اخبارات روک دیے گئے ہین

سربرآوردہ اخبار نووستی دو ماہ کے لیے معطل ہوا ہی۔

سکریٹری ... اور ... وزرلٹ نیم سرکاری دعوتون کے ایک ... سلسلہ کے بعد جاپان سے روانہ ہوئے ... افسران سرکاری ... بحری و بری سپاہ کے ممتاز افسرون کی ایک جماعت انکی ... کے لیے فراہم ہوئی تھی۔

خبرین

۱۶ جولائی - لندن - روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو بیان کرتا ہی کہ شمالی کوریا مین روسی بتدریج شمالی جانب ہٹا دیے گئے ہین مقام ولاڈی وسٹاک سے ایک بہت بڑی فوج جنوبی جانب آگئی ہی لیکن یقین کیا جاتا ہی کہ وہ نوکی ملک مین قیام کریگی جاپانی پیشقدمی کا وہ سخت مقابلہ کرے گی - (اودھ اخبار)

سر منٹی مکڈانل وطن مین سخت علیل ہین - (منہ)

۲۰ جولائی - لندن - ڈال نیی مین اسی قیدی اور پانچ توپین گرفتار کی گئین ستر جاپانی مقتول اور مجروح ہوئے - روسیون کا نقصان ایک سو ساٹھ ہی (منہ)

سر انٹنی مکڈانل پر ایک سخت اندرونی جراحی عمل ہوا ہی - ہز میجسٹی شاہ ایڈورڈ نے سر انٹنی مکڈانل کے ساتھ انکی علالت پر ہمدردی ظاہر کی اور امید کی ہی کہ بہت جلد انکو شفا حاصل ہوگی - (منہ)

اخبار ٹائمس بیان کرتا ہی کہ تمام وہ اشخاص جنکو ہندوستان اور سلطنت کی بہبود منظور رہی وہ اُس موافقت پر خوشی منائینگے لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر کے مابین وقوع مین آئی ہی - (منہ)

۱۹ - جولائی - لندن - ایک جاپانی فوج سفے الواقع ولاڈی وسٹاک مین جہازون سے اتری ہی (منہ)

روسی جنگی جہازون کی ایک بہت بڑی تعداد جو پورٹ آرتھر مین غرق ہوئے تھے جیسا پہلے خیال کیا جاتا تھا اُس سے بہت کم متضرر رہی ہین وہ بخوبی کام کے قابل ہوجائین گے

چین کے اُس اعلان کے جواب مین جسمین بیان کیا گیا کہ وہ کسی ایسے انتظام کو تسلیم نہ کرے گا جو صلح کانفرنس مین چینی اغراض اور فوائد کے متعلق اسکی مشورت کے بغیر کیا جائے روس نے لکھا ہی کہ یہ لڑائی روس اور جاپان کے مابین ہی اور صلح کی گفتگو روسی اور جاپانی وکلاے مطلق کی معرفت عمل مین آئیگی -

تاہم روس جسکے تعلقات چین کے ساتھ دوستانہ ہین تسلیم کرتا ہی کہ چین کے اغراض بعض مسائل کے ساتھ وابستہ ہین اور وہ معرض بحث مین لائے جائین گے - (منہ)

روٹر کا نامہ نگار بیان کرتا ہی کہ شکستون کے ایک سلسلہ کے بعد روسی سنگھالین مین مقام ہانٹ پر ثابت قدمی ظاہر کر رہے ہین مگر ملک کی حالت انکو شمالی جانب ہٹنے سے مانع ہے اور غالباً قلت سامان رسد کی وجہ سے روسی بہت جلد اطاعت قبول کرنے پر مجبور رہینگے - (منہ)

۲۰ - جولائی - لندن - شہنشاہ روس کے پاس جنرل ونڈمٹ ولنسکی کی رپورٹ مورخہ ۱۰ جولائی پہونچی ہی جسمین وہ اپنی شکست کی اُن نقائص کی جانب منسوب کرتے ہین جو توپون گولی بارود

اور جہازون مین پائے گئے جو ناظمانہ رشوت فراری اور باغی اور نالائق انکی وجہ سے پیدا ہوئے تھے - بغاوت میڈ کا سگر اور دوبارہ فارموزہ کے متصل اور آخری مرتبہ روزان جنگ مین اُسوقت پیدا ہوئی جبکہ جہازات سفیبازن اور اپراکسن کے ملاحون کی ایک تعداد بھی انکی نظیر کی پیروی ہوئی سایم قزی وٹی سینٹ پیٹرسبرگ سے بعزم انسکنشن بیرس کو روانہ ہوئے - (منہ)

برٹش جنگی جہاز اولڈہیمیا کے متعلق اُس مارنہ کا انکشاف ہوگیا ہی جسکی وجہ سے خیال کیا جاتا تھا کہ روسی بیڑہ کے جہازون نے تشوشیما کی لڑائی کی شام کو غرق کردیا ہی - ایک لفٹنٹ اور تیرہ ملاح جو سابق مین جہاز نیا زسواراشے سے متعلق تھے ایک کشتی سے الوما واقع سنگھالین مین اترتے اور قید ہوتے دیکھے گئے - وہ بیان کرتے ہین کہ ہمکو حکم ملا تھا کہ جہاز اولڈہیمیا کو ولاڈو وسٹاک لیجائین لیکن وہ جزیرہ اورپ مین بوجہ کہرہ پڑنے کے زمین پر بیٹھ گیا اور جل گیا اور ۷ جون کو ترک کردیا گیا اُس زمانہ سے یہ کشتی ادھر اُدھر پھرتی تھی کچھ ملاح ابتک جزیرہ اورپ مین ہین - (منہ)

۱۹ - جون - لندن - ہوس آف کامنس مین سر ہنری فولر نے لارڈ کرزن کی اُس سخت مگر دل نہ دکھانے والی اسپیچ کی جانب توجہ دلائی جو انھون نے کونسل مین دی تھی اور دریافت کیا کہ کیا گورنمنٹ اس غیر معمولی اسپیچ کے متعلق کوئی امر بیان کرنا چاہتی ہے -

مسٹر براڈرک نے کہا کہ مین نے اصل اسپیچ کے لیے تار برقی روانہ کی ہی اور امید کرتا ہون کہ آیندہ ہفتہ تک اس معاملہ مین کچھ بیان کرسکون گا -

سر ہنری فولر کے سوال اور مسٹر براڈرک کے جواب پر ہوس مین ایک ہلچل پیدا ہوئی - لارڈ کرزن کی اسپیچ کے مضمون پر پہلے بھی بہت کچھ بحث ہوچکی ہی -

۲۰ - جولائی - لندن - آج صبح کے اخبارات علی العموم سر ہنری فولر کے اُس بیان کی تائید کرتے ہین جو انھون نے لارڈ کرزن کی تقریر کی نسبت کیا تھا جسپر انھون نے کل ہوس آف کامنس مین بطور ایک امر غیر معمولی کے توجہ دلائی تھی - (منہ)

اخبار اسٹینڈرڈ بیان کرتا ہی کہ بیشک ویسراے نے ایک سخت بے احتیاطی کا ارتکاب بواسطہ ایک غیر موقر نکتہ چینی کے کیا ہی - یہ بات بھی بعید قابل افسوس ہوتی ہی کہ ویسراے ایک ایسے عہدہ سے مستعفی ہوتے جسے انھون نے نہایت اعزاز وامتیاز کے ساتھ معمور رکھا ہی لیکن اُنکا کوئی دوست اس بات کو پسند نہین کرے گا کہ وہ اپنے عہدہ پر اپنے تئین ایک ایسی پالیسی کے موافق نہ پانے کے بعد قائم رکھین جسپر وہ عمل کرنا چاہتے تھے کیونکہ تقریر کے دیکھنے سے ایسی ہی بات پائی جاتی ہے - (منہ)

اخبار ڈیلی کرانیکل بیان کرتا ہی کہ خواہ وہ ہارے یا جیتے لارڈ کرزن اپنے تئین نہ تو ایک اچھا ہارنے والا اور نہ ایک عمدہ جیتنے والا ظاہر کرینگے - (منہ)

سر انٹنی مکڈانل کو طاقت آتی جاتی ہی -

جاپانی جہازات بڑھتی ہوئی گرمجوشی ظاہر کر رہے ہین اور خلیج پیکیوج مین آرہے ہین جو دہانہ دریاے آمور مین ولاڈی وسٹاک اور خلیج آنا کے جنوبی جانب واقع ہے - انکے گرد ور شہر کے جہازون پر گولہ باری کر رہے ہین

باشندگان ولاڈی وسٹاک اور نکولئی شو ملک سے اندرونی جانب فرار ہو رہے ہین -

۱۹ - جولائی لندن - روٹر کا نامہ نگار مقام فیض سے ۱۶ تاریخ کو بذریعہ تار برقی اطلاع دیتا ہی کہ فرانسیسی برٹش اور اسپین کے سفیران فیض اتفاق اس امر کی کوشش کر رہے ہین کہ سلطان سے ایک کانفرنس کے لیے ایک منظوری حاصل کرین -

پولیس نے ماسکو کانگریس کو شکست ہوجانے کا حکم دیا اور اُنکی تعمیل سے انکار کرنے پر پولیس نے ڈیلیگیٹون کے نام قلمبند کرلیے -

۲۲ - جولائی - لندن - قسطنطنیہ مین بم کے گولہ کے اڑنے کے متعلق بعد کو جو حالات آتے ہین انمین بیان ہی کہ ۴۰ آدمی ہلاک اور ستاون مضروب ہوئے اور پچپن گھوڑون کو نقصان پہونچا ہی - (منہ)

ایک چھوٹے کروزر جہاز موسومہ بننگٹن کا مقام سانڈیگو واقع کالیفورنیا مین خوفناک طریقہ سے ایک بائلر پھٹ گیا جس سے عرشہ کا بہت بڑا حصہ ہوا مین اُڑ گیا - ستائیس آدمی ہلاک اور ستر مجروح ہوئے - (منہ)

بائلر کے پھٹنے سے اڑتالیس آدمی ہلاک اور اسی مجروح ہوئے ہین اور ایک آدمیون کا پتہ نہین ہی -

۲۲ - جولائی - لندن - بمبئی نود گرد مین تمام سفید پوشون کے خلاف ہنگامہ پیدا ہوا ہی -

۲۴ - جولائی - لندن - سینٹ پیٹرسبرگ کی ایک تاربرقی مین بیان ہی کہ زار روس کے ہمراہ صرف انکے بھائی گرینڈ ڈیوک میکل اور ایک وزیر دربار تھا - روسی فارن آفس کا کوئی شخص نہ تھا - آج جہاز اسٹانڈرٹ پر دوسری ملاقات ہوگی - زار روس بوقت شام پیٹر ہاف کو واپس آئین گے شہنشاہ ولیم نے اس ملاقات کی ابتدا کی تھی - (منہ)

ہز مجسٹی نے سوٹڈن سے زار روس کو اطلاع دی تھی کہ مین آپکی ملاقات کا اسلیے متمنی ہون کہ جرمن کی حکمت عملی متعلق روس کے خلوص وصدق کا آپکو یقین ہو -

کلون اور اوزارون مین حسن معلوم ہوتا ہی اور جب کبھی کوئی شئی اپنی علت غائی کو بخوبی تمام پورا کرتی ہی تو مجادرت سے وہ بھلی معلوم ہونے لگتی ہی -

لیکن جسقدر کارآمدی اشیا کا ابتدائی حسن زیادہ ہوگا اُسیقدر انکا مفید ہونا نمایان اور اُسکا عام حسن ظاہر ہوگا اس بات کا فیصلہ اُسوقت بآسانی ہوجائیگا جب ہم سادگی کا بیان کرینگے -

تمام حسن کے اجزاے مذکورہ بالا اور تمام تدابیر اتفاق مناسبت مین سادگی سب سے مقدم پائی جاتی ہی اور تمام کارآمدی اشیا مین کوئی اور چیز قابل توجہ نہین معلوم ہوتی ہی اور اسی سی بقیہ اسباب ہین (مثل یکسانی ہمواری تناسب ترتیب وغیرہ جسقدر حصول مقصود کے واسطے شامل ہوئے ہین چنانچہ یکسانی سے متعلق ایک صاحب کا قول ہی کہ بہت سی چیزین جو ایک قسم کے کام کیواسطے بنی ہون مثلاً کرسیان چمچہ وغیرہ ٹھیک ٹھیک ہمشکل نہین ہوسکتی ہین وہ سبھی خاص کامون کے واسطے بنائی گئی ہین اور جو چیزین ایک کام کیواسطے بنائی گئی ہین اُنکو دوسرے کام کی چیزون کی شکل پر بنانا بے سود ہے اسطرح کارآمدی چیزون کی شکلین اُسیقدر باہم کم مشابہ ہونگی جسقدر انکے مقصود اصلی ہونگے اور جہان ایک ہی حالت ہی (جو اختلاف روا رکھا جاسکتا ہی بہت خفیف ہی) وہان وہ چیز نہایت نفیس بنجاتی ہی اور اگر اُسمین کسی قدر آرائش کی بھی گنجائش ہوئی تو وہ چیز اعلی درجہ کے پاکیزہ مذاق کی معلوم ہوتی ہی انھین بے نظیر صفات کی وجہ سے یونانیون نے طرز عمارت مین سبقت حاصل کی - نہایت خوبصورت ستون اگر بہیئت مجموعی

نتیجہ فکر حضرت مسٹر لافر

جام شراب

پھر بہار آئی ہی جوش طرب جام شراب
پھر وہ کرنے لگا زاہد طلب جام شراب
پھر ہے سندون کی وہ ہا ہو کا نیا رنگ ہوا
پھر وہ گلشن مین ہی شور و شغب جام شراب
پھر مریضان خرد زہد و ورع آسنے ہین
شیخ میخانے مین پھر ہے مطلب جام شراب
مغرب خم مین آتر آیا ہی پھر مہر منیر
پھر ہے وہ رشک شب طور شب جام شراب
ساقی عہد دہت کی ہین گلے مین باہین
لب معشوق مین پھر ہے وہ لب جام شراب
پھول کو دیکھ کے پھر پھول کی کیون یاد آئے
موسم گل ہو نہ کیون پھر سبب جام شراب
بزم مین دختر رز کی تجھے کیا بار ملے
تجھسے چھوتا بھی ہی زاہد ادب جام شراب
پھر ذرا بادہ گلگون سے چھلکا دے ساقی
دور ہوجائیگا رنج و تعب جام شراب
پھر جو وہ گل مجھے طے سے چمن مین لاؤ
لے ہون پھر بوسہ عارض عقب جام شراب

کرسیون کی چمن مین بہار

(۱)

دور کی صاحب سلامت

(۲)

تکلف بر طرف

(۳)

کلون کا ملنا

(۴)

گلے کا ہار

(۵)

مرجھا کے بگڑنا

(۶)

سیدھا ہونا

(۷)

ہار کے ہار

ذرا

ڈیر پنچ - مین نے کچھ دنون سے اس بحث کو دیکھا ہو کہ "ذرا" کو بجاے ذال کے زے سے لکھنا چاہیے - مین ساکت ہی تھا جیسا کہ اب تک رہا ہون اسلیے کہ مین تو تو مین مین سے بچنا چاہتا ہون - لیکن آج مین نے "اودھ پنچ" مین ذرا کو زے سے لکھا ہوا دیکھا - مجھے تعجب ہوا اور اسکے ساتھ ہی مین نے یہ خیال کیا کہ اب اسکا اثر دور تک پہونچ رہا ہو -

مین کسی کی راے کو نہین پھیرتا اور نہ ذال اور زے کے ردوبدل سے زبان کی کوئی خوبی خیال کرتا ہون - نہ مجھے اس سے بحث ہو کہ کوئی صاحب میری راے کے پابند ہون - لیکن مین ذرا کو ذال سے لکھتا ہون اور لکھونگا اسلیے کہ ہمنے کے متعلق جتنی بحثین مین نے دیکھی ہین انمین سے کسی کی دلیل مجھے ایسی قوی نہین نظر آئی جو میرے خیال کو بدل سکے اُنکے واسطے ذال اور زے اور ضاد کسیکی یہ تخصیص صحیح نہین ہو کہ یہ صرف عربی کا ہو اور وہ فارسی کا - بلکہ جو لفظ اپنی اصلی حالت سے متغیر ہو کر یا بحالت اصلی جس طرح اور جن حروف کیساتھ اردو مین مستعمل ہو گیا اسکو اسی طرح رہنا چاہیے -

ذرا میری راے مین ذرہ سے بگڑ کر اردو مین

اُس عمارت کے مناسب نہ بنلئے جاتے جو اُنکے اوپر ہے تو بہت بدنما معلوم ہوتے اور جو اختلاف ہوتا اُسکے واسطے آرائش بھی مختلف درکار ہوتی - ہوم صاحب کا قول ہو "علم تعمیر کے مصنف مناسبت ارکان پر بہت کچھ زور دیتے ہین اور ڈورک ایونین اور کارنتھین مناسبتین بناتے ہین لیکن کوئی علم عمارت کا عالم اسکا قائل نہ ہوگا کہ یہ نسبت اور ونکے جو کہ کم صحیح اور خوشنما ہین نہایت صحیح مناسبت زیادہ مفید ہونگی"

ایسا آدمی ایسی ٹھوکر کھائے کمال تعجب ہو یہ بات ظاہر ہو کہ اس قسم کے ستونون مین مختلف تناسب ایک عجیب خوبی سے مختلف مقدار کے اینٹ چونے کے ساتھ موافق ہوا کرتا ہو - جن ستونون پر بہت کچھ بار ہوا کرتا تھا وہ چھوٹے اور گندہ ہوتے تھے اور جنپر کم وہ لانبے اور پتلے ہوتے - اس بات کی تجویز کرنے کے واسطے بہت کچھ تجربہ اور عقل آرائی درکار تھی لیکن یونانیون کے ہاتھ مین اسکا حل تھا اور انھون نے اسکے متعلق ہر عقدہ کو بخوبی حل کیا اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ ایسی تکمیل حاصل کی کہ جو کوئی ان اصول کے خلاف راہ اختیار کرتا ہی وہ ٹھوکر کھاتا ہے -

ایسے اوپر کے لداو کے وزن سے یہ بات پیدا ہوئی کہ بہت سے تجربہ اور عقل آرائی کے بعد جسامت ستون کے مناسب اُنکی آرائش قرار پائی اسیوجہ سے ڈورک سادہ - یونانی نازک - کارنتھین ہلکے بلحاظ آرائش وجسامت دونون کے ہوا کرتے ہین - پس اگر ہم تمام خیال نزاکت وعظمت وقیمت حتی کہ قدامت تک سے جو ایسی شکلون کے واسطے لازم ملزوم ہو بالکل قطع نظر

مستعمل ہوا ہی۔ اور اگر یہ بھی نہو اور مین یہ تسلیم کرلون کہ ذرا مستقل ایک لفظ ہی جو خود رو درخت کیطرح سرزمین اردو مین پیدا ہو گیا۔ بہرصورت جب وہ ذال کے ساتھ طرز تحریر مین آگیا تو کیا حرف ذال کو استعمال اردو سے خارج کر دیا ہی۔ اگر نہین تو خیر ذرا کے ذال کو زے سے بدلنے کی وجہ کیا ہی۔

مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ جب حضرت منشی امیر احمد صاحب مینائی مرحوم و مغفور کا آخری دیوان چھپ کر میرے پاس آیا تھا تب مین نے اسمین ذرا کا حرف زے سے لکھا ہوا پا کر حضرت مرحوم و مغفور سے بمقام رامپور زبانی گفتگو کی اور اس تغیر کی وجہ چاہی تھی۔ حضرت مرحوم و مغفور بے انتہا نیک نفس فرشتہ خو۔ اور صحیح بات کو تسلیم فرما لینے والے بزرگ تھے انھون نے گفتگو کے بعد اس بات کو تسلیم فرمایا کہ ذال کو زے سے بدلنے مین غلطی ہوئی۔ یہ بھی فرمایا کہ آیندہ اپنی جو کتاب مین چھپواؤن گا اسمین ذرا کو ذال سے چھپواؤن گا۔

مین یہ نہین کہتا کہ زے سے لکھنے مین کوئی ہرج یا نقص ہی لیکن خواہ مخواہ ان حرف کے بدلنے سے سوا اسکے کہ ایک خلط ملط اور بڑھے کوئی اسطرح سے لکھے کوئی کسی طرح سے لکھے اور کچھ دنون کے بعد ایک دوسرے پر ہوٹین کرنے لگے اس سے کیا حاصل ہی۔ اردو کی دنیا مین ترقی طلب بہت سے مسائل ہین انکی دشواریون کو آسان کرنا چاہیے نہ کہ آسان راہ دشوار کیا جائے

آپ کا نیازمند۔ احمد علی شوق

اودھ پنچ ۔ بات تو درست ہی مگر زے کے عادی یا جھوٹ ذا امیر مرحوم کے دیوان مذکور بالا مین دیکھکے زے ہی مناسب سمجھا ہو قابل ترک نہین۔ الحاصل یہ بات دونون طرح لکھی جاے تو چندان نقصان نہین۔

تنقید حاملہ
کی
پردہ دری

حضرت اودھ پنچ ۔ تسلیم ۔ آجکل آپکے اخبار مین گلزار نسیم سے متعلق بحث چھڑی ہوئی ہی اسی سلسلے مین میری نظر سے یہ بھی گزرا کہ کسی صاحب نے جان صاحب کے ایک شعر پر نقادانہ اصلاح فرمائی ہی یعنی جان صاحب کا مصرع ہی کہ

دائی یقین دل کو سیتے گرجانے گا حمل

یعنی شہر کے روزمرے مین بجز سیتین حمل بولتے ہین اسکی تحریف اسطرح فرمائی ہے کہ

دائی یقین دل کو ہی گرجائیگا حمل

اور یہ بھی لکھا ہی کہ ایک قلمی لکھا ہوا بہت پرانا دیوان بھی ان نقاد صاحب کے پاس موجود ہی۔ جسمین ممکن ہی محض تائید سخن کے واسطے قلم سے یہ بنا دیا گیا ہو چونکہ میرے پاس جان صاحب کے تینون دیوان موجود ہین ایک سلطان المطابع کا اور دوسرا یلیغی صاحب کا تیسرا ہاشمی مطبع کا۔ اور دونون مین حمل کے پیشتر سیتے نہین چھپا ہی۔ بلکہ مصرع زیر بحث اسی طرح پر ہے جیسا کہ آپنے لکھا ہو یعنے

دائی یقین دل کو سیتے گرجائیگا حمل

لہذا مین عام پبلک کی اطلاع کے لیے لکھتا ہون کہ حضرت شرر یا انکے شاگردون کی تحریف بالکل جھوٹ اور لغو ہی جن صاحب کو ضرورت ہو وہ مذکورہ بالا چھپے ہوئے نسخون مین دیکھین یا میرے پاس آکر یہ تینون نسخے ملاحظہ کرلین میرا پتہ دفتر اودھ پنچ سے معلوم ہو سکتا ہی

راقم

حق پسند

کرین تب بھی وہ مسرت جو اُنکے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور جو مقصد کے لحاظ سے دکھائی دیتی ہی کسی طرح نہین جا سکتی۔

برک نے اس قسم کے حسن کو قسم مندرجہ ذیل کے ساتھ مخلوط کرکے اجزائے حسن مین تناسب کو شامل کرنے پر اعتراض کیا ہی۔

اُسکا قول ہی کہ تناسب اور مناسبت کے اثر جو اُس شی کے دیکھنے سے پیدا ہوتے ہین پسندیدگی فہم پیدا کرتے ہین لیکن اُس نوع کے ساتھ کوئی محبت یا شوق نہین ہوتا۔ اگر ہم ایک جیب کی گھڑی کی ساخت دیکھین اور اسکے ہر حصے کے کام بخوبی سمجھین اور بہیئت مجموعی اسکی مناسبت بھی قبول کرین لیکن صرف پرزون کو ہم خوبصورت نہین کہسکتے برعکس اسکے اُسکے کیس یعنے خانے پر غور کرین اور اُسکے نقش و نگار بنانے والے نقاش چتیرے کی محنت پر غور کرین اور اسکے فائدے پر کچھ لحاظ نہ کرین تب بھی اُسکی خوبصورتی کا بہت اچھا خیال پیدا ہو اور اس حسن سے یہ ضرور ہی کہ خواہ مخواہ ایک نوع کی خوشی پیدا ہو نہ کہ محبت یا تشویق۔ یہ باتین دیکھنے والے اور شی کے مطابق پیدا ہون یا نہون۔ ممکن ہے ایک پہاڑی یا وادی یا چھوٹا چشمہ خوبصورت معلوم ہو اور جب انکی خوبصورتی دکھائی دے تو ایک طرح کی کیفیت مسرت پیدا ہو لیکن ممکن نہین کسی طرح کی محبت خواہش یا شوق کچھ بھی پیدا ہو ممکن ہی اسی طرح حسن افادہ تو گھڑی کی ساخت دیکھکر اور حسن آرائشی اُسکا خانہ دیکھکر پیدا ہو اور ایک شخص ایک کو زیادہ پسند کرے اور دوسرا دوسرے کو۔

پس جہان برک کہتا ہی کہ تاثیر حسن اس سے قبل پیدا ہوتی ہی کہ اُسکے

اہل لکھنؤ اور لکھنؤ کی مستند زبان رہی ہی۔ اسیلیے ضرورت بھی ہی کہ عام پبلک پر ظاہر کر دیا جائے کہ گلزار نسیم مین اہل لکھنؤ کے نزدیک صدہا غلطیان ہین،، خیر یہ تو سب صحیح مگر یہ فرمایئے کہ "ضرورت،، کے بعد "بھی،، کی کیا ضرورت ہے۔ اسقدر لکھنا کافی تھا کہ "اسیلیے ضرورت ہی کہ الخ" مین دیکھتا ہون کہ آپ نثر مین تو اسقدر بے پروائی کے الفاظ رکھ دیتے ہین خدا نخواستہ جب پاس تخلص سے کبھی نظم کہنے کا اتفاق ہوتا ہوگا تو نہ معلوم کیا کرتے ہونگے۔ یہ تو زبان کے متعلق فہمائش تھی۔ میرا ایک سوال آپ سے اور ہی۔ وہ یہ کہ اگر آپ کا دعوی صحیح ہی تو مین آپ کو خدا اور رسول کا واسطہ دیکر کہتا ہون کہ مہربانی کرکے آپ یہ تحریر فرمایئے کہ کس لکھنؤ والے نے یہ لکھا ہی کہ گلزار نسیم مین صدہا زبان کی غلطیان ہین،، اور کس دلی والے نے گلزار نسیم پر اعتراض کیا ہی۔ یون تو دلی والون نے اکثر لکھنؤ کی زبان پر اعتراض کیا ہے۔ مگر اس دلی والے کا نام بتایئے جس نے محض گلزار نسیم پر اعتراض کئے۔ [illegible] ایسے معترض ہون جو سوائے گلزار نسیم کے کسی اور لکھنؤ کے شاعر کے کلام پر عائد نہ ہوتے ہون۔ منشی امیر احمد مینائی فرماتے ہین کہ شیخ ابراہیم ذوق کے قابل فخر شاگرد محمد حسین آزاد نے اپنی مشہور روزگار کتاب آبحیات مین گلزار نسیم کی تعریف کی ہی۔ اب آپ اس دلی والے کا نام بتایئے جس نے اعتراض کئے ہین۔ خیر کیا بود مرکب کی تاختم۔ اب اصل مطلب سنئے

فہمائش نمبر ۱۸۔ آپ فرماتے ہین کہ میرا مقصد اعتراض کرنا نہین ہی بلکہ صرف دو مقصد ہین،، حضرت جو مطلب آپ ادا کرنا چاہتے ہین وہ اس فقرے سے نہین ادا ہوتا۔ آپکو یہ لکھنا تھا میرا مقصد محض اعتراض کرنا نہین ہی،، نسیم تو زبان پر حکومت نہین رکھتے مگر آپ ماشاء اللہ آپکی حکومت،، خوب جمی ہوئی ہی کہ نثر مین اپنا مطلب نہین ادا کر سکتے۔

فہمائش نمبر ۱۹۔ آپ تحریر فرماتے ہین کہ اب مین مثنوی کے اشعار نقل کرکے لوگون کی شبہات و اعتراضات پیش کئے دیتا ہون،، پر آپنے تحریر فرمایا کہ "لوگون،، سے آپ کی کیا مراد ہی سبا ہر کے لوگون سے مراد ہی یا کسی اور قسم کے "لوگون،، سے

فہمائش نمبر ۲۰۔ آپ بیان کے تیرے والے اعتراض کے بارے مین فرماتے ہین کہ "مسٹر چکبست نے آتش کی جو اصلاح نقل کی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استاد نے یہ دونون غلطیان نکال دی تھین مگر نسیم نے .... اپنا ناقص مصرع قائم رکھا۔ سیاق کلام سے ثابت ہوتا ہی کہ آپ یہ مطلب ادا کرنا چاہتے ہین کہ استاد نے یہ دونون غلطیان دور کر دی تھین،، لہذا آپ کو یہ لکھنا چاہیئے تھا کہ "استاد نے دونون غلطیان نکال ڈالی تھین،، مگر آپ کو اپنا خوش طرز سخن یاد آگیا اسکا لیا علاج ہی "غلطی نکالنے،، سے معنے تو اعتراض کرنے کے ہین "غلطی نکال ڈالنا،، بیشک غلطی دور کرنے کے معنون مین استعمال ہوتا ہی۔ مین نسیم پر اعتراض نہین کر رہا تھا بلکہ انکی غلطیان دور کر رہا تھا۔ اسی سلسلہ مین مین آپ سے پوچھون گا [illegible] "خوبی طبع،، کے طور پر مثنوی لکھی تھی تو جب نسیم کیونکر ایسے اصلاح کے لئے میرے پاس لائے۔

فہمائش نمبر ۲۱۔ آگے چل کر آپ لکھتے ہین کہ "غیر کی (نسیم کی) خوشی۔ مگر خرابی یہ کہ ذمہ دار لکھنؤ قرار دیا جاتا ہے،، کیون صاحب یہ محض "خرابی،، کے کیا معنی ہین یہ کہان کی زبان ہی آپ کو لکھنا تھا "مگر خرابی یہ ہی کہ الخ"

فہمائش نمبر ۲۲۔ ایک اعتراض کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہین "قطع نظر اسکے پہلا مصرع بہت بھونڈا ہی "لہر،، کی جگہ "لہر،، یعنے ہاے متحرک کے ساتھ موزون کر دیا گیا ہی،، اب آپ ہی انصاف سے فرمایئے کہ یہ پورا جملہ کسقدر بھونڈا ہی اور کتنے لفظ اسمین بے موقع اور بے محل استعمال ہوے ہین۔ جس صورت پر اس جملے کے الفاظ ترتیب دیئے گئے ہین اسکے مطابق لفظ "یعنے،، بالکل بے معنی نظر آتا ہی۔ اور "لہرے متحرک کے ساتھ،، بھی بالکل بے محل استعمال ہوا ہی۔ دیکھیے اہل زبان اس خیال کو یون ادا کرینگے "قطع نظر اسکے کہ پہلا مصرع بہت بھونڈا ہی "لہر،، کی جگہ "لہر،، موزون کر دیا گیا ہی یعنے "لہر،، مین حرف ہا کو متحرک بنا دیا ہی"

فہمائش نمبر ۲۳۔ اب ایک اور جملہ ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہین کہ "رعایت لفظی کے الزام کو دور کرنے کے بعد بھی مسٹر چکبست نے تسلیم کر لیا ہی،، اس موقع پر بھی آپ اپنا مطلب ظاہر نہ کر سکے جو الزام دور کر دیا گیا وہ کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہی۔ آپ کہنا یہ چاہتے تھے کہ "مسٹر چکبست نے رعایت لفظی کا الزام دور بھی کرنا چاہا ہی لیکن ایک حد تک تسلیم بھی کر لیا ہی"

فہمائش نمبر ۲۴۔ پھر آپ فرماتے ہین کہ "اس رعایت کے شوق نے نسیم لکھنوی کے کلام مین بہت سے بدنما عیوب ہی نہین پیدا کئے بلکہ بعض موقعون پر انھین ابتذال اور فحش گوئی پر بھی آمادہ کر دیا،، بندہ نواز یہ لکھنؤ کی اردو نہین ہی اسے پرانے لوگ گو امیر اردو کہتے تھے لکھنؤ والا یہ مطلب ادا کریگا تو یون کہے گا کہ "اس رعایت کے شوق کی وجہ سے نسیم لکھنوی کے کلام مین بہت سے بدنما عیوب ہی نہین پیدا ہوگئے ہین بلکہ بعض موقعون پر ابتذال اور فحش گوئی کی بھی نوبت آگئی ہی"

فہمائش نمبر ۲۵۔ ایک موقع پر چند اعتراضات پیش کرکے تب آپ فرماتے ہین "رعایت نے کیا کیا خرابیان پیدا کی ہین،، یہ محض لفظ "رعایت،، آپنے کس رعایت سے استعمال کیا ہی۔ آپ کا مطلب تو یہ ہی کہ "رعایت لفظی کے شوق نے کیا کیا خرابیان پیدا کی ہین،، واہ آپ کا یہ اختصار قیامت کرتا ہی۔ اپنے نزدیک آپ گلزار نسیم کا جواب نثر مین لکھ رہے تھے

(باقی آیندہ)

خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی

(حال وارد فردوس برین)

مہذب انشاپرداز کا مضمون

پشہ سے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی
جب قصد خون کو آئے تو پہلے پکار دے

برسات کا موسم۔ ساون کا مہینہ۔ رات کا وقت۔ آسمان پر کالی کالی گھٹائین چھائی ہوئی ہین رم جھم ہو رہی ہی۔ گرمی اور حبس سے ناک مین دم۔ جی کلفت۔ ہماری مہذب انشاپرداز دالان مین چارپائی پر کروٹ لیے لیٹے پانی سے لیس۔ حقہ کے مزے لے رہے ہین۔ آہاہاہا۔ حقہ اسوقت کیا مزے پر آ رہا ہی۔ مگر کمبخت مچھرون نے سارا مزا کرکرا کر دیا

صلح کانفرنس

آشتی ۔ ارے لوگو مجھے تو اندر آنے دو

خدا سمجھے یہ کمبخت بڑے موذی ہوتے ہین - انھین تہذیب بالکل نہین جاہل - وحشی - ارے یہ تو ایسے صاحب بہادر کے لیے سرحدی آفریدی نکلے (اپنے ہی لما نچہ) تڑپ بہت تڑپے گی - اب بھی مرا کہ نہین (اتنے مین دوسرا مچھر کان کے پاس آکر بولا بھن بھن بھن بھن) مین یہ گوشمالے نوٹس دیتے ہین واہ وا اچھی کہی ہمارا ہی خون چوسین اور ہمین کو نوٹس دین - نہین نہین یہ جنگی بگل بجتے ہین تم اپنی کل تو تم تیار ہو کیونکہ [illegible] بولا دستہ یہ کہون -

مین نے ایک تھپڑ مارا تو وہ دکھیا لاش [illegible] (ایک مچھر کان پر کا ہلایا) [illegible] زبان سے کیونکر سے کیون کہتے ہو تم تو ہمارا تمھاری سنت کے بیٹھیا ہون رکھ کان کے پاس مچھر بولا) کیا یہ پوچھتے ہو کہ مین نے تمھارے بھائی کو کیون مار ڈالا؟ آہستہ میرا خون چوستا تھا - کاٹتا تھا تکلیف دیتی تھی - اسکی سزا یہی تھی (ایک مچھر نے پھر کان پر کاٹا) ایسے ہی ٹھہر ٹھہر وہ انصاف چاہتے ہو - اگر آہستہ سے کاٹتا تو تب بھی کاٹ لیتا - یا خون چوس لیتا - مار ڈالنے کی کیا وجہ - خیر مین معافی مانگتا ہون (پھر کاٹ لیا) اب مین کیا اور معافی مانگون او [illegible] ذلیل - حقیر - کمینہ - بزدل ہے [illegible] ی کا جانور ہے - کچھ ہاتھی گھوڑا شیر تو نہین - تو ہی نہین جس سے مین ڈر دن اور مین تو شیر سے بھی نہین ڈرتا - وقت پر اسپر بھی حملہ کر بیٹھتا ہون مگر بکری سے - کیونکہ اسکی تیغ غضب کی ہوتی ہے - اور بعض وقت تو مین ایسا بہادر ہو جاتا ہون کہ مین کی گردن پر بھی چھری پھیر دیتا ہون گو کہ مین نہ قصاب یا نہ قصاب کی نسل سے نہین -

پھر ان مچھرون کی کیا حقیقت ہے انکو تو مین چٹکی سے مسل دونگا چٹکی سے - (ایک مچھر نے گال پر اور ایک نے ہاتھ پر زور سے نیش زنی کی) ارے میان تو مین پلنگ ہی چھوڑے دیتا ہون (ڈینک آگئی) مین پلنگ کیون چھوڑون - پلنگ تو بالفعل میرا ہی ہے گو ایک سبب انس سے مع بچھونا - چادر عاریتاً لایا ہون مگر اب کون دیتا ہے - تبعضہ بھی ہو چکا عمل دخل بھی اپنا ہی - کوئی دشمن اور مخالف بھی نہین - صرف یہی مچھر - لانا تو میرا سامان جنگ - ابھی سمجھے لیتا ہون اگ - لکڑی - ابھی تو دھوان کرکے سبکی دھوئین اڑائے دیتا ہون اگر یہ رفع ہو گئے تو اس پلنگ پر کیا سارے جہان مین ہم ہی ہم ہونگے (اتنے مین ایک چادر مچھرون کی منھ پر آگری) گھبرا کر ہاتھ ہلایا چادر نکل گئی - دس بارہ اسمین گھس گئے - سامان منصوبہ غتربود - دو نے یہان کاٹا - نو دس نے وہان چکت بازی شروع کی - ہاتھ تو تھہرے دو ہی - وہ منھ کی حفاظت مین مصروف ہوے - پیٹے کے ہاتھ چلنے لگے پانوکی حفاظت کون کرے - لگے بیتر ے بدلنے - چادر الگ - بستر الگ - تکیہ الگ - خود پریشان - زندگی سے تنگ - گھبرا کر اٹھے چادر مین پانون الجھ گیا منھ کے بل آرہے - سامنے تھا حقہ اسی پر گرے - چلم غہید - نیچے کا واقعہ یا ضامن شکست شد تاریپڈو کا پتہ لگ آب شکستہ - بہادران قلعہ انگارے بارود راکھ - مسٹر گچ - انسر توپخانہ جنرل گل میان سلفہ کا ندرتوا سب زخمی گرفتار - مچھر کیا تھے جاپانی فوج مینہ صاحب [illegible] - پینگ قلعہ پچو ریا - فقط

راقم - اکلیسن

اودھ پنچ سے شتر غمزہ

جو منھ مین یار کے آتا ہے بک جاتا ہے اے آتش
نرالی ہی سمجھتا ہے نہ وہ رشک قمر سیدھی

اس مرتبہ اتحاد مین جناب مولینا عبدالحلیم صاحب شرر ناوہ تو مزاد نکتہ پرور سابق اڈیٹر پردہ عصمت و اڈیٹر حال دلگداز و اتحاد و اڈیٹر مستقبل المورخ و اڈیٹر مستور العرفان ومصنف بدر النسا کی مصیبت نے ہمکو شہدے کا خطاب دیا ہے - عزت دراز باد

اور یہ محض اس گناہ پر کہ ہمنے نسیم لکھنوی کی مشہور مثنوی گلزار نسیم پر ہٹ دھرمی تعصب مذہبی سے لبریز مولوی شرر کے اعتراضات لایعنی کی منصفانہ تردید کی جسارت کی تھی ہزار شکر کہ ہم نہ گندہ دہن مولوی ہین نہ سیہ مست بادہ ریا کار ورنہ سچ مچ شہدے ہوتے - اب خوف ہے کہ کسی روز مولانا شرر وضو کرکے سہو و سکر مین اللہ میان سے نہ مرافعہ کرین تو ہم کیا کرینگے - ہم تو سمجھے تھے اودھ پنچ مین جو مضامین نکل رہے ہین انکے جواب دینے کی اگر جرأت کی گئی تو ظرافت و لطافت کے پیرائے مین جودت دکھائی جائیگی - مگر مولانا نے اپنے خلقی بسوتے ہر مذاق کے مطابق جواب دیا ع

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی

مولانا شرر نے بھی پر دہ دہو کے پنچ کے تمام مضامین کا جواب گلزار نسیم کا سا اختصار مدنظر رکھکر ایک لفظ مین دیدیا ہے - مولانا کے اور بہت سے اوصاف تو معلوم تھے مگر یہ نہ معلوم تھا کہ سلامتی سے مولانا بجالو سرشت معشوق مزاج بھی ہین - اور ذرا سی چھیڑ مین بگڑکے روٹھ جاتے ہین - اچھا ہوا کہ شکایت ہی نہ ہوئی ورنہ ہمین شہر چھوڑ دینا پڑتا - پھر اود تو ہمسے کچھ نہ بن پڑتا - سیدھے خیدر آباد چلے جاتے - کیا کہین مولانا کی یہ ادا ہمین رہ رہکر یاد آتی ہے کہ ہائے کس انداز سے کہتے ہین کہ کوئی اور صاحب دخل نہ دین ہم اور منشی سجاد حسین نپٹ لینگے - سبحان اللہ - ہم، تو دل مین کھب گیا رہتی اسمین بھی ایک ادا نکلتی ہے ع

عرب کے ملک مین دیکھے بہت شتر غمزے
پر ایک اونٹ مین پائی نہین ادا ٹیڑھی

مولانا نے یہ بھی لکھا ہے کہ اب ہم اودھ پنچ نہ لینگے صورت سے بیزار ہین - بہت اچھا صاحب - آپ اودھ پنچ سے ناراض ہو جایئے مگر یاد رہے یون تو ممکن تھا کہ اودھ پنچ آپکے مضامین کو نا ہی کر دیتا لیکن اب جبتک آپکی ہستی پر اسکا وجود قائم رہیگا اسوقت تک برابر آپکی خاطر مین بھی ہوتا رہیگا - آپ کوسنے گالیان دیجیے مگر یہ بھی کہتا رہیگا

اسے پنچ برا مان نہ کچھ اسکے کہے کا
معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی

اور اگر عشق کامل مین اثر ہے تو دکھا دے کہ آپ اس طوطی کی طرح آنکھین پھیر لین لیکن از روے فطرت بغیر اسکے دیکھے آپ کو تسکین نہ ہوگی - کم سے کم ہفتہ مین ایک بار چھپا کر آپ کے دست دیانک کو ضرور بوسہ دے ہی دیگا پنچ کہتا کیسی کہی ہے ع

وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو

آپ نے گو پنچ کے خلاف بہت سے تند سست مضامین پردے پردے مین لکھے ہین مگر چونکہ وہ اپنے نام سے نہین شایع کیے اور آپ یہ کہتے ہین کہ ہم انکے لیے ذمہ دار نہین اسلیے ہمکو بھی آپ سے شکایت نہین ؎

اس شوخ کی گالی کا برا مانیے کیونکر
جو ہنس کے یہ کہتا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

اب پنچ ہمیشہ کے لیے آپ سے ظاہر طور پہ یہ کہتا ہوا رخصت ہوتا ہے ؎

ہم تو کچھے نہ ہین تو دے گالیان ہمین
اپنی زبان دیکھ ہماری زبان دیکھ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسران - ناموڑ اکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سیل - سُرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت ایسے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلیے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسکے سبب کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شی نہین ہے اسلیے ہر کسی کیلیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم - ڈاکٹر رام - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اللہ دیوی بعمر ۴۰ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون میں خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے - اسکی آنکھین جو عرصے سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین آنسین کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پروسکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مینے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری راے مین خاصکر ان مریضون کیواسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے - اور دھند اور غبار - کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس راے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھونکی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۵) مکرم بندہ - مینے آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر رنیا اور گرینولر اور جھلیا کی بیماریون تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے - مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست ملک نیپال -

(۶) جناب پروفیسر صاحب - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخنہ تھا - زنک لوشن - کاسٹک لوشن - بورسیک لوشن - لیڈ لوشن - کسی سے اسکو فائدہ نہوا - آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند -

پانچ ہزار روپیہ انعام

[illegible]

طویلے میں لتیا پنچ

ایک دن سر شام جھٹ پٹے کے وقت دو یاران سر پل نشے پانی سے فراغت کر کے ایک عطار کی دوکان پر جا بیٹھے۔ یہاں انکا بہت آنا جانا تھا۔ عطار نے ایک چھوٹی پرانی دری جسمیں مٹی کے عطر کے ساتھ مٹی بھی پیوست تھی سامنے ڈال دی۔ انمیں سے ایک کسیقدر مخاطب ہو کر کہا "کہو یار جی تم سے تو بہت روز بعد ملاقات ہوئی واللہ اسوقت میں تمہیں کام آئے۔ سب نکل بھاگے۔ ادھر تو آؤ ذرا تمہارے ڈنڑ مل دوں۔

یار جی۔ اب یہ لکھنؤ کی فقرہ بازی اور رہنے دو اور تقریر تو سنتے نہیں۔ یہ فرمایئے آپنے کیا کیا۔

عطار۔ میں کیا کرتا۔

یار جی۔ قسم خدا کی پڑھیں فارسی اور بیچیں تیل تمہارے ہی لیے کہا گیا ہے۔ واللہ تم نے وہ سونٹھ کی ناس لی ہے کہ خفتہ و بیدار یہ معلوم ہی نہیں ہوتا آپ لکھنؤ میں ہیں کہ کہیں اور۔

عطار۔ بس مذاق کو بالائے طاق رکھیے۔ مطلب کی بات کہیے میں دل و جان سے کامیابی کے لیے دست بدعا ہوں۔

یار جی۔ بس آپ دعا ہی کیا کرتے ہیں اور کسی مرض کی دوا نہیں۔

عطار۔ کیا آج دماغ میں کچھ زیادہ گرمی چڑھ گئی۔ میں آپ لوگوں کی صرف اسقدر خدمت کر سکتا ہوں کہ میری دکان حاضر ہے۔ اسپر گدیاں کھینچیے۔ اشتہارات دوکان موجود ہیں جو چاہے لکھیے پڑھیے۔ ہاں پنچ اشتہار وقت پر نہیں نکلتا ہے۔

دوسرے صاحب۔ (عطار کے پرانے یار) ابھی اسکی پروا نہیں دیر آید درست آید۔

عطار۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاے ہمارے دوست پر تو سیطرح بوچھار ہو رہی ہے۔

عطار کا یار۔ میں خود پریشان ہوں کہ اس بوچھار سے کسطرح نجات پاؤں۔

یار جی۔ ارہا یہ کیفیت ہو گئی ہے بات کی اور زبان پکڑی گئی۔

عطار۔ بہرحال اب للہ کچھ ہمارے دوست کی مدد کرو۔

یار جی۔ "ہمارے دوست" کی ایک ہی کہی میں انھیں آپ سے پیشتر سے جانتا ہوں۔

عطار کا یار۔ بیشک میں آپکا نیاز مند قدیم ہوں اور "اساتذہ حال" میں آپکا شمار کرتا ہوں اور آپکو سخن سنج اور مستند اڈیٹر لکھتا ہوں۔

یار جی۔ "اساتذہ حال" کی میرے سامنے کیا حقیقت ہے میں میر و مرزا کو تو مانتا ہی نہیں۔

عطار۔ آپکا قطع کلام ہوتا ہے کہاں آئے تھے صلاح و مشورے کے لیے تدابیر جنگ سوچنے کے لیے۔ کہاں طویلے میں لتیا پنچ شروع ہو۔ یہ آغاز تو اچھا نہیں۔

یار جی۔ میرے کہنے کا برا نہ ماننا میں آدمی ہوں منہ پھٹ

دوسرے صاحب۔ نہیں نہیں میں آپکے کہنے کا برا نہ مانونگا۔ اسوقت آپ مجھے چار گالیاں بھی دیجیےگا تو سن لونگا۔

یار جی۔ ابھی گالیاں ایسی تو کچھ نہ رکھیے اصل یہ ہے کہ یار تم نے بات بھی بالکل بے تکی کہی۔

دوسرے صاحب۔ میں نے کیا بے تکا پن کیا۔

یار جی۔ تم نے بے تکا پن یہ کیا کہ نسیم کی خاص زبان پر اعتراض کیا۔ اے میاں اگر تم نسیم کے زمانے کے شعرا کا کلام پڑھو تو اساتذہ کے ٹیکر شاگردوں تک کسیکا کلام بھی زبان اور محاورے کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ سب نے مہمل تصرفات کئے ہیں۔ یہ تو ہمارے خدائے سخن منشی امیر احمد صاحب نے زبان کو اغلاط سے پاک و صاف کیا۔

عطار کا یار۔ ہاں یہ معلوم ہے کیا نسیم کے زمانے کے دیگر شعرا نے بھی اسقسم کی غلطیاں کی ہیں۔

یار جی۔ بیشک ایسی ایسی غلطیاں کی ہیں کہ معاذ اللہ۔ شیخ ناسخ جو بڑے استاد فن تھے کہہ گئے ہیں ع اتبو ناسخ زور رنگ لایا ہے۔ یہ بہت سے معنوں زور استعمال کرنا ہماری زبان تو نہیں ہے آتش نے بھی اس قسم کے مہملات کہے ہیں ع

بہریان کسنت کی کبھی نہیں تو ہیں بھاریان

"یہ بھاریان" جو معنی ہے اردو اسی طرح زندہ وغیرہ کی عجب بے محاورہ استعمال کیے ہیں۔ میر و مرزا کی حالت تو قابل رحم ہے انکے اکثر شعر تو ایسے تکے ہیں سمجھ ہی میں نہیں آتے چھچھوندر کو چلچھوندر کہتے ہیں مٹی کو ماٹی کہتے ہیں نام کو ناؤں کہتے ہیں۔ اسکے علاوہ آئیاں جائیاں تک جا کہ وغیرہ سیکڑوں جگہ استعمال کیا ہے۔ یہ آخر کہاں کی زبان ہے۔

عطار کا یار۔ ہم دیہاتی ہوں کہ اس سے زیادہ فصیح زبان بولتے ہیں۔

یار جی۔ ہمیں کیا شک ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ نسیم کے معاصرین کو لوگ مستند کیوں مانتے ہیں اور میر و مرزا کو کیوں خدائے سخن کہتے ہیں وہ بالکل کندۂ ناتراش تھے۔ میں سچ کہتا ہوں۔

عطار کا یار۔ تو پھر میں نے جو نسیم پر اعتراض کیے ہیں وہ صحیح ہیں کہ نہیں۔

یار جی۔ اے میاں میں تو صاف صاف کہتا ہوں کہ "جو اعتراض تم نے کیے ہیں گو موجودہ زمانہ میں انکا حرف حرف صحیح ہے مگر جس زمانے میں نسیم تھے اسوقت کی زبان اور طرز کلام اور تصرفات کو دیکھتے ہوے ہم نسیم کی کوئی خطا نہیں دیکھتے"

عطار کا یار۔ (سر پیٹ کر) واہ حضرت واہ آپنے تو غضب ہی کر دیا۔ سب محنت مٹی میں ملا دی۔ سچ ہے آپکی کتنی خوشامد بھی کی اور کتنی تعریف کی مگر آپنے اچھا چرکا دیا۔

یار جی۔ مردِ خدا کچھ منھ سے تو کہو خالی سر پیٹنے سے کیا ہوتا ہے۔ تم نے میری تعریف کی تو کیا میں نے تمہاری تعریف نہیں کی ہے؟ تم کو فخر لکھنؤ لکھا ہے۔

عطار کا یار۔ تو میں آپکی اس تعریف کو لیکر چاٹوں اصل مطلب تو آپنے خبط کر دیا۔

یار جی۔ للہ کچھ زبان سے تو کہو۔

عطار کا یار۔ مفت میں آپ غصہ دلاتے ہیں۔ زبان سے کیا کہوں میں نے تو یہ اعلان شایع کیا تھا کہ "گلزار نسیم میں اہل لکھنؤ کے نزدیک صدہا غلطیاں ہیں اور مثنوی کی زبان اہل لکھنؤ کی زبان نہیں ہے" اور پھر میں نے نسیم کی غلطیاں دکھائی تھیں جسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ جو غلطیاں نسیم نے کی ہیں وہ انکے معاصرین نے نہیں کی ہیں۔

یار جی۔ اور میں کیا کہتا ہوں۔

عطار کا یار۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے اعتراضات موجودہ زمانے کے لحاظ سے صحیح ہیں مگر جس زمانہ میں نسیم تھے اس زمانہ کی زبان کے لحاظ سے ہم نسیم کی کوئی خطا نہیں دیکھتے۔ یہ کہنا تو میرے اعتراضات کی جڑ کا ٹنا ہے کمبخت اودھ پنچ بھی تو یہی کہتا ہے کہ متروکات کو(عہ) پر میں نے اعتراض کیا ہے۔ واللہ آپ اودھ پنچ سے ملے ہوے ہیں۔

یار جی۔ میں اودھ پنچ سے اس معاملہ میں متفق تو نہیں ہوں مگر اسکے خلاف کچھ نہ لکھونگا۔

عطار کا یار۔ اودھ پنچ تو بالکل ذلیل اخبار ہے اسکے اڈیٹر نے کچھ ایسی گھڑی جنم لیا ہے کہ جب ہندو مسلمانوں کا جھگڑا ایجیٹیشن آیا تو انکی راے ہندوؤں کی طرف ہوئی۔ اس معاملے میں بھی وہ چکبست کی پیچ کر رہا ہے۔

یار جی۔ چپ رہو چپ رہو دیوار ہم گوش دارد سنو میاں میں تمہاری اس حرکت کی سخت خلاف ہوں۔ تم اودھ پنچ کو کیا سمجھے ہو جو تمکو منہ آتے ہو۔ یہ شیر ہے اگر بگڑ گیا تو گھر کا راستہ نہ سوجھیگا۔ بازی بازی بریش بابا ہم بازی۔ بڑے بڑے اودھ پنچ کا داغ دل پہ لیے گئے اسکو چھیڑتے ہے یار بنا ہے رہو۔

عطار کا یار۔ میں اودھ پنچ سے نہیں ڈرتا۔ اب اودھ پنچ میں لکھنے والا کون ہے۔ خود اڈیٹر صاحب بیماری سے معذور ہیں مرزا مچھو بیگ مر گئے۔ احمد علی کسمنڈوی جنت کی ہوا کھا رہے ہیں۔ ت۔ ن ہجر بھی موت کی ٹھنڈی نیند سو رہے ہیں۔ اکبر حسین بیچارے پنشن میں ہیں۔

یار جی۔ اور سب سے بڑے گرو گھنٹال احمد علی شوق کو بھول گئے جیسے حالی کے چیتھڑے اڑا دیے اگر انکو غصہ آگیا تو قیامت ہو جائیگی۔

عطار کا یار۔ ابھی احمد علی شوق تو خود گلزار نسیم کے خلاف ہیں انھوں نے اسکا جواب کہا ہے تو وہ میری ہی ایسی کہیں گے۔

یار جی۔ اچھا یہ سب سہی پھر بھی اودھ پنچ سے لڑنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اڈیٹر صاحب بیمار ہیں مگر ہاتھی لاکھ کا [illegible] ہمارے ہی۔ آخر انھیں کے سلسلے جاری ہیں [illegible]

عطار کا یار۔ ابھی وہ سب مضمون چکبست کے لکھے ہوے ہیں اڈیٹر صاحب اپنے نام سے شایع کر دیتے ہیں۔

یار جی۔ یہ بہت کہی۔ میں ہرگز نہ مانونگا۔

عہ اودھ پنچ۔ کہیں اس خیال میں نہ رہیے گا کہ سب آپ ہی کے ایسے انصاف پسند نہیں ہوتے۔ ذرا کان پھٹ پھٹا کے اور آنکھیں کھول کے پنچ کا گزشتہ نمبر ملاحظہ کیجیے۔

اشکال کی نقل ہوتا ہی۔ ہوگارتھ نے غلطی سے اسی ایک کو حسن خیال کرکے اس قسم کی نسبت اپنا انوکھا کلیہ ایجاد کیا ہی وہ دو خطوط اختیار کرکے حسن شمائل کو انپر منحصر کرتا ہی یعنے ایک تو خط لہردار یا ٹیڑھا جو تھوڑا ادھر ادھر خمیدہ ہوتا ہی اسکو وہ خط حسن نام رکھتا ہی اور ثابت کرتا ہی کہ پھولوں۔ گھونگھون اور مختلف اشیاے قدرتی مین کس کثرت سے پایا جاتا ہی اور جو اشکال مصور یا سنگتراش بخیال آرائش تجویز کرتے ہین انمین بھی عموماً وہی ہوا کرتا ہی دوسرا خط جسکو وہ خط انداز و ادا کہتا ہے وہ پہلا خط لہردار ہی جو کسی ٹھوس جسم کے گرد لپٹا ہوتا ہی وہ ستونون اور اینٹھے ہوے سینگون مین نمایان ہوتا ہی اسکے ثبوت مین تمام مسالون مین جو وہ پیش کرتا ہی اختلاف اس بین طور سے اس قسم کے حسن کا جزو اعظم پایا جاتا ہی۔ جب وہ خوشنما اشکال کھینچنے کے فن کی تعریف بیان کرتا ہی تو کلمۂ حق زبان سے نکلتا ہی کہ ایسا فن بخوبی گوناگون ہونگا ہی خمیدہ خط جسکو مصور معیوب رکھتے ہین اسوجہ سے خوبصورت ہی کہ خط مستقیم کی روکھی پھیکی ہمواری سے جدا ہوکر متواتر جھکتا رہتا ہی لیکن اس کلیہ سے ظاہر ہی کہ وہ ایک قسم کے حسن پر خیال کرکے ازراہ غلطی تمام اقسام پر قیاس کرتا ہی۔

فن تعمیر مین باعتبار فن لطیف بہت کچھ حسن اشکال نباتی کی تقلید پر منحصر ہے لوگ اس سامان اور مسالے کو کام مین لاتے ہین جو اول قسم کے حسن کیواسطے درکار ہوتا ہی اور نہایت منتخب اور آرائشی حصے مین سادہ تنون اور نازک اور خمیدہ درختون کی نقل اتارتے ہین چنانچہ اوپر کی طرف پتلے ہوتے ہوے گاؤدم ستونون کی شکل درخت کے تنون ہی کی ہوتی ہی اور انکی آرائش

مسٹر غاد جہان استاد

مخبر اڈیٹر یا اتفاق غاد ہیلے تفریح ناظرین مولانا اودھ پنچ

دنیا سے اگر دانع اٹھا غاد پڑا ہے
زر تب جو نہین ہے تو زر نیاد پڑا ہے
دنیا مین کہین باپ کے مرنے کی خوشی ہے
برسون سے کہین ماتم اولاد پڑا ہے
مظلوم کا سر کٹ گیا ظالم ہے سلامت
اک شاد گیا دوسرا ناشاد پڑا ہے
اسے بیت اسی انداز سے ٹھکراتا ہوا چیل
ور پر تربت اک مائل بیداد پڑا ہے
شاگردون کو ہے داغ کے مرنیکا عجب رنج
دنیا مین ابھی غاد سا استاد پڑا ہے
قسمت سے شب عقد سے ہو تفرقہ ڈالا
اک گھر مین عروس ایک مین داماد پڑا ہے
دم ناک مین ہی جا رکاب کا ہے مین مرین
دو دو رستے ٹوٹا ہوا برباد پڑا ہے
شیرین کے سیتے ہوگئے تو دھاک کا اٹھ ڈھیر
تیشہ لب سر تربت فرہاد پڑا ہے

مذکور ترین اطفال کے مکتب مین ہر اک سے
بچپن کا بڑھاپے مین سبق یاد پڑا ہے
مظلومون کا دنیا مین عوض مل گیا آخر
خود بیڑیون سکیپچ مین حداد پڑا ہے
جو آیا ہوا سیر کو لیتا ہوا آیا تو بچا
اسوجہ سے گلشن مین زر نیاد پڑا ہے
بے پر کی اڑاتا ہون کسی سے نہین ڈرتا
تبسے مرے گھر مین وہ پریزاد پڑا ہے
بچپن کا جوانی مین وفا کرنے کو وعدہ
جب یاد دلایا تو انھین یاد پڑا ہے
رنگ انکی مٹا یا کوئی سے منے نہین دیتا
ہٹی کی طرح پیچ مین فصاد پڑا ہے
پابند علائق نہین ہر صاحب انداز
اس قید مین کب سے ہر اک آزاد پڑا ہے
ہر گل پہ آواز یہ دیتا ہے زمانہ
اس بیٹ مین بچا پیٹے افتاد پڑا ہے
پھولون سے بہت کھیل نہ اے بلبل نادان
کتنی ہی گھڑی تاک مین صیاد پڑا ہے
کسطرح جوانی مین ہون سخت مین اے شاد
گھٹی مین مری شربت فولاد پڑا ہے

گلزار نسیم اور مرحوم نسیم

ڈیر پنچ ـ میرا مضمون اسی طرح کے سا تھ جو مین نے اوپر لکھی ہی۔ اودھ پنچ مطبوعہ ۳ ۔ اگست ۱۹۰۵ء مین چھپکر شائع ہوا مین ڈرتا ہون کہ میرے بعض دوست مجھسے کشیدہ خاطر ہون کہ مین نے ایسا مضمون جو مرحوم نسیم کی بابت چھلکتا ہوا پلہ لیے ہوئے ہی کیون لکھا ـ مین اسکے معافی چاہتا ہون مین اس مضمون مین جو کچھ لکھ گیا ہون اس سے ایک اور معافی کی ضرورت بھی پاتا ہون ـ شاید دھوکے سے بجاے ”ترانہ“ شوق کے مین ”نسیم“ کا شعر لکھ گیا ہون میرے سامنے نہ اسوقت گلزار نسیم ہی نہ ترانہ شوق ـ دونون مثنویون کے اشعار اکثر میری زبان پر اور میرے دماغ مین ہین ـ ترانہ شوق کے اشعار اس سبب سے کہ مین خود اسکا مصنف ہون ـ اور گلزار نسیم کے اشعار اس سبب سے کہ وہ مجھے بہت ہی پسند ہی اور مین نے ترانہ شوق کی تصنیف مین اسکی تقلید کی ہی مجھے واقعی یاد نہین ہی کہ اک شب کہتی الخ یہ شعر ترانہ شوق کا ہی یا گلزار نسیم کا ـ کسی نے ترانہ شوق کے دو شعر ضرور رکھے تھے ـ اخبار [illegible] ـ مین ان شعرون کو بھول گیا اور دھوکے سے یہ شعر لکھ گیا ـ
مین اپنے معزز دوست حضرت چکبست سے رشک

کردن تو درست ہو۔ غالباً میرے معزز دوست بابو جوالا پرشاد صاحب برقؔ کو یہ بات یاد ہو کہ مین نے قیام لکھنؤ کے زمانے مین ایکبار قصد کیا تھا کہ مین مرحوم نسیم کی لائف لکھون۔ اور اسکا ذکر بھی کیا تھا۔

مجھے زمانے کی گردش نے لکھنؤ سے دور پھینک دیا اور حضرت چکبست میرے دل کی تمنا کو آزمانے لگے۔ خیر تمنا تو نکل گئی۔ وہ میرے قلم سے نہین۔ حضرت چکبست کے قلم سے سہی۔

مین نے جھگڑے کی بحثون مین یہ ذکر دیکھا کہ گلزار نسیم مین ترمیم کی گئی ہی۔ یہ اعتراض یقیناً میرے ان دوستون کی جانب سے ہو جو "گلزار نسیم" کی خوبیون کے خلاف مضامین تحریر فرما رہے ہین۔ مین نے انکا کوئی مضمون پورا پورا نہین دیکھا لیکن مین یہ کہ سکتا ہون کہ کثرت اشاعت اور اختلاف مطابع نے "گلزار نسیم" کی اصلی حالت ہی کو بدل دیا اور وہ اغلاط کتابت سے بھر گئی۔ اگر ارباب فراست نے قوت ممیزہ سے کام لیا اور اغلاط کتابت کی تصحیح کردی تو اچھا کیا۔ ایسی مداخلت تعریف کے قابل ہو نہ کہ حرف گیری کے قابل۔

جو واقف مین وہ جانتے ہین کہ ایک بڑے استاد کا دیوان چھپ رہا تھا۔ دیوان مین ایک شعر تھا جنمین بجاے "طائر" کے جانور کا لفظ استاد نے کہا تھا۔ یہ دھوکا ہو گیا تھا۔ ترتیب دیوان کے وقت میرے استاد مرحوم یعنی حضرت اسیرؔ نیز صاحب دیوان کے بہت سے شاگرد موجود تھے سبھون نے لفظ "جانور" کو کاٹ کے لفظ طائر بنا دیا۔ آپ خیال فرمایئے کہ یہ نیک نفسی تھی یا نہین۔

حضرت غالب مرحوم کا دیوان فارسی جب منشی نولکشور مرحوم کے مطبع مین چھپنے کو آیا تب مولوی محمد ہادی علی اشک مرحوم مصحح تھے۔ انھون نے حضرت غالب کو تحریر فرمایا کہ آپ سے دھوکا ہو گیا ہو یعنی آپ فرما گئے ہین ع

"چونانکہ آب زرد نمہ یا ابوالحسن"

یہ مصرع حضرت غالب مرحوم کے ایک قصیدہ فارسی کا ہو۔ در اصل حرف ندا کے ساتھ "یا الحسن" فرمانا چاہئے تھا حضرت غالب نے جواب تحریر فرمایا کہ مین نے کہا اسی طرح پر ہو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ غلط لفظ اپنی غلط حالت کے ساتھ چھپ گیا اور اب بھی اسی طرح دیوان مین موجود ہو۔ لیکن ہندوستان مین کون کہ سکتا ہو کہ اس وجہ نے حضرت غالب کو احاطہ استادی سے باہر کر دیا۔ اب مین کہتا ہون کہ استاد نظامی جنکا خمسہ ہو اور جنکی مثنویون کا لوہا آجتک ملک فارس مانے ہوے ہو۔ وہ لفظ "آرنی" کو بہ سکون را فرما گئے۔ سکون جائز نہین ہوا مگر استادی کے دائرے سے نہین خارج کئے گئے۔

مین آپ کو اُس انتخاب کی جانب متوجہ کرتا ہون جو حضرت مصحفی مرحوم کے متعدد دیوانون سے حضرت اسیرؔ امیر مرحوم نے فرمایا اور وہ چھپ گیا ہو۔ آپ اُسکو اور حضرت مصحفی کے اصلی دیوانون کو ملاحظہ فرمایئے تو یہ عقدہ حل ہو جاے کہ دیوانون کے اغلاط کتابت کی تصحیح کس حد تک انتخاب مین کیگئی ہو۔ اب جو اعتراض گلزار نسیم کی تصحیح کے متعلق حضرت چکبست پر عائد کیا جاے وہی اعتراض اُن دونون استادون پر بھی عائد ہوگا جو انتخاب کے بانی تھے

اے حضرت اخلاق انسانی اسی کا مقتضی ہو کہ کسی کی سوانح عمری کا لکھنے والا بجاے قلم کے تعصب کا نشتر لیکے نہ بیٹھے۔ جہان تک نیک نفسی کام دے وہان تک حملے کی قدر کیا ہی حملہ اور ہمدردے یہ۔ تصحیح نہ ہو سکے تو تاویل اور تاویل نہ ممکن ہو تو تسلیم۔ بہتر روش یہی ہے۔ میرے معزز دوست جو گلزار نسیم کو نسیم مرحوم کی تصنیف نہین قرار دیتے۔ آخر اسکی وجہ کیا ہو۔ اردو زبان جہان رواج پائے ہوے ہو وہان فطرتاً ہندوون اور مسلمانون مین مشترک ہو۔ ہندو اسکے مقلد نہین ہین بلکہ جسطرح مسلمانون کو اسپر دعوے کا حق حاصل ہو اسی طرح ہندوون کو بھی حاصل ہو اردو ہندوستان ہی مین پیدا ہوئی جہان کے رہنے والے ہندو

لہ بی اے۔ یخ

۹۸

اسکی جسامت تن کے لحاظ سے جسکو وہ اٹھائے ہوتی ہے نہایت تکمیل کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے۔ ڈورک عمارت مین کم۔ اور خوشنما یونانی تعمیر مین زیادہ اور نازک کارنتھ کی عمارتون مین بہت کثرت سے آرائش ہوتی ہے ان نفیس آرائشون کی نسبت بعض اوقات چند امور ہمارے ذہن مین گزرے ہین جنکا ذکر کہین نہین کیا گیا یعنی ڈورک ستونون مین بجز اُسقدر آرائش کے جو اُنکی قامتون مین آسکتی ہو اور کچھ نہین ہوتا۔ ایونک مین چکر بنا دینے سے بہت کچھ نزاکت ظاہر ہوتی ہو گویا اوپر کے وزن مین صرف تھوڑا سا دباؤ دیکر نازک خم دیدیا ہو اور کورنتھین طرز عمارت مین سرے کے پتون کی وجہ سے بے انتہا نزاکت پائی جاتی ہو گویا انکے اوپر کا بوجھ پتے کو بھی خمیدہ نہ کرسکا اور کمپوزٹ (مرکب) سے ایک طرح کی نزاکت اور لطافت پتون مین بنانے سے بڑھجاتی ہی۔ انھین باتون پر کامل غور نہ کرنے سے کیریاٹائڈ[1] کا مطلب اور اثر غلط سمجھا گیا ہو۔ تمام عمارتون کی آرائش مین نباتات نازک خمیدہ اور مختلف متباین اشکال نقل کی گئی ہین۔

معاملہ پوشاک مین بلحاظ ہنر آرائشی اور اُس جنس کے استعمال سے جو خاصکر اسمین دستگاہ حاصل کرتی ہو۔ اصلی خوبی پوشاک کی شکنون کو قبول پر اور سرے کے پھولون وغیرہ پر منحصر ہوتی ہو یہ سب باتین تنوع اور تقابل اور چگونگی کی بانکپن کے واسطے جو وہ جنس چاہتی ہو ضروری مین

[1] اسطرح کے ستون جو زنانہ شکل و پوشش کے مشابہ ہوتے ہین پہلے پہل کیریا کی عورتون کی گرفتاری کی یادگار مین بنائے جاتے تھے۔ پھر عموماً عورتون سے مشابہ ستونکو بھی لوگ کہنے لگے۔ مترجم

اور مسلمان دونون ہین۔ فارسی جو خاص مسلمانون کی زبان تھی اور ہنود جسکے مقلد تھے اسمین بھی ٹیکچند صاحب بہار عجم۔ راے رایان آنند رام مخلص۔ عوض رائے عشرت چندر بھان برہمن۔ بھوپت راے بیغم نیز اور ارباب کمال نے کیسی کیسی بلند نامیان حاصل کی ہین آخر کیسکے کیسکے کمال پر پردہ ڈالا جائیگا۔

اودھ پنچ کی جلدون مین پنڈت تربھون ناتھ مرحوم کے مضامین موجود ہین وہ ہندو ہی تو تھے اور کشمیری بھی۔ انکی پاکیزہ زبان سے کون انکار کر سکتا ہی۔

مثنوی بہار اور اقلیدس اور رومینی کے ترجمون مین جو زبان بابو جوالا پرشاد صاحب تخلص برق نے لکھی ہی وہ کیسی پاکیزہ ہی آخر وہ ہندو ہی تو ہین یقیناً بہت سے مسلمانون کی کتابون سے ان کتابون کی زبان لطیف ہی نسیم مرحوم اگر زندہ ہوتے تو وہ اہل زبان ہونے کا دعوی کر سکتے تھے اور انکا دعوے صحیح تھا اسلیے کہ لکھنؤ مین پیدا ہوئے۔ پلے۔ بڑھے۔

ڈیر پنچ۔ مین کسی کی طرفداری نہین کرتا بلکہ میرا خیال صرف اسقدر ہی کہ نسیم کی لائف لکھکر اگر حضرت چکبست نے اردو کی شاعری اور زبان پر احسان کیا ہی تو انکا شکر گزار ہونا مناسب ہی تاکہ جو صاحب پڑھین اور لائف سے مُردون کے نام زندہ ہون۔ آخر مین اور حضرت شرر سب مرنے کو آئے ہین۔ اگر مین زندگی مین یہ خیال کرون کہ مرنے کے بعد مجھے لوگ گالیون سے یاد کرینگے تو کسقدر میری روح کو اس زندگی ہی مین تکلیف ہو۔ اے حضرت جو شخص شعر کہتا ہے اسی کا دماغ اسی کا دل اسی کا کلیجا جانتا ہی۔ فی نفسہ "حسن" اور "گلزار نسیم" یہ دو مثنویان ایسی ہوئی ہین جنکی خوبیات تک کلام کو پہونچانا اگر ممتنع نہین ہی تو اسقدر مشکل ضرور ہی جسکا آسان ہونا ہی مشکل قرار دیا جاے "ترانہ شوق" کی تصنیف کے وقت جو خون جگر مین نے کھایا ہی اسکا یقین ارباب فہم کو نہین ہو سکتا ہی۔ اور گو میری جانب سے مقابلہ نہین تھا بلکہ تقلید تھی لیکن نسیم کی ارادت و عقیدتمندی نے مجبور کیا کہ اب ایک نئی مثنوی جو "حسن" کی بحر مین ہی اسکو "حسن" کے رنگ ہی سے سجایا ہی اور بالکل علیحدہ روش اختیار کی ہی شاید قریب زمانہ مین تبدیل روش کے بدلنے کی خاص وجہ یہی ہی کہ نسیم مرحوم کے رنگ کو اختیار کرکے مین پشیمان ہو چکا تھا۔

مین اس بات پر کچھ حیرت نہین رکھتا کہ نسیم کی لائف پر کیون نکتہ چینی کی گئی اگر نکتہ چینی نہوتی تو کتاب خاموشی کے لباس مین نامقبول رہتی نکتہ چینی اُسکے مقبول ہونے کی دلیل اور گویا حضرت مصنف کو مبارکباد ہی۔ البتہ اسقدر مین جانبین کے دوستون سے عرض کرونگا کہ تحریر مین تعصب سے دور اور اخلاق سے ہمبغل رہین تو لطف کی بات ہی اور عام دیکھنے والون کو تحقیق فائدہ بھی پہونچے۔

راقم۔ احمد علی شوق

اعلان الامجھاڑ کا پچھلا

ایہا الناظرین! مین اپنے گذشتہ اعلان مطبوعہ ۲۳ اگست مین بتا چکا ہون کہ انعام مختلفہ و انعام متفرقہ کے سوا الو کا نظم عظم خوشگوار کا تبامہ بندوبست۔ غذائے خاردار کا براسہ سامان تھا۔ ہر طرح کا کروفر تھا۔ اور چھوٹا بڑا انسان و حیوان و بے زبان سب مہمان نوازی مین محو تھا۔ چنانچہ اسی شہر مین بتاریخ معلوم و وقت مجہول میرے اعلان کے بموجب نامشخصون کا خاصہ مجمع ہوا۔ بڑے بڑے خطابی گدھون۔ تازی ٹٹوون۔ القابی خچرون۔ بے مہار اونٹون کا ٹھٹھا ہوا جیسے دعوت مین طاؤسون کا۔ میخانے مین رندون کا۔ مردار پر گدھون کا۔ نجاست پر مکھیون کا۔ ہڈیون پر دلایتی کتون کا۔ اور ان سب زبان میدان جیتے پالا مارے ہوے رومین تن پہلوانون کے مجمع کا حاصل مصدر یہ تھا کہ اپنے اپنے ٹیپ دار سرون سے فہم کو رخصت کر فاتحہ بنا کر اسقدر ذخیرہ جمع کرلین جو نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن کافی ہو۔ واطمینان وافی ہو۔ مگر افسوس

۹۹

ہوگارتھ کا قول ہی کہ پوشاک مین یکسانی اور ٹھیک ہونے کا لحاظ رکھا جاتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ بجز دونون بازوون کو یکسان پوشیدہ کرنے اور اسکے ہمرنگ پاپوش پہننے کے سوا اور کچھ زیادہ لحاظ نہین کیا جاتا کیونکہ جب کبھی کوئی پوشاک ایسی نہین ہوتی کہ اُسکے حصہ جات ضروری تناسب رکھتے ہون تو اُسے عورات معمولی پوشاک کہتی ہین۔

ان ناہموار مختلف اور کسی قدر پیچیدہ پوشاکون سے ایک طرح کا توجہ مین انتشار پیدا ہوتا ہے اور اس طرح کے خیالات برانگیختہ ہوتے ہین کہ جنکے واسطے آجکل چالاک عورات ادبدا کے جدید طرز کی پوشاکین اختیار کرتی ہین۔

اسی لحاظ اور مقصد سے علانیہ یا خفیہ عورات ٹوپیون مین خمیدہ خطوط اور پیچ دار پیچ لکیرین بنا کر اپنے بالون کی لٹین اور زلف و کاکل کے پیچ اسکے مناسب بتاتی ہین۔

اور اسی وجہ سے وسط پیشانی مین ٹھیک سامنے پر یا پھول نہین لگاتین اور اگر دونون کو استعمال کرتی ہین تو لحاظ رکھتی ہین کہ دونون ایک مقام پر لگائین اس بات پر مجھے اکثر تعجب ہوا ہی کہ جسطرح سے پھول لگائے جاتے ہین اُسکی برعکس جواہرات استعمال کرتی ہین۔ پھول بے ترتیب لہردار قطارون سے صرف سر پر نہین بلکہ سینہ اور پوشاک کے دامنون پر لگائے جاتے ہین برعکس اسکے جواہرات خواہ سینہ پر ہون یا ناک کی سیدھ پر پیشانی کے بیچون بیچ مین ہون یا کانون مین آویزان ہون۔ بازوون پر جوشن یا کلائیون مین ثمرات سب جگہ ایک خاص ترتیب کے ساتھ ہوا کرتے ہین۔

من درچہ خیالم فلک درچہ خیال

کمبخت عین موقع پر ہوکر مو سلا دھار مینھ نے وہ زور لگایا کہ ہمین نے جن آرزؤن کو حرص و ہوس کی ہنڈ ا کھن کھلا کر بالا تھا وہ غیر متوقع و خلاف امید ابر و باد ژ سے پالی پانی نہین حسرتون کا خون ہوا - اور طوفان نوح بنکر سب کو درہم برہم کرڈالا گرچہ اس تماشا مین ہمنے مطلب کو فوت اور اس خلفشار اور ہلڑ مین ہی مقصد اصلی کو تلف ہونے نہ دیا - طوفان بدتمیزی کو دبایا - لیڈرونکو ابھارا - اور بی گھمی جان کو جھنجھانے کے لیے تعینات بھی کیا - اس نازک الجسم غریب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤن مار ہاتھ و پیر بھی ڈھنے - مگر کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ - کیا کھمی کیا کھمی کے مواعظ حسنہ - کوئی بکار آمد نتیجہ پیدا نہین ہوا بجز اسکے کہ چند سالون کی گزران اوقات کے لیے کچھ نقدی کچھ جنسی کچھ موعودی - کچھ غیر موعودی - کچھ بیٹ - کچھ لید - کچھ ہڈی - کچھ چم بودار ہاتھ آگئے - بس باقی ہوس

لعب سلم

وہی ابوالمچھار غفران مآب انگیا

مناظرۂ گل و شمع

تختۂ گل کی طرح کھل گیا کاغذ میرا
پئے خامہ پہ آتی ہے عنادل منقار
شمع و گل کی فضیلت جو لکھی جاتی ہے
روشنائی ہوتی راکب تو قلم بے رہوار
گل نے یہ بزم حسینان مین کہا سن لے شمع
تجھ سے بڑھکر تو زمانے مین ہمارا ہے وقار
شوق سے باندھتے ہین مجھکو حسین چوٹی مین
مجھ سے تشبیہ دیے جاتے ہین انکے رخسار
میرے ہی دم سے ہین اشجار کے پتے سرسبز
مین نہ ہوتا تو نہ ہوتی کبھی گلشن مین بہار
رنگ و بو دیکھکے ہوجاتے وہ مجھپہ شیدا
فرق پر اپنے نہ باندھے کبھی واعظ دستار
روح بھی زیب سے پاتی ہے راحت نہمت
میرے ہی دم سے معطر ہے بزرگون کا مزار
اپنی تعریف کرون تجھ سے کہانتک اے شمع
گل و بلبل کا ثنا خوان ہے جناب غفار
خون پروانون کا بے جرم جو تو کرتی ہے
تجھ سے بڑھکر نہین دنیا مین بھی کوئی خونخوار
گو کہ فانوس مین مخفی ہے مگر ہے عریان
اپنی عریانی سے ہوتی ہے تو خود زار و نزار
سوزش عشق سے عاشق ترے جلجاتے ہین
کیون نہ منے سے ترے ہو انھین جینا دشوار
گاہ مین جیسکے رہا کرتے ہین عاشق تیرے
میرے عاشق کو میسر ہے گلستان کی بہار
تو نہ آنکھون سے چلا جاتا ہو دیکھین جو تجھے
اہل محفل تری صورت سے نہ کیون ہون بیزار
جلتے جلتے ترا سر کاٹ لیا جاتا ہے
گل اگر ہو تو نکل جاے ترے دل کا بخار
سن کے یہ شمع نے اندھیر کیا محفل مین
اور کرنے لگی یون اپنی فضیلت اظہار
شمع کا نوری مرا نام ہے روشن ہر سو
شعلۂ نور سے معمور ہے ہر شہر و دیار
مین نہین ہوتی جہان لیلی شب آتی ہر
فوج تاریک سے ہوجاتا ہے وہ گھر مسمار
دیکھا مجھکو رہے تاب ٹھہرنے کی اسے
مثل کافور سیاہی ہوئی کعبے سے فرار
شمع روکتے ہین معشوق کو سامنے عشاق
اس سے مطلب یہ ہو جلتا ہو دل عاشق زار

یہ بات اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ پھول نظام حیات و توالد و تناسل کی آرایش کرتے ہین اور انکے رنگ و بو سے اسی طرح کی خواہشین اور شہوتین حرکت مین آتی ہین اور جسکو دیکھکر انکو بھی ایک جوش پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے اس نظام کے مشابہ یہ صورتین ہوا کرتی ہین اور برعکس اسکے یہ ہے کہ جو آلات قلبی یا آلات حس کی آرائش مین استعمال کیے جاتے ہین اکثر محسوسات قلبی مثلاً شوق عظمت اعزاز شوکت عظمت رفعت وغیرہ ظاہر کرتے ہین اسی وجہ سے اُن آلات کی ترتیب سے انکی بھی ترتیب ہوتی ہے اور اسی لحاظ سے مقولہ ہے کہ نوجوان تر پھولون کو صرف سن رسیدہ ہیرون کو استعمال کرین -

حسن اشیاے ذی حسن

یہ امر بیان ہوچکا ہے کہ ذی حس عقلی فنون اپنے اعلے درجہ پر پہونچکر خصوصاً ذی حیات یعنی ادابت تراشی مصوری یا حرکات حیوانی یا خوش بیانی یا نظم یا موسیقی مین استعمال ہوتے ہین پائے جاتے ہین -

بکار آمد فنون مین افادہ مقصود - آرایشی فنون مین جسمانی یا نفسانی حظ مطلوب اور خیالی فنون مین عشرت خیالی ملحوظ ہوتا ہے -

لیکن ان فنون مین حسن کے ابتدائی اصول فروگذاشت نہین ہوجاتے جیسے سادگی کارخانہ قدرت مین نمایان رہتی ہے ویسی ہی تمام کیفیات نفس مین بھی جزو حسن ہے - فلسفہ مین اسی سادگی کی وجہ سے عام مسائل نظری حسین خوبصورت ہوتے اور شائستہ حرکات سکنات اسکی وجہ سے عظمت اور خوبی پیدا کرتے ہین - خیالی فنون بالتخصیص سادگی پر منحصر ہین انکے نہایت مشہور

پنہتین ہوتی ہین ہر بزم مین میرے دم سے
اہل نظارہ کو ہوتا ہی فقط مجھسے وقار

سامنا کر نہین سکتا کبھی میرا خورشید
رات کا مین ہوا مالک تو وہ دن کا مختار

قصر افلاک سے کیون فرش زمین تک ہوتی
شب دیجور کی تعمیر جہان مین دیوار

سالکون کی شب تاریک مین ہر پہر ہون مین
خضر اس راہ مین چلتا تو بہت تھا دشوار

بحر عالم مین تری زندگی ہے مثل حباب
مچھلیون کی طرح کاٹتے ہین ترے دل مین آر

پوچھتا کوئی نہین فصل زمستانی مین
کند ہو جاتی ہے گلشن مین خزان کی تلوار

چار دن تجھسے جو رونق ہوئی گلشن مین تو کیا
آئیگی باد خزان جائیگی یہ فصل بہار

چار دن گلشن آفاق مین رہتا ہے تو
موسم باد خزان مین نہین بلبل کو قرار

مری کونین مین ہر سب کو محبت ایسی
گبر ششید تو مسلمان مرے جان نثار

باغ عالم مین نہ چھوڑے کبھی گلچین تجھکو
اپنی نظرون مین تو خود آپ ہوا ہے یہ خوار

پھر شگفتہ تجھے ہونے کا کبھی منھ نہ رہے
دوڑ جائے ترے سر پر جو صبا کا رہوار

سن کے پژمردہ ہوا گل چمن عالم مین
اڑ گیا رنگ رہا دل کو نہ کچھ صبر و قرار

تجھکو معلوم نہین حال قمر کا اے جان
چین سینے نہین دیتا فلک کج رفتار

الراقم
مسٹر قمر از کل ثریا

بنیا تولتا نہین خریدار کہتا ہی جھکتی تول

اس دنیا کی منڈی مین طرح طرح کے بنئے۔ بیوپاری۔ اڑھتئے دلال۔ وزن کش کچھ بیچ کچھ بھرے پڑے ہین ہر طرح کے لین دین۔ چھین جھپٹ۔ تقابض البدلین کے عمل سے سودا ہو رہا ہی حسن اتفاق سے امریکا کی دلالی سے روسی بنئے اور جاپانی خریدار کا عجیب معاملہ رو بکار ہی یعنے جاپان کہتا ہی صلح کا سودا کرنا ہمکو منظور مگر ایک شرط سے یعنی خرچہ جنگ کے تاوان کا پاسنگ لگا کے تو لو۔ بنیا کہتا ہی بڑے دھنا سیٹھ کے بیٹے تم آئے ہو۔ تول تو سونے کی ہوگی۔ رتی بھر ڈنڈی نہ جھکنے پائیگی وہی ایک چنا دو دال۔ آخر ہمین غرض مطلب جو گھاٹا کھا سین۔ ہزار دفعہ تمھاری غرض ہو سودا کرو۔ نہین ٹھنڈے ٹھنڈے گھر کا رستہ لو۔ کوئی آخر کیسے تانے گھاٹ یا بلنے گھاٹ ہم تو تمھارے ہاتھ سودا ہی نہین کرتے۔ یہ بھی اڑھتیون۔ دلالون کے کہنے سننے سے راضی ہو گئے

خریدار جاپان۔ اچھا لالہ لکھا رام۔ جو تمھاری مرضی۔ مگر پاسنگ کا تو دستور عام ہی اچھا پورا نہ سہی۔ کچھ قدرے قلیل برائے نام سہی۔

بنیا روس۔ دستور ہوگا جہان سودا کرنا ہر طرح منظور ہوتا ہوگا۔ اور ہماری کچھ غرض نہین اٹکی۔ ہمکو تمھارے ہاتھ سودا کرنا خود بدل گوارا نہین۔ اگر ایسا ہی گھاٹا ہوتا ہو نہ سودا کرو۔ کچھ مچھلیان تو ہین نہین جو سڑ ہی جاتی ہون۔ اور برائے نام کیا۔ اس نام کے لحاظ سے تو اور بھی منظور نہین

ہمارا سودا ایکا ہی ایک دو دن کیا برسون سڑنے گلنے والا نہین ہمارا مال خدا جانے ہزار برس سے وہی تازہ ہی۔ ہمکو جلدی کیا ہی۔

خریدار جاپان۔ اچھا ہم سوچ لین اپنے دلالون سے مشورہ کر لین مگر یہ کہے جاتے ہین سودا ہمکو منظور ہی اور دل سے۔ اچھا ہم کوٹھی لکھیو جو جواب آئے۔

بنیا روس۔ جو تمکو منظور ہی تو ہمکو بھی منظور ہی۔ صرف سودا پٹنے کی دیر ہی۔ ہم بھی اپنی صدر کوٹھی کو لکھتے ہین۔

مسٹر لافر کی ہنگامی باعی

قدمون سے نسیم کے شگفتہ گلزار
مانند شرر نعل در آتش ہر خار
بی بدر نسا کی یہ حماقت دیکھو
ایام حمل مین جیٹھ دن سے بیزار

بہ قامت کہتر بقیمت بہتر

گلزار نسیم

گلزار نسیم پر اعتراضات کی دوسری جو ماہ گذشتہ کے دلگداز مین اس مہینے شائع ہوئی ہی اسکا جواب مسٹر چکبست نے تحریر فرمایا ہی۔ اسکو ہم اس ہفتہ شائع کرتے ہین۔ اس سے پہلے بڑے دم دعوے سے جو اعتراضات دلگداز مین شائع ہوے تھے انکا دندان شکن جواب مسٹر موصوف کا لکھا ہوا جولائی کے اودھ پنچ مین شائع ہوچکا ہی اسطرح تمام اعتراضونکا جواب تفصیل وار گذارش کیا گیا۔ اگر اب بھی شرر صاحب کو ضد ہوگی اور گلزار نسیم کی آڑ مین اردو شاعری سے جہل یا تجاہل دکھانا ہوگا تو انشاء اللہ آیندہ بھی خدمت کیجائیگی۔ وہو ہذا

گذشتہ اپریل کے دلگداز مین جو اعتراضات حضرت شرر نے گلزار نسیم پر شائع کئے تھے انکا جواب اردوے معلی مین لکھدیا گیا تھا لیکن اردوے معلی کے وقت معینہ پر شائع ہونے سے اکثر تعجیل پسند طبیعتون کو مختلف افواہین اڑانے کا موقع ملا۔ لہذا یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس مرتبہ جولائی ۱۹۰۵ء کے دلگداز مین جو تازہ اعتراضات حضرت شرر کے نام سے شائع ہوی ہین انکا جواب اودھ پنچ مین دیا جائے جو اعتراض بیشتر کئے گئے تھے انکی نسبت کسی اخبار نے یہ لکھدیا کہ جو اعتراضات شرر نے کئے ہین گو موجودہ زمانے مین انکا حرف حرف صحیح ہی مگر جس زمانے مین نسیم تھے اسوقت کی زبان اور طرز کلام دیکھتے ہوے ہم نسیم کی کوئی خطا نہین دیکھتے" اسکی تردید مین حضرت شرر تحریر فرماتے ہین کہ نسیم کو اتنا زمانہ نہین گذرا کہ انکی طرف سے ایسی عذرداری جائز سمجھی جائے۔ زہر عشق۔ بہار عشق اور طلسم الفت اخھین کے زمانے کی یا اسکے پہلے کی مثنویان ہین۔ اور وزیر۔ رند۔ صبا۔ اور خلیل وغیرہ کا جو دور تھا اسکے آخری شخص نسیم ہین"۔ مجکو حیرت ہی کہ حضرت شرر نے تاریخی واقعات کی ترتیب بدلنے کی جرات کسطرح فرمائی۔ ابھی ایسے کہن سال بزرگ زندہ ہین جو آتش۔ ناسخ۔ رند۔ صبا۔ نسیم وغیرہ کی آنکھین دیکھے ہوے ہین اور جنکے سامنے ان اساتذہ کاملفن نے وفات پائی۔ حضرت شرر انسے اس امر کی تصدیق کر سکتے ہین کہ نسیم۔ رند۔ صبا۔ وزیر۔ خلیل وغیرہ کے دور کے نسیم آخری یادگار ونمونہ تھے بلکہ اس دور کے اولین شعرا مین سے تھے۔ رند و صبا وغیرہ تو درکنار نسیم کا انتقال آتش کے سامنے ہوا ہی۔ اس دعوی کی تائید مین ان تمام شعرا کی تاریخہاے وفات ذیل مین درج ہین جنسے کہ اصل حقیقت آئینہ ہوجاتی ہی۔

تاریخ وفات نسیم۔ ع کشیدہ آہ وگفتہ۔ نسیم باغ جنان (مصنفہ عاشق لکھنوی) ۱۲۶۰ھ

تاریخ وفات آتش ہے دلم از مرگ آتش بود غمکش — زآتش یافتم تاریخ آتش

مصنفہ اسیر لکھنوی از غم تا دال غود راستہ تا ساخت — تپش از دامن لشین نقطہ انداخت ۱۲۶۳ھ

تاریخ وفات خواجہ وزیر ہے بحر تاریخ رحلتش این گفت — وای خواجہ وزیر عالی قدر (مصنفہ بحر لکھنوی) ۱۲۷۰ھ

تاریخ وفات صبا۔ ہے بحر از ین مصرع جانسوز گل سال دمید — تو چمن سے گئی مو ہو صبا شد برباد (مصنفہ بحر لکھنوی) ۱۲۷۳ھ

رند کی کوئی تاریخ وفات دستیاب نہوسکی لیکن انکے ایک شعر سے ثابت ہوتا ہی کہ آتش نے انکے بیشتر وفات پائی۔ وہ شعر یہ ہی ہے صحبت شعر وسخن ہوگئی برہم اے رند — بعد آتش نہ نظر ایک بھی استاد آیا

اور یہ امر طے شدہ ہی کہ نسیم آتش کے سامنے مرگئے تھے لہذا رند نے بھی انکے بعد ہی وفات پائی

خلیل کی بھی کوئی تاریخ وفات نہ ملی لیکن کہن سال بزرگون سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نسیم انسے پہلے اس دنیا سے اٹھ گئے تھے۔ ان تاریخی شہادتون پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہی کہ حضرت شرر کا دعوی بالکل بے بنیاد ہی۔ برعکس اسکے قدامت کے لحاظ سے مذکورہ بالا شعرا کے نام ذیل کی صورت پر ترتیب دیے جاسکتے ہین۔

	سال وفات		
نسیم		۱۲۶۰ھ	
آتش	" "	۱۲۶۳ھ	رند وخلیل نے بھی نسیم کے بعد وفات پائی
خواجہ وزیر	" "	۱۲۷۰ھ	
صبا	" "	۱۲۷۳ھ	

اب ان تاریخی واقعات سے چشمپوشی کرکے یہ کہنا کہ "وزیر۔ رند۔ صبا۔ خلیل وغیرہ کا جو دور تھا اسکے آخری شخص نسیم ہین" انصاف کی آنکھونمین خاک ڈالنا ہی۔ [۱]

نیز حضرت شرر کا یہ دعوی کہ "زہر عشق۔ بہار عشق اور طلسم الفت انھین کے (یعنی نسیم کے) زمانے کی یا انسے پہلے کی مثنویان ہین" بالکل خلاف واقعات ہی۔ گلزار نسیم کے آخر مین نسیم کی کہی ہوئی تاریخ تصنیف موجود ہی

این نامہ کہ خامہ کرد بنیاد — گلزار نسیم نام بنہاد
بشنید و نوید ہاتفے داد — توقیع قبول روزافزش باد
۱۲۵۴ھ

طلسم الفت کی لوح پر لکھا ہوا ہی کہ "مثنوی طلسم الفت" اسکا تاریخی نام ہی۔ ۱۲۶۶ھ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ گلزار نسیم کے بارہ برس بعد مثنوی طلسم الفت تصنیف کی گئی ہی یا یون کہئیے کہ مثنوی گلزار نسیم محمد علی شاہ کے ابتدائے دور مین تصنیف ہوئی ہی اور طلسم الفت واجد علی شاہ کے زمانے مین کہی گئی ہی۔ زہر عشق۔ بہار عشق۔ لذت عشق وغیرہ نواب مرزا شوق کی یادگار ہین۔ یہ مثنویان بھی واجد علی شاہ کے زمانے مین تصنیف ہوئی ہین کیونکہ انمین اکثر مقامات پر واجد علیشاہ کا حوالہ دیا گیا ہی۔ بہار عشق مین ایک شعر ہے ہے نہ سمجھنا کہ کوئی اور ہی یہ — شاہ واجد علی کا دور ہی یہ

لذت عشق آخر مین یہ شعر موجود ہی ہے دعا پر ہوئی ختم یہ مثنوی — سلامت رہے شاہ واجد علی

پس ثابت ہوا کہ نواب مرزا شوق کی مثنویون کا شمار گلزار نسیم سے بیشتر کی تصانیف مین نہین ہوسکتا کیونکہ غالباً حضرت شرر کو اس سے انکار نہوگا کہ واجد علی شاہ کی سلطنت کا زمانہ محمد علیشاہ [۲] کے بعد آیا ہی۔ مجکو سخت افسوس ہی کہ علمی مباحثون مین اس قسم کے ناجائز تاریخی تصرفات سے کام لیا جاتا ہی۔ ممکن ہی کہ کم استعداد اور جاہل لوگون پر یہ تدابیر کارگر ہوجائین لیکن سخن فہم اور سخن سنج حضرات جنھون نے گلزار نسیم کے علاوہ اور شعرا کا کلام بھی پڑھا ہی اور جو اردو شاعری کی تاریخ سے واقف ہین وہ مانا کہ اس خاص موقع پر مصلحتاً زبان سے کچھ نہ کہین مگر ایسے تصرفات کو وقعت کی نگاہ سے نہ دیکھین گے

آخر مین مین حضرت شرر سے بصد ادب پوچھتا ہون کہ جس حالت مین آپ اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرچکے ہین کہ "کوئی تعجب کی بات نہین اگر آتش نے اس دلبستگی کی بنیاد پر جو انھین نو عمر شاگرد سے تھی۔ اسی کی تحریک سے یا اسکی مشق اولین دیکھکے اس مثنوی کو تفنن طبع کے طور پر کہا ہو پھر اسمین متعدد دلغزشین دیکھکے اسے بجاے اپنے اسی کی طرف منسوب کردیا ہو" (دلگداز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء) پھر آپ کس طرح فرماتی ہین

---

[۱] علاوہ برین صبا کے ذیل کے شعر سے ثابت ہوتا ہی کہ نسیم انکے سامنے اس دار فانی سے رحلت کرگئے تھے ہے آخر گئے مین نسیم جس دن سے — اے صبا وہ ہوای باغ نہین۔

[۱] اودھ پنچ۔ مولانا شرر تو ہزار برس ادھر کی عرب کی تاریخ جانتے ہین اور یہ جانتے ہین کہ ہندوستان مین چین سے پردہ آیا مگر لکھنؤ کی پچاس برس ادھر کی تاریخ نہین جانتے۔ اور ماشاءاللہ المورخ کے اڈیٹر مستقبل ہونیکا دعوی رکھتے ہین ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

[۲] اودھ پنچ۔ یہ کہان سے آپ نے فرض کرلیا کہ مولانا شرر کو انکار نہوگا جسطرح کہ مولانا کے پاس ایک جان صاحب کا پرانا لکھا ہوا دیوان موجود ہی جسمین "حل" کی جگہ "یہ حل" لکھا ہوا ہی ممکن ہی اسی طرح مولانا کے پاس کوئی پرانی لکھی ہوئی "تاریخ اودھ" موجود ہو جسمین یہ لکھا ہو کہ محمد علیشاہ کا دور واجد علی شاہ کے بعد آیا ہمارا ظن غالب ہی کہ مولانا کے پاس ایسی تاریخ ضرور ہی اور اسی کی بنیاد پر یہ لکھا گیا کہ نسیم لکھنوی۔ رند وصبا کے دور کے آخری شاعر تھے۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ سوعضد۔ سبل۔ آلائی۔ جدوال۔ غبار۔ سیل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۸ھ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اسمین پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اور اسلیے ہر کسی کے لیے استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم۔ ڈاکٹر ام۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم ایس سند یافتہ۔ یونیورسٹی ایڈمبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس مین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا۔ مفید پایا میری رائے مین خاصکر ان مریضون کیواسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند۔ اور غبار۔ کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر بہت لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ۔ تسلیم آپکا سرمہ آنکھون کی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا خاصکر کارنیا اور گرینولر پپوٹوں کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر کانشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست وملک نیپال۔

(۶) جناب پروفیسر صاحب۔ تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا۔ زنک لوشن۔ کاسٹک لوشن بورسیک لوشن۔ لیڈ لوشن۔ کسی سے اسکو فائدہ نہوا۔ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا۔

راقم۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی بناوٹ میں سے ۶۶ فیصدی ... پانچ ہزار روپیہ انعام
فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام
دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں
اسی مطلب کیلئے ... جمع کیا گیا ہے

سہ برلین سب جو ہین اتری وہ خورشید — نکل آیا کہین سے تو خورشید

(حضرت شرر کے اصول کے مطابق "خورشید" کے ساتھ "اتری" استعمال کرنا زبان کو گو ناگوار گذرتا ہے مگر

سہ کہ وہ سرو ریاض رعنائی — باغ سے کوئی گل کھلا لائی

(حضرت شرر کہین گے کہ شہزادی کو قرار تو دیا "سرو" اور پھر اسکے ساتھ فرماتے ہین گل کھلا لائی یہ زبان کو یہ کسقدر ناگوار گذرتا ہی")

سہ وہ جس وقت وہ قمر پا کر گود مین بیٹھی اسکی اعلا آ کر (قمر کیلئے بیٹھی ملاحظہ ہو)

سلہ ع شعلے سے زیادہ پاک دامان

اعتراض ہی کہ بکاولی راجہ اندر کی محفل مین جل چکنے کے بعد پھر زندہ ہوئی اور ناچنے کو کھڑی ہوئی تو چونکہ کثافت سے پاک وصاف ہوگئی تھی لہذا اسکی تعریف کرتے ہین شعلہ سے زیادہ پاک دامان " بھلا یہ پاک دامانی کا کون محل تھا۔ کہنا چاہتے تھے پاک وصاف۔ اور کہہ گئے پاک دامان، یہ کتنا معقول تصرف شاعرانہ ہی ؟"

اس اعتراض سے یہ مترشح ہوتا ہی کہ اس مصرع کی لطافت تو کجا رحضرت شرر اسکا مطلب بھی نہ سمجھ سکے ورنہ ایسا اعتراض نہ فرماتے۔ بکاولی کی "کثافت" خدائی کثافت تھی یعنے اسکا دامن ایک غیر جنس کی صحبت سے آلودہ ہوگیا تھا۔ وہ اسیلئے جلائی گئی۔ از سر نو وجود مین آکر پیشتر کی سی "پاک دامان" ہوجانے جیسا کہ راجہ اندر کے حکم سے ظاہر ہے۔

بو آتی ہی آدمی کی لے جاؤ — ناپاک ہے آگ سے دکھا لاؤ

اگر محض جسمانی کثافت دور کرنا مقصود ہوتا تو محض پانی سے غسل کافی تھا اور اس موقع پر "پاک صاف" کہنا درست ہوتا۔ مگر جو واقعات نسیم نے نظم کئے ہین انکے مطابق "پاک دامان" ہی کہنا مناسب تھا۔ اس موقع پر یہ لکھدینا بھی مناسب ہی کہ شعلے کو شعرا نے "پاک دامن" قرار دیا ہی۔ کسی فارسی استاد کا مشہور شعر ہے۔

سہ صحبت دعوے خون پروانہ بشعلہ مید ارد — چو از آلائش آن دامنش را پاک می بیند

سلہ ع معمول سے بزم مین ہوے جمع

اعتراض ہی کہ "حسب معمول یا معمول کے موافق کی جگہ "معمول سے" نسیم کی اُن فصاحتون مین سے ہی جنسے سارا لکھنؤ محروم ہی"

اس اعتراض کی نسبت مین صرف اسقدر عرض کرونگا کہ اگر فلق لکھنوی کی زبان لکھنؤ کی زبان ہی تو حضرت شرر کو اس اعتراض کی نسبت پھر کچھ تحریر فرمانا چاہیے۔ طلسم الفت کا شعر ہی

سہ ساتھ اس آفتاب کو لیکر — آئی معمول سے سہانا یہ

اگر محض آبلہ فریبی مدنظر نہو تو اس قسم کے اعتراضات سے کوئی ظاہر انا ہ نہین معلوم ہوتا۔

سلہ ع جام اسنے بھرا کہا پیالے

حضرت شرر فرماتے ہین "سبحان اللہ "پیالے" کیا خوب۔ رعایت تو اچھی ہی مگر یہ بکاولی ہے یا تاج الملوک کے گھر مین کوئی گنوارن آ گئی ہے"

مجھکو تو گنوارن کی زبان کی شناخت نہین۔ مگر اسقدر جانتا ہون کہ "پیا" کا لفظ اہل لکھنؤ کی زبان پر بھی جاری ہی۔ "رنگیلے پیا جان عالم" شاہ عالم پیا "دہلی کا مشہور فقرہ ہے۔ علاوہ برین بکاولی نے یہ لفظ خلوت صحیحہ کے موقع پر اختلاط کی گفتگو کے سلسلے مین استعمال کیا ہی۔ اور یہ ظاہر ہی کہ اختلاط کی گفتگو مین زیادہ فصاحت وبلاغت سے کام نہین لیا جاتا ہی بلکہ اصلی جذبات دلی کا اظہار پر جوش الفاظ مین کیا جاتا ہی۔ یہ حالت تو خیر مستثنے حالتون مین سے ہی بے تکلفی کے اور موقعون پر بھی اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہین۔ مثلاً طلسم الفت مین ایک ایسے موقع پر فلق

نے شہزادی اور اسکی سہیلی کی گفتگو کی تصویر یون کھینچی ہے سہ

مسکرا کر وہ حور غمزے سے — انگلی چمکا کے بولی ٹھینگے سے

غالباً "ٹھینگے سے" عربی یا فارسی کا محاورہ نہین ہی اور نہ لکھنؤ کی شریف زادیان عام طور پر ایسے الفاظ زبان پر لاتی ہین۔ یہ محاورہ خاصکر "گنوارون" کی زبان سے سُنا جاتا ہی علاوہ برین متقدمین کے کلام مین ہندی الفاظ کثرت سے استعمال ہوے ہین۔ مثالین ملاحظہ ہون۔

میر حسن (سحر البیان) مسافر سے کرتا ہی کوئی بھی پیت — مثل ہی کہ جوگی ہوے کسکے میت

واجد علیشاہ (دریائے تعشق) ہم تینون تمھاری چیریان ہین تو بن داموں خریدی لونڈیان ہین

فلق (طلسم الفت) (وہ بھی جب راضی ہو تو کر دینا — حسب خواہش اسے بھی بر دینا

آپنے اچھے گھر دیا مجکو — خوب بر ڈھونڈھکر دیا مجھکو

فلق (دیوان) گل شمع کا جو ہکے گلزار انجمن مین — بلبل اٹھی جھنجھ بے پروانی کے برن مین

نواب مرزا شوق (لذت عشق) علاوہ برینا اور اسے خوش سیر لالہ نصیبون سے ملکہ نے پایا یہ بر

سلہ کف مین نمکین کباب لیکر — **چھڑکا نمک ان جراحتون پر**

حضرت شرر فرماتے ہین کہ "اگر باورچی خانے سے خاص ضرورت کے لیے نمک منگوایا تھا تو کباب کہین ہاتھ مین لیے ہو کیا بیچون بیچ ڈالنا تھا؟ اگر انھین کباب کا نمک تھا تو چھڑکا کیونکر؟" گو کہ اس اعتراض کا سنجیدگی کے ساتھ جواب دینا سخن فہم حضرات کی توہین کرنا ہی۔ لیکن حضرت شرر نے چونکہ اس شعر کے معنی سمجھنے مین غلطی کی ہی لہذا اس غلطی کا رفع کرنا ضروری ہی۔ حضرت شرر کو غالباً معلوم ہوگا کہ "زخمون پر نمک چھڑکنا" اردو کا مشہور محاورہ ہی جو کہ رنج وتکلیف ایذا دینے" کے معنون مین استعمال ہوتا ہی۔ پس اس شعر کا مطلب یہ ہی کہ تاج الملوک نے اپنے زخمی ہاتھون مین کباب لیکر اپنی تکلیف اور بڑھائی۔ "نمک چھڑکنا" اس شعر کے دوسرے مصرع مین استعارتاً استعمال کیا گیا ہی اور چونکہ تکلیف زخم کی وجہ سے تھی اور "نمک" سے اسمین زیادتی ہوئی لہذا اس خاص موقع پر اس محاورے کی لطافت دوبالا ہوگئی ہی۔ یہان باورچی خانے کا خیال ہی

سلہ ع پہونچا اس بزم مین سمان پر

اعتراض ہی کہ "اگر سمان یہان وقت کے معنون مین ہی تو خلاف محاورہ ہی اور اگر یہ مطلب ہی کہ جسوقت سمان بندھا ہوا تھا پہونچا تو یہ خیال ان الفاظ مین ادا کرنا کہ سمان پر پہونچا بالکل غلط ہی"

حضرت شرر کا یہ اعتراض اس زمانہ کے لحاظ سے درست ہی۔ کیونکہ اس زمانہ مین عموماً "سمان بندھنا" بولا جاتا ہی اور "سمان" کا لفظ بجائے خود "کیفیت" کے معنون مین نہین استعمال ہوتا ہی مگر قدما کے کلام مین اس لفظ کا استعمال اسطرح پر جائز سمجھا جاتا تھا۔ چند مثالین درج ذیل ہین۔

میر سہ اے چرخ مت حریف اندوہ بیکسان ہو — کیا جانے منہ سے نکلے نالے کا کیا سمان ہو

(یعنے نالے کی کیا کیفیت ہو۔)

نواب مرزا شوق (لذت عشق) **سمان تو یہ تھا نور کا ہو رہا** — کہ یہ شہزادہ منہ کھولے تھا سو رہا۔

اب اس زمانے مین اگر کوئی اس شعر کے پہلے مصرع کے خیال کو ادا کریگا تو وہ کہیگا کہ "وہان تو یہ نور کا سمان بندھا ہوا تھا" مگر نواب مرزا شوق نے "سمان" کیفیت کے معنون مین الگ استعمال کیا ہی اور پہلے مصرع کے معنی یہ ہین کہ "ایک نور کی کیفیت طاری تھی"

صبا (مثنوی شکارگاہ) { کرم ہی یہ بندون پہ اللہ کا — زمانہ ہی واجد علی شاہ کا
سمان روز پریونکے گانیکا ہی — سلیمان اپنے زمانہ کا ہے

"سمان روز پریونکے گانیکا ہی" یعنے "روز پریونکے گانے کی کیفیت پیش نظر رہتی ہی" اس زمانے مین یہ خیال اسطرح ادا کیا جائیگا کہ "روز پریونکے گانے کا سمان بندھا رہتا ہی" نسیم نے بھی "سمان" اسی صورت پر کیفیت کے معنون مین استعمال کیا ہی۔ ع پہونچا اس بزم مین سمان پر۔ کے معنی یہ ہین کہ اس بزم مین عین کیفیت کے موقع پر پہونچا

سلہ دی آنکھ جو بشہ نے رونمائی — تو چشمک سے نہ بھائیون کو بھائی

اعتراض ہی کہ "کیا چیز نہ بھائی؟ بادشاہ کا رونمائی مین آنکھ دینا؟ تو پھر بھایا چاہیے" اس شعر

سلہ اودھ پنچ۔ اور یہ اعتراض کتنا نامعقول ہی۔

سلہ اودھ پنچ۔ واہ مولانا شرر واہ۔ آپ نے اپنی زبان خوب بچالی

سلہ اودھ پنچ۔ خلوت کے موقع پر حضرت شرر نے "پیا" کی گرفت خوب کی۔

سلہ اودھ پنچ۔ شرر نے اگر باورچیخانے کا خیال کیا تو ع دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست

علمی ذخیرہ سیر و تفریح

۱۷-۸-۵   ۱۶-۱۱-۵

فرصتی لطافت و ناولون سے تھوڑی ہی دیر کی دل لگی ہی بخلاف اخلاقی و تاریخی تذکرات کے اگر ظرافت و قصص کے پیرایہ میں ہو تو انکا روحانی فائدہ نسلون تک رہتا ہی یہ وصف گلزار لطافت میں ہی جو مندرجہ ذیل جلدونمین تقریباً ایکہزار لطافت و حکایات پر مشتمل ہی۔

عطر ظرافت ۔ چار حصہ جسمین رسول خدا صلعم و دوازدہ امام اور مشہور بادشاہوں شاعرون۔ امیرون کی لطائف فی البدیہ مناظرات وغیرہ درج ہین قیمت کاغذ عمدہ فی جلد عہ معمولی عہ

گلشن فضیلت دو حصہ اخلاقی فضائل کے متعلق تاریخی حکایات قیمت ایضاً

گلدستہ نقل و حکایت مختلف قصص نقلیات مع حالات شیخ الرئیس ۱۰

گلستان مسرت ۔ ضمیمہ خیر خواہ عالم مشتمل حدیقہ تصوف۔ (حال قال بزرگان) انتخاب نادرہ (خیابان تفریح) سوانحعمری مولانا روم ۔ ارشاد ناصری ۔ قصہ مار بہ حضرت علی بطرز طلسم ہوشربا جو مہینہ مین ۴۸ صفحات کتابی پر طبع ہوتا ہی قیمت عہ سال۔

حیات اعظم سوانح عمری حضرت امام اعظم رح معہ جوابات مخالفین عہ ا

اردو ترجمہ افضل الفوائد حضرت نظام الدین اولیا مرتبہ حضرت امیر خسرو ۱۳ ا

اقسام الطعام شاہجہانی سہ حصہ ہر قسم کی کھانون کی تراکیب و فوائد مجلد عہ معمولی ۱۲ ا

تدبیر احسن ۔ عورتون بچون کے علاج کی آسان و ضروری کتاب ۱۲ ا

مجمع الصنائع جدید ۔ دو حصہ دیسی و انگریزی کاریگریونکی بیشمار تراکیب ۸ ا

المشتہر

سید لطیر حسن مہتمم مطبع رضوی و اخبار خیر خواہ عالم دہلی

مثنوی ترانہ شوق یہ لاجواب سراپا انتخاب مثنوی جو گلزار نسیم کی بحر اور طرز مین جناب شاعر عزا نثار لے ہمتا منشی احمد علی صاحب شوق شاگرد رشید جناب مظفر علیخان اسیر مرحوم نے لکھی تھی اسقدر دلپسند اور مرغوب ہوئی تھی کہ سابق مین ہیچ کے ہاتھوں ہاتھ بک گئی تھی۔ اسیر بھی چاشنی گیر ان لذت سخن ہزار جان سے تلاشی تھے۔ فی الحال صاحب مصنف مدظلہ العالی کی اجازت سے مکرر چھپی ہی قیمت بھی ارزان یعنے فی جلد ۸ رکھی گئی ہی دفتر اودھ پنچ سے ملسکتی ہے۔

۱۰-۸-۵   تندرستی کا بیمہ یعنے ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا   ۹-۱-۶

نمک سلیمانی

جسکو کیمیکل اگزامنیر اور کمشنری رائل اسکول لندن کی ممبر اور مشہور ڈاکٹر مسٹر ڈبلو آر کر پیریف ۔ سی ۔ ایس ۔ اے ۔ آر ۔ ایس ۔ ایم سنے جانچ کر سارٹیفکٹ عطا فرمایا ہے۔

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا ۔ پیٹ کا درد ۔ تبخیر ۔ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاردن کا آنا ۔ اسہال ۔ پیچش ۔ بدہضمی ۔ تخمہ ۔ ہیضہ ۔ بواسیر ۔ قبض ۔ ریاح کا درد وغیرہ مین تیر بہدف ہی اور استلائی کھانسی اور دمہ جو کہ غذا کے پوری طور سے ہضم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے اسکے واسطے بھی از حد مفید ثابت ہوا ہی اور مستورات کے ایام کی دردون کو بہت جلد دفع کردیتا ہی اور سمندر کے سفر مین جو بیماریان مثل متلی وغیرہ کے ہوتی مین انکو بھی روکتا ہے۔

یہ نمک سلیمانی قبض کو رفع اور خون کو صاف کرتا ہی اور گردہ و مثانہ کی گرمی کا محافظ ہی اور معدہ کے فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہے اسوجہ سے گٹھیا ۔ زیادتی پیشاب اور خون کی بیماریون مین از حد مفید ہی ہیضہ اور طاعون کے دنون مین اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہی یعنی جہان یہ بیماری ہو وہان روزانہ اسکا استعمال کیا جاوے تو انسان ان بیماریون سے محفوظ رہتا ہی ۔ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیون اور بیماریون کو دور کرکے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہی ۔ حالت تندرستی مین اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہی اور غذا پورے طور سے ہضم ہوکر خون صالح معمول سے زائد پیدا ہوتا ہی جسکی وجہ سے انسان صحیح و تندرست رہتا ہے۔

ہزارون مین سے چند تازہ اسناد

(۱) جناب معلی القاب نواب ولد ناظم یار جنگ استاد جہانگیر نواز خانصاحب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی مقام حیدرآباد دکن سے تاریخ ۳ جون ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے مین کہ مین نے آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور ہضمین و صدمات کیساتھ مفید پایا جیسا کہ اشتہار مین درج ہی اور جس شخص کو دیا گیا اسنے بھی تعریف کی۔

(۲) جناب صاحبزادہ محمد امین الرحمن خان صاحب نبیرہ عالیجناب نواب الصاحب الملک بہادر مرحوم مقام لدھیانہ تحریر فرماتے ہین کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی کا ہاضمی کھٹی ڈکار۔ نفخ ۔ درد ریاحی ۔ درد شکم کیواسطے نہایت مفید پایا میرے چند دوست معدہ کی شکایت کے شاکی میرے پاس آئے مین نے آپکا نمک سلیمانی انکو بافضل دیا ان کو آرام ہوا درحقیقت یہ نمک سلیمانی امراض معدہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی اور مین خود درد ریاحی اور کھٹی ڈکار کے مرض مین مبتلا تھا اس نمک سلیمانی کے استعمال سے شفا کلی حاصل ہوئی۔

(۳) جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب استاد نواب ولیعہد بہادر ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہین کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بعارضہ دست و پیچش بیمار تھا ہر طرح کی دوا یونانی و ڈاکٹری کیگئی مگر فائدہ نہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کراتا ہون جس سے اسکو فائدہ معلوم ہوتا ہی اور امید ہی کہ آپکے نمک سلیمانی سے مرض دیرینہ دفع ہو جائیگا ۔ براہ مہربانی دو شیشیان اور بھیج دیجئے۔

(۴) جناب بابو رام صاحب بیندار ذرہ اسمٰعیل خان ممبر آل انڈیا ٹمک سوسائٹی و سیاح یورپ و امریکا وغیرہ تحریر فرماتے ہین کہ آپکا نمک سلیمانی صرف معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہین ہی بلکہ سمندر کی بیماریان مثل متلی ۔ چکر ۔ قے وغیرہ مین بھی اپنا اثر بہت اچھا دکھاتا ہی مین امید کرتا ہون کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنیوالے لوگ اپنے ساتھ رکھکر ضرور فائدہ اٹھاینگے اور اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریون سے محفوظ رہین گے۔

(۵) کلکٹر و مجسٹریٹ غازیپور جناب پنڈت راشنکر مصرا ایم ۔ اے تحریر فرماتے ہین کہ بابو گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑھانے کیواسطے بہت ہی مفید ہی۔

کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع لدھیانہ پنجاب دیوان ٹیکچند صاحب ۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ مین نے و میرے چند دوستون نے ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کے بنائے ہوئے نمک سلیمانی کا استعمال کیا واقعی وہ قوت ہاضمہ و بدہضمی کیلئے ایک عمدہ حکمی علاج ہی۔

جناب منشی محبوب عالم صاحب مالک و اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱ جولائی ۱۹۰۵ء مین تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی نقل معدہ سوء ہضمی پر متعدد بار آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکار کو روکدیتا ہی غرض امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہی جن لوگونکو کھانا ہضم نہوتا ہو تو وہ کھانیکے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھالیا کرین۔

ایڈوکیٹ کچہری جوڈیشل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ لکھنو جناب بابو لالا باسدیو صاحب ایم ۔ اے تحریر فرماتے ہین کہ تھوڑے دن ہوے مین نے آپکا نمک سلیمانی طلب کیا تھا اس سے بدہضمی کی شکایت بہت جلد اچھی ہو جاتی ہی بھوک بڑھتی ہی اور قبض چھوٹ جاتا ہی یہ ایسی مفید دوا ہی کہ ہر ایک اہل و عیال والون کو گھر مین ضرور رکھنا چاہیے۔

جناب منشی داؤد احمد صاحب وکیل درجہ اول و ممبر مجلس مشورہ و واضع آئین و قوانین ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہین کہ مین نے پہلے ایک شیشی نمک سلیمانی منگا کر استعمال کیا اس سے بہت فائدہ ظاہر ہوا لہذا ایک شیشی نمک سلیمانی اور بھیجکر ممنون فرمایئے۔

ملنے کا پتہ ۔ نونہال سنگھ منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

رباعی

بت کی وقعت نہین خدا کے آگے
کیا زاغ کا رتبہ ہے ہما کے آگے
بیکار نسیم سے بگڑتے ہین شرر
چنگاری سے کیا چیز ہوا کے آگے

انیس (از جنت)

شرر اینڈ کو کے خانہ ساز اعتراضات

اپریل کے دلگداز مین حضرت شرر نے تیس چالیس اعتراضات گلزار نسیم پر شائع کئے تھے اور انکی نسبت بڑے زور و دعوے سے یہ لکھا تھا کہ ہندوستان مین کیا دنیا مین ان اعتراضات کو کوئی اٹھا نہین سکتا۔ اور آخر کیون نہو بہت سے پراگندہ دماغ اس ساجھے کی ہانڈی کے پکانے مین شریک ہوئے تھے حالانکہ اس بحث و زمین فضیلت کی دستار مولانا شرر کے سر باندھی گئی تھی اور اعتراضات انھین کی طرف سے شائع کئے گئے۔ مگر پس پردہ بہت سے "برادر" موجود تھے۔ خیر اگر اعتراض کئے گئے تھے اور مولانا شرر کے نام سے شائع ہوئے تھے تاہم چندان ہرج نہ تھا۔ ہر شخص اپنے اعمال کے لیے ذمہ دار ہی اور جیسا کریگا ویسا پائیگا۔ مگر حضرت شرر کی یہ حرکت ضرور نامستحسن تھی کہ آپ نے ایسے لغو اور مہمل اعتراضات اہل لکھنؤ کی جانب سے پیش کئے اور یہ لکھا کہ گلزار نسیم کی زبان لکھنؤ کی مستند زبان نہین ہی چونکہ اودھ پنچ لکھنؤ کی سپر بھی ہی اور شمشیر بھی لہذا اسکا فرض ہوا کہ ایسے لغو اعتراضات کی تردید کرے اور یہی اصل وجہ تھی جسنے اودھ پنچ کو حضرت شرر کی اصلاح کے لیے لکھنے پر مجبور کیا کہ جو اعتراضات حضرت شرر کی طرف شائع ہوے ہین اُنسے زبان لکھنؤ سے اور فارسی محاورون سے خصوصاً ناواقفیت کا اظہار ہوتا ہی۔ ان کلمات سے حضرت شرر کو بہت اضطراب ہوا اور آپ نے ایک صاحبزادے کے نام سے من جلے منہ پھپھولے کی طرح سے اودھ پنچ کی تحریر کی تردید شروع کر دی۔ اور مقتضائے نافہم حضرات کو یہ فقرہ دیکر اودھ پنچ کے خلاف شورش پیدا کرنے پر آمادہ کیا کہ یہ ایک ہندو شاعر کی طرفداری کر رہا ہی۔ لیکن جولائی ۱۹۰۵ء کے اردوے معلی مین جو مضمون حضرت چکبست کا شائع ہوا ہی اس سے اصل حقیقت آئینہ ہو گئی۔ ثابت ہو گیا کہ حضرت شرر کے اعتراضات کسقدر عامیانہ تھے اور سب [illegible] کہ نہ زبان لکھنؤ سے حضرت شرر کو مس ہی نہ اردو شاعری و شعر و سخن پر قدرت حاصل۔ اردو مین محاورون کے محاورون رہی فارسی کی خارجی منطق کی مولویانہ لیاقت تو اسکا پردہ بھی اچھی طرح فاش ہوگیا ؎

باتون مین بند ہوگیا غنچہ نہ بولتے گو
اُٹھے سوال رد ہوے سیدھے جواب

اور جولائی کے دلگداز مین جو اعتراضات بڑی بڑی کمیٹیون مین پاس ہوکر پیش کئے گئے تھے حضرت چکبست نے انکی قلعی بھی گزشتہ پنچ مین کھول دی ہی۔ اگر حضرت شرر اور انکی برادری کے لوگ کچھ بھی غیرت دار ہونگے تو آیندہ کسی لکھنؤ کے اُستاد پر اعتراضات مہمل نہ کرینگے اور اگر بالفرض جرأت بھی کرینگے تو اہل لکھنؤ کا نام نہ بدنام کرینگے۔ اودھ پنچ کو نہ نسیم مرحوم سے کوئی خاص موافقت کی وجہ ہی اور نہ حضرت شرر کو اس قابل سمجھتا ہی کہ انکی مخالفت کرے۔ جو کچھ اودھ پنچ نے ابھی تک لکھا ہی وہ محض اس دعوے کی تائید مین لکھا ہی کہ حضرت شرر کو کسی صورت پر یہ منصب نہین حاصل ہی کہ وہ اہل لکھنؤ کی جانب سے یہ اعلان شائع کرین کہ نسیم لکھنوی کی زبان لکھنؤ کی مستند زبان نہین ہی اور لغو اعتراضات پیش کرکے اساتذہ لکھنؤ کو بدنام کرین۔ بقول احمد علی صاحب شوق۔ نسیم لکھنؤ ہی مین پیدا ہوئے مرے۔ اگر انکی زبان

ترقی دینے والون نے اپنی بڑی سی بڑی کوششون مین اس امر کا بہت لحاظ رکھا ہی۔

مسٹر نائٹ نے کمال خوبی کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا ہی کہ اصولی حسن کے مخصوصات کسقدر خیالی فنون پر اثر رکھتے ہین

انکا قول ہی کہ اسقدر درجہ کی تصویرات مناظر عام اس سے کہ وہ اصلی ہون یا خیالی فی الجملہ نظر کو چندان بھلے نہین معلوم ہوتے اور نہ توجہ کو اپنی جانب کھینچتے ہین تاہم اگر ایک جگہ بھی زمین یا تصویر مین ایسی کوئی چیز واقع ہوئی ہی کہ نظر کو درشت اور ابھری ہوئی معلوم ہو تو باوجودیکہ مصور مشاق کیسے یا تصویر صاف کرنے والا لاکھ کوشش کرکے درستی کرے مگر تمام خوبی خاک مین ملجاتی ہے اور خیال کو سخت تکلیف پہونچتی ہی۔ چونکہ بے جوڑ اور نمایان شئی سب سے پہلے دکھائی دیتی اور تمام تصویر کی خوبی خاک مین ملا دیتی ہی اس سے کوئی جگہ نہین رہتی کہ نفس ذہن اسپر آرام لے۔

یہی حال سامعہ کے ساتھ بھی بعض اوقات واقع ہوتا ہی صرف سامعہ کا حظ جو اکثر (مغنی) کی خوش گلوئی سے پیدا ہوتا ہی وہ نفیس ناٹک کے اصل مضمون کی خوبی کے سامنے بہت ہی خفیف معلوم ہوتا ہی لیکن تاہم اگر ایک سُر بھی بے جوڑ اور تال سم کے خلاف ہو اور کانون کو ناگوار گزرے تو اکثر کیسا ہی ہوشیار کیون نہو وہ اسکو ہنر کے اثر کو بالکل غارت کر دیتا ہی اور نفیس سے نفیس ٹراجڈی کی متانت و سنجیدگی اور دل پر اثر کرنیوالے مضامین کو قابل مضحکہ بنا دیتا ہی ہماری راے مین اس قول سے وہ بہت کچھ اُن باتون کو قبول کرتا ہی جنکے

ستند نہین ہو تو پھر کسکی زبان مستند ہوسکتی ہو حضرت شرر اس دعوی پر نسیم لکھنوی کو زباندانون کے دائرے سے خارج کرتے ہین کہ وہ ہندو تھے اسکا جواب گزشتہ پنچ مین احمد علی صاحب شوق نے دیدیا ہو ہم اس موقع پر صرف اسقدر عرض کرینگے کہ جسوقت اردو اور ناگری کا جھگڑا پیش ہوتا ہو اسوقت تو یہ کہا جاتا ہو کہ نوکرور ہندو اردو بولتے ہین۔ اور باتین کرور سمجھتے ہین۔ اسوقت یہ نہین کہا جاتا ہو کہ ہندو اردو کیا جانین اور اردو ہندوون کی زبان نہین ہو۔ لیکن جب عملی کارروائی کا وقت آتا ہو تو اسوقت یہ کہنے مین تکلف نہین کیا جاتا کہ نسیم پنڈت کی زبان لکھنؤ کی مستند زبان نہین ہو اور خالی یہی نہین کہا جاتا بلکہ دریدہ دہنی کو خوب وسعت دیکر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گلزار نسیم کی زبان لکھنؤ کے بازاریون کی زبان بھی نہین ہو۔ بھلا وہ زبان کیا ترقی کرسکتی ہو جسکے لیے ایسے تنگ خیال اور متعصب جاہل اجہل طرفدار پیدا ہو جائین۔

ہم اس سلسلہ مین اُس محققانہ مضمون کا تذکرہ کئے بغیر نہین رہ سکتے جو کہ جوش کے زمانے مین گلزار نسیم کے متعلق نقاد لکھنوی کے نام سے شائع ہوا ہو مضمون مذکور مین جس سلیقے سے مثنوی میر حسن پر اعتراضات پیش کئے گئے اسکے داد سخن فہم ہی دیسکتے ہین۔ ایک حضرت شرر نے مثنوی گلزار نسیم پر اعتراضات کئے تھے کہ ایک ایک لفظ سے تعصب کی عفونت پیدا تھی اور قدم قدم پر ٹھوکرین کھائی تھین چونکہ حضرت شرر نے شاعری کے متعلق بحثون مین دخل در معقولات دینے کا ٹھیکہ جہل و تعصب کی سرکار سے لیا ہو لہذا امید کیجاتی ہو کہ قبل اسکے کہ گلزار نسیم پر نئے اعتراضات گڑھے جائین نقاد لکھنوی کے اعتراضات کا اُلٹا سیدھا جواب ضرور حضرت شرر کی طرف سے پیش کیا جائیگا۔ اس معاملہ مین ہم حضرت شرر کو یہ صلاح نیک دینگے کہ جہان وہ اور زیادہ مدد لیا کرتے ہین وہان اس خاص موقع پر مولانا حالی سے رجوع لانے مین زیادہ حیثیت کام نہین۔ کیونکہ مولانا حالی نے شعرائے دہلی کے مقابلے مین اساتذہ لکھنؤ کے ماننے مین اپنے نزدیک کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا ہو اور اپنے مقدمہ مین لکھنؤ کی تمام مثنویون کے مقابلے مین میر حسن کی مثنوی کو ایک طرح ڈگری دیدی ہو

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

مسٹر غاد جہان اُستاد

منقبہ ازنا دید باتفا غاد۔ برائے تفریح ناظرین مولانا اودھ پنچ

بہت سُن چکے بس وہ نالے ہمارے
کرین اب تو دل کو حوالے ہمارے

تپکتے ہین جو گل سے چھالے ہمارے
ذرا کوئی دل کو سنبھالے ہمارے

کرو کنگھی لیکن نہ گالون کو چھونا
اندھیرے تمھارے اوجالے ہمارے

قد یار کے جتنے سیدھے ہین مضمون
یہ ہین ایک سانچے مین ڈھالے ہمارے

حسینو چلو رول لو موتیون کو
بس اب پھوٹنے کو ہین چھالے ہمارے

جہان دھوم سے بیاہنے کو گئے تھے
وہین رہتے ہین شستہ سالے ہمارے

برات اسطرح سے کسی کی نہ ہوگی
ہوے جسطرح چارون جالے ہمارے

نل و وامق و قیس و فرہاد و خسرو
یہ ہین ایک گودی کے پالے ہمارے

۱۰۲

جنکے وہ خود برخلاف ہو کیونکہ انسانی حسن کیساہی گوناگون کیون نہو اگر یہ اصول کے ساتھ نہین ہو تو ایسا قوی اثر نہین پیدا کرسکتا۔

ہوگارتھ کا قول ہو کہ تمام بسیط اور ضروری حرکات کاروبار روز مرہ انسان خطوط مستقیم یا سادہ کے ذریعہ سے کرتا ہو اور خوشنما یا آرائشی حرکات داہنے بائین جھکتے ہوی منحنی خطوط بخوبی تمام اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ خیالی حسن کے افعال یا نتائج مین دوسری قسم کا حسن شامل ہو۔

الیسن نے تواریخ اور خاصہ حسن متعلق فنون خیالی کو بہت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہو۔ اُسکی کتاب مین یہی حصہ بہت بیش قیمت ہو۔ پس ہم اس فصل کی آخر مین اسکی رائے حتی الوسع اسکے الفاظ مین خلاصہ کرکے درج کرتے ہین۔

کوئی چیز مذاق سلیم سے بنائی ہوئی ایسی نہین جسمین وہ باتین نہ ہون جو یکسانی مین ہوتی ہین۔ اور ہر چیز مین ادراک حسن اور متانت اُس کیفیت یا کیفیات پر منحصر ہے جنکے لحاظ سے ہم تخئیل کرسکتے ہین۔

مسٹر الیسن اتنا اور بھی بیان کرتے کہ یہ بات بہت کچھ ہماری مرضی پر منحصر ہے اکثر جب ہمارا جی چاہتا ہو تو ہم اپنے خیال کو انھین کیفیات تک محدود رکھتے ہین جو بہت ہی خفیف خوشی یا رنج پیدا کرتی اور بہت ہی کم خیال پر اثر ڈالتی ہین یہی وجہ ہو کہ ہمیشہ جب ہم تنقید یا نکتہ چینی کرتے ہین تو ہر عبارت کے حسن کا ادراک ہمکو خوشی نہین دیتا۔ اور ہمیشہ اس قماش کی عادت رکھنے سے مذاق سلیم کا ادراک بالکل غارت ہوجاتا ہو۔

کسی دن اُنھین ٹوک کر یہ کہین گے
کہ دو اپنی عزت حوالے ہمارے

گئین خوان کے ساتھ ہی تکھیان سب
کہان ہین وہ سب ملنے والے ہمارے

شب و روز ایک ایک کو خوب جانچا
نہ گو رہے ہمارے نہ کالے ہمارے

پکڑ کر مرے کان یون کہہ رہے ہین
نہین آج ہی دو نون بالے ہمارے

اُڑا لے گئے جنکو سب اگلے شاعر
وہ مضمون تھے سب نکالے ہمارے

نکلجا سے جو اُس صنم کی بُرائی
کچھ ایسا خدا دل مین ڈالے ہمارے

وہ کس ناز نخرے سے یہ کہہ رہے ہین
ابھی تک ہین سب بال کالے ہمارے

ہنسین صورت گل ہوئی غنچہ ظاہر
بہت رو چکے رونے والے ہمارے

نہ دشمن کے دشمن نہ اپنون کے عاشق
ہین انداز سب سے نرالے ہمارے

اسی سے اُڑاتے ہین بے پر کی اکثر
کہ مضمون نہ کوئی اُڑا لے ہمارے

یہ کہتی ہین فرقت مین عاشق کی آنکھین
برستے ہین بے فصل جھالے ہمارے

ہوا منقلب منقلب گر زمانہ تو ہو
تو کافی ہین دو اک رسالے ہمارے

اتحاد مین شتر گربہ

شتر یعنے اونٹ ایک سرکش اور گردن دراز جانور گربہ یعنے گربہ مسکین یعنے مربیانہ التفات ہمیشہ جو کی طالب پھر بھلا اسکا اور اونٹ کا ساتھ کیسا - اور اگر کبھی ساتھ بھی ہوا تو مضحکہ آمیز یعنے اونٹ کے گلے مین بلی کی روایت سب کو معلوم ہے - مگر ان ہم اتحادیون کی انوکھی کرامت ملاحظہ ہو انھون نے ایسا شتر و گربہ مین اتحاد کرا دیا کہ "آج شتر گربہ" موقع بے موقع ہر ایک کی زبان پر ہے خیر شتر و گربہ مین اتحاد کوئی معنی بھی رکھتا ہے - لیکن اتحاد مین شتر گربہ بالکل ایک نئی بات ہے - مگر ہمارے شہر مین سیکڑون بھان متی کے تماشے ہوا کرتے اور عجیب و غریب کرتب دکھائے جاتے ہین چنانچہ انھین مین سے ایک شعبدہ یہ ہے کہ "اتحاد مین شتر گربہ" دکھا دیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یکم اگست ۱۹۰۵ء کے اتحاد مین صفحہ ۲ پر ذیل کی عبارت نظر آتی ہے -

"ہم ..... آنکے تسکر گزار ہو کے عرض کرتے ہین کہ براہ کرم وہ اپنا قلم اُٹھا رکھین اور نہ مین یہ پسند کرتا ہون کہ مہتمم صاحب ..... نے جس کام کو اپنا ..... ذمہ ..... پورا کیا آپ ہم پیدا کرین - کسی کو کچھ دخل دینے کی ضرورت مین - ہم اللہ غنی سجاد حسین صاحب خود ہی نپٹ لین گے" ملاحظہ ہو اتحاد مین ۳ سطرون مین دو جگہ ایک ہی جملہ مین ایک جگہ "ہم" استعمال ہوا ہے اور ایک جگہ "مین" اسی کا نام "اتحاد مین شتر گربہ" ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شتر گربہ تو ضرور ہے لیکن اسمین شتر کون ہے اور گربہ کون ہے - آیا "مین" گربہ ہے اور "ہم" شتر ہو کہ اسکے برعکس - اگر غور سے دیکھا جائے تو گربہ کی صدا "میاؤن" ہوتی ہے - اور "میاؤن" مین م - ی - ن یعنے "مین" لہذا مین کو گربہ قرار دینا چاہیے رہا "ہم" یہ لازمی طور سے شتر ہے اور شتر بھی کیسا - پس ثابت ہو گیا کہ محض شتر و گربہ ہی مین نہین اتحاد ہوا ہے بلکہ اتحاد مین بھی شتر گربہ ایک امر واقعی ہے

راقم
ع - د - فاروقی

۱۰۳

برعکس اسکے جب کبھی متانت یا حسن کے کیفیات پیدا کی جاتی ہین تو اس شے کے دیکھنے سے پہلے ہی ہیں ایک طرح کی محبت کو اشتعال ملتا ہے اور گو عموماً اثر اُسکا خوشی شفقت - رنج یا متانت - سنجیدگی یا خوف وغیرہ ہو لیکن اسکی نسبت رائے قائم کرنے مین ہمین کوئی دقت نہین پڑتی -

لیکن کسی چیز سے کوئی مفرد سادہ ہی کیفیت قلبی کیون نہ پیدا ہو اگر ہمارے ذہن مین مسلسل اور متواتر اسی طرح کے خیالات پیدا ہون تو صرف ایک ہی کیفیت ہمین مدرک ہوتی ہے -

برعکس اسکے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز دیکھنے سے فوراً ہی ایک سلسلہ خیالات کا اُسی سے ملتا ہوا پیدا ہو جاتا ہے -

مثلاً جب ہم کسی خلقی منظر (سمان) کا حسن یا متانت کا ادراک کرتے ہین جیسے بہار کی فصل مین صبح کا چہل پہل والا نور یا گرمیون کے موسم مین شام کی خوشگوار رنگنی شعاعین - یا جاڑون مین طوفان ابر و باد کی پر شور عظمت یا بحری طوفان کی دہشتناک شوکت تو مختلف تخیلات پیدا ہوتے ہین اور وہ اُس شے سے جو آنکھون کے سامنے ہوتی ہے اور اسکے تصورات سے بہت کچھ مختلف ہوا کرتے ہین خوشگوار یا سنجیدہ خیالات تو ہمارے نفس ذہن مین آپ ہی آپ پیدا ہوتے ہین اور دلون مین بلا کسی چیز کے دیکھے بھی طرح طرح کی اُمنگین اٹھتی ہین اور ہمکو کبھی ایسی خوشی نہین ہوتی جیسی کہ اُن خیالات کی زود روی سے پیدا ہوتی ہے جو ہمارے متخیلہ مین بڑی تیزی سے گزر جاتی مین - اسی طرح اُن فنون کا اثر جو مذاق سے متعلق ہین پیدا ہوا کرتا ہے -

غزل

سرد مہری سے ہوا ہر آسمان برسات مین
ہے سیہ آتے نمود گلستان برسات مین
دست دشمن کا رنگ اے پیرمغان برسات مین
میاکشون پر رحمت حق ہے مہربان برسات مین
اے ہیموا ہوگیا میں پانی پانی شرم سے
بستر غم سے اٹھے کیا ناتوان برسات مین
دل کو ہے منظور غواصی در مضمون کی
فن بحر فکر مین ہے نکتہ دان برسات مین
بہت اچھا لائے ہین مضمون کے لیے
پچ سے اترتے ہیا سے زمان برسات مین
ہو گئین زلفین پریشان داغ جیب گلہ
مین شب دیجور سے اختر نہان برسات مین
اپنے مہرو کو نہ دیکھے کا ابھی تو اے قمر
ماہ کامل بھی فلک پر ہے نہان برسات مین

راقم
لوہی قمر از کلہڑیا

آتش اور شرر

ہم خواجہ صاحب سے اس امر کے لیے معافی کے خواستگار ہین کہ آپکا خط گزشتہ پرچے مین عدم گنجائش کی وجہ سے نہ شائع ہوسکا

آتش کا خط شرر کے نام

(دلگداز ماہ اپریل ۱۸۹۵ء گلزار نسیم)

فہمائش نمبر ۲۷ - آپ فرماتے ہین شاعر نے کسی مضمون کے ادا کرنے کی کوشش کی ہے مگر ضروری الفاظ کے چھوڑ دینے سے مطلب خبط ہوگیا ہے۔ کیون صاحب "الفاظ" کے بعد "کے" کیا معنی رکھتا ہے۔ آپ یہ کہ سکتے تھے "ضروری الفاظ چھوڑ دینے سے مطلب خبط ہوگیا ہے" غالباً یہ "کے" ابھی کو کا بنائی ہے جسکو آپ کو اس سے استقدر انس ہے۔

فہمائش نمبر ۲۸ - آپ فرماتے ہین جبتک کسی خاص نگین کو دکھا کے یہ نہ کہا جائے الخ " اہل زبان یہ مطلب اسطرح ادا کرینگے جبتک کوئی خاص نگین دکھا کے یہ نہ کہا جائے"

فہمائش نمبر ۲۹ - آپ لکھتے ہین کہ اس مین پری کی جگہ "پریان" چاہیے جو نہایت ہی ذلیل قسم کی غلطی معلوم ہوتی ہے" کیون مولانا یہ "جو" کی ضمیر کس شے کیطرف ہے اس جملے کی ترتیب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ "جو" کی ضمیر اس پورے فقرے کی طرف ہے یعنی کہ "اسمین پری کی جگہ پریان چاہیے" مگر اس سے آپکا مطلب خبط ہوا جاتا ہے یعنے اس سے یہ معنی پیدا ہوتے ہین کہ آپ کا یہ تحریر فرمانا کہ "پری کی جگہ پریان چاہیے" نہایت ہی ذلیل قسم کی غلطی ہے۔ گو یہ بہت درست ہے کہ آپکا ایسا لکھنا نہایت ذلیل قسم کی غلطی ہے مگر آپکا مطلب تو کچھ اور ہے۔ سنیے اگر کبھی ایسا جملہ لکھنے کا اتفاق ہوا تو یون لکھیے گا "اسمین پری کی جگہ پریان چاہیے" مختصر "پری" لکھنا نہایت ذلیل قسم کی غلطی ہے۔

فہمائش نمبر ۲۹ - آپ بہم ہوکر فرماتے ہین کہ "برہم ہوا کی جگہ برہم تھا" ہوا کہنا میرے خیال مین بہت ہی مبتذل بازاری زبان ہے اور بازار بھی لکھنو نہین کہین اور کا" اس آخری فقرے کا اختصار غضب کا ہے جسکے بیان بھی مختصر یہ کہا جاتا ہے کہ اس فقرے کو یون لکھنا چاہیے تھا کہ "بازار بھی لکھنو کا نہین کہین اور کا"

فہمائش نمبر ۳۰ - آپ کرکٹ کرتے ہین کہ "دست پانا" قابو پانا کی جگہ پر ہرگز نہین جائز ہے۔ مسٹر محوی لکھتے ہین کہ اس مصرع کی زبان صاحب لوگون کے پرائیویٹ خانسامان کی زبان ہے۔ بندہ پرور اگر مولوی لکھنوی بشت کا خیال ہے تو اس جملے کو یون لکھنا چاہیے "کہ دست پانا قابو پانے کی جگہ پر ہرگز جائز نہین ہے"

کرزن اور کچنر

فہمائش نمبر ۳۱- آپکے دماغ کے کوہ آتش فشان سے ایک مقام پر یہ مادہ خارج ہوا ہی کہ اردو مین صرف مادی مشینون کی نسبت کل کا لفظ مستعمل ہے "یہ مادی مشین کیا بلا ہی مسٹر محمود سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ "مشین" کا لفظ انگریزی زبان مین "کل" کے معنون مین استعمال ہوتا ہی - آپنے "مشین" کے قبل مادہ کیسے جمع کر دیا ہی - کیا آپ نے روحانی مشین بھی دیکھی ہی - بندہ نواز اگر اس موقع پر صرف "مشین" لکھتے تو زبان کا کونسا زر انگڑا جاتا تھا - آپ کو انگریزی الفاظ کے ترجمے سے بہت انس ہی مگر اس موقع پر تو وہ یہ عیب انشا پردازی بھی آپکی پردہ پوشی نہین کر سکتا کیونکہ انگریزی مین بقول سید محمود کے کوئی

Material machine

(میٹیریل مشین) نہ کہے گا - یہ آخر آپنے کونسا کارخانہ کھولا ہی جسمین ایسی بندشین اور ترکیبین ڈھل کر نکلتی ہین - غالباً دیگر اسرار کی طرح یہ بھی انسانی نگاہون سے پنہان ہی

فہمائش نمبر ۳۲- آپ ایک مقام پر نہایت وحشت کے لہجہ مین فرماتے ہین کہ "تفنگ کے پینے سے انسان کی چال کو کیا علاقہ مگر صرف اسوجہ سے کہ بندوق بھی چلا کرتی ہی اسے موزون کر دیا" مین پوچھتا ہون کہ "اسے" کی ضمیر کس لفظ کی طرف پھرتی ہی - الفاظ کی ترتیب سے تو ظاہر ہی کہ "اسے" "بندوق" کے لیے استعمال کیا گیا ہی لیکن یہ آپکا مطلب نہین ہی - بندہ نواز ایسی نحو و صرف کی جاہلانہ غلطیان کرنا شان مولویت کے خلاف ہی - دیکھئے اس آخری جملے کو یون لکھنا چاہیے تھا "مگر صرف اسوجہ سے کہ بندوق بھی چلا کرتی ہی ایسا موزون کر دیا گیا"

فہمائش نمبر ۳۳- ایک مقام پر آپکے شیشہ فکر سے یون شراب سخن ٹپکی ہی کہ اسکے معنے شاید یہ سمجھے جائین کہ "محل کے بنتے ہی جام شراب کا دور چلنے لگا" یہ "جام شراب کا دور چلنا" خاص دیہات کی فصاحت ہی - اگر اہل لکھنو اس خیال کو ادا کرینگے تو یا یہ کہین گے کہ "محل کے بنتے ہی جام چلنے لگے" یا یہ کہین گے کہ "شراب کا دور چلنے لگا" آپ کو شاید یہ شعر یاد نہین

ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

آپکے نزدیک یہ کہنا چاہیے تھا "دور ساغر شراب چلے"

فہمائش نمبر ۳۴- آپ شتر گربہ سے بہت بھڑکتے ہین مگر آپکے ذیل کے فقرے مین دونون ساتھ ساتھ بلبلا رہے ہین آپ فرماتے ہین "اگر درخت کا آنا محمود اکا آنا نہین تو پھر جا الماس کیون ملی کیونکہ وہ تو کشتی مین ہی اور ابھی نہین آئی ہے" اول تو تمام جملہ اونٹ کے دہان کی طرح کا واقع ہوا ہی اسپر شتر گربہ "اور ابھی نہین آئی ہے" سے نجات پانا منظور رہے تو اس جملے کو اسطرح لکھئے "اگر درخت کا آنا محمود اکا آنا نہین تھا تو پھر جا الماس سے کیونکر ملی کیونکہ وہ تو کشتی مین تھی اور اسوقت تک نہین آئی تھی"

فہمائش نمبر ۳۵- آپ اس سے بڑھکر شرمناک غلطی ملاحظہ ہو آپ تحریر فرماتے ہین کہ "تیر لگا دل تو چونکہ آدھی پتھر کی ہوئی تھی اسلیے گران ہوئی الخ" کیون صاحب یہ "تو چونکہ" کس جانور کا نام ہی - یہ تو شتر گربہ بھی نہین ہی یا محض "تو" لکھیے یا صرف "چونکہ" لکھیے - یہ دونون کا اجماع کیا معنی رکھتا ہی - یہ تو وہی ہی کہ جیسے "چون چون کہ" لکھیے - دیکھیے اہل زبان اس جملے کو اگر لکھین گے تو یا اسطرح لکھین گے کہ "تیر لگا دل تو آدھی پتھر کی ہو گئی تھی الخ" یا اسطرح کہ "تیر لگا دل چونکہ آدھی پتھر کی ہو گئی تھی الخ"

فہمائش نمبر ۳۶- شتر گربہ پر اعتراض کرتے ہوئے آپ فرماتے ہین کہ "افسوس معلوم ہوتا ہی کہ اس نقصان نے کیسے اچھے شعر کو مٹا دیا"

علاوہ اسکے کہ اس جملے کے آخری فقرے مین حسب معمول آپکے قدیم عنایت فرما حضرت "کو" تشریف رکھتے ہین اس موقع پر "نقصان" کا استعمال میری سمجھ مین نہ آیا - آپ کا مطلب تو یہ ہے کہ اس "نقص" نے کیسے اچھے شعر کو مٹا دیا اور لکھتے ہین آپ "نقصان" کیا یہ آپنے "نقص" کی جمع بنائی ہی - یا کوئی نیا محاورہ ایجاد کیا ہی - آخر آپ کو بے موقع

نمک سلطانی

۱۶-۸-۰۵ ۱۶-۹-۰۶

ملک کے بڑے بڑے طبیبون - ڈاکٹرون سنیاسیون - جوگیون سادھو فقیرون نے ذاتی تجربہ کے بعد قابل قدر تحریرون سے ثابت کیا ہے کہ نمک سلطانی علاوہ ہاضم طعام کا سریع ہونیکے تخمہ بیضہ سوء ہضم - ریاح بواسیر - ورم طحال - قبض - درد جگر - درد قولنج وجع الفواد کا بیحد علاج ہی اور معدے کی خرابی سے پیدا ہونیوالے تمام امراض کیلیے اکسیر الخاصیت ہی اور بوجہ تریاقی اجزا کے ہندوستان مین طاعون و دیگر وبائی امراض سے محفوظ رہنے کیواسطے سریع التاثیر اکسیر تسلیم کیا گیا ہی -

بقول مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب مہتم دار العلوم ندوہ لیسانی سننہ سنز دریہ کی جگہ ساتوین یہ چیز بھی ہر وقت بقدر ایک دو شیشی موجود رہنی چاہیے - قیمت بوتل جسمین ایک پونڈ نمک رہتا ہے عا شیشی کلان عہ شیشی متوسط ۱ر

بے شمار مستند شہادتون مین سے صرف چند اسماء گرامی یہان لکھے جاتے ہین -

استاد الاطبا جناب حکیم محمد عبد العزیز صاحب لکھنوی - جناب حکیم سید عبد الحی صاحب معتمد اصلاح ندوہ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی - خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنو - جناب منشی محمد شہادت علی صاحب ایڈیٹر و سکرٹری آئس فلو سایڈ آئل ملز لکھنو - مہاراج بابا جبیرین پوری صاحب سادھو ہر دوار جنکی عمر اسوقت ۱۱۴ برس کی ہی - حکیم محمد یعقوب صاحب مالک شفاخانہ اکبری و آنریری مجسٹریٹ و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ایلور ضلع کرشنا (جنوبی ہند)

المشتہر
قاری سید میران شاہ سیاح مالک کارخانہ نمک سلطانی امین آباد لکھنو

مثنوی زہر عشق

محبوب قلوب - عاشقون کو مرغوب - دو جانبازون کی داستان ہنسا دینے والی - رولا دینے والی قابل دید ہے - قیمت چار آنہ

المشتہر
محمد رضی الدین از دار الپور ڈاکخانہ امولی پرگنہ سنبل

چیمبرلین کا پین بام

چیمبرلین کا پین بام سے بڑھکر کوئی دوا ایسی نہین ہی جو ہر گھر مین ضروری اور ہر مطلب کیواسطے مفید ہو مثلاً کسی چیز سے کوئی عضو کچل جائے یا مضروب ہو تو فوراً چیمبرلین کا پین بام استعمال ہو اس سے بہت جلد اندمال ہو جاتا ہی - درد کمر اور دیگر اوجاع جو چہرہ مین ہوتے ہین سب کو فائدہ کرتا ہی - درد اگر ہو تو اس دوا کی تاثیر سے فوراً جاتا رہتا ہی - علی ہذا پہلو یا سینہ کے درد مین ایکدفعہ کے استعمال سے شفا ہو جاتی ہی وجع مفاصل سے بہت جلد صحت ہو جاتی ہی - چیمبرلین کے پین بام کی بوتل ہر گھر مین موجود رہنا ضروری ہی - یاد رکھنا چاہیے ایکدفعہ کی استعمال سے شفا کلی ہوتی ہی قیمت عہ ہر سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنو مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دوکان پر جو بمقام نظیر آباد ہی چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے -

لفظ نقصان استعمال کرنے سے کیا فائدہ ہوا اگر یہی حال ہی تو دھوبی زباندانی بے سود ہی دیکھیے اہل زبان یہ مطلب امطلب ادا کرینگے "افسوس معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص نے کیا اچھا شعر مٹا دیا ہی

(باقی آیندہ)

خواجہ حیدر علی آتش

(حال وارد فردوس برین)

نئی تحقیقاتین

مسٹر اودھ پنچ -

[illegible]

ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین

ڈارون کی عقیو[illegible] بیان ہی کہ آدمی بندر کی اولاد ہی میں کہتا ہون سچ ہی مسٹر ملٹن [illegible] یہ دونون صاحب لوگ ہنقام سعزمین درختون پر اس تیزی سے چڑھ جاتے تھے - اور مین نیچے کھڑا یہ دیکھتا تھا سچ ہو تیزی اور یہ پھرتی کچھ مصنوعی حقوق نہ ہی - مین تمہین اپنی جدید تحقیقاتون مین انسے بھی زیادہ حیرت کی باتین سناتا ہون سنیے -

۱ - چوہے مٹھائیون کے کیڑون سے پیدا ہوتے ہین -
۲ - کھیان سنگنے کے کھیتون مین جنم لیتی ہین -
۳ - کتے کیدڑ کی نسل سے ہین -
۴ - مچھلیان بنگالیون کی لیسے تولد ہوتی ہین -
۵ - لکھ[illegible] کا مادہ تیلون پیٹنے سے ہوتا ہی -
۶ - [illegible] انگنا علی گڑھ کالج مین پڑھنے سے آتا ہی -
۷ - تجارت پیسے بیچنے سے آتی ہی -

آپ تو میری ان جدید اور فلسفیانہ تحقیقاتون پر ٹھٹھے اڑائینگے مگر آپ کو معلوم ہو کہ آج جسطرح زمانہ قلابازیان کھا رہا ہی مغربی تہذیب اچھل کود مچا رہی ہی - لوگون کی عقلین بھی پانسون کیا نٹھون کو دیتا ندکو رہی ہین -

یورپ کو جدید تحقیقاتون اور تجسس علوم و فنون نے جو آسمان ترقی پر پہونچایا اور خورشید اقبال آناً فاناً دیکھتے دیکھتے چمکنے لگا تو کچھ کیا تھا - بعض خبطے کے ایشیائی جو مغربون کی عقلین بھی گئین کلبلانے - باپ دادون بلکہ انکے بھی لکڑ دادون کی پرانی کرم خوردہ کتابون کو دقیانوسی صندوقون اور الماریون سے نکال نکال کر لگے پیتر سے بدلنے کہ ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین - ہم نہین تو ہمارے دادا کے لکڑ دادا کے خالو ابا کے نانا کیا نہین جانتے تھے ہمارے ہان کونسی چیز کونسا علم نہین تھا ہم کہان نہین پہونچے

ہمنے کیا نہین کیا - مگر ہان آج جو کچھ کہو بجا ہی - مگر اب ان اول جلول فکرین اور جاکڑ قصون کو سنتا کون ہے بیان تو کر دکھانے کی شرط ہی - آئے دن نئی گپ نئی چالان چاہیے - فلسفہ جدید و فلسفہ قدیم کے جوڑ بند جدید تحقیقاتون کیل کانٹے معتبر تاریخون کے پرخچون اور نیو سائنس کے مضبوط رسون سے جب تک باتین جکڑی نہون پایہ اعتبار سے بالکل گری سمجھی جاتی ہین - کوئی تین کوڑی کو بھی نہین پوچھتا مگر جنت دنیا اخالی نباشد - کوئی نہ کوئی خدا کا بندہ ہندوستان جنت نشان مین ایسا اٹھ ہی کھڑا ہوتا ہی جو اپنی ایک انوکھی گپ سے سارے یورپ کی جدید تحقیقات کی ناک ایسا کان تک کاٹ ڈالتا ہی -

دیکھیے نہ چاہیے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہین گزرے کہ کسی دلی والی اخبار نے ساری دنیا کی آنکھون مین خاک ڈال دی اور وہ جدید تحقیقات کی ہی کہ اگر سارا عالم نہ چکرا جائے تو پھر ہمارا ذمہ

ہندو مسلمان - عیسائی - یہودی - سب نے بھنگ کھائی اور خواہ مخواہ یہ مان لیا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام میدان کربلا مین یزید کے ہاتھون قتل ہوے اور رسول خدا کا سارا کنبہ برباد و تباہ کر ڈالا گیا - حالانکہ دلی والے اخبار کی جدید تحقیقات سے یہ سخت غلط ہی - حضرت امام علیہ السلام ہرگز کربلا مین شہید نہین ہوے - بلکہ قسطنطنیہ چلے گئے اور وہین آپ نے انتقال فرمایا - اب کہیے ہماری دلی والے اخبار نے کیسی کہی اور کتنی کہی - جناب بندہ علم دیا ہی - یہ کسی کے حصے مین نہین - تمام دنیا کیسی فاش غلطی مین پڑی تھی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو زبردستی شہید سمجھی تھی

خیر وہ جسطرح ہو - بندہ درگاہ آپ کے خادم نے بھی اپنی کئی برس کی کتب بینی اور گوشہ نشینی کے بعد یہ تحقیق پتا لگایا ہی - کہ عمارت تاج آگرہ اور جامع مسجد دہلی یہ دونون عمارتین خاص اکبر کی بنوائی ہوئی ہین اور بعد اختتام کام اکبر اعظم نے سفر یورپ کیا اور وہان نیولین بونا پارٹ سے مقام [illegible] واقع فرانس مین ایک عظیم الشان جنگ ہوئی - فیضی - راجہ ٹوڈر مل سا اور مان سنگھ گرفتار ہو گئے اکبر سخت زخمی ہو کر مکہ معظمہ چلا گیا - اور وہین خانہ کعبہ کی سیڑھیون پر گر کر مر گیا چنانچہ سعد الجبل کے دامن وادی کارقی مین اسکا ایک رفیع الشان مقبرہ ہی - مگر اب چونکہ راستہ کسی کو نہین معلوم ہی اسلیے کوئی جا نہین سکتا -

دوسری تحقیقات سنیے

یعنی جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ نوجوان جاہل دماغ جو کتون کے کاٹ کھانے سے مر جاتے ہین اور ریتیلی زمین

مین دفن کر دیے جاتے ہین رہ اکیس دنون کے بعد پھر زندہ ہو جاتے تھے مین - اور زمین کے اندر ہی اندر ناخنون سے کھود کر کسی دوسرے شہر مین چلے جاتے ہین اور وہان [illegible] کے بعد دنیا کو اپنی [illegible] ان سے چٹکیان لکھا [illegible] ہین حیرت ہے اور سخت حیرت ہی

راقم -

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

مسٹر [illegible] - ایم - اے - [illegible]

بیٹھے کی بیگار

عاشق سے انگشت حنائی کا خیال چھوڑانا اگر دوست ناخن جدا کرانا ہی - [illegible] سے گیسوے مشکین کی پریشانی دکھانا - گریبان صبح چاک چاک کرنا ہی تو [illegible] کے قلوب [illegible] سو برس کے بعد کرزن گزٹ کی یہ جدید تحقیق کہ حضرت امام حسین معرکہ کربلا مین شمر کے ہاتھون نہین شہید ہوے بلکہ حرہ کی سازش سے قسطنطنیہ بھاگ گئے [illegible] خارش کی حیرت زا مماثلت ہی جنکو برسون شیرینی کھلا کھلا تھپکی ہی مین تسکین پیدا کرائی گئی اور جنکا [illegible] کے برابر پڑ رہا ہو جب شیعہ سنی مسلمان عالمین [illegible] بہ نسیہ گزاشتن کے مذہبی اصول اور امتداد زمانہ کی کلی [illegible] وحکایات کی تقدس - اور دنیا بھر کی تصدیق سے نا کا جو [illegible] بخیہ مستحکم اور مضبوط ہوتا گیا ہو تو اب اسکو [illegible] سلائی سمجھ کے ادھیڑنا مفت خدا بیکاری کا شغلہ [illegible] انقلاب قلوب کا جھگڑا چھیڑنا - اور کچھ نہ سہی لا حاصل اور مفضول خاطرون کو پریشان کرنا ہی کیا معنی کہ واقعہ اگر نفس الامر نہ سہی خیالی ہی سہی خیر بھی مضے ما مضے کا چا [illegible] قامت خوش سے دلون کو لبھانے والا صرور ہی بر عکس اسکے اگر سرسے زمین کھود کے خاک بیزی کر کے بمصداق کوہ کندن وکاہ نہ بر آوردن یہ واقعہ فرضی اور خیالی ثابت بھی ہوا تو مسلمانون کے بہت سے کامون مین انقلاب عظیم ہوگا - تعزیہ دار تعزیہ ساز - مرثیہ گو اور مرثیہ خوان - حدیث خوان - رونے رولانے - رونی صورت بنانے والے میر لکائی کی علی غول کی پلٹن - سبھی ساون کے درزی ہونگے شعرا کی تاریخین نہ مہی سخن آفرینیان مثل

سرجدا شد از حسین گشت تاریخ انکار

ہم ز حرف بے نقط واز حروف نقطہ دار

یا لب تشنہ رفت ساقی کوثر از ین جہان

اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نہ ماند

خبرین

۱۵۔ اگست۔ لندن۔ پورٹسموتھ کی تازہ خبرون مین بیان ہو کہ کل وکلاے مطلق نے شرائط ۲۔ اور ۳ کا فیصلہ کیا جنکا تعلق تخلیہ منچوریا اور وہان کے حقوق سے دست برداری اور چینی مشرقی ریلوے کے واگذار کرنے سے تھا جو ہاربن کے جنوب مین ہی۔

روسیون کو کوریا مین جاپانی قوم کی دفعہ سے بہت بڑا فائدہ پہونچیگا۔

پورٹسموتھ کے ایک مراسلہ مین بیان ہو کہ بظاہر چینی ریلوے کی دفعہ کا تصفیہ کل نہین ہوا اسکی نسبت بعد کو بحث کرنے کیلئے قرار پائی۔ منچوریا مین بحالی انتظام کا فیصلہ ہوگیا۔

چوتھی دفعہ جسکا تعلق روسی پٹہ پورٹ آرتھر اور ڈالنی اور بلو جزائر سے ہو وہ بھی منظور ہوگئی ہو۔ اس دفعہ کو پورٹ آرتھر اور ڈالنی سے کوئی واسطہ نہین ہو جو ایک علیحدہ دفعہ مین مندرج ہو۔

گورنمنٹ سینٹ پیٹرسبرگ پیداوار فصل کی خرابی اور منچوریہ فوجی ضروریات کی وجہ سے ملک روس سے برآمد غلہ کی روک تھام کر رہی ہی۔

ہمکو نہایت خوشی سے معلوم ہوا ہی کہ لارڈ کرزن کو حال کے عارضہ لاحقہ سے افاقہ کلی حاصل ہو گیا ہے۔

۱۶۔ اگست۔ لندن۔ دفعہ ہفتم جسکا تعلق سنگھالین سے تھا کل آمیز بحث ہوئی۔ لیکن چونکہ اس معاملہ مین خلاف ہوا یہ بات قرار پائی کہ پہلے اور دفعات کی کارروائی ہوئی پھر دفعہ ششم کا فیصلہ ہوا۔

جس اطلاع کا صلح کی گفتگو سے تعلق تھا اسکی طرف داری نوعیت سے الجھن پیدا ہوئی۔ وکلاے مطلق نے اطلاع دی کہ ایک دفعہ کا فیصلہ ہوگیا لیکن یہ نہین بتایا کہ اسکا تعلق کس معاملہ سے ہی۔

جو دفعات ابتک منظور ہوئی ہین اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ حسب ذیل ہین۔

اولاً۔ کوریا مین جاپانیون کی افضلیت تسلیم ہونا۔ ثانیاً جانبین کا منچوریا کو خالی کردینا۔ ثالثاً جاپانیون کا منچوریا مین چین کی شہنشاہت اور انتظام کا بحال کرنا۔ رابعاً جانبین کا چین کی سلیمت کو ملحوظ اور اسکا دروازہ کھلا رکھنا۔ لیاؤ تنگ مین روسی صدر مقام کی حوالگی جسمین پورٹ آرتھر۔ ڈالنی۔ بلونڈی۔ اور الیٹ جزائر شامل ہین۔ پانچوین دفعہ متعلقہ سنگھالین التوا مین رکھی گئی۔

پورٹسموتھ مین امید صلح قوی ہوتی جاتی ہی۔

۱۶۔ اگست۔ لندن۔ جاپانیون کے ندلٹلا بیڑہ نے ۱۳ ماہ حال کو آن روسی جہازون پر حملہ کرکے انھین منتشر کردیا جو تاتاری اسٹریٹ مین لیمار یا پوائنٹ کی حفاظت کر رہے تھے۔

واشنگٹن سے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے بیان کیا ہو کہ چینی امریکا کے مال سے جو بائیکاٹ کرتے ہین وہ چندان سخت نہین۔ اس کارروائی کا اثر شنگھائی مین زیادہ ہوا ہی اور کانٹن اور دیگر مقامات مین اسکو ناکامی ہی۔

۱۷۔ اگست۔ لندن۔ امید کیجاتی ہی کہ دفعہ نہم جسکا تعلق تاوان جنگ سے ہی آج پیش ہو ضرورت ہوگی کہ اس معاملہ مین سینٹ پیٹرسبرگ سے استصواب کیا جائے۔

روس نے دفعات ۷ و ۸ کی منظوری سے منچوریا مین اپنی ڈلوا اخری [illegible] ایک نقش قدم ہوکر دیا ہی اور ڈالنی کی آزاد بندرستانی [illegible] کا دروازہ بند کردیا ہو جسپر آسنے الکھون [illegible] صرف کئے تھے اور صرف ایک جنگلی ریلوے رہنے دی ہی جو پورٹین سے ہوتا ہوا [illegible] کے بڑی سڑکون سے ملاتی ہی۔

صلح کانفرنس نے دفعات ۔۔ کو جنکا تعلق چینی ریلوے سے ہو آسمین ایک بات ستثنیٰ کی گئی جسمین زیادہ تر محنت اور عرقریزی کی حاجت ہی۔

کانفرنس نے آج صبح کے وقت تاوان جنگ کی دفعہ پر بحث کی لیکن اتفاق رائے حاصل کرنے مین اسکو ناکامی ہوئی اور یہ بحث عارضی طور پر علیحدہ رکھدی گئی۔ پھر پناہ گزین جنگی جہازون کی حوالگی کا معاملہ زیر غور لایا گیا۔

۱۸۔ اگست۔ لندن۔ صلح کے با اختیار وکلا نے دسوین شرط سے اختلاف کیا جسکا تعلق پناہ گزین جنگی جہازون سے تھا انھون نے گیارھوین شرط سے بھی اتفاق نہین کیا جو مشرق بعید مین روسی جہاز رانی کو محدود کرنے کی بابت تھی۔

کل شب کو پورٹسموتھ مین تمام روسی سفارت کا ایک طولانی مذاکرہ شروع ہوا۔ بیان کیا جاتا ہی کہ حصول مصالحت کے معاملہ مین روس کو کیا دینا چاہیے۔

مارکس اویاما اور تمام جاپانی جنرلون نے شہنشاہ جاپان کو عرضداشت بھیجی ہی جسمین بیان کیا ہو کہ ہماری فوجین غنیم پر ایک کچلنے والی ضرب لگانے کی بجد متمنی ہین اور انکی درخواست ہے کہ زبردست شرائط کئے جائین۔

۱۹۔ اگست۔ کلکتہ۔ بیان ہی کہ مصالحت کے امکان نے صلح کی امید تابان کردی ہی روس سنگھالین پر بایں اقرار جاپان کی انسری تسلیم کرے گا کہ وہ مقام جنگی کامون کے واسطے مستعمل نہو اور ماہیگیری اور تجارت کے حقوق دونون کو مساوی طور پر حاصل رہین۔ جاپان بمقابلہ لیاؤ تنگ اور پورٹ آرتھر کے پٹے لینے اور چینی مشرقی ریلوے اور اُس معاوضہ کے حاصل کرنے کے جو روسی قیدیون کے گزارہ کے لیے دیا جائیگا تاوان جنگ کو چھوڑ دے گا۔ (اودھ اخبار)

پانیر لارڈ کرزن کے استعفا کی نسبت ڈیلی ٹیلیگراف کی رائے کی تردید کرتا ہو کہ جب طرح طرح کی مشکلات کا سامنا تھا تو لارڈ موصوف نے استعفا دیا نہین اب کوئی وجہ استعفا کی نہین ہو سکتی۔ اگر علالت اسکی وجہ سے قائم کیجائے تو لارڈ موصوف سوم مرتبہ بار بین جب ولایت سے تشریف لائے تھے تو اس سے بھی زیادہ علیل تھے۔ بظاہر کوئی وجہ مستعفی ہونیکی معلوم نہین ہوتی۔

تقسیم بنگالہ کے خلاف ۷۔ اگست کو کلکتہ کے ٹاؤن ہال مین جم غفیر کا جلسہ ہوا تھا اسمین ایک لاکھ روپیہ سے زائد چندہ ہوگیا۔

مسٹر لٹلٹن نے سر ایم۔ بھاونگری کے سوال کے جواب مین کہا کہ وہ اس امر پر غور کر رہے ہین کہ ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو ساوتھ افریقہ میں ہندوستانیون کے ساتھ جو برتاؤ کیا جاتا ہی اسکی تحقیقات کرکے مفصل رپورٹ کرے۔

اخون عثمانیہ نے یمن کے مفسدین کی ۱۶ جمادی الاول کو قرار واقعی سرکوبی کردی۔

افواج منصورہ کے مخاصرہ پر باغی علاقون سے قریباً سات ہزار کو کے مشہور باغیون نے سفید جھنڈا [illegible] جو قبولی اطاعت اور طلب امان کی علامت ہی قریب تھا [illegible] اور بانیان کے مفسدین نے سب سے پہلے بس فوج سے مقابلہ کیا تو انکا [illegible] بھی بہت مارا گیا۔ اسکے بعد ایسے سیدھے ہوگئے کہ جتنے کان بھی [illegible] حجاز سے ملبت کو ریلوے لیجانیکی تجویز حسب فرمان حضرت جلالتمآب پاس ہوگئی اور سروے کرنیوالے وہان بھیجے گئے ہین امید ہی کہ دس ماہ تک سب تیاری ہوجائیگی کیونکہ راستہ بالکل ہموار ہی۔

آثار قدیمہ کی کھود نیوالی جرمن کمپنی کے آدمی ۵ پرانے مقامات مین کھدائی کر رہے ہین جو علاقہ مصر سے متعلق ہین۔ زیادہ تر اشمونین جیزہ۔ بوصیر کے کھنڈرات کھودے جا رہے ہین۔

تجربہ چھاونی بریلی نے بذریعہ ایک پمفلٹ اعلان کیا ہے کہ نیشکر کی پتی چھلکے وغیرہ کی ۳۔ انچ موٹی تہ مکان مین بچھا کر اسمین آگ لگا دو مکان بالکل صاف ہو جائیگا۔ اسکے شعلے تو بھڑکتے نہین مگر گرمی بہت ہوتی ہو۔ چھ مین چھیالیس مکان صاف ہوگئے۔

منیلا کے بورڈ صحت کو یقین ہو کہ اسنے روشنین شعاعون سے جذام کا علاج دریافت کرلیا ہی۔ گذشتہ چھ ماہ مین ۵ کیسون پر تجربہ ہوا۔ سب مریضون کی حالت مین ترقی ہوئی۔ اور چھ بظاہر صحتیاب ہوگئے۔ (ماخوذ از وکیل)

شاہ کابل کے سوتیلے بھائی سردار حیات اللہ خان گورنر ترکستان اپنے علاقہ کے قلعون کو مضبوط کر رہے ہین۔ دریاے جیحون کی مختلف چوکیون تک سڑکین تیار کیجا رہی ہین اور احکام جاری کئے گئے ہین کہ ان چوکیات کی فوج ماہواری بدلتی رہے۔ مبادا زیادہ قیام سے افغانی دستے روسی سوجرون سے سازکر جائین۔ بداذی کوکا مین ایک جدید چھاؤنی ڈالی جائیگی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بدخشان

مسٹر لافر کی رباعی

تعلیم کا ہو رہا ہی گھر گھر چرچا | لیتا ہی نئے تال کی ہر اک طبلا
پردے مین درد تار سی ہوتا ہین اسناے | جب باجے تھلے تو یہ گھونگھٹ کیسا

رنگِ بہار رنگِ سخن ہی نسیم کا
ہر صفحہ مثنوی کا چمن ہی نسیم کا

انصح الفصحا حضرت اودھ پنچ ۔ دام ظلہ ۔ آج مجھے ایسا غصہ آیا ہی کہ کچھ نہ پوچھئے ۔ جی مین آیا کہ کسی ایرا غیرا کی گردن لون ۔ ایک جا نکلو ہشو ماچھی تو اسکی گردن چھوٹی تھی ۔ شیر کے پنجے مین مینڈکی کیا دبے ۔

پنچ ۔ خیر ہے ۔ خیر ہے ۔

راقم ۔ جی نہین شر ہے ۔ آج شاعری کو دیکھتا ہون تو لکھنو کی ایک سڑک پر بیٹھی رو رہی ہے ۔ ہچکی بندھی ہوئی ۔ ہچکیون سے سانس کا یہ حال تھا جیسے تھر کے روڑ دن پر انگ انگ کے گاڑی چلے ۔ پیٹ لہار کی دھونکنی ۔ آنکھین جیسے سیپی ٹپکتی ۔ پوچھا ۔ آخر کیون روتی ہو ۔ کیا جوگ پڑا ۔ کون آفت آئی ۔ کسی نے مارا ۔ پیٹا ۔ نوچا ۔ کھسوٹا ۔ یہ ہوا کیا ۔

شاعری ۔ اے ہے اس اُجڑے شہر مین اب کوئی نہین رہا میرا گلا کند چھری سے ریتا جاتا ہی ۔ روتی ہون ۔ بلبلاتی ہون چیختی ہون ۔ چلاتی ہون ۔ مگر کسی کے کان پر جون نہین رینگتی ہے

راقم ۔ وہ کند چھری سے ریتنے والا کون ہی ؟

شاعری ۔ کیسے کہون ۔ وہ تو جو ہی وہی زباندانی کا مدعی ہی ۔ وہی شاعر بن بیٹھا ہی ۔ ادھر شاعر ۔ اُدھر شاعر ۔ یہ اُستاد ۔ وہ اُستاد ۔ جدھر دیکھو شاعرون کی کل بڑے مین جیسے برسات مین کیڑے ۔

راقم ۔ تمھاری دولت بڑھ رہی ہی ۔ اسمین رونے کی کیا بات ہی ۔

شاعری ۔ دولت ! اے یہ نوچنے نوچنے کھسوٹنے لیتے ہین یہ ہی پچھلی دولت کو بھی خاک مین ملائے دیتے ہین ۔ اناڑیون کے ہاتھون میری جان عذاب مین ہی ۔ کوئی جنگلی ہانک لگاتا ہی ۔ کوئی دہاتی بولی بولتا ہی ۔ رباعی

> آنانکہ بہ راہ جہل سر گردانند
> قدر من و عزت سخن کے دانند
> خاکے است کہ بر سر سخن کردہ فلک
> آن گرد کہ از کتاب می افشانند

راقم ۔ یہ تو سچ ہی ۔ لونڈون نے مکتب چھوڑا ۔ اور میان حالی پانی پتی کو اُستادمان کے لگے بے تکی اُڑانے ۔ وہ تو شعر کے الفاظ یون جوڑتے ہین جیسے اناڑی درزی کا لونڈا گدڑی کے ٹانکے ۔

شاعری ۔ جی ہان ۔ اسی کا تو رونا ہی ۔ اور تو اور میان شرر کو دیکھو ۔ چلے نسیم پر حرف رکھنے ۔

راقم ۔ اُنہہ ۔ شرر اور نسیم ۔ چھوٹا منھ بڑی بات ۔ نسیم ہوا کہ شرر ذرا سی چنگاری ۔ ہوا کے چلتے چنگاری کی ہستی ہی کیا ۔ ؎

> پر بلندان سخن نسبوے خود است
> تف بہ روے فلک بہ روی خود است

شاعری ۔ کچھ ہی ہو ۔ مین تو اب لکھنو چھوڑ دون گی کسی گانون مین جا رہونگی ۔ وہین کی ہو رہون تو دم سنسٹے سے میری جان چھوٹے ۔ جب دہاتی لکھنو والون پر منھ کو آنے لگے اور لکھنو والے شربت کے سے گھونٹ پی گے جب سادھم کے ٹھنڈے جی سے اوکھیان سننے لگے تو بات ہی کیا رہی ۔ بس بس مجھے تو اب یہ بولی پسند ہے

۱ ۔ میان نسیمؔ یہ ہم اعتراض کر بیٹھین
(اعتراض کر بیٹھے)

۲ ۔ گجب کی بات ہی پو کا ہم آج کر بیٹھین
(غضب کی بات ہی یہ کیا ہم آج کر بیٹھے)

ماسا اور کیفیت امید و بیم پیدا ہوتی ہی جو عموماً بچون کو دیکھکر مشتعل ہوا کرتی ہی پس ایسے موقع پر خیال کرنے کی بات ہی کہ کسقدر بعید و بیشمار خیالات نہ پیدا ہوتے ہونگے اور یہ خیالات ظاہر ہی کہ صرف اُنھین چیزون سے نہین پیدا ہوتے جو پیش نظر ہوا کرتی ہین اور نہ اُس خزان سے جو اُس سمان کی گھات مین لگی ہوتی ہی بلکہ وہ بڑھکر انسان کی زندگی سے مشابہت اور مماثلت پیدا کرتے ہین اور ہمارے سامنے بیم و رجا کے تمام خیالات پیش کرتے ہین جو ہماری مخصوص حالت کے مناسب ہمارے دل مین جاگزین رہتے ہین اسی طرح تخیل خزان کا حسن بھی پیدا کرتی ہی

جس چیز سے تخیل مشتعل ہوا کرتی ہی اُسی سے جذبات حسن یا متانت مشتعل ہوتے ہین ۔

پس تمام عادات کی تاثیرات کا یہی حال ہی یعنی کوئی شخص ایسا نہین ہے جسکو کوئی نہ کوئی سمان ۔ آہنگ یا کتاب پسند نہو اور اُسکے تعلق سے لطف مین حسن یا شوکت مین ترقی نہ ہو جاتی ہو ۔ جس گھر مین کوئی پیدا ہوا ہو یا جس مدرسے مین کوئی پڑھا ہو اور جہان بچپن کی چہل پہل کا زمانہ کٹا ہو ممکن نہین کہ اُدھر ہو کر وہ گزرے اور اسکی جانب مڑ کر ایک نظر نہ دیکھ لے جو خیالات شوکت سنجیدگی یا حسن سے پیدا ہوتے ہین اُنکا یہ حال ہی کہ اُنمین وہی باتین ہوا کرتی ہین جو کسی کسیطرح کی محبت یا دیگر جذبہ دلی پیدا کرین اور نہ صرف وہی کیفیت پیدا ہوتی ہی جسے ہم تاثیر حسن یا رعب کہتے ہین بلکہ اس تسلسل کا ہر خیال کوئی نہ کوئی کیفیت جداگانہ رکھتا ہی ۔

۳۔ سُننو جو جائے کے تو ہم اپنی لونڈن مان
سنی تو ہین لونڈن مین

۴۔ یہی سے کھوار ہم اپنا مجاج کر بیٹھن
خوار مزاج کر بیٹھے

راقم۔ اے بی۔ اعتراض اور آج کا قافیہ کیسا؟

شاعر کی۔ وہان مین ضاد ہوتا ہی کون ہے۔ یہان کا صیحح لفظ اعتراج ہی ہے۔ یہ آج کے ساتھ قافیے مین کیا برا لگی ہے۔ اور بھی سنو جسکے یہ اشعار ہین وہ میان حالی کا شاگرد ہے۔ قہ قہ قہ قہ!

راقم۔ وجوہ معقول ہین۔ مگر مین پوچھتا ہون تمنے لکھنؤ چھوڑنے کی کیون ٹھان لی۔ شہر مین بہتیرے پڑے ہین جو کہین جھپٹ پڑے تو وہ گت ہوگی جو شکاری کتون مین لومڑی کی ہوتی ہے۔

شاعری۔ آخر کس دن چھٹینگے۔ سنا نہین۔ لوگ کہتے ہین "صد الانس و جانی" غلط ہے "سمان" جب تک باندھنے کے ساتھ نہ ہو غلط ہی۔ یائے نسبتی متروک۔ وہان کا سمان ہی کچھ عجیب تھا۔ یون کوئی نہ بولے مین نہ مانونگی گنواری بول چال اچھی۔ وہان کوئی ٹوکنے والا نہین جو کچھ بولو سب صحیح۔ بس لکھنؤ کو سلام ہی۔ اپنے تھاپنا مجھے منظور۔ مگر چار ہونگی گانون ہی مین۔

راقم۔ اتنی گھبراہٹ کیا ہی چکبست تمہارے پلے پڑے ہین اودھ پنچ تمہاری مدد کر رہے ہین ع
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

شاعری۔ اور یہ تمنے سنا ہی نہین۔ کہتے ہین نسیم کا یہ مصرع غلط ہے اسمین خوشخبر صحیح نہین۔ خوشخبری صحیح ہی۔ ع
مشتاق کو خوش خبر سنائی

راقم۔ چہ خوش! زبان دہ ٹھہری بڑھیا کا سوت ٹھہرا کہ کاتا اور لے دوڑی۔ ع بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے
یہ زبان ہی اور یہ لکھنوی زبان۔ کچھ ہنسی کھیل نہین ہے خوشخبر صحیح فصیح۔ جسطرح اسے نسیم نے کہا ہے۔ یون ہی صحیح ہے۔ ہر کہ غلط گوید۔ خود غلط گردد۔ قاضی شمس الدین مجلسی کے قصیدے مین مطلع فرماتے ہین س ۵

خوشخبر آمد دماہ نو بہ تحو از ان زعید
بر حباب شگاون یک نیمہ جام آمد پدید

دیکھو نسیم نے جس موقع پر "خوشخبر" کی ترکیب رکھی ہی وہان اسیطرح مناسب ہی۔ اسنے اچھی خبر کے معنی مین اسکا استعمال کیا ہی جسکی ضد ہی "بد خبر" کہین کوئی صاحب اسے بھی "بد خبری" نہ کہدین۔ قہ قہ قہ

شاعری۔ اور ہان وہ تو یہ بھی کہتے ہین کہ نسیم کا یہ مصرع خلاف تہذیب ہے۔

ع فوارہ تو گم خزانہ باقی

راقم۔ جی درست ہی۔ فوارہ۔ تو۔ گم۔ خزانہ۔ باقی۔ ان پانچ الفاظ مین کون لفظ ایسا ہی جو تہذیب کے خلاف ہو۔ یہ کہتا کون ہی۔ پہلے یہ پوچھو کہ کہنے والا شاعر بھی ہے بس بس مولانا روم کی مثنوی تلف کرنے کے قابل ہی۔ اسمین کئی حکایتین تہذیب کے خلاف ہین۔ قاآنی کا دیوان اور مولانا جامی کی یوسف زلیخا، غرض تمام مثنویان اور تمام دواوین جلا کے دریا مین پھینک بہانے کے لائق ہین۔

اخاہ۔ مین سمجھ گیا۔ معترض کا مطلب یہ ہی کہ اس مصرعے کا مفہوم خلاف تہذیب ہی۔ اب مین کیا کہون۔ کس سے کہون کس کا سر اپنے قدمون پر دے مارون۔ کوئی شاعر ہو۔ شاعر کا ادا وہی پردہ ہی جو مین کہون اور وہ سمجھے۔ نسیم نے جس فصاحت سے مطلب ادا کیا ہی یہ لطف سخن اسی پر ختم ہے۔ آخر ترک مطلب کے کیا معنی۔ یہ تو شاعری کا دھرم نہین ہی۔ مین کہتا ہون کہ عورت اور مرد کے عقد کا مفہوم خلاف تہذیب ہے۔ تو بس پردے کی طرح عقد بھی الفقط! قہ قہ قہ

ادھر دیکھو۔ میر حسینی طباطبائی فرماتے ہین۔ رباعی

بوسہ اگر از لبت ربودیم چہ شد | دردست بر اندام تو سودیم چہ شد
خود را بکشی اگر ز مردم شنوی | آن شب کہ من و تو مست بودیم چہ شد

دیکھو نہین۔ ایک الحمد آیا۔ اگر دو مین بھی تہذیب شمار

اشعار شعرائے مستند کے ویسے ہی ملین گے - جانی شاعری مین مطلب کا الفاظ فصیح مین ادا کرنا ضروری ہو - ترک مطلب ٹھیک نہین -

شاعری - ہان خوب یاد آیا - یہ بھی تو کہا ہو کہ "نسیم" کا یہ مصرع بُرا ہے - ع جام اُسنے بھرا کہا بیالے

راقم - اسی سے تو مین کہتا ہون کہ شاعری ٹیڑھی کھیر ہے جب وقت ممیزہ کام ہی نہ آئے تو کوئی معترض ہی کیون بنے نہین سمجھ سکتی ہو تو مین بدون کو مول لے دون - تو بہ توبہ - گلزار نسیم کتنی اچھی ہو - جتنی گنتی خراب ہی جائے کاتبون کی غلط نویسیون سے صدہا الفاظ بگڑ گئے مصرعے بدل گئے الٹ پھیر سے ترکیبون کی کایا پلٹ ہو گئی - چند مطبوعون کی جامین کوئی لیکر دیکھیے نہ لے - بارہ ٹکنی کو آ رسی کیا - وہ وہ اغلاط ملین گے کہ تو بہ بھلی - یہی آفت اس شعر کی ہوئی ہے جسکا یہ مصرع ہو نسیم کا مصرع دراصل یون تھا اور یہی صحیح ہے

ع جام اُسنے بھرا - پیا - کہا لے

دوسرا مصرع اسی شعر کا یہ ہے

دل اُسکا بھرا آتھا جام کیا لے

مصرعہ اول کا مطلب یہ ہو کہ پیالہ بھر کے اُسنے خود پیا اور کہا کہ لے -

بعض کلام صاف تو تھا ... ہی - لیکن کاتب کی غلط نویسی کو نسیم کے ماتھے مڑھنا اور باوجود بیشمار اغلاط کتابت کے تیز سے کام لینا یہی تو اعتراض کا لطف ہو - کیون!

(باقی پھر کبھی)

راقم

شگفتہ ہین مضامین کے پھول سے چمن ہم سے
ہوے رنگین بیان دونون سخن ہم سخن پھلت

بقلم - لکھنوی

ابر بہار وفراق یار

اس نظم کا ... تلسی داس جی کی رامائن کے اس مقام سے لیا گیا ہو جہان مصنف نے سیتاجی اور رامچندر جی کا برسات مین ایک دوسرے سے جدا ہونا بیان کیا ہو اگرچہ تلسی داس جی کا رنگ اور ہو اور یہ ڈھنگ اور ہے -

وہو ہذا

زہے اکرام یزدانی زہے افضال ربانی
زمین پہ کی ہے ابر قطرہ زن نے گوہر افشانی
بساط سبزہ گلشن ہے یا مخمل ہے کاشانی
لباس سبزہ یا معشوق کی پوشاک ہو دھانی
کھنچا ہو بام گردون پر سحاب تر کا دل بادل
اڑھا دی مہر ومہ کو ابر کی چادر نے بارانی
جوانان چمن شاداب ہو کر لہلہاتے ہین
ہوا ہے خودسری مین سرگران ہو سرو بستانی
کسانون کا کلیجہ ہو گیا ٹھنڈا اتقاطر سے
کہ ڈالا ابر تر دامن نے سوکھے دھانون مین پانی
بڑھا دی اور حرص مے کشی اُٹھکر گھٹاؤن نے
ہمارے خشک زاہد کے وضو پر پھر گیا پانی
سبق ملتا ہے ہر برگ شجر سے باب احسان کا
گلستان مین پڑھتے ہے بوستان با خط ریحانی
چراغون پر پتنگے جھک پڑے جل جل کے الفت مین
لگا دی آگ ابر تر نے - جذبہ عشق پنہانی
ہین کانپ اٹھے ہوائے سرد سے عریان بدن مفلس
بجایا رعد نے آواز سے کوس زمستانی
فلک پر ابر باران ہے زمین پر تخم ریزی ہے
عجب چیز آب ودانہ ہے کہان دانہ کہان پانی
زہے قدرت عجب ابر کرم کی آبیاری ہے
لطافت کی ہو ارزانی طراوت کی فراوانی

سینے ہین ہین ہو کر یون خیال قلبدانی مین
سمجھے ہین جو سننے بولنے مین سادہ لوح دہقانی
کبھی ابر سیہ کی تیرگی مین ہے سیہ مستی
کبھی ہے چاندنی کے کھیت سے ہر کشت نورانی
اب ایسے مین ہلال آسمان کی جلوہ افروزی
براے عاشق مہجور ہے تیغ صفاہانی
عروسک ہین عروس لالہ بیکر جنکی غیرت سے
عجب کیا خون تھوکے کان مین لعل بدخشانی
خس و خاشاک سے یون پاک ہے سطح زمین اکثر
مجازی سے کنارہ کش ہو جیسے مرد حقانی
سحاب تازہ رو اس طرح ہرجا گھر زن آیا
ملے اک مرد صالح جیسے سب سے خندہ پیشانی
زمین کو یون طراوت دے رہا ہے ابر پر مایہ
سخی کرتا ہے گویا صاحب حاجت کی مہمانی
بضاعت بلکے نو دولت کا تھوڑے مین اُبل پڑنا
دکھا دیتی ہے برسات مین نالے کی طغیانی
پیادہ پا مسافر اسطرح لت پت ہین کیچڑ مین
مہوس جسطرح پابند لذت ہاے نفسانی
تخالف مین ہے مہر و ابر کی اوقات ان روزون
تلون طبع اکثر جیسے ہون ارکان سلطانی

ہری گھاسون مین یون پنہان ہوے مین راستے ہرجا
چھپالے مرد دانش جسطرح سے ابر نادانی
سحاب تر کا یون فیل سبک رو پال چلتا ہے
نہین رہتا ہے جیسے ایک جا شوق سیلانی
ہوئی ہے کثرت روئیدگی باران رحمت سے
زیادہ علم سے ہوتی ہے جیسے عقل انسانی
زمین شور مین بیفائدہ ہے غلہ پاشی یون
نصیحت جسطرح ابلہ کے دل کی دشمن جانی
چمک جاتی ہے بجلی کوئی دم ابر ظلمت مین
گزر جاتی ہے دو روز خواب مین جون عمر انسانی
گھیرے بادل جھکے پڑتے ہین ایسے تاکسار و پر
کہ جیسے منکسر دکھلا رہا ہو کسر نفسانی
اُمنڈ کر ندیان ملتی ہین یون دریاے اعظم سے
میسر جس طرح ہو با خدا کو وصل ربانی
یون ہی چشمون سے پانی رفتہ رفتہ جمع ہوتا ہے
اکٹھا جسطرح ہو جبہ ہی سے گنج پنہانی
پپیہے مور بگلے شور کرتے صحن گلشن مین
صدا ہے لحن داودی ہے کوئل کی خوش الحانی
پرندے اسطرح ہین چہچہے زن ذکر قدرت مین
تلاوت جسطرح زاہد کرے آیات قرآنی

جب اُٹھا ابر یاد خال مین آنسو نکل آئے
خیال زلف برہم مین ہوئی دل کو پریشانی
نکل کر مہر کیونکر آگ کا شعلہ نہ بنجائے
نہین پہلو مین جب اپنا وہ رشک ماہ کنعانی
شب فرقت مین آئے شمع پر جب وقت پروانے
تو ہم سمجھے کہ گھر مین آگیا غول بیابانی
غرض اپنے کئے پر آپ پچھتا کرتے ہین
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

کامتا پرشاد وبا جیبی - لکھنو

غزل قمر

دل لے کے مکرجانا دلدار اسے کہتے ہین
ہر بات مین عیاری عیار اسے کہتے ہین
کب بادۂ احمر سے دل سیر ہوا ساقی
منہ خم سے نہ منہ موڑے میخوار اسے کہتے ہین
اک طفل برہمن کی الفت مین ہوے کافر
تا عمر نہ یہ ٹوٹا زنار اسے کہتے ہین
کرتا ہے کبھی وعدہ پھر روٹھ بھی جاتا ہے
اقرار اسے کہتے ہین انکار اسے کہتے ہین

ہوتے ہین جیسے تخیلہ انداز و اوا صورتگری و نقاشی یا شاعری یا موسیقی مین ہوا کرتے ہین۔
یہان پر تمام اقسام کی چیزون کے حسن کی نسبت بہت سے مصنفین نے ایسا
خلط مبحث کیا ہے کہ بیجا اور بے ترتیب استعمال بہت سی چیزون کے مخالف پڑا ہے
اسوجہ سے سب چیزین مشکوک ہوگئین پس باقی مصنفین نے صرف ایک
یا دو اجزا کو لیکر خاصہ حسن قرار دیا اور وہ ایک یا دو اجزا ایسے تھے کہ صرف
ایک یا دو ہی قسم پر حاوی ہو سکتے تھے اور اسطرح یہ اصل بناے مذاق جو انسان
کی تحقیقات کی مستحق تھی بے انتہا ذلیل اور خوار حالت مین پڑی رہی۔
ہم بلا پس و پیش کہ سکتے ہین کہ قرب صحت اور غلطی مین بہ آسانی پڑجانیکی وجہ
سے جو ہر مصنف کے کلام مین تھی اور خلط مبحث اور ژولیدہ بیانی کے باعث مجھے اس
بحث مین ایسی دقت پڑی کہ بجز رسالہ النفس ذہن انسانی کے کبھی نہین پڑی تھی[1]
اور میری راے مین بجز کسی قدر علم حرکات و سکون اعضا جانے ہوے اسطرح کی کتاب
کوئی شخص نہین لکھ سکتا ہے کیونکہ عموماً ہر شعبۂ علم مین اسیقدر دقت زیادہ ہوگی جسقدر اُسکے
فروعات مین مداخلت ہوگی۔

تتمہ ابواب ماسبق

فصل اول

اشیای بوقلمونی سرشت سے متعلق

منظر آسمان کی تصویرون مین بوقلمون کی بہ نسبت حسین اور پر شوکت چیزون
کی اصلیت زیادہ خوبی کے ساتھ محسوس ہوسکتی ہے کیونکہ پہلے کی نسبت صرف چند

[1] یعنی رسالہ عصبی تشریح حرکات و سکون اعضا جسمین دماغ کی مختلف اعضا کی افعال کا بیان پہلے پہل کیا گیا منہ

ٹینی مرغی کے خاکی انڈے

کیسی مسیحائی ہے آجاؤ عیادت کو
اب نزع کی حالت ہے بیمار سے کہتے ہین
مردے بھی ہوے زندہ اک حشر ہوا برپا
پامال ہو مین قبرین رفتار سے کہتے ہین
آجاؤ عیادت کو مرتا ہے تمھارے جان
مہمان ہے کوئی دم کا بیمار اسے کہتے ہین

رباعی

جب غیظ سے گرما کے بگڑتے ہین شریر
پھولون کے عوض دہن سے جھڑتے ہین شریر
لیکن یہ نسیم سے بگڑنا کیا خوب
سبحان اللہ ہوا سے لڑتے ہین شریر
(دبیر از جنت)

قطعہ

لوگ لکھیا کے دیا کرتے ہین اکثر گالی
اور گالی بھی وہ بھونڈی کہ خدا شرمائے
مفسد جو نکالے گالی کو مہذب وہ ہے
وہ کمینہ ہے جسے پھر بھی نہ غیرت آئے
(راقم۔ تہذیب کا حامی)

اتحاد کا لٹریچر نمبرا

اپنے منھ میان مٹھو بننا۔ اپنے دہی کو کھٹا نہ کہنا حضرت شریعت چنگاری کی سنت مین داخل ہے۔ اس اصول کو مدنظر رکھکر حضرت موصوف یکم اگست کے اتحاد مین بہ بانگ دہل نعرہ مارتے ہین کہ

"مضامین کی حیثیت سے دیکھا جاے تو اتحاد شاید کسی اور پرچے سے کم نہین ثابت ہوگا.... اسکا لٹریچر بھی خاصہ اور پڑھنے کے قابل ہے" اس لٹریچر کی کیفیت ملاحظہ ہو

اتحاد کے جس نمبر مین (یعنی یکم اگست) اپنی اور اتحاد کی تعریف مین اسقدر نغمہ سرائی بوزن ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ اسی نمبر مین صفحہ ۱۲ پر ایک مضمون "ہندو مسلمانون مین باہمی ازدواج" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ یون تو یہ مضمون شروع سے آخر تک عجیب شان فصاحت سے معمور ہے مگر اسکے چند فقرے ذیل مین بر سبیل اقتباس درج کئے جاتے ہین ناظرین تفنن طبع کے طور پر ملاحظہ فرمائین۔

"سمرو صاحب فرانسیس کی بیگم مسلمان عورت تھی جسکا کلیسہ سردھنہ ضلع میرٹھ مین مشہور عمارت تھی۔" اس مسجع اور مقفیٰ فقرے کے مختلف معنے پیدا ہوتے ہین۔ جو صاحب اسکے تمام معنی حل کرکے بھیجدین انکو اتحاد خریدنے کا چندہ دیا جائیگا۔ لیکن جوابات مع دلائل کے عنایت ہون۔ مثلاً یہ ثابت کردیا جاے کہ آیا سمرو صاحب کی تعریف "فرانسیس" ہے اور اگر ایسا ہے تو فرانسیس کے معنے کیا ہین۔ یا "فرانسیس کی بیگم" بجاے خود ایک جملہ ہے علاوہ برین آیا "سمرو صاحب" مسلمان عورت تھی یا "سمرو صاحب کی بیگم" مسلمان عورت تھی اور اگر سمرو صاحب فرانسیسی تھے تو انکی عورت بیگم کس طرح تھی۔

اب دوسرا فقرہ ملاحظہ ہو۔

"سکندر صاحب مشہور سپہ سالار جو فرانسیسی خاندان سے تھا اور اسکی اولاد مین جاگیر دیہات تاحال موجود ہین مسلمان عورت رکھتا تھا اور تاحال اسی طرح اولاد مین بھی خلط ملط ہے۔ اور اس دورنگی جھول کا اخلاق و ملنساری ہندوستانیون سے ضرب المثل ہے"

صفحہ ۹

نمک سلطانی

۱۶-۸-۰۵ — ۲۶-۸-۰۵

ملک کے بڑے بڑے طبیبون۔ ڈاکٹرون سنیاسی۔ معالجون۔ سادھو۔ فقیرون نے ذاتی تجربے کے بعد قابل قدر تحریرون مین ثابت کیا ہے کہ نمک سلطانی علاوہ ہاضم طعام وکاسر ریاح ہونیکے تخمہ۔ ہیضہ۔ سوء ہضم۔ ریاح بواسیر ورم طحال قبض درد گردہ۔ درد قولنج۔ وجع الفواد کا تیر بہدف علاج ہے اور معدے کی خرابی سے پیدا ہونیوالے تمام امراض کیلئے اکسیر الخاصیت ہے اور بوجہ تریاقی اثر اسکے ہندوستان بھر مین طاعون و دیگر وبائی امراض سے محفوظ رہنے کیواسطے سریع التاثیر اکسیر تسلیم کیا گیا ہے۔

بقول مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم ندوہ انسانی ستہ ضروریہ کی جگہ ساتوین یہ چیز بھی ہر وقت بقدر ایک دو شیشی موجود رہنی چاہیے قیمت بوتل جسمین ایک پونڈ نمک رہتا ہے ۱۲؎ شیشی کلان عہ شیشی متوسط ۸؎

بیشمار مستند شہادتون مین سے صرف چند اسمار گرامی یہان لکھے جاتے ہین۔

استاد الاطبا جناب حکیم محمد عبد العزیز صاحب لکھنوی جناب حکیم سید عبد الحی صاحب معتمد مراسلات ندوہ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ جناب منشی محمد سخاوت علی صاحب منیجر وسکرٹری آنس نادر ہائنڈ آئل ملز لکھنؤ۔ مہاراج بابا اجودھیا پوری صاحب سادھو ہردوار (جنکی عمر اسوقت ۱۱۴ برس کی ہے) حکیم محمد یعقوب صاحب مالک شفاخانہ اکبری و آنریری مجسٹریٹ و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ایلور ضلع کرشنا (جنوبی ہند)

المشتہر

قاری سید میران شاہ سیاح مالک کارخانہ نمک سلطانی
امین آباد لکھنؤ

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کروپ ہر طرح کی کھانسی خراش گلو اور سوزش حنجرہ کی تمام شکایتون مین تیر بہدف دوا ہے خوش ذائقہ ہے اور اس سے صحت یقینی ہوتی ہے یہان کی آب وہوا مین یہ خطرہ کی بات ہے۔ اگر سخت زکام مین غفلت کیجاے تو بہت جلد تپ اور نمونیا ہوجاتا ہے۔ یہ بیماریان ایسے ہین کہ بہت سے اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتے ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجاے۔ عارضہ کی ترقی روکدیجاے چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جزو شامل نہین۔ بچون سے لیکر نوجوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجا سکتی ہے۔ ہر حالت مین تیر بہدف اور پر تاثیر ہے۔ پس ایک بوتل آج ہی خرید قیمت عہ و ۱؎ سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دوکان پر جو بمقام نظیر آباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے۔
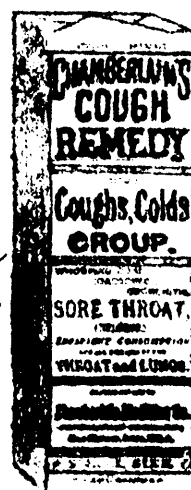
مثنوی زہر عشق

محبوب قلوب۔ عاشقون کو مرغوب۔ دو جانبازون کی داستان۔ ہنسا دینے والی۔ رولا دینے والی۔ قابل دید ہے۔ قیمت چار آنہ

المشتہر

محمد رضی الدین از دارا پور ڈاکخانہ
اسمولی پرگنہ سنبل

اس فقرے کی بندش تو پہلے فقرے کو بھی شرماتی ہی اور اسکے معنی بھی حل طلب ہین۔ اولاً یہ کہ "اولاد مین" "لڑکیان یا لڑکے تو سنے تھے مگر یہان جاگیر و دیہات اولاد مین موجود ہین؟" یہ "جاگیر و دیہات" کس قسم کی اولاد ہین اور کسکی نسل سے ہین اور شاید یہ سکندر صاحب ایتی اولاد مین تا حال کس طرح شامل ہین۔ دوسرے "دور کی جھول" اگر یہ وجود مین آیا اور اگر وجود مین آیا ہی تب بھی اس "جھول" کا اخلاق کیا معنی رکھتا ہی۔ اصل یہ ہی کہ اتحاد اللتر یحر بالکل جھول ہی اور اگر نہین ہی تو امید ہی کہ حضرت شرر کی طبع رسا اسکے کوئی معنی ضرور پیدا کر لیگی۔ آخر مین یہ بھی عرض ہی کہ "اخلاق و ملنساری" کی ترکیب "صرف و نحو کی جا بہا غلطی" کا ایک اعلے نمونہ ہی کہ نہین نیز ہندوستان سے ضرب المثل ہو۔ "عام پبلک" تو ہندوستانیون مین ضرب المثل کہے گی یا "سنایون" کے ساتھ الم کہے گی۔ یہ کس خاص پبلک کی زبان کو اتحاد مین فروغ دیا جاتا ہی۔

تیسرا فقرہ ملاحظہ ہو۔

"مہارانا دھولپور کی مسلمان عورت سے نواب خواجہ محمد صاحب ہوے۔ جو ریاست موصوف کے کاردار (مدار المہام) تھے جنکے صاحبزادے نواب گجرانوالے کر کی نواب رستم علیخان آگرہ مین سکونت رکھتے ہین"

قطع نظر اسکے کہ "مسلمان عورت سے" کی ترکیب کسطرح تہذیب کا ٹینٹوا دبائے ہوے ہی۔ یہ نہین ثابت ہوتا کہ نواب خواجہ محمد صاحب صرف مہارانا دھولپور کی مسلمان عورت ہی سے ہوے کہ مہارانا دھولپور سے بھی انسے کچھ علاقہ ہے۔ آخر مین یہ امر بھی دریافت طلب ہی کہ گجرانوالے کر کی نواب رستم علیخان صاحب آگرہ مین سکونت رکھتے ہین" جو فقرہ لکھا ہی اسمین "کر کی" کے کیا معنے ہین۔

چوتھا فقرہ ملاحظہ ہو۔

"پنجاب کا نامور راجہ سکھون کا مقتدر بادشاہ مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر اپنے مذہب کا کیسا پکا اور سچا پابند تھا لیکن اُنکی مسلمان عورت تھی"

اس فقرہ مین شتر گربہ موجود ہی۔ تعجب ہی تو صرف اسقدر کہ حضرت شرر نے اس "شتر گربہ" کو کیون گلے لگا لیا اور تسیم پر کیون اعتراض کیا۔

(باقی آیندہ)

راقم - آغا صادق

آتش کا خط شرر کے نام

نمبر ۶

فہمائش نمبر ۳۳ - آپ فرماتے ہین کہ "صاف ظاہر ہی کہ پیغام کی جگہ اصل مین "انعام" کا لفظ ہوگا" افسوس کہ آپ کو بھرتی کے الفاظ استعمال کرنے سے سیری ہی نہین ہوتی۔ آپ یہ لکھ سکتے تھے کہ صاف ظاہر ہی کہ پیغام کی جگہ "انعام ہوگا" یہ "کا لفظ" کی کیا ضرورت تھی۔ اگر آپ "انعام" کو لفظ نہ بتلا دیتے تو کیا کوئی اسے "جملہ" خیال کرتا۔ اہا یہ طوالت پسندی کی وجہ ہی کہ آپ کو گلزار نسیم کا اختصار کانٹے کی طرح کھٹکتا ہی۔

فہمائش نمبر ۳۴ - ایک شعر کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ "اس مین مین سمجھتا ہون "زر دستہ" کی جگہ "دو دستہ" ہوگا۔ یہ "مین مین" بھی کیا خوب ہی جب کسی بزخفش کی گردن پر چھری پھیری جاتی ہی تو وہ ایسی ہی آواز نکالتا ہی۔ میرے شفیق ذوق کا مصرع ہی ع تو کہے مین مین کہون مین کی چھری گردن پر

غالباً آپ نے اسی مصرع کا تتبع کیا ہی۔ دیکھئے ایک ذرا سی اصلاح مین آپ کا یہ جملہ درست ہوا جاتا ہی۔ آپ اسے یون تحریر کر سکتے تھے کہ "مین سمجھتا ہون کہ اس مین دو دستہ کی جگہ زر دستہ ہوگا" جاے آستاد خالیست۔

فہمائش نمبر ۳۹ - آپ نادری لہجے مین فرماتے ہین کہ "اس ایڈیشن مین جو اس اہتمام سے شائع کیا گیا ہی ایسی فروگذاشتین ہرگز قابل معافی نہین۔ مگر خرابی تو یہ ہے کہ اصلاحات درکنار اس ایڈیشن مین جہان کہین تصرف کیا گیا ہی اور کسی قسم کی تصحیح و اصلاح کی کوشش کی گئی ہی وہان بجاے بنانے کے شعر غارت کر دیا گیا ہی"

جناب عالی آپ خود ہی انصاف کیجئے کہ اس جملے کی ترکیب کسقدر کاواک واقع ہوئی ہی اول تو دو جگہ "اس ایڈیشن مین" استعمال کیا گیا ہی۔ یہ کتنا بھونڈا معلوم ہوتا ہی۔ دوسری مرتبہ "اس ایڈیشن مین" بالکل بیکار ہی علاوہ برین پانچ سات لفظین اور آپنے بیموقع اور فضول استعمال کی ہین آپ فرماتے ہین "مگر خرابی تو یہ ہی کہ اصلاح درکنار الخ" کیون صاحب یہان "مگر" کی کیا ضرورت ہی۔ اور "مگر" کی دم مین جو یہ پانچ سات الفاظ بندھے ہوے ہین انکی کیا ضرورت ہی کہان تک آپ کو سمجھایا جاے۔ قدم قدم پر ٹھوکر کھائی ہی بہترین طریقہ یہ ہی کہ اصلاح دیکر آپ کا مطلب ظاہر کر دیا جاے دیکھئے فصحاے لکھنؤ اس جملے کو اسطرح ترتیب دینگے "اس ایڈیشن مین جو اس اہتمام سے شائع کیا گیا ہی ایسی فروگذاشتین ہرگز قابل معافی نہین ہین۔ اور لطف یہ ہی کہ جہان کہین اس قسم کی تصحیح یا اصلاح کی کوشش کی گئی ہی وہان بجاے بنانے کے شعر غارت کر دیا گیا ہی" تعجب ہی کہ اس موقع پر آپ نے یہ نہ کہا کہ "شعر کو غارت کر دیا گیا ہی"

فہمائش نمبر ۴۰ - آپ فرماتے ہین کہ "مسٹر چکبست صاحب نے اس نئے ایڈیشن کو خود مصنف صاحب کے اصلی ایڈیشن کے مطابق درست کرکے شائع کیا ہی" "مسٹر چکبست صاحب" کی ترکیب پر تو سید محمود صاحب کا اعتراض مین پیشتر لکھ چکا ہون اور "کو" صاحب بھی حسب معمول اس جملے مین جلوہ افروز ہین۔ مگر سب پر طرہ یہ جملہ ہی کہ "مصنف صاحب کے اصلی ایڈیشن الخ" کیون حضرت یہ مصنف صاحب کا اصلی ایڈیشن کیا شے ہی۔ یا تو کہئے کہ "مصنف صاحب کا ایڈیشن" یا یہ کہئے کہ "اصلی ایڈیشن" دونون کے ایک ہی معنی ہین۔ کیا مصنف صاحب کا کوئی "نقلی ایڈیشن" بھی تھا جسکے مقابل مین آپ مصنف صاحب کا اصلی ایڈیشن پیش کرتے ہین دیکھئے یہ جملہ اسطرح لکھنا چاہئے کہ "چکبست صاحب نے یہ نیا ایڈیشن خود مصنف صاحب کے ایڈیشن کے مطابق الخ"

فہمائش نمبر ۴۱ - آپ فرماتے ہین "مگر حالت یہ نظر آئی کہ جو غلطیان الخ"

بندہ نواز یہ شرفاے لکھنؤ کی زبان نہین ہی سید محمود صاحب فرماتے ہین کہ یہ "پیرا اور خانساماں لوگون" کی زبان ہی شرفاے لکھنؤ یون کہین گے کہ "مگر یہ حالت نظر آئی الخ"

فہمائش نمبر ۴۲ - آپ فرماتے ہین کہ "جو ٹنس پہلے مصرع مین ہی وہی دوسرے مین بھی رہنا چاہیے" کیون مسٹر دیپ آپ ہی کی تقلید ہی؟ یہ "ٹنس" کیا بلا ہی۔ سید محمود صاحب فرماتے ہین کہ فارسی مین اسکا مترادف لفظ "زمانہ" موجود ہی۔ پھر آپ نے خواہ مخواہ انگریزی لفظ کیون استعمال کیا۔ کیا آپ سمجھتے ہین کہ موقع بیموقع انگریزی الفاظ استعمال کرنے سے لوگ اس مغالطہ مین آجائینگے کہ آپ انگریزی زبان سے واقف ہین۔ بندہ نواز آپ کی انگریزی کی لیاقت کا پردہ تو سید محمود کے اعتراضات سے فاش ہو گیا۔ ایک نو آموز انگریزی دان بھی "مسٹر چکبست صاحب" اور "عام پبلک" نہ کہے گا۔ آپنے وہ مثل سنی ہو کہ ایک کوا مور کے پر کھونس کر مورون مین جا ملا تھا۔ اسی طرح آپ اپنے مضامین مین انگریزی الفاظ کھونس کر ثابت کرنا چاہتے ہین کہ آپ کو انگریزی زبان سے بھی مس ہے مگر جو اس کوے کا حشر ہوا اس سے آپ کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

فہمائش نمبر ۴۳ - ایک مقام پر آپ فرماتے ہین کہ "جبتک کوئی اور حرف ربط نہ ملایا جاے مطلب ہی نہین نکل سکتا" کیون صاحب "مطلب" کے بعد "ہی" کی کیا ضرورت ہی۔ یہ تو "کو" سے بھی کوئی تعلق نہین رکھتا کہ آپ کو اس سے انس ہو۔ یون لکھنے مین کیا قباحت ہی کہ "جب تک کوئی اور حرف ربط

نہ ملایا جاسے مطلب نہین نکل سکتا۔"

فہمائش نمبر ۴۵ - آپ ایک مقام پر رقت کے ساتھ فرماتے ہین کہ جس سے اصل مصرع کی فصاحت - بے تکلفی وسادگی جاتی رہی ہی" اس جملے کی ترکیب میری سمجھ مین نہین آئی کیسد بجز۔ دیکھتے ہین کہ انگریزی مین یہ قاعدہ ہو کہ جب چار برابر کے لفظ استعمال کئے جاتے ہین تو آخر مین حروف ربط (یعنی اینڈ) استعمال کرتے ہین - اسی کا تتبع آپنے اردو مین کیا ہی کہ "فصاحت" کے بعد محض ایک خط کھینچ دیا ہی اور "بے تکلفی" کے بعد حرف عطف (یعنی و) لایا گیا ہی۔ انگریزی مین یہ ترکیب عام ہی مگر اردو مین محض غلط ہی - اردو مین ایسے موقعون پر ہر لفظ کے بعد حرف ربط لانا واجب ہی یعنے آپ کو اسطرح لکھنا چاہئے تھا کہ "فصاحت و بے تکلفی وسادگی جاتی رہی" اگر آپ کو یا آپ کے تذکرہ نویسون کو اسمین عذر ہو تو نثر اردو مین یا نظم مین ایسی ترکیب دکھا دین جیسی کہ آپکے جملے کی ہی - بندہ نواز انگریزی کی تقلید فضول ہی۔ انگریزی روش کی پیروی مین آپ اپنی چال بھی بھول جایئے گا - ہاے اس موقع پر مجھے اپنا شعر یاد آتا ہی -

کسی کی جب کوئی تقلید کرتا ہی مین کہتا ہون
ہنسا گل کی طرح غنچہ دہان اسکا دہن بگڑا

فہمائش نمبر ۴۶ - گلزار نسیم کا ایک مصرع ہی کہ ع

قسمت سے مفر ہی اب نہ مامن

اسکے معنی آپ بتلاتے ہین کہ "قسمت سے بھاگ کے بھی کہین پناہ نہین مل سکتی" اور یہی اہل زبان کے محاورے مین بھی ہی - اس فقرے مین دو جگہ آپنے "بھی" استعمال کیا ہی حالانکہ کوئی معنی نہین رکھتا۔ اکثر نو آموز شاعر، جب دیکھتے ہین کہ کسی طرح مصرع کی چول بیٹھتی تو "بھی" لے آتے ہین خیر وہان تو اتنا اطمینان ہو جاتا ہی کہ "بھی" کی بدولت مصرع موزون ہو گیا لیکن آپ کا "بھی" کا ناموزون استعمال گناہ بے لذت سے کم نہین -

فہمائش نمبر ۴۷ - گلزار نسیم کا ایک شعر ہی ؎

چھٹنے کا تو ساتھ ہین بلا عذر
رہنے کا تو بندگی مین کیا عذر

اس نئے ایڈیشن مین یہ مصرع اسطرح چھپ گیا ہی کہ ؎

چھٹنے کا تو ساتھ مین بلا عذر
رہنے کا تو بندگی مین کیا عذر

جسکی آنکھون پر تعصب کے پردے نہ پڑ گئے ہونگے وہ دیکھ سکتا ہی کہ "ساتھ ہین" کا "ہین" نقطہ کا شوشہ (٭) مٹ گیا ہی اسوجہ سے "مین" پڑھا جاتا ہی - مگر آپ مولوی ہو کر اور مسلمان ہو کر حضرت چکبست کو اس نقطہ چینی کا ملزم قرار دیتے ہین کہ انھون نے "ساتھ ہین" کو "ساتھ مین" بنا دیا افسوس صد افسوس ادعائے اتحاد ہو کر ایسی نفاق پسند طبیعت رکھنا آپ ہی کا کام

خیر اس قصے سے تو چندان مجھے مطلب نہین - مین آپ کو یہ دکھانا چاہتا ہون کہ آپنے اس مہمل الزام کو الفاظ کا کیسا بھونڈا لباس پہنایا ہی - آپ فرماتے ہین کہ "ساتھ مین" نے اس بے تکلفی کو خاک مین ملانے کے بعد شعر کو کیسا غارت کر دیا" بندہ پرور یہ خیال اس سے بدتر الفاظ مین نہین ادا ہو سکتا تھا جیسا آپ نے بیشتر لکھ چکا ہون۔ مگر آمد اردو کا نام دیجئے یہ خیال اسطرح ادا کرنا چاہئے کہ "ساتھ مین" کی وجہ سے وہ بے تکلفی خاک مین مل گئی اور شعر غارت ہو گیا۔

فہمائش نمبر ۴۸ - گلزار نسیم کا شعر ہی -

چلتے تھے ادھر سے دو جواری
ایک ایک کی کر رہا تھا خواری

آپ فرماتے ہین کہ پہلے مصرع مین "جاتے تھے" کی جگہ "چلتے تھے" بنا دیا گیا ہی - خدا جانے کون فرشتہ آپ سے کہہ گیا کہ اصل مثنوی مین "جاتے تھے" تھا اور حضرت چکبست نے "چلتے تھے" بنا دیا۔ نسیم خود مجھ سے کہتے ہین کہ انھون نے "چلتے تھے" نظم کیا ہی - علاوہ برین "چلتے تھے" مین کیا قباحت ہی کہ آپ اسقدر گرم ہو کر فرماتے ہین - ایسی اصلاحون سے مثنوی کو بہت برے اور گہرے زخم لگے ہین" ماشاء اللہ آپ کو دعوی زباندانی بھی ہی - ایسے شاید آپ کا یہ خیال ہو کہ "جاتے تھے" کے بدلے "چلتے تھے" کہان کی زبان ہی - مگر یہ خیال آپکا صحیح نہین ہمارے وقت کی زبان تو درکنار - آپکے وقت کے شعرا نے بھی "جاتے" کے بدلے "چلنے" استعمال کیا ہی - نواب مرزا داغ میرے سامنے اسوقت بیٹھے ہین وہ اپنا شعر سند آپیش کرتے ہین ؎

حسرتین لیگئے اس بزم سے چلنے والے
ہاتھ ملتے ہی اٹھے عطر کے ملنے والے

علاوہ برین نسیم کے شعر مین "چلتے تھے" ہی زیادہ فصیح ہی -

فہمائش نمبر ۴۹ - آپ فرماتے ہین کہ "گو انکے علاوہ اس مثنوی مین اور بھی بہت سے شبہات ہین مگر اسیقدر لغزشون کا ظاہر کر دینا مین کافی سمجھتا ہون" کیون حضرت کیا "شبہ" اور "لغزش" مترادف الفاظ ہین کہ آپ دونونکو ایک ہی مضمون مین استعمال کرتے ہین "شبہ" کے معنی تو یہ ہین کہ کسی شے کی نسبت یقین کا درجہ نہ حاصل ہوا اور "لغزش" کے معنی یہ ہین کہ یہ تسلیم کر لیا گیا کہ کسی شے مین عیب موجود ہی مگر آپ نے دونون کو خلط ملط کر دیا ہی - واہ مولوی صاحب واہ

فہمائش نمبر ۵۰ - آپ فرماتے ہین کہ "انکا جوش ممکن ہی کہ ان شبہات کو میرے دل سے مٹا دے" اب اس آخری "کو" کو بھی چھاتی پر پتھر رکھکر سلام کیجئے - اور اپنے جملے کو یون ترتیب دیجئے -

"انکا جوش ممکن ہی کہ وہ شبہات میرے دل سے مٹا دے"

بندہ نواز یہ دوسرا مضمون بھی آپ کا خاتمہ پر آ گیا - سرسری نظر سے دیکھنے سے جو لغزشین دکھائی دین انکے متعلق آپ کو فہمائش کر دی گئی - اس سے آپ کو یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ زندانی کتنی مشکل چیز ہے -

نسیم نے تقریباً پونے دو ہزار شعر کی مثنوی کہی ہی اسمین آپ نے تیس چالیس غلطیان بڑی کوشش سے نکالی ہین - حالانکہ آپکا ایک اعتراض بھی صحیح نہین ہے اور جو کچھ آپ نے لکھا ہی اس سے آپ کی لاعلمی کا اظہار ہوتا ہی مگر آپ کے واسطے یہ امر قابل غور ہی کہ ان دو مضامین مین جنکا حجم ۱۶ صفحون سے زیادہ نہین - پچاس لغزشین موجود ہین - افسوس افسوس

باقی آیندہ

خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی
(حال وارد فردوس برین)

---

(۱) ترکونکی معاشرت معہ (۲) رسالہ تعلیم و آزادی نسوان

نمبر (۱) ایک تعلیم یافتہ ترک کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے (۲۰۶ صفحے) اور (۲) مترجم نے بطور دیباچہ (۴۴ صفحے) تحریر کیا ہی جسمین دکھایا گیا ہی کہ مستورات کو بلحاظ ضروریات زمانہ کس قسم کی اور کس طریقہ سے تعلیم دینی چاہیے اثبات پردہ پر دلائل عقلی و نقلی مشرح بحث کی گئی ہی اور ممالک مغربی مین آزادی نسوان کے نتائج بد بحوالہ محققین مغربی بیان کئے گئے ہین - تقریباً جسقدر تقریرین و تحریرین سر آغا خان - مسٹر بدرالدین طیب جی - مسٹر سید امیر علی - مولوی ممتاز علی و شرر وغیرہ کی خلاف پردہ شائع ہوئی ہین انکے مدلل جواب دیئے گئے ہین عکسی تصویر مسجد حمیدیہ قسطنطنیہ تیار کردہ لندن اور ٹائیٹل پیج مطلا نہایت خوشنما لگایا گیا ہی - کل ضخامت ۲۵۰ صفحے - قیمت ۱۲ علاوہ محصول -

المترجم - محمد حسن خان اسسٹنٹ فنانشل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ و مترجم ترک عبدالرحمانی

منقولات

ہمعصر اودھ اخبار محاورات زبان اور انکے تغیر کے تذکرہ کے ضمن میں گلزار نسیم کی نسبت یون داد انصاف و سخن فہمی دیتے ہین -

گلزار نسیم پر جو سخن پرورانہ حملے کئے گئے ہین وہ منصف اہل مذاق کے نزدیک کچھ وقعت نہین رکھتے اور نہ اس بحث کے طول دینے سے آیندہ کوئی نتیجہ مترتب ہونے کی امید ہے مصنف گلزار نسیم نے جو خیال بندی کی ہے وہ اپنے طرز مین بمنزل ہے اگر زیادہ تر خوبیون کے مقابلہ مین اسمین کچھ نقص ہے بھی تو وہ اسکی مقبولیت کے لیے مانع نہین اور بڑے سے بڑے مصنف کے کلام مین بھی نکتہ چینی ہو سکتی ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ محاورات کا انحصار ہمیشہ کے لیے یکسان نہین ہو سکتا اور ابتک یہی قرینہ رہا ہے اور آیندہ بھی تسلسل رہے گا - ممکن ہے کہ جو زبان اور محاورے اسوقت پسند کیے جاتے ہین وہ دس بیس پچاس برس کے بعد نہ پسند کیے جائیں اور یقین بھی ہوتا ہے کہ اردو زبان ابھی محاورات کا کچھ کچھ روپ بدلے گی - اسوقت جن خفیف خفیف باتون پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ معترضین کی عدم وسیع النظری پر دال ہو - دیکھنا چاہیے کہ گزشتہ شعرا نے اپنی تصانیف مین بعض ان نقائص کو جائز رکھا ہے جنکو وہ دور کر سکتے تھے مگر آیندہ نسلون کی آسانی اور تنفر کے لیے انھون نے اپنے کلام مین بہ صنعت تانیث جائز رکھا - ناواقفان فن اس بات سے واقف نہین ہین " (اودھ اخبار)

نئے اخبارات یا برسات کے حشرات

اکثر اردو اخبارون کے شایع کرنے والے غالباً نہین جانتے کہ ایک لائق اخبار کے جاری کرنے کو کسقدر روپیہ کی ضرورت ہے اور کسقدر لیاقت اور وجاہت اور جامعیت معلومات درکار ہے - یورپ کے اخبارون کا ایک ایک مالک اور اڈیٹر جسطرح علوم و فنون کا پتلا اور امور پولیٹکل اور سوشل اور مارل اور لاجک کا مخزن ہے اسی طرح تمول کے اعتبار سے بھی ممتاز ہے اور بعض مالکان اخبارات تو ایسے مقتدر ہین کہ ہندوستان کے اکثر رئیسون اور سیٹھ ساہوکارون کو مول لیکر چھوڑ دین - لاکھون کی اشاعت ہے اور کرورون کی آمدنی۔

جب ہم بعض ولیسی اخبارون کو مرفہ الحال اور انکے اڈیٹرون کو باکمال دیکھتے ہین تو بہت خوش ہوتے ہین لیکن جب اکثر اخبارون کے مالکون اور اڈیٹرون کو محض بوالہوس اور ساتھ ہی ناعاقبت اندیش پاتے ہین تو افسوس اور تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیسلیے سر پر ایسا بار عظیم اٹھانے کی جرات کرتے ہین جسکی طاقت برداشت انہین نہین ہوتی اور وہ بھی جانتے ہین کہ ہم اس میدان کے مرد نہین ہین لیکن مہوسون اور قمار بازون کی سی ہوس انکو نہین چھوڑتی - جب وہ بڑے بڑے معزز اور کثیر الاشاعت اخبارون کا حال سنتے ہین یا انکے عظیم الشان کارخانے انکی نظر سے گزرتے ہین تو منھ مین پانی بھر آتا ہے اور رال ٹپکنے لگتی ہے اور یہ سوداے خام پکاکر اخبار وغیرہ جاری کر دیتے ہین کہ بس ایک پرچہ کے نکلتے ہی دھڑا دھڑ منی آرڈر برسنے لگینگے اور کھٹا کھٹ چکیں اور نوٹ گرنے لگینگے مگر خود ہی چند روز مین پارے کی طرح گرجاتے ہین اور بلبلے کی طرح بیٹھ جاتے ہین - انکے پرچے محض اس قابل ہوتے ہین کہ صاحب لوگون کے فراغت خانون مین رکھے جائین یا جلد بندون کے پشتون اور مقوون اور پنساریون اور آتشبازون کی آتشبازیون اور گھربھونک تماشا دیکھنے والون کی فضولیون مین کام آئین -

اخبار نکالنے والے اور ایک ٹوٹے پرانے پریس کا چرخا چلانے والے اکثر وہی لوگ ہوتے ہین جنکو گردش قسمت اکتساب معاش سے جواب دیتی ہے - یہ وہی لوگ ہین جو کسب معاش کے سکول مین فیل ہو جاتے ہین - آج ایک پرچہ نکالا جب وہ رزق کے دروازے پاپوش نے ناسور کی طرح بند کر دیا تو پہلے کی گانٹھ کاٹنے کو دوسرا چکمہ دیا جب وہ بھی نہ چلا تو سبز باغ دکھانے کو اور روپے کانٹھا کہ ہم کو بھی دال اور لالہ بدھم لال اور اشرفی دیال کی سسرال یا نواب مرزا جلال کی ناک کے بال ہین - ہمارے یہان ہر قسم کی تجارت کی منڈی کھلی ہے اور جعبت سے تمام تجارتی اشیا کی ایک لمبی چوڑی فہرست دو تین مین داخل کر دی اور خریدار کے لیے انعام بھی مقرر کر دیا کہ جو صاحب ہمارے اخبار کی قیمت ایک روپیہ ساڑھے دو آنہ بھیجدینگے انکو نو روپیہ ساڑھے ایک آنہ کی انعامی چیزین مندرجہ فہرست مطبوعہ اخبار دیجائینگی اور وہ بھی اختتام سال پر - ذرا ملاحظہ فرمایئے قیمت تو پیشگی اور انعام اختتام سال پر - امید وار بودہ بمانند اور پرات عاشقان بر شاخ آہو - ہمین تو یقین نہین کہ کوئی آنکھون کا اندھا اور گانٹھ کا پورا انکے جھانسے مین آتا ہو - انجام ہوتا ہے کہ کٹی ہوئی گڈھی کیطرح بیٹھے ہی بیٹھے کافور ہو جاتے ہین اور بعض حیا والے یہ کرتے ہین کہ جب کسی رئیس کی سالگرہ یا عطاے خطابات کا جلسہ اور دربار ہوا - یا شادی ہوئی تو مرھم کرد ایک پرچہ برسوین روز نکال لیا اور انوری کا ایک مدحیہ نیز اڈیشن وارد کر دیا کہ ہم حضور کے قدیمی غلامان غلام اور صبح شام فی اللیالی والایام دعاگو اور کفش بردار ہین اور ہمارا اخبار آپ ہی کی جوتیون کے طفیل جاری ہے - الغرض خوشامد کی ناک پر پیٹ لپیٹ کر اور دانت مین تنکے لیکر خوب ہی بھٹئی کی تب جاکر پانچ سات روپیہ کے درشن ہوے - یہ کتے کی طرح گویا ہڈی چوستے ہیں اور جب اسمین کچھ نہین رہتا تو ڈالدیتے ہین پھر چوستے ہیں اور جب ہر طرح مایوس ہو جاتے ہین تو دم اٹھاکر اپنی راہ لیتے ہین - ایسے ہی بدمعاشون نے دیسی پریس کی وقعت خاک مین ملا رکھی ہے - (اخبار شحنۂ ہند)

خبرین

مقام نانم مین جرمن مشرقی افریقہ مین ایک دیسی سرکشی واقع ہوئی ہے - ایک لٹیرے جرگے نے ساحلی موضع پر حملہ کیا - جرمن وڈ انبوہون کے دو دو ویزن کلوا اسکے باغیون کا تعاقب کر رہے ہین (اودھ اخبار)

۱۹ - اگست - لندن - ایم وی دی نے گیا رھوین دفعہ کی منظوری سے انکار کر دیا جسکا تعلق مشرق بعیدہ مین روسی بحری طاقت کو محدود کرنے سے تھا لیکن اطلاع دی کہ روس کا یہ ارادہ نہین ہے کہ معقول دیسی بحری طاقت وہان قائم کرے جس سے جاپان کی ملکی اور سلطنت کو اندیشہ ہو - (منہ)

یہ امر قابل بیان ہے کہ پورٹسموتھ کے جاپانی قائمقامون کو برخلاف روسیون کی گفتگوے ناکامی کے مداخلت کا پورا پورا اعتبار ہے - (منہ)

کانفرنس نے گیارھوین دفعہ نامنظور کی اور بارھوین دفعہ منظور کر لی جسکی روسے جاپان کو سواحل سیبیریا کے حقوق حاصل ہونگے -

۲۰ - اگست - لندن - سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے کہ لارڈ کرزن نے استعفا دیدیا ہے (منہ)

۲۰ - اگست - لندن - سرکاری طور پر بیان ہوا ہے کہ لارڈ کرزن کے جانشین لارڈ منٹو ہونگے (منہ)

۲۱ - اگست - لندن - یقین ہے کہ لارڈ کرزن کو بہت جلد اپنی اعلی اور مختلف لیاقتون کے اظہار کے لیے کوئی دوسرا میدان ملیگا - گورنمنٹ کو لارڈ منٹو تقرر پر مبارکباد دیتا ہے جنکی نیکنامی اور شہرت سے اس امر کی توقع ہوتی ہے کہ وہ ایک ایسے نام کو روشن کرینگے جسکی تاریخ ہندوستان مین عزت کی گئی ہے - (منہ)

انڈین آرمی کمیٹی کی رپورٹ مین یہ بات نامناسب قبول کی گئی ہے کہ فوجی بہم رسانی رسد کے ممبر کو ہندوستانی فوج کے ایک کانونیل کے درجہ سے زیادہ اعلی ہونا چاہیے - اس کمیٹی مین مسٹر برڈرک لارڈ رابرٹس سر جارج وائٹ - لارڈ سالسبری - مسٹر جے - ڈیل میکے - جنرل سر جاہن گارڈن

میرزا لاابالی کی رباعیان

قحط

بارش نے گھٹا دیا گران غلہ ہے
مخلوق پہ قحط کا نگر ہلا ہے
ہر وقت سپہ تھوتھنی چڑھائے رہتا
کھلتا نہین پھر ابر بھی کیا جھلا ہے

ترجمہ مہندی

طبلہ تو یہ کہتا ہے کہ لعنت لعنت ہے
سارنگیان پوچھتی ہین کس پر کس پر
آواز مجیرے کی ہے کہ دو کہ دو
رقاصہ بتاتی ہے کہ تم اپر تم اپر

الا یا ایہا الکرسی اُچک بھاگ دعقلہا
فغرواگشت عقل عاقبت افتاد مشکلہا

اسکے کیا معنی - کرسی نہ بولے نہ عقل رکھے - اور بھی کرسیان ہین بہت سی - آخر آپ یہان کس کا مذکور کر رہے ہین - نہی ناجسکے چار پائے ہوتے ہین - نہین نہین مکان کی کرسی - ارے توبہ یہ بھی نہین - آپ کا مطلب اُس کرسی سے ہی جو عرش کے نیچے ہی - لاحول ولاقوۃ - آدمی ہو یا گھنچکر - کہین کرسی کی ہوا تو نہین لگ گئی ہے ارمان آسمان والی کرسی کو مخاطب کرکے کیا مین کفر بکونگا تو بس ہم سمجھے مگر کہین گے نہین - یہ کیون تمھین کہنا پڑیگا نہین - کبھی نہین - اور جو جبراً کہلا دیگے تو مین استکلام بالجبر کا دعوے عدالت مین پیش کرونگا - ٹھہرے ٹھہرے - یہ استکلام بالجبر یہ یعنی وارد - معنی وغنی تو مین جانتا نہین - تمہارے دم لونگا - دیکھو مجھے چھیڑ دیگے تو مین داہی تباہی بکنے لگونگا - یک نہ شد دو شد - یہ داہی تباہی کیسے - ہان ہان ہوتے ہین - تم نہین جانتے ہو تو کیا اس سے ان کا وجود نہ مانا جائیگا - ارے بھئی مین تمہارے آنے جانے کو روکونگا - اپنا دروازہ بند کرلونگا - اپنے گھر مین اکیلا کُڑک مرغی کی طرح چھپا بیٹھا رہونگا - مگر یار لوگ باہر سے ڈھیلے برسائینگے - اجی تم ٹھہرے داہی شہر کے شہدون کو نہین جانتے ہو - وہ ایسا ٹکڑم کرینگے کہ تو بہ بھلی چھوڑونگے - بلاؤگے - رُوؤگے - پیٹوگے - مگر وہ ایک نہ سنینگے - بھئی مین تو دروازہ ضرور بند کردونگا - کوسونگا گالیان دونگا - جو کچھ مجھ سے بن پڑیگا - وہ کرونگا - مگر ان شہدون کا منھ دیکھونگا - نہ انھین اپنا منھ دکھاؤنگا یہ بہت برے ہین - انہین یہ عیب یہ ہی کہ شہری زبان بولتے ہین - اور وہ میری سمجھ مین نہین آتی ہی - انہین وہ مل گیا ہی - ارے وہ - وہی وہی - مین نام نہ لونگا - کیون کیون - آخر نام کیون نہین لیتے - جورو خصم کا نام نہین لیتی ہی - لیکن مرد دوسرے مرد کا نام کیون نہ لے - نہین نہین مین نام نہ لونگا - ڈرتا ہون کہ کوئی سُن لیگا تو میرے پیچھے پڑے گا - اُسکی زبان بات پر چھری ہی - اُسکا قلم نیزے سے کم نہین - پھر نیزے سے کون نہ ڈرے - ایسا قلم نہ دیکھا - نہ سنا - وہ تو کبھی لکھتا ہی نہین - بس بس مین سمجھ گیا تم چکبست کو کہتے ہو - ہان - ہان وہ تو بڑا بیڈھب اور پھر اودھ پنچ سے تو اُسکو خدا واسطے کا بیر ہی - اُسکی زبان لکھنؤ کی منجھی ہوئی ہی - وہ لکھنؤ ہی کا لکھنؤ - شہر مین آنکھین کھولین - شہر مین پلا - شہری بولی اُسکی گھٹی مین پڑی ہے اُسکے منھ پر تم چپ رہتے ہی کیون - مجھ سے چوک ہوئی - خطا ہوئی کیا مین یہ سمجھا تھا کہ شہر والے احسان فراموش ہین - اور ہو - آخر وہ احسان کیا ہی - بھئی ایک زمانہ ایسا تھا کہ لکھنؤ مین خاک اڑتی تھی - لکھنؤ کی بولی کوئی نہ جانتا تھا - ... شہر تھا - ... آبادی تھی - لکھنؤ ... بولی

اور دوسرے کی بابت بہت کچھ اختلافات ہین - یہ مباحث اس امر کی نسبت نہین ہین کہ بوقلمون کیا کیا چیزین ہین بلکہ خود بوقلمونی ہے کیا اُسکی حقیقت کیا ہے -

پیمن نائٹ کہتا ہے کہ بوقلمونی کے واسطے کچھ ضرور نہین کہ وہ صفات ہوان جو کسی شئ کی ذات کے لیے مخصوص ہون بلکہ صرف اتنا درکار ہے کہ وہ شئ مصور کی نقل کیواسطے مناسب ہو لیکن اسکے برعکس پرائس نے لیلے مناسب اور معقول حوالہ دیے ہین کہ اُسکے مخصوصات ہر شخص کے پیش نظر ہوسکتے ہین مگر کمال تعجب ہے کہ نفس مطلب تک کوئی صاحب نہین پہونچے اور ثبوت اُسکا یہ ہے کہ ابھی تک اُسپر معقول اور مشرح رائے نہین قائم ہوئی -

پرائس نے دراصل ناہمواری بے ترتیبی وغیرہ ہر بوقلمون شئ مین ثابت کرکے بہت سے کلیے قائم کیے ہین جنمین سے ایک کا بیان بھی اسکی صحت قول ثابت کرنے کیواسطے کافی ہے - مثلاً ایک دور کے گانو مین دور سے گہرا راستہ دکھائی پڑتا ہے جسمین بہت سے گڑھے ایسے بھی نظر آتے ہین کہ موسم سرما مین جب پانی اور برف کی کثرت ہوتی ہے وہ اس قابل نہین رہتے کہ انسان گزر سکے بڑے بڑے کائی جمے ہوئے پتھر جھکے ہوے دکھائی دیتے ہین اور دونون طرف درختون کی جڑین مٹی نکل جانے سے کھلی معلوم ہوتی ہین اور دیکھنے سے اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر ذرا بھی تیز ہوا چلی تو یہ اڑا کرکے کسی رخ نیچے آرہین گے - انھین سے ہٹ کر سڑی گلی جھوپڑی ہے جو صرف ایک پرانی ٹوٹی بلی کے سہارے قائم ہے اور چھت کائی کے ہر رنگ سے رنگین ایک طرف گری ہوئی ہے سایک سے بیچ ہڈے موتھرے نکلے ہوے مریل گھوڑا اسکے قریب نکل چر رہا ہے اور جھوپڑی کے منھ پر ایک بڈھا خمیدہ پشت جھکا کھڑا ہے -

سیکھنے آیا کرتے تھے - کل یہین سے سیکھ کے گئے - آج ہمارا ہی منھ چڑھاتے ہین - اسی سے تو مین نے کہا کہ احسان فراموش ہین - معقول! - یہ آپ نے کس سے سُنا - کوئی نہ کوئی اس زمانے کا زندہ تو ضرور ہوگا - اُسی نے کہا ہوگا - جی نہین - راوی کے واسطے زندہ رہنے کی ضرورت کیا ہی - روایت سلسلہ بہ سلسلہ چلی آتی ہی - اس روایت کی آخری تان آکے میر گھمن پر ٹوٹی - انھون نے قسم کھاکے مجھ سے سچا حال کہا ہی - کون میر گھمن؟ ابھی وہی جو کس دن چانڈو خانے مین دم لگاکے بھنگیڑ خانے مین پیالہ چڑھاکے شراب خانے مین ٹھہرے کی ایک بوتل کا خون کرکے ہمارے تمھارے گھومتے جھالتے چونسون تک گئے تھے - آخر کس دن؟ ابھی تم بھی بڑے بھولکڑ ہو - تمھین دن یاد نہین رہا - وہ کالی جمعرات - ہان ہان خوب یاد آیا - میر گھمن نے اُسدن یہ بھی کہا تھا کہ مین حضرت شرر سے کہہ آیا ہون کہ گلزار نسیم پنڈت دیا شنکر نسیم کی کہی ہوئی نہین ہی - انھین آتش نے طبع کے طور پر حضرت آتش نے کہہ دی تھی - بس بس وہی دن اور وہی میر گھمن - چلو چلو - معلوم شد با فندگی - تم معتبر آدمی تھا - آدمی معتبر - آخر معتبر نہ ہونے کی وجہ کیا ہی - مین تو باتی سہی - میر گھمن تو شہر ہی کے ہین - وہ شہر کی مثنوی پر غلط حرف کیون رکھتے - ارمان جانے بھی دو - کہین راوی

کا نام چکبست سُن لین گے تو قلم کا نیزہ لے کے تمھارے اور ناسخ کے دونون کے پیچھے پڑ جائین گے -

راقم - ناسخ

گردش یا چکر

{ پرسون مین ایک صاحب کے ہان مہذب انشا پرداز کی دعوت تھی غذائے لطیف مرغن و شیرین خوب ڈٹ کے کھائی - مکان پر خدمتگار نے حقہ پلنگ کے پاس لگا دیا اور آپ آرام فرما ہوئے - کچھ تو افیون کا نشہ اور کچھ مرغن غذا کا زور - لگی دور کی سوجھنے - ایک پھرکی کی طرف جو لڑکے پیسے کے پیسے خریدی اور دیوار مین لگادی تھی کہ گھر لیتا جاؤن گا - مخاطب ہین - }

آج آہ یہ کیا چیز ہی یہ تو ہوا سے گھومتی ہی - کیا یہ پھرکی ہی بیٹھک کا غذکی ہی جو ہوا کے زور سے گردش مین ہے - بلند دیوارون کے اندر اسکے لیے ہوا کافی ہی - گو اسوقت ہوا تیز نہین ہی مگر بعض وقت بہت تیز چلنے لگتی ہی - جہان کوئی درخت وغیرہ ہوا کی آڑ مین نہین ہی وہان معلوم نہین ہوا کا کیا حال ہوگا - لوگ کہتے ہین آسمان گھومتا ہی - بیشک گھومتا ہوگا - آسمان کے بعد خلا ہی اور خلا مین ہوا بہ زور بھری ہوگی - جب میرا پیٹ خالی ہوتا ہی تو بوجہ خلا اُس مین

ہوا بھر ہوتی ہی - پھر جب آسمانون کے بعد یہ معلوم نہین کیا ہے تب ضرور ہی کہ خلا ہو - اور خلا مین ہوا کا بھرنا لابدی ہے بس بس وہی ہوا آسمان کو پھرکی کی طرح گردش دیتی ہی - مگر سنو تو سہی - حکیم تو گردش آسمان کے قائل نہین انکے ہان زمین گھومتی ہی - بالکل غلط سراسر غلط بہمہ تن غلط غیر ممکن ہی کہین زمین گھوم سکتی ہی - مگر ہان مین نے بھی تو زمین کی گردش پڑھی ہی - لاحول ولا - چوک ہوئی مین ہی غلطی پر تھا - زمین ضرور گھومتی ہی - دیکھو ہندوستان برسون ہندوؤن کے پاس تھا اور کل مسلمانون کے پاس اور آج انگریز بہادر کے پاس - تو اگر گردش زمین نہوتی تو ہندوستان یون چکر نہ لگاتا -

زمین کے ساتھ قسمت بھی تو گردش کرتی ہی بیشک گردش قسمت مشہور ہی - مجھے اچھی طرح یاد ہی - جب کبھی میرے پان مین کوئی بھولے سے تنباکو ڈال دیتا اور مین کھا لیتا تھا تو میرا سر گھوم جاتا تھا - اکثر شرابیون اور نشہ بازون کا سر کثرت نشہ کی وجہ سے گھومنے لگتا ہی - یا جب کبھی ہم ہنڈولے پر بیٹھتے ہین تو ہمارا تمام بدن گردش کرتا ہی پھر اسکے ساتھ سر بھی تو گردش کرتا ہی - اور سر کے ساتھ قسمت بھی گردش کرتی ہی - کیونکہ قسمت سر ہی مین لکھا ہی جسکو اکثر لوگ نوشتۂ تقدیر کہتے ہین - گردش لیل و نہار بھی مشہور ہی - جب دن ہمارے

11۰

یہان ہر بات مین بے ترتیبی اور ناہمواری جو پرالس بوقلمونی کیواسطے مخصوص کرتا ہی پائی جاتی ہی لیکن یہان اُس سے یہ غلطی ہوئی ہی کہ صرف بے ترتیبی اور ناہمواری وہ نشان ہین جو دل پر بہت گہرا اثر پیدا کرتے ہین یعنی وہ انہدام اور خرابی یاد ہوتی ہی جو اس تمام سامان کی علت ہی - یہی بوقلمونی کی جان ہی اور یہی ایسا جادو ہی جو ہمارے دل پر اثر پیدا کرتا ہی -

مصنف رسالہ باغات اپنی بلے صرف ویرانون خرابون تک محدود کرکے لکھتا ہی کہ ویرانہ کو دیکھتے ہی تغیر تباہی اور خرابے کے خیالات خود بخود خلقی طور سے ہمارے ذہن مین پیدا ہو جاتے ہین اور پھر ایک سلسلہ ایسا قائم ہو جاتا ہی جس سے پژمردگی اور وحشت پیدا ہوتی ہی وہ ہر خیال مین قائم رہتی ہی یا اگر کسی یادگار کے دیکھنے سے کوئی اگلے زمانہ کی بات یاد آجاتی ہی تو ہم صرف اسیوجہ سے نہین ٹھہر جاتے کہ وہ واقعہ اُسمین تحریر ہی بلکہ اسکو دیکھنے سے اُسی طرح کے اور بہت سے واقعات جو شاید در اصل ویسے نہون بلکہ کُہنگی اور شہرت کے ساتھ ہم تک پہونچے ہون یاد آتے ہین جو کچھ یہان پر ویرانون کی نسبت بیان کیا گیا ہی وہ بخوبی دلچسپ ہی اور عموماً بوقلمونی کیواسطے مناسب ہی پس نہایت تعجب ہی کہ ایسے مباحث مین بھی اک سادہ اور کھلی ہوئی بات نظر انداز کی گئی -

لہذا مناظر اور سمان مین حسین اور پُر عظمت کے ساتھ بوقلمونی کو وہی نسبت ہی جو شاعری کے ساتھ دل پر مرثیت کی سخن کو - اسی وجہ سے الیسن ویرانون کی ضمن مین بیان کرتا ہی کہ ویرانہ دیکھکر جو صور مین ذہن مین گزرتی ہین وہ ترحم اُداسی - اور حیرت سے متعلق ہوتی ہین -

سر پر گھومتا ہوا معلوم ہوتا ہی تو رات پاؤن کے نیچے ہوتی ہے گھڑی کی سوئیان بھی گردش کرتی ہین جس سے وقت کا اندازہ ہوتا ہی۔ کمہار کا چاک بھی گردش کرتا ہی جس سے برتن جلد تیار ہو جاتے ہین۔ گاڑیون اور ریل کے پہیے بھی چکر کرتے ہین جس سے مسافت طے ہوتی ہی۔ تو معلوم ہوا گردش کوئی اچھی چیز ہی تب تو خدا نے زمین و آسمان لیل و نہار قسمت وغیرہ کے لیے گردش بنائی ہی اور اسکی دیکھا دیکھی مخلوق نے بھی اپنی ساخت مین اکثر چیزین گردش وار بنائی ہین۔ سرکاری حکام بھی چرخہ کی طرح گردش کیا کرتے ہین لوگ گردش حکام کو دورہ کہتے ہین۔ دورہ کیا بُرا لفظ ہی۔ کابے کا دورہ۔ صرع کا دورہ۔ درد گردہ کا تپ ولرزہ کا جنون کا دورہ۔ اسلیے میری رائے مین بجائے دورہ کے گردش کہنا مناسب ہی۔ فرق اتنا ہی کہ جتنا بڑا عہدہ ہوتا ہی اتنا بڑا انکا چکر لگاتے ہین۔ چھوٹے لاٹ صاحب صوبہ کا چکر یا پھیری لگایا کرتے ہین (پھیری کے معنے گھومنے کے ہین کوئی طبیعت دار معانی و مطلب نہ بدل دین کیونکہ مین پینک مین ہون۔) ہمارے مرحوم شہر مین تماشبین شام کے وقت رنڈیان گھورنے کیواسطے چوک مین گھومتے یا پھیری لگاتے ہین۔ لکھنؤ کے ہر کوچہ مین کثرت سے فقیر چکر یا پھیری لگاتے ہین اور بعض وقت تو بڑے بڑے عقلمندون کی عقل چکر مین آجاتی ہی ہندوستان کے دولتمند لٹیرے پیٹ بھرے مرنجکے مہذب اور معزز طبقہ کے انسان معہ اندرون بچون یعنی متعلقین کے شہر بشہر مانگتے اور پھیری لگاتے چکر کاٹتے پھرتے ہین کانگرس کانفرنس کبھی کہین کبھی کہین۔ گویا پاؤن مین سنیچر ہی یا گھنچکر ہی۔ توبہ توبہ کیا یہ لوگ فقیر ہین یا بھیک مانگتے ہین نہین نہین۔ خراب الفاظ ہین شستہ اور مہذب الفاظ مین اسکا ترجمہ ادا کرو۔ قوم کے لیے چندہ مانگتے ہین۔ قوم کے لیے اعلے عہدے مانگتے ہین۔ فرق اتنا ہی کہ کوئی بارہ بارہ تین کے مارکی صدا لگاتا ہی اور کوئی خدا بھلا کرے کچھ دلوا اور کوئی خدا اسلامت رکھے حضور کے غلام اور حقدار ہین کہکر مانگتا ہی اور کوئی لکھنؤ کے منڈچرون کی طرح کڑک کر ہم تم برابر ہین۔ انسان تم بھی انسان ہم بھی۔ جو لگاتی کا اڑا لگاتے ہو ہمکو بھی دو۔ تم کھاتے ہو ہمکو بھی کھلاؤ۔ انکی دیکھا دیکھی ایک ورانی الاہل کیف غلقت تشریف فرما ہوے۔ چکر تو انھون نے بھی بہت لگائے مگر کچھ اونٹ کے منھ کو زیرہ بھی ملنے کی نوبت نہ آئی۔ چنانچہ اس سال سنا ہی دکن کا بھی دورہ ہی

راقم۔ آڈیسن

نقاد اور مثنوی گلزار نسیم

مینڈکی را زکام پیدا شد

ذیر پنچ۔

حکایت سنی ہوگی کہ ایک مینڈکی نے نعلبند کو ایک گھوڑے کی نعلبندی دیکھ کے وجہ دریافت کی۔ جواب دیا گیا کہ نعل کے باندھنے سے گھوڑے کے ہاتھ پاؤن کی حفاظت ہوتی ہی۔ مینڈکی نے کہا کہ میرے بھی نعل باندھ دو۔ نعلبند بہت ہنسا۔ مگر مینڈکی صاحب نے سماعت نہ کی مجبور ہی نعلبند نے جونہی ایک کیل ٹھونکی۔ بی مینڈکی کا فشار ہوگیا۔

اسی طرح سے در پنوا بیچون بیچ کے اندرون کے درمیان کے وسط مین حضرت شرر کو سرسی کی ہوا لگی۔ جھٹ پٹ مثنوی گلزار نسیم پر اعتراضات کی بھرمار کردی۔ اور اپنے چند ورقی رسالہ مین پھلجھڑیان چھوڑنے لگے۔ اور خیال کیا کہ تھوڑے دنون کے گزرنے سے پھلجھڑیان بادہوائی ہوجائینگی۔ مولانا کو اپنی حفاظت اور جان بچانی دشوار ہوجائیگی۔ اور خلوت مین۔ بوڑھے چوچلے کرتے ہوے آنسو بہانے کی نوبت آئیگی۔ بہت سے بگڑے دل اسوقت خاموش تھے۔ مگر تماشا دیکھیے ایک بی کلچڑی نے

۱۱۱

اسی طرح اس کلیہ کے ثبوت مین ہزارون مثالین پیش کیجا سکتی ہین مگر ہم یہ اشارے ناظرین کی پسند پر چھوڑتے ہین۔

فصل دوم

اسباب ضحک یعنے ہنسی

اسکی تشریح کسی قدر بیٹی اور ہابس صاحبون نے کی ہی۔ ہابس ہی کی رائے کی تائید مین ہم کچھ حسب ذیل لکھتے ہین۔ یہ نفس ذہن انسانی کو معترضون کی بہ نسبت کہین زیادہ جانتا تھا۔

کیفیات اشیا کی جو چیز خوشگوار خیالات یا جذبات پیدا کرتی ہے اُسکا ظاہری اثر مضحکہ ہے۔ بیٹی کا قول ہی کہ یہ جذبات ایک ہی جگہ غیر معمولی تناسب اور اختلاف ظاہر ہونے یا فرضی طور سے پائے جانے سے پیدا ہوتی ہین۔ دو یا کئی غیر موافق۔ نامناسب۔ بے جوڑ۔ ناموزون اجزا یا واقعات دیکھنے سے مضحکہ پیدا ہوتا ہی۔ یہ حالات ایک ہی جگہ جمع ہوتے ہین یا وہ اسطرح سے تناسب باہم رکھتے ہین کہ نفس انسان کو نمایان دکھائی دیتے ہین یا ممکن ہی تطابق یا علت و معلول کی نسبت یا غیر مترقب مشابہت یا عظمت و ذلت یا بیہودگی یا کسی اور سبب سے پیدا ہون

مثلاً انور کا تڑکا اور ایک اُبالا ہوا جھینگا پہلے تو بالکل بے جوڑ معلوم ہوتا ہی لیکن جب یہ ظاہر کیا جاے کہ تاریکی کو چھوڑ کر سُرخ رنگت سے سُرخی کا اشارہ ہے تو مشابہت پائی جاتی ہی۔ اسطرح ایک نسبت یا وجہ تشبیہہ پیدا ہوتی یہان یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ جسقدر ایک جگہ بےجوڑ چیزین جمع ہوجائینگی

(تخمیر) حیدرآباد دکن سے ابھی کچھ عہد گذرا اور نو فرمہ سخی شروع کی۔ اور وہ انانیت اور ہمہ دانی کا خناس دماغ مین سمایا کہ آپ سنے بھی ایک رسالے مین مثنوی گلزار نسیم پر ریویو کیا ہے

چنانچہ لکھتے مین لیکن اصل شے جو شعر کی جان ہوتی ہے وہ کچھ اور ہی۔ جسہ خوش و خشکہ اس کچھ اور کو تعبیر بھی الفاظ مین بیان کرنا لازم تھا۔ دنیا مین مختلف مذاق کے لوگ پیدا ہوے اور ہین اور ہونگے انکے خیالات جدا اور الفاظ الگ الگ ہین۔ صرف اسی شاعر کو لو اور شعرائے عرب و عجم و ہند اور یورپ کے مذاق شاعری کو دیکھکر بعدہٗ شعر کی کہان جس شے کو کھتے ہو اسکو پیش کرو پھر تماشہ دیکھو کہ کیسا چوتالہ بجتا ہے۔

قال۔ جو لوگ محض الفاظ کی تلاش اور بندش کی فکر مین رہتے ہین انہین نہ خیال کی جدت ہوتی ہے نہ مضمون آفرینی وہ صرف الفاظ کے ہیر پھیر اور قافیہ بندی اور چند قسم کی صنائع بدائع کو شاعری سمجھتے ہین۔

جب آپ کو شاعری کے اقسام و اصناف ہی معلوم نہین اور نہ اسکی تمیز ہے۔ پھر نقادی اور ریویو کرنا جہل مرکب اور پاگل پنے کی بات نہین تو اور کیا ہے۔ جدت خیال۔ مضمون آفرینی۔ الفاظ کی بندش اور الٹ پھیر قافیہ بندی۔ بعض اقسام صنائع و بدائع یہ سب لوازم شاعری کے اقسام ہین۔ مرد خدا کوئی عروض کا چھوٹا رسالہ ہی کسی مولوی صاحب سے پڑھ لیا ہوتا۔ اسوقت ایسی فاش غلطی کے مرتکب نہوتے

قال۔ اور یہی بات ہے جسنے ذوق سلیم کی ریڑھ ماردی ہے

یہ ریڑھ ماردی ہے کیا مہذب عالمانہ فصاحت میز اور محاورہ ہے۔

پھر فرماتے ہین چکبست صاحب نے جنھون نے اس مذاق کے زندہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے ایک اور غضب کیا ہے کہ نسیم کی شاعرانہ خوبیان کرتے کرتے حالی کے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے اور صاف یہ لکھدیا ہے کہ مولانا موصوف اصول شاعری سے بے خبر ہین۔ الخ

اگر پنڈت صاحب نے اس مذاق کے زندہ کرنے کا بیڑا اٹھایا تو اسمین قباحت ہی کیا ہے۔ اگر پنڈت صاحب نے حالی کے جوابات دئے تو آن جوابات کو دیکھنا چاہئے کہ قابل قبول ہین یا نہین۔ اگر قابل قبول ہین تو جب ... اگر قابل قبول نہین ہین ... تو وجہ عدم قبول پیش کرنا ... حالی ... قادر ... سخن ... ذرا انکی لغزشون اور نقیصون کو ... حقیقت معلوم ہوگی۔ چند ... الخ ...

حالی کے کلام کی جھاڑ ہو چکی اور اغلاط کے متعلق ایک سلسلہ مضامین شائع ہو چکا ہے جسکا آغاز اور عنوان یہ شعر ہوتا تھا ؎

آئینہ ہے سب حالت حالی مرے آگے
پٹلے کی نہین خام خیالی مرے آگے

یقین ہے کہ انھین سے نقاد صاحب کے دماغ کے کیڑے ساکن ہو جاینگے۔

آخر مین ہم انصافاً اس کہنے سے باز نہین رہ سکتے کہ نسیم ہون یا اور کوئی شاعر چونکہ وہ انسان ہین لہذا سہو و خطا کا ہونا کسی کا کمال اور ذہانت مٹا نہین سکتا۔ دیکھو مستند شعرائے متقدمین و متاخرین کے کلام مین سہو و غلط الفاظ پائے جاتے ہین۔ مگر وہ انکے کمال اور ذہانت کو مٹا نہین سکتے۔ اسی طرح سے ممکن ہے کہ نسیم کے کلام مین بعض فروگذاشتین بھی ہوئی ہون۔ یا وہ ایسے ہون کہ اس زمانہ اور اس سوسائٹی کے حالات کے اقتضا کے ہون اور انکے مذاق کے موافق ہون۔ اور اس زمانہ کا مذاق نکو ناپسند کرتا ہو۔ مگر یہ ضرور نہین کہ انسے نسیم کی طباعی ذہن مضمون آفرینی استادی مین کوئی فرق آسکے۔ اور اگر ایسا ہوتا تو سند کے طور پر ... ہوتا ... کی تصحیح ذرا ... کردیجائیگی بشرطیکہ ... معذوری ... تم ...

سامنے آؤ۔ ہم چلتے چلتے تو ٹھیک تصویر کھینچیں

کیا پیچ مچ چلدئے

افسوس صد افسوس ہمارے ویسرائے لارڈ کرزن کو آخر کو استعفا دینا ہی پڑا۔ بیلفور اور براڈرک نے ایک نہ مانی۔ آخر کو آدمی ہی تو تھے۔ جب کچھ نہ بن پڑی ناراض ہوکر ہندوستان سے کھسکیدن کی ٹھان لی۔ مگر اسوقت ہمسے بغیر یہ کہے نہین رہا جاتا کہ ع

گھر سے عاشق کے نہ جانا تھا خفا ہو کے کہین

کچھنر نے کرزن کی ایک نہ چلنے دی۔ ہر فراعونے راموسے لارڈ کرزن نے کیا کسر رکھی تھی۔ بیچارے غریب ہندستانیون کی ایک نہ سنتی۔ آخر انکو بھی ایک اُستاد مل گیا۔ اور مذ بھیڑ ہوگئی۔ خوب داؤن پیچ ہوئے۔ کشتی کچھ دیر رہی۔ کیا وجہ لارڈ کرزن بھی قوت مین ایسے ویسے نہ تھے مگر لارڈ کچنر کی جانب بیلفور کے ساتھی واہ واہ کرنیوالے بہت تھے آخر کار لارڈ کرزن کو ایسا پچھاڑا کہ بیچارے چارون شانے چت۔ دیکھنے والے انگشت بدندان رہگئے مانا کہ لارڈ کرزن کی طرف کل ہندوستان اور نیز ولایت کے چند عالی دماغ مثلاً لارڈ ملٹرین اور لارڈ ڈابرانس واہ واہ کرنے والے موجود تھے۔ مگر ع

نہ پوچھو کیا بتان پر دنیا کا کارخانہ ہے
نہ بت ہی اور نہ بت خانہ خدا کا کارخانہ ہے

ہاے۔ اس خوف روس سے کیون سرکار انگلشیہ پریشان ہے۔ کیون مارے خوف کے لارڈ کرزن کی زبردست و مدلل تحریر کی کوئی وقعت نہ کی۔ اور کیون لارڈ کچنر کے نعرہ مارتے ہی انکی مرید ہوگئی۔ سمجھ مین نہین آتا کہ ہمارے شیر انگلشیہ کو کیا سوجھی۔ ارے میان ہندوستان کی سنو۔ اسکو خوش رکھو۔ روس نہین۔ روس کا باپ بھی اگر آ سکے کیا مجال۔ مگر یہی حاکمون کے نزدیک ٹیڑھی کھیر ہے تو پھر......

لارڈ کرزن ہی کو نہ دیکھ لیجئے۔ شروع شروع مین اس ہندوستان کے اخبارات مین کالم کے کالم آپ کی تعریف و توصیف مین رنگے جاتے تھے۔ سارا ملک آمد پر اپنی خوش قسمتی و مسرت کا اظہار کرتا تھا۔ یہ بھی ہندوستان تھا۔ جو یہ سنکر کہ لارڈ کرزن کو مجھ سے محبت دلی ہے جامے مین پھولا نہین سماتا تھا۔ مگر ایک دفعہ جو سنیا بلی خیالات اس سرے سے اُس سرے تک بلٹ گئے۔ سب نفرت کرنے لگے آخر وجہ؟ یہی وہ ہی ہندوستانیون کی ایک نہ سنی۔ اپنی ہوس کے پابند رہکر جو جی مین آیا وہ کیا۔ ع

وہ ہوس کیا خاک پہونچے منزل مقصود کو
جو قدم رکھتے ہی کانٹے راہ مین بوتی چلے

کیا انکی یونیورسٹی ایکٹ سے چوٹ نہ لگی ہوگی۔ کیا انکے آفیشل سیکریٹس ایکٹ نے ایڈیٹرون کی جان ضیق مین کرنے کا ایک زبردست آلہ حاکمون کو نہین بخشدیا۔ کیا انکا یورپینس اور یوریشینس کی طرفداری کرنا اور انکی خواہشات وضروریات پر ایک خاص غور رکھنا ہندوستانیون کو بُرا نہ معلوم ہوا ہوگا۔ اگر ہندوستانی کوئی فریاد بھی کرین تو مصداق اس کے۔ ع

کرین کم نگاہی کا گر ہم گلا
تو پھر اور بھی وہ تغافل کرین

کی معاملہ ہوتا ہو۔ کیا انکا تعلیم بنگالہ کا رزولیوشن پاس کرادیا۔ بنگالیون کا فریاد نیاز کا اور با آواز بلند کہنا کہ براہ خدا ہمکو ایک سے دو نہ کرو۔ اور حضرت کا اسے اوڑیلا کو محض مذاق سمجھنا کیا کوئی معنی نہ رکھتا تھا۔ کیا اُنکے حق مین اُس رعایا کو جو ہمیشہ اپنے بادشاہون و حاکمون کی اطاعت مین جان نثاری پر آمادہ رہی ہے۔ جھوٹے اور دغا باز خوشامدی وغیرہ کے لفظون سے موسوم کرنا نازیبا نہ تھا۔ ہندوستان انصاف پسند و حق پرست ہے۔ باوجودیکہ یہ لارڈ کرزن کی جانب سے سخت بدظن تھا۔ مگر پھر بھی لارڈ کرزن و لارڈ کچنر کی بکھیڑ مین اسنے ہمیشہ لارڈ کرزن ہی کا ساتھ دیا۔ ہا افسوس اسقدر لوگ تمسے بدظن ہین کہ ایک بھی تمھارے جاتے پر آنسو نہین بہاتا۔ کیا آپکے دل پر کچھ بھی اثر نہین؟ اسوقت تو ضرور خیال آتا ہوگا کہ کاش اگر مین دوراندیش ہوتا تو آج یہ دیکھنا کیون نصیب ہوتا۔ مگر اب دست تاسف ملنے سے کیا حاصل۔ وقت گزر جاتا ہے۔ بات رہجاتی ہے۔ اتنا یاد رہے کہ اس ملک کی فریاد لندن تک پہنچا آپکا نہ چھوڑینگی وہان بھی دو چار رحمدل بلکہ شیر دل حق پسند انگریزون کے کانون تک پہونچانے کو بدل وجان تیار رہین۔ اگر ایک دو کبھی نہ رہا تو کیا ہوا۔ دوسرا اسکی جگہ کا ٹن موجود ہو گیا ہے اور سچ پوچھو تو لندن ہی تک نہین عاقبت تک ہندوستان پیچھا نہ چھوڑے گا۔ جسوقت اُس احکم الحاکمین کے سامنے آپکا دامن ہندوستان کے ہاتھ مین ہوگا۔ تو آپ کیا جواب دینگے۔ دنیا مین تو ممکن ہے کہ آپ اپنی فصاحت زبانی سے بچ جائین۔ مگر ہاے وہان کیا ہوگا۔ وہان فن تقریر کام نہ آئیگا۔ بیچارے ستم رسیدہ ہندوستانیون سے اتنا تو کہتے جاؤ کہ مین لارڈ منٹو سے کہتا جاؤن کا "میری غلطیون کی صحت کردین" ورنہ یاد رکھنا یہ ہی ہندوستان ہے۔ ع

قیامت مین دامن پکڑ کر تمھارا
خدا لست کہے گا کہ ظالم یہی ہے
راہ
دل نیست ہمنے دیا تھا اسے بیت کا فر تجھے

اتحاد کا لٹریچر نمبر ۲

(دیکھو اتحاد یکم اگست صفحہ ۱۴)

پانچوان فقرہ ملاحظہ ہو۔

"مانا کہ چند سے جبتک کہ رواج عام نہوگی کے سبب ایسے امرا کی اولاد اکیس نہ کہی جائیگی انیس ہی سہی۔ لیکن آیندہ عام ہوکر پوری ترقی پاکر پھر کوئی تمیز نہ رہے گی جیسا کہ ہند مین آکر یہان کی عورتون سے عرب۔ افغان۔ مغل شادیان کرکے شریف ونجیب کہلاتے ہین"

اس فقرہ کی نسبت اسقدر کہنا کافی ہے کہ ع

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست

چھٹا فقرہ ملاحظہ ہو۔

"ہندو رئیس عام ہندوانی ادنی درجہ کی عورتین خانہ انداز کرلیتی ہین جو بروایت پاسبان کہلاتے ہین" واقعی دبان کی خانہ بانداز ی اسی کا نام ہے۔ اور اسی پر حضرت شر رکو ناز ہے۔

ساتوان فقرہ ملاحظہ ہو۔

"مسلمان نوابون کی خواص کی عورتون اولاد ہوتی ہے وہ برعکس شاہزادون کے خانزادہ صاحبزادے کہلاتی ہین" اس فقرہ کا شکریہ بہ غور طلب ہے۔

(صفحہ ۹)

تحریر سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ نسیم کا انتقال رند۔ صبا۔ و خلیل وغیرہ کے بعد ہوا۔ یہ بھی سراسر غلط ہے۔ جب دنیا سے میرا سفر ہوا تو اسوقت رند و صبا و خلیل وغیرہ سب موجود تھے مگر نسیم میرے سامنے اُٹھ گئے تھے۔ ہاے وہ دن مجھکو ابتک نہ بھولیگا جبکہ مین نے یہ خبر پائی کہ نسیم کو مفقہ ہو گیا۔ سب جانتے ہین کہ سواے مشاعرے مین جانے کے مین کبھی اپنے بورے سے نہین اٹھتا تھا۔ بڑے بڑے رئیسون اور امیرون کو یہ حسرت رہگئی کہ مین انکے یہان جاؤن حتی کہ امجد علی شاہ نے مجھے بلا بھیجا مگر مین نہ گیا اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر وہ بادشاہ ہین تو مین بھی فقیری مین ملک سخن پر حکومت کرتا ہون۔ اگر انکو مجھسے ملنے کی تمنا ہو تو میرے جھونپڑے تک آجائین۔ اور جس دن سے شیخ ناسخ مرے تھے اُس دن سے تو مین نے مشاعرون مین بھی جانا ترک کر دیا تھا۔ لیکن جب نسیم کے دفعۃً بیمار ہو جانے کی خبر سنی تو مین اسکے مکان پر گیا اور خود اسکے بازو پر امام ضامن باندھا اور صحت کے لیے دعا کی۔ مگر

کسی طرح سے نہ ٹوٹا طلسم حیرت و یاس
در قبول سے ٹکرا کے سر دعا آئی

دوسرے دن یہ خبر ملی کہ نسیم نے جنت کی راہ لی۔ اُس روز تمام شعراے لکھنؤ مین ماتم تھا۔

میرے اور میرے شاگردون کے علاوہ لکھنؤ کے تمام سربرآوردہ شعرا انکا دم بھرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جوانمرگ شاعر اگر زندہ رہتا تو خدا جانے شاعری کو کیا معراج دیتا۔ مجھے تو انکے کلام پر ناز تھا اور کبھی کبھی بیساختہ زبان سے نسیم کا یہ شعر نکل جاتا تھا۔

پھر سوچتے کیا ہو نسیم بولو
آنکھین تو ادھر دل کہان ہے

خیر۔ کجا بود مرکب کجا تاختم۔ اب تو آپ پر یہ روشن ہو گیا ہوگا کہ نسیم کا انتقال میرے سب شاگردون کے پیشتر ہوا ہے علاوہ میرے دور کے شاگردون کے اولین شخص تھے مین آپ سے کہتا ہون کہ جب آپ معمولی واقعات سے اسقدر بے خبر ہین کہ آپ کو یہ نہین معلوم کہ رند میرے شاگردون کے دور کے آخری شخص تھے کہ نسیم تو پھر آپ تنقید و تحقیق پر قلم کیون اٹھاتے ہین۔ کیا دلگداز کے پڑھنے والے بالکل سادہ لوح ہین کہ وہ ایسے فقرون مین آجائینگے۔ آپ اپنے تئین مولوی کہتے ہین اور اسلام کی عظمت کا راگ گاتے ہین آپ کے لیے ایسا دروغ مصلحت آمیز باعث شرم ہے۔ ابھی تو آپ شیخ ہین اگر [illegible] ہوا تو امسال سید ہو جائیے گا۔ سید [illegible] تو ہم کو لکھتے ہین۔ کیا تب بھی آپ اسی طرح الٹے سیدھے تاریخی واقعات لکھکر لوگون کو گمراہ کیجیے گا۔ استغفر اللہ استغفر اللہ۔

یہ سلسلہ تو یہان ختم ہوا۔ اب مین پھر آپ کو اُن لغزشون کی طرف متوجہ کرتا ہون جنسے کہ آپ کی تحریر مملو ہے۔ پچاس نمائشین تو لکھ چکا ہون۔ اب اس مضمون مین (جسمین کہ آپ نے تاریخ ناسخیہ کی اصلاح فرمائی ہے) جو جو غلطیان آپ نے کی ہین انکی نسبت نمائش ضروری ہے۔ اس بات سے مین بہت خوش ہون کہ پچھلی نمائشون کا اثر آپ پر کتنا ضرور ہوا کہ اس مضمون مین آپ نے بمقابلہ پیشتر کے کم غلطیان کی ہین لیکن تاہم اب بھی بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے۔ اسی خیال سے چند نمائشین (سلسلہ قدیم قائم رکھتے ہوے) درج ذیل ہین۔ (باقی آئندہ)

خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی
(حال وارد فردوس برین)

ب

کل سر شام ایک گندھی کی دوکان سے گلاب کا عطر خریدا تو شیشی مین ایک کاغذ کا پرچہ بھی لپٹا ملا۔ اس پرچہ کے ایک گوشہ پر گلزار نسیم سے متعلق کچھ لکھا دکھائی دیا۔ پھر تو نہایت سہولیت کے ساتھ اس پرچہ کو شیشی سے جدا کیا اور جو کچھ اسمین لکھا تھا اسکے پڑھنے کی کوشش کی۔ چونکہ پرچہ پارہ پارہ تھا اسلیے سب عبارت تو پڑھی نہ گئی لیکن بڑی ریاضت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ جس اخبار کا یہ پرچہ ہے اُسنے کچھ گلزار نسیم کے خلاف لکھا ہے۔ یہ دیکھکر یہ فکر پیدا ہوئی کہ اس تحریر کا راقم کون ہے۔ راقم کی جگہ اور تو کچھ نظر نہ آیا صرف حرف با (ب) لکھا دیکھا۔ اب الجھن پیدا ہوئی کہ یہ "ب" صاحب کون ہین۔ اور اس حرف کے لکھنے سے کیا مطلب رکھا گیا ہے۔ آخر "ب" سے کیا مراد ہے۔ اس حرف کی آواز پر غور کیا تو یہ ثابت ہوا کہ "بے" ہے اور اس "بے" کو جتنے الفاظ کے آگے جماتا ہون کوئی دلپذیر کلمہ نہین بنتا۔ مثلاً بے عقل۔ بے وقوف۔ بے دل۔ بے اٹکل وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ مشکل پیدا ہوئی تو یہ سوچنے لگا کہ وہ کون شخص ہے جو "ب" لکھکر اپنی بے عقلی وغیرہ کا اشتہار دے گا۔ جب یہ چول بھی نہ بیٹھی تو خیال گزرا کہ دیکھین ابجد کے قاعدہ سے اس حرف کے عدد کیا ہین۔ عدد نکلے دو۔ یہ دو دیکھکر فوراً ایک دیہات کی سنی سنائی مثل یاد آگئی۔ یعنی ہر دو برادر بالگے بلوا یہ معاملہ دیکھکر سوچا کہ اگر حضرت "ب" وقوف و عقل رکھتے ہونگے تو انھون نے کبھی "ب" سے اسکے عدد سے مراد لیے ہونگے۔ غرضکہ اسی مضمون مین رات بھر الجھا رہا۔ آخر کار جاگتے جاگتے صبح ہو گئی۔ پھر تو بیساختہ یہ میری زبان سے نکل گیا کہ واہ "ب"، اچھی بے تکی اڑائی ہے کچھ معنی ہی نہین حل ہوتے۔

راقم۔ الف ممدودہ

علہ اودھ پنچ - یہ ایک ہی کہی۔

خبرین

۲۵ - اگست - لندن - روس پچاس ملین اسٹرلنگ ادا کرنے پر آمادہ ہے۔ (اودھ اخبار)

امریکہ والے جاپانی مطالبات کو منصفانہ خیال کرتے ہین اور اگر زار روس نے یہ بات قرار دی کہ جنگ جاری رہے تو اہل امریکا اسکو مزید تلف نفوس کے لیے جوابدہ قرار دینگے۔

جاپان خیال کرتا ہے کہ وہ مصارف جنگ پانے کا مستحق ہے جاپان نے وثوق کے ساتھ دنیا سے اپیل کی ہے کہ وہ اسکے طرز عمل کو جو روس کے بالمقابل دوران گفتگوے صلح مین رہا ہے بنظر انصاف دیکھے۔ (منہ)

زار کا اصل اعتراض جاپانیون کی رقعداد کی نسبت

یہ تھا کہ اُنھون نے سنگھالین کے دوبارہ خریداری کی قیمت کیون ظاہر کردی۔ معلوم ہوا ہے کہ پریسیڈنٹ روزولٹ اب اس بات کی کوشش کر رہے ہین کہ انکی ۲۳ ماہ حال والی تجویزین منظور کیجائین اور قیمت کا معاملہ آیندہ فیصلہ پر منحصر رہے

۲۵ اگست۔ لندن۔ زار روس نے ایم بلگون وزیر داخلہ کا استعفا منظور کر لیا تھا لیکن جنرل اغناتف سابق گورنر جنرل مقرر ہونگے۔ (منہ)

لارڈ منٹو فی الحال گوڈلمنگ مین مسٹر براڈرک کے مہمان ہین

فرانسیسی گورنمنٹ نے قرار دیا ہے کہ جبتک فرانسیسی الجزائر کی وہ رعایا جو حال مین قیدی بنا کر فیض مین لائی گئی تھی رہا نکردیجاے اسوقت تک اتباع فوج کی کارروائی برابر عمل مین آتی رہے۔ (منہ)

۲۶ اگست لندن۔ گورنمنٹ جاپان تاوان جنگ کے معاملہ پر نہایت استقلال کے ساتھ قایم ہے۔ (منہ)

روسیون کے اطوار غیر مبتدل ہین اور جاپانی بھی کچھ نئی تجویز نہین کرتے۔ پریسیڈنٹ روزولٹ برابر صلح کی کوشش کر رہے ہین۔ (منہ)

مسٹر ویٹ کا نیا مسٹر کا تیجہ فی الحال مذبذب ہو رہا ہے گورنمنٹ ابتک انکار کئے جاتی ہے کسی شکل مین تاوان جنگ ادا کرے۔ (منہ)

۲۶ اگست لندن۔ جرمن مشرقی افریقہ مین تیزی بغاوت کو اعانت پہنچائی جاتی ہے (منہ)

۲۶ اگست لندن۔ زار روس نے ایک فرمان مورخہ ۱۱ اگست مین حکم دیا ہے کہ تیرہ صوبے مشرق بعیدہ کو کمک پہنچانے کے لیے فوجین جمع کرین۔ اب اس کارروائی کو ترقی ہو رہی ہے (منہ)

جاپان نے گزشتہ پنجشنبہ کو پریسیڈنٹ روزولٹ سے استدعا کی کہ وہ تاوان جنگ یا ادائے مصارف کی مسئلہ جنبانی کرین اور سنگھالین کے نصف قیمت کے معاملہ کو ثالثی مین پیش کرین اس بات سے سینٹ پیٹرسبرگ مین غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے اسلیے گفتگوے صلح مین تاخیر ہو۔

کانفرنس صلح نے تمام مسئلون کو منظور کر لیا ہے اور اب اُسنے قرار دیا ہے کہ معاہدہ کی تیاری مین مصروف ہوجاے۔ جاپان نے تمام باقی مسائل کو منظور کر لیا ہے اور زار کی یہ تجویز بھی منظور کر لی ہے کہ کوئی تاوان جنگ نہوگا اور سنگھالین بغیر کسی زرمعاوضہ کی ادائی کے تقسیم کر لیا جائیگا اس امر پر بھی اتفاق کیا گیا ہے کہ شرائط دہم اور یازدہم جو صلح کی اصل تجاویز مین ہین واپس لیجائین جنکا تعلق پناہ گزین جنگی جہازون اور مشرق بعیدہ مین روسی بحری طاقت کے محدود کرنے سے تھا۔ غالباً آج سہ پہر سے مہلت جنگ کی

گفتگو کا انتظام کیا جائیگا۔ صلح کی منظوری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور نیویارک اور لندن مین بہت بڑا جوش پیدا ہوا۔ جاپان کی عالی حوصلگی نے ایک بہت پُر آمیق اثر پیدا کیا ہے۔ (منہ)

ایم ڈی وٹی سے اُنکے ہوٹل مین منظوری صلح کے بعد فوراً ہی ملاقات کی گئی۔ اُنھون نے بیان کیا کہ اس امر سے مجھکو نہایت حیرت ہوئی جسکی کوئی توقع نہیں تھی۔ صبح کی اول نشست کانفرنس مین مین نے ایک تحریری روسی الٹیمیٹم پیش کیا جسکو جاپانیون نے منظور کیا اور اُس سے مجھکو سخت حیرت ہوئی۔ (منہ)

۲۹ اگست۔ لندن۔ ادائے مصارف کے متعلق ایک خفیہ سمجھوتہ ہوا ہے لیکن جاپانی افسر کہتے ہین کہ جاپان کو صرف قیدیون کے گزارہ کا اصلی مصارف ملیگا۔ (منہ)

پروفیسر مارٹنس اور مسٹر ڈینزان معاہدہ کا مسودہ اخیر ہفتہ تک مکمل کرینگے۔ معاہدہ مین یہ امر مشروط ہے کہ سنگھالین قلعبند نکیا جائیگا۔ جنگی کامون کے لیے اُسکا استعمال نہوگا اور جاپان کو اس امر کی پابندی کرنا پڑے گی کہ وہ لاپیروز اسٹریٹ کو قلعبند نہ کرے۔ (منہ)

جاپانی سفیرون نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمین سنگھالین اور مسئلہ ادائے مصارف کے متعلق اختلاف ظاہر کیا ہے جسمین صلح کی گفتگو مین خلل پڑنے کا اندیشہ تھا۔ میکاڈو نے

تہذیب انسانیت۔ رفعداد صلح اور امن وامان کے فوائد کے لحاظ سے اس بات کا اختیار دیا کہ تاوان جنگ کا جھگڑا ترک کردیا جاے اور سنگھالین کی تقسیم عمل مین آئے۔

اشتہار

مولوی غریب اللہ وکیل مدعی

بموجب حکم پنڈت بشمبر ناتھ صاحب منصف کانپور

اصل حکم پر طلبانہ چسپان ہو

(سمن بنام مدعاعلیہ بغرض حاضری اصالتاً یا معرفت وکیل کے واسطے انفصال مقدمہ)

(دفعہ ۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۱۹۵ سنہ ۱۹۰۵

عدالت منصفی کانپور ضلع کانپور

لالہ ہزاری لال عمر ۳۸ ولد شیو نرائن قوم اگروالا پیشہ آڑھت سوت وغیرہ مالک دوکان گوردیت گنپت راے ساکن جنرل گنج کہنہ شہر کانپور مدعیان۔

بنام

(۱) نقرے تخمینا برس ولد نامعلوم (۲) امام بخش عمر برس ولد فقیرے اقوام مسلمان جولاہا پیشہ سوت فروشی ساکنان موضع اٹاری پرگنہ خیرآباد ضلع سیتاپور مدعا علیہم۔

ہرگاہ کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت تعیین دعوی للعما ... کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل عدالت مجاز حسب ضابطہ کے جو مقدمہ کے حال سے قرارواقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ کہ وہی تاریخ جو تمھارے احضار کیلیے مقرر ہی واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے لہٰذا تمکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرو اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر روز مذکور تم حاضر نہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور منفصل ہوگا اور تمکو چاہیے کہ اپنے ساتھ .... دستاویز کو جسکا معائنہ مدعی چاہتا ہے اور کسی دوسری دستاویز کو جسکو تم واسطے استحکام اپنی جوابدہی کے ضرور سمجھتے ہو اپنے ساتھ لاؤ یا معرفت اپنے وکیل کے بھیجدو۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو جاری کیا گیا

عبدالرزاق

انچارج منصرم عدالت منصفی کانپور

مہر عدالت

مسٹر لافر کے وقتیہ ترانے

بلبل مین کیا نسیم نے لے لی چٹکی؟
سبزے سے گلون نے یاری گانٹھی
نظرون مین رہ بنگئی شہاب ثاقب
آتش نے شرر کو جب دکھائی ٹکٹکی

گلزار کا دھرم مین مچا ہے اک غل
جوبن کا اُسکے ہے زمانہ بلبل
دنیا مین نسیم کی بندھی ہو جو ہوا
کس طرح نہو دیا نہ رکا پھر گل

ایک مسلمان کا دردِ دل

ایک دن مجھسے کہا مہربان نے یہ کہا
مفت کا بیتے ہو تم سر پر گناہ
یون دیا مین نے مہربان کو جواب
قابل توصیف ہو خالق کی ذات

کیون جی کیا ہو جو گوئی مین فرا
گو کرو تعریف تو ہو ہرج کیا
مدح کسکی مین کرون دیکھے بتا
پر کرون پہ دیکھے اسکا وصف کیا

وصف میرا اسکے مین کھو ون کیا زبان
اب ہے بعد از خدا اسکے نبی
اب ہے باقی فقط رنگین بیان
ہو سو دکا رعیش و عشرت کے نقیبن
گنتے ہین تسبیح پر تعداد زر
لوگ سمجھے آپ پڑھتے ہین درود
باپ دادا کی عبادت پر ہو ناز
ذات اقدس آپ کی ہو باکمال
شاہ جی کی ہو معافی مین نماز
انبیا و مرسلین کیا چیز ہین
ختم ہو علم تصوف آپ پر
خرقہ موروثی ہو جدی ہو کلاہ
جز تصوف آپ کچھ کہتے نہین
ہر سخن مین ہو صدائے حق بلند
طبلہ میراثی سے بزم راگ مین
جو تھیا ہی لین گے یہ اس شرط پر
ٹھمری و ٹپے پہ رو دینگے چیخ کر
یعنے یہ مطرب ہی گاتا دیر سے
بردہ یہ جاتی ہو اسکے ہاتھ سے
لب پہ ہو حق کی صدا آمین ہین ہمہ

جو بہو نہم و عقل سے میری سوا
سو صفت اُنکی خدا خود کر چکا
تر سنو اُنکا عرم ہون کھولتا
خانقہ شاہی ہو اک دولت سرا
ہے دکھانیکو یہ کنٹھا چل رہا
اور ہی کچھ ہو مگر ان مدعا
کوئی پوچھے اُسنے تنے کیا کیا
آپکا ہر فعل ہو فعل خدا
سچ کا نقرہ جو تھا چھیڑو تذکرا
اُنسے رتبہ ہو کہین انکا سوا
آپکا ثانی نہین ہے دوسرا
علم سینہ سے ہو سینہ سب بھرا
ہون ولی۔ منشا یہ ہو ہر بات کا
دھوکا یون دیتے ہین لوگو کو کھلا
شاہ صاحب رقص کرتے ہین ہما
حال سے گر انکے رنگ انکا جما
آپ سمجھے کیا ہو اسکا مدعا
اب تک اک پیسہ نہین اسکو ملا
ہو اسی حالت پہ رونا آرہا
یا تو کبھی ہو تا تال وسم پر پڑ رہا

چار پیسون کیلئے ناچ ہو یہ
ہو بعینہٖ مین آپکی جنت کا لطف
رنگ مین ڈو با ہو اُنکا سر بسر
تھے گئے گزرتی ہین … پینے تک
ورنہ لب ہو جاتے خالق نام پر
شیخ جنکی ایسی ہو ظاہر فریب
نذر جو دے اسکے دل مین ہو جگہ
اور مفلس راندۂ درگاہ ہے
ہین فنا فی الزر فنا فی الحق نہین
یہ تصوف اور یہ شیخی ہے جناب
با خدا اُنکی ہوئی مٹی خراب
کیسے اب توصیف اُنکی کیا کرون
اب سنے اہل شریعت مولوی
جبہ و دستار اور ریش گھنی
حلت و حرمت کے گڑھ کے ہیں سلسلے
ہو کسی کے گھر مین کو انکے حلال
پاس اُنکے جاے سائل گر کوئی
اسلیے دین اُسپہ فتوی کوئی کا
خود جو سائل ہون تو وہ ہی مستحب
منہدم ہوتا اگر مسجد کوئی

ورنہ کیسا وعدہ روزہ تھا کہ
اور غصہ مین ہو دوزخ کا مزا
ہو مزاج انکا … کا یا خدا
پیر کو لیے … دیتے ہین اُڑا
یا اگر … ہے صدا
الٹے اس … کا کیا پوچھنا
اسپہ ہو سب جان و مال انکا فدا
کیونکہ اس سے کچھ نہین ہوتا برا
زر کی ہین جھنکار پر یہ مبتلا
رنگ یہ ہو آجکل انکے نقر کا
ہو لباس شیر مین جو خر چھپا
جھوٹ بولون یا کہون سچ دو بتا
لوسنا تا ہون مین اُنکا ہی کہا
ٹٹی ہو دھوکے کی پردہ مکر کا
دین کو دنیا مین جو بیٹ کر دیا
اور کسی کو سود کھاتا ہے روا
اور کرے کچھ اپنا عرض مدعا
ہے سوال اندر شرع کے ماندہ
سب ہمین جائز ہو اچھا اور برا
اور کرے اُنسے کوئی یہ التجا

جھینگے کے ساتھ دی ہی تو ہم مسکراتے ہین مگر نقص یا بدلیاقتی مصنف کا کچھ بھی لحاظ نہین کرتے بلکہ اُس لیاقت کی بہت کچھ تعریف کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہماری خیالات ایسے ہوتے کہ ایسی ظرافت ہمکو بھی سوجھتی۔ بہت سے لوگ اس تشبیہہ پر ہنستے ہین جو ایک انگریزی شعر مین استعمال ہوئی تھی اور جسکا ترجمہ ہی کہ "قافیہ اشعار کے لیے پتوار ہی جسکے ذریعہ سے جہاز کی طرح وہ اشعار اپنی راہ جاتی ہین" مگر اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ یہ مضحکہ کسی شخص گروہ ریم یا رلے کی نسبت ہرگز نہین۔

اگر کوئی ہابس کے فلسفے کا طرفدار اس بات کا ادعا کرے کہ مین اُس قسم کے لوگون کو جان گیا ہون جنپر مضحکہ اُڑانا شاعر کا منشا ہی تو اُسے سمجھنا چاہیے کہ اگر اس مضمون سے کسی ایسے شخص کے دل مین گدگدی پیدا ہوئی جسکو کبھی پہلے ایسا خیال ہی نہ آیا تھا تو کلیہ غلط کرنے کے واسطے بھی ایک نظیر کافی ہوگی کیونکہ اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ بغیر اسکے کہ کسی شخص پر ترجیح یا فوقیت حاصل کیجاے تب بھی مضحکہ پیدا ہو سکتا ہی۔ اپنی فوقیت کی کوئی ضرورت نہین۔

اس سے ثابت ہی کہ ان دونون مین ایک ہی قسم کے لوگون پر مضحکہ کیا گیا ہی یعنی شعرا پر جنکے عالی مضامین پر پہلے نے اور بیہودہ قافیہ پر دوسرے نے ہنسی اُڑائی ہی اور اگر کسی کو مصنف کا یہ خیال نہین معلوم ہی تو وہ ہرگز کامل طور سے نہ لطف پاسکتا ہی نہ قدر کر سکتا ہی۔ اور کون کہ سکتا ہی کہ جیسا ڈاکٹر کیمبل کا خیال ہی اسکے مصنف کی پست خیالی ظاہر ہوئی۔

بیٹی کا قول ہی کہ اپریل کو جو نقال اپنے فقرہ بازیون سے خوش کرتے ہین اگر

نسیم منیڈت تھا بہ اسمین بھی کوئی کلام نہین کہ اعتراض کرنے کے وقت حاسد اور متعصب کی آنکھون مین اندھیرا چھا جاتا ہی یہی اسکو حسود کے تمام ہنر بھی عیوب معلوم ہوتے ہین - اور یہی معاملات ان حضرات کے ساتھ ہین -

پنچ مین اور اندوسرے مطبع مین جو جوابات دندان شکن مسئلہ چکبست کی طرف سے شائع ہوئے وہ مین نے قلبی شوق اور دلی ذوق سے دیکھے طبیعت بہت ہی محظوظ ہوئی شاباش آفرین باد برین ہمت مردانہ تو -

جناب منشی احمد علی صاحب شوق نے جو کچھ پنچ مین لکھا وہ انکی لیاقت پر دال ہی یہ کسر نفسی باعث کمال ہی ممدوح کی مثنوی جو گلزار نسیم کی بحر مین ہی وہ مین نے دیکھی وہ قابل داد ہی اور رائے سے سخن فہمون نے بہت کچھ نہین حاصل کیا ہی جیسی مثنوی حضرت شوق نے لکھی ہے مین کہہ سکتا ہون کہ ایسا لکھنا آسان کام نہین کوئی لکھنے بیٹھے تو قدر عافیت معلوم ہو -

ممدوح کی منصفانہ رائے گلزار نسیم کے بارہ مین بہت درست ہو اور آپکی رائے کہ حضرت شرر نے شاعری کے متعلق بحثون مین دخل در معقولات دینے کا ٹھیکہ جہال توسیب کی سرکار سے لیا ہی بجا ہی -

مین بہت بحث ہم بنا ہوا منتظر ہون کہ جناب منشی احمد علی صاحب اور پنڈت چکبست کے معرکہ مین اپنی زبان دانی کی شان اس موقعہ پر دکھائین - اور منصف مزاج شعرا روزگار دیکھنا ہین گوناگون اور تلون بہار دکھائین تاکہ نفو اعتراضات کی عادات جو ان حضرات کی طبیعت کے ساتھ متغیر ہوگئے ہین اور بغیر شکر کی طرح ال رکے ہین ترک ہوجائین -

راوی

دعوی کیا تھا گل نے کل اسکی رنگ و بو کا
مارین صبا نے دھولین ٹہونے منہ پہ تھوکا
(بشیں) از الوشاک مالوہ

گلزار نسیم

گلشن مین سنکے زمزمہ پردازیان مری
دم بند ہو گیا ہی مرے ہمصفیر کا

اتفاقیہ ایک دوست کی عنایت سے یکم اگست ۱۹۱۶ء کا اتحاد وحید تک پہونچ گیا اسمین خلاف امید گلزار نسیم کے متعلق چند سطرین نظر سے گذرین جنکو پڑھ کر مین نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ ان جھگڑون کی باتون سے کیا مطلب - اتحاد تو آگرہ اخلاقی اور تمدنی رسالہ ہو - علمی شاعری سے اسکا کیا سروکار لیکن یہ خیال غلط نکلا خیر اب اطناب مہمل کی وجہ سے وہ چند سطر لکھتا ہون جو کہ حضرت شرر نے اتحاد مین پنچ کے متعلق لکھی ہین - حضرت موصوف فرماتے ہین کہ

"گلزار نسیم پر جو اعتراضات جولائی ۱۹۱۵ء کے دلگداز مین کئے گئے تھے انکا جواب سنتے ہین ... نے اپنے نام سے اودھ پنچ مین شائع کرایا ہی - مگر ہم ایسے بازاری اور کم حقیقت پرچون کی طرف خطاب کرنا نہایت شان خیال کرتے ہین - اگر وہ تحقیقی جواب چاہتے ہین تو کسی مہذب و باوقعت پرچہ مین لکھین"

حضرت شرر کے اس ارشاد کی نسبت چند باتین قابل بیان ہین - اولاً یہ کہ حضرت شرر کو میرے جوابات سے مطلب ہی نہ کہ اودھ پنچ سے - اور اگر حضرت ممدوح میرے مضمون کا تحقیقی جواب عنایت فرماتے تو وہ میری طرف خطاب کرتے نہ کہ اودھ پنچ کی طرف - اودھ پنچ تو درکنار اگر مین واقعی کسی بازاری اور کم حقیقت پرچے مین (مثلاً کسی دوکان کے اشتہار وغیرہ مین) اپنا مضمون

لیکن معلوم ہوتا ہی کہ ہاپس نے جو الفاظ استعمال کئے ہین انپر کیمبل نے کامل غور نہین کیا - اُسکا قول ہے کہ ہنسی کا جذبہ اسکے سوا اور کچھ نہین ہی کہ دفعتہً مزاج مین ایک فخر پیدا ہوجاتا ہی اور اپنی ذات مین نسبتاً کسی طرح کی دفعتہً فوقیت معلوم ہوتی ہی اور دوسرے مین یا زمان گذشتہ مین اپنی ذات مین نقص معلوم ہوتا ہی کیونکہ انسان اپنی گزشتہ حماقتون پر جب خیال کرتا ہی تو باستثنائے خیال ذلت اُسکو ہنسی آتی ہی -

پس ڈاکٹر کیمبل کہتے ہین کہ یہ صحیح نہین کہ دوسرون کے لحاظ سے انسان اپنی ذات ادنی اور دوسرے کی اعلی سمجھتا ہی بلکہ برخلاف اسکے وہ اپنی بہت سی فتح یعنے اپنی ہی حماقتون پر فوقیت سمجھتا ہی

اسی بات سے اڈیسن کی اس رائے کی بھی غلطی ثابت ہوتی ہی کہ اُس بیان کے اعتبار سے جب ہم کسی آدمی کو بہت ہنستا ہوا دیکھین تو بہت محفوظ رکھنے کے عوض اسکو بہت مغرور کہنا چاہیئے ممکن ہی کوئی انسان اپنی یا اورون کی غلطیون پر بغیر غرور کے ملامت کرے اور اگر وہ اپنی ملامت کرے گا تو اپنے تئین عقلمندی مین اُبھرتا ہوا اور ڈاکٹر کیمبل کی اس رائے کو صحیح ثابت کریگا - یہ دو صفات اسی قدر شاذ ہی ملتے ہین جیسا کہ ایک ترقی کرنیوالا اور نہایت مغرور ایک ہی شخص نکلے -

پس تعجب ہی کہ ایسا بڑا آدمی مثل ہاپس کے ایسے ذلیل لوگون کا تو معلامت بنے جنھین اُسکا کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہین -

فصل تیسری

شائع کراتا تب بھی کوئی ایسا شخص جسے کچھ بھی عقل سلیم سے بہرہ ہی یہ کہنے کی جرات نہ کرتا کہ چونکہ مضمون مذکور ایک کم وقعت پرچے مین شایع ہوا ہی لہذا اسکا جواب دینا خلاف شان ہی۔ اگر کوئی بات کسی مضمون کے جواب لکھنے مین مانع ہو سکتی ہی تو وہ اُس خاص مضمون کی وقعت وحقیقت ہی نہ کہ اس پرچے کی حقیقت ووقعت ہی جسمین کہ وہ مضمون شایع ہوا ہو۔ اگر حضرت شرر یہ عذر پیش کرین کہ انھون نے اودھ پنچ سے اپنی نگاہ لطف وکرم پھیر لی ہی اس صورت مین وہ مضامین انکی نظر سے کیونکر گذر سکتے ہین جو کہ اسمین شایع ہوتے ہین اسکی نسبت مین یہ عرض کرون گا کہ جن حضرات سے آپنے یہ سنا تھا کہ میرا مضمون اودھ پنچ مین شایع ہوا ہی انسے آپ یہ بھی فرما سکتے تھے کہ وہ حضرات آپ کی خدمت مین صرف اسقدر حصہ اودھ پنچ کا لے آئین جسمین کہ اعتراضات کا جواب درج ہی۔ اور اگر زیادہ احتیاط منظور تھی تو آپ اس خاص حصہ کی نقل طلب فرما سکتے تھے۔ الغرض حضرت شرر کا عذر ایسا عذر ہی جسکی معقولیت تسلیم کرنیمین تامل ہوتا ہی۔ اور مین کیا جسکی نظر سے یہ چند سطرین گزرینگی وہ یہی خیال کریگا کہ عذر تو بیجا ہی حضرت شرر کا اصل منشا یہ ہی کہ "عام پبلک" آپکے "تحقیقی جواب" کے فیض سے محروم رہے۔

میرا دوسرا سوال حضرت شرر سے یہ ہی کہ اودھ پنچ کسلئے "بازاری اور کم حقیقت" پرچہ ہی اور کب سے یہ ایسا "بے وقعت" ہو گیا کہ اسکی عزت خطاب کرنا "خلاف شان" ہی۔ ظاہر ہی کہ اخبار کی وقعت کا اندازہ اسکے مضامین سے ہوتا ہی اودھ پنچ کو جیسے نامہ نگار رہے انکے کمال مین داغ لگانا آفتاب پر خاک ڈالنا ہی۔ مرزا ستم ظریف۔ پنڈت تربھون ناتھ ہجر۔ احمد علی کسمنڈوی وغیرہ کے نام سے کون واقف نہین ہی۔ الہ اللہ کیسے ظریف ونکتہ سنج وسخن فہم وسخندان حضرات تھے۔ ع

ترس رہی ہین یہ آنکھین محال ہی دیدار

یہ بلند نصیب بزرگ اسی اودھ پنچ ہی کے مضمون نگار تھے جسے حضرت شرر بازاری اور کم حقیقت "پرچے" کے نام سے یاد فرماتے ہین یا اب بھی اودھ پنچ کے سدن اعظم احمد علی صاحب شوق سید اکبر حسین صاحب اکبر اور دوسرے باکمال حضرات زندہ ہین جنکی ذات پر ادب کو فخر ہی۔ انہین بزرگ حضرات کی شہرت کا آفتاب اودھ پنچ ہی کے افق سے طلوع ہوا ہی اور ابتک اودھ پنچ کو انپر ناز ہی اور انھین اودھ پنچ پر۔ خود اڈیٹر صاحب اودھ پنچ کے کمال کی نسبت مین کچھ عرض نہ کرون گا۔ محض اسلیے کہ ع

مبادا بار خاطر ہو کسی طبع گرامی کا

آج کون اخبار یا رسالہ ہی جسکو ایسے باکمال نامہ نگار ملے ہون جنکا شمار ملک کے اعلی لکھنے والون مین ہوا ہی اور جنکے زور قلم کے طفیل سے ایک نئے قسم کا لٹریچر پیدا ہو گیا ہی۔ میرے لکھنے کی ضرورت نہین۔ ہر سخن شناس اور منصف مزاج شخص جانتا ہی کہ اُردو زبان کبھی اودھ پنچ کے احسان سے سبکدوش نہین ہو سکتی۔

اودھ پنچ کی وقعت کا اندازہ تو محض اس امر سے ہو سکتا ہی کہ اسکا سکہ تقریباً تیس برس سے اخباری دنیا مین جاری ہی حضرت شرر خود ایک کہنہ مشق اڈیٹر ہین اور مختلف رنگ کے رسالے اور اخبار نکال چکے ہین۔ آپ سے یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ بغیر کسی اعلی جوہر کے کوئی پرچہ تیس برس تک نہین قائم رہ سکتا۔ جو اخبار یا رسالے بدلیاقت اڈیٹرون کے زیر اہتمام شایع ہوے اور جنکی اشاعت مین محض ذاتی نفع کا خیال دامنگیر رہا وہ دو تین برس سے زیادہ نہ چل سکے اور آخر کار ان پرچون کے بدلے انکے اڈیٹرون کی زبان پر پبلک کی ناقدردانی کے شکوے جاری رہے۔ اگرچہ یہی

اودھ پنچ
ہم تو یہ ہرگز نہ کہین گے
غیرون پہ عنایت ہی محبت کی نظر بھی
پر دیکھتے جاتے ہین کنکھیون سے ادھر بھی

رنج پیدا کرنیوالی تصویرات دیکھکر مسرت پیدا ہونیکے اسباب

اسکے اسباب بیان کرنے کے واسطے بہت سے اُصول تجویز کیے گئے ہین۔

بقول ابوڈباس کے بغرض اندفاع سستی وکاہلی کے نفس ذہن جذبات کی تلاش کرتا ہی اور جسقدر یہ تیز ہوتی ہین اُسی قدر بہتر ہوتا ہی۔ پس اسی واسطے جتنی خواہشین خود نہایت مصیبت انگیز ہوتی ہین وہ نہایت مسرت انگیز ترجیح دیجاتی ہین کیونکہ دل پر جو بیکاری اور بے شغلی کی حالت مین سستی چھائی ہوتی ہی اُسے وہ بخوبی تمام زائل کر دیتی ہین۔

اس بیان کی مہملیت ظاہر ہی۔ ڈاکٹر کیمبل نے ثابت کر دیا کہ خوشگوار خواہشات اسکے مستحق ہین کہ انکو ترجیح دیجاے کیونکہ ایک تو وہ ذہن کو سستی سے باز رکھتی اور دوسری جانب پسندیدہ کیفیت پیدا کرتی ہین اور یہ بھی نہین صحیح ہی کہ جسقدر یہ جوش قوی ہوگا اُسی قدر اس مقصد کے پورا کرنے کے واسطے مناسب ہوگا۔ کیونکہ اگر کسی قدر جذبہ اشتداد کے ساتھ ہوا تو بجاے خفیف سے درد ورنج کے دل مین اکیلا تنفر ہی پیدا ہوگا پس جو کچھ آلبے کی حجت سے پیدا ہوتا ہی وہ اُسی قدر ہی کہ کسی نہ کسی طرح کی کیفیت قلبی کو اشتعال دینا مفید ہے لیکن رنج وغم پیدا کرنیوالے جذبات اسکے لائق نہین ہین۔

فانیٹی نیل کے مطابق تھیٹر یعنے ناٹک کے سمان قریب قریب اصلی واقعات کے برابر اثر پیدا کرتے ہین لیکن وہ اثر کامل نہین ہوتا۔ جو کچھ ہم

نہین ہی جو کہ اودھ پنچ کے تبادلے مین نہ آتا ہو یا جو اودھ پنچ کا نام ادب کے ساتھ نہ لیتا ہو - پھر مین لکھون تو کس پرچے مین لکھون - بیشک حضرت شرر کے تینون پرچے ایوان ادب کے تین کنگرے ہین جو چند روز سے اودھ پنچ کے تبادلے مین نہین آتے مگر ان پرچون کی حالت کچھ اور ہی اور ان تک میرے مضامین کی رسائی دشوار ہی -

العرفان آسمانی مسائل کی ہواؤن مین اڑتا ہی گلزار نسیم کی بحث کا رزمین گاہی - العرفان کو اس سے کیا بحث - اتحاد ایک تمدنی اور اخلاقی رسالہ ہی - ان جھگڑون مین کیا پیکو پڑنے لگا - یہ اور بات ہی کہ دو چار سطرین "تفنن طبع" کے طور پر اس بحث کے متعلق اسمین لکھدی جایا کرین -

اب رہا دلگداز یہ بیشک ایسی بحث کے لیے موزون ہی اور اخبار ہی دنیا کی عام تہذیب بھی یہی ہی کہ جس پرچے مین کوئی بحث چھڑی جاے تو اسکے اڈیٹر کا یہ فرض ہی کہ اس بحث کے متعلق اپنے خلاف و موافق تمام مضامین شایع کرے - لیکن حضرت شرر نے اس عام اصول کی پابندی سے درگذر کرکے یہ اعلان شایع کردیا ہی کہ اعتراضات شایع کرنے کے بعد گلزار نسیم کے بارے مین کچھ لکھنا دلگداز کی شان و وضع کے خلاف ہی - چنانچہ میرے اردوے معلے والے مضمون کے جواب مین جو مضمون حضرت شرر نے تحریر فرمایا ہی وہ بھی دلگداز مین نہین چھپا ہی - بلکہ اردوے معلے مین بھیجا گیا ہی جس سے صاف ظاہر ہی کہ حضرت شرر کسی خاص مصلحت سے سواے اعتراضات کے دلگداز مین گلزار نسیم کے متعلق کسی دوسری قسم کی بحث شایع نہین کرنا چاہتے چنانچہ آپ کو خود جو کچھ لکھنا ہوتا ہی وہ آپ اتحاد مین لکھتے ہین جسکو قدرتی طور پر ان علمی جھگڑون سے کوئی سروکار نہین ہونا چاہیے - پس دلگداز کا در بھی میرے لیے بند ہی -

تاہم امید ہی کہ کسی آیندہ موقع پر حضرت شرر اس "باوقعت" پرچے کا نام بتلا دینگے جسکو مخاطب کرنا آپ خلاف شان نہ تصور فرماتے ہونگے - اور اگر حضرت موصوف نے یہ تکلیف گوارا نہ فرمائی تب بھی میرا کچھ ہرج نہو گا کیونکہ اصل واقعہ یہ ہی کہ مین نے آجتک حضرت شرر کے اعتراضات کے جواب مین جو کچھ لکھا ہی وہ بہت کچھ اس غرض سے لکھا ہی کہ ناواقفان سخن دھوکا کھانے سے محفوظ رہین -

میرا منشا یہ ہرگز نہ تھا کہ مین حضرت شرر کو قائل کرون کیونکہ روز بروز حضرت شرر کے انداز تحریر سے یہ آئینہ ہوا جاتا ہی کہ آپ گلزار نسیم پر تحقیق و تنقید کی نگاہ سے اعتراضات نہین کرتے ہین بلکہ آپ کا مطلب کچھ اور ہی - ؏

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز
ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

مگر حضرت شرر اطمینان رکھین کہ جہان تک میری ذات سے تعلق ہی میرے قلم سے ایک فقرہ بھی ایسا نہ نکلے گا جس سے کسی بندہ خدا کی توہین مقصود ہو - ؏

ادب آموز ہی ہر ایک ذرہ اپنے وادی کا
نہین ممکن ہی کہ گرد اڑ کر پڑے رہرو کے دامن پر

اپنا اصول تو یہ ہے کہ ؏

محبت سے بنا لیتے ہین اپنا دوست دشمن کو
جھکاتی ہی ہماری عاجزی سرکش کی گردن کو

چکبست لکھنوی

نوٹ - جن صاحب نے میرے پہلے مضمون کا ذکر خیر حضرت شرر سے کر دیا تھا - مہربانی کرکے وہی صاحب اس مضمون کی خبر بھی حضرت موصوف تک پہونچا دین -

چکبست لکھنوی

سلہ اودھ پنچ - پنڈت صاحب آپنے جو لکھا ہی بہت صحیح لکھا ہی لیکن ایک بات آپ نہین سمجھے - اودھ پنچ خاص طور سے اسلیے کم حقیقت اور بازاری پرچہ ہوگیا کہ آپکا مضمون لاجواب تھا اگر مضمون کا جواب ممکن ہوتا تو یہ لکھدیا جاتا کہ ہمنے آنکھین بند کرکے اودھ پنچ ایک صاحب سے پڑھوالیا اور پھر جواب لکھا - اس موقع پر ہمین ایک نقل یاد آئی - سوامی دیانند سے ایک پنڈت نے اس بنا پر مناظرہ کرنیسے انکار کیا کہ سوامی جی ملکش تھے اور وہ ملکش کی صورت نہین دیکھنا چاہتا تھا سوامی جی نے کہا کہ اچھا ایک پردہ ڈالدیا جاے تم میری صورت نہ دیکھو مگر مجھ سے بحث تو کرو - وہ اسپر بھی نہ راضی ہوا - ہم حضرت شرر سے یہ درخواست کرتے کہ آپ پردے کے پیچھے بیٹھکر اودھ پنچ کسی سے پڑھوا لیا کیجیے - مگر افسوس یہ ہی کہ حضرت شرر پردے کے خلاف ہین -

---

جنّت کی ڈاک

آتش کا خط شرر کے نام نمبر ۸

(دیکھو دلگداز بابت ماہ جولائی ۱۹۰۵ع)

فہمائش نمبر ۱ ؁ - آپ فرماتے ہین کہ "بجاے اسکے کہ تہذیب و شائستگی سے جواب دیا جاتا یا کوئی بھی قابل لحاظ جواب دیا جاسکتا نہایت بے عنوانی اور بدتہذیبی سے بحث ہونے لگی" کیون صاحب یہ "دیا جاسکتا" کا اس مقام پر کیا تک ہی آپکی ہی انشا پردازی ہی جو کہ آپکے قدردانونکو سکتے مین ڈالدیتی ہی - دیکھیے آخری جملہ اسطرح لکھنا چاہیے تھا کہ "یا کوئی بھی قابل لحاظ دیا جاتا" الخ

فہمائش نمبر ۲ ؁ - آپ فرماتے مین "جنھون نے ہماری تحریر کو غور و انصاف کی نظر سے دیکھا" یہ کو، تو طاعون کے کیڑے کی طرح آپکی سرزمین انشا پردازی سے نکلنے کا نام ہی نہین لیتا خیر ہم بھی ٹوکنے سے باز نہین رہین گے - اس جملے کو یون لکھنا تھا "جنھون نے ہماری تحریر غور و انصاف کی نظر سے دیکھی"

فہمائش نمبر ۳ ؁ - کسی اخبار کے اڈیٹر کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ "ہمارے خیال مین انکا فیصلہ کافی ہی اسلیے کہ شاعری کی دنیا مین کسی اخبار کو وہ وقعت و استناد نہین نصیب ہی جو انھین حاصل ہی" کیون مولانا آپ ہی ایمان سے فرمائیے کہ ایسا جملہ کسی کہنہ مشق انشا پرداز کے قلم سے نکلے گا - یہ "انھین" کی ضمیر کسکی طرف پھرتی ہی - سیاق کلام سے تو یہ پایا جاتا ہی کہ "انھین" سے آپکی مراد "اڈیٹر صاحب" ہین مگر صرف و نحو کے قاعدے

۱۶-۸-۰۵

سے انھین کی ضمیر "اخبار" کی طرف گردن اٹھائے ہوئے ہی آپ نے نفی اخبار کی ضمیر پھیر ہر اور انھین کی ضمیر کچھ کہتی ہی۔ دو ملّا مین مرغی حرام اسی کا نام ہی۔ یہ آپکا قصور نہین، جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہی تو خدا زبان مین لکنت پیدا کر دیتا ہی۔ بس وہ بات کچھ ہو اور زبان سے کچھ نکلتا ہی۔ چونکہ یہان آپ زبان نے بدلے قلم کو لنا ہنکا کرتے ہین اسلیے زبان قلم مین لکنت پیدا ہو گئی ہی۔ آپ لکھتے کچھ ہین اور قلم سے کچھ نکلتا ہی۔ خیر یہ رونا کہان تک رویا جائے اب استادون کی اصلاح پر غور کیجئے۔ یا تو اس جملے کو اسطرح لکھیے کہ شاعری کی دنیا مین کسی اخبار کو وہ وقعت و استناد نہین حاصل ہی جو انکے اخبار کو حاصل ہی"، یا اخبار کو ردّی سمجھ کے الگ کیجیے اور یون لکھیے کہ شاعری کی دنیا مین اور کسی کو وہ وقعت استناد نہین نصیب ہی جو انھین حاصل ہی"۔

فہمائش نمبر ۵۴۔ آپ تحریر فرماتے ہین کہ "ایسے **تصرفات** اور ایسی لغزشین اگر اسی زمانے مین جائز تھین تو ضرور تھا کہ انکے **معاصرون** ... کے کلام مین بھی پائی جاتین"، اول تو "یہ تصرفات" کے لیے "جائز تھین" بھی کیا خوب۔ ثانیاً "معاصرون" نے واقعی نے تمام فقرے مین جان ڈال دی ہی۔ فصاحت اسی کا نام ہی اور جدت تو "معاصرون" کے صاد چشم سے اشک ندامت کی طرح ٹپکی پڑتی ہی۔ آپکو تو یہ دعویٰ ہی کہ مین نئے الفاظ استعمال کرتا ہون۔ پھر آپ معمولی لفظ "معاصرین" کا ہیکو استعمال کرتے۔ مگر پابندی وضع کے معنی یہ ہین کہ آج سے "حاضرین" کے بدلے "حاضرون" اور "سامعین" کے بدلے "سامعون" اور "شایقین" کے بدلے "شایقون" ہی استعمال کیجیے گا۔

فہمائش نمبر ۵۵۔ آپ نہایت غیظ مین فرماتے ہین کہ "پھر نسیم لو جوان غلطیون مین منفرد ہین معذور کیونکر رکھا جا سکتا ہی"، سبحان اللہ کیا اسلوب بیان ہی۔ "یہ کو جو" بھی توجونکہ اسے کم نہین۔ بندہ نواز یہ خیال اسطرح ادا کرنا چاہیے تھا کہ "پھر نسیم جو کہ ان غلطیون مین منفرد ہین کیونکر معذور رکھے جا سکتے ہین" مگر آپکو تو "کو" جان سے زیادہ عزیز ہی۔ عبارت کی شان بگڑ جائے مگر "کو" ضرور آئے۔ جب آپ کوئی مضمون لکھنے بیٹھا کیجیے تو قبل مضمون شروع کرنے کسی کاغذ پر کو کو کو کو کو کو کو کو الخ دس بیس مرتبہ لکھ لیا کیجیے، تاکہ آپکی تسکین ہو جائے مگر عبارت کمبخت کا تو خون ہو جایا کرے۔

فہمائش نمبر ۵۶۔ آپ فرماتے ہین کہ "معروض کیا"، غلط ہے "عرض کیا" چاہیے۔ اسمین محاورہ ہی نہین غلط ہی بلکہ نحو و صرف کی جاہلانہ غلطی ہی"، کیون صاحب "یہ اسمین" کیا معنے رکھتا ہی۔ مین دیکھتا ہون کہ "کو" کی طرح "کچھ مین" سے بھی آپکی الفت بڑھ چلی ہی۔ خدا خیر کرے۔ آپکو یہ لکھنا تھا کہ "اس مقام پر محاورہ ہی نہین غلط ہے الخ"

(یہان ا خط جنجی مین کچھ لکھا تھا وہ سمجھ مین نہ آیا)

فہمائش نمبر ۵۷۔ پھر آپ ٹھوکر کھاتے ہین یعنی آپ لکھتے ہین کہ "کلام بولنا شاید آجکل صاحب لوگونکے بنگلون کے آس پاس بیرا اور خانساماں لوگون کی زبان ہی"، بندہ پرور ذرا زبان سنبھال کر بولیے یہ شرفا کا انداز گفتگو نہین۔ خیر مجکو اس سے زیادہ مطلب نہین۔ مین آپسے پہلے تو یہ پوچھتا ہون کہ محض "آس پاس" کے کیا معنی ہین۔ جبتک آپ یہ نہ کہین کہ "بنگلون کے آس پاس رہنے والے الخ"، اسوقت تک تمام جملہ بے معنی رہے گا۔ آپ ہی ایمان سے فرمایئے کہ یہ بے معنی جملے لکھنا کہان کی شان فصاحت ہی۔ ثانیاً مین آپسے پوچھتا ہون کہ نسیم کی شان مین تو آپ ایسے تہذیب سے خالی کلمے استعمال کرتے ہین اور اپنی زبان پر غور نہین کرتے۔ کیون صاحب آپ جو "بیرا اور خانساماں لوگون" تحریر فرماتے ہین تو یہ "بیرا لوگ" "خانساماں لوگ"، "عورت لوگ"، "مرد لوگ" کسکی زبان ہے کیا یہی اہل لکھنو کی زبان ہی جسکے آپ سرپرست بنتے ہین لکھنو کا کنجڑ اکبڑ یا بھی "بیرا لوگ"، اور "خانساماں لوگ"، اپنی زبان سے نہ کہے گا۔ یہ واقعی بیراؤن اور خانساماؤن کی زبان ہے

فہمائش نمبر ۵۸۔ "کہتے تو" کے محاورے کے استعمال پر آپ حرف دھرتے ہین اور اس مطلب کو اسطرح ادا کرتے ہین کہ "آتش و ناسخ کے وقت سے یہ الفاظ متروک ہین"۔

کیون حضرت "یہ الفاظ" یہان کن معنون مین استعمال ہوے ہین ظاہر ہے کہ "کہے تو"، دو لفظون سے مرکب ہی "نہ کہے" کا استعمال آتش و ناسخ کے وقت سے متروک ہی نہ "تو" کا۔ کہنا آپکو یہ چاہیے کہ "آتش و ناسخ کے وقت سے یہ محاورہ متروک ہی"۔ مگر غلبہ ذکاوت سے کہ گئے کہ "یہ الفاظ متروک ہین"۔ ع ماشا اللہ چشم بد دور

فہمائش نمبر ۵۹۔ آپ فرماتے ہین کہ "ضد الانس و جان"، کی جگہ "ضد الانس و جانی"، جاہل کے سوا کسی پڑھے لکھے کی زبان سے نہ نکلے گا" یہ جہالت کی گفتگو تو آپکو مبارک ہے مین اسقدر عرض کرونگا کہ جملہ کے بعد "یہ" لانا محض پر کٹی اڑانا ہی۔ محض اسقدر لکھنا کافی تھا کہ "ممکن نہین کہ ضد الانس و جان کی جگہ ضد الانس و جانی کسی پڑھے لکھے کی زبان سے نکلے"

فہمائش نمبر ۶۰۔ افسوس کہ آپ فرماتے ہین کہ "خواب کردن فارسی کا محاورہ ہی۔ اردو مین سونے کے محل پر "خواب کرنا" کہنا غلط ہی تحقیقات کا یہ حال اور نسیم پر اعتراض جڑتے ہین آندھی۔ بندہ پرور میرا یہ شعر آپنے شاید نہین دیکھا ۵۱ استغفار ملک الموت مین بیدار ہونین

بخت خفتہ کو مرے خواب گران کرنے دو

آپ نسیم پر کیا اعتراض کرتے ہین کہ میری زبان پر اعتراض کرتے ہین

فہمائش نمبر ۶۱۔ آپ بدنما مسکراہٹ کے ساتھ فرماتے ہین کہ "لیکن خیر اگر خلاف محاورہ زبان اختیار کی تھی تو تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھتے"، کیون صاحب یہ "لیکن خیر" کیا بلا ہی۔ اس مقام پر جو لیکن کے معنی ہین وہی خیر کے ہین پھر یہ "لیکن لیکن اور خیر خیر" سے کیا مراد ہی۔ یہ بھی تو چونکہ کا جواب ہی۔ یا یون کہئے کہ "خیر اگر خلاف محاورہ زبان اختیار کی تھی الخ"، یا یون کہئے کہ "لیکن اگر خلاف محاورہ زبان اختیار کی تھی الخ"

"لیکن خیر"، تو کوئی چیز نہین۔

فہمائش نمبر ۶۲۔ آپ فرماتے ہین کہ "بکاولی کہ قرار تو دیا نقش اور پھر اسکے ساتھ فرماتے ہین "پانی"، زبان ۵۲ یہ کسقدر ناگوار گزرتا ہی"،

کیون صاحب آپ کیا زبان سے سنتے ہین ؟ تو پھر یقینی طور پر آپ **کان** سے گفتگو کرتے ہون گے ۵۳ اہل لکھنو تو جب ایسی ترکیب کے عدم فصاحت کا ذکر کرینگے تو یہ کہین گے کہ "کانونکو کسقدر ناگوار گزرتا ہی"، مگر آپ کی انشا پردازی کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے

فہمائش نمبر ۶۳۔ آپ فرماتے ہین کہ "مطلب چاہیے خبط ہو جائے **کوئی مضایقہ نہین**"، بندہ نواز اہل لکھنو کہین گے کہ "مطلب چاہے خبط ہو جائے **کچھ مضایقہ نہین**" غالباً **کوئی**"، آپنے ایسے استعمال کیا کہ اسے "کو"، سے صوری تعلق ہی ۵۴

دیکھیے بندہ پرور آگے اس تین صفحے کے مضمون مین بھی سو ا غلطیان جو ہین خوب آپنے خانۂ سخن کو تین تیرہ کیا۔ مین فہمائش کرتے کرتے تھک گیا مگر آپکی نیت غلطیون سے نہین سیر ہوتی۔ اس موقع پر مجھے اپنا شعر یاد آتا ہی۔

اثر کرتی نہین تعلیم تیرہ روزگارون کو
ادھر تیرھے ہوئی شانہ کی وہ زلف دو تا سیدھی

(باقی آیندہ)

خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی (حال وارد فردوس برین)

۵۱ اودھ پنچ۔ خواجہ صاحب۔ مدت ہوئی حضرت چکبست آپکا یہ شعر اس اعتراض کی تردید مین پیش کر چکے ہین۔ ہمنے سنا ہی کہ اسکے جواب مین حضرت شرر لکھنے والے ہین کہ آتش کا کلام مستند نہین ہی۔

۵۲ اودھ پنچ۔ حضرت چکبست بھی اپنے دندان شکن نمبر ۲ لائیڈ لیجے مین اس انوکھی گرمت پر اعتراض کر چکے ہین۔

۵۳ اودھ پنچ۔ دیکھیے یہ اعضا کا انقلاب کہان تک ترقی کرتا ہی۔

۵۴ اودھ پنچ۔ بجا ہے۔ یہ "کو"، کی مادہ ہے۔

خبرین

۲۹ اگست۔ لندن۔ آج صبح کو اخبار ٹائمز نے روسی اعلیٰ افسر کا بیان نقل کیا ہو جسنے کہا تھا کہ پریسیڈنٹ روزویلٹ سے بڑھکر ایک اور زبردست اثر یعنے انگلستان صلح کیلئے کام کر رہا ہو۔ ایک جدید معاہدہ دوستی پر جو مابین جاپان و انگلستان کے ہوا ہو دستخط ہو لئے ہین جسکو ابھی بہت دن نہین گذرے اور یہی سبب ہو کہ کانفرنس صلح مین جدید تجویزین پیش ہو رہی ہین۔ (اودھ اخبار)

۳۰ اگست۔ لندن۔ اخبارات آس مزید بحث و تکرار پر افسوس ظاہر کرتے ہین جو لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر کے مابین ہو رہی ہو اخبار ٹائمز بیان کرتا ہو کہ لارڈ کچنر کی یادداشت کے شائع کرنے کی درخواست نہ کرنی چاہیے تھی اور نہ اس امر کی اجازت دینا ہی قرین مصلحت تھا۔ لارڈ کرزن کے جواب کی اشاعت پبلک دلچسپی کے خلاف ایک جرم ہو حالانکہ وہ چندان سخت نہین۔ (منہ)

۳۰ اگست۔ لندن۔ چینی ڈیولپمینٹ کمپنی کے ایک جلسہ منعقدہ نیویارک مین ہنسکا ڈریلوے کو چین کے ہاتھ فروخت کرنے کی تصدیق کی گئی۔ چین ۶ ۳/۴ ملین ڈالر اسکی قیمت مین ادا کریگا۔ (منہ)

۳۱ اگست۔ لندن۔ ایم۔ ڈی وٹی اُس تار برقی مین جسمین الفونسو نے زار روس کو صلح ہو جانے کی اطلاع دی ہو بیان کرتے ہین۔

مین اس امر کے عرض کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہون کہ جاپان نے اُن مطالبات کو جنکا تعلق شرائط صلح سے تھا منظور کر لیا ہو حضور کی ہدایات کے موافق استحکام کیساتھ قائم کیجائیگی۔ روس اُسی طرح ایک طاقت اعظم مشرق بعید مین رہیگا جیسا وہ ابتک رہتا آیا ہے۔ (منہ)

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے زار کی خدمت مین اس عظیم واقعہ پر ایک مسرت آمیز مبارکباد دی ہو جسمین الفونسو نے ظاہر کیا ہو کہ آپ کی فراست اعلیٰ اور دانائی سے یہ کام تکمیل کو پہونچا ہو۔ فرانس جو روس کا دوست ہو ایک ایسی جنگ کے دیکھنے سے خوش ہوا جو بہت سے کارہائے نمایان کے سبب سے ممتاز تھی اور ایک صلح کے ساتھ معزز طریقہ سے اسکا انجام بخیر ہوا (منہ)

روئٹر کا نامہ نگار مقام ٹوکیو سے بذریعہ تار برقی اطلاع دیتا ہو کہ صلح کے تفصیلی حالات ہنوز معلوم نہین ہوے۔ عوام نے صلح ہو جانے پر کوئی دھوم دھام نہین کی غالباً مراعات کی نسبت بڑی تختی کے ساتھ نکتہ چینی کیجائیگی۔

۳۱ اگست۔ لندن۔ انگلو جاپانی معاہدہ پر لارڈ لینسڈون اور بیرن ہیاشی نے ۱۲ اگست کو دستخط کئے تھے۔ اس عہدنامہ کی رو سے انگلو جاپانی اغراض و فوائد کی حفاظت کی مساویانہ کفالت کیگئی ہے اگر ایک واحد مخالف طاقت بھی دھمکی دیگی تو دونون بالاتفاق کارروائی کرینگے اور یقین دلایا گیا ہو کہ مشرق بعید مین امن و امان قائم رکھا جائیگا۔ (منہ)

صلح کی گفتگو مین توقف ہوتے دیکھکر پریسیڈنٹ نے زار کی خدمت مین رکھوایا کی کہ جاپان کی یہ جدید تجویز منظور کیجاے کہ روس شمالی سنگھالین کے لیے بارہ سو ملین ین جاپان کو ادا کرے۔ زار نے اس تجویز کو نامنظور کیا اور آسپر جاپانیون نے ادائے مصارف کا جھگڑا چھوڑ دیا اور جنوبی سنگھالین کا دعویٰ کیا اور ذمہ داری کی کہ اسکی قلعبندی نہین کیجائیگی اور نہ وہان کوئی فوجی کارروائی عمل مین آئیگی مقام لاپروز اسٹریٹ تاجرون کے لیے کھلا رہے گا۔

پورٹسموتھ کے ایک مراسلہ مین بیان ہو کہ معاہدہ کی شرطون کا مضمون تیار ہو گیا ہے۔ (منہ)

تقسیم بنگالہ کا اعلان درج گزٹ ہو گیا ۱۶ اکتوبر سے جدید صوبہ قائم ہوگا۔ آنریبل مسٹر جے۔ بی۔ فولر نئے صوبہ کے لفٹننٹ گورنر ہونگے۔ (منہ)

نوٹس

بحکم جناب منصف صاحب بہادر فتحپور ضلع بارہ بنکی

نمبر ۷۹ بابتہ ۱۹۰۵ء

مسماۃ قمر النسا دختر محمد حسین قوم شیخ ساکن سولی پرگنہ پرتابگنج تحصیل نوابگنج ضلع بارہ بنکی۔ مدعی

بنام

۱۔ غلام ہاشم ولد غلام نبی
۲۔ امداد علی ولد یاد علی
۳۔ مسماۃ افتخار النسا زوجہ غلام مبین
۴۔ محمد عوض علی ولد غلام صفدر

اقوام شیخ ساکنان رسولی مذکور مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی اراضی

بنام افتخار النسا مدعا علیہا نمبر ۳ ساکن سولی پرگنہ پرتابگنج تحصیل نوابگنج ضلع بارہ بنکی بر مکان غلام مبین ولد غلام نبی۔

بمقدمہ مندرجہ عنوان چونکہ تم باوجود اجراے سمن کے حاضر عدالت ہذا نہین ہوئی ہو۔ اور تعمیل سمن سے گریز کرتی ہو لہذا حسب درخواست مدعی نوٹس ہذا بموجب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی بنام تمہارے جاری ہوکر بہ تعین پیشی ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء حکم دیا جاتا ہو کہ بتاریخ مذکورہ اصالتاً یا وکالتاً ذریعہ مختار مجاز اپنے کے حاضر ہوکر پیروی مقدمہ مذکورہ کی کرو ورنہ درصورت عدم حاضری تمہارے مقابلہ مین کارروائی قانونی باضابطہ عمل مین آوے گی۔ المرقوم ۲ ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء

بحکم جج

عبد الحکیم
قائممقام منتظم عدالت منصفی

معاملات لیلیٰ مجنون حسب زمانۂ خیالات

سب باتون مین کا یاپلٹ نے راہ پائی حتی کہ شاعری بھی رنگ بدل چلی۔ پس شاعری کے پرانے مندرس مضامین مین بھی تغیر وتبدیل لازم آیا۔ چونکہ لیلے مجنون کا عشق شاعرون کا مصلے پیری ہورہا ہی بندہ کچھ تغیرات اشعار ذیل مین ظاہر کرتا ہے۔

عرب مین رہ کے آئی بے تمیت لت رنی اولیلی
چلے مجنون تو بیدل تو لدی بیٹھی ہی محمل پر
ادھر رفتار تیموری سے مجنون خیز کرتے تھے
ادھر لیلے تھیڈ کی جا رہی تھی اپنے محمل پر
یہان مجنون کے سر پر باز و گریبان کر تے تھے
وہان مکڑی نے کی تانا تھا ری سماتی محمل پر
اگر لیلے کو نسبت دیجئے کالی ہوائی سے
تو تیبھی متھولی کھر جبا نو کی اُسکے محمل پر
بڑھالے جاؤ اپنا اونٹ لڑکے آگئے مجنون
کہین وہ مار ڈھیلے رو مین پڑ جائین محمل پر
بندھا تھا ناقہ لیلے کی دم سے اونٹ مجنون کا
یہ پالان شتر پر ڈھیر سکتے وہ اپنے محمل پر

کہون گا سچ جناب قیس بگڑین یا بُرا مانین
یہ لیلے ہی کہ مٹی کا تھوا رکھا ہے محمل پر
ابھی تو ساربان اور اونٹ سے بس جنگ ٹھنتی ہی
لگا دے قیس گر ساہی کا کالا سقف محمل پر
یہان تک عشق نے اندھا کیا ہے مجنون کو
کہ لیلے ہی [illegible] سمجھی دن کو محمل پر
اگر لیلے کی [illegible] دور کرنی ہے
تو آنکھون کی [illegible] مجنون سقف محمل پر
اندھیری رات اور لیلے بھی کالی یون نہ سوجھے گی
[illegible] قیس [illegible] روشنی لیلے نہ محمل پر
[illegible] قیس کب تک پا پیادہ دشت پیمائی
[illegible] دم لینے کے محمل پر
[illegible] ہوش مین آؤ
ذرا دیکھو تو پھیرون ناچتا ہے آج محمل پر
[illegible] پیچھے سے پیچھے آرہے کی یاد رکھو لیلے
[illegible] بیٹھنا اچھا نہین ہے تیرا محمل پر

بس [illegible] شعر تو ہمین کوئی کلہ کا کھٹکا تو ہے نہین یہ
خیر معمولی تکلیف آپکو دیتا ہون معاف فرمائیے گا۔
راقم م۔ س۔ ہی۔ ایک شاعر از حیدرآباد دکن۔

میان شرر کی ٹھنڈی گرمیان

حضرت تنا اودھ پنچ۔ تسلیم۔ شرر نے اپنی شرر ریزی سے دامن لیاقت نسیم کو جلانا چاہا تھا مگر اس [illegible] نے اُلٹی انکے گریبان کی خبر لی۔ اب یہ آگ مشکل سے فرو ہوگی۔ جب جناب چکبست کے پلے پر آتش اور نسیم جیسے چٹکی کے قبیلہ کا موجود ہین تو مخالفین کو بجز سوختہ [illegible] کیا حاصل ہوگا۔ یعنی انکی تمام تنبانی تھی کہ [illegible] نسیم کو چھیڑ بیٹھے نسیم سے خواہ کتنی ہی غلطیان [illegible] ہوئی ہون شرر انکو نوشتہ کا منھ نہین رکھتے۔ اعتراض کا حق اسی شخص کو حاصل ہو جو حریف سے زیادہ لیاقت رکھتا ہو اور اس طرز خاص مین فائق نہ ہو تو کم سے کم حق مساوی رکھتا ہو مگر ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے مولانا صاحب مخفی علم کے شاعر ہین [illegible] رنی کی قلعی حضرت آتش کے خطون سے جو نہی کھل گئی ہی اب کس برتے پر ہم انکے اعتراضونکو وقیع سمجھین اور کیونکر انکے بیجا دعوون کو تسلیم کرلین خوش اعتقادی کی باتہی اور ہی۔ دور کیون جائیے لکھنو ہی مین انکے شاگرد وہدر موجود ہین جو استاد کی ہدایات پر آمنا وصدقنا کہکر حق شاگردی ادا کر رہے ہین۔ ریاض الاخبار کے کئی کالم آپکے اُستاد کی تائید

۱۱۷

دیکھتے ہین اُن سب مین ایک طرح کا خیال قائم رہتا ہی کہ یہ سب غلط ہی ہمکو کسی بہادر کے رنجون پر جس سے ایک نوع کی دلبستگی ہوجاتی ہی ایکطرح کا رنج ہوتا ہی لیکن ساتھ ہی اُسکے ہمین یہ خیال کرکے کہ جو کچھ یہ دکھائی دیتا ہی سب قصہ ہی ایک نوع کی تسکین ہوجاتی ہی۔

اسکا مختصر جواب یہ ہی کہ جو کچھ یہان بیان کیا گیا ہی اُسکا ادراک ہمین مطلق نہین ہوتا۔

ڈیوڈ ہیوم جسکی بحث ان دلائل مذکورۂ بالا کے ضمیمہ ہے یہ بیان کرتا ہے کہ جب رنج وغم بنائے ہوے قصون کے ذریعون سے خفیف نہین کیا جاتا تو بیچینی سے ایک ایسی پوشیدہ مسرت پیدا ہوتی ہی کہ جسمین کچھ کچھ ظاہری باتین رنج وغم کی باقی رہتی ہین۔ اور یہ بات اُن فصیح اور بلیغ تقریرونسے پیدا ہوتی ہی کہ جنمین مین کا بیان خوبی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر کیمبل نے اسکے جواب مین ثابت کیا ہی کہ قصہ اور افسانہ مین مصیبت کے تمام حالات مبالغہ کے ساتھ اگر بیان کیے جائین تو ممکن نہین کہ کسی طرح کے مسرت کا ادراک ہوسکے بلکہ غم بڑھانے کیواسطے بہت مناسب اور کاری تدبیر قرار پائے گی اور کسی مقرر کی لیاقت اور خوبی لب ولہجہ جو ہیوم کی دلیل مین مذکور ہی وہ اُصول کے ساتھ مباینت کلی رکھتی ہی کیونکہ بنوٹ کیواسطے اُس بنوٹ کا پوشیدہ رکھنا ضروری ہی اور اس بات کا خیال ہی کہ وضاحت اپنے سامعین پر متناقض اثر پیدا کرتی ہی یا ایک خیال کی خوبی یعنے الفاظ مناسب اور دوسرا وہ جذبات مشتعل کرتی ہی جنکو تقریر کرنیوالا

مین سیاہ کئے ہین۔ کیون نہو آستاد کے چہیتے ہین انھین کے نام سے شرر نے ایک ناول بدر النسا کی مصیبت کہتے ہین لکھا ہی۔ سب کچھ سہی مگر آفتاب پر کون خاک ڈال سکتا ہے نسیم کی شہرت اور مقبولیت بقاے دوام کا سرٹیفکٹ حاصل کر چکی ہی اب کسی کے مٹائے نہین مٹ سکتی ؎

خدا نے جسکو زینت دی مٹانے سے نہین مٹتی
نہین ممکن ازالہ سرمۂ چشم غزالان کا

آجکل موسم بہار کی سبزیان ہر وقت پیش نظر رہتی ہین نظم مین انکا عکس مین نے اُٹھایا ہی جو بغیر رنگ آمیزی کے یون ہی ارسال ہوتا ہی۔ اگر اسکی سادگی پسند خاطر ہو تو بعد ملاحظہ ناظرین اخبار کے سامنے بھی پیش کر دیجئے گا

دہو بہوا

المدد اے ضبط دل پھر آ گئی فصل بہار
پھر بڑھا جوش جنون ہونے لگے ہم بیقرار
اب نہین رو کے سے رکتے ہین ہمارے ولولے
بند باندھے سے کہین تھمتے ہین دریا زور دار
ہو چلے جذبات بھی سیلاب کی صورت روان
دل ہے یا اُمڈا ہوا دریا ہے ناپید اکنار
یاس و حسرت غوطے کھاتے ہین ترے گرداب مین
اس تلاطم مین نہین سنتا کوئی انکی پکار

اب تمناؤن کی بن آئی نکالین ہاتھ پاؤن
جنکا کھٹکا تھا نہین پہلو مین وہ نشتر سے خار
لو مبارک قید حسرت سے رہائی ہو گئی
آرزوون پر نہین اب یاس کا کچھ اختیار
ہر جگہ ہے لطف ہر جا عیش ہے آنکھے سے
کوچۂ معشوق ہو صحرا ہو یا ہو سبزہ زار
واہ وا کیسا سُہانا اور دلکش ہے سمان
کیسی اٹھلاتی ہوئی چلتی ہی اب باد بہار
یہ سحر کا وقت بھی کیسا سُہانا وقت ہے
کوئی وقت اسکے مقابل کا نہین ہے زینہار
مست ہین فرط مسرت سے جوانان چمن
اب نہا دھو کر نکالے ہین غضب ہی کا نکھار
ہلکے پتون کی وہ شادابی وہ رنگت سبز سبز
بخشتی ہے تازگی آنکھون کو اور دل کو قرار
ننھی ننھی ڈالیان ہلتی ہین کس انداز سے
نازنینون کی کمر جسطرح بلکے بار بار
گلبنونکا قامت دلکش عجب ہی لطف تھا
اور وہ جوبن گلون کا درمیان لالہ زار
پتریان وہ صاف ستھری چمکین آئینے کی طرح
جی مین آتا ہے کہ ہون ہم اس صفائی پر نثار

اتنے مین دیکھا آ گئی قبلہ سے اک کالی گھٹا
جھومتی مانند مستون کے چلی دیوانہ وار
دیکھتے ہی دیکھتے وہ آسمان پر چھا گئی
ننھی ننھی بوندیان گرنے لگین بنکر پھوہار
اس سمے کو دیکھکر دوڑے بتان مہوش
جھولنے کے شوق مین آئے کنار جویبار
جھولا ڈلوایا سبھون نے اک بڑے سے پیڑ مین
جب بڑھین پینگین وہ سب ملکر لگے گانے ملار
ایک طرف رندان بادہ کش لیے بوتل بیٹھے
بادۂ گلرنگ تھی جنمین نہایت خوشگوار
لیس جب سامان مینوشی کنار جو ہوا
کھیلنے پھر وہ لگے باہم بط ؟ کا شکار
ہم بھی شامل ہو گئے یارون مین موقع دیکھکر
ہمنے ساقی سے کہا ہم بھی تو ہین امید وار

مطلع ثانی

رند جتنے ہین نوا رہتے کچھ ہم ہین یہ میخوار
ہان ہمین بھی ایک ساغر تیرے ہاتھون کے نثار
ناز سے انداز سے ساقی نے جب ساغر دیا
پیتے ہی ہو گئے ہم مست بیخود بیقرار

۷۱۱

[illegible]

پھر تو ساغر پہ چلا ساغر ہوئی صحبت وہ گرم
خوب ہی پی پی کے لوٹی ہم نے موسم کی بہار

راقم - ضیا دہلوی

بھری برسات مین کیا کیا نہی گھر سنکے بیٹھے ہین
کہین کھادو تکے ہین ہین کہین ساونے بیٹھے ہین

اقتضائے موسم تھا کہ آجکل اودھ پنچ تو میدان جنگ یا عرصۂ محشر ہو رہا ہے یا یون دل کو سمجھا لیجئے کہ روس و جاپان آپس ہین ایسا ہی کھیل رہے ہین - مضمون لکھئے تو وحشت ہوتی ہے کہ کہین اس دھماچوکڑی کی لپیٹ مین کوئی آ نہ جائے -

موسم کی یہ کیفیت کہ کبھی تو ہوا سے غبار سے دل پھنستا ہے کبھی نسیم سے جی بہلتا - غرضکہ چارون طرف کی مورچہ بندی سے خلقت کا دم اسطرح بند جیسے الہ آباد کے مہون کا پانی آٹھ بجے شب سے چار بجے صبح تک کیفیت گرمی کی یہ کیفیت کہ کھلم کھلا آتشک برس رہی ہے - اسپر اس ہفتہ بارش کی یہ دنگل کہ توبہ ہی توبہ - کبھی تراقے کی دھوپ کبھی گھنگھور بدلی کا نیا روپ ۔

سیاہی ہے سفیدی ہے شفق ہے صاف مطلع ہے
بدلتا ہے یہ چرخ پیر ہر دم رنگ گرگٹ کا

پیر فلک کو ضعف معدہ جب دیکھئے آزار دق ہے بہانے کو ساون گیا - پنکھا سبھا لین کہ حقا تامین ہر روز فرمائشِ ہین نیا مضمون میان توندل کی ہر طرح شامت - ذرا قدم نکالا اور پھسل کر دو بانس آگے - رفتار سے بجلی کا دھوکا ہونے لگا - یارون نے آوازے کسے - بس برف کی طرح پانی پانی ہوگئے - کیچڑ سے لت پت - اوپر سے موسلا دھار کی آفت چھینٹون سے کپڑون پر پانی کل کاری ان پریشانیون مین یاد آئے جناب ناسخ ۔

نظر پڑی جو کبھی آستین ماتم کی
ندی بہا دئے نے فرصت ایک دم کی

ادھر پانی من کل پانی - آنکھون مین پانی بھر آیا ناک کی یادمین منھ مین پانی آگیا - گھر کی ٹپکا ٹپکی پیٹ مین پانی آنسو پونچھنے مین لیٹ رہنے سے صاحب بہادر نے نزول کی بوچھار لگائی - خدا خدا کرکے دن کٹا - رات کو بھی تیز دھار کا سامنا قسمت مین پورب کا آب و دانہ - ادھر توندل کی گھرائی - اسپر بھوک کی پریشانی - خیر خیریت سے دھوتی کے عادی دوسرا عارضہ بادی - کئی من گوشت ہاتھ پاؤن پر لدا ہوا - چیچک سے پلی چہرہ گھدا ہوا - بغیر کھائے

ہزارون نکارین بادل کی گرج سے اناکو پکارین کمند عشق دیہاتی تو نہین لیاقت نورجو دلشو ۔

عرب کے اونٹ مین دیکھے بہت شتر غمزے
نہ پائی تھنے کسی دامنہ مین ادا انکی

مگر ہم کہین ہے کہ پانی کی شرارت اب گھر لیجین اس حال میں تو پورے کو لاکھ آرے پٹ کرتی ہے کہ روت جنکہ نفرت توند بہہ رہی ہے - ہاتھ پاؤن پھول گئے - پڑے پڑے نئی باری نکلی آن آپ کا کیا قصور ہے تو سرزمین کا فتویٰ ہے ستمبر روز صفا چیٹ جمعرات ایک کم بارہ بجے دوپہر بمقام الہ آباد پٹیوں کے دل بادل کا نزول زوال ہوا - نظر جو آتھانی حواس باختہ کچھ قری کچھ فاختہ ہوگئے - اس نئی جنس اور لوکھا ہٹ مین بزرگی دھوتی مین شاشہ شاید شائستہ شد - اب دھوتی تربتر حالت ابتر پرانی عزت و لیاقت کا دھیان موجودہ حملون سے کھیان یہ انگریزی عملداری کی شان کہ حضرت کی توند پر تلوار نہ میان کوئی کیا کرے - زمانہ کی گردش - اول تو عارضہ گرمی دوسرے بیقاعدہ بارش - تیسرے طاعون چوتھے ٹیڑھی دل سے بھیڑنگے قحط کے آثار - غرضکہ اس بلائی مین پیٹ پہ پتھر باندھکر اچھا خاصہ چوتالا سیکنا ۔

اور دوسرون کے رنج کی باعث وہ لذت کچھ تھوڑی نہین ہوتی کیونکہ محبت کیسی ہی کیون نہو ایسی چیزون سے ہمکو محترز نہین رکھتی بلکہ برخلاف اسکے ہمکو اور بھی اُنکے قریب پہونچاتی ہے اور اُنکا خیال زیادہ رکھنے کا باعث ہوتی ہے تو اس قماش کی چیزون پر خیال کرنے سے کسی نہ کسی طرح کی لذت پیدا ہوتی ہے اور اگر کسی ایسے جلیل القدر شخص کا بیان ہے کہ کسی بیہودگی مین مبتلا ہو کر اپنی عزت مٹی مین ملاتا ہے تو اور بھی لذت اُٹھاتی ہے پس ایسی لذت جو ان چیزون سے پیدا ہوتی ہے مصائب سے باز رہنے پر مبنی ہوتی اور جو کچھ رنج ہم محسوس کرتے ہین وہ غمزدہ لوگون کو بچانے کی آرزو کر کے اپنے تئین بچا مین ہی مصنوعی مصیبت مین صرف فرق اتنا ہے کہ نقل کرنے سے ایک طرح کی لذت پیدا ہوتی ہے -

اس سے بڑھکر مہمل اصول شاید دنیا مین کبھی کسی نے قائم کیا ہو تھوڑی ہی سی تصریح سے قلعی کھلجائیگی -

اس قسم کے واقعات کی نسبت یہ سمجھنا چاہیے کہ تین مختلف صورتین ہوا کرتی ہین - اول واقعات اصلی دویم تاریخ ماسلف - سویم قصص ناٹک ان اقسام سہ گانہ مین سے ہر ایک کا اثر نفس ذہن انسانی پر جدا گانہ ہوا کرتا ہے اور انھین تاثیرات کو ایک مین مخلوط کر دینے سے یہ تمام مغالطے پیدا ہوتے ہین چنانچہ برک نے بھی ایسی ہی حماقت کی ہے -

ہر شخص جسکا دل و دماغ صحیح ہوگا وہ کسی بیگناہ کو مصائب بیجا مین جسکا وہ کسی طرح مستوجب نہین ہے مبتلا دیکھکر کبھی خوش نہوگا بلکہ نہایت درجہ

بسے تو نہ جام اور ساقی سے شیشہ بزم مین
یہ ہماری توبہ وہ ساقی کا پیمان ہوگیا
راقم (سمنا) از الہ آباد

تماشے مین صدہا ہم آوتے ہین
پر چھپر اٹھانے کو کم آوتے ہین

جہالت مرکب کے بانس - اور تعصب کے بان اور ریاکاری کے تن سے یاقی کاشت سنتر نے چھپر بند اسامی بننے کو ایک چھپر تیار کردیا اور چاہا کہ باقی بوندی کے دن مین او ہسے آگے ڈال لین - مگر یہ نہ سمجھے تن کی اوٹ ہاڑ ہوتا ہی - اتفاق سے حکست کا ہتھیار بس پڑا اسنے ایسا تریڑ کیا کہ ایک ایک تنکا من بھر کا ہوگیا - اب چھپر اٹھانے کی پڑی اور اسطرح ہانک پکار شروع کی :-

گلزار نسیم پر دلگداز مین جو ریویو کیا گیا اُسنے لوگون مین گرمجوشی بڑھا دی ہی - دکن ریویو مین بھی ایک معرکہ آرا ریویو اس مثنوی پر شایع ہونا شروع ہوگیا ہی - ہمین امید ہی کہ حافظ جلیل حسن صاحب بھی دبدبۂ آصفی مین اپنی رایے سے پبلک کو سرفراز فرمایئن گے اور دیگر استادان فن کو بھی خموشی سے کام نہ لینا چاہیئے اسلیے کہ تحسین ناشناس سے زیادہ مضرت رسان سکوت سخن شناس ہے۔

اسکو دوسرے الفاظ مین یون ادا کرتے ہین۔

ارے دکن ریویو چھپر بھر آرہا - تم دکن پنچ چڑیا لگائے رہو ارے یار جلیل حسن تم دبدبۂ آصفی کی میا لھی سے کیا کرتی ہو امیر اللغات کی بلی چھوڑ دو - ادھر گراقرپا ہوا ارے حکیم جی چھپر کا قارورہ تو دیکھو - مجھے سترابور کر دیا بالکل - ارے لوگو دوڑو بالکل مین تو دبا جاتا ہون - سانس لینا دشوار ہی ذرا زور لگاؤ دوبارہ - پھر پانی نہین پانی کا باپ برسے پھر چھپر ٹس سے مس کرے تو مجھے نکال باہر کرو - ہان یارو ذرا کچ کچا کے ایک زور کرو دو بس پلے پار -

مسٹر لافر کی عجیب عجیب باتین

ایک مکھی کے چھ پا لڑن ہ - یہ بات بہت ہی حیرت و استعجاب سے سنی جائیگی کہ ایک مقام پر مکھی کے صرف چھ ہی پا لڑن ہوتے ہین (خدا کی قدرت کا تماشا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار)

منہ پر ناک = یہ بات سنکر مین بہرت سکتہ کے عالم مین رہا کہ کسی ملک مین انسان کے منہ پر ناک بھی ہوتی ہے (اس صانع کی صنعت کے قربان -)

عجیب سزا = پورٹ آرتھر مین جاپانیون نے منجملہ اور سزاؤن کے روسیون کو ایک یہ بھی سزا دی تھی کہ سب روسیون کے سر انکے کانون کے بیچون بیچ کر دیئے تھے جسکی وجہ سے وہ بیحد پریشان و سراسیمہ تھے - (واقعی بالکل نئی بات ہے)

عام سوالات

(۱) الو کی دم فاختہ - کوئی صاحب براہ عنایت بتایئن کہ یہ طرفہ معجون کیا کرتیا رہوتی ہے اور کیا کیا خواص دکھاتی ہی - بیحد مشکوری کا باعث ہوگا

(راقم - گ - د - ہ - ا)

(۲) مجھے چون چون کے مربے کی ضرورت ہی کوئی صاحب آگاہ کرین کہ کہان سے اور کس قیمت پر دستیاب ہوسکتا ہی اور اسکی شناخت کیا ہے۔

(مستفسر = ابو الحمقا بدایونی)

تمکین ہوگا اسی وجہ سے میوم کی یہ رائے صحیح ہی کہ اگر وہی مصیبت زدہ چیز جو ٹریجڈی مین ہمکو خوش کرتی ہی اگر فی الواقع ہمارے روبرو ہوتی تو ہمارے دل کو بلا ریب سخت تکلیف پہونچاتی - اسی قسم کو تواریخ ماسلف کیساتھ ملا دینے سے برک نے اس بارہ مین غلطی کی ہے۔

برک کہتا ہی کہ ہمکو اسکی کافی تمیز نہین ہی کہ کون چیز کس طرح ہونا چاہیے (یہان لازم تھا کہ سرزد یا صادر شدہ ہوتا) یا اگر ایک دفعہ وہ بات ہوئی ہوتی تو ہمکو اسکی تمنا ہوتی - ہمکو اس بات کے دیکھنے سے خوشی ہوتی ہی کہ گو ہم نہ کرین (لازم تھا یہان بعد سرزد ہونیکے لکھا جاتا) لیکن اگر وہ رفع کردیجاتین تو ہمکو دلی مسرت ہوتی ہے

ہمارے مستزاد الفاظ جو نہایت صحت کے ساتھ اظہار حالت کرتے مین اسیقدر ظاہر ہین جسقدر برک کے کلیہ سے بالکل متناقض رائے ظاہر کرتے ہین پس ظاہر ہے کہ اصلی حالت ایسی معلوم ہوتی ہی لیکن برک موصوف خود اس خیال سے ثابت کرتا ہی جو اُسنے اپنے اصول کے ثبوت مین پیش کی ہی وہ کہتا ہی کہ یہ باشان و شوکت دار السلطنت جس پر انگلستان اور یورپ کو نازش ہے میری رائے مین کوئی انسان از راہ خباثت نہین چاہتا کہ آتشزدگی یا زلزلہ سے اگرچہ اُسکے اپنی ذات خطرہ سے محفوظ رہے کہ برباد اور تباہ ہوجاے لیکن فرض کرو کہ اگر ایسا حادثہ واقع ہوا تو بتاؤ تمام عالم کے ہر ایک حصہ سے کسقدر تماشائی ویرانہ دیکھنے کے واسطے جمع ہونگے اور انمین سے بہت سے ایسے ہونگے جنھون نے لندن کی آرائش و زیبائش شان و شوکت کبھی

گلزار نسیم اور معترض

(۴) کتاب پرادت الانیٹھ - کہین شائع ہوئی ہی

(ابوالحکار)

حفظان صحت

سر کے درد کیلیے نسخہ صوت الحانا اور نواے مطرب بجا الرخا سے بڑھکر کوئی چیز مفید ہو ہی نہین بس اکسیر ہو اکسیر مجرب و مصدقہ -

اگر کسی کے سر مین (نصیب دشمنان) گنج ہوگیا ہو تو حسب ذیل علاج تیر بہدف ہوگا - اپنا ہی فل بوٹ اپنے کسی رقیب یا عدو کے داہنے ہاتھ مین اور سر سے کلاہ شریف اتار لیوین - اور آنکھین بند کرلین - اور پھر خدا کی قدرت کا تماشہ ملاحظہ فرمائین - تین منٹ مین گنج و بیخ کھجلی سب خاک سی اڑجائیگی - پھر کبھی عمر بھر اسکی شکایت نہ ہوگی -

راقم - ابو الشفار

بتعاون مولینا ذکی

چرا عاقل کند کارے کہ باز آید پشیمانی

مولانا صاحب کچھ بیوقوف آدمی نہین ہین - بشر سے بیوقوفی ہو ہی جاتی ہی - ان سے بھی بیوقوفی ہوئی اور زیچ ضمیت ہوئی - مگر جب یارون نے انکو بیوقوف بنایا تو وہ برہم نہین ہوے بلکہ اپنی بیوقوفی پر ندامت ظاہر کی اور وہ بیوقوفی والا دُم چھلا نکال ڈالا - اب ذرا آپ رسالے کی کتاب سے پھر دیکھئے بابے بسم اللہ سے تا ایں دم تک اخبار پر ہمارے وقوفانہ علامات کے جھاڑ جھنکاڑ سے صفاچٹ ہی - کیا آپ اسکو بھی بیوقوفی تصور کرینگے - قہ قہ

راقم - بیڈھب

وہ مارا

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

حضرت شرر کا جواب الجواب اردو رسالے مین شائع ہوا ہی اسکی نسبت چند امور دریافت طلب ہین مہربانی کرکے حضرت شرر یا انکے ناز بردار انکا جواب عنایت فرمائین باعث مشکوری ہوگا -

(۱) اول یہ کہ جناب مولینا شرر صاحب نے اپریل کے دلگداز مین اس بات کے ثابت کرنے مین بڑی کوشش کی تھی کہ گلزار نسیم کا وقار آتش کی زبردست اصلاح کی بدولت قائم ہی (دوسرے) یہ ایسی بصلاح تھی کہ نسیم مبتدی نے مثنوی کو لاجواب مثنوی بنا دیا تھا اور دلیل کے حضرت شرر نے اپنے بیت نصیب بزرگون کی شہادت بھی اسکی تائید مین پیش کی تھی لیکن اپنی خاندانی عقیدہ کی نسبت (چونکہ حضرت شرر کو ترکہ مین ملا تھا) آپ فرماتے ہین کہ اگر یہ رائے مسٹر چکبست کے خلاف ہو تو مین اسکے واپس لینے کو تیار رہون - میرا سوال یہ ہی کہ ایک نسیم کے ہم مذہب شخص کی خاطر کے لیے اپنا خاندانی عقیدہ ترک کرنا یعنے اپنے بزرگون کو جھوٹا خیالی کرنا کہان کی سعادتمندی ہے -

راقم - دہی آغا صادق

ناچ نہ آئے آنگن ٹیڑھا

جوابات سوجھتے نہین - اور اتحاد مورخہ یکم اگست ۱۹۰۵ء مین شرریون خامہ فرسائی کرتے ہین -

"گلزار نسیم پر جو اعتراضات جولائی ۱۹۰۵ء کے دلگداز مین کیے گئے تھے انکا جواب سنتے ہین مسٹر چکبست نے اپنے نام سے اودھ پنچ مین شائع کرایا ہی - مگر ہم ایسے بازاری اور کم حقیقت پرچون کی طرف خطاب کرنا خلاف شان سمجھتے ہین - اگر وہ تحقیقی جواب چاہتے ہین تو کسی مہذب اور باوقعت پرچے مین لکھین "

اہا ہا ہا - خوب کہی - دور کی کوڑی لائے - اور بھئی یہ ڈلندن تی کیب جملے کہانسے سیکھے "انکا جواب سنتے ہین مسٹر چکبست نے" تب ہی بس ہم سمجھ گئے - یہ ترکیب کہین سے نہین سیکھی خانگی ہی خانگی -

ارمان سنو چکبست "مسٹر" کے لقب سے خوش نہین ہوتے تم یہ خوشامدانہ الفاظ کیون لکھا کرتے ہو - وہ تمھین ٹوک بھی چکے ہین تہذیب سیکھنا چاہتے ہو تو ہم سے سیکھو "حضرت" کا لفظ ہماری زبان مین بہت اچھا ہی - کیا مسٹر لکھنے سے چکبست تمھارا اچھا چھوڑ دینگے وہ مرد انہ ہمت کے ساتھ بخشا بخشی مین لیسے پیٹے ہین تو سمجھ لو کہ انکے قلم کا نیزہ ٹھیلا ہے -

دیکھو دیکھو - تمسے چوک ہوئی - تمنے اودھ پنچ کو بازاری لکھدیا بازاری کی ضد خانگی "تو کیا اتحاد خانگی ہی - تمھین کہو کہ تم کھاندے یا نہین - اور بھی کوئی پرچہ اخبار کا "خانگی" نہین ہوتا - اگر ہو تو وہ بھی بازاریون ہی کے واسطے ہی باہر والے ہی دیکھین بھالین گے تو اودھ پنچ بازاری بنکر بھی مزے مین رہا -

دیکھو تمنے اودھ پنچ کو کم حقیقت لکھا - یہ کیون ؟ وہ کچھ دبلا پتلا نہین - موٹا تازہ ہی - بڑا پہلوان ہی - ان باتون کو اپنے پس پشت ڈالو اور سیدھی سادی طرح یارون کے سامنے آؤ - پوچھو علی کیا کہتا ہی - مین تمھاری ہی بولی مین تمکو مثال سمجھا دون - اودھ پنچ کے سامنے اتحاد جیسے پہاڑ کے سامنے سوئی - پہاڑ اودھ جو دیہات کے کاشتکار ہل مین لگاتے ہین - لوہے کا ہوتا ہی سمجھے کہ نہین اور سوئی کو تو جانتے ہی ہو جسمین ذرا سا چھید ہوتا ہی اسے ناکا کہتے ہین -

ارمان سنو - کوئی اپنے منہ میان مٹھو بنے تو خلق مین سرخرو نہین ہو سکتا جو دنیا کہے وہی ٹھیک ہی - اب تم دنیا سے پوچھو کہ اودھ پنچ کو کیا کہتی ہی - کہتی ہی کہ خلق خدا کی - ملک شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا - زبان اودھ پنچ کی -

بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو
زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ارمان سنو - ابتک معمولی جوابون کے سوا اودھ پنچ نے کوئی کڑا رد نہین جمایا - لگے ابھی سے چین بولنے - انھین باتون سے تو دہلی کی نخرے بدنام ہو رہے ہین - اے تمنے کن آنکھیون سے دیکھا اور پھر کھتے ہو کہ انکا جواب سنتے ہین مسٹر چکبست نے الخ " یار کچھ تم دیکھا کرکھی کرلیے ہو - خیر نہ دیکھتے بنتے ہو تو یون ہی سہی - مگر تمنے اودھ پنچ کا نام لیا یہ کیا غضب کیا - اچھی صورت سے شرماتی ہو تو نام سے بھی شرماؤ -

ارمان سنو - اودھ پنچ بڑا چکیت ہی - تم کہا بدے - رہ گئے تا مین تا مین فش - ارمان یہ نثر کی تک بندی نہین ہے کہ کہین کی اینٹ کہین کا روڑا - بھان متی نے کنبہ جوڑا - شاعری یا شاعری - اور شاعری تم جانتے ہی نہین - شہری زبان تم جانتے ہی نہین

(صفحہ ۹)

پھر جھینپو گے نہین تو ہو گا کیا -

اچھا اچھا - اب تم چڑھتے ہو - یہ بھی ہین گوارا - دروازہ بند کرو اور کوسو - گالیان دو - برا بھلا کہو - مگر جواب تو دو -

نہین نہین - مین جواب نہ دون گا - تم بازاری ہو -

اچھا صاحب مین بازاری سہی - جواب کو خانگی سمجھون گا - اب بولو

نہین نہین - کبھی نہ بولون گا - تم سے نہین بولون گا - تم مجھے بہت چھیڑتے ہو -

اچھا صاحب چکبست سے راضی ہو تو اُنھین کی طرف سے خطاب کرو جواب تو دو - نہین نہین - تمھارے سامنے مجھے جواب سوجھتا ہی نہین - تمھاری ڈراونی صورت دیکھ کے میرے بدن مین تھرتھری پڑتی ہی - دیکھو نا - یہ حالت ہی جیسے لرزہ آیا ہو - مین چکبست سے بولون گا - لیکن اکیلے مین -

اچھا صاحب ڈرتے ہو - تو کچھ بات نہین - پہلے سبھی کو ڈر ہوتا ہی - اتفاقات ہو گئی - ڈر نکل گیا ہو گا - خیر - جواب دو -

نہین نہین - مین تم سے کبھی نہین بولون گا - تم سے تو جواب روٗ ضد کی ہی کہ میرے آئے حواس جاتے ہین - ارے توبہ - تمھارے حواس آتے ہی کہان پائے - مین کبھی جواب نہین دون گا دون کیا - جب مجھے جواب سوجھتے ہی نہین - تو کیا تم سے بولو اب بولو گے تو مین چیخون گا - چلاؤن گا - غل مچاؤن گا - کہونگا دیکھو دیکھو - یہ بازاری مجھے چھیڑتے ہین - رستا نہین چلنے دیتے

اچھا صاحب تم چپ سادھے رہو - جانے دو - یار لوگونکا موقع جب لگے گا تب چھوڑینگے نہین -

راقم - شرم می آید ز قاصد طفل محجوب مرا
برسر آہش بیند از ندکتوب مرا

بقلم - م - ح - لکھنوی

جنت کی ڈاک نمبرا

صبا کا خط شرر کے نام

اگر نسیم سے سرگرم شر شرر ہو جائے
صبا وہ دھول لگاؤ کہ بس سحر ہو جائے

میان شرر - مجھکو تقریباً لکھنؤ چھوڑے ہوئے پچاس برس ہو گئے اس عرصہ مین خدا جانے کیا کیا انقلاب پیش آئے مگر سب سے بڑا انقلاب مین دیکھتا ہون عالم تہذیب ترتیب مین پیدا ہو گیا ہی - ہمارے وقت مین بزرگون کا ادب کرنا باعث فخر سمجھا جاتا تھا - ہر کس و ناکس کی یہ جرات نہین پڑتی تھی کہ زباندانی اور شاعری کے نازک مسئلون پر زبان کھولے - جن لوگون کو لکھنؤ کی خاک پاک سے تعلق تھا یا جنکی عمرین اسی شہر مین گذری تھین وہی زبان و محاورے کی بحث مین مستند سمجھے جاتے تھے - مگر اب مین دیکھتا ہون کہ ہر طفل مکتب کو زباندانی کا دعوی ہی اور اساتذہ قدیم کے کلام پر اعتراض کرنا معمولی سی بات ہی - اسکا ثبوت اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہی کہ آپنے میرے دلی دوست حضرت نسیم کی لاجواب مثنوی کا خاکہ اڑانے کی کوشش کی ہی - مین نہ آپ سے واقف ہون نہ آپکے بزرگون سےعـه - بیشک اس طرح دو تین مہینے سے آپ کا نام سنتا ہون اور سید محمود وغیرہ سے آپکے حالات بھی معلوم ہو گئے ہین - میرے استاد حضرت آتش نے اپنے خطوط مین آپ کی زباندانی کا پردہ بھی فاش کر دیا ہی - غرضکہ آپکی علمیت اور زباندانی کا حال اچھی طرح آئینہ ہو گیا ہی - خیر مجھکو آپ کی زباندانی سے کیا تعلق - بیشک آجکل جنت مین ہم لوگون کا یہ مشغلہ ہو گیا ہی کہ اکثر رسالے اور اخبار (جو کہ حضرت جبرئیل کی عنایت سے ملجاتے ہین) پڑھے جاتے ہین - خصوصاً اودھ پنچ بڑے شوق سے دیکھا جاتا ہی - اردوے معلے بھی یہان آتا ہے واقعی کتنا پیارا نام ہی - ہائے ایک بازاری زبان کو ہمارے بزرگون نے اور ہمنے ایسا سنوارا کہ اسکا لقب اردوے معلے ہو گیا - اس اردوے معلے کی اب آپ لوگ تباہی کر رہے ہین خیر - کجا بودم کجا رفتم کجا تاختم - مین یہ کہہ رہا تھا کہ رسالہ اردوے معلے بھی بہت لوگون کی نظر سے گزرتا ہی - اکثر مضامین اسکے قابل ہین - اسکی نفیس طرح اسکے مرتب کی پاکیزگی مذاق کا اچھا نمونہ ہی - چنانچہ اسی رسالہ مین ایک ماہ کا عرصہ ہوا طولانی مضمون آپکے اعتراضات کی تردید مین نکلا تھا - مین نہین کہنا چاہتا کہ اس مضمون سے مجھے کلیتاً اتفاق ہی کہ نہین لیکن اسقدر ضرور کہون گا کہ اس مضمون کے دیکھنے کے بعد یہ خیال پختہ ہو گیا تھا کہ اب آپ خاموشی اختیار کیجیے گا اور کوئی شخص مسلم فریقین ثالث اس امر کا فیصلہ کر دیگا کہ آپ کے اعتراضات کا جواب کس حد تک درست ہی - مگر افسوس کہ آپنے ایسا نہ کیا اور ایک دوسرا مضمون جواب الجواب کے طور پر لکھا یہ حماقت در حماقت ہی - اور آپکا جواب دیکھکر عذر گناہ بدتر از گناہ کا مقولہ یاد آتا ہی - نہ مجھکو نسیم کے مؤید چکبست صاحب سے کوئی موافقت کی وجہ ہی نہ آپ سے کوئی مخالفت کی وجہ ہی کیونکہ مین جانتا ہون نہ جناب چکبست صاحب آپکے اعتراضات کا جواب لکھتے یا دیکھتے گلزار نسیم کی شہرت مین کسی طرح فرق نہین آسکتا تھا اگر یہ جنس محال دنیا مین اسکے قدردان کم ہو جاتے تب بھی جنت مین اسکے قدردان کیا کم ہین - کل ایک حور کس ادا سے یہ شعر گا رہی تھی ؎

جاگے مرغ سحر کے غل سے
آئے نکہت سے فرش گل سے

تمام حاضرین محفل پر ایک وجد کا عالم طاری تھا -

نیز آپ سے مخالفت کرنا مین خلاف شان سمجھتا ہون - میرے شاگردون کے شاگرد آپکو دس بیس برس اصلاح دے سکتے ہین میرا منشا یہ ہی کہ اس خط مین ارباب سخن پر یہ ظاہر کر دون کہ آپکے اس جواب الجواب مین کیا کیا لغزشین موجود ہین - میرے سامنے اسوقت آپکے اعتراضات والے مضامین بھی موجود ہین چکبست صاحب کا مضمون بھی موجود ہی اور آپکا جواب الجواب بھی موجود ہی -

اس بحث مین تین عنوان قائم ہو گئے تھے

(۱) اولاً یہ کہ گلزار نسیم کے مصنف حضرت آتش ہین کہ نسیم

(۲) ثانیاً گلزار نسیم کی زبان لکھنؤ کی مستند زبان ہی کہ نہین

(۳) ثالثاً - کیا گلزار نسیم مین اسقدر غلطیان ہین

عـه اودھ پنچ - حضرت شرر نے تو لکھا تھا کہ میر وزیر علی صبا ہمارے بزرگون نے سمجھتے تھے کہ گلزار نسیم مین اختصار و انتخاب کا آخری عمل حضرت خواجہ آتش کے قلم سے ہوا ہی ع
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

کہ جتنی کسی اردو شاعر کے کلام مین نہین ہین اور وہ غلطیان کیا ہین۔

(۱) پہلے عنوان کی نسبت آپنے مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کے [illegible] مین لکھا تھا کہ معتبر ذرائع سے جو کچھ معلوم ہوتا ہو وہ یہ ہو کہ انتخاب و اختصار یعنی یہ آخری عمل و تصرف خواجہ آتش کے قلم سے ہوا۔ اس بیان کی تائید مین آپ نے منشی اشرف علی کی اور اپنے بزرگون کی شہادت پیش کی تھی۔ نیز آپنے یہ نہایت زور شور کے ساتھ لکھا تھا کہ کوئی تعجب کی بات نہین۔ اگر آتش نے اس دلبستگی کی بنیاد پر جو انھین نوعمر شاگرد سے تھی اسکی تحریک سے یا اسکی مشق اولین دیکھکے اس مثنوی کو تفنن طبع کے طور پر کہا ہو اور پھر اسمین سقم و لغزشین دیکھکے اسے بجائے اپنے اسی طرف منسوب کر دیا ہو۔ مین نے تو مختصراً لکھدیا۔ آپنے اس دعوی بے دلیل کی تائید مین بہت کچھ لکھا تھا۔ اسکا جواب چکبست نے ذیل کی صورتون پر دیا تھا۔

(الف) کہ اگر گلزار نسیم مین آتش کی زبردست اصلاح ہو یا یہ آتش ہی کی ہے۔ جیسا کہ نتیجہ ہے تو اسمین زبان کی غلطیان کسطرح ہو سکتی ہین

(ب) نیز آتش کی طبیعت کا رنگ آمد ہے اور گلزار نسیم کا ہر شعر آورد کے نام مین ڈوبا ہوا ہے۔ اس حالت مین گلزار نسیم آتش کی طرف کس طرح منسوب کیجا سکتی ہے۔

ان دلائل کی تائید مین چکبست صاحب نے پانچ صفحے[۵] سیاہ کئے ہین۔ اور ہر پہلو سے آپکے منطق کا پردہ فاش کر دیا ہے

(ج) دیکھنا چاہیے کہ آپ "جواب الجواب" مین اس بحث کی نسبت کیا تحریر فرماتے ہین آپ نہایت سہولیت کے ساتھ فرماتے ہین کہ مین نے اس مثنوی کو ابتدا مین نسیم کی مثنوی لکھا اور شعرائے لکھنؤ اور پرانے اساتذہ کی روایتون کی بنا پر بعد کو یہ خیال ظاہر کیا کہ اسمین خوبیون کا جتنا حصہ ہو وہ زیادہ تر آتش کا ہے۔ اس سلسلے مین پھر آپ فرماتے ہین کہ اگر یہ سلسلہ بھی مسٹر چکبست کے خلاف ہو تو مین اسکے واپس لینے کو تیار ہون۔ کیون صاحب اب آپکے وہ "معتبر ذرائع" "آپکے بزرگون کی شہادت" اور آپکا وہ منطقی دعوی کہ "شاعرانہ مذاق ہر صنف سخن مین جداگانہ رنگ دکھاتا ہے" کہان تشریف لیگیا

آپ یہ کیا لکھتے ہین۔ پہلے مین نے اس مثنوی کو نسیم کی مثنوی لکھا اور بعد کو روایتون کی بنیاد پر آتش کی طرف منسوب کیا کیا پہلا حصہ مضمون کا جب آپ لکھ رہے تھے اسوقت آپکو ان روایتون کی خبر نہ تھی۔ آپ تو ایک رائے قائم کر لیتی تھی۔ اگر آپنے روایتون کو مستند مانا تھا تو آپنے گلزار نسیم کی زبان کو کیون غیر مستند کہا۔ اور اگر آپ نے روایتون کو غیر مستند سمجھا تھا تو ایسی غیر مستند روایتون کی تائید مین پانچ صفحے کیون سیاہ کئے ہین تو آپ بڑے منطقی اور آپکو یہ دعوی ہو کہ مین ملک کے خیالات بدلدیتا ہون۔ ذرا میرے مذکورہ بالا سوالون کا جواب دیجیے۔

مگر آپنے خوب کہی کہ اب مین اپنی رائے واپس لینے کو تیار ہون۔ ع

[illegible] عاقل کہ باز آید پشیمانی

اور نہین تو اپنی رائے واپس لیتے وقت آپ نے اپنے بزرگون کی شہادت کا تو خیال کیا ہوتا۔ کیا خوب سعادتمندی یہی ہے کہ پہلے تو بزرگون کی شہادت پیش کیجیے اور پھر اس شہادت کو غیر مستند مان لیجیے۔ شاباش

آفرین باد برین ہمت مردانہ تو

ایسے جواب الجواب سے تو خاموشی ہی بہتر تھی۔ قصہ تو یہان ختم ہوا اور آپنے طوعاً و کرہاً اپنی حماقت کا اقرار کیا۔ باقی

میرزا [illegible] لکھنؤ

معذرت

اس مرتبہ حضرت آتش کا خط اسوقت جنت سے آیا جبکہ پرچہ قریب قریب تیار ہو چکا تھا۔ اسلیے بوجہ عدم گنجائش ہم اسکے شائع کرنے سے معذور ہین۔ اور خواجہ صاحب سے خواستگار معافی۔

نوٹس

۶۰۹ نمبری

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر فتحپور ضلع بارہ بنکی

اجودھیا ولد بھگنی قوم کوری ساکن کیرت پور پرگنہ فتحپور تحصیل فتحپور ضلع بارہ بنکی — مدعی

بنام

۱۔ عبدالغفور ولد عبدالواحد خان قوم پٹھان ساکن فتحپور حال وارد سوجتا گنج پرگنہ منگلاسی ضلع فیض آباد

۲۔ گنیشی ولد بھگنی قوم کوری ساکن ابراہیم پور پرگنہ فتحپور — مدعا علیہم

دعوی [illegible] ۱۲

بنام عبدالغفور ولد عبدالواحد خان قوم پٹھان ساکن فتحپور وارد حال سوجتا گنج پرگنہ منگلاسی تحصیل و ضلع فیض آباد۔ مدعا علیہ

چونکہ تم باوجود اجرائے سمن کے تعمیل سمن سے عمداً گریز کرتے ہو اور حاضری عدالت سے قاصر ہوتے ہو۔ لہذا حسب درخواست مدعی نوٹس ہذا بموجب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی بتعیین پیشی ۵ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء بنام تمہارے جاری ہوکر حکم دیا جاتا ہے کہ تاریخ مذکور واسطے پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً یا ذریعہ مختار عدالت کے حاضر عدالت ہو ورنہ بصورت عدم حاضری تمہارے کارروائی بضابطہ تمہارے مقابلہ مین عمل مین آئیگی۔ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء

بحکم جج

دستخط حاکم

قائم مقام منصرم عدالت منصفی فتحپور

مہر عدالت

[۵] تو اسمین ہرج کیا ہے حضرت شرر تو خود پردہ کے خلاف ہین۔ پنچ

شاعری زندہ

(نتیجہ فکر حضرت غاد جہان استاد)

نہ الفت اور محبت ہین نہ ہین بی راستی زندہ
یہ سب زندہ تھی جبتک تھی جہان مین دوستی زندہ

نہ اب فرہاد مجنون ہین نہ عشق و عاشقی زندہ
نہ شیرین جان و لیلے ہین نہ زہرہ مشتری زندہ

سمجھ لو جان لب دونون کو جو دم ہے غنیمت ہی
نہین رہنے کی کچھ دن بعد اردو فارسی زندہ

اکھٹا سارا کنبہ آسکے بھر جاے تو کیا حاصل
دیسلاہے بس وہی گھر جسمین ہین بی گھر بہنی زندہ

خدا اس نل سے سمجھے رات دن پانی کا رونا ہے
نہ ہین اب مرد زندون مین نہ انکی مردمی زندہ

پڑا ہون جنگی کج خلقی کا مارا یہان پر کیسلے
کہین وہ قم باذنی تو مین ہوجاؤن ابھی زندہ

نہ اپنی شکل مین دیکھون نہ اپنی شکل وہ دیکھین
نہ میرا آئینہ زندہ نہ انکی آرسی زندہ

وجود شخص آنکا سارے دنیامین نہ پاؤگے
جہان مین کہنے سننے کو فقط ہے دوستی زندہ

کسی کو بھیجتے گھر خود نہ آسنے تھے عیادت کو
نہ تھا کیا آنکے کنبے بھر مین کوئی آدمی زندہ

نہ پوچھو حال میرے دل کا ہان اپنی زبان روکو
اسی کی ہے نہین ہان پر گھڑی مردہ گھڑی زندہ

نہین رہنے کی کچھ بھی ہاتھ مین زندو نکے بے ساقی
پھرے گر آئینگے کعبے کے سفر سے شیخ جی زندہ

رہتے رہے ہین مردہ دونون لب شیخ مرغ کے
کبھی بھوسے سے بھی انکو نہین کرتی ہنسی زندہ

کبھی چہرہ بنی ہوتی نہین دونون وقت کھانے مین
بڑا ہی لطف تھا جبتک رہینی چپوٹی بی زندہ

محبت کا برائے نام ہے اظہار آپس مین
تکلف برطرف کرنے کو ہے اک دل لگی زندہ

اسی صورت غرض آئی رہے گی اہل حاجت کی
نہ رکھے گی کسی کو کام کا جب مفلسی زندہ

نسیم البتہ وہ سچے ہو کہ جو باقی ہے حشر تک
شرر کا ذکر کیا جو ہے کبھی مردہ کبھی زندہ

خدا تھا دوست رکھتا جنکو اپنے سامنے ہندو مین
نظر آتے نہین اب اس طرح کے متقی زندہ

فنا ہے حق تعالے کے سوا ہر چیز کو لیکن
زمانے مین رہین گے تا ابد مطالب عملی زندہ

خلاصہ حال یہ ہے مبتلاے درد ہجران کا
کبھی ماندا کبھی اچھا کبھی مردہ کبھی زندہ

دعا کرلے شرر یہ جناب غاد جل جل کر
کہ آنکے دم سے ہو تب لکھنو مین شاعری زندہ

واقفیت عامہ کیلئے شمار و اعداد

حساب لگایا گیا ہی کہ دنیا مین فی کس ۱۳ ۰ مچھرون کا اوسط ہے یا بالفاظ دیگر یون کہسکتے ہین کہ ہر ایک شخص کے پیچھے پونے ۱۳ سی کیا معنی کہ آٹھ انکے ستر تو پورے کر بچے نوجوان اور ایک نہ بچہ نہ جوان ہر ایک بچہ مچھر مسلط ہے۔ انھین سے ہندوستان مین فی کس ۱۹۸۹ مچھر سیام و تبت مین ۱۸۰۳ - افغانستان - ایران عرب روم مین ۵۵ ۵ - یورپ مین باستثناے روس - امریکہ اسٹریلیا وغیرہ مین ۱۸۴۳ - روس مین ۹۹۲۹ - البتہ جاپان مین ۱۰۰ کا حساب ہے۔

ایک کاہستان کا باشندہ اپنے ۱۹ سالہ تجربہ سے نشست گیاہی مرحسب ذیل معلومات بہم پہونچاتا ہی۔

ہر ایک گلاب کے پھول مین ۱۲ کرور زیرہ ہین (زرد نوع برگ دان) یا رگلسندہ) جو پتیون اور دیگر لوزیات کے علاوہ ہوتا ہے۔

۱۲۱

دیکھی نہ ہوگی۔ یہان پر صاف ظاہر ہے کہ ہمنے بیجا طور سے الفاظ مستعار دیگے ہین اور انسے اُس بات کو جو بیجا طور سے تکلیف و زحمت پہونچنے سے پیدا ہوتی ہے اور اُس تسکین کو جو بعد اُس سزا کے پیدا ہوتی ہی با مور خانہ طور سے جب اُسکا بیان کیا جاتا ہی تو اُن سب کو ایک مین خلط مبحث کر دیا ہی کیونکہ اخیر صورت مین نہ کہ پہلی صورت مین وہ فرض کرتا ہی بلکہ کہتا ہی کوئی خبیث باطن ایسا نہوگا کہ اسکی بربادی دیکھنے کی خواہش کرے گا وغیرہ وغیرہ بیشک یہ تو ظاہر ہے کہ اگر فرض کیا جاے کہ لندن برباد کرنیکی کوشش ہو تو لوگ اسکے پورے ہونے پر خوش ہونے کے عوض اسقدر ناراض ہونگے کہ ہر شخص نہایت سرگرمی کے ساتھ اُسکی محافظت کریگا پس یہان بھی اس مصنف نے اپنے حسب عادت معمولی خیالات مین خلط مبحث کیا ہی۔

اُسکا قول ہی کہ ایکدن ایسا تجویز کرو کہ اپنے زمانے کی نہایت دردانگیز ٹریجڈی[1] کا تماشا ہو اور نہایت مشہور اُستاد ایکٹر لوگ اسکے واسطے منتخب ہون اور اُسکے پردون اور آرائش مین خوب عالی ہمتی صرف کیجاے اور اُسکے واسطے اعلے درجہ کے اشعار تصنیف ہون اور تصویرین بنائی جائین اور سب سے بڑھکر اچھا گانا بھی ہو اور جسوقت تمام تماشائی گروہ کے گروہ مجتمع ہون اور ٹھیک وقت سب لوگ تماشا شروع ہونے کی امید پر آس لگائے بیٹھے ہون عین اُسوقت یہ مشہور کردو کہ قریب کے احاطہ مین ایک نہایت جلیل القدر معزز مجرم اسوقت پھانسی پائیگا پس ساری تماشاگاہ خالی ہوجائیگی اور ثابت ہوجائیگا کہ نقل بمقابلہ اصل کے ہمدردی مین بہت کم درجہ ہے

[1] غم انگیز قصہ ناٹک۔ مترجم

سوئی یعنی کھی کے پھول مین باریک ریشے نو ہزار تیس شمار کئے گئے ہین چنبیلی کی ہر ایک پنکھڑی درخت کی شاخ مین ۸۲ روز ۸ گھنٹے ۱۲ منٹ ۹ سکنڈ مین تیار ہوتی اور نشو نما پاتی ہے (واہ کیا معلومات بہم پہونچائی ہے) ہر ایک پھول بیچ کلمین سے سرسبد شاخ تک حسب ذیل اوقات مین پہونچتا ہے۔ گلاب کا پھول ۲۲ گھنٹے روز ۱۲ گھنٹے چھ منٹ ۹ سکنڈ مین۔ یاسمین کا پھول ۵ گھنٹے ۷ منٹ ۵۴ سکنڈ مین۔ جوہی کا پھول ۱۱ دن ۲۲ گھنٹے ۴۲ منٹ ۵۲ سکنڈ مین۔ گل شبو دس دن ۸ گھنٹے ۵ منٹ ۷ سکنڈ مین۔ گل لالہ دس دن مین۔ اور موتیے کا پھول ایک دن مین بیخ کلمین سے شاخ کے سر پر چڑھ بیٹھتا ہے　(باقی آیندہ)

نیا تمغہ

حضرت! فدائے قوم تو آجکل بے حساب نکل پڑے ہین جدھر دیکھئے دو ایک اسکولی لونڈے قوم قوم رٹتے نظر آتے ہین۔ تیر تو خاک نہین۔ مگر کانگریس کے نقدی کی سنا ہے ہین اور ان کمائی کا اردہ تا نہین لہٰذا قوم ہوگئے چنانچہ ایسے فدا کو کسی نہ کسی قومی خدمت کے صلہ مین خطاب اور تمغہ مستحق ہے مناسبت ضروری تھا۔ لہٰذا ایجیٹیشن کمیٹی کو کئی دفعہ بالابالا توجہ دلائی گئی کہ اگر ان ہونہار قومی بچون کی ابھی سے پیٹھ نہ ٹھونکی گئی تو انکی قومی اسپرٹ مین کمی ہوجائیگی۔ مگر وہان ایسی باتون پر کیون کان دھرے جانے لگے وجہ یہ کہ اور رنج ہوتا۔ آخر کو بنارس کی لوکل کمیٹی کی یہ رائے قرار پائی کہ کانفرنس کے آیندہ اجلاس مین اسکا ایک ضابطہ ریزولیوشن پیش کردینا چاہیے۔ مگر چونکہ اسمین کمیٹی کو خوف تھا کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ ان بچون کی اسپرٹ پر اوس پڑ جانے کی احتمال تا خمیازہ آیندہ قوم کو بھگتنا ہوگا لہٰذا یہ کمیٹی ہانکے پکارے ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتی ہے کہ محض ایک درخواست مع آدھ آنے کے ٹکٹ کے آنے پر یہ کمیٹی تو زیادہ سے زیادہ بیشتر یک الوکیل ... جدید طرز کا قومی خطاب مع ایک کارپرکے تمغہ کے اپنے کارخانہ سے اپنے روپیے سے محض قوم کی خاطر کانفرنس کے آیندہ اجلاس ہونے تک فی الحال کے بھیج دیگی۔ طالبان خطاب کو بہت جلد توجہ کرنی چاہیے کیونکہ گرمی سخت ہے خطاب اور تمغے جو پہلے سے تیار ہین پگھلے جاتے ہین۔ برسات مین رنگ آلود ہوجانے کا احتمال ہے۔ اور جاڑون مین جم جانے کا۔ پس فوراً انکے بوجھے درخواست کرنی چاہیے۔ سفت اٹھا دیا ہے۔ دو معزز قومی نوجوانون کو انکی درخواست کے قبل ہی ایسے قومی خدمت کے صلہ مین "حشتی القوم" اور "حفصی القوم" علی الترتیب لوکل کمیٹی سے مع ایک تمغہ کے خطاب عطا ہوچکے ہین جسکی اشاعت غالباً آیندہ ہفتہ کے ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ گزٹ مین ہوجائے گی۔

اسے کیو ... ثانی

اردوے معلی کی رائے

ہمعصر مذکورہ بعنوان گلزار نسیم کے قضیہ سے متعلق جو رائے اظہار فرماتے ہین اسکے چند فقرے حسب ذیل ہم درج کرتے ہین۔ یقین ہے انکو شرر صاحب اپنے تخلص کی طرح میں پشت نہ ڈالین گے بلکہ زیب ناصیہ فرمائین گے۔

"عنوان اول سے متعلق گلزار نسیم کی تصنیف کو خواجہ آتش کے ساتھ منسوب کرنا خطا ہے بلکہ ہمارے نزدیک اس قسم کی بے بنیاد روایتون کو درحقیقت صحیح سمجھنا اپنے تئین مذاق صحیح سے بیگانہ ثابت کرنا ہے ......

شعرائے لکھنؤ مین سے صرف خواجہ آتش ایک ایسے شاعر تھے جنکے کلام کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ اسمین آورد سے آمد زیادہ ہے۔ ایسی حالت مین انکو گلزار نسیم کا مصنف ٹھہرانا جسکا ہر ہر شعر آورد و تصنع کی گویا ایک مجسم صورت ہے بہر کیف ناواجب ہے ......"

گلزار نسیم کی زبان بیشک لکھنؤ کی زبان ہے اگرچہ اسمین بعض
غلطیان بھی موجود ہین۔ ۔ ۔ ۔ ۔
لیکن ساتھ ہی اسکے ان چند غلطیون کی بنا پر یہ کہنا
بھی غایت درجہ کی کوتاہ نظری ہے کہ نسیم کی زبان لکھنؤ کی
زبان نہین ہے یا یہ کہ ان غلطیون نے گلزار نسیم کو مٹا دیا۔"

قومی مدد کے اصول

اصطلاح نیچر مین قومی مدد کے معنی ہمدردی اولوالعزمی
بلند حوصلگی۔ اخوت اسلامی۔ اتحاد دلی اتفاق قلبی وغیرہ
وغیرہ غلط اور بالکل غلط بلکہ ایاناً و دیانتاً پوچھو تو لغات نیچر
مین قومی مدد کے معنی بھیک مانگنے۔ مختلف زمینون کی ہوا بیز
کھانے۔ متفرق ملکون کی ہوائین سونگھنے۔ انسو بہانے
دامن پھیلانے جیبین بھرنے اور دروازون پر پڑھ پڑھکر
ہاتھ مارنے کے ہین۔ اور مہذب و شائستہ لفظون مین تحصیل
چندے کے لیے مٹرگشتی کرنے۔ نام لیواؤن سے دن دونی رات چوگنی
نے سامان سے مٹھیان گرمانے۔ برساتی مینڈکون کی طرح
ترقی کی ہانک لگانے۔ دنیا کو سر پر اٹھا لیتے حضرات الارض
کیچوے کی طرح بلون سے خروج کرنے اور مختلف سمتون
کی جانب رینگنے کے ہین۔ چاہیے اسکو قومی امداد سے تعبیر کرو
داخل حسنات مین شمار کرو۔ یا بھیک مانگنے والے فقیر کی
صدا سے اصلی و حقیقی معنے یہی ہین جو بتلائے گئے۔ مگر سوچنے
کی بات یہ ہے کہ باوجود اتنی زحمتون اور محنتون کے آجتک
کسی شیر مرد نے ہمارے مصلیان قوم کا پیٹ بھرا۔ نہ جوع البقر
کا مرض زائل کیا۔ نہ ان لیڈرون کے لب پر مہر کامیابی لگی۔
نہ ڈور دہی تھوتی۔ وہی لنگا وہی ساری جو آگے تھی سو اب بھی
یہ کیون۔ وجہ سبب ہے اسکی تحقیق ہمسے سنو۔ اصل یہ ہے
کہ اسوقت تک ہمارے گزشتہ یا موجودہ ریفارمرون کو قومی
مدد کے داؤ پیچ کی دانست۔ نہ اسکے اصول وضوابط سے
واقفیت۔ اور اسی لیے ٹھوکرین کھانے پر بھی۔ سہ

ہوپ چکے کسی طرح سے نہ تا منزل مراد
بازوئین پر لگاکے ہم اکثر اڑا کیے

اور جب تک ان خرابیون کی بیخ کنی نہ ہوگی طرز و عمل
بدلے نہ جائینگے رنجیدہ سے اصول وضوابط کے
کل پرزے کی ردوبدل نہ ہوگی نہ ہماری شکستہ و سرکش
قوم مخاطب ہوگی۔۔۔ نہ مراد بار آور ہوگی۔ نہ دل مین درد
اور درد مین کھٹک۔ نہ مانگنے کا ڈھنگ آئیگا۔ بنا بر علیہ
ہماری قدس سرہ کی رائے ہے کہ منجملہ اور فنون سائنس۔
ریاضی۔ فلسفہ۔ اقلیدس۔ زبان دانی وغیرہ کے اسکی تعلیم بھی
باضابطہ ہو کہ کس طریقے اور کس رنگ ڈھنگ سے
مختلف الخیال مختلف المزاج مختلف الدماغ مختلف المشرب
کے پاس جانا۔ اور کس عنوان سے روپے اینٹھنا چاہیے
بلکہ اگر حقاً و انصافاً پوچھو تو اس مبارک فن کو ساری
تعلیمون پر ترجیح و فوقیت حاصل کیونکہ اس ساری ہتھ دھرمی
کی علت غائی صلاح و فلاح قوم کی بدولت منقوش امین
کی زیارت ہے۔ اور وہ بسہولت تھوڑے دنوں کی مشاقی
سے گھر کی باندی بنتی ہے۔ پھر دوسرے کی جانب کیٹ دوڑنا
اور اس مقدس تعلیم سے بے بہرہ رہنا دراصل حماقت کے
دلدل مین پھنسنا اور المعنت ترقیون کا خون کرنا ہے۔ پس
سب چھوڑو۔ دن بھر اسکی فکر کرو اور رات کو مٹرگشتی کرکے
فن موسیقی کے ساتھ تہذیب و تمدن کا سبق یاد کرو۔
ہان اگر وقت بچے تو کچھ فوٹوگرافی کچھ مصوری کچھ نقاشی
کے پیچھے بھی زور لگاؤ۔ پھر دیکھو کیونکر ترقی ہوتی اور دن
چاندی رات سونہین کٹتی ہے والسلام۔

راقم
وہی مقنن ابو المجید ددلیسوی بہاری
از گیا۔

حاصل کرنے کی کوشش نہین کرتے ہین اور اس سارے تماشے کو محض
نقل باور کرتے ہین جسقدر یہ نقل اصل سے قریب تر ہوتی جائیگی اسی قدر تصنع
کے خیالات دور ہوتے جاینگے اور اسکا اثر قوی ہوتا جائیگا۔
خیالی مسرت کیواسطے ضرور ہے جسقدر نقل مطابق اصل کے ہوگی اسی قدر
اُسکی خوبی ہے خود اُسکا قول ہے کہ نقلی مصائب پورا اثر نہین پیدا کرتے۔ ہمکو
انکے اصلی ہونیکا ادراک ہوجاتا ہے یہان بھی برک نے حسب عادت مختلف
خیالات کو خلط مبحث کردیا ہے۔
اس بارہ مین جو کچھ ہمارے ذاتی اصول ہین وہ اُن رایون سے پیدا ہین
جو دیگر حضرات کے اصول کی نسبت ہمنے بیان کیے ہین ہم ہمیشہ اس بات
سے آگاہ رہتے ہین کہ ناٹک کے تماشے مین ٹریجیڈی کے روپ صرف نقل
ہوتے ہین یعنی دھوکا ہوتا ہے ہماری عقل انسانی کبھی معطل نہین ہوجاتی
صرف ہمارا خیال مشغول ہوجاتا ہے اور ہمکو اسکی کماحقہ آگاہی بھی رہتی ہے
ہمارے حواس برجا کیفیات قلبی غیر متغیر رحم دلی وغیرہ موجود رہتی ہین اور
اس بات کو سمجھتے رہتے ہین کہ صرف روپیہ آٹھ آنہ دیکر ہم اپنے ذہن مین تو
اسقدر مرتفع خیال والے بن سکتے ہین۔
بڑی تعجب کی بات ہے کہ جن لوگون نے ایسے مضامین پر بہت کچھ تضییع اوقات
کی ہے وہ ان باتون سے ناواقف ہون۔ ڈاکٹر کیمبل نے البتہ کچھ کچھ بیان کیا ہے
وہ لکھتے ہین کہ حرکات انسانی کی نقل مین بعض اوقات یہ بات پائی جاتی ہے
کہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ کسی رنج وغم پیدا کرنیوالے تماشے کو دیکھکر

پشمینہ کا مال ۔ جاڑے کا مجرب نسخہ ۔ امیرانہ کپڑا

ولایتی کپڑا خواہ کسی ملک کا بنا ہوا ہو اس مال کی نفاست ۔ خوبصورتی ۔ اور پائداری کو نہیں پہونچتا ۔ جو پہنے سردی پاس نہ آوے (۱) چادر پشمینہ اعلی طول ۲ گز سے ساڑھے چہ گز ۔ عرض ڈیڑھ گز سے پونے دو گز ۔ قیمت [illegible] سے [illegible] (۲) دھسہ پشمینہ اعلی وہی طول عرض [illegible] سے [illegible] (۳) چادر پشمینہ رفل وہی طول عرض [illegible] سے [illegible] (۴) دھسہ پشمینہ رفل وہی طول عرض [illegible] سے [illegible] (۵) زنانہ دوپٹہ کامدار طول ۳ گز عرض وہی [illegible] سے [illegible] (۶) گلوبند کامدار [illegible] سے [illegible] (۷) دستار کامدار معہ کنارہ وپھندنہ [illegible] سے [illegible] ۔ محصول ذمہ خریدار ۔ سو روپیہ سے زیادہ خریدار پیشگی بھیجیں ۔

المشتہر منیجر کارخانہ دیسی دستکاری جلالپور جٹان پنجاب

نیو فیشن کے بٹن و رسٹ

ایسڑ خالص سونے کے حروف سے خریدار کا نام اردو انگریزی مین کندہ کیا جاتا ہی ۔ نہایت خوبصورت اور نفیس چیز ہے دیسی کاریگری کا بہترین نمونہ ۔ قیمت صرف [illegible] محصولڈاک ۴ / جو صاحب اکٹھے پانچ سٹ خریدین انکو ایک سٹ مفت دیا جائیگا

المشتہر مالک بٹن وسٹ قیص فیکٹری جلالپور جٹان پنجاب

امدادی فنڈ جلالپور جٹان پنجاب

(رجسٹری شدہ زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند)

پریزیڈنٹ سخان بہادر آنریری لفٹنٹ ملک عمر حیات خان صاحب ٹوانہ رئیس اعظم ضلع شاہپور۔

وایس پریزیڈنٹ (۱) پنڈت رگھبیر سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمہ نہر لائل پور

(۲) پیرزادہ سلطان احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر حافظ آباد۔

سکرٹری حکیم محمد الدین صاحب موجد جلالپور جٹان پنجاب ۔

خزانچی ۔ پیپلز بنک لمیٹڈ گجرات ۔ بنگال بنک لاہور ۔

ہندوستان کا ہر ایک باشندہ صحت کا سرٹفکٹ پیش کرکے ۱۸ ۔ اور ۵۰ سال کی عمر کے اندر اس فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہی ۔ ممبر کو تاحین حیات ایک روپیہ دو آنہ ماہوار چندہ دینا ہوگا ۔ اسکی وفات پر وارثان ممبر کو پندرہ سو روپیہ تک امداد دیجاویگی ۔ جو صاحب بیس ممبر بناوین انکے وارثونکو بھی پوری امداد دیجائیگی مگر انسے ماہوار چندہ نہ لیا جاویگا ۔ مفصل قواعد اور فارم داخلہ دو پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگالین

المشتہر منیجر امدادی فنڈ جلالپور جٹان پنجاب

حیرت انگیز رعایت

ولایت کے نرخ پر ہندوستان مین گھڑیان

ہندوستان مین پہلی مثال

ولایت کے نرخ سے صرف ایک پیسہ فی روپیہ زیادہ لیا جاتا ہے

آرڈر دینے سے پہلے بیشک ہماری قیمتونکا مقابلہ کسی انگریزی یا دیسی کارخانہ سے کرلین (۱) ٹائم پیس گارنٹی دو سال ۴ (۲) الارم ٹائم پیس گارنٹی ۲ سال قیمت [illegible] (۳) ریلوے ریگولیٹر گھڑیان ۸ گھنٹہ چابی کی گارنٹی تین سال قیمت [illegible] (۴) راسکوپ گھڑیان نہایت اعلی پائدار گارنٹی تین سال [illegible] (۵) نیکل ڈائل ۔ گارنٹی ۵ سال قیمت [illegible] (۶) سٹاپ واچ علاوہ وقت دینے کے اسمین یہ خوبی ہی کہ مریض کی نبض دیکھنے اور گھوڑ دوڑ انکا سٹاپ واچ لینے کیلئے سٹاپ ایکشن بھی ہی ضلعداران و دیگر ملازمان نہر ۔ ڈاکٹرون اور حکیمون کیلئے ایک بینظیر تحفہ قیمت [illegible] گارنٹی پانچ سال (۷) کلائی پر باندھنے کی گھڑی ہے معہ تسمہ وغیرہ [illegible] گارنٹی تین سال (۸) بندوق کی دھات کی رسٹ واچ [illegible] (۹) جنتری نما گھڑی جسمین چاند ۔ دن ۔ مہینہ ۔ تاریخ ۔ وقت سب کچھ معلوم ہوجاتا ہی گارنٹی ۲ سال قیمت [illegible] ایضاً گارنٹی ۲ سال [illegible] قیمت [illegible] (۱۰) چوڑی دار زنانہ گھڑی معہ چوڑی سنہری گارنٹی ۸ سال [illegible] ایضاً گارنٹی ۹ سال [illegible] (۱۱) ایکہفتہ چابی کی گھڑی جسکو خرید کر پھر عمر بھر کوئی گھڑی خریدنے سے نجات ملجاتی ہی [illegible] (۱۲) ہنٹنگ واچ نہایت خوبصورت گارنٹی ۵ سال قیمت [illegible] (۱۳) چاندی کی رسٹ واچ [illegible] (۱۴) سٹاپ واچ درجہ اول گارنٹی ۹ سال [illegible] (۱۵) ریلوے ریگولیٹر درجہ اول [illegible] گارنٹی ۴ سال ۔ ہر گھڑی کا محصول بذمہ خریدار ہے ۔

المشتہر منیجر کارخانہ دیسی دستکاری جلالپور جٹان (پنجاب)

پانچ منٹ مین سرٹفکیٹ

بیس بیماریونکی ایک دوا

ہر گھر مین ہر وقت اسکی ایک شیشی موجود رہنی چاہیے ۔ یہ دوا ایکطرح کا تیل ہے ہیضہ ہو جاوے تو اسکا ایک قطرہ منقہ مین رکھنے سے فوراً آرام ہوجاتا ہے طاعون کے واسطے یہ سب سے زیادہ سریع التاثیر اور مفید ثابت ہوئی ۔ ریاست پٹیالہ مین آجکل اسکے فیض سے (۷۰) فیصدی مریض صحت یاب ہو رہے ہین سانپ بچھو یا بھڑ کی کاٹی ہوئی جگہ پر فوراً لگا دین تو زہر کے اثر کو وہین بدن سے نکال دیتا ہے ۔

ہر طرح کے درد سر کی شرطیہ دوا ہی ۔ پانچ منٹ کے اندر درد کا نام نہین رہتا ۔ پیٹ کے درد ۔ درد پسلی ۔ ورم جگر ۔ طحال وغیرہ مین بیرونی مالش سے مرض کا نام نہین رہتا ۔ وجع المفاصل ۔ نقرس ہر طرح کے جوڑون کے درد اور چوٹ پر اسکی مالش اعجاز مسیحا دکھاتی ہی ۔ قیمت فی شیشی [illegible] نمونہ کی تھوڑی سی دوا بارہ آنہ ۔ محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر حکیم محمد الدین موجد جلالپور جٹان پنجاب

خالص سونے کی پہچان

خالص سونا وہی ہی جو کسوٹی پر بھی چمک نکلے اسکے واسطے کسی مزید شہادت کی ضرورت نہین ۔ اچھی دوائی صرف وہی ہی جسکیواسطے سندات پیش کرنیکی حاجت نہو ۔ جو اپنی تعریف خود کرے میری دوائین وصف موجود ہی ایسے مین ہر ایک دوا کا منہ بولتا ثبوت دیتا ہون روزانہ بیسون سرٹفکیٹ موصول ہوتے ہین مگر اشتہاری حکمائی معزز لوگونکے سرٹفکیٹونکا بھی اعتبار کھودیا ۔ بفضل خدا ہماری دواؤن مین یہ صفت ہی کہ جہان ایک شخص نے دوائی منگوائی ۔ وہ کنبہ بلکہ محلہ ہمارا خریدار بنگیا ۔ سچ کو ہمیشہ فتح ہی راستی اور صداقت اپنا اثر ضرور ظاہر کرتی ہی اسکا آخر کامیابی سچائی تو ہوا ہی کرتی ہی ۔

جوہر حیات یہ وہ گولیان ہین جنکے برابر مقوی بالخاصہ تو دوائی آجتک سطح زمین پر ایجاد نہین ہوئی اسکے استعمال سے انسان کا بدن لوہے کی لاٹھ کیطرح سخت ہوجاتا ہی ۔ اعضا پہلوانون کی مانند گوشت سے بھر جاتے ہین کیونکہ صرف اسکے ایکہفتہ کے استعمال سے ہی پانچ سیر خون تازہ بڑھجاتا ہی اور طاقت اسقدر زیادہ ہوجاتی ہی کہ اسکا سنبھالنا انسانی طاقت سے باہر ہوجاتا ہی ۔ لوگون نے انگریزی ٹانک فاسفورس کا ڈلیڈ آئل چھوڑ دیا ہی ۔ ویدک بلاس رس اور رسائنون کے استعمال سے توبہ کردی ۔ یونانی معجونین یاقوتیان اور ماء اللحم ترک کردئے ۔ ہر سال کروڑونکے ایکسیر بامراد ہوگئے ۔ مادرزاد نامردون کے علاوہ اور ہر طرح کے مایوس العلاج اس دوائی سے کامیاب ہوگئے ۔ پیرانہ سالی مین گولیان جوان بنادیتی ہین ۔ قیمت صرف [illegible] نمونہ کی گولیان ۲ [illegible] منی آرڈر یا ٹکٹ ڈاک آنے پر ارسال ہوتے ہین ۔ (۲) اگر جوانی کی غلط کاریون یعنی کی ناشایستہ حرکات سے اعضاء کمزور ہون تو ایک شیشی روغن مالش کی منگاکر تجربہ کردیکھین ۔ قیمت [illegible] ہر دو دوا اکٹھی منگانے سے خریدار کو محصولڈاک معاف ۔

طاعون کی دوائی [illegible] بھولنے کی دوائی [illegible] بواسیر کی دوا [illegible] مرض سوزاک کی دوائی [illegible] سوزش مجرب [illegible] دوائی دو روپیہ ۔

المشتہر ۔ محمد الدین موجد جلالپور جٹان پنجاب

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
پنجۂ سیمین خود را رنجہ کرد

کوئی معنی نہین رکھتے - زمانہ ایک زبردست محک حق و باطل ہی یہ اسی شی کی مدد کرتا ہی جسمین کوئی جوہر عالی موجود ہی اور اس شی کو فنا کر دیتا ہی جو کہ ایسے جوہر سے خالی ہی - اودھ پنچ مین اگر کوئی خاص جوہر نہوتا تو وہ اس عرصہ تک قائم نہین رہسکتا تھا - اور جہان تک مین خیال کرتا ہون دو تین ماہ پیشتر تو حضرت شرر بھی اسکی وقعت کے قائل تھے دلگداز جب کہ جاری ہوا تو اودھ پنچ کی خدمت مین تبادلہ کی غرض سے حاضر ہوتا رہا - حضرت شرر نے "مہذب" نکالا اس سے بھی اودھ پنچ سے تبادلہ ہوتا رہا - اگر اودھ پنچ بازاری اور کم حقیقت پرچہ تھا تو کرتے کم "مہذب" سے اسکا تبادلہ موزون نہ تھا - "مہذب" کے بند ہونے پر حضرت شرر نے "پردہ عصمت" نکالا - "پردہ عصمت" مرحوم کو خدا بخشے اسکا مین بھی خریدار تھا - اسمین اودھ پنچ - اکثر مخاطب کیا جاتا تھا اور تو اور ابھی تین ماہ کا عرصہ ہوا کہ جون سنہ ۱۹۰۵ء کے دلگداز مین صفحہ ۵ پر اودھ پنچ مخاطب کیا گیا تھا - خدا جانے دفعتہً یہ کیا بلا نازل ہوئی کہ اودھ پنچ اب بازاری اور کم حقیقت پرچہ ہو گیا کہ حضرت شرر اس مضمون کا پڑھنا خلاف شان سمجھتے ہین جو کہ اسمین شائع ہوا ہو بیشک اگر اودھ پنچ سے اس عرصہ مین کوئی گناہ کبیرہ سرزد ہوا ہی تو وہ یہ ہی کہ اسنے ایک ہندو شاعر لکھنوی کی تائید اور حضرت شرر کی تردید مین پر زور مضامین لکھے ہین اور اسکے قدیمی دوست احمد علی صاحب شوق نے بھی اسی گناہ سے اپنا دامن آلودہ کیا ہے - حضرت شرر کے نزدیک یہ گناہ اس قابل نہین ہی کہ معاف کر دیا جائے - لیکن اسقدر اطمینان ضرور ہی کہ یہ لوگ قیامت مین ضرور بخشدیے جائینگے کیونکہ[۱]

(۱) اودھ پنچ

یہ اُسکے بندے ہین جسکو کریم کہتے ہین

ممکن ہی حضرت شرر کہین کہ جو مضامین انکے خلاف نکلے وہ سخت تھے اور ایسا ہونا ممکن ہی کیونکہ قدرت کا اقتضا ہی کہ انسان کو اپنے خلاف موم بھی آہن معلوم ہوتا ہی - مگر اس موقع پر چند امور غور طلب مین سامنے لاتا ہون کہ ہمالی و سرشار و داغ وغیرہ کے خلاف جو مضامین پنچ مین نکل چکے ہین اُنسے زیادہ سخت یہ مضامین نہ تھے - بلکہ مین یہ کہونگا کہ آخر مین دو تین سال اُدھر جو مضامین جلوہ داغ کی نسبت نکلے ہین اُنمین اکثر بد تہذیبی کا پہلو لیے ہوئے تھے اگر حضرت شرر کی طبع ادب آموز اُن مضامین کا بار اُٹھا سکی تو اب اپنے خلاف جو محققانہ و ظریفانہ مضامین نکل رہے ہین انسے حضرت بصورت کیون اسقدر ناخوش ہین -

حضرت شرر کو دیکھنا چاہیے کہ انھون نے بھی عظیم الشان پیشوایان بنی نوع انسان کی طرح ایک نیا دعوی کیا ہی یعنے یہ کہ گلزار نسیم کی زبان لکھنو کی مستند زبان نہین ہے - یہ بالکل نئی بات ہی - اس صورت مین اگر حضرت شرر کے معاصرین انکے مقولے پر ایمان لانے کے لیے تیار نہین ہین تو تعجب نہین - جیسا کہ پیشتر عرض کیا گیا ہے دنیا کی تاریخ مین ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہی - لیکن جس طرح دقیانوس و منصور و لوتھر وغیرہ کی آنکھ اپنے مخالفین کو سخت سست کہا اسی طرح حضرت شرر کو بھی منشی ... نہین اور منشی احمد علی شوق کا قصور معاف کر دینا چاہیے - یہ دیکھتے ہین کہ منشی امیر مینائی نے گلزار نسیم کے شعر زبان و محاورے کی بحث مین سند کے طور پر پیش کیے ہین - یہ بھی اسی روش پر چلتے ہین اور گلزار نسیم کی زبان کو لکھنو کی مستند زبان تسلیم کرتے ہین یہ لوگ گمراہ ہون مگر عتاب کے مستحق نہین ہین -

نیز حضرت شرر سے میری یہ عرض ہی کہ انسان کو اپنے خلاف مضامین دیکھنے سے پرہیز نہ کرنا چاہیے - انگلستان کے مشہور مقرر بریڈلا کا یہ قول تھا کہ جب کوئی بحث درپیش ہو تو انسان کا یہ فرض ہی کہ ہمیشہ اُن مضامین کے دیکھنے کی کوشش کرے - جو کہ اسکے دلائل کی تردید مین شائع ہوتے ہون محض اپنی موافق دلائل دیکھنے سے تحقیق کا مادہ نہین بڑھتا - اس اصول کو پیش نظر رکھکر حضرت شرر کو اودھ پنچ سے اجتناب اچھا نہین جس قسم کے جوش سے حضرت شرر کام لے رہے ہین - یہ جوش عاشقانہ جنون کا لطف خاک مین ملا دیتا ہی - ہر شخص کو چاہیے کہ جادہ اعتدال سے قدم نہ بڑھائے - اگر حضرت شرر خود تھوڑی دیر کے لیے غور و فکر سے کام لین تو آپ پر یہ روشن ہو جائیگا کہ اودھ پنچ کی وقعت اُن کلمات سے کم نہین ہو سکتی جو کہ آپنے اسکی شان مین استعمال کیے ہین - ہان اس طعن و تشنیع کا یہ نتیجہ ضرور ہوگا کہ اودھ پنچ کے ظریفونکے توسن طبع کو اک اور تازیانہ ہوگا - جب پیشتر حضرت شرر نے اودھ پنچ کی شان مین ایک ناموزون کلمہ استعمال کیا تھا تو آپ شاید یہ سمجھے ہونگے کہ یہ اسم اعظم اودھ پنچ کے مضامین کا طلسم توڑ دے گا مگر یہ جادو نہ چلا اور اُلٹا اثر یہ ہوا کہ اور گرمجوشی کے ساتھ حضرت شرر کے دلائل کی تردید مین ظریفانہ مضامین نکلنے لگے - اور اودھ پنچ کا ہمیشہ یہی رنگ رہا ہے -

مگر در قطع ہرگز جادۂ "پنچ" از دو دیدہا
کہ بیباکانہ دراین راہ چون تاک زیر بدنہا

مجکو امید ہی کہ حضرت شرر آیندہ سے نقادانہ متانت سے در گذر نہ کرینگے اور اس عارضی جوش کو دباتے رہینگے جو کہ اپنے خلاف مضامین دیکھنے سے ہر انسان کے دل مین پیدا ہوا کرتا ہی - تلخ گفتاری کا نتیجہ اچھا نہین ہوتا - فارسی کا اُستاد کہہ گیا ہی ـ

دہن خویش بہ دشنام میالا صائب
این زر قلب بہ ہر کس کہ دہی باز دہد

آخر مین حضرت شرر کی خدمت مین بصد ادب عرض پرداز ہون کہ اگر حضرت موصوف مجھے اودھ پنچ مین لکھنے سے اسوجہ سے روکتے ہین کہ وہ اک "بازاری اور کم حقیقت" پرچہ ہی تو مین "خانہ ساز[۲] اور باحقیقت" پرچہ کہان تلاش کرون حضرت شرر نے تو کسی ممتاز پرچے کا نام لکھا نہین ظاہر ہی کہ اودھ پنچ اگر "بازاری اور کم حقیقت" پرچہ ہی اور اس قابل نہین کہ کوئی مرد شریف اسکی طرف مخاطب ہو تو جو اخبار یا رسالے اسکے تبادلے مین آتے ہین یا اسے مخاطب کرتے ہین یا اسکے مضامین نقل کرتے ہین یا اسکے صفحات کو "زرین صفحات" کے لقب سے مزین کرتے ہین وہ بھی اسی کے ایسے ہین - اور یہ بھی سب جانتے ہین کہ کوئی ایسا ممتاز رسالہ یا اخبار

(۱) اودھ پنچ ـ
نجات اپنی ہی دیہاتیون کے ہاتھ نہین
بڑا کریم ہے جسکے گناہگار ہین ہم
حضرت شرر کہینگے کہ "ہاتھ" کے بعد "مین" ہونا لازمی ہے -

(۲) اودھ پنچ - خانہ ساز نہین خانگی کہیے - اودھ پنچ بازاری پرچہ ہی اور دلگداز اور اتحاد وغیرہ خانگی ہین -

بیچارے منشی اشرف علی کی روح کو بھی بیقرار کیا تھا۔ مگر دنیا والو آپ یہ کہہ سکتے ہین کہ مین نے چیبست کی خاطر سے ایسا لکھدیا ورنہ میرا دلی عقیدہ ابھی نہین بدلا ہے؛ دراصل بات تو یہ ہے کہ آپ کہہ سکتے ہین کہ مین نے کرسی کی منع بنا کی وہان کے باشندے اکثر ایسی باتین کرتے ہین کہ "باز آید پشیمانی" مجکو اس موقع پر ایک روایت یاد آئی جو کہ خالی از دلچسپی نہین ہے۔ نواب سعادت علیخان کے دربار مین کسی ظریف الطبع شخص نے کہا کہ کرسی کے لوگ سب احمق ہوتے ہین۔ اس موقع پر ایک کرسی کے بزرگ بھی موجود تھے وہ بہت گرم ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ جھوٹ کہتے ہین۔ ہم اپنے بزرگون سے سنتے آئے ہین کہ کرسی کے لوگ بڑے عقلمند ہوتے ہین۔ اور ایک صاحب جو کہ عقلمندون کے آخری دور کے یادگارون مین تھے وہ بھی کہتے تھے کہ کرسی کے لوگ بڑے عاقل ہوتے ہین۔ جن صاحب نے یہ بحث چھیڑی تھی اونھون نے اسپر غور کی تردید کی۔ آخرکار سعادت علی خان نے کہا کہ اچھا ہم اس بات کا امتحان کرینگے کہ کرسی کے لوگ آیا عقلمند ہوتے ہین کہ بیوقوف۔ چنانچہ ہفتہ عشرہ بعد نواب موصوف نے کرسی کا دورہ کیا کرسی کے اُمرا نے نواب کو بڑی دھوم دھام سے دعوت دی اور انواع اقسام کی چیزین تیار کین۔ مگر ایک اوستاد باورچی لکھنؤ سے بلائے گئے تھے اوسی کی زیر نگرانی کرسی کے باورچیون نے کھانا تیار کیا تھا جب نواب دعوت سے محظوظ ہوکر رخصت ہوئے تو اونھون نے دلمین کہا کہ یہ لوگ تو بڑے سلیقے سے پیش آئے انکو احمق کہنا صحیح نہین ہے۔ مگر نواب نے ایک ہی منزل طے کی ہوگی کہ باورچی خانہ کے مہتمم صاحب جو کہ کرسی کی خاک پاک سے تعلق رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک طاق کیطرف گئے اور اسمین سے ایک پڑیا او ٹھا کر سر پیٹنے لگے۔

لوگون نے پوچھا کیا ہو گیا — کہنے لگے کہ یہ مسالہ پلاؤ مین ڈالنے کے لیے رکھا گیا تھا مگر کمبخت باورچی یہ خاص مسالہ تو ڈالنا بھول گئے۔ نواب کو پلاؤ ہرگز نہ پسند آیا ہوگا۔ افسوس ہماری محنت پر پانی پھیر گیا۔ یہ سننا تھا کہ کرسی کے تمام بزرگ تاسف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم لوگون کی قسمت ہی مین بیوقوف بننا لکھا ہے۔ مگر یہ بزم تاسف برپا تھی کہ مہتمم صاحب اکبارگی بول اوٹھے کہ مار لیا ہے مار لیا ہے واللہ کیا سوجھی ہے۔ دیکھو تو اس حماقت کی تلافی کیسی خوبصورتی سے کرتا ہون یہ کہکر وہ اوٹھ کھڑے ہوئے۔ اور نواب سعادت علیخان جسطرف گئے تھے اسیطرف روانہ ہوئے۔ جب نواب کے خیمہ تک پہونچے تو حضور مین رسائی کی درخواست کی۔ درخواست منظور ہوگئی اور مہتمم صاحب نواب کے روبرو حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ خداوند نعمت اگر یہ مسالہ کی پڑیا پھانک لیجیے تو ہمارے حال پر بڑی عنایت ہوگی کمبخت باورچی اسے پلاؤ مین ڈالنا بھول گیا۔ اب بھی پھانک لیجیے تو مزہ آجائیگا کیونکہ کھانا ابھی ہضم نہ ہوا ہوگا۔" نواب یہ درخواست سنکر مسکرائے اور کہنے لگے کہ واقعی تم نے ثابت کر دیا کہ کرسی کے لوگ کیسے سمجھ کے ہوتے ہین۔

اس روایت کے بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے جو اپنا دعوی واپس لیا ہے تو چکبست صاحب اسے بقیہ مسالہ کی باقیماندہ پڑیا سمجھین۔ اور اسکے قبول کرنے مین تکلف نہ کرین۔

باقی آیندہ

خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی
(حال وارد فردوس برین)

خبرین

شاہ وکٹر ایمانوئل نے ایک ملاقات مین وزیر اعظم سے بیان کیا کہ مین خوف و ہراس کا ایک ایسا منظر اپنے ہمراہ لایا ہون جسکو کوئی خیال نہین پہونچ سکتا اور نہ قلم مین اسکے بیان کرنے کی طاقت ہی۔ اونھون نے گورنمنٹ اور قوم سے ترقی کی امید ... وشواری ... مین مدد ... ویسلی و تشفی دیگئی جو اونھون مصیبت زدہ لوگون کے ساتھ کیے ہین۔ (اودھ اخبار)

ہانگ کانگ اور مشرق بعیدہ کے دوسرے مقامات مین مشہور ہے کہ تین ہفتہ سے نہر سوئز بند ہے مگر اوسکی بنیاد نہین دخانی جہاز چیتیم کی تباہی سے رات کے وقت آمد و رفت رکی ہوئی ہے لیکن دن مین راستہ صاف ہو جاتا ہی اور غالباً چند روز مین بالکل صاف ہو جائیگا۔

۱۸ ستمبر۔ لندن۔ اسٹاکہوم کے مسافر رپورٹ کرتے ہین کہ ناروے گزشتہ ہفتہ مین بڑی مستعدی کے ساتھ جنگ کی تیار کر رہا تھا وہ سرحد پر عارضی مورچے بناتا اور درختون کو کاٹ کر سڑکون پر حصار قائم کرتا تھا بظاہر تمام سرحدی اور وسطی اضلاع کی فوجین مجتمع ہو رہی تھین۔ کرسچیانا مین صلح آمیز آثار سے بہت بڑا اطمینان ظاہر کیا جاتا ہے لیکن اُمید کیجاتی ہے کہ یہ صلح کچھ بہت بڑی قیمت سے نہ خرید کیجائیگی۔

۱۸ ستمبر۔ لندن۔ فرانسیسی جرمن نامہ و پیام کی تاخیر سے جو مراکو کے بارے مین ... اخبار ... گزشتہ ... [illegible]

... ستمبر۔ لندن۔ ایم۔ ڈی۔ [illegible]

... دخانی جہاز ... [illegible] ... ایک ... تقریر کرتے وقت ... اونھون نے بیان کیا کہ شہنشاہ ولیم ... اور پریسیڈنٹ روزولٹ کے بہت بڑے دوست ہین۔ اور اسکے بعد اونھون نے شہنشاہ ولیم کا جام تندرستی تجویز کیا۔

۱۹ ستمبر۔ لندن۔ لارڈ منٹو نے روٹر ایجنسی کو اطلاع دی ہے کہ وہ ۲۰۔ اکتوبر کو مع کونٹس منٹو کے اور اپنی دختر کے جہاز مقدونیہ پر قطعی طور پر روانہ ہونگے جو اسٹاف انکے ہمراہ ہوگا اسمین میجر ایڈم میجر فیلڈنگ۔ لارڈ فرانسس ہیکاٹ اور سرجن کرنل کرک لالنس شامل ہونگے۔

دلالامہ ۱۵۔ ماہ حال کوارگا سے روانہ ہوئے ظاہر اوہ تبت کو جا رہے ہین۔

مراکو کی گفتگو سے بیچینی پیدا ہو رہی ہی۔ بیان ہوا ہے کہ جرمنی

فسادات بڑھتے جاتے ہین یہانتک کہ اب اسٹیمن ہندو کا دور بھی داخل ہے۔ (منہ)

۹ ستمبر۔ لندن۔ ممبران پارلیمنٹ کا ایک بے ضابطہ جلسہ منعقد ہوا جسمین کونٹ کنشورا نے ایک اطمینان دلانیوالی تقریر کی۔ (اودھ اخبار)

یہ بیانات اس غرض سے کیے گئے ہین کہ لوگون کو تشفی اور اطمینان حاصل ہو۔ (منہ)

وزیر بحری نے کہا کہ ولاڈیوسٹاک کی تسخیر مین پورٹ آرتھر سے بھی بڑھکر خونریزی ہوتی۔ (منہ)

۱۰ ستمبر۔ لندن۔ ٹوکیو مین سرکاری افسرون کے اطمینان دلانے والے بیانات سے خاموشی اور سکون پیدا ہوتا جاتا ہے اور کسی مزید ہنگامہ کا اندیشہ نہین ہے۔ (منہ)

۱۳ ستمبر۔ لندن۔ جنرل یکوشیا اور جنرل اونوز کمیٹ جاپانی و روسی کمشنران مہلت جنگ کل شاہو تر و مین باہم ملاقات کرینگے کہ اس معاملہ کے متعلق جزئیات کا انتظام کیا جائے۔ اُس سے وہ خاموش قطعہ ملک مستثنیٰ رہے گا جو دریاے تومن پر واقع ہے جو خاص ڈپلیگیٹون کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔

رویٹر کا نامہ نگار متعام ٹوکیو سے بذریعہ تار برقی اطلاع دیتا ہے کہ جلسہ وزرا نے میکاڈو کی خدمت مین اپنے قصوروار کا اعتراف پیش کیا ہے۔ اور اس امر مین شاہی انصاف کی التجا کی کہ آیا انکو اپنے عہدون پر قائم رہنا یا کنارہ کش ہونا چاہیے۔ (منہ)

شہنشاہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے عہدون پر قائم رہین

۱۲ ستمبر۔ لندن۔ جاپانی جہاز مکاسا پر آگ لگی اور وہ غرق ہو گیا۔ پانچسو نا توے آدمی ضائع ہوے اسمین وہ چند آدمی بھی شامل ہین جو اور جہازون سے آئے اور اسکی مدد کر رہے تھے۔ آتشزدگی کی وجہ معلوم نہین ہوئی۔ (منہ)

معلوم ہوتا ہے کہ انگلو جاپانی معاہدہ کے شرائط اس ہفتہ کے آخر مین ایک ہی وقت پر لندن اور ٹوکیو مین شائع کیے جائینگے۔ (منہ)

۱۳ ستمبر۔ لندن۔ کوسنزا واقع کلیبریا مین کل آٹھ بجے شب اور آج ۲ بجے صبح تک زلزلہ کی تین تازہ حرکتین محسوس ہوئین۔ جنسے مزید نقصان پہونچا۔ عوام مین دہل پھیلتی جاتی ہے۔ (منہ)

یونان اور رومانیا کے سفارتی تعلقات مین رخنہ پڑ گیا سفیر رومانیا رومانیا کی یونانی رعایا کی مختلف شکایات کو رفع کرنے سے انکار کرتا ہے۔ (منہ)

منچوریا مین دو مہینہ کی مہلت جنگ کے ایک معاہدہ پر دستخط ہوے ہین جسکا نفاذ ۱۶ ماہ حال سے ہوگا اسکی رو سے چار کیلومیٹر چوڑی ایک بے تعلقانہ جگہ قائم کیجائیگی بحری کمشنر ولاڈیوسٹاک مین جمع ہونگے تاکہ دریا مین اس جگہ کا انتظام کرین۔ (منہ)

پیرس مین اس مضمون کی افواہ پہونچی ہے کہ فن لوگ روس پر چھاپہ مارنے کی تیاریان کر رہے ہین۔ (منہ)

۱۵ ستمبر۔ لندن۔ بیرن ہیاشی نے لارڈ میر لندن سے اپنا دلی شکریہ اس ہمدردی کے لیے ادا کیا ہے جو مکاسا کی افسوسناک مصیبت پر انگلستان مین ظاہر کی گئی تھی۔

۱۶ ستمبر۔ لندن۔ باکو مین بلوائی اُن مزدورون کو مار ڈالنے کی دھمکی دیتے ہین جو پھر کام کرنا چاہتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اُس کارخانہ کو جلا دینگے

بنگال لینڈ ہولڈرس ایسوسی ایشن نے دیسی پارچہ کے استعمال اور پارچہ بافی کے کام کے پھیلانے مین خاص دلچسپی لی ہے۔

کونسل والیسراے مین جو بل تقسیم بنگالہ کے متعلق پیش ہوا ہے وہ بنگال و آسام لا ایکٹ سنہ ۱۹۰۶ء کے نام سے نامزد ہوگا غرض اس قانون کی یہ ہے کہ جو قوانین اسوقت تک بنگال اور آسام مین مروج تھے وہ جدید صوبہ مین واجب العمل ہین۔ تمام قوانین بنگال اور آسام کے جدید علاقہ مین مروج ہونگے اور ایک بورڈ آف ریونیو جدید صوبہ کے لیے قائم ہوتا ہے۔ مگر بنگالی سمجھتے ہین کہ ہماری موت اور زندگی کا مسئلہ ہے لہذا ایسے وقت اس مسودہ کا قانون کونسل سے منظور ہوگا جب غیر سرکاری ممبر کونسل شملہ مین موجود نہین ہو سکتے ہین بیجا سخت کارروائی ہے انصاف یہ چاہتا ہے کہ ہندوستانی ممبران کونسل کو اجازت دیجائے کہ وہ عرض و معروض کرین صرف ہندوستانی اہل الرائیون کی یہ راے نہین ہے۔ بلکہ بنگال کے غیر سرکاری یورپین کی بھی یہ ہی ہے۔ ابتک صرف بنگال چیمبر آف کامرس نے اس امر کی شکایت کی تھی کہ اسکا معقول انتظام نہین ہے کہ ہائی کورٹ جدید صوبہ ہمیشہ کے لیے علٰحدہ رہے گا گورنمنٹ سے اوسنے خواہش کی تھی کہ وعدہ کرے کہ ہائی کورٹ کلکتہ کے زیر اثر جدید صوبہ رہے گا مگر گورنمنٹ نے وعدہ نہین کیا۔ (ہندوستانی)

آنریبل مسٹر گوپال کرشن صاحب گوکھلے نے بنارس کانگرس کی پریسیڈنٹی منظور کر لی ہے۔ شنبہ گذشتہ کے جہاز مین ولایت تشریف لے گئے آخر نومبر تک ولایت مین قیام رہیگا۔ لالہ لاجپت راے صاحب نے امریکہ جانے کا ارادہ فسخ کر دیا ہے۔ آپ مسٹر گوکھلے کی شرکت مین قومی خدمت انجام دینگے۔ مسٹر گوکھلے ۱۰ دسمبر کو ہندوستان واپس آوینگے۔ آپکی پریسیڈنٹی خدا نے چاہا تو بہت کامیاب ہوگی۔

روس کو جنگ جاپان سے مہلت ملی ہے بحیرہ پاسفک مین دخل نہ پا کر اوسنے فارس کیطرف توجہ کی ہے شاہ فارس کی کل اوسکے ہاتھون مین ہے۔ شاہ روس کے قرضدار ہین اونکی کسٹم ہوس کی آمدنی روسیون کے ہاتھ مکفول ہے ۴۰ لاکھ روپیہ کے قرضہ کی اور ضرورت تھی وہ روس نے باوجود خزانہ خالی ہونیکے بہم پہونچایا ہے۔

لکھنؤ مین انڈین گوڈس سپلائی کمپنی کے نام سے دیسی کپڑے کی تجارت کو فروغ دینے کو مشترکہ سرمایہ کی کمپنی کی رجسٹری ہوئی ہے۔ ۵ ہزار کا سرمایہ ہوگا فی حصہ ۱۰ روپیہ ہے۔ عارضی دفتر کمپنی ایڈوکیٹ آفس مین کھولا گیا ہے۔

علمی ذخیرہ سیر و تفریح

فرضی لطائف و نادلون سے تھوڑی ہی دیر کی دلگی ہی بخلاف اخلاقی و تاریخی تذکرات کے اگر ہ انت و قصص کے پیرایہ مین ہون تو انکا روحانی فائدہ نسلون تک رہتا ہی۔ یہ وصف کل ظرائف مین ہی جو مندرجہ ذیل جلدون مین تقریباً بلکہ ان لطائف و حکایات پر مشتمل ہی اکثر کتابونکی قیمتین کم کی گئی ہین شائقین فہرست منگا کر دیکھین۔

عطر ظرافت ۔ چار حصہ حسین رسول خدا صلعم دوازدہ امام اور مشہور بادشاہون شاعرون ۔ امیرون کی لطائف فی البدیہہ مناظرت وغیرہ درج ہین قیمت کاغذ عہ ۔ فی جلد بہ معمولی عہ

گلشن فضیلت ۔ دو حصہ اخلاقی فضائل کے متعلق تاریخی حکایات قیمت ایضاً۔

گلدستہ نقل و حکایت ۔ مختلف قصص و نقلیات مع حالات شیخ الرئیس ۱۰

گلستان مسرت ضمیمہ خیر خواہ عالم مشتمل حدیقہ تصوف (حال بزرگان) انتخاب نادرہ (خیابان تفریح) سوانح عمری مولانا روم ۔ ارشاد ناصری ۔ قصہ محاربہ حضرت علی بطرز طلسم ہوشربا جو مہینے مین ۴۸ صفحات کتابی پر طبع ہوتا ہی قیمت نہ سال

حیات اعظم ۔ سوانح عمری حضرت امام اعظم رح مع کل جوابات مخالفین

اردو ترجمہ افضل الفوائد ۔ حضرت نظام الدین اولیا مرتبہ حضرت امیر خسرو ۱۳

اقسام الطعام شاہجہانی ۔ دو حصہ ہر قسم کے کھانے کی ترکیب و فوائد مجلد عہ معمولی ۱۲

تدبیر احسن ۔ عورتون بچون کے علاج کی آسان ضروری کتاب ۱۲

مجمع الصنائع جدید ۔ دو حصہ دیسی و انگریزی کاریگریونکی بیشمار ترکیب قیمت ۸

المشتہر
سید میر حسن مہتمم مطبع رضوی اخبار خیر خواہ عالم دہلی

مثنوی تراتہ شوق

یہ لاجواب سراپا انتخاب مثنوی گلزار نسیم کی بحر اور طرز مین جناب شاعر افتخار بے ہمتا منشی احمد علی صاحب شوق شاگرد رشید جناب مظفر علی خان اسیر مرحوم نے لکھی تھی اسقدر دلپسند اور مرغوب ہوئی تھی کہ سابق ہی ہاتھون ہاتھ بک گئی تھی ۔ اسیر بھی جانشینی کیران ۔ ... فی الحال ... صاحب مصنف ... کی اجازت سے مکرر چھپی ہے قیمت ... جلد ... رکھی گئی ہے ۔ دفتر اودھ پنچ سے مل سکتی ہی۔

تندرستی کا بیمہ یعنے ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ کیمیکل اگزامنیر اور کمسٹری رائل اسکول لندن کی ممبر اور مشہور ڈاکٹر مسٹر ڈبلو آر کر پریٹ سی ایس سی ۔ آر ۔ ایس ۔ یم نے جانچکر سارٹیفکٹ عطا فرمایا ہے ۔

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا پیٹ کا درد نفخ کھٹی و جلی ہوئی ڈکار کا آنا ۔ اسہال پیچش بد ہضمی تخمہ ہیضہ بواسیر قبض ۔ ریاح کا درد وغیرہ مین تیر بہدف ہی اور امتلائی کھانسی اور دمہ جو کہ غذا کے پوری طور سے ہضم نہ ہونیکی وجہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہی اسکے واسطے بھی از حد مفید ثابت ہوا ہی اور مستورات کے ایام کی خرابیون کو بہت جلد رفع کر دیتا ہی اور سمندر کے سفر مین جو بیماریان مثل متلی وغیرہ کے ہوتی ہین انکو بھی روکتا ہی ۔

یہ نمک سلیمانی قبض کو رفع اور خون کو صاف کرتا ہی ۔ اور گردہ و مثانہ کی گرمی کا محافظ ہی اور معدہ کے فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہی اسوجہ سے گٹھیا ۔ زیادتی پیشاب اور خون کی بیماریون مین از حد مفید ہی ۔ ہیضہ اور طاعون کے دنون مین اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہی یعنی جہان یہ بیماری ہو وہان روزانہ اسکا استعمال کیا جاوے تو انسان ان بیماریون سے محفوظ رہتا ہی ۔ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیون اور بیماریونکو دور کرکے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہی ۔ حالت تندرستی مین اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہی اور غذا پورے طور سے ہضم ہوکر خون صالح معمولات زائد پیدا ہوتا ہی جسکی وجہ سے انسان صحیح و تندرست رہتا ہی ۔

ہزارون مین سے چند تازہ اسناد

(۱) جناب معلے القاب میر الدولہ ناظم یار جنگ استاد جہان نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی مقام حیدرآباد دکن بتاریخ ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء تحریر فرماتے ہین کہ مین نے آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور انھین فوائد کے ساتھ موصوف پایا جیسا کہ اشتہار مین درج ہی جس شخص کو دیا گیا اسنے بھی پسند کیا ۔

(۲) جناب صاحبزادہ محمد امین الرحمن خان صاحب نبیرہ جناب ... صاحب آلی جنجیرہ مرحوم مقام لدھیانہ سے تحریر فرماتے ہین کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی بد ہضمی کھٹی ڈکار رفع درد ریاحی درد شکم کیواسطے نہایت مفید پایا ۔ میری بیگم صاحبہ دو برس سے معدہ کی شکایت تھی میرا ایمان ہی کہ آپکا نمک سلیمانی اکسیر ہی خدا کے فضل سے ان لوگونکو آرام ہوا در حقیقت آپکا نمک سلیمانی امراض معدہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی اور مین خود درد ریاحی اور کھٹی ڈکار کے مرض مین مبتلا تھا اس نمک سلیمانی کے استعمال سے شفا کلی حاصل ہوئی ۔

(۳) جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب استاد نواب ولیعہد بہادر ریاست ... تحریر فرماتے ہین کہ میرا لڑکا بارہ برس کا بعارضہ دست و پیچش بیمار تھا اور ہر طرح کی دوائیونی ڈاکٹری کیگئی مگر فائدہ نہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کرایا جس سے اسکو فائدہ معلوم ہوتا ہی انشاء اللہ امید کہ آپکے نمک سلیمانی سے مرض پرانا رفع ہو جائیگا ۔ براہ مہربانی دو شیشیان اور بھیجدیجئے ۔

(۴) جناب بابو شہل رام صاحب میندار ڈیرہ اسمٰعیل خان ممبر ایشیاٹک سوسائٹی و سیاح یورپ و امریکا وغیرہ تحریر فرماتے ہین کہ آپکا نمک سلیمانی ضرف معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہین ہی بلکہ سمندر کی بیماریان مثل متلی ۔ چکر ۔ قے ۔ بخار وغیرہ میں بھی اپنا اثر بہت اچھا دکھلاتا ہی ۔ مین امید کرتا ہون کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنیوالے لوگ اپنے ساتھ رکھکر ضرور فائدہ اٹھائینگے اور اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریون سے محفوظ رہینگے

(۵) کلکٹر و مجسٹریٹ ہمانپور ۔ جناب پنڈت ... شنکر مصر ایم اے تحریر فرماتے ہین کہ بابو گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑھانے کے واسطے بہت ہی مفید ہی ۔

کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع لدھیانہ پنجاب دیوان ... صاحب جولائی ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ مین نے و میرے چند دوستون نے ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کے بنائے ہوئے نمک سلیمانی کا استعمال کیا واقعی یہ قوت ہاضمہ و بد ہضمی کے لیے ایک عمدہ علمی علاج ہی ۔

جناب منشی محبوب عالم صاحب مالک و اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء مین تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ثقل معدہ سوء ہضمی بد ہضمی کے لئے بارہا آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکارون کو روکدیتا ہی غرض امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہی جن لوگونکو کھانا ہضم نہوتا ہو تو وہ کھانیکے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھا لیا کرین ۔

ایڈ کمیسٹ کچہری جوڈیشل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ جناب ... اسد اللہ صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہین کہ تھوڑے دن ہوئے مین نے آپکا نمک سلیمانی طلب کیا تھا اس سے بد ہضمی کی شکایت بہت جلد اچھی ہو جاتی ہی بھوک بڑھتی ہی اور قبض چھوٹ جاتا ہی ۔ یہ ایسی مفید دوا ہی کہ ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر مین ضرور رکھنا چاہیے ۔

جناب منشی داؤد احمد صاحب وکیل درجہ اول و ممبر مجلس مشورہ و واضع آئین و قوانین ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہین کہ مین نے آپکی ایک شیشی نمک سلیمانی منگا کر استعمال کیا اس سے بہت فائدہ ظاہر ہوا لہذا ایک شیشی نمک سلیمانی اور بھیجکر ممنون فرمایئے ۔

ملنے کا پتہ ۔ نونہال سنگھ منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس ۔

شگفتہ ہین مضامین کی جسے نام چمن ہم سر
ہوی رنگین بیان دونون سخن سے ہم سخن ہم سر

عماد الشعرا حضرت اودھ پنچ حضرت لکھنوی کی مضمون کی سرخی کا شعر اور اونکا آخری شعر دونون مجھے بہت پسند ہوے مین نے آخری شعر کی سرخی قائم کی ہے اور سرخی کے شعر کی غزل کہے دیتا ہون ۔ کوئی صاحب بجلین بھنین تو میری بلا سے

رنگ بہار رنگ سخن ہے نسیم کا
ہر صفحہ مثنوی کا چمن ہے نسیم کا
جس نے زمین شعر پہ موتی اگل دیئے
وہ شہر لکھنؤ مین دہن ہے نسیم کا
جسکو کمال شوق سے پہنا ہی بعض نے
اوترا ہوا لباس کہن ہے نسیم کا
کہنے کو لوگ مثنویان کہہ گئے مگر
سکہ بٹھا یا جس نے وہ فن ہے نسیم کا
معیار ہے طلاے سخن کے لیئے کلیم
یہ شہر لکھنؤ کہ وطن ہے نسیم کا

راقم ۔ کلیم

خود غلط ۔ املا غلط ۔ انشا غلط

میان شرر گیتیبانون کو یہ دعوی بھی ہے کہ شرر نثر خوب لکھتے ہین ۔ کس مزے سے اونکی بیٹھ ٹھونکا رہے ہین اونکا وصلہ جو گیست کے ہاتھون یون پست ہوا ہے جیسے کھلاڑی پہلوان کے نیچے اناڑی لونڈا ۔ اوسکے بڑھانے کی کوششین کر رہے ہین ۔ اونکی ہمت جو سطرح ٹوٹ گئی ہو جیسے چچھوندر کی سونگھی ہوئی ڈور اوسے تھوک سے جوڑ رہے ہین کیا یہ لوگ ساری دنیا کو اپنی طرح ناسمجھ سمجھے بیٹھے ہین ۔ ارمان ۔ ادھر ادھر کے قصے تقفے لکھ کے لونڈان سے ٹکے سیدھے کر لینا اور بات ہے ۔ او نثر لکھنا اور بات ۔ شرر "ایام عرب" شروع ہی مین میدان عکاظ کی تصویر دکھاتے ہین ۔
کیا تصویر ہے ۔ مگر یہ میدان عکاظ کی تصویر نہین معلوم ہوتی ۔ کہین اوس گاؤن کے میدان کی تصویر تو نہین ہے جسمین کا گذر آدھ ہو ہو لکھتے ہین "مخلوق خدا اپنے کپڑون اور دھسون کے خیمے تان تان کے ۔ دیکھنے دکھنے ۔ میدان عکاظ مین آپنے خوب دین دیکھی عرب مین "دھسے" کھتے ہی نہین ۔ "دھسے" مین ہندی حرف دا ہے ۔ تو کیا آپکو اتنی سمجھ بھی نہین ہے کہ زبان عرب کا یہ حرف ہی نہین پھر نام ہندی سے ہندی عرب مین کہان ادھر سے کے خیمے ہوتے تھے میان دہات

مین جب گنوار کھیت کاٹنے جاتے ہین تب دوپہر کی دھوپ سے پناہ لینے کو کمل یا دھسا جو کچھ اونکے پاس ہوتا ہی تان لیتے ہین وہی نقشہ آپ کی آنکھون مین جاڑ رہا اور قلم سے کھینچ گیا ۔
شدید جہارمیون کی تصویر یون کھینچتے ہین "جنکی جو ٹیان شوت دوہتی دھوپ مین دوزخ کے فرشتون کیطرح ایک کے پیچھے سے ایک سر اوٹھائے ہوے درشت مزاج بنا دیکو گھور رہی ہین" ماشاء اللہ کیا سلاست ہے !!
دہات کے چمار جو پھٹے ٹوٹے جوتے گانٹھتے ہین وہ بھی سطرح کے جوڑ نہین لگاتے ۔ یہ تو فرمائے ۔ دوزخ کے فرشتون کی یہ ہیئت کہ وہ ایک پیچھے سے ایک سر اوٹھائے ہوے ہو" آپنے مسلمانون کی کس کتاب مین دیکھی ہو شاید ترکیب آپکی خانگی ہے ۔
لکھتے ہین کہ "لق و دق ریگزار اپنی پرشکن پیشانی نکالے جھانک رہا ہے" یہ "ریگزار" کہان کا محاورہ ہے ۔ فارسی کی سند لائے نہین تو چین لو لیجے ۔ دوسرے ملک کی زبان مین آپ دخل دینے والے کون ۔ گلزار ۔ لالہ زار چمن زار بازار وغیرہ سے تو کان آشنا ہین مگر ریگزار کی ترکیب شرر نئی لائے ۔ خود ہی "نسیم" پر بار بار اعتراض کر چکے ہین کہ جو محاورہ جس ترکیب سے مستعمل ہے ۔ اوسکے سوا دوسرے محاورے کو اوس پر قیاس کرکے اوسی ترکیب سے

۱۲۵

حسن اور مذاق صحیح متعلق حسن تو ہمیشہ یکساں ہی ہین لیکن حسن مین جب ہم رائے زنی کرتے ہین تو اول تو ایک جز و اور غیر مکمل حسن دیکھتے ہین اور مذاق کے بارہ مین یہ ہے کہ ہماری مخصوص خواہشون کے مطابق ہم ایک دوسرے پر ترجیح دیتے ہین اور اسی وجہ سے کبھی اتفاق نہین ہوتا کیونکہ ہر شخص مین خواہشین مختلف ہین بلکہ ایک ہی شخص کی خواہشین مختلف زمانون مین مختلف ہوا کرتی ہین ۔
ضوابط متعلق حسن عورات اور مردون کے مذاق سے متعلق آج تک کسی نے مشرح نہین بیان کیا ۔ ہان اوس پوچ دلچر رسالے مین جسکا ذکر اشتہار مین کیا گیا ہے کچھ کوشش ہوئی ہے لیکن اس سے بڑھ کے شاید اور کوئی مضمون دلچسپ نہ ہوگا ۔ چونکہ اس بارہ مین اقسام حسن کا بیان مقدم اور ضروری اور اہم ہے لہٰذا امور ذیل ضروری تصور کئے جاتے ہین

ہم دیکھتے ہین کہ کوئی عورت اول قسم کا حسن رکھتی ہے[1] یعنے اسکا چہرہ عموماً کتابی ہے ۔ گردن صراحی دار ۔ شانہ گوشہ دار ہونیکے بجاے ابھرے اور بھرے ہوے ہین ۔ چھاتیان متوسط درجہ کی گول ۔ کمر نازک معکوس مخروطی شکل سے مشابہ ۔ کولے چوڑے ۔ زانو ویسے ہی مناسب حسب حال باہین اور دیگر اعضا چھریرے ۔ ہاتھ پاؤن معتدل طور سے گٹھے ہوے

[1] کوکا پنڈت نے چار قسم کی عورتین پدمنی ۔ ہستنی ۔ چترنی ۔ ڈنکنی بیان کی ہین ۔ مگر یہ حکیم صرف حسین عورات کی چار قسمین قرار دیتا ہے ۔

"روشبنم سے دھوئے ہوئے آسمان کی رنگت اوڑائی تھی"
یعنی شبنم سے دھویا ہوا آسمان کیسا - آج معلوم ہوا کہ شبنم زمین
پر نہین گرتی ہے - آسمان پر اوڑتی ہے
اُن آنکھون سے شرم وندامت کے جذبات بار بار ظاہر
ہوتے اور فوراً پاک دامنی و دوستیزگی کا ثبوت دیکے
غائب ہوجاتے تھے اس جملے کا مطلب یہ لکھا ہے کہ شرم
وندامت ظاہر ہوکے غائب ہوجاتی - یعنی وہ عورت
جسکا ذکر ہے - بے شرم - بے غیرت اور بیحیا بن جاتی مقصد
آپکا اظہار شرم ہے مگر زبان پر قابو نہ ہونیسے جملہ لکھ دیا -

راقم - م - ح -
لکھنوی

میرزا لاابالی کی دھرتی

گھاٹی ٹیلہ - غار جبل - میدان - بیابان بستی ہون
گلشن - وادی کھیتی - بنجر - ویران - بستان بستی ہون
پانی ہوکے جرائی ہو زمین - اتھی پنکر دستی ہون
غار مین لوگ کا وحش ہوئین ما گستان مین بستی ہون
دانہ پانی دیتی ہون اور پیٹ ہر ایک کا بھرتی ہون
انسان - نبات وجماد وحیوان سبکی مان مین دھرتی ہون

شاہ و گدا راجہ پرجا - رند او رشاہد کوئی ہو
کانا - اندھا - لنگڑا لولا - پیشہ در مفسد کوئی ہو
کالا گورا - بھورا چمڑا دلبر - شاہد کوئی ہو
ہندو مسلم گبر و یہودی - کافر ملحد کوئی ہو
ہر ایک کی محکو غذا کی طرح ہر چیز مہیا کرتی ہون
انسان - نبات وجماد وحیوان سبکی مان مین دھرتی ہون

ندی - نالے - بحر - سمندر - دریا جتنے بہتے ہین
سب گود مین پلتے بڑھتے ہین آغوش مین میری رہتے ہین
دلمین سبکو رکھتی ہون آرام سے رہتے سہتے ہین
دیتی ہون جو مانگتے ہین وہ کرتی ہون جو کہتے ہین
پگھون پڑتی مین سہتی ہون دلمین پڑی مین پھرتی ہون
انسان - نبات وجماد وحیوان سبکی مان مین دھرتی ہون

لالہ - چنبیلی نسترن - نرگس سنبل سوسن مجھ سے ہے
شمشاد - صنوبر - سرو سہی - اور گل کا جوبن مجھ سے ہے
جوہی - بیلا - چندن - گلنار - کروٹن - مجھ سے ہے
سب فیض غرض یہ میرا ہے اور سارا گلشن مجھ سے ہے
پیتے شاخین ڈالیاں ہون گل - بوٹے - بیل ترین بیٹون
انسان - نبات وجماد وحیوان سبکی مان مین دھرتی ہون

ادرک - زیرہ - لہسن - مرچین - زیرہ - پلفل - اور دھنیا
گاجر - آلو - پرول - شلغم - مولی - پیچ پیچ - اور کھیرا
بیگن - اروی - بنڈا - بیتھی - کدو - پالک اور بتھوا
گوبھی - سیم - چقندر - سکرکندی - ٹینڈس - سائی - اور خرفا
سبزی ہون بازارون مین ہیلون پیچیہ بتی پھرتی ہون
انسان - نبات وجماد وحیوان سبکی مان مین دھرتی ہون

خُرما - پستہ - چلغوزہ - آلوچہ - کشمش - آم - بہی
کولا - سیب - انگور - سفرجل - آلو بخارا - بادام - اور ناشپاتی
انجیر - شریفہ - پیٹھا - اخروٹ - انار - اور خوبانی
کیلا - سردہ - بیر - اور لیمو - شفتالو - ناریل نارنگی
میوہ ہوئین میری رونق کولمبین بھی لیسرتی ہون
انسان - نبات وجماد وحیوان سبکی مان مین دھرتی ہون

جو مین ہو مین ماش مین ہون مین گیہون کی ہو مین بالو مین
مونگ - مٹر مین رہتی ہون اور چوا کے ہو مین کھسوسیز
کودون کنگنی بہوٹھ - ارہر - تل اور چنے مین بالو مین
اجمال پسند خاطر ہے منہال ہون مین غلو ن مین
موصل میرا انجلی میری کو ٹھتی او ر بکھرتی ہون
انسان - نبات وجماد وحیوان سبکی مان مین دھرتی ہون

برفی - لڈو - بالوشاہی - بوندی - اور بتاشے ہین
پھینی - حلوہ - کھاجے - جامن - اولے اور دسمیدین
شکر پارے - اور قلاقند یا پہ لڈو پیڑے ہین
گنے - رس - گڑ - کھانڈ - شکر فی الاصل یہ سب میرین

۱۲۶

کی طرح خوش آیند رنگت - اسکی رفتار اور حرکات بہت سُبک
اور آن دار - پہلے قسم کی طرح چندان تناسب نہین ہوتا الغرض
وہ فہم فراست اچپلاہٹ مجسم معلوم ہوتی ہے -

یہ ہی اصل اقسام ثلاثہ حسن ہین باقی انھین کی شاخین ہین -
چونکہ عموماً ہر عورت مین انھین اقسام مین سے کوئی حسن رکھتی ہوتی
ہے اور انھین سے ہر ایک قسم ہر شخص کی خواہش کے مناسب ہوتی
ہے - اسی وجہ سے عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک عورت کو ایک تو حسین
کہتا ہے اور دوسرا اُسکے برعکس -

جب تک ناظرین اُن علمی اُصول کو بخوبی نہ سمجھ سکین گے جنکی روسے
مختصر تشریح حسن عورات متذکرہ صدر بیان کی گئی ہے - تب تک اس
مضمون کو بخوبی نہ سمجھ سکین گے - اس علم کے حاصل کرنے اور حسن عورات
مین تمیز اور اسے زنی مین آسانی حاصل کرنے کے واسطے عام
علم تشریح شرط ہے پس راقم عرض کرتا ہے کہ ناظرین مضمون ذیل پر
کسی قدر توجہ مبذول فرمائین - اگرچہ ممکن ہے کہ بنظر سرسری دیکھنے والے کو
دلچسپ نہ معلوم ہو لیکن حسن عورات مین علمی طور سے واقفیت حاصل
کرنے کی بنا یہی ہے - اگر ایک گھنٹہ اسپر غور کافی کرلیا جائے تو پھر
کوئی دقت نہ رہے -

جب ہم آلات انسانی کو بنظر سرسری ملاحظہ کرتے ہین تو یہ آلات
ایک قسم کے ہمارے پیش نظر ہوتے ہین یعنی اعضائے حیات و سکون

پشمینہ کا مال۔ جاڑے کا مجرب نسخہ۔ امیرانہ کپڑا

ولایتی کپڑا خواہ کسی ملک کا بنا ہوا ہو اس مال کی نفاست۔ خوبصورتی۔ اور پائیداری کو نہیں پہنچتا۔ جو پہنے سردی پاس نہ آوے (۱) چادر پشمینہ اصلی طول ۶ گز سے ساڑھے چھ گز۔ عرض ڈیڑھ گز سے پونے دو گز۔ قیمت [illegible] سے [illegible] (۲) دھسّہ پشمینہ اصلی وہی طول عرض [illegible] سے [illegible] (۳) چادر پشمینہ رفل وہی طول عرض [illegible] سے [illegible] (۴) دھسّہ پشمینہ رفل وہی طول عرض [illegible] سے [illegible] (۵) زنانہ دوپٹہ کاما طول ۳ گز عرض [illegible] (۶) گلوبند کاما [illegible] سے [illegible] (۷) دستار کاما مع کنارہ [illegible] سے [illegible]۔ محصول ذمہ خریدار۔ سو روپیہ سے زیادہ خریداری پر پیشگی بھیجدیں۔

المشتہر۔ منیجر کارخانہ دیسی دستکاری جلالپور جٹان پنجاب

نیو فیشن کے بٹن کا سیٹ

اپنے خالص سونے کے حروف سے خریدار کا نام اردو انگریزی میں کندہ کیا جاتا ہے۔ نہایت خوبصورت اور نفیس چیز ہے دیسی کاریگری کا بہترین نمونہ۔ قیمت صرف [illegible] محصولڈاک ۴ جو صاحب اکٹھے پانچ سٹ خریدیں انکو ایک سٹ مفت دیا جائیگا

المشتہر۔ مالک بٹن و سٹ فیکٹری جلالپور جٹان پنجاب

امدادی فنڈ جلالپور جٹان پنجاب

(رجسٹری شدہ زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند)

پریزیڈنٹ۔ سلطان بہادر آنریری لفٹنٹ ملک عمر حیات خان صاحب ٹوانہ رئیس اعظم ضلع شاہپور۔

وائس پریزیڈنٹ (۱) پنڈت رگھبر سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمہ نہر لائل پور

(۲) میرزادہ مظہر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر حافظ آباد۔

سکرٹری حکیم محمد الدین صاحب موج جلالپور جٹان پنجاب۔

خزانچی۔ پیپلز بنک لمیٹڈ گجرات۔ بنگال بنک لاہور۔

ہندوستان کا ہر ایک باشندہ صحت کا سرٹیفکیٹ پیش کر کے ۱۸ اور ۵۰ سال کی عمر کے اندر اس فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے۔ ممبر کو تا حین حیات ایک روپیہ دو آنہ ماہوار چندہ دینا ہوگا۔ اسکی وفات پر وارثان ممبر کو پندرہ سو روپیہ تک بطور امداد دیجاویگی۔ جو صاحب بیس ممبر بناویں انکے وارثوں کو بھی پوری امداد دیجاویگی مگر ان سے ماہوار چندہ نہ لیا جاویگا۔ مفصل قواعد اور فارم داخلہ دو پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگالیں

المشتہر۔ منیجر امدادی فنڈ جلالپور جٹان پنجاب

حیرت انگیز رعایت

ولایت کے نرخ پر ہندوستان میں گھڑیاں

ہندوستان میں پہلی مثال

ولایت کے نرخ سے صرف ایک پیسہ فی روپیہ زیادہ لیا جاتا ہے

آرڈر دینے سے پہلے بیشک ہماری قیمتوں کا مقابلہ کسی انگریزی یا دیسی کارخانہ سے کر لیں (۱) ٹائم پیس گارنٹی دو سال [illegible] (۲) الارم ٹائم پیس گارنٹی ۲ سال قیمت [illegible] (۳) ریلوے ریگولیٹر گھڑیاں ۳۰ گھنٹہ چلنے کی گارنٹی تین سال قیمت [illegible] (۴) راسکوپ گھڑیاں نہایت اعلیٰ پائدار گارنٹی تین سال [illegible] (۵) فینسی ڈائل۔ گارنٹی ۵ سال قیمت [illegible] (۶) سٹاپ واچ علاوہ وقت دینے کے اس میں یہ خوبی ہے کہ مریض کی نبض دیکھنے اور گھوڑدوڑ کا وقت جانچنے کیواسطے سٹاپ ایکشن بھی ہے۔ ضلعداران و دیگر ملازمان نہر۔ ڈاکٹر اور حکیموں کیلئے ایک بے نظیر تحفہ قیمت [illegible] گارنٹی پانچ سال (۷) کلائی پر باندھنے کی گھڑی ہے معہ تسمہ وغیرہ [illegible] گارنٹی تین سال (۸) بندوں کی دھات کی رسٹ واچ [illegible] (۹) جنتری نما گھڑی جس میں چاند۔ دن۔ مہینہ۔ تاریخ۔ وقت سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے گارنٹی ۶ سال قیمت [illegible] ایضاً گارنٹی ۸ سال [illegible] قیمت [illegible] (۱۰) جوڑ ہیچ اور زنانہ گھڑی معہ چوڑی سنہری گارنٹی ۸ سال [illegible] ایضاً گارنٹی ۹ سال [illegible] (۱۱) ایک ہفتہ چابی کی گھڑی جسکو خرید کر عمر بھر کوئی گھڑی خریدنے سے نجات ملجاتی ہے [illegible] (۱۲) ہنٹنگ واچ نہایت خوبصورت گارنٹی ۵ سال قیمت [illegible] (۱۳) چاندی کی رسٹ واچ [illegible] (۱۴) سٹاپ واچ درجہ اول گارنٹی ۹ سال [illegible] (۱۵) ریلوے ریگولیٹر درجہ اول [illegible] گارنٹی ۴ سال۔ ہر گھڑی کا محصول بذمہ خریدار ہے۔

المشتہر۔ منیجر کارخانہ دیسی دستکاری جلالپور جٹان (پنجاب)

پانچ منٹ میں سرٹیفکیٹ

بیس بیماریوں کی ایک دوا

ہر گھر میں ہر وقت اسکی ایک شیشی موجود رہنی چاہیے۔ یہ دوا ایک طرح کا تیل ہے ہیضہ ہو جائے تو اسکا ایک قطرہ منقہ میں دینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے طاعون کے واسطے یہ سب سے زیادہ سریع التاثیر اور مفید ثابت ہوئی ہے ریاست پٹیالہ میں آجکل اسکے فیض سے (۸۰) فیصدی مریض صحت یاب ہو رہے ہیں سانپ بچھو یا بھڑ کی کاٹی ہوئی جگہ پر فوراً لگا دیں تو زہر کے اثر کو وہیں سے نکال دیتا ہے۔

ہر طرح کے درد سر کی شرطیہ دوا ہے پانچ منٹ کے اندر درد کا نام نہیں رہتا۔ پیٹ کے درد۔ درد پسلی۔ ورم جگر۔ طحال وغیرہ میں بیرونی مالش سے مرض کا نام نہیں رہتا۔ وجع المفاصل۔ نقرس ہر طرح کے جوڑوں کے درد اور چوٹ پر اسکی مالش اعجاز مسیحا دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible] نمونہ کی تھوڑی سی دوا بارہ آنہ۔ محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر حکیم محمد الدین موج جلالپور جٹان پنجاب

خالص سونے کی پہچان

خالص سونا وہی ہے جو کسوٹی پر بھی ٹھیک نکلے اسکے واسطے کسی مزید شہادت کی ضرورت نہیں۔ اچھی دوائی صرف وہی ہے جسکیواسطے سند اتے پیش کرنیکی حاجت نہو جو اپنی تعریف خود کرے میری دواؤں میں وصف موجود ہے اسلئے میں ہر ایک دوا کا نمونہ دیتا ہوں روزانہ بیسوں سرٹیفکیٹ موصول ہوتے ہیں مگر اشتہاری حکماء معززوں کے سرٹیفکیٹوں کا بھی اعتبار کھو دیا۔ بفضل خدا ہماری دواؤں میں یہ صفت ہے کہ جہاں ایک شخص نے دوائی منگوائی۔ وہ کنبہ بلکہ محلہ ہمارا خریدار بنگیا۔ سچ کو ہمیشہ فتح ہے راستی اور صداقت اپنا اثر ضرور ظاہر کرتی ہے اور آخر کامیابی سچائی کی گواہی کرتی ہے۔

جوہر حیات یہ وہ گولیاں ہیں جنکے برابر مقوی اور طاقتور دوائی آجتک روئے زمین پر ایجاد نہیں ہوئی اسکے استعمال سے انسان کا بدن لوہے کی لاٹھ کیطرح سخت ہو جاتا ہے۔ اعضا پہلوانوں کی مانند گوشت سے بھر جاتے ہیں کیونکہ صرف اسکے ایک بکس سے ہی پانچ سیر خون تازہ بڑھجاتا ہے اور طاقت اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ اسکا سنبھالنا انسانی طاقت سے باہر ہو جاتا ہے۔ لوگوں نے انگریزی ٹانک فاسفورس رکاڈلیور آئل چھوڑ دیا ہے۔ ویدک بلاس رس اور رسائنوں کے استعمال سے توبہ کر دی یونانی معجونیں یاقوتیاں اور مارالحم ترک کر دیے ہر سال گولیوں کے ایک بکس سے بامراد ہو گئے۔ اور لاولد مردوں کے علاوہ ہر طرح کے مایوس العلاج اس دوائی سے کامیاب ہو گئے پیرانہ سالی میں گولیاں جوان بنا دیتی ہیں۔ قیمت صرف [illegible] نمونہ کی گولیاں ۲ کا منی آرڈر یا ٹکٹ ڈاک آنے پر ارسال ہوتے ہیں (۲) اگر جوانی کی غلط کاریوں یا بچپن کی ناشائستہ حرکات سے اعصاب کمزور ہوں تو ایک شیشی روغن مالش کی منگائیں جو اکسیر کا کام دیتی ہے سب دواؤں کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ طاعون کی دوائی [illegible] بھولے کی دوائی [illegible] بواسیر کی دو [illegible] مرض سوزاک کی دوائی [illegible] سوزش مجرب المجرب دوائی [illegible]

المشتہر۔ محمد الدین موج جلالپور جٹان پنجاب

اسطرح سے جسکی ٹوٹی ہو امید
ناامیدی اسکی دیکھا چاہیئے

کرزن۔ ابتو جاتے ہین ہند سے کرزن ۂ پھر ملین گے اگر رہے جیتے

اگر نسیم سحر گرم شر شر ہو جائے
صبا وہ دہوں لگائے کہ بس سحر ہو جائے

صبا کا خط شرر کے نام

بقیہ مضمون ۲۱ ستمبر ۱۹۰۵ء

(۲) اب دوسرا عنوان ملاحظہ ہو کہ **آیا گلزار نسیم کی زبان لکھنؤ کی مستند زبان ہی کہ نہیں**،، اسی سلسلے مین آپ نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ "میرا مقصد گلزار نسیم پر اعتراضات پیش کرنے سے یہ ہی کہ عام پبلک پر ظاہر کر دیا جائے کہ گلزار نسیم مین اہل لکھنؤ کے نزدیک صدہا غلطیان ہین اور اس مثنوی کی زبان اہل لکھنؤ کی زبان نہین ہے،، اس بارے مین از روے ہمدردی انسانی آپنے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ باہر والون کو یقین کامل ہی کہ گلزار نسیم کی زبان خاص لکھنؤ کی زبان ہے۔ جسکے باعث سے سارے ہندوستان مین لکھنؤ کی زبان کا نہایت ہی غلط اندازہ کیا جاتا ہی۔ دہلی والے گلزار نسیم پر اعتراض کرنے مین ادردہ سمجھتے ہین کہ وہ اعتراض تمام اہل لکھنؤ اور لکھنؤ کی مستند زبان پر ہے،،

آپ کے اس دعوے کی تردید مین چکبست نے ذیل کے دلائل پیش کئے تھے۔

(الف) اولاً یہ کہ جس حالت مین آپنے یہ اقبال کر لیا ہی کہ چکبست نے "پاکیزگی زبان،، کی نسبت جو کچھ لکھا ہی وہ بہت صحیح لکھا ہی (دیکھو گلدار پنچ ۱۹۰۵ء) تو آپ کس منھ سے فرماتے ہین کہ گلزار نسیم کی زبان لکھنؤ کی مستند زبان نہین ہے۔

(ب) ثانیاً چکبست نے یہ بھی لکھا ہی کہ جناب آتش نے یہ مثنوی خود تصنیف کی یا اسکی اصلاح مین زبردست کوشش کی اس حالت مین اسمین ایسے شعر کہان سے آگئے جنکی نسبت حضرت شرر کو یہ کہنے کی جرأت ہوتی ہی کہ انکی زبان لکھنؤ کی بازاری زبان بھی نہین ہے۔

(ج) آخر مین چکبست نے یہ زبردست دلیل پیش کی تھی کہ اس سے بڑھکر گلزار نسیم کی زبان کے مستند ہونیکا ثبوت کیا ہو سکتا ہی کہ منشی امیر احمد مینائی اور مرزا محمد بیگ عاشق نے امیر اللغات اور بہار ہند مین زبان و محاورے کی بحث مین گلزار نسیم کے متعدد شعر سند کے طور پر پیش مین ظاہر ہی کہ لغت مین اسی شاعر کا کلام پیش کیا جاتا ہی جسکی زبان مستند سمجھی جاتی ہے۔

ان دلائل کے جواب مین آپ اپنے "جواب الجواب،، مین خاموش ہین۔ کیون صاحب اب آپ کا **اعلان کہان گیا**۔ اور کیا باہر والے اب نہ دھوکا کہا ئین گے کہ گلزار نسیم کی زبان لکھنؤ کی مستند زبان ہی۔ ماشاء اللہ آپ تو ارد و کے محسن بیٹھے ہین۔ اسوقت آپکی خاموشی مضر ہی۔ کیونکہ اس بحث مین زیادہ ضروری یہی عنوان تھا کہ آیا گلزار نسیم کی زبان لکھنؤ کی زبان ہی کہ نہین سچ پوچھو تو اسکا سیدھا جواب چکبست کے جواب مین لکھدیا ہوتا تاکہ آپکے مریدون کے آنسو پونچھ جاتے۔ اور کیا کہون مجھکو اپنے بزرگ و دوست مرزا دبیر کا مصرع یاد آتا ہی۔ ع

منھ پھر گیا جواب وہ دندان شکن تھا

ان دونون موقعون پر تو آپ کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اب تیسرے عنوان کا رنگ ملاحظہ ہو۔

(۳) تیسرا عنوان یہ ہی کہ **گلزار نسیم مین کتنی غلطیان** ہین اور کیا غلطیان ہین۔ اس بحث کے متعلق اپنے یہ لکھا تھا کہ "اگر اسکے (گلزار نسیم کے) محاسن کے لحاظ سے دیکھا جائے تو وہ ان نظمون مین ہی **جیسی کہ اردو شاعری کو اپنے اس صدی دو صدی کی عمر مین شاید دو ہی چار نصیب ہوئی ہونگی، لیکن**..... جسوقت اسکی غلطیون کی طرف توجہ کیجئے تو خیال گزرتا ہی کہ شاید **اور کسی شاعر کے کلام مین اتنی غلطیان نہ ہونگی** جتنی کہ نسیم لکھنوی مرحوم کے کلام مین ہین،، اسکے جواب مین چکبست نے لکھا تھا کہ جلس نظم کی نسبت یہ کہا جائے کہ محاسن کے اعتبار سے اسکا شمار ان نظمون مین ہی جیسی کہ اردو شاعری کو دو ہی چار نصیب ہوئی ہونگی اسی نظم کی نسبت یہ کیونکر یقین کیا جا سکتا ہی کہ اسمین اسقدر غلطیان ہین جنکا پتا کسی اردو شاعر کے کلام مین نہ ملتا ہو۔ نیز چکبست نے یہ لکھا تھا کہ اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے کہ حضرت شرر کے سب اعتراض (جنکی تعداد چالیس پچاس سے زیادہ نہین) صحیح ہین اور یہ بھی مان لیا جائے کہ حضرت شرر ان اعتراضات کے جو سے اعتراضات پیش کر سکتے ہین تب بھی گلزار نسیم مین بارہ یا تیرہ فیصدی سے زیادہ قابل اعتراض شعر نہ نکلین گے۔ اس سے چکبست نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ جسوقت حضرت شرر یہ تحریر فرماتے ہین کہ گلزار نسیم سے "زیادہ عیوب کسی اردو نظم مین نہین ہین،، تو کیا حضرت موصوف کا مطلب یہ ہی کہ کسی اردو شاعر کے کلام مین بارہ فیصدی یا تیرہ فیصدی شعر بھی قابل اعتراض نہ نکلین گے۔

ان دلائل کے جواب مین آپ یہ جواب الجواب تحریر فرماتے ہین کہ یہ سمجھ مین نہین آیا کہ ایک ہی کلام مین بہت سی خوبیون کے ساتھ بہت سے عیوب کا بھی جمع ہونا خلاف عقل کیون ہی، بیشک یہ فرمانا آپکا بہت بجا ہی لیکن آپ نے جو بیشتر الفاظ استعمال کئے تھے ان پر بھی غور کیجئے۔ بہت سے عیوب کے ساتھ بہت سے محاسن ہو سکتے ہین مگر یہ نہین ہو سکتا کہ ایک نظم محاسن کے لحاظ سے تو ایسی ہو کہ جسکی ثانی دو ہی چار نظمین ہون اور معائب کے لحاظ سے ایسی مہمل ہو کہ جتنی غلطیان اسمین ہون اتنی کسی اردو شاعر کے کلام مین نہ ہون۔ یہ تو ایسا ہی ہی جیسے کوئی شخص کہے کہ فلان آدمی ایسا تندرست ہی کہ اس صورت مین دو ہی چار اسکے ثانی ملین گے مگر جسقدر امراض اسکو ہین اتنے کسی شخص مین نہ ملین گے۔ شیخ آپ ہی کے لیے یہ لکھ گیا۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

پھر آپ فرماتے ہین کہ "مین نہین خیال کر سکتا کہ وہ کونسا اردو کا شاعر ہے جسکے کلام مین اتنی غلطیان (۱۲ یا ۱۳ فیصدی) نکل سکتی ہین۔ بہتر ہو کہ ہمارے دوست (چکبست) کسی استاد کے دیوان کی تنقید شروع کر دین،، کیون صاحب اس موقع پر آپکا وہ کلیہ نہین کارگر ہوگا کہ "ایک ہی کلام مین بہت سی خوبیون کے ساتھ بہت سے عیوب کا جمع ہونا خلاف عقل کیون ہی اور اسمین کونسا عقلی استحالہ لازم آتا ہی،، مین آپ سے کہتا ہون کہ آپ صاف صاف کیون نہین لکھ دیتے کہ نسیم کے کلام کی تنقید کیلئے مین نے ایک خاص معیار منطق ایجاد کیا ہی جو دوسرے شعرا کے کلام پر کارگر نہین ہو سکتا۔ نیز مین پوچھتا ہون کہ جیسی غلطیان آپنے نسیم مین نکالی ہین کیا ایسی غلطیان دوسرے شعرا کے کلام مین بھی نکل سکتی۔ دیکھئے اپنے ایک اور منطقی فریب دیا ہی پہلے تو آپ لکھتے ہین کہ کونسا اردو شاعر ہے کہ جسکے کلام مین اتنی غلطیان نکل سکتی

صفحہ ۹

لہ چکبست نے اپنے دیباچے کے بارھوین صفحے کے حاشیے پر "پاکیزگی زبان،، کی سرخی تمام کرکے لکھا ہی کہ گلزار نسیم کی زبان لکھنؤ کی ٹکسالی زبان ہے،،

صبا

لکھنے کے بعد مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ بوجہ اختصار حضرت شرر کو اسمین شاخسانے نکالنے کا موقع ملیگا - اسلیے یہ اون احباب کی راے ہے کہ مین اپنا مطلب زیادہ شرح طور پر ان روز پہلو مین تحریر کر چکا ہون کہ غیاث اللغات مصنفہ [illegible] ایڈیشن مین زیلیے نولکشوری ایڈیشن مین صفحہ ۴۸۲ پر حاشیہ وہی الفاظ موجود ہین جو کہ حضرت چکبست نے جولائی کے اردوی معلی مین اقتباسات پیش کیے تھے - اب لکھنا صرف اسقدر ہی کہ نولکشور الصدر ایڈیشن کے صفحہ ۴۸۲ کے حاشیہ پر یہ الفاظ موجود ہین - مین اپنے پہلے خط مین دیباچہ کا حوالہ دیکر لکھ چکا ہون کہ نولکشوری ایڈیشن مین مین نے بہت سی باتین بڑھا دی ہین - چنانچہ انمین سے ایک اضافہ یہ بھی ہے کہ اس ایڈیشن مین مین نے اکمل الکملاء افصح الفصحا جناب سراج الدین علیخان صاحب آرزو کا مشہور لغت موسوم بہ چراغ ہدایت بھی شامل کر دیا ہے یہ لغت حاشیہ پر تحریر ہے - حضرت چکبست نے جو الفاظ اقتباسات پیش کیے تھے وہ اسی لغت سے پیش کیے تھے اور اگر حضرت موصوف بجاے غیاث اللغات کے **حاشیہ غیاث اللغات** لکھدیتے تو حضرت شرر کو البلہ فریبی کا موقع نہ ملتا -

کیا افسوس کا مقام ہے کہ علمی مباحثون مین ایسی موشگافیان کیجاتی ہین - مسٹر محمود کہتے ہین کہ قانونی گرفت سے بچنے کا نام ہم

اگر حضرت چکبست سہواً بجاے حاشیہ غیاث اللغات کے غیاث اللغات لکھ گئے تو حضرت شرر کا فرض یہ تھا کہ وہ اصل مطلب سے مطلب رکھتے نہ کہ نزاع لفظی برپا کرتے اور حضرت چکبست کو اس بات کا ملزم قرار دیتے کہ انھون نے مصنوعی الفاظ اپنے طرف سے لکھ دیے ہین -

راقم آثم

غیاث الدین

(از جنت)

ع۵ **اودھ پنچ** - اگر علمی مباحثون مین ایسی قانونی گرفتین جائز سمجھی جاتی ہین - تو مسٹر چکبست کیطرف سے بھی یہ قانونی جواب دیا جا سکتا ہی کہ انھون نے محض اسقدر لکھا ہی کہ غیاث اللغات **صفحہ ۴۸۲** دیکھو - [illegible] قانونی گرفت اسقدر معنے پیدا ہوتے ہین کہ غیاث اللغات کے صفحہ ۴۸۲ پر الفاظ زیر بحث موجود ہین - یہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہین کہ "حاشیہ" پر موجود ہی کیونکہ "حاشیہ" بھی صفحہ مین شامل ہی -

اودھ پنچ - شترمرغ کی نسبت مشہور ہے کہ جب شکاری اسکے پیچھے دوڑتا ہے تو وہ اپنی جان بچانے کی غرض سے کسی جھاڑی مین اپنا منہ چھپا لیتا ہی اور یہ سمجھتا ہی کہ جسطرح مین کسی کو نہین دیکھتا ہون اسیطرح مجھے بھی کوئی نہین دیکھیگا - اسی اصول پر ہمارے لٹریری شترمرغ حضرت شرر جب چکبست کے نشانے کی زد پر آجاتے ہین تو علمی فریب کی جھاڑی مین منہ چھپا لیتے ہین اور سمجھتے ہین کہ سب اندھے ہو گئے "

فصیح الملک

حضرت اودھ پنچ - رسالہ "فصیح الملک" کے اڈیٹر صاحب بار بار یہ تحریر فرماتے ہین کہ ملک کے اہل قلم انکے رسالہ مین کچھ نہین لکھتے اور اونکو مدد نہین دیتے -

نہ لکھنے کی شکایت تو صحیح ہی لیکن یہ دیکھنا چاہیے کہ رسالہ کس شان سے نکلا ہے -

"فصیح الملک" نے جنم لیتے ہی حکمت استاد بننے کا دعوی کیا لغت کو بغل مین دباے ہوے ہین کہ تمام اخبارون اور رسالون پر تنقید کا ذمہ دار بنا دیا جائے حالانکہ خود فاضل اڈیٹر [illegible] نہین بچا سکتا ہی [illegible] جو دعوی اونسے کیے ہین وہ "داغ" مرحوم کی زبان پر بھی نہین پہنچتے تھے -

ایک صاحب نے یہ بہت صحیح راے دی تھی کہ لغت کو علیحدہ نکالنا چاہیے - اسکا مطلب یہ تھا کہ جو شخص ہو سکیگا لغت خریدیگا وہ لیگا اور دیکھیگا - ورنہ بیفائدہ اوقات تلف نہ ہوگی -

دہلی کے ایک لالہ چیرنجی لال ڈکشنری کے سررشتے مین ڈاکٹر فیلین کے نوکر تھے - اونکو کچھ ردیان اوسی سررشتے کی مل گئین تو وہی مثل ہوئی کہ چوہا ہلدی کی گرہ پاکے پنساری بن بیٹھا - انھون نے بھی اردو کا ایک لغت لکھ مارا اور چھپوا کے شایع بھی کر دیا - مگر اوسکے اوراق سوا اسکے کہ پنساریون کے کام آئین اور کسی مصرف کے نہ ہوے -

اخبارون اور رسالون پر تنقید کسی معمولی دماغ والے کا کام نہین ہے - جو شخص اسکا ارادہ کرے اسے پہلے اپنے کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ آیا اسکو بھی لوگ اس قابل جانتے اور مانتے ہین - ورنہ وہ لغو گو سمجھا جائیگا اور اہل علم اوسکی لچر تحریرون کو دیکھ کے ہنسین گے -

"داغ" مرحوم کو جو کچھ فروغ ہوا - وہ صرف زبان کی شوخی اور بیان کی سلاست سے ہوا - علمی حیثیت سے انکے کے شاگردون نے اونکو قابل مانا ہو تو مانا ہو پھر حضرت احسن ہی سوچین کہ "فصیح الملک" "داغ" کا نام پیدا ہونے سے کہان تک قابلیتون کے دعوون مین کامیاب ہو سکتا ہے اور حضرت اڈیٹر جنکو بزم سخن مین کوئی بلند جگہ ابھی تک نہین ملی ہے - اپنی لن ترانی کو کس حد تک ثابت کر سکتے ہین -

جن صاحب نے حضرت "احسن" کو یہ راے دی کہ آپ اخبارون پر تنقید کا ارادہ نہ کیجیے - اونھون نے بہت نیک صلاح دی تھی مگر خود بینی برا عارضہ ہے -

[illegible] کا دعی بنا کر جو شخص کہ خود دعویٰ [illegible] قبول کرے اوس کا خلعت دینا کس [illegible]

[illegible] ملک کو کتنا فائدہ پہونچائے [illegible] کیا اخبار یا رسالہ کا اشتہا [illegible] ہونے کے قابل نہیں ہے کے [illegible] اور تبصرے کے کل کے طفل [illegible] وہ اپنے خیال مین جو چاہین سمجہین - [illegible] کیون ہوتے ہین اور خلعت تا [illegible] کے واسطے استحصال بالجبر کی روش کیون اختیار کرتے ہین

اب مین مختصراً دکھاتا ہون کہ "فصیح الملک" اپنے دعوی مین کہانتک پورا ہے - اوسی کے نمبر سوم صفحہ ۱۲ مین ایک محقق صاحب تحریر فرماتے ہین -

"دہکنا - چہچہانا - چہچہانا - خوش آواز طائرونکا بولنا"

واہ حضرت - بضم جیم فارسی یعنی چُہچُہانا - طائرون کی آواز کو کس ملک مین کہتے ہین - یہ لفظ لالہ زار کے رنگ دکہانے کے معنی دیتا ہے - سبزہ زار کیواسطے لہلہانا - زعفران زار کے واسطے ڈہڈہانا - لالہ زار کیواسطے چہچہانا - بولتے ہین

یونہی اسی نمبر مین بہت سے الفاظ کے غلط معانی لکہدیے ہین خود حضرت "احسن" "عام اخبارون کی غلط کتابت" پر حرف گیری کرتے ہوئے "فصیح الملک نمبر چہارم صفحہ ۱۴ کی آخری سطر مین تحریر فرماتے ہین -

"گذرنا - گذارش - گذشتن - گاذر - ذ - غلط جو ہے

"گزرنا - گزارش - گزشتن - گازر - صحیح املا"

صاحب غیاث اللغات تحریر فرماتے ہین -

"لفظ گذار وگذر وگذشتن از سراج اللغات بذال معجمہ ثابت گردید"

واہ جناب - کیا صحیح تنقید ہے - اب ملک فیصلہ کرے کہ صاحب غیاث اور صاحب سراج جسکو صحیح کہتے ہین حضرت "احسن" اوسکو غلط بتا دیتے ہین - [illegible]

۲۱ - ۹ - ۵

جو بہتر ہونگے ہمارے دعوے کی حالت اور زیادہ ظاہر ہوسکتی ہے کیا اب بھی حضرت "احسن" یہ شکایت فرمائینگے کہ اہل علم فصیح الملک مین کچھہ نہین لکھتے ہین -

حضرت [illegible] مین نے اغلاط کے دریا سے صرف دو چار قطرے آپکے خیال کے لیے دکہا دیے ہین - تاکہ "فصیح الملک" کی حالت کا اندازہ ہوسکے -

راقم - کلیم - لکھنوی

جسکا کام اوسی کو چہاجے اور کرے تو لبیدا باجے

اکبر کے زمانے مین ایک شاہ صاحب آئے کسی سے بولتے نہ تھے - بہت شہرت ہوئی خلقت جوق جوق زیارت کو آنے لگی - رفتہ رفتہ بادشاہ اکبر بھی مشتاق ہوا اور مع اپنے دربار کے نورتن کے ملنے کو گیا - انکو شاہ جی نے خیال کیا کہ حد ہوگئی - بادشاہ تک کو بلا لیا - ایسے موقع پر کچھ بولنا چاہیئے - محرم کا زمانہ تھا - چنانچہ فرمانے لگے -

"حسن حسین سے اور سکندر جل کر نین سے کربل کی میدان مین کھوب جوجھم جوجھ رہی تھی"

بادشاہ تو تیر سنکے چپ ہو رہے مگر فیضی ایک ہی چلبلی طبیعت کا آدمی - اوس سے نہ رہا گیا - بیساختہ بول اوٹھا -

"سبحان اللہ علاوہ کمالات باطنی کے علم تاریخ مین کسقدر دخل ہے"

اسیطرح شعر اردوی معلی - بابتہ اگست - وستمبر ہرزہ سرائی کرتے ہین اپنی فہم ناقص مین مطلع کی فرضی بہول چوک یون تعیک کرتے ہین -

"ناسخ کے شعر کو بھی میرے نزدیک مطبع نے غارت کیا ہے اسکے دوسرے مصرع کو بجائے "کہ نہر جاری ہوئین موسم بہار آیا" "کہ نہرین جاری ہوئین موسم بہار آیا" پڑہنا چاہیئے - اس جواب کو گلزار نسیم کے حامی شاید نہ مانین - مگر مین یہ کہنے پر مجبور ہون کہ آتش وناسخ کے کلام مین اگر اتنی ہی غلطیان نکلتین جتنی گلزار نسیم کے کلام مین نکلی ہین تو مین صاف کہدیتا کہ جہان اونسے اور بہت سی غلطیان ہوسکتی ہین وہان ایک یہ بھی سہی لیکن جبکہ اونکے ضخیم دیوانون مین صرف یہی دو یا ایسی اور دو ایک غلطیان نظر آتی ہین تو عقل نہین قبول کرتی کہ ایسی نحوی غلطیان جو بچون سے بھی نہ ہوتین اونسے ہوئیتین"

حالانکہ جو مصرع ناسخ کا شعر نے بگاڑا ہے وہ پہلے صحیح تہا اگر شعر کو عروض مین کچھ بھی دخل ہوتا اور ذوق سے محروم "بطور طبع" نہوتے تو کبھی دو حرفون کو لون نہ ہضم کرتے - ہمارے اس سخن کو سمجہنے کی بھی لیاقت شعر کو نہین ہے اگر وہ عروض پڑہین غزل کی بحر بتائین پھر زحافات جائز کو ثابت کرین - پھر ناسخ سے اوستاد کے شعر مین اسطرح بیہودہ سرائی کی ہمت کرین -

پس اگر کہا جائے کہ سبحان اللہ علاوہ شاعری مین تخلص کے عروض مین کیا خوب دخل ہے تو کچھ بیجا نہوگا -

راقم
عروضی

خبرین

۲۶ - ستمبر - لندن - انگلو جاپانی معاہدہ کا مضمون انگلستان اور ٹوکیو مین شایع ہوا ہے اوسمین ایک تمہید اور دفعات ہین -

تمہید مین بیان ہی کہ معاہدہ کا مقصد یہ ہے کہ مشرقی ایشیا اور ہندوستان مین عام امن وامان کو استحکام دیا جائے اور اسکو قائم رکھا جائے اور چین مین تمام دول کے فوائد واغراض اسطرح محفوظ کیے جائین کہ اوسکی خود مختاری اور مشرقی ایشیا اور ہندوستان مین برطانیۂ عظمی اور جاپان کے ملکی حقوق محفوظ رہین اور ان مقامات مین اونکے خاص فوائد اور اغراض کی حفاظت کیجائے - (اودھ اخبار)

ملکو شعار ہین حالانکہ تعلیم اس ملک مین پہلے بھی تھی بات صرف اتنی تھی کہ خاص خاص لوگون مین تھی عام تعلیم بس اب سبکے واسطے عام تعلیم کا ڈھر انکیون ناگوار گذرے دوسرے تقسیم بنگالہ ۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ جتنے بنگال مین کچھ تو جان ہو ۔ بس اسی نے اس جگہ بھی انہر سے یہ گنجائش نکالی اور اس شان سے کہ سو دیشی تحریک کے معین و مددگار بن بیٹھی ۔

اور اگر چہ ابھی صرف بنگال ہی سے متعلق سمجھی جاتی ہے مگر رفتہ رفتہ اگر یو نہین رہی تو سارے ملک مین عارضہ متعدی کیطرح پھیل سکتی ہے ۔

رہا تبت کا جھگڑا وہ بہت کچھ بظاہر ڈلائی لامہ کے فرار سے صورت قرار پکڑ چکا مگر جسطرح شاہان شان تھا اوسطرح نہین ملی ہز آکابل مشن کی سکتہ بھلائی سمجھنا چاہیئے ۔ اوسمین بھی یہ بات کہ دو فریقون کا کام ایک فریق کے مرضی کے موافق کیونکر طے ہو سکتا ہو ۔ خصوص جبکہ دوسرا بھی کچھ دم دعوی رکھتا ہو بلیہ ہی ایران کا قضیہ ہے ۔ روس اپنی طرف سر زنش کر رہا ہو اور اوسکو اب جاپان سے مہلت بھی ملگئی ہو ۔ اور یہ وہ کارروائیان جو عرصہ دراز سے نتائج پیدا کر رہی ہین یکایک کیونکر معطل ہو سکتی ہین ۔ اونکے واسطے کم سے کم اوتنی

مہلت تو چاہیئے جتنی پچھلی بخیہ ادھیڑنے مین درکار ہوتی ہے ۔ المختصر تمہاری حکومت کا زمانہ عیش و آرام سے کٹ جائے گا ۔

رہا کچنر صاحب کے منصوبے کے مطابق فوجی الٹون تلٹون مین ہندوستان کی دولت بہنا وہ تم سے علاقہ نہین رکھتا ۔ لارڈ کرزن کی اخیر مایوسی ہے ۔ تم پانچ برس کچھ تیلی بنکے ہندوستان کے ہاتھوں دن کا لو اور یہ مقولہ کہ ہندوستان کی وائسرائی کی کرسی پر ایک تصویر رکھی جا سکتی ہے ۔ سچ کر دکھاؤ ۔

ایک بات اور بھی سن رکھنے کے لائق اور تمہارے دل کو اطمینان دلانے والی ہے ۔ وہ یہ کہ اس ملک مین جہان بہت سی قومین اور فرقے ہین وہان مسلمان بھی ہین مگر انکی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد سب سے الگ ہے کھچڑی علحدہ ہی پکتی ہے ۔ بس اسکی طرف سے اطمینان رکھو کہ اگر خدا نخواستہ تم سے کچھ نہو سکا یا سوء اتفاق سے تم ملک کو ایسا خوش نہ رکھ سکو تو بروقت سلامتی گھر جانے کے تعریفی اڈریس دینے مین وقت پڑے گی تو اطمینان رکھو ۔ یہ گروہ تم کو نہ اوس کام چھوڑ سکے گا اور عیدین کے خطبے سے بڑھ کے اڈریس دیگا اور کمی کو اوپرا

کرے گا کیا جبا نکو ملک کی تبدیل سے محبت ہو نہ چندان واقفیت جیسی دیگر اهلِ وطن کو ہونا چاہیئے ۔

راقم

ارسطو

ایجاد بندہ

خدا بخشے انیسوین صدی بھی عجب صدی تھی ۔ واللہ رخصت آگئی ۔ ایک نہین دو نہین ہزارون ایجادونکا سہرا اسکے سر ہو ۔ مگر ایجاد ایجاد مین فرق ہے ۔ ایک تو ایجاد یعنے معمولی ایجاد ۔ دوسرے **ایجاد بندہ** ۔ ایجاد تو سیکڑون ہوتے آئے ہین اور ہوتے جائین گے مگر ایجاد بندہ بیاس ساٹھ برس مین ایک ہی دوبار ظہور مین آتا ہے ۔

ایجاد بندہ کی تعریف کرنا تو دشوار ہے ۔ ہان مثالون سے تشریح ہو سکتی ہے ۔ اب سنیئے ہندوستان مین انیسوین صدی مین ہزارون ایجاد ہوئے ۔ اخبار نکلے ۔ یہ بھی فاختہ کر پڑھانے کیطرح بالکل نئی بات تھی ۔ چنانچہ جسکا نام اکثر روزانہ اخبار یا الفضل **ہفتہ مین دو بار** یہ بھی ایجاد ہے ۔ مگر اسے ایجاد بندہ نہین کہہ سکتے

۲۴-۸-۵

پشمینہ کا مال۔ جاڑے کا مجرب نسخہ۔ امیرانہ کپڑا

ولایتی کپڑا خواہ کسی ملک کا بنا ہوا ہو اس مال کی نفاست۔ خوبصورتی۔ اور پائداری کو نہیں پہونچتا۔ جو پہنے سردی پاس نہ آوے (۱) چادر پشمینہ اعلی طول ۴ گز سے ساڑھے چھ گز۔ عرض ڈیڑھ گز سے پونے دو گز۔ قیمت عہ سے للعہ (۲) دھسہ پشمینہ اعلی وہی طول و عرض عہ سے للعہ (۳) چادر پشمینہ رفل وہی طول و عرض عہ سے للعہ (۴) دھسہ پشمینہ رفل وہی طول عرض للعہ سے للعہ (۵) زنانہ دوپٹہ کامدار طول ۳ گز عرض ۲ لعہ سے عہ (۶) گلوبند کامدار کا سے للعہ (۷) دستار کامدار معہ کنارہ پر عہ سے عہ۔ محصول ذمہ خریدار۔ سو روپیہ سے زیادہ خریداری میں ۲ روپیہ پیشگی بھیجدیں۔

المشتہر منیجر کارخانہ دیسی دستکاری جلالپور جٹان پنجاب

۲۳-۸-۹

نیو فیشن کے بٹن اور سٹ

اینر خالص سونے کے حروف سے خریدار کا نام اردو انگریزی مین کندہ کیا جاتا ہے۔ نہایت خوبصورت اور نفیس چیز ہے دیسی کاریگری کا بہترین نمونہ۔ قیمت صرف عہ محصولڈاک ۴/ جو صاحب اکٹھے پانچ سٹ خریدین انکو ایک سٹ مفت دیا جائیگا

المشتہر مالک بٹن وسٹ نیس فیکٹری جلالپور جٹان پنجاب

امدادی فنڈ جلالپور جٹان پنجاب

(رجسٹری شدہ زیر ایکٹ کمپنی ۱۹ سے ہند)

پریزیڈنٹ سخان بہادر آنریری لفٹننٹ ملک عمر حیات خان صاحب۔ ٹوانہ رئیس کالرا ضلع شاہپور۔

وائیس پریزیڈنٹ (۱) پنڈت رگھبر سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمہ نہر لائل پور (۲) پیرزادہ مظفر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر حافظ آباد۔

سکرٹری حکیم محمد الدین صاحب موجد جلالپور جٹان پنجاب۔

خزانچی پیپلز بنک لمیٹڈ گجرات۔ بنگال بنک لاہور۔

ہندوستان کا ہر ایک باشندہ صحت کا سرٹیفکیٹ پیش کرکے ۱۸ اور ۵۰ سال کی عمر کے اندر اس فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے۔ ممبر کو تا حین حیات ایک روپیہ دو آنہ ماہوار چندہ دینا ہوگا۔ اسکی وفات پر وارثان ممبر کو پندرہ سو روپیہ تک امداد دیجاویگی۔ جو صاحب بیس ممبر بنا دین انکے وارثوں کو بھی پوری امداد دیجاویگی مگر انسے ماہوار چندہ نہ لیا جاویگا۔ مفصل قواعد اور فارم داخلہ دو پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگالین

المشتہر منیجر امدادی فنڈ جلالپور جٹان پنجاب

حیرت انگیز رعایت

ولایت کے نرخ پر ہندوستان مین گھڑیان

ہندوستان میں پہلی مثال

ولایت کے نرخ سے صرف ایک پیسہ فی روپیہ زیادہ لیا جاتا ہے

آزمودہ دینے سے پہلے بیشک ہماری قیمتوں کا مقابلہ کسی انگریزی یا دیسی کارخانہ سے کرلین (۱) ٹائم پیس گارنٹی دو سال ۱۲/ (۲) الارم ٹائم پیس گارنٹی ۲ سال قیمت عہ (۳) ریلوے ریگولیٹر گھڑیان ۳۰ گھنٹہ چابی کی گارنٹی تین سال قیمت عہ (۴) راسکوپ گھڑیان نہایت اعلی پائدار گارنٹی تین سال عہ (۵) فینسی ڈائل۔ گارنٹی ۵ سال قیمت للعہ (۶) سٹاپ واچ علاوہ وقت دینے کے اسمین یہ خوبی ہے کہ مریض کی نبض دیکھنے اور گھوڑ دوڑ کا ٹائم لینے کیلئے سٹاپ ایکشن بھی ہے ضلعداران و دیگر ملازمان نہر۔ ڈاکٹرون اور حکیمون کیلئے ایک بینظیر تحفہ قیمت عہ گارنٹی پانچ سال (۷) کلائی پر باندھنے کی گھڑی کا تسمہ معہ تسمہ وغیرہ للعہ گارنٹی تین سال (۸) ہندوستان کی دھات کی ہینڈ واچ عہ (۹) جنتری نما گھڑی جسمین چاند۔ دن۔ مہینہ۔ تاریخ۔ وقت سب کچھ معلوم ہوجاتا ہے گارنٹی ۶ سال قیمت عہ ایضاً گارنٹی ۸ سال قیمت عہ (۱۰) چوبیس زنانہ گھڑی معہ چوڑی سنہری گارنٹی ۸ سال للعہ ایضاً گارنٹی ۹ سال عہ (۱۱) ایک ہفتہ چابی کی گھڑی جسکو خرید کر عمر بھر کوئی گھڑی خریدنے سے نجات ملجاتی ہے للعہ (۱۲) ہنٹنگ واچ نہایت خوبصورت گارنٹی ۵ سال قیمت عہ (۱۳) چاندی کی رسٹ واچ عہ (۱۴) سٹاپ واچ درجہ اول گارنٹی ۹ سال عہ (۱۵) ریلوے ریگولیٹر درجہ اول للعہ گارنٹی ۴ سال۔ ہر گھڑی کا محصول بذمہ خریدار ہے۔

المشتہر منیجر کارخانہ دیسی دستکاری جلالپور جٹان (پنجاب)

پانچ منٹ مین سرٹیفکیٹ

بیس بیماریونکی ایک دوا

ہر گھر مین ہر وقت اسکی ایک شیشی موجود رہنی چاہیے۔ یہ دوا ایک طرح کا تیل ہے ہیضہ ہو جاوے تو اسکا ایک قطرہ منقہ مین ڈالکر دینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے طاعون کے واسطے یہ سب سے زیادہ سریع التاثیر اور مفید ثابت ہوئی ریاست پٹیالہ مین آجکل اسکے فیض سے (۷۰) فیصدی مریض صحت یاب ہو رہے ہین سانپ بچھو یا بھڑ کی کاٹی ہوئی جگہ پر فوراً لگا دین تو زہر کے اثر کو وہین ہمیشہ نے نکال دیتا ہے۔

ہر طرح کے درد سر کی شرطیہ دوا ہے پانچ منٹ کے اندر درد کا نام نہین رہتا۔ پیٹ کے درد۔ درد پسلی۔ ورم جگر۔ طحال وغیرہ مین بیرونی مالش سے مرض کا نام نہین رہتا۔ وجع المفاصل۔ نقرس ہر طرح کے جوڑون کے درد اور چوٹ پر اسکی مالش اعجاز مسیحا دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ نمونہ کی تھوڑی سی دوا بارہ آنہ۔ محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر حکیم محمد الدین موجد جلالپور جٹان پنجاب

خالص سونے کی پہچان

خالص سونا وہی ہے جو کسوٹی پر بھی چمک نکالے اسکے واسطے کسی مزید شہادت کی ضرورت نہین۔ اچھی دوائی صرف وہی ہے جسکیواسطے سندات پیش کرنیکی حاجت نہو جو اپنی تعریف خود کرے میری دواؤن مین وصف موجود ہے اسلئے مین ہر ایک دوا کا نمونہ ہی دیتا ہون روزانہ بیسون سرٹیفکیٹ موصول ہوتے ہین مگر اشتہاری حکمائے معزز لوگونکے سرٹیفکیٹونکا بھی اعتبار کھو دیا۔ بفضل خدا ہماری دواؤن مین یہ صفت ہے کہ جہان ایک شخص نے دوائی منگوائی۔ وہ کنبہ بلکہ محلہ ہمارا خریدار رہ گیا۔ سچ کو ہمیشہ فتح ہے راستی اور صداقت اپنا اثر ضرور ظاہر کرتی ہے اور آخر کامیابی سچائی تو گواہی کرتی ہے۔

جوہر حیات یہ وہ گولیان ہین جنکے برابر مقوی اور طاقتور دوائی آجتک روئے زمین پر ایجاد نہین ہوئی اسکے استعمال سے انسان کا بدن لوہے کی لاٹھ کیطرح سخت ہو جاتا ہے۔ اعضا پہلوانون کی مانند گوشت سے بھر جاتے ہین کیونکہ صرف اسکے ایک بکس سے ہی پانچ سیر خون تازہ بڑھجاتا ہے اور طاقت اسقدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ اسکا سنبھالنا انسانی طاقت سے باہر ہو جاتا ہے۔ لوگون نے انگریزی ٹانک فاسفورس لکاڈ لیور آئیل چھوڑ دیا ہے۔ ویدک بلاس رس اور رسائنون کے استعمال سے توبہ کر دی یونانی معجونین یاقوتیان اور مارا اللحم ترک کر دیئے سہ سالہ گولیونکے ایک بکس سے بامراد ہو گئے۔ نامرد اور نا امید مردون کے علاوہ ہر طرح کے مایوس العلاج اس دوائی سے کامیاب ہوگئے پیرانہ سالی مین گولیان جوان بنا دیتی ہین۔ قیمت صرف عہ نمونہ کی گولیان ۲ کا منی آرڈر یا ٹکٹ ڈاک آنے پر ارسال ہوتے ہین (۲) اگر جوانی کی غلط کاریون یا بچپن کی ناشائستہ حرکات سے اعصاب کمزور ہون تو ایک شیشی روغن مالش کی منگا لین جو ایک ہفتہ مین کو درست کر جاتی ہے۔ دونون دواون کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ طاعون کی دوائی عہ سنکھیا کی دوائی عہ بواسیر کی دوا عہ مرض سوزاک کی دوائی عہ سوزش مجرب المجرب دوائی دو روپیہ۔

المشتہر۔ محمد الدین موجد جلالپور جٹان پنجاب

آپکی مہربانی

جنگ جاپان و روس ـ آپکی مہربانی جو زحمت بچائی ـ

امریکہ ـ آپکی مہربانی جو دامن سمیٹا ـ

ممیرے کا سرمہ
پنجہزار روپیہ انعام

شیطان کا خط شرر کے نام

قوت بازوئے من خستہ جگر میاں شرر۔

میری آنت کیطرح تمہاری عمر دراز ہو۔ میاں مین بھی کرۂ ہی کا رہنے والا ہون - فرق اسقدر ہی کہ وہ کرۂ آسمان پہ ہے اور تمہاری کرسی زمین پر ہے اور اسیوجہ سے میری تمہاری شرارتون مین زمین آسمان کا فرق ہی - مگر اپنی بساط کے موافق تم نے زمین پر نام خوب روشن کیا تم نے اپنے بزرگون سے سنا ہوگا کہ ابتدائے آفرینش مین مین معلم الملکوت تھا - یعنے فرشتون کا معلم تھا - اور ایک معنی مین وہ میرے زیر نگرانی رہتے تھے - جب حیدرآباد مین تمہارا فروغ تھا - تم بھی ایک فرشتہ سیرت بزرگ کے بھولے بھالے لڑکون کے اتالیق مقرر ہوئے تھے - مین نے فرشتون کو ورغلانا چاہا اور اپنے رتبہ سے معزول کیا گیا تم نے بھی ان بیچارے معصومون کو الٹی تعلیم دینا چاہی اور تمہاری کولائیت بھی تشریف لے گئی مین نے آدم کو جنت مین ورغلانا - تم نے بھی دنیا مین اولاد آدم کے ساتھ وہی سلوک کیا "منصور موہنا" لکھا جس سے ہندو مسلمانون مین نفاق کی بنیاد پڑی "سکینہ بنت حسین" لکھکر شیعہ سنیون مین آتش فساد کو مشتعل کیا "مقدس نازنین" - "فلورا فلورنڈا" لکھکر عیسائیون کے خلاف مسلمانون کے دلون مین جوش پیدا کیا مین اپنی حرکتون سے جنت سے نکالا گیا - تم اپنی باتون سے حیدرآباد سے نکالے گئے -

مگر شاباش جسطرح مین نے ہمت نہین ہاری اسیطرح تم بھی کسی نہ کسی پردہ مین اپنی نفاق کی کارروائی برابر کرتے رہے میرے شاگرد رشید وہی ہین جو اتحاد کے پردے مین نفاق کو ترقی دیتے ہین - اکثر دوزخ کی آگ تیز کرنے کے لیے تمہارے "اتحاد" کے پرچے کام آتے ہین قبل اسکے کہ وہ نار جہنم کے حیز دیکھے جائین مین انھین پڑھ لیتا ہون اور دل سے تمہاری شرارتون کی داد دیتا ہون - واقعی سوفسطائیون کی منطق کو تم نے ازسر نو تازہ کیا ہی - جب کبھی ہندو مسلمانون مین جھگڑا ہوتا ہی تم ہمیشہ ہندوؤن کو نصیحت کرتے ہو اور انھین کی غلطی دکھلاتے ہو - یا شیعہ سنیون مین جب معرکہ آرائی ہوتی ہے - تمہارے دلمین شیعون کے لیئے محبت کا دریا موجزن ہوتا ہی اور انھین کو تم مشفقانہ اور ناصحانہ تعریضون کا نشانہ بناتے ہو - ابھی حال ہی مین تم نے شیعون کے ایک مقتدر بزرگ کو کلام سخت و سست سے یاد کیا تھا - اور محض اسلیے کہ انھون نے ندوۃ العلما مین شریک ہونے سے انکار کیا تھا - تم نے خوب کیا - مین بھی ان حضرت کا دشمن جانی ہون - کیونکہ انھون نے ایسی تدبیر نکالی ہے جس سے میری کارروائیون کو نقصان عظیم پہونچتا ہے - قصہ مختصر فی زمانہ جیسی مدد مجھکو تم سے ملی ہے اسکا عشر عشیر بھی میرے کسی اور مرید سے نہ بن پڑا - میان

مین نے تو اللہ میان اور انسان مین نفاق ڈلواد یا اور وہی اتحاد کے پردہ مین - گیا تھا مین بھی دوست بنکر - کیا تم سے اتنا بھی نہوگا کہ انسان انسان مین اچھی طرح نفاق کرادو ہاتھ پیر تو خوب مار رہے ہو - اسکی داد ضرور دونگا - اور تدبیرین بھی تمہاری وہی ہین جو میری تھین - کہ دلمین کچھ زبان پر کچھ لیکن ذرا کھل کھیلو پھر دیکھو کیا لطف آتا ہی - مین بھی وقتاً فوقتاً تمہاری مدد کرتا رہونگا - مین نے حیدرآباد دکن مین "ایک گانٹھ کے پورے" کو ورغلانا ہے اور وہان سے ایک معقول رقم تمہارے پاس "اتحاد" کے لیے آنیوالی ہی - اتحاد بھی ہائے کیسا بیلا لفظ ہی - گو کہ فرانسیسی زبان کی ڈکشنری مین تمہین نہ ملا ہوگا اسکے پردہ مین جو جی چاہی کرو - منھ سے اتحاد اتحاد کیے جاؤ - ہندو مسلمانون کو لڑواؤ - شیعہ سنی مین فساد ڈالو مسلمانون کو عیسائیون کے خلاف جوش پیدا کرو - مگر زبان سے اتحاد ہی کا نام لیے جاؤ کبھی کسی کو شک بھی نہوگا کہ تم کیا کر رہے ہو - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا - اب سنو اور گوش دل سے سنو کہ یہ روپیہ جو "اتحاد" کے لیے آرہا ہی اس سے اگر میرے صلاح لو تو نفاق انگیزی کے تدبیرون مین صرف کرو -

کسی تیلی کے مسان سے "اتوار منگل کی دن مٹی" لاؤ اور اس سے ایک ڈھونگ تیار کرو - اور اسمین یہ روپیہ صرف ہو - پھر دیکھو کیا لطف آتا ہی اور کیسے ہنگامے خود ہی پیدا ہو گے اور خود ہی ہنسو گے تو - یہ جو دل ہی دلمین جل بھنکر نشتر کیطرح رہجاتے ہو اسکی کدورت تو دفع ہو جائیگی اور تمہارے "دل کا ملولہ" نکل جائیگا - اب رہا یہ کہ تم کہو گے کہ جدت کہان سے مانگ کر لاؤن شستہ ظرافت کیسے سیکھون - پاکیزگی مذاق کچھ اتحاد کا چندہ تو ہے نہین کہ لوگون کو سمجھا بجھا کے وصول کر لون - اسکا کبھی خیال بھی دلمین نہ لانا - اودھ پنچ کے مضامین تو تم غیب کر دیکھتے ہی ہو - انھین کے الفاظ کو ذرا الٹ پلٹ کر لکھ دیا کرو اور کچھ تک بندی کر لیا کرو - کہی ہوئی کہو - گو کہ جن لوگون کا مذاق شستہ ہوتا ہے انکے مذہب مین "بیابانی کے تکیہ" کی ڈومنیون کیطرح نقالی کرنا حرام ہی - اسکو وہ لوگ نہایت ہی ذلیل حرکت سمجھتے ہین - انکا تو مقولہ یہ ہے کہ ؎

باندھنا مضمون غیر اتری ہوئی پاپوش ہے

مگر تم ان اوہام مین نہ پڑنا - تمہارا تو مذہب اور ہی اور مطلب اور ہے - تم تو "پیران پارسا" مین سے ہو تمھین تو اپنے نامۂ اعمال کے کالم سیاہ کرنے سے غرض ہے - مانگ جانچ ہی کے سہی - لو مضمون نگاری کی ایک تدبیر بھی تمھین بتائے دیتا ہون - اچھا تم دیہات کے رہنے والے ہو نا - کہو ہان بس دیہاتی تلازمے لکھو کہ کسی نہین کہ گرفت ہو سکے - مثلاً تم نے دیہات مین دیکھا ہوگا کہ عورتین زمین لیپ پوت کر بیٹھ جاتی ہین - کسی کے سر پر بھوت پریت آتے ہین کسی کے سر پر

چڑیلین کھیلتی ہین -
یہی باتین لکھا کرو - مطلب تو یہ ہی کہ تمہارے "نامہ اعمال" کے صفحے سیاہ ہون - تنگ ہو جاتی ہی تو تم گھبراو نہین میری نظر مین تو تم بچے ہی ہو گو کہ تمہارا سن فدا کا زیادہ ہو گیا ہے تم پر سے نثار ہو جانے کو مین نے ایک سیب لگا کبوتر بچا رکھا ہی - اس سے اور کچھ مطلب نہ نکال لینا - یہ محض ایک دیہاتی ٹوٹکا ہی - مگر آجکل تمہارے دلمین گلزار نسیم کا کانٹا ایسا چبھا ہی کہ کسیطرح نکلتا ہی نہین تم نے اپنے صد ہا وار کیئے مگر سب خالی گئے اور اب مناسب یہ ہے کہ دنگل از مین تم اعلان کر دو کہ جدید اعتراضات کا سلسلہ بند کیا جاتا ہی - شاید تمہین بڑے کی لاج ہو کہ متواتر وعدہ کرتے آئے ہو کہ مثنوی اور دیوان پر جدید اعتراضات شایع ہوتے رہین گے - مگر میری صلاح یہ نہین ہے تم بچے ہو - گرم و سرد زمانہ سے واقف نہین ہو اگر ظاہرا سنجیدگی سے اور اعتراض کرو گے تو اور ذلیل ہو گے مجھے دیکھو ایک وہ زمانہ تھا کہ مین نیکی کے فرشتون کے خلاف کھلم کھلا لڑتا تھا اور گلزار بہشت کو پامال کرنا چاہتا تھا اور اعلان پر اعلان دیتا تھا کہ ان حرکتون سے کبھی نہ باز آونگا - مگر تجربہ سے یہ معلوم ہوا کہ در پردہ کارروائی ایسے معاملون مین زیادہ نفع پہونچاتی ہے - تم ایک زمانہ مین پردہ کے خلاف تھے لیکن اب اس وضع کی پابندی کی کوئی ضرورت باقی نہین رہی حیدر آباد کے جن رئیسون کے خوش کرنے کے لیے تم یہ خوش فعلیان کرتے تھے "آن قدح بشکست و آن ساقی نماند" - اب پردہ کی مخالفت سے کوئی نفع کی صورت نہین ہے - اور گرگٹ کیطرح رنگ بدلنا تو تمہارا شعار ہی ہے لہذا اب گلزار نسیم کے متعلق در پردہ کارروائی شروع کر دو اور اپنے نام سے اعتراضات اب ہرگز کبھی نہ شایع کرنا - اور اسکے لیے "بہانہ بسیار" ملسکتے ہین - گلزار نسیم پر خاک ڈالنے کی جو تم نے کوشش کی ہے اور جو اسکی علت غائی ہے وہ مین خوب جانتا ہون - اور اسکو پسند کرتا ہون - دیکھو تمہاری مدد کے لیے مین نے کیا تدبیر نکالی ہے اب تم گلزار نسیم کے ہر ایک شعر پر اعتراض کرنا شروع کر دو - تم کہو گے کہ ایسا ہو نہین سکتا - یہی عجب بے تکے ہو - تمہین اس سے کیا مطلب - چاہی تک ہو یا نہو - اعتراض ضرور ہو - تم اعتراض لکھو اور پھر لکھو مگر اپنے نام سے نہ شایع کرو - مین نے ایک پٹھے کے کان مین ایسا پھونک دیا ہے کہ وہ تمہاری اتری ہوئی پاپوش اپنے سر پر رکھنے کو طیار ہی - اسکا نام ہوگا تمہارا کام ہوگا -

اگر شرر نہ تواند پدر تمام کند

اب مین تم سے یہ بھی بتائے دیتا ہون کہ مین نے اس لال کو اس کام کیلیے کیون منتخب کیا ہی وجہ یہ ہے کہ تم اور وہ دونون اصل مین ایک ہو - صرف دُم کی وجہ سے ظاہرا فرق پیدا ہو گیا ہے تم شرر وہ پدر اگر دونون کی دم تراش دیجائے تو شر اور بد رہ گئے - اب تمہین بتاؤ کہ شر اور بد مین کیا فرق ہے - ایک بات گرہ مین باندھ لو یہ میری آخری نصیحت ہی کہ فحش گوئی سے کبھی پرہیز نہ کرنا - اگر اسمین شرماتے تو تم سے کچھ نہ بن پڑے گا فحش تمہاری بڑی سپر ہے - مذاق سے تو تمہین مس نہین - تم نے سنا نہین تمہارے ہی ایسے مذاق کے بزرگوار کا قول ہے

که تو به نظم گفتی من به نثر گفتم

بس اسی پر عمل کرو - تو بیڑا پار ہے -

نصیحت گوش کن جانان که از جان دوست تر دارند
مریدان سعادتمند پند پیر شیطان را

زیادہ شوق ملاقات

راقم - شیطان

از قعر جہنم

شرر کا مذہبی تعصب اور اتحاد کی نفاق انگیز پالیسی

جناب مولوی ممتاز عثمانی صاحب رسالہ شیعہ مین تحریر فرماتے ہین کہ

"مولوی عبد الحلیم صاحب شرر ... کی تصانیف ہم نے اور ہمارے دوستون نے اچھی طرح مطالعہ اور معائنہ کین ہین باوجود ادعاے عدم تعصبی آپکی ہر ایک تصنیف مین یہ دبی ہوئی آگ موجود ہے .... چنانچہ اب بھی آپنے مدت ہاے دراز تک طعن و تشنیع آمیز و تہجین کرنے کے بعد بالفعل ایک نیا شغل نکالا ہی یعنی آپ پندرھوین دن ایک جزو کا رسالہ اتحاد نکالتے ہین -

.... آپنے ۱۶ رجون کے اتحاد مین ... مولوی فیض احسن صاحب کو نہایت کشادہ دلی سے بانی فساد قرار دیدیا جنکی تحریر مین خلاف مذہب اہل سنت و جماعت ایک حرف بھی موجود نہین ہی بلکہ انکی سوانح عمری جو کہ البیان مین شایع ہوئی ہے ثابت کر رہی ہین کہ بالکل صلح کل آدمی ہین .... مین آپسے سچ کہتا ہون اور امید ہی کہ آپکا (شرر کا) تجربہ بھی یہی گواہی دیگا خواہ دل ہی دلمین سہی کہ اتحاد کی کوشش مین کامیابی صدق نیت پر موقوف ہی - اگر آپنے کبھی کوشش کی ہی تو ایمان سے کہیئے کہ صدق نیت کو اسمین کتنا دخل دیا تھا - اور حقیقۃً تعصب اپنے نفس کو کتنا جدا کیا تھا ....

... جو حال آپکے نزدیک مرزا محمد ہادی صاحب کا ہی اسکو آپ اپنے دل سے پوچھیے کہ دراصل سکوت عاجزانہ ہے یا کسی کی خاطرداری منظور ہے - مرزا محمد ہادی صاحب کے تمام سُنّی دوست جانتے ہین کہ وہ کسی کے مذہب پر حملہ نہین کرتے - بلکہ اپنے مذہب کی صحت کا اعلان کرتے ہین ....

...... پھر مرزا محمد ہادی صاحب سے جو سوئے ظن آپنے ظاہر فرمایا اُن سب کا تقاضا یہی ہوا کہ بلا تحقیق اصل واقعہ الزام دینے کو موجود ہو گئے -

حضرت ..... آپکے رسالہ (اتحاد) کا جو مقصد ہے وہ بیان معلوم ہو چکا ہے -

بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

رقیمہ نیاز
ممتاز عثمانی

اودھ پنچ - مگر اتحاد کا ڈھونگ تو نہین قایم کیئے ہوئی ہین

جنت کی ڈاک

صبا کا خط شرر کے نام

اگر نسیم سے سرگرم شر شرر ہو جائے
صبا وہ ڈھول لگائے کہ بس سحر ہو جائے

جلسہ ت غیاث اللغات کے حاشیہ سے کچھ عبارت نقل کی تھی - اسکے متعلق آپنے جو لفظی شعبدہ پردازی سے کام لیا ہی اسکی حقیقت مولانا غیاث الدین کے خطوط سے آئینہ ہو گئی ہے - مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہین - ص

اک بلی جو جھپٹی چوہے کو بھانپ
نیولے نے بھگا دیا دکھا سانپ

آپکا اعتراض تھا کہ "سانپ کو نیولا مار ڈالتا ہی مگر یہ دکھا سانپ کیا - آخر نیولے نے مداری کا تماشا کیون دکھایا" اسکے جواب مین چکبست صاحب نے ذیل کے دلائل پیش کیے تھے :-

(الف) - اس شعر (یعنی اک بلی جو جھپٹی الخ) کے بعد دوسرے شعر کا پہلا مصرع - ع -

دیکھا تو یہ ہے شگون نرالا

اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ مصنف قصہ نے اس واقعہ کو خود نرالا لکھا ہی یعنے حیرت انگیز مانا ہی یعنی وہ خود تسلیم کرتا ہے کہ نیولے کا سانپ دکھانا "مخلاف واقعات" ہے پس

اس حالت مین سیاق کلام کو نظر انداز کرکے ..... اعتراض کرنا لفظی شعبدہ پردازی سے زیادہ وقعت نہین رکھتا -

(ب) - اگر بفرض محال یہ اعتراض مان بھی لیا جائے تب بھی وہ شخص اسکا ذمہ دار ہے جس نے قصہ کے واقعات کو ترتیب دیا ہے -

حکیست صاحب کی اصل اور معقول دلیل کے جواب مین آپنے ایک حرف بھی نہین لکھا ہے -

دوسری دلیل جو کہ ضمناً پیش کردی گئی تھی اسکی نسبت آپ تحریر فرماتے ہین کہ "مین نے ..... اصل قصہ مذہب عشق معروف بہ گل بکاولی منگوا کے دیکھا اس مین اس مہمل و بے معنی دکھا سانپ کا کہین پتہ بھی نہین ہے" کیون صاحب یہ کون فرشتہ آپسے کہہ گیا کہ مذہب عشق ہی "اصل قصہ" ہے اور نسیم نے اسی کو نظم کیا ہے - گل بکاولی کا قصہ اصل مین سنسکرت کا قصہ ہے سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ ہوا - فارسی سے اردو مین مختلف حضرات نے اسکا ترجمہ کیا - انھین سے ایک مذہب عشق بھی ہے اور "مذہب عشق" جسنے دیکھا ہے وہ جانتا ہے کہ اس مین اکثر حکایتین موجود ہین - جنکا گلزار نسیم مین پتہ نہین ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس قصہ کو نسیم نے نظم کیا ہے وہ اور ہے - مگر آپکا اصول تو یہ ہے کہ کہین کی اینٹ کہین کا روڑا - بھان متی نے کنبہ جوڑا - تعجب ہے تو صرف اسقدر کہ آپکو مطبع علی بخش کا چھپا ہوا کوئی قصہ نہین ملا ورنہ وہ سب سے مستند ہوتا -

سنکے قیدی کی زار نالی
زنجیر کے بیچ سے نکالی

آپکا اعتراض تھا کہ "زار نالی" رونے دھونے کے معنون مین غلط استعمال ہوا ہے -

حکیست صاحب نے میر و آزاد کی سندین پیش کی - اور ایسی زبردست سندین پیش کین کہ "مطبع علی بخش" کے "میر کے دیوان" اور "آب حیات" مین بھی آپکو مذکورہ سندین ملگئین - اور طوعاً و کرہاً آپ کو کہنا پڑا کہ "اب جواب مین دو مثالین پیش کی گئین ہین تو مین مانے لیتا ہون کہ "زار نالی" جائز ہے" کیون بندہ نواز آپنے تو جولائی کے دلگداز مین تحریر فرمایا کہ "اعتراضات صحیح ہین اور کسی کے اوٹھائے نہین اوٹھ سکتے" ایک سال بھی نہ گزرا - میان شتر یہ فرعونیت کی باتین چھوڑو بیکس کی لاش تو اوٹھ جاتی ہے تمہارے اعتراضات کیا بلا ہین -

یان سانس نہین ہے ایکدم کی

اعتراض تھا کہ "ایکدم کی سانس نہ ہونا" ایسا محاورہ ہے جس کے کوئی معنی نہین ہین -

جواب دیا گیا کہ "دم" کے معنے یہان لمحہ یا لحظہ کے ہین اور سند مین آتش و ناسخ کے اشعار پیش کیے گئے چونکہ آتش و ناسخ کی سندین فخر المطابع کے چھپے ہوئے دیوانون مین بھی آپکو ملگئین - لہذا اب پہلے اعتراض کو پس پشت ڈالکر آپ دوسرا اعتراض پیش کرتے ہین کہ نسیم نے یہان سانس کا لفظ **فرصت کے محل پر استعمال کیا ہے** ..... ثبوت چاہیے تھا اس بات کا سانس کا لفظ کبھی فرصت کے معنون مین مستعمل ہوا ہے یا نہین - کیون صاحب یہ دیدہ دلیری ! کیا جواب الجواب اسیکا نام ہے کہ گرگٹ کیطرح قدم قدم پر رنگ بدلتے جائیے مگر سنیے آپکا یہ کہنا کہ "سانس" یہان فرصت کے معنون مین استعمال ہوئی ہے محض جھوٹ ہے سیاق کلام بتلا رہا ہے کہ سانس اس مصرع مین فرصت کے معنون مین استعمال ہو ہی نہین سکتا - یہ شعر اس موقع کا ہے جبکہ تاج الملوک سے اور روح افزا پری سے "صحرائے طلسم" مین ملاقات ہوئی ہے تو روح افزا کے منھ سے بکاولی کا نام نکل گیا ہے - بکاولی کا نام سنکر تاج الملوک کی کیفیت یون بیان کیگئی ہے -

تام اس سے بکاولی کا سنکر
رونے جو لگا وہ سر کو دھنکر
پوچھا اسنے کہ آدمی زاد
تو کیون رویا کہا کہ فریاد
وان خرمن عیش پر پڑی برق
یان بحر فسون مین ہوا غرق
وان بھانس چبھی ہے سر کے غم کی
یان سانس نہین ہے ایکدم کی
بولی وہ کہ چھوٹتے اگر ہم
رکھتے ترے زخم دل پہ مرہم

ظاہر ہے کہ اس موقع پر "سانس" کے معنے فرصت کے ہو ہی نہین سکتے - اگر کوئی معنی ہو سکتے ہین تو "لمحے" کے جس سے پورے مصرع کے معنی صاف طور پر یہ نکلتے ہین کہ یہان ایک لمحہ کی سانس نہین باقی ہے" یعنے موت کا وقت قریب ہے -

کیون حضرت ایسی جاہلانہ سخن پروری اور لاطائل تاویلون سے آپکا کیا مطلب نکلتا ہے - آخر ایکدن خدا کو منھ دکھانا ہے اگر وہان تاج الملوک سے مڈھ بھیڑ ہوئی اور اسنے کہا کہ آپنے گفتگو مین کیون اُلٹے معنے پہنائے تو پھر سوائے خفت کے کیا حاصل ہوگا - (باقی آئندہ)

میر وزیر علی صبا
از جنت

اشتہار

عدالت دیوانی اجلاس مولوی محمد عبد العلیم صاحب بہادر منصف کھیری -

نمبر مقدمہ ۱۳۷ سنہ ۱۹۰۵ء

بلدیو داس بقال ساکن شاہجہانپور ڈگریدار

مطالبہ ۱۱ عہ

بنام

میر عبد الصمد خان ساکن منگر پتہ پرگنہ محمدی ضلع کھیری مدیون

بنام موہن لال ولد بلدیو پرشاد برہمن ساکن منگر پتہ پرگنہ محمدی مرو دیور -

جو کہ بوجہ عدم دستیابی جائداد کی جو تمہارے سپرد ہی نیلام نہین ہوا لہذا تم بتقین ۴ - نومبر ۱۹۰۵ء ۱۰ بجے حاضر عدالت ہوکر وجہ بیان کرو کہ تمہارے مقابلہ مین کارروائی قانونی کیون نکیجائے - المرقوم ۲۹ - ستمبر ۱۹۰۵ء

دستخط حاکم

مہر عدالت

ناظر حسین اہلمد

اے وقت تو خوش وقت ما خوش کردی

ہم ذیل ہین اون قدر دانان عالی ہمت کے ہمارے گرامی درج کیے ہین جنھون نے ازراہ دریادلی اس زمانے مین کارخانے کی مالی معاونت فرمائی ہے - امید ہے اسیطرح اور حضرات جنکر ذمے سالانہ چندہ یا انکی پیشگی ختم ہوگئی ہی اور اطلاع بھی دیگئی ہے پھر پیشگی حسب قاعدہ مقررہ عطا فرمائین اور راقم کو شکریہ کا موقع دینگے -

جناب حکیم محمد الدین صاحب موج -
جناب مولوی قاری سید میران شاہ صاحب -
جناب محمد مہدی حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ کارخانہ سلیمانی
جناب حکیم غلام نبی صاحب -
جناب سید محمد باقر صاحب سب انسپکٹر پولیس -
جناب پنڈت پریم نرائن صاحب ورہیڈ کلرک -
جناب بابو سانولداس صاحب ڈپٹی کلکٹر
جناب قاسم یوسف صاحب -
جناب پنڈت سندر نرائن صاحب سکرٹری -
جناب مشید حسن صاحب مہتمم اخبار خیر خواہ عالم -
جناب شیر علیخان صاحب -
جناب محمد عبد اللہ خانصاحب سکرٹری اردو کلب
جناب سید شفاعت حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ
جناب چودھری محمد صلاح الدین حسین صاحب
جناب جی کنھیا لال صاحب -

سودا کی رباعی شرر کی شان میں

تو فخر افاغنی شدو فاسا قط از و
تو ماہر دین ہستی و پا ساقط از و
آتش زن دعتاد با ہم ہستی
نام تو ستشرر ہست در اسا قط از و

(رفیع السودا - از فلک برین ۱)

شرر بار خیالات

یعنی

شبرات

جہان یہ آج نہ برسائے روزگار شرر؟
کہ شبرات یہ ہوتے ہین خود نثار شرر
نکالین دل سے نہ لڑکے بھی کیون بخار شرر
سنے ہین کپیے یہ چپکے سے خاکسار شرر
لگاتے آگ ہین خود کر کے تیر پکار شرر

ع ۱ یعنی مصنف افغانی کا سرمایہ افتخار جیسے سکینہ کا یعنی غلط قدم لکھا گیا

تہوں زمانے مین جن وملک شرر افشان
کہ آج تو ہے سما پہ سماک شرر افشان
ستارے ٹوٹتے کیا۔ ہے فلک شرر افشان
غضب یہ دیکھو ہین بی بدر تک شرر افشان
یہ فرط غیظ مین آتش سے ہین دوچار شرر
کہین وہ ٹوٹون کی دھر اور پکڑ مین جھٹ پٹ ہے
کہین وہ حلقے مین تھمو بگڑنے کے لٹ پٹ ہے
کہین پٹاخون کی آپس مین خوب کھٹ پٹ ہے
کہین چھچھوندرون کی سڑ پالی سٹ پٹ ہے
کہین دکھاتے تو ہین چھوڑتے انار شرر
مچی جو ایک طرف شورہ کی ہے بانک پکار
تو ایک سمت ہے گندھک بنا رہی دھتکار
اڑا رہے ہین الگ کوئلے بھی گرد و غبار
ہر ایک باد ہوائی ہوئی ہے باغ وبہار
دکھاتے پھول جھڑی مین بھی ہین بہار شرر
بتا سے آج تو ادلٹے ہوے یہ ساری ہین
کہین نکل رہے گولون سے نہی ستاری ہین
بہ جیخ نکے تو مڑی نے خوب ہاتھ مارے ہین
چھپے ہوے کہین ہتھ پھول مین شرر سے ہین
کہین تو ٹونٹون مین پوشیدہ ہین ہزار شرر

وہ چھار رہا ہے یہ مہتاب چاندنی کیسی
فلک کے سر پہ یہ چادر سی ہے تنی کیسی
بنا کے لائی ہین کرنین بھی سوزنی کیسی
یہ نور ونار سے یکلخت ہے چھنی کیسی
جو ماہتاب پہ گرتے ہین بار بار شرر
کہین ہوا کے بند ہانے کو جھاڑ گرتے ہین
کہ جنسے محظ بہ لحظہ شرر ہی جھڑتے ہین
غضب تو دیکھو کہ الو ہما سے اڑتے ہین
ہے طرفہ لاگ ہرن شیر سے بھی لڑتے ہین
یہ گل کھلاتے جہان مین ذلیل وخوار شرر
صبا کے جھونکون نے کیسی خراب مٹی کی
ہوا بگڑ گئی گھنیکرون کی چرخی کی
ہزار دھونکی بھی شعلون نے آگ بھٹی کی
ہزار پکڑی بھی اخگر نے آڑ ٹٹی کی
مگر نسیم سے کھایا کیئے ہی خار شرر
کہین ہے جہل وحماقت کا ہو رہا ہلا
کوئی ہے بات کے بدلے مین مارتا ڈلا
کہین جھلس گئی اونگلی کہین جلا کلا
یہ علم وفضل کا اڑتا ہے اونکے دم چھلا
سمجھتے جگنو ہین احمق ۔ ہین کیا گنوار شرر

۱۳۳۱

آخری ہوتا ہے اور اوس سے نہ صرف ایک ہی قسم کے افعال ہوا کرتے ہین۔ بلکہ نئی حیات قائم ہوتی ہے۔

افعال دماغی مین حواس خارجی کے نقوش حاصل کرنے سے حواسون کو تحریک ہوتی ہے۔ اور دماغ کی جھلی ان نقوش کو دماغ تک پہونچاتی ہے اور ذہنی عمل در آمد پیدا کرتی ہے اُس سے خیالات جذبات اور کیفیات قلبی شہوات پیدا ہوتے ہین۔ اور چونکہ دماغ پر بھی اسیطرح اثر پڑتا ہے اس سے توجہ اور ہمت پیدا ہوتی ہے۔

عموماً جسم کو تین حصون یعنے سر دھڑ اور اطراف مین تقسیم کرتے ہین لیکن ترتیب فطری متعلق آلات وافعال تحریک تغذیہ اور تخیل مین عموماً غلطی وغفلت کرنے کی وجہ سے مشرمین نے اوس خوبی اور دلچسپی کی جانب سے جو اس سے تعلق رکھتی ہے بالکل چشم پوشی کی ہے۔ یہ ایک نہایت تعجب خیز اور ترتیب مفصلہ بالا کے موید بات ہے کہ ان حصون مین سے ایک جانب اطراف بالکل آلات تحریک وحرکت یعنے ہڈیان رباط اعصاب شامل کرتے اور دوسیر طرف یعنے دھڑ اعلیٰ اعضاے رئیسہ یعنے جذب کرنے والے۔ دم سے تعلق رکھنے والے۔ رگون اور حرام مغزون کو شامل کرتے ہین۔ اور تیسرا یعنے سر تمام آلات دماغی یعنے آلات حس سر وغیرہ کو لئے ہوے ہین۔ ۵

۵ اس بین کی تائید کا مل نہین ہوتی ہے کہ اگرچہ آلات ہضم انہضام تنفس وتعلیمہ تو شامل حصہ ملک تھے لیکن بنت کجھ روح طبعی سے علاقہ رکھتے تھے اور یہ بھی کمال تعجب ہے کہ اس تقسیم جسمانی مین وہ سب بعض وعضا مین جہان تمام اعضاے رئیسہ موجود ہین واقع ہین۔ اس سے پہلے ثابت ہے کہ جو لوگ نظام روحی کو اس ایک جدا نظام رکھتے ہین وہ غلطی پر ہین۔ منہ

بازرہین - تعجب ہی کہ اتحاد کے مالک جو اپنے زعم مین تمام دنیا مین تفاق کرانے چلے تھے وہ اس دوران کار بحث مین پڑکر پیچھے سے اوکھڑ گئے - پردۂ عصمت کی پردہ دری پہلے ہوچکی تھی - اب اتحاد مین بھی تضادت پڑگئی - بڑا غضب تو یہ ہوا کہ خواجہ آتش نے جنت سے ڈاک بھیجکر انکی ملمع کار شاعری کی بھی قلعی کھولدی - اب عوام کی نظرون مین بھی انکی شاعری کا رنگ جمنا مشکل ہوگیا - گئے تھے روزہ بخشوانے نماز گلے پڑگئی - سچ کہا ہی

تا مرد سخن نگفتہ باشد

عیب و ہنرش نہفتہ باشد

ابھی ہم شرر صاحب کو یہ دوستانہ صلاح دینگے کہ نادم ہوکر اپنی غلطیون کا اعتراف کرین - مالک اودھ پنچ اور مسٹر چکبست سے معذرت چاہین - کہ آیندہ کبھی دخل در معقولات کا نام نہ لین گے - گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط - اگر ہماری فہمایش اثر پذیر نہوئی اور انھون نے بالکل ہٹ نہ چھوڑی تو یاد رہے کہ ابھی تو آتش اور صبا ہی جنت سے خطوط بھیج رہے ہین کچھ دنون مین جملہ شاگردان آتش و ناسخ یک زبان ہوکر انکے مقابلے کو اوٹھ کھڑے ہونگے پھر بھاگتے راہ نہ ملیگی - اودھ پنچ کو کیا تو کاٹا اپنے بھڑ کے چھتہ کو چھیڑا - اسکے طرفدار دنیا کے علاوہ عالم بالا پر بھی ہزارون ہین - خاقانی ہند ملک الشعرا حضرت ذوق مرحوم دہلوی بھی آج خواب مین ہم سے فرماگئے ہین کہ شرر نے اگر جلد اس بحث کو ختم نہ کیا تو مجھے بھی خواجہ آتش کی تائید مین قلم اوٹھانا ہوگا - الطلاع عیاناً تجربہ ہوتا ہے -

بہتر ہے کہ شرر صاحب جلد اس اپنی لگائی ہوئی کو بجھانے کی کوشش کرین - ابھی تو لکھنو ہی سے تردید ہو رہی ہی دہلی نے بھی اگر اسمین شرکت کی تو غضب ہوجائیگا - پھر حالی اور خیالی ایک کی نہ چلیگی - جن لوگون نے زبان لکھنو کو مستند بنایا اور جنکی محنت اور جانکاہی کا نتیجہ ایک زمانہ ہی تعجب ہی کہ آپ انکی کاوش اور جگر سوزی کو اس بیدردی سے مٹانے کی کوشش کر رہی ہین - ہم نہیں سمجھتے کہ جب آتش اور نسیم کی زبان لکھنو کی مستند زبان نہین تو اور کون ایسے بزرگوار ہین جنکو اس شرف سے مشرف کیا جائے -

برین عقل و دانش بباید گریست

آپکی فہم کو خدا جانے کیا ہوگیا ہی کہ ایسی سیدھی سی بات سمجھ مین نہین آتی - غلطیان کس سے نہین ہوئین آپنے چند سطور لکھنے مین اسقدر غلطیان کی ہین کہ [illegible] دوسرون پر حرف گیری آپ [illegible] اگر آپ [illegible] (الانسان مرکب من الخطاء والنسیان) کے مطلب پر غور کرینگے تو امید ہے کہ شرمندۂ معنی ہوکر دم بخود ہوجائین گے -

راقم - ایک آپکا ہی خواہ

فصیح الملک

حضرات ناظرین ! ۵ - اکتوبر کے اودھ پنچ مین حضرت کلیم لکھنوی نے فصیح الملک کی بابت جو خامہ فرسائی فرمائی ہے وہ میری نظر سے گزری - مجھے معلوم نہین یہ کون بزرگ ہین - چند سال ہوئے اتفاق سے لکھنو مین ایک صاحب سے ملاقات تو ہوئی تھی اور انکا تخلص بھی کلیم ہی تھا اگر یہ وہی حضرت ہین تو واللہ ع

جنھین ہم نازنین سمجھے تھے وہ نکلے چھپے رستم

بہر حال ہر کسے باشد - مین حضرت کلیم کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے فصیح الملک پر بڑی بھلی نظر تو ڈالی - اس امر کی ذرا بھی شکایت نہین کہ مضمون مخالفت مین لکھا گیا - مگر اتنا افسوس ضرور ہی کہ یہ مخالفت نہایت متعصبانہ اور [illegible] کی گئی ہے - ورنہ کم از کم فصیح الملک کے [illegible] دیدہ و دانستہ چشم نہ کیجاتی -

۱۳۵

بلحاظ موقع اور کیا بلحاظ صورت بہت مختلف ہوا کرتے ہین اطراف مین تو حد درجہ نرمی ہوتی ہے اوسی رخ اندر کیطرف اور مثل نل یا خول کے ہوتی ہین اور وسط مین باہر کیطرف نکلی ہوئی اور سطح نما ہوتی ہین اور اسکی مصلحت یہ ہے کہ اونکو ہم اور غذائی حصون کی حفاظت کرنا ہوتی ہے اگر وہ حصہ جات اسنے بالکل ڈھکے ہوئے نہین ہوتے ہین تو بالکل بیرونی جانب نکل آتی اور سطح نما ہوجاتی ہین اور نہایت اہم یعنے دماغی حصہ جات کی محافظت کرتی اور اونکو بعض مقام پر تمامہ ڈھانک لیتی ہین جو لوگ ان اصول عام کو نظر انداز کرتے ہین دیہی من مانے طریقے ایجاد کرتے ہین - اب ہم بھی تشریح اور اسرار الاعضا کے اصول حسن عورات مین تمیز اور رائے زنی کرنے کے واسطے عمل مین لاتے ہین جن عورات مین زیبائی اور دلربائی اور رعنائی ہوتی ہے اونکا نظام قوت ہی اعلی ترقی کیئے ہوئے ہوتا ہے علی ہذا غذائی یا دموی نظام اونمین ہوتا ہی جو ملاحت اور جوش شباب مین مشہور ہوتی اور نظام دماغی اونمین جو فہم و فراست جودت اور رجحب تختی مین شہرۂ آفاق ہوتی ہین -

اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ صرف علم تشریح ہی کے اصول ہین جنکی رو سے ہمارے مقرر کردہ اصول بخبوبی ثابت اور قائم ہوسکتے ہین -

مین ہرگز اونکی تحریر کے جواب پر قلم نہ اوٹھاتا اگر حضرت کلیم کی عبارت را سے مین خلوص اور بے تعصبی کا اثر ہوتا۔ جن حضرات نے فصیح الملک ملاحظہ فرمایا ہو وہ بتا سکتے ہین کہ مین نے کس جگہ اور کن الفاظ مین یہ ظاہر کیا ہو کہ فصیح الملک کا اڈیٹر اپنی ذاتی راے اس حیثیت سے پیش کریگا کہ خواہ مخواہ اوسکو ہر شخص مان لے۔ یا فصیح الملک کے کسی نمبر مین کوئی ایسی تحریر شایع کیگئی ہے جسمین تعصب جہالت خود پسندی۔ خود رائی کو دخل دیا گیا ہو جبکہ ایسا نہین ہے تو حضرت کلیم کا یہ ارشاد کہ فصیح الملک نے جنم لیتے ہی جگت اوستاد بننے کا دعوی کیا ہے کسقدر دل شکن اور غیر منصفانہ فقرہ ہے۔ اگر فصیح و سلیس زبان لکھنیکی کوشش اور فن ادب کے مضامین شایع کرنے سے جگت اوستاد بننا ثابت ہوتا ہی تو مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑیگا کہ تمام معزز و موقر اخبار و رسالجات حضرت کلیم کے اس عجیب الزام سے بری نہین ہین۔ تمام اردو اخبار اور رسالے یہی کوشش کرتے رہتے ہین کہ ہماری زبان سلیس اور فصیح ہو تاکہ خاص و عام سب اوس سے فائدہ مند ہون۔ یہی خیال فصیح الملک کا ہی۔ فرق صرف اتنا ہی کہ اور پرچون مین مختلف مضامین اور عنوان کے ساتھ اردو زبان کی وضاحت کا مدعا بیان کیا جاتا ہے اور فصیح الملک مین خصوصیت کے ساتھ صرف ایک ہی قسم کے مضامین مین زبانی سلاست دکھائی جاتی ہے۔ غالباً حضرت کلیم کو یہ غلط فہمی اسی سبب سے ہوئی ہے۔ اگر مختلف مضامین و عنوان اس رسالے مین ہوتے تو شاید وہ جگت اوستاد نہ بنایا جاتا۔

ممکن ہے کہ حضرت کلیم کیطرح اور صاحبون کو بھی اس قسم کے خیالات پیدا ہون۔ اس لیے یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ فصیح الملک کا کام صرف یہی ہے کہ ملک کے اہل قلم کے تمام مضمونون کو ملک کے سامنے پیش کرکے وقتاً فوقتاً سب کی رائین لی جائین۔ اور ان مضامین کی ضمن مین جو نوٹ اڈیٹر کیطرف سے ہوگا وہ راے واحد ہے اور دون پر بحالت اختلاف اوس سے اتفاق ضروری نہین۔ اور وہ راے اسی لیے شایع کیجاتی ہے کہ جسکو اوس سے اختلاف ہو وہ بے تکلف اوسکا جواب لکھے اور فصیح الملک ہی مین چھپوا ے۔ اگر اگر حضرت کلیم بجاے طور معنی کے فلک خود پسندی تک پرواز نہ فرماتے اور فصیح الملک کی ہر ایک نوٹ اور مضمون کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماتے تو اُمید تھی کہ ایسی خود رائی نہوتی۔

اگر فصیح الملک اپنی بغل مین لغت دبا ے ہوے نکلا تو آپ کیون بغلین جھانکنے لگے۔ یہ بھی ایک عیب ہوا ہے۔ حضرت کلیم تحریر فرماتے ہین کہ "ایک صاحب نے یہ بہت صحیح راے دی تھی کہ لغت کو علحدہ نکالنا چاہیے" اسکا مطلب یہ تھا کہ جو شخص اوسکو لغت سمجھے گا وہ لیگا اور دیکھے گا ورنہ بے فائدہ اوقات تلف ہوگی۔ اس سمجھے ہوے مطلب سے یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے کہ فصیح الملک مین جو صفحات لغت کے نام سے دیئے جاتے ہین وہ لغت ہی نہین بلکہ بقول ایک لاہوری ریویو نگار کے "مسلسل ناول" ہے۔

حُسن مین بظاہر جو کوئی عیب نہ دیکھا
کیا جل کے وہ کہنے لگے یہ نام بُرا ہی

فصیح الملک کی اجمالی حالت بیان کرنیکے بعد حضرت کلیم نے دو خاص اعتراض بھی صادر فرمائے ہین۔ ایک چھپھانے پر۔ دوسرا گزشتن۔ گازر۔ وغیرہ پر۔ پہلے لفظ کی صحت و عدم صحت کے متعلق فصیح الملک مین کچھ لکھا جائے گا۔ گزارش کی بابت یہ گزارش ہے کہ فصیح الملک اردو زبان اور اوسکی کتابت پیش کرتا ہے۔ نہ فارسی ایسی حالت مین غیاث اللغات کی عبارت لکھکر تمام بیان کو فضول دھوکا دیا جاتا ہے۔

حضرت کلیم کے طولانی مضمون کا خلاصہ بس یہی دو اعتراض ہین

۱۳۶

باب آٹھوان

تقسیم عمر عورات باعتبار حُسن

عورت کے اعضا کے تغیرات اوسکے مدارج عمر کا پتا صاف صاف نہین بتا سکتے بہت سے نوادرات پیدا تو ہوتے جاتے ہین مگر بظاہر محسوس نہین ہوتے۔ جب ایک زمانے کو دوسرے سے بہت فصل ہوجاتا ہے تب اوسکے بین اثار رمیز ہو سکتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود دوامی تغیر کے بھی عورات کی عمر کے مختلف حصص تمیز کرنے کیواسطے بہت کچھ ہوشیاری درکار ہوتی ہے۔

عورت کی عمر کا پہلا دور پیدائش سے عہد بلوغ تک مقرر ہی۔ آغاز عمر مین عورت من کل الوجوہ عورت نہین ہوتی۔ اور اسکے مخصوصات جنس ہنوز منقح نہین ہو چکتے۔ وہ مثل ایک شخص خنثی کے ہے جو اپنے ہم سن مرد سے کسیطرح حتی کہ نزاکت اعضا مین بھی کوئی اختلاف نہین رکھتی۔ دونون کے خواہشات نفسانی اعمال اور حرکات مین بھی مطابقت کلی پائی جاتی ہے۔ دونون الگ الگ بسر خود ہوتے ہین۔ انہین باہمدگر وہ تعلقات محسوس ہی نہین ہوتے جنکی وجہ سے اگے چلکر ایک دوسرے کے محتاج ہوا کرتے ہین۔ ہر ایک مختار ہوتا ہے جسقدر صغر سنی اور مدارج ترقی مین کمی ہوتی ہو اوسیقدر دونون جنسون کی یہ ہم صورتی اور غیر محتاجی اور بھی نمایان

این ہم اندر مفلسی بالائے سرہاے دگر

گنڈیریان کھانے مین تامل ہی تو اچھا ایک نرگل مین یہان کا تمباکو غشک چند روز بھر لیا کیجیے اور یہ اپنے ملک کی بنائی وضع ہی کہ سکارٹ بازار مین معیوب نہین اور گنڈیریان بیلونڈیا کھانا غیر مہذب ہی حیثیت سے اگر اسیطرح یہ بھی کھائیے تو لوگون کی جگہ محب ملک سمجھے جائیگا - مگر ٹھہریئے یہ آپ کوٹ پتلون کس چیز کا پہنے ہین -

اسمین بھی لونڈن ولایتی لونڈے کا ولایتی دوکان کی سرلائی کا - اور یہ کف کالر - بوٹ - یہ پیسیز گھڑی اور چین - ترکش کیپ - چھڑی - عینک - انگوٹھی -

جی یہ سب ولایتی

یہ سب آپکو یہان کی بنی ملسکتی ہین - سب پھینک دیجئے بلکہ جلا دیجئے - ملک کی بڑی بدخواہی ہی اوسکا حق تلف کرنا ہی اسی مارے تو ملک مفلس ہی - اگر اسکی قیمت کا روپیہ ملک مین صرف ہو تو کیونکر کاریگر بھیک مانگین

بہت اچھا آپکا کہنا ضرور کرونگا -

کرونگا نہین - بس ابھی اوتار دیجئے اور یہ میرا انگوچھا باندھیئے -

مگر بھائی صاحب بریسیز - گھڑی - ٹرکی ٹوپی - تو یہان نہین ملسکتی ہین - اور ٹرکی ٹوپی تو ٹرکی کی بنی ہے ٹرکی ہم مسلمانون کا ہم مذہب ملک ہی - اوس نے بنگال کو تقسیم نہین کیا - جو کچھ کسر ہے آپ انگریزی سوداگری نے نکالئے -

نہین تمہارے دھوکے کی بات ہی یہ سب انگریزی ایجنٹون کی معرفت یورپ کے اور ملکون سے آتی ہین -

اچھا یہ دیا سلائی جو کوٹ کی جیب مین ہی مجھے دیدیجیے بغیر اسکے اندھیاد ہند کا ڈر ہی گھر مین -

واہ واہ یہ تو ضرور بچائیگی ہم دوسری دیا سلائی دینگے - اور چھتری بھی گھر جا کے بھیجیے - اور چینی کے برتن بھیجیے اور پلنگ مسہری جو ولایتی ہون بھیجیے - آپکی جیب مین پچاس کا نوٹ بھی ہے اسکی سب چیزین اپنے ملک کی ابھی آتی ہین -

اتنے مین بلو صاحب نے اپنے سرگرم ساتھی کو ہدایت کی سب چیزین ملک کی بنی ہوئی سوادیسی کمپنی سے لادین وہ جو گئے تو آج آتے ہین نکل کئی گھنٹہ کے بعد آئے - کف کالر قمیص جو لائے وہ نہایت ذلیل - قلیون کے لایق گلے کے - بوٹ کی جگہ کشیا چمڑا کا ادھوڑ سے بہتر کا جوتا اور کہا سب ولایتی نقل کے بک گئے نیا بوٹ دس دن مین ملیگا -

بریسیز یہان نہین بنتے ایک ستلی لے آئے اسکو تہبند پر باندھ لین - اور کپڑا لودھیانہ وکنانور گجرات وبنارس کا اوٹھا لائے گجرات کا مشروع اور شوکھوا اب سینا دن کا گلبدن انکے کام کا نہین - لودھیانہ کنانور کا موٹا - اور ترکش کیپ کیواسطے انگوچھا - چھتری بانس کی لاٹھی - اور باقی یہ پیام لائے کہ سب چیزین سال بھر مین طیار ہو جائینگی اور دام پانچسو ہونگے - قصہ مختصر یہ بیچارے رات زیادہ آنے کے سبب ملک کی جان کو جھینکتے دوست کی قائل معقول کرنے والی منطق کے دل سے مداح گھر پلٹ آئے بیوی نے جو دیکھا میان صاحب ملنگ شاہ نے مخلع بالطبع تشریف لاتے ہین بہت ہی گھبرائین نیچے سہم کر کھا گئے وجہ سکے معقول آنکو کچھ نہ کہا مگر جب چینی کے برتنون گلاسون لیمون کی مانگ ہوئی تو تہمت بگڑین اور میان کو پاگل خانہ بھیجنے کی تدبیرین سوچنے لگین اور کہنے لگین یہ سب انکا ایکی کیونکر ہو جائیگا - اگر ایسا ہی تمکو ملک کے واسطے روپیہ دینا ہی قومی کانگریس مین دو خیراتخانون ہسپتالون مین دو یہ باتین ایک دن مین نہ ہوئی ہین نہ ہو سکتی ہین جسطرح ملک ایسی باتون مین محتاج بنا ہی اوسیطرح آزاد ہوگا - اور پھر بھی جب آزاد تجارت اور مدبری سے یہان کی چیزین باہر جائین اور باہر کی چیزین یہان آئین تب دنیا کا کام چلے گا -

دنیا مین کوئی ملک ایسا ہی جو اپنے ہی یہان کی چیزون پر بسر کر سکتا ہی - بھلا انوکھی اور نئی چیز انسان کیون پسند نکرے - مگر اوسکی کسر دوسری جگہ کی چیزونسے پوری ہوتی ہے

جیس اس سے بہتر ہے ریل تار چھوڑ کے چھکڑون بیلون قاصدی کو پہلے رواج دو اور تنگ آبادی شہر کیطرح واٹر ورکس جاری کر کنوین اندارے باولی کھداؤ - یا مکان چھوڑ کے پہاڑون کی کھوہ مین چلکے رہو کھیتی باڑی چھوڑ کے شکار پر صبر کرو پھر اپنی مرضی کے موافق جیسی گنجایش اور مہلت ہو وہ وضع اختیار کرو -

اور جبتک یہ نہو - ولائتی دیسی چیزونکا خبط نہ لے دو - تو وجہ کیا جو سامان انتظام کینڈا چلن ہزارون لاکھون برس سے یہان تھا وہ سب اسطرح مٹ مٹا گیا جیسے روپیہ پیسے پر سے چلتے چلتے سکہ - بس اب سرے سے الف بے شروع کرو - عادت بدلو - پسند بدلو - تہذیب بدلو وضع بدلو - بلکہ خود کو بدلو - خدا بدلو - اور بدلو نام رکھو اور کسکے واسطے اس ملک ہند کیواسطے - پوچھو تمہارا ملک کہان سے آیا تمکو ایسا ہی ہے عرب عجم کیواسطے کچھ کرو -

غرضکہ جب یہ تقریر بی صاحب کی سنی آپکو بھی حواس آئے اور نیا کوٹ پتلون ٹرکی ٹوپی دیکر پھر لیے -

سودیسی تحریک کے مخالف بنے کہ بالکل انگریز ہوگئے کہ یہ ملک ہمارا نہین - ہمکو اسکے واسطے یہ پہاڑ سر پر اوٹھانا سراسر حماقت ہی - ہمکو جو کچھ سامان میسر ہو اوس سے نفع اوٹھانا چاہیئے باقی وہ لوگ جانین جنکا ملک ہے - اور اس جوش مین لارڈ کرزن کو ایک درخواست دھنیسیٹی کہ آپنے بہت اچھا کیا جو بنگالہ کی تقسیم کردی ہم خوش ہمارا خدا خوش -

بلکہ اوسی خوشی مین ایک تار جیمبر اوکا مرس کو انگلستان بھیجدیا کہ آیندہ سے مسلمانان ہند سے واسطہ رکھین - انمین بھی بوہرے اور میمن بڑے بڑے اڈیل سوداگر ہین دوسری قوم خصوص بنگالیون سے کچھ واسطہ نرکھین - اور کپڑے کیواسطے تمام برادران مومن نے سرکلر لیٹر لکھے کہ تم سب ملکے لنکاشائر اور منچسٹر سے براہ راست خط کتابت کرو اور جو اندھے حافظ ہون وہ بہت جلد لیورپول لنکاشائر منچسٹر بذریعہ جہاز پہونچ جائین اور اس رمضان مین وہین ختم قرآن کرین - اور وہین ایجنسی کھول دین - اور برابر وہان سے جہاز کپڑے کے یہان بھیجا کرین جالی کی جانمازون جالی کی تہمدون کی فرمائیش جانماز دھوتیون اور ساریون کے دیا کرین -

راقم

نہنگ لاڈلا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے - ضعف بصارت نائیکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سبل - سرخی - سبل - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم ہاے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسیلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ کی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اسسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بخصوص معضلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر - آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر - ناخنہ - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آتشک سبب کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اور اسیلئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے - مضلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسیلئے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم - ڈاکٹر رام - پی - ساتھی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم ایس - سند یافتہ - یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۴۰ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے - اسکی آنکھیں جو عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ وہ مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق - پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان بعضو پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری راے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار - کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیچ لال گھوس لمسبہادر ایل ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے ذیعلاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا - میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۵) مکرم بندہ - مین نے آپکا سرمہ آنکھون کی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا - خاصکر کانیا اور گرانولر اور تھلیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے - مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین -

راقم - ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست ملک نیپال -

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا - زنک لوشن - کاسٹک لوشن بورسیک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا - آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند -

اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ ممیرے کے سرمہ کی تصدیق مین سے کوئی جعلی ہے تو پانچ ہزار روپیہ انعام - کوئی فرضی ثابت کر دے تو ہم اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دینگے یہ رقم بیس ہزار کے بینک آف بنگال پنجاب بینک مین خاص اسی مطلب کیلئے ۶ مئی سنہ ۱۹۰۱ع مین جمع کیا گیا ہے

۲۲-۰-۰

پشمینہ کا مال ۔ جاڑے کا مجرب نسخہ ۔ امیرانہ کپڑا

اصلی پشمینہ خواہ کسی ملک کا بنا ہوا ہو اس مال کی نفاست ۔ خوبصورتی ۔ سادگی پائداری کو نہیں پہونچتا ۔ جو پہنے سردی پاس نہ آوے (۱) چادر پشمینہ اصلی طول ۴ گز سے ساڑھے چھ گز ۔ عرض ڈیڑھ گز سے پونے دو گز ۔ قیمت عہ سے لعہ (۲) دھسہ پشمینہ اصلی دہی طول عرض عہ سے للعہ (۳) چادر پشمینہ مثل دہی طول عرض عہ سے للعہ (۴) دھسہ پشمینہ مثل دہی طول عرض للعہ سے معہ (۵) زنانہ دوپٹہ کا ما طول ۳ گز عرض دہی لعہ سے عہ (۶) گلوبند کا ما رکا عہ للعہ (۷) دستار کا ما رعہ کنارہ دار عہ سے عہ ۔ محصول ذمہ خریدار ۔ سو روپیہ سے زیادہ خریداری میں پیشگی بھیجدین ۔

المشتہر ۔ منیجر کارخانہ دیسی دستکاری جلالپور جٹان پنجاب

۲۲-۴-۶

نیو فیشن کے بٹن و رسٹ

اپنے خالص سونے کے حروف سے خریدار کا نام اردو انگریزی مین کندہ کیا جاتا ہے ۔ نہایت خوبصورت اور نفیس چیز ہے دیسی کاریگری کا بہترین نمونہ ۔ قیمت صرف عہ محصولڈاک ۳/ جو صاحب اکٹھے پانچ سٹ خریدین انکو ایک سٹ مفت دیا جاویگا

المشتہر ۔ ملک بٹن وسٹ فیکٹری جلالپور جٹان پنجاب

امدادی فنڈ جلالپور جٹان پنجاب

(رجسٹری شدہ زیر ایکٹ کمپنی ہاے ہند)

پریزیڈنٹ ۔ خان بہادر آنریری لفٹنٹ ملک عمر حیات خان صاحب ٹوانہ رئیس اعظم ضلع شاہپور ۔

وایس پریزیڈنٹ (۱) پنڈت رگہبر سنگہ صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمہ نہر لائلپور

(۲) میرزادہ مظفر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر حافظ آباد ۔

سکرٹری حکیم محمد الدین صاحب موجد جلالپور جٹان پنجاب ۔

خزانچی ۔ پیپلز بنک لمیٹڈ گجرات ۔ بنگال بنک لاہور ۔

ہندوستان کا ہر ایک باشندہ صحت کا سرٹفکٹ پیش کرکے ۱۸ اور ۵۰ سال کی عمر کے اندر اس فنڈ کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ ممبر کو تا حین حیات ایک روپیہ ماہوار چندہ دینا ہوگا اسکی وفات پر وارثان ممبر کو پندرہ سو روپیہ تک امداد دیجاویگی ۔ جو صاحب بیس ممبر بناوین انکے وارثونکو بھی پوری امداد دیجاویگی مگر ان سے ماہوار چندہ نہ لیا جاویگا ۔ مفصل قواعد اور فارم داخلہ دو پیسہ کا ٹکٹ ڈاک بھیجکر منگا لین

المشتہر ۔ منیجر امدادی فنڈ جلالپور جٹان پنجاب

حیرت انگیز رعایت

ولایت کے نرخ پر ہندوستان مین گھڑیان

ہندوستان مین پہلی مثال

ولایت کے نرخ سے صرف ایک پیسہ فی روپیہ زیادہ لیا جاتا ہے

آرڈر دینے سے پہلے بیشک ہماری قیمتونکا مقابلہ کسی انگریزی یا دیسی کارخانہ سے کرلین (۱) ٹائم پیس گارنٹی دو سال عہ (۲) الارم ٹائم پیس گارنٹی ۲ سال قیمت عہ (۳) ریلوے ریگولیٹر گھڑیان ۸ گھنٹہ چابی کی گارنٹی تین سال قیمت عہ (۴) راسکوپ گھڑیان نہایت اعلی پائدار گارنٹی تین سال عہ (۵) نیلسی ڈائل ۔ گارنٹی ۵ سال قیمت للعہ (۶) سٹاپ واچ علاوہ وقت دینے کے اسمین یہ خوبی ہے کہ مریض کی نبض دیکھنے اور کہوڑ دوڑ کا وقت جانچ لینے کیواسطے سٹاپ ایکشن بھی ہے ۔ ضلعداران و دیگر ملازمان نہر ۔ ڈاکٹر اور حکیمون کیلئے ایک بینظیر تحفہ ۔ قیمت عہ گارنٹی پانچ سال (۷) کلائی پر باندھنے کی گھڑی معہ تسمہ وغیرہ للعہ گارنٹی تین سال (۸) بندوق کی دھات کی رسٹ واچ عہ (۹) جنتری نما گھڑی جسمین چاند ۔ دن ۔ مہینہ ۔ تاریخ ۔ وقت سب کچھ معلوم ہو جاتا ہوگا گارنٹی ۶ سال قیمت عہ ایضاً گارنٹی ۸ سال عہ قیمت عہ (۱۰) جوڑی مردانہ زنانہ گھڑی معہ جوڑی سنہری گارنٹی ۸ سال للعہ ایضاً گارنٹی ۹ سال عہ (۱۱) ایک صد چابی کی گھڑی جسکو خرید کر عمر بھر کوئی گھڑی خریدنے سے نجات ملجاتی ہے للعہ (۱۲) ہنٹنگ واچ نہایت خوبصورت گارنٹی ۵ سال قیمت عہ (۱۳) چاندی کی رسٹ واچ عہ (۱۴) شاپ واچ درجہ اول گارنٹی ۹ سال عہ (۱۵) ریلوے ریگولیٹر درجہ اول للعہ گارنٹی ۴ سال ۔ ہر گھڑی کا محصول بذمہ خریدار ہے ۔

المشتہر ۔ منیجر کارخانہ دیسی دستکاری جلالپور جٹان (پنجاب)

پانچ منٹ مین سرٹیفکیٹ

بیس بیماریونکی ایک دوا

ہر گھر مین ہر وقت اسکی ایک شیشی موجود رہنی چاہیے ۔ یہ دوا ایکسیر ہے اگر ہیضہ ہو جائے تو اسکا ایک قطرہ منقہ مین دینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے طاعون کے واسطے یہ سب سے زیادہ سریع التاثیر اور مفید ثابت ہوئی ہے ریاست پٹیالہ مین آجکل اسکے فیض سے (۹۰) فیصدی مریض صحت یاب ہو رہے ہین سانپ بچھو یا بھڑ کی کاٹی ہوئی جگہ پر فوراً لگادین تو زہر کے اثر کو وہین سے نکال دیتا ہے ۔

ہر طرح کے درد سر کی شرطیہ دوا ہے پانچ منٹ کے اندر درد کا نام نہین رہتا ۔ پیٹ کے درد ۔ درد پسلی ۔ ورم جگر ۔ طحال وغیرہ مین بیرونی مالش سے مرض کا نام نہین رہتا ۔ وجع المفاصل ۔ نقرس ہر طرح کے جوڑون کے درد اور چوٹ پر اسکی مالش اعجاز مسیحا دکھاتی ہے ۔ قیمت فی شیشی عہ ۔ نمونہ کی تھوڑی سی دوا بارہ آنہ ۔ محصولڈاک ذمہ خریدار ۔

المشتہر ۔ حکیم محمد الدین موجد جلالپور جٹان پنجاب

خالص سونے کی پہچان

خالص سونا وہی ہے جو کسوٹی پر بھی ٹھیک نکلے اسکے واسطے کسی مزید شہادت کی ضرورت نہین ۔ اچھی دوائی صرف وہی ہے جسکیواسطے سندات پیش کرنیکی حاجت نہو ۔ جو اپنی تعریف خود کرے میری دوائین وصف موجود ہے اسلئے مین ہر ایک دوا کا نمونہ ہی دیتا ہون روزانہ بیسون سرٹفکیٹ موصول ہوتے ہین مگر اشتہاری حکمائی معزز لوگونکی سرٹفکیٹونکا بھی اعتبار کھودیا ۔ بفضل خدا ہماری دواؤن مین یہ صفت ہے کہ جہان ایک شخص نے دوائی منگوائی ۔ وہ کنبہ بلکہ محلہ ہمارا خریدار رہنگیا ۔ سچ کو ہمیشہ فتح ہے راستی اور صداقت اپنا اثر ضرور ظاہر کرتی ہے ادنا آخر کامیابی سچائی تو ہوا ہی کرتی ہے ۔

جوہر حیات یہ وہ گولیان ہین جنکے برابر مقوی باہ اور طاقتور دوائی آجتک روے زمین پر ایجاد نہین ہوئی اسکے استعمال سے انسان کا بدن لوہے کی لاٹھ کیطرح سخت ہو جاتا ہے ۔ اعضا پہلوانون کی مانند نوشتہ ہو جاتے ہین کیونکہ صرف اسکے ایک کیپس سے ہی پانچ سیر خون تازہ بڑھ جاتا ہے اور طاقت اسقدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ اسکا سنبھالنا انسانی طاقت سے باہر ہو جاتا ہے ۔ لوگون نے انگریزی ٹانک ناسفورس رکا ڈلیوڈ آئل چھوڑ دیا ہے ۔ ویدک طلا ۔ رس اور رسائنون کے استعمال سے توبہ کر دی ۔ یونانی معجونین یا قوتیان اور ماء اللحم ترک کر دیے ۔ ہر سال گولیونکے ایک کیپس سے بامراد ہو گئے ۔ مادر زاد نامردون کے علاوہ ادہر طرح کے مایوس العلاج اس دوائی سے کامیاب ہو گئے ۔ پیر انہ سالی مین گولیان جوان بنا دیتی ہین ۔ قیمت صرف عہ نمونہ کی گولیان ۲ ٫ کا منی آرڈر یا ٹکٹ ڈاک آنے پر ارسال ہوتی ہین (۲) اگر جوانی کی غلط کاریون یا بچپن کی نا شایستہ حرکات سے اعصاب کمزور ہون تو ایک شیشی روغن مالش کی منگا لین جو ایک ہفتہ مین کو دیجاتی ہے ۔ سو دونون دوائون کے خریدار کو محصولڈاک معاف ۔

طاعون کی دوائی ۔ پتھری کی دوائی ۔ بواسیر کی دوائی ۔ سوزاک کی دوائی ۔ مرض سوزش مجرب الیجبہ دوائی نمونہ روپیہ ۔

المشتہر ۔ محمد الدین موجد جلالپور جٹان پنجاب

شر ہمارا جھگڑا کریگا

البتہ آخر مین یہ ارشاد فرماتے ہین کہ "فصیح الملک کی اغلاط کے دریا سے دو قطرے اچھال دیے ہین"

اتفاق سے مین بھی اسوقت زیادہ مدیم الفرصت ہون اسلیے یہ معمولی تحریر العدہ بھی اس لیے کہ اس قسم کے خیالات بیٹھے بٹھائے ناحق اچھی طبیعتون کو براگر دیتے ہین لکھدی گئی ہے یمین نہایت شکرگزار ہونگا اگر حضرت کلیم فصیح الملک کے دریاے اغلاط سے دو ایک قطرے اچھالنے کی جگہ ملک کو دکھا دینگے کہ وہ کتنے پانی مین ہین -

خاکسار

احسن مارہروی

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنہ پاکان برد

واللہ سچ کہا ہے گیدڑ پاگل ہوتا ہے تو بستی کیطرف بھاگتا ہے - میان ستمگر اپنے تاریخی قصون کو ادبھی گھرکی بٹی ہوئی سویون کیطرح میلی کچیلی اردو زبان مین لکھکے سیدھے کر لیتے تھے - اب اونکو شاعری کیطرف اور نگارالنسیم پر منہ آنے کے خبط نے ہشو بنایا - بھلا پوچھو تمکو بحر تخلص کے شاعری سے کیا علاقہ -

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

اسی لپیٹ مین جہان اور جاہلانہ متعصبانہ اعتراض ہین وہان سے ۵

شہزادی نے ایکدن پھر آکر
شادی کو کہا حیا اوٹھا کر

پر بھی اعتراض ہے کہ حیا اوٹھانا کوئی معنی نہین رکھتا - چنانچہ مسٹر حکیست نے میرے لغت کا حوالہ دیا کہ "حیا اوٹھانا بے حجابی کے معنون مین استعمال ہوتا ہے"

اسپر تبصرہ اگست وستمبر کی اردوی معلی مین لکھتے ہین -

مسٹر حکیست نے بہار ہند کا حوالہ دیا ہے اوسمین لکھا ہے "حیا اوٹھانا بے حجابی کے معنون مین استعمال ہوتا ہے" مگر اوسمین مرزا اچھو بیگ مرحوم نے بھی کوئی سند نہین پیش کی - اور مرزا صاحب مرحوم اگرچہ لائق لوگون مین تھے اور بہت اچھی زبان لکھتے تھے مگر بالذات کوئی سند نہین ہین - اور بغیر سند کے اونکا دعویٰ قابل تسلیم نہین - کوئی تعجب نہین کہ نسیم کے اس مصرع ہی کے دھوکے مین انھون نے حیا اوٹھانا بمعنی بے حجابی لکھدیا ہو -

معقول - جوتی بھی کیسے مجھے گھی سے کھاؤ - اول تو ہم شہر والون کی زبان کو ٹوکنے والے تم دیہاتی اور کرسی کے احمق ہوتے کون ہو تم اگر لاکھ دفعہ مرکے جیو گے تو وہی گنوار کے گنوار رہوگے - ۶

کہے بر وبٹھا جو ڈیوڑھی کو در میان بھیتر

دوسرے کیسکو شیطان اونگلی دکھائیگا کہ حیا او ٹھانے مین تم ایسے حیا دارون کیطرح شک کو راہ دیگا - اگر

تم تماش سرشت آفتاب زبان کی تاب

نہین لا سکتے اور میرے تصنیفات نظم ونثر اور زباندانی سے محروم رہے تو تمہاری قسمت ورنہ فرالنس کے گارسن ڈی تاسی کا مشہور ومعروف تذکرہ ہی فرنچ گرشنری لیکے دیکھ لیتے -

اور اسکے معنون مین نسیم لکھنوی کے شعر کا کیون خیال رکھتا - مین نسیم دہلوی کا شاگرد بلکہ میری مثنوی نیرنگ خیال اسی ڈھنگ پر کہی ہوئی چھپ بھی چکی ہے - مگر اسکی معلومات تو اون لوگون کو ہوسکتی ہے جو اردو شاعری مین کچھ مداخلت رکھتے ہین تمہارے واسطے تو

کار بوزینہ نیست نجاری

بس بھیا ایسے نہ گھبراؤ - اپنی حقیقت نہ بھولو ذرا عینک اوٹھا کے دہنے بائین دیکھ کے زبان کھولا کرو - اور کسی شہری واقف کار سے ایسی باتین پوچھ لیا کرو -

اور جوسند کو کہتے ہو اوسکے واسطے کسی گاؤدیدہ نہوائینگے سے امید بھی نہ تھی کہ وہ اسطرح عقل کی آنکھون پر عینک رکھکر محتاج سند ہوگا -

اس لحاظ سے دیباچے مین صاف صاف لکھدیا کہ اچھی طرح چھان بنان کرکے الفاظ لکھے گئے مشتبہ اور مشکوک الفاظ یا فقرات سے کوئی واسطہ ہی نہین - اور اگر صرف نسیم ہی کے معنے لکھتا ہوتے تو مع حوالے کے یہ لکھدیا ہوتا کہ نسیم نے بخلاف دیگر کے ان معنون مین فلان شعر مثنوی مین یون لکھا ہے اوس صورت مین بھی شہر والے کو تمہارے مقابلے مین استحقاق تھا کیا وجہ کہ تم نہ شہر والے نہ زبان سے شہر والون کے مقلد -

اب رہا یہ احتمال کہ کشمیری اور وہ بھی ہندو شہر کا ہوہی نہین سکتا یہ تم ہی ایسے متعصب اور کوتہ نظر تنگ خیال لوگون کا قول بے دلیل ہوسکتا ہے -

میرے دوست شوق نے اسکا دندان شکن جواب ایسا دیدیا ہے کہ سب دانت اتحاد مین اتر گئے ہونگے

سراپا تسلیم

محمد مرتضیٰ عاشق

عرف ستم ظریف

از فردوس برین

مولانا شرر اور اونکی حواریون سے

ملاقات ثانی

جناب اڈیٹر صاحب رسالہ اتحاد ومہتم صاحب جنان وجنین تسلیم + مین نے سنا ہے کہ آپ اپنی زبان مبارک سے فرماتے ہین کہ "اودھ پنچ ایک کم حقیقت اور بازاری پرچہ ہے" اسپر مین آپسے پھر ملکے پوچھا چاہتا ہون - کہ اب آپ اتحاد کو کیون اپنے ہی ہاتھون ایک کم حقیقت اور بازاری پرچہ بنانے کے درپے ہین یعنی پیام یار کے تازہ اڈیشن مین ایک نوٹس شایع ہوا ہے کہ جو صاحب اتحاد کو بقیمت فلان خرید کرینگے اونکو حروف صلیبیہ کی ایک جلد مفت دیجائیگی - جہانتک ہمکو یاد ہے اور بیشک جھوٹون کیطرح ہمارا حافظہ ایسا کمزور بھی نہین ہے -

اودھ پنچ مین کتب فروشی کا یہ بازاری اور معمولی طریقہ کبھی اختیار نہین کیا گیا - مثلاً حاجی بغلول ابھی تک نو واردحاجیون کیطرح اپنی زمزمہ شریفہ کی جاتستی ایک روپیہ سے کم پر نذر نہین کرتا - اور حروف صلیبیہ کے مانند ہندوستانی پبلک کی

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں ۔ نامور ڈاکٹروں ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ سبل ۔ سرخی ۔ سپید لا ۔ ابتدائی موتیابند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم ہاے اور ادویہ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی ۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے ۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا مفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ ۔ سفری شیشہ فی تولہ ۱۲ ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا ۔ دھند ۔ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ۔ ناخنہ ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنکھ سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی اشیا نہیں ہے اور اسلیے ہر کسی کیلیے استعمال مفید ہے ۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم ۔ ڈاکٹر ام ۔ بی ۔ ساگلی صاحب بہادر ایم ۔ ڈی ۔ ایم ایس ۔ سند یافتہ ۔ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے ۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے ۔ اسکی آنکھیں جو عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا ۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوائے دن دھالگا بھی نہیں ہو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی ۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی ۔

راقم ۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ۔ ایم ۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق ۔ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان بعضو پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا ۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار ۔ کمزوری نظر ہو ۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر بیج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایکقسم کے مریضوں پر استعمال کیا ۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔

راقم ۔ خان بہادر ڈاکٹر سید نبیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

(۵) مکرم بندہ ۔ میں نے آپکا سرمہ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا ۔ خاصکر کانیا اور کمزوری اور جھلیا کی بیماریوں میں تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے ۔ میں آنکھوں کی ہر قسم کی بیماری میں اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ۔ مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں ۔

راقم ۔ ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل اسسٹنٹ شفاخانہ بیرریا وملک نیپال ۔

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم ۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا ۔ زنک لوشن ۔ کاسٹک بورسیک لوشن ۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا ۔ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا ۔

راقم ۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی نسبت میں سے جو فریب بیس ہزار کے بیت ایک کوڑی بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں خاص اسی مطلب کیلیے یکم مئی ۱۹۰۱ء سے جمع کیا گیا ہے

نا قدر دانی کا ایسا شدید نہین ہوا کہ کسی اخبار کا ضمیمہ جگے - ایک بے حقیقت و محض بازاری تصنیف کہلانیکا مستحق ہو -

---

یہ ایک عام قاعدہ ہے جو شاید حکیم لقمان کے وقت سے چلا آتا ہے کہ جب ایک اعلی مقصد حاصل کرنے مین ہماری تمام کوششین بیکار و بے سود ثابت ہوتی ہین تو ہم اپنے مایوس دل کو تسکین دینے کیلیے ایسی اعلی نعمت کو بھی محض کھٹے انگورون کے باسکٹ مین ڈالدیا کرتے ہین - چنانچہ مولانا نثر کے کارنامون کو جبکہ ناقص لکھنو ہی مین اودھ پنچ کیطرح کسی زمانہ مین فروغ حاصل ہوا - تو لیس کہدیا - کہ یہ ایک بالکل بے حقیقت اور بازاری پرچہ ہے ''

کیون نہین صاحب آفتاب پر خاک اڑانا اور چاند پر تھوکنا اسی کا نام ہے - اور اونٹ کے گلے مین بلی لٹکانا بھی آپ ہی کا کام ہے - یعنی اخبار نویسی کے بھیس مین سراسر کتب فروشی کرنا اور پھر اسقدر طبیعت داری [illegible] - واہ صاحب ہم تو سمجھتے تھے کہ آج تک ہم ایسا سمجھنا چاہیے تھا کہ آپ [illegible] کو حق اور ناحق کو ناحق بتایا کرتے ہین [illegible] اودھ پنچ پر ایسی تہمت سے ثابت ہوا کہ مولانا [illegible] دکھلا گئے -

اور اودھ پنچ کے مقابل ہی روز افزون قدری دیکھکر اس مقالہ تحریر میں [illegible] - اب دیکھیے بڑھاپے مین حالت کیا ہے - لیکن آخر [illegible] ہی تو ہے ایسی منھ کی کھائی کہ اودھ پنچ کو [illegible] کیا کہو - لیکن ؎

کہا اچھا ہے کام لیا [illegible]
تیرے بے مہر کہنے وہ تجھ پہ مہربان کیون ہو

ستا ہو کہ کوئی صاحب دکن مین ہین جو آپ کو نقاد زمانہ خطاب سے ملقب فرماتے ہین اور لکھتے ہین کہ لفظی رعایتون اور شاعرانہ صنعتون سے [illegible] شاعری [illegible] خیالات اور اوسکی دلی جذبات تجلی آئینہ نہیں ہوتے -

بیشک انگریزی زبان کی یہ فرد بے نمک - اور خشک شاعری کے لیے یہ ارشاد حق بجانب ہے - مگر ایشیائی رنگیلی طبیعتون کو جس قسم کی شاعری آجتک مرغوب رہی ہے اسمین لفظی رعایتون اور گلزار نسیم کیسی صنعتون کو جزو شاعری مانا گیا ہے -

خصوصاً اوس زمانہ مین جبکہ صبا - وزیر اور رند ایسے نازک خیال تک بندون کی آمد آمد تھی -

رہی یہ بات کہ شاعر ہمیشہ صاف صاف لفظون مین جذبات انسانی کی پوری تصویر کھینچ دیا کرے جیسے کہ مولانا حالی فرماتے ہین -

دلا دیتے امید دلائی تو ہے لیکن
دیتے نہین کچھ دلکو تسلی یہ دلاسے

تو ایسی صاف بیانی [illegible] مبارک رہی - جو بات [illegible] کے دلدادہ و شیدا ہین - اوسقدر [illegible] خیالات [illegible]

[illegible]

جیسا کہ آپکا ایک شعر [illegible] کی حالت کی پوری تصویر ہے - تو [illegible]

اجی حضرت نقاد صاحب ؎

گر تو قرآن بدین نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

سرامتم
ش - ع

کرسی کا ٹیسو

کرسی کے نیچے سے نکلا کلنگ
چھوٹی گردن کالا رنگ
کالے رنگ پہ کالی داڑھی
جیسے ہو خرگوش کی جھاڑی
جھاڑی جھاڑی خاک اڑائی
اسمین سے نکلا معتبر نائی
معتبر نائی نے بولا جھوٹ
اسمین سے نکلے عرب کے اونٹ
عرب کے اونٹون نے کھائی بہینی
بیچ مین بولی مرغی ٹلینی
ٹلینی مرغی کے ہوئی انڈے
پیچ نے گاڑے اپنے جھنڈے
پیچ پیچ کی پڑی پکار [illegible]
چونک پڑے نائی منہار

سب نائی مل پوچھین بات
دکھن والے کہین کے سات

پنچ یہ کہتا کون آوازہ دے
بند ملا ہر ایک دروازہ

اک دروازہ ہم نے کھولا
چول سے اوسکی گندھی ڈولا

گندھی کی ہے یہ پہچان
لنگڑی کرسی کا پشتیبان

کرسی کی مٹی کوئی نہ کھائے
کھائے اگر تو بدریا کھائے

ارے بدریا چونچ سنبھال
سیکھ نہ کوے ہنس کی چال

بدر بدر بہی بدر بدر
بدر بدر تو موری
کرسی سے لائے گھوڑی
بیا بانی کے تکیہ پر چھوڑی
شرر کے پاس بدریا آئی
رام بنائے جوڑی

پنچ کی عدالت مین مقدمہ

نقاد لکھنوی (زمانہ) میر حسن کا شعر ہے ؎

جو اوسکے طویلے کے ادنیٰ سے تھے خر
انھین نعلبندی مین ملتا تھا زر

گو کہ میر حسن کی مراد یہ ہے کہ بادشاہ کے طویلے مین جو خر بھی تھے انکے نعلبندی کی اجرت مین زر دیا تھا مگر بندش الفاظ سے یہ معنے پیدا ہوتے ہین کہ خرون کو زر ملتا تھا آغا میر کا شعر (پیام یار) نقاد اس شعر کے معنے نہین سمجھے ہین یہان نعلبندی سے مراد خراج ہو یہان شاعر نے بادشاہ کے زور قوت ۔ فوج لشکر سب کا ایک ہی شعر مین اظہار کردیا ہے یعنے اسکے طویلے کے ادنی خرون کا یہ رتبہ تھا کہ وہ نعلبندی مین اشرفیان پاتے تھے ۔

تصحیحہ اودھ پنچ ۔ آغا و خر ہر دو داخل طویلہ ۔

جنت کی ڈاک

اگر نسیم سے سرگرم شر شرر ہوجائے
صبا وہ دھول لگائے کہ بس سحر ہوجائے

صبا کا خط شرر کے نام

پانچوین اور چھٹے اعتراض کی نسبت آپنے حکمت عملی سے کام لیا ہے **یعنے حضرت چکبست کے جواب کا ایک فقرہ اوٹھا لیا ہی اور کل سیاق کلام کو دیدہ و دانستہ نظر انداز کیا ہی اگر حضرت چکبست کا پورا جواب دیکھا جائے تو آپکے جواب الجواب کی قلعی کھل جائے ۔**

مثلاً آپ پانچوین اعتراض کی نسبت فرماتے ہین کہ میرا ذہن اس بات کے سمجھنے مین قاصر ہی کہ مطلق اتنا پوچھنے سے نگین کہان مل سکتا ہی بکاولی کا انگوٹھی لانے والا کیون خواہ مخواہ بول اوٹھا کہ نگین لینا ہو تو بکاولی کی انگوٹھی کا نگین لے لو ۔

آپنے اپنی سمجھ کے قصور کی ایک ہی کہی ۔ اگر آپکو ذرا بھی سمجھ ہوتی تو ایسے مہمل اعتراض پیش کرکے "عام پبلک" کی نگاہون مین ذلیل کیون ہوتے ۔

بندہ پرور چاہے آپکی سمجھ قاصر ہو مگر بکاولی کا یہ خیال تھا کہ انگوٹھی لانے والا بول اوٹھیگا کیونکہ اوسنے ؎

جانا کہ جو گل یہ لاے ہوتے
خاتم کے نگین بتاے ہوتے

حضرت چکبست نے نہایت وضاحت کے ساتھ اس دلیل کی تشریح کی ہے ۔ ؎

شادی کو کہا حیا اوٹھا کر

آپکا اعتراض تھا کہ "حیا اوٹھانا" نہ لکھنؤ کا محاورہ ہی نہ دلی کا چکبست نے اسکے جواب مین مرزا محمد بیگ عاشق لکھنوی کی بہار ہند سے ثابت کردیا کہ اعتراض غلط ہے کیونکہ لغت کی کتابون مین لکھا ہو کہ حیا اوٹھانا بے حیائی کے معنون مین استعمال ہوتا ہی ۔

اسکے جواب مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مرزا محمد بیگ نے کوئی شعر سند مین نہین پیش کیا ہے لہذا انکا یہ دعویٰ قابل اعتبار نہین ۔

شاید آپکو یہ معلوم نہین کہ بہار ہند کے دیباچہ مین مرزا محمد بیگ نے صاف الفاظ مین لکھدیا ہے کہ جن محاورون کی سند مین شعر نہین پیش کئے گئے ہین وہ بھی سخت تحقیق و چھان بین کے بعد لکھے گئے ہین ۔

علاوہ اسکے مرزا محمد بیگ خود ایک زبردست استاد زبان تھے اور لکھنؤ کے خاک پاک سے اوٹھے تھے وہ بالذات سند ہین ۔ کیا انصاف ہے کہ جب اڈیٹر اودھ پنچ نے امیر کا یہ مصرع پیش کیا ع

کچھ تری شرم نہین ہی اوٹھا بھی سکون

تو یہ تاویل کیگئی کہ یہان "شرم اوٹھانا" شرم برداشت کرنے کے معنون مین استعمال ہوا ہی اور جب چکبست نے ایسی سند پیش کی کہ جہان تاویلون وغیرہ کی گنجایش نہ تھی تو یہ دیہاتی نخرہ کیا گیا کہ مرزا محمد بیگ بالذات سند نہین ہین ۔ واقعی ایسے ہی اعمال قیامت کے دن بخشوانے مین مدد دینگے ۔ ؎

بولا کہ جھکونگا مین یہ احسان

اعتراض تھا کہ جھکونگا جز نسیم غلط ہے حضرت چکبست نے سودا کی سند پیش کی اور لکھا کہ نسیم کے وقت میر و میرو سودا کے وقت کے محاورے اکثر بولے جاتے تھے اور اس دعوی کی تائید مین ناسخ کا مصرع پیش کیا ۔ ع

ابتو ناسخ زور رنگلا ابالی ہوگیا

ناسخ نے زور کا لفظ استعمال کیا ہی حالانکہ انکے ہمعصر آتش نے ترک کردیا تھا آپنے اس اعتراض کے جواب مین بہت ہرزہ سرائی کی ہے مگر جبتک آپ آتش کے کلام مین زور کا لفظ نہ دکھادینگے اسوقت تک آپکی ہونگا فیان (متروکات غلط اور متروکات غیر فصیح) بیکار ہین ۔

(باقی آئندہ)

صبا (از جنت)

قطعہ

کرتا ہے نسیم سے تعرض
سوجھی ہے شرر کو کیا حماقت
چنگاری سی شے مین جو دمک ہے
یہ سب ہے نسیم کی بدولت

راقم
الیس - سنگھ

خط بنام مسٹر افلاس

افلاس الدولہ - بعد دس بیس لعنتون اور سو پچاس پھٹکارون کے واضح ہو کہ یہان جو حالت ہے وہ آپ پر روشن ہے اور بربادی آپکی ہمیشہ درگاہ خداوندکریم سے خواہان ہون - آپکو عرصہ کثیر ہندوستان مین سر پھوڑتے ہو گیا لاکھون گھرون اور شہرون کو آپنے بے چراغ اور ہزارون یا ستون کو برباد کر دیا اور سیکڑون کو ہڑپ کر گئے لیکن ہوس آپکی ہنوز روز اول ہے - دیکھو ملعون صاحب ایک روز آپکو بھی مرجانا اور خدا کو منہہ دکھلانا ہے اگر اب بھی آپ فوراً سے پیشتر بوریا بدہنا باندھکر ہندوستان جنت نشان سے کالا منہہ کر جائین تو بہتر ہے ورنہ سودیشی کی بدولت دھکیلے جائیگا - آگے آپکو اختیار ہے - آپ جانیئے اور آپکی ذلت زیادہ والدعا ہتکار -

راقم - و - د

جواب افلاس

حضور والا اقبالہٗ -

آپکا سرفرانہ نامہ موصول ہوا میرا قیام عرصہ کثیر سے ہندوستان مین ہے جو کہ خاص ہندوستانیون کی دلی محبت کا باعث ہی بالخصوص مسلمانان ہند کا آپکو معلوم ہو کہ مین اپنے گھر سے فالتو نہین ہون جو اتنا سفر دور دراز اختیار کرکے ہندوستان کے مکرون پر آپڑا بلکہ آپکے ہندوستانیون نے ہی مجھکو خط بھیجا - ڈبل ٹیلیگراف دیکر بلایا ہے - میرا ہندوستان سے چلا جانا امر محال تھا لیکن اب جو تجویز ہندوستانیون نے سوچی ہے وہ مجھکو کیا بلکہ میری تمام ذریات کو کافی ہے اگر چہ ایک مین بچشم نہ دیکھاون جیسے بنگال مین سودیشی تحریک اسی وجہ سے بنگال ایجنٹون کو مینے ٹیلیگراف دیا ہے کہ اگر اونمین پورا استقلال ہے تب تو فوراً چلے آؤ ورنہ چند روز اور قیام کرو اور کمر بستہ اور مسلمانون سے تو ایسی محبت ہو گئی ہے کہ بیرون از حد بیان - کیونکہ اون بیچارون نے بہت ہی مہمان نوازی میرے ساتھ برتی اور ابھی مسلمانون کے پاس رہونگا - تب علیگڈھ مین محمڈن یونیورسٹی ہو گی اور کب مین یہان سے جاونگا اگر صنعت و حرفت علیگڈھ محمڈن کالج مین جاری ہوگی تب تو مین ایک سکنڈ نہین ٹھہر سکتا اور یہ ایسی ہی جیسے لاحول شیطان کو جب تو آپ افلاس نہین کچھ اور کیئے اور مجھپر ہزار لعنت - فقط -

الراقم - افلاس - از ہمہ دیہہ و قصبہ و شہر

حضرت لافر کی غزل

بڑھتے بڑھتے جو کمر تک سر گیسو ہو جائے
غم سے سنبل گھٹے اور مار سیہ رو ہو جائے
بھولکر بھی جو سو دشت ختن تو ہو جائے
فرش رہ تار رگ دیدۂ آہو ہو جائے
گر تبسم کرے وہ پھول جھڑین ہا پھولون کو
شرم آئے باغ مین حنا بھی تو الو ہو جائے

...سے نکلے بھی نہ تھے کہ وقت جب موت کا زبردست فرشتہ ہمیشہ کے لیے تعلقات دنیاوی کا جھگڑا مٹاتا ہے نہایت ہی حسرت و مجبوری سے دنیا کے بوقلمون کارخانہ کو اپنی پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی ہین اور قبر کی تیرہ و تار کوٹھری مین بھی اونکو بیٹھے آرام سے نہین لگنے پاتی کہ کسی کی محبت کسیکی یاد اور کسی کا خیال یہ کہتے ہوے پہلو بدلوا دیتا ہے۔

ہم تو سمجھے تھے کہ دنیا سے بہت شاد آئے
ہاے یان بھی ہمین یاران وطن یاد آئے

دنیوالے کے زندہ عزیز و اقارب خون کے آنسوون یا چشم پُر آب سے صرف اسوجہ سے روتے ہین کہ مرنے والا قیامت کے ادھر اب نہ ملیگا۔

شگفتہ پھول شاخ گلبن سے ۔ ظالم گلچین گلشن سے ۔ سبو دست ساقی سے ۔ ساقی میخانہ سے ۔ گوہر صدف ۔ لعل بدخشان سے ۔ ناقوس برہمن سے ۔ جور و خاوند سے ۔ باپ بیٹے سے ۔ عاشق معشوق سے کسی نہ کسی وقت ضرور جدا ہو جاتے ہین ۔ اور یہی تغیرات عالم اور انقلاب زمانہ کی بین اسباب ہین

یونتو دنیا کے رشتے مین جدائی کی تیغ بے پناہ کے چرکے سے کسی کا آہو سے دل ثابت نہین بچا لیکن سب سے زیادہ سخت وار عاشقون کے دلون پر پڑتا ہے جن سے اونکی زندگی کی روح مصیبت کی آغوش مین ہمیشہ سسکتی ہوئی رہتی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ جدائی کی گھڑی قیامت کی گھڑی ہے جو کسیطرح کاٹے نہین کٹتی الخصوص مہجوران الم کے دل سے کوئی پوچھے جنکو جدائی کا ایک سکنڈ بھی فردا قیامت سے زیادہ گران گزرتا ہے اول تو ہونکو نیچرل صبر کا مادہ ہی عطا نہین ہوا ۔ دوسرے ان کے قلب سوز و گداز کے کرشمون سے دل اسقدر موم ہو جاتے ہین کہ جہان ذرا بھی شعلہ فراق کی حدت پہنچی آنکھونکی راہ بہ نکلتے ہین۔

رات ہو یا دن صبح ہو یا شام فرقت نصیب عاشقون کے لیے تو موت کی گھڑی ہے ۔ رات کی سیاہی جعد مشکین کی شبیہ اور دن کا چمکتا ہوا چہرہ عارض جانان کا جلوہ یاد دلا کر اور بھی آگ پر بارود اور زخم پر نمک مرچ کا لگاؤ کر جاتا ہے اور وہ بیچارے درد و مصیبت کے ہاتھون پریشان ہوکر بدل مجروح بدیدہ مطروح یہی کہا کرتے ہین ۔

اس زندگی سے یارب تھی موت ہمکو بہتر
ہر رات غم کی دیکھی ہر دن ملال دیکھا

گلستان کی بہار ہو یا ابر باران کی پھوار ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہو یا نسیم سحر کے خوشگوار جھونکے نسرین و یاسمن کی خوشبو ہو یا عندلیبان چمن کی نغمہ سرائی ہو مگر ان بے نصیب عاشقون کو بغیر معشوق دلفریب نا طبوع ... پھیکا ہی معلوم ہوتی ہین ۔ اور کبھی اونکے مشام جان کو حظ و انبساطی کیفیت حاصل نہین ہوسکتی جدائی کا قلق اوس حرمان نصیب عاشق سے پوچھنا چاہیے جسکو خدا خدا کرکے مشکل سے وصل کی رات تو نصیب ہوئی ہو لیکن ابھی اوسکے ارمان و تمناؤن نے پورے طور سے ہاتھ پاؤن نہ نکالے ہون کہ یکایک موذن کی دل ہلا دینے والی صداے اللہ اکبر اور مرغ سحر کی بانگ زہر آلود نے پیغام اجل کیطرح رنگ مین بھنگ کر دیا ہو ۔ اسوقت البتہ کوئی اوس نامراد کی دلی کاہشون اور تکلیفون کا اندازہ کرے۔ جسپر زمین و آسمان دونون سخت ہوتے ہین ۔ اور وہ دونون ہاتھون سے دل بیتاب کو تھامے گھبرا گھبرا کر کبھی آسمان کیطرف اور کبھی جانے والے یار کی پیاری صورت کو حسرت و مایوسی سے دیکھ دیکھ کر یہ کہتا ہو کہ

"جدائی اک طرح کی موت ہی ہو جیتے جی آئے"

جدائی کے وسیع دامن پر سرگروہ عاشقان قیس عامری نے جیسی نماز محبت ادا کی ہے اوسکی نظیر دنیا کی تاریخ

۱۳۹

اور اگرچہ وہ خاص نشانات جو اوسکے جنس کے شناخت ہین ابھرتے نہین ۔ لیکن عام شمائل مخصوصہ بلوغ کے پاے جاتے ہین یہ تفاوت صرف خفیف سے تغیرات ہین جو واضح طور سے ثابت ہونے کے عوض صرف محسوس ہو سکتے ہین ۔ ہڈیون کے بھرے بڑھتے ہوے معلوم ہوتے ہین اور اُس عرق کی تولید جسکی وجہ سے عورت مین حیض پیدا ہوتا ہے ہنوز نہین ہوتا ۔ اس زمانہ مین رجحان طبیعت اور عام خیالات کی وجہ سے عورت شاید بہ آسانی شناخت کیجا سکتی ہے مرد ورزشی افعال سیکھتا ہے عورت ادھر پسندیدہ ہنر حاصل کرتی ہے لڑکیون کے حرکات اور چال ڈھال تبدیل ہونے لگتے ہین ۔ یہ انداز جتنے پختہ ہوتے جاتے ہین اوتنے ہی زیادہ نمایان دکھائی دیتے ہین ۔ با اینہمہ ایام بلوغ تک پہونچنے مین عورت کی کاٹھی مین مرد کی بہ نسبت بہت کم تغیر ظاہر ہوتا ہے ۔

ہمیشہ کوئی نہ کوئی بات بچگی کی اوسمین موجود رہتی ہے اور کسی زمانہ مین بھی اوسکے اعضا کے اصلی ملایمت زائل نہین ہوتی ہے بلوغ کے قریب مین عورت یوماً فیوماً کامل ہوتی جاتی ہے ۔ شش اور شرایین کی حرکات نہایت واضح طور سے دکھائی دیتی ہین ۔ عانہ بڑھتا ہے کولے گول ہوتے ہین اور قد و قامت مین ایک نزاکت آجاتی ہے ۔ عانے مین ایک مخصوص اچھی وسعت پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے اوسکی شکل مدور ہوکے سہجاتی ہے کیونکہ صغیر سن لڑکیون یا مردون کیطرح بڑھا ہوا قطر اعظم نہین رہتا بلکہ اندر و اِرا اولٹ جاتا ہے لوگونکی رائے ہے کہ یہی حال بڑی بڑی چوپایون کے مادون مین ہو جایا کرتا ہے

مین ملنگی اور حسرت نصیب فرہاد ساچیلاالا اور مستقل المزاج عاشق بھی تاب جدائی نہ لاکر جی سے گذر گیا۔

ہاے اے غم نصیب بیاد محبت اصغر بھی تب دوری سے بستر غم پر پڑا ہوا کسی کی محبت کسی کی یاد کسی کے خیال مین ایڑیان رگڑ رگڑ کر یہی کہہ رہا ہے

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو
یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو

غم نصیب
اصغر شاہ پوری

ماتم مطبع

ڈیر پنچ۔ گھبرایئے نہین۔ یا اللہ آپتو نام ہی اسقدر کان کھڑے کرتے ہین کہ دوسرا خود گھبرا جاے کہین میرے مُنھ سے کوئی بیہودہ کلمہ تو نہین نکل گیا۔

اجی حضرت آپکے لوڑھیئے نامہ نگار وحشت دل کے ہاتھون اندھیری رات کے پردے مین پاؤن کا سلیپر اوتارتے ادھر سے اودھر ان سے بزن بیگ کر کے مین بھول دو بارے کیطرح وارد یا داخل ہو گئے اب دم نہین لینے پائے ہین کہ ایک چھوٹی سی حویلی کے اندر سے غیر معمولی آوازین خلاف وقت چلی آتی تھین۔ ادھر تو خیال نے کانین بھیش سے نوخیدی کی خبر دی اور اودھر فوراً ذہن نوحہ و ماتم کیطرف منتقل ہوا۔ غور اور توجہ سے سُنا تو نوحہ ہی تھا۔ معلوم ہوا کوئی عزادار ہے آنکھون نے کہا واہ یہ مکان اسعزادار اسمین تو اہلبیت کا دشمن رہتا ہے۔ کون دشمن وہی جو اپنے اہل کو بے پردہ کرنے پر آمادہ ہو۔ اہا تو یہ نوحہ کیسا۔ اتنو سننا چاہیئے۔ نئی بات پر میرا دل بھی سوا اچھل گیا اور کسیطرح بھی ہلنے نہ دیا۔ آخر کو سایہ کیطرح دیوار پر چڑھا اور آنکھ کان سے سے سیکڑون دل ہی دلمین مزے لینے شروع کیئے۔ وہ رات کا سناٹا وہ بارہ بجے کا وقت وہ خنگلے کی دُھن۔ وہ سریلے گلے وہ دبی دبی آوازین وہ اینلا ین وہ تینون کا تین راہ جانا۔ عجب دلکش سین تھا اثر میرے دل کو اوجھن ہوئی۔ اور آتش شوق کو ہواے آہ نے ایسا بھڑکایا کہ اونمین سے ایک بڑی بی اور دوسرے ادھیڑبی کے آگے پیچھے گلون مین اچھوا اور نزلے کی گلٹین پڑین۔ ساتھ چھٹا فقط وہی رسیلی آواز والی رہ گئی۔ جو لسنے نہین سیتر مسٹر اور لے کو دیکھکر بڑے مزے سے پڑھ رہی تھی جوانی کے جوش اور طبیعت کی مستعدی نے اوسکو نہ رُکنے دیا بہار اوسیطرح بے باکانہ پڑھے گئی۔

ارے تو بہ اب معلوم ہوا کہ گلا بھی تیار ہے۔ اور خود بھی جیبی بے دُم والے... نا مشخص اوسکے پردے کے پیچھے پڑے سے ہین۔ خیر ما راجہ اوستاد کی رکھوائی ہوئی دُھن جنگلہ پیلو کی ٹھہری کر رہی تھی بے اختیار جی چاہا کہ اوس نوحہ کے چند شعر اودھ پنچ کے بھی نذر کیئے جاوین مگر مسٹر اودھ پنچ مین لوحہ اس شرط سے لکھتا ہون کہ آپ چکبست ہون یا کوئی اور ہمارے شرر کو شاعر نہونے کا طعنہ ندین دیکھو کیسا نوحہ کہا ہے کہ واہی وا۔

وھوا ہذا

اپنے نیاز مند سے ہو گیا بے نیاز آہ
ساتھ نہ دے سکا مرا چرخ جفا طراز آہ
چھین لین روٹیان مری ای فلک جفا پسند
بخت گریز کر گیا مجھکو کیا گزار آہ
پاس نہین رہی جیدام نکلیگا گھر کا اب کام
تو نہوئی مگر تمام زندگی دراز آہ
کیسی تھی چودھوین صدی نہلٹ تم دن نہی
مجھسے جو کر گیا بدی لیسا کیا یہ ناز آہ

لیکن حد بلوغ کے پہونچنے تک عانہ اپنی اصلی صورت اور جسامت نہین حاصل کرتا۔ جو تغیرات اس سبب سے سطح پر پیدا ہوتے ہین یعنے غشا کی عام ترقی ہوتی ہے۔ اونسے تمام خارجی نشانات نازک ہو جاتے ہین جلد مین نفاست و تازگی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ کے حالت ہی اور ہو جاتی ہے۔ چتون اور قیافہ اشارہ کرتے ہین کہ بالکل نئی خواہش کا ادراک اگرچہ مختلف کیفیت کے مطابق مدھم یا خموش ہو لیکن بالکل معدوم نہین ہے اور اسی کے ساتھ ہی وہ مذاق وہ میلان وہ عادات آجاتے ہین جو داخلی طاقت کی تیزی کے باعث پیدا ہوتے ہین۔ عورت ایک زمانہ مین پہلی سی ناز و ادائین نہین رکھتی اور قیافہ کے ساتھ ہی اوسکی آواز بھی متغیر ہو جاتی ہے جو کچھ اس عمر مین واقع ہوا ہے اوس سے پایا جائیگا کہ قوت اور نمو اس اس زمانے مین عورتون مین نہایت عجلت کیساتھ آجاتے ہین۔ داخلی ساخت خارجی شمائل ذہنی امور سب فوراً تکمیل پر پہونچ جاتے ہین۔ اوسکے جسم کے اجزا جو دماغ سے متعلق ہین کم سمٹے اور مردون کے بہ نسبت کم قوی ہوتے ہین۔ وہ تکمیل کامل حاصل کرنے مین بہت کم وقت لیتے ہین اسی وجہ سے عورت مرد کی بہ نسبت جلد بالغ ہو گی بیسوین سال عموماً اوسکا جسم ویسا ہی کامل ہو جاتا ہے جیسا مرد کا تیسوین سال ہوتا ہے۔ لوگون کی راے ہے کہ اسطرح کے حسن اور جمال بہ نسبت قوت وصولت کے قانون قدرت سے کم مختلف وقت لیا کرتے ہین بہت عورتون مین تولید کی قوت اوس زمانہ تک ضعیف رہتی ہے جب تک

دیکھنا چکبست آخر گوے سبقت لے گیا۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - سبل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی بہنا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹروں اور حکیم صاحبان اور ادویہ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے - خالص ممیرہ کی ماشہ بیس روپیہ - معمولی سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آتشک سبب کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی اشیا نہین ہے اور اسلئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلئے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم ڈاکٹر ام - بی - سہانگی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم ایس - سینٹ اینڈریوز یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ... بیوہ ۶۰ سالہ ساکن لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خود بخود دانے نکلے ہوے تھے - اسکی آنکھیں جو عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انمین کثرت سے سوراخ نکلتا تھا - اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکور سے صحت کلی پائی

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق - پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان اشخاص پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری راے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار - کمزوری نظر ہو - یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیجا لال گھوس راے بہادر ایل ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید نیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۵) مکرم بندہ - مین نے آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا - خاصکر کانیا اور گرانولر اور تھلیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے - مین آنکھونکی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون - مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدیں -

راقم ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیرگنج ریاست و ملک نیپال -

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم - آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصے سے دھند و ناخونہ تھا - بلک لوشن - کاسٹک لوشن بوریک لوشن - لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا - آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا -

راقم - ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند -

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کا ساختہ مصنوعی ثابت کر دے تو ایک ... روپیہ انعام دیا جائیگا اس میں بیس ہزار کے ... ایک ... پنجاب بنک مین خاص اسی مطلب کیلئے ... ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

نہ تھا۔ گھر سے ایک ماما لے گئے سمجھ کر بیوی (بدرالنسا) دولھن کے ساتھ زنانی گاڑی مین بیٹھی۔ بدرالنسا کے باپ اکبر علی حیدرآباد مین دوسرے درجہ کے وکیل تھے۔ اور ایسے مالدار تھے کہ سمدھی جو گئے بیٹے کے ساتھ دوسرے درجہ کا بنگلہ ٹھہرایا تھا۔ مگر اونھون نے بھی حضرت ناشر کی خاطر کر لڑکی کے ساتھ ایک ماما تک نہ کی۔ بلکہ صدقے کی لیبری کیطرح بدرالنسا کو اکیلا چھوڑ دیا

کیا شریفون کی بہو بیٹیان اسیطرح سفر کرتی ہین؟ خصوصًا نکاح کے بعد حیدرآباد سے لکھنو تک تنہا شوہر کے ساتھ روانہ کر دیجاتی ہین۔ حضرت ناشر کو تو دیہات کا خیال دماغ مین سمایا ہوا ہے کہ بلڈی سے کرسی یا کرسی سے مہوے جب کٹوا دیئے ہو یا بھاج تو بینے جاتے ہین تو لڈیا ڈوری لیکے جاتے ہین اور عورتون کو تنہا لیکر چلے آتے ہین۔ افسوس ہے تو صرف اسقدر کہ اگر حضرت ناشر ایسے خلاف قدرت واقعات نہ لکھتے تو بیچاری بدرالنسا پر ایسی مصیبت نہ پڑتی۔ یعنے اگر ایک ماما یا چھوچھو اسکے ساتھ ہوتی تو وہ ڈولی نہ بدلنے دیتی۔

علاوہ برین اس کل رقت خیز داستان سے صرف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ڈولی کی سواری خراب چیز ہے پردہ سے اس سے کوئی تعلق نہین۔ پردہ تو برقعہ سے ہو سکتا ہے۔ اور برقع اوڑھنے کی وجہ سے ایسی مصیبتین نہین پیش آسکتی ہین۔ مگر حضرت ناشر کو ان باتون سے کیا مطلب انکو تو غریب بدرالنسا کو مصیبت مین پڑنا منظور تھا۔

اصل داستان کی تو یہ کیفیت ہے۔ علاوہ اسکے مختلف واقعات ایک دوسرے کے متضاد درج ہین جنکی وجہ سے مولانا ناشر پر سافظہ نباشد کی مثل صادق آتی ہے۔

ایک جگہ لکھتے ہین کہ شوکت حسین (بدرالنسا کے باپ) سکنڈ کلاس مین سفر کرتے ہے۔ دوسری جگہ لکھتے ہین کہ حیدرآباد کے اسٹیشن پر بوریا بغل مین دبا کے گاڑی سے اتر پڑے تھے۔

یہ قطع تو ان گنوارون کی ہوتی ہے جو تیسرے درجہ سے بھوڑا سنبھالتے ہوئے اترتے ہین۔ دوسرے درجہ کے مسافر کو تو کسی نے دیکھا ہوگا کہ بیگ بغل مین دبا کے یا صندوق سر پر رکھکر جاتا ہے۔ مولانا ناشر۔ ناول لکھنا کار دارد ناحق اپنے تئین ہنسواتے ہو۔

پیشتر تو شوکت کو عام ہندوستانی مذاق کا شخص اور سیدھا سادا آدمی کہا گیا نیز یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ان پر انگریزی تہذیب کا اثر نہ تھا اور سیدھے سادھے خوش عقیدہ بزرگ تھے مگر سمدھی (اکبر علی) سے شادی کی قدیم رسوم کی نسبت وہ ایک آزاد خیال اور تعلیم یافتہ نوجوان کے لہجہ مین فرماتے ہین کہ "اب تو دنیا سے یہ رسمین اٹھتی جاتی ہین اور سچ یہ ہے کہ مین ان باتون (کہ یہ جہنے کو آتا لڑکی والونکا کام ہے) مین سے کسی بات کا پابند نہین ہون"

پھر یہی سیدھے سادے خوش عقیدہ بزرگ فرماتے ہین "مجھے تعلیم کا خیال سب باتون پر مقدم رہتا ہے ۔۔۔۔ لڑکی کا آرام و آسایش سے رہنا اور ہر طرح کی راحت لبس انہین پر منحصر ہے کہ لڑکے کی لیاقت اچھی اور پوری ہو"

واہ مولانا واہ زور قلم اسیکا نام۔ اگر یہی عالم کچھ روز اور رہا تو عرب کے ریگستانون مین اگن بوٹ چلادوگے۔ اور بیر مین چکی باندھ کے ہمالیہ کی چوٹی پھاند جاؤ گے۔ مگر خدا اذرا تو سب واقعات کا تو خیال رکھا کرو۔ کجا وہ سیدھے سادے شوکت علی جنکی نسبت تم خود لکھ چکے ہو کہ وہ اسٹیشن کے شور و غل سے گھبراتے تھے اور بالکل پرانے فیشن کے آدمی تھے اور کجا انکے خیالات جنکو خاص انیسوین صدی کے طبلے کی تال مین۔

جب بدرالنسا لکھنو کے بدلے فرخ آباد پونھچی تو اسکے باپ نے فرخ آباد مین اپنے صاحبزادہ قاسم علیخان کے نام تار دیا جنکے یہان وہ لکھنو سے چلی آئی تھی۔ اور کل واقعہ لکھا کہ ڈولی بدلجانے سے ایسا واقعہ پیش آیا۔ اب سنیے کہ تار کسطرح پڑھا گیا قاسم علیخان چلے تو ایک "بڑھئی کے لونڈے" سے تار پڑھوانے گئے جو کہ پروس مین رہتا تھا اور کچھ انگریزی جانتا تھا"

کیون صاحب کیا فرخ آباد کے شہر مین انکو کوئی شریف شخص نہ ملا جس سے تار پڑھوا لیتے۔ آخر بڑھئی کے لونڈے کا یہان کیا تک ہی۔ یہ محض دیہات کی بود و باش کا اثر ہے۔ ناول لکھنے چلے اور کوئی چول نہین بیٹھتی۔ اور پول بیٹھے تو کسطرح ناول لکھنا کارے دارد۔ ع

کار بوزینہ نیست نجاری

خیر بڑھئی کے لڑکے سے مطلب نہ نکلا تو اسٹیشن ماسٹر کے پاس دوڑے گئے۔ اسٹیشن ماسٹر نے تار تو پڑھ دیا مگر اسکے ساتھ یہ رائے بھی ظاہر فرمائی کہ "واہ یہ ڈولی سے یہ نیا گل کھلا۔ اس اندیشہ کی طرف شاید کبھی کسی کا خیال بھی نہ گیا ہوگا"

واہ مولانا ناشر واہ۔ معلوم ہوتا ہی کہ اسٹیشن ماسٹر بھی کرسی کا رہنے والا تھا ورنہ ایسا نمک بر جراحت فقرہ نہ کہتا۔

شروع مین بدرالنسا کے خاوند (عسکری) کے نسبت یہ لکھا گیا ہی کہ "عسکری کی عمر اٹھارہ سال کی ہی ۔۔۔۔ انٹرنس پاس کر چکا اور ایف اے کی فرسٹ ایر مین ہے" آخری صفحہ پر یہ تحریر ہے کہ عسکری کو جبکہ وہ اسکول سے گھر کی طرف آرہا تھا ایک شخص نے چھریان بھونک بھونک کر مار ڈالا"

کیون مولانا۔ عسکری "الف اے کی فرسٹ ایر"

مین تعلیم پانے کے بعد اسکول مین کسطرح آگیا۔ قتہ انگریزی کی لیاقت تو مولانا کی ماشاءاللہ بہت سے ڈگری یافتہ حضرات سے بڑھی ہوئی ہے مگر اسکول اور کالج کا فرق نہین معلوم ہے۔ کرسی کی ہوا کا خدا بھلا کرے جب یہ دماغ مین سمائی ہے تو پھر حافظہ مین بھی فتور آجاتا ہے۔

(باقی آیندہ)

راقم

در بہر جگرے ہست خراشش سخن ما
الماس تراش ست تراشش سخن ما

جنت کی ڈاک

اگر نسیم سے سرگرم شر رہو جائے
صبا وہ دھول لگائے کہ بس سحر ہو جائے

صبا کا خط شرر کے نام

نمبر ۵

(۱۱) بیڑے چکنے پان کے مزیدار۔

آپکا اعتراض تھا کہ صرف "بیڑے" کافی تھا۔ "پان کے بیڑے" محاورہ مین اچھا نہین۔ چکبست صاحب نے آپکی تردید مین دو شعر اساتذہ لکھنؤ کے کلام سے پیش کیے جنمین "پان کے بیڑے" موجود تھے۔ وہ شعر یہ ہین

جانصاحب ؎

چھٹکی مری کھائیگی ہرے پان کا بیڑا
منجھلی کا نہ سنبھلی کا نہ ہے بیاہ بڑی کا

امیر ؎

بسملون کی دم رخصت ہے مدارات ضرور
یار بیڑا تری تلوار مین ہو پانون کا

یہ دو شعر غیرت دار کے لیے دو چلو پانی سے کم نہ تھے مگر آپنے جواب الجواب مین فرماتے ہین۔ کہ "جان صاحب اور امیر کے شعرون مین پان کا بیڑا بدنما نہین ہے۔ مگر نسیم کے مصرع مین بدنما ہے" زندہ باش! ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکے دماغ کی رگین ڈھیلی پڑگئی ہین۔ بندہ نواز آپکو شرفاء لکھنؤ کی صحبت ہی نہین رہی ہے۔ ورنہ ایسا اعتراض نہ کرتے۔ جس موقع پر نسیم نے (یعنے تاج الملوک کی شادی کے موقع پر) "پان کا بیڑا" نظم کیا ہی وہان سوائے "پان کا بیڑے" دوسرا لفظ صرف نہین ہوسکتا ہی۔ یونتو عام گفتگو مین شرفاء لکھنؤ "پان کی گلوری" کہتے ہین۔ مگر شادی کے موقع پر پان کے بیڑے کھلاتے ہین۔ اگر یقین نہ آئے تو لکھنؤ کے کسی رئیس کے خدمتگار یا ماما سے دریافت کر لیجیگا کہ شادی کے موقع پر جو پان تقسیم ہوتے ہین وہ "پان کے بیڑے" ہی کہلاتے ہین کہ نہین۔ اس مصرع سے۔

بیڑے چکنے پان کے مزیدار

نسیم کی زباندانی کا ثبوت کامل ملتا ہے کہ انھون نے اس موقع پر وہی لفظ استعمال کیا ہے جو کہ مناسب و موزون تھا۔

آپنے اگر اعتراض کیا تو آپکا قصور بھی نہین۔ آپ دہات کے شادی بیاہ مین شریک ہوتے رہے۔ وہان "بیڑے" ہی کہتے ہونگے۔ اپنا اپنا دستور ہے جیسے کرسی مین اونٹ کی نکیل بالوں کی رسی سے بنائی جاتی ہے۔

(۱۳) کھاتے ہی حمل کا ڈھنگ پایا

آپکا اعتراض تھا کہ "حمل کی جگہ حمل نظم کر دیا گیا ہی جو قطعاً غلط ہے" ۔ چکبست نے اسکے ثبوت مین سودا، جانصاحب۔ اور واجد علی شاہ کے شعر پیش کیے ہین۔ اگر آپ کی پریشان خیالی کے جھاڑ جھنکاڑ مین راستبازی کا ایک تنکا بھی ہوتا تو آپ اسی کے سہارے کھڑے ہو کر اپنی غلطی تسلیم کرتے مگر آپکا دماغ تو بجھے ہوے انار سے مشابہ ہے۔ عقل کی بارود تو اڑگئی اب محض روسیاہی کا سامان رہگیا ہے چنانچہ آپ فرماتے واجد علی شاہ کی سند ٹھیک نہین ہی محض اسلیے کہ وہ کسی کے شاگرد نہ تھے۔

یہ ایک ہی کہی۔ بندہ نواز شاہی نہ ہوئی ورنہ یہ کلمہ زبان سے نکلنے کی حقیقت کھلجاتی۔ خیر اب عینک کی گرد پونچھ کر میری طرف دیکھیے۔

سنیے حضرت چکبست نے اپنے "جواب" مین صاف الفاظ مین لکھدیا ہی کہ گلزار نسیم کی تائید مین انھین اساتذہ زبان اردو کی سندین پیش کیگئین ہین جنکی سندین امیر اللغات اور بہار ہند مین بھی پیش کی گئین ہین۔ جہان آپنے اس بحث مین دو صفحے سیاہ کیے تھے وہان دو کلمہ اس امر کے متعلق بھی لکھدیے ہوتے کہ امیر اللغات و بہار ہند مین کیون واجد علیشاہ کے کلام سے سند لیگئی ہے۔ اور جو کلام امیر اللغات کے لیے سند ہوسکتا ہے وہ جواب چکبست کے لیے کیون نہین ہوسکتا۔ لاحول ولا قوۃ اسکا نام جواب الجواب ہی۔ مرد خدا! اتنا ہی لکھدیا ہوتا کہ امیر اللغات مین واجد علیشاہ کی سند اچھی معلوم ہوتی ہے۔ مگر جواب چکبست مین بد نما معلوم ہوتی ہے۔ خیر یہ جھگڑا تو درکنار رہا آپکو اسکی خبر نہین کہ واجد علیشاہ میرے دوست فتح الدولہ برق کی شاگرد تھے۔ اگر آپ دہات کی خاک چھانا کیے اور لکھنؤ کی باتون سے آپکو واقفیت نہین تو کسی سے پوچھکر ایسے امور کے متعلق لکھا کیجیے۔ ابھی تو ایسے بزرگ زندہ ہونگے جو فتح الدولہ برق کو اچھی طرح جانتے ہونگے۔ فتح الدولہ ناسخ کے ارشد تلامذہ مین سے تھے اور اور اوستاد کے لیے باعث فخر تھے۔ منشی اشرف علی نے یہ تو آپسے کہا کہ نسیم کو آتش نے مثنوی لکھکر دیدی مگر یہ نہ کہا کہ واجد علیشاہ فتح الدولہ برق کے شاگرد تھے۔ آخر اس جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ کیا ناواقفون کے دھوکا کھا جانے سے سچ جھوٹ اور جھوٹ سچ ہوسکتا ہے۔

دیکھیے بیابانی کے تکیے پر آپکے پڑوس مین لال لال املیان لگی ہوئی ہین کیا آپ کے کہنے سے آم ہوجائینگی۔ جانصاحب اور سودا کی سند کی نسبت جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے اسپر بھی لغویت کی سیاہی پھری ہوئی ہی جانصاحب کے کلام سے اگر امیر اللغات مین سنداً شعر پیش کیے گئے ہین (اور محض عورتون کے محاورے کے متعلق نہین۔ بلکہ "مردانے محاورون کی نسبت بھی) - تو پھر چکبست نے اگر انکا مصرع سنداً پیش کیا تو کیا برا کیا۔

واللہ آپ کیا چبھتے ہوے فرماتے ہین کہ بعض لوگون نے یہ شبہ پیدا کر دیا ہے کہ اصل مصرع یون ہے ۔ع

دائی نے یقین دلکو ہے گر جائے گا یہ حمل

ان یارون کا نام لیتے ہوے آپ کیون شرماتے ہین یہ کوئی باہر کے لوگ تو ہین نہین یہ تو آپ ہی کے طرف کے لوگ ہین۔ ان "لوگون" نے آپ کو وہ جانصاحب کا پھٹا پرانا دیوان نہین دکھلایا جسمین انکی مہر بھی موجود ہے اور اگر دکھایا تو پھر شبہ کیا معنے۔

اور لو اور آپنے اس سلسلہ مین ایک ورلیچ کی لی ہے یعنے اپنے اعتراضات کی تعداد بڑھانے کے لیے نسیم کا یہ مصرع بھی پیش کر دیا کہ ع

خورشید حمل ہوا نمودار

واللہ کیا سخن فہمی ہے۔ حضرت سلامت اس مصرع مین "حمل" سے "برج حمل" مراد ہے - اور اسکا تلفظ وہی ہی جیسا کہ نسیم نے نظم کیا ہے۔ کوئی لغت دیکھکر آپ اپنا اطمینان کر سکتے ہین۔ "خورشید حمل ہوا نمودار" کے معنے یہ ہین کہ لڑکا پیدا ہوا۔ جیسا کہ سیاق کلام سے ثابت ہے

نقشہ اک ادر نے جمایا ؛ پس ماندہ کا پیش خیمہ آیا

امید کے نخل سے نے دیا بار
خورشید حمل ہوا نمودار
وہ نور کے صدقے مہر انور
وہ تیغ کہ ٹھہرے آنکھ جس پر

تیسرے شعر میں "نور" سے اور "تیغ" سے کیا "نور حمل" یا "حمل کا تیغ" کا مراد ہے۔ افسوس ہی کہ آپ معمولی شعر کے معنے نہیں سمجھ سکتے اور اعتراض کرنے پر آمادہ۔

باقی آیندہ

شعبا۔ (راز جنت)

ذرا سنیے گا

ذرا سنیے گا۔

جیت کیا پنچ نے بیڑ صعب جری ہے
کہ بھناتی عدو کی کھوپڑی ہے

اے سبحان اللہ کیا کہنا ہی۔ یہ مطلع تو اس قابل ہے کہ کسی مسدس میں ٹیپ کا شعر ہوتا۔

قدردانی ہے میں کس قابل ہون۔ اور سنیے۔

پہلے پھولے گی اب خاک بدایون
کہ اوسمین کھاد کرسی کی پڑی ہے

واللہ قلم توڑ دیے ہین۔ او۔ کیا آہون زمین شعر مین ہل چلوادیا۔ کیا روانی ہے۔

تسلیمات کی تخم ریزی کرتا ہون۔ اک اور شعر ملاحظہ ہو۔

نہو چالاک کیون بدر النسا سے
حلیمن دس برس آخر بڑی ہے

سبحان اللہ بحمدہ۔ کیا آمد ہے۔ اور کیا سادگی ہے۔ واللہ تصویر کھینچدی ہے۔

آداب بجالاتا ہون۔ اسی رنگ کا دوسرا شعر ملاحظہ ہو۔

حلیمن کہتی ہے بدر النسا سے
تجھے اپنی مجھے اپنی پڑی ہے

بندہ نواز کیا شوخ طبیعت پائی ہے۔ واللہ داغ یاد آگئے

کورنش عرض ہے۔ دو قطعہ ملاحظہ ہون۔

قطعہ اول

اڈیٹر پنچ کا ہے خانعالی ؛ ظرافت اسکی گھٹی میں پڑی ہے
وہ ہی شیر نیستان فصاحت ؛ رقیب اسکا مجسم لومڑی ہے

قطعہ ثانی

رفیق پنچ ہے شوق سخن سنج ؛ کہ جسکی دھوم عالم میں پڑی ہے
جو اسکی نظم ہے سلک جواہر ؛ تو اسکی نظم موتی کی لڑی ہے

حضرت اعجاز ہے اعجاز کس زبان سے آپکی تعریف کیجائے بس ان قطعون کی لطافت کا اندازہ یہ ہی کہ حاسد کا دل بجھ کر رہجائیگا

یہ آپکی قدر افزائی ہے محبت ہی حاسد کیا اور اوسکا دل کیا۔ اچھا لگے ہاتھون ایک شعر اور سنیے۔

حلیمن ہوگئی جامہ سے باہر
حیا گردن جھکا سے جیب کھڑی ہی

واللہ قسم ہے "پردہ عصمت" کی اس شعر پر کرسی کے تمام احمق صدقے ہین۔ کیا زبان ہی اور کیا عالم تصویر پیدا۔ واللہ آپ تو مجھے کانٹون مین گھسیٹتے ہین۔ خیر دوسرا وزن ملاحظہ ہو۔

حمل قایم رہے بدر النسا کا
یہ غم آٹھون پہر چونسٹھ گھڑی ہے

اس شعر کی تعریف ناممکن ہی۔ جانصاحب کی روح لوٹن کبوتر ہوگئی ہی۔ واللہ تعقید کا نام نہین۔ اور مضمون ایسا گرانبار!

حضرت آپنے تو تعریف کے پل باندھ دیئے ہین کس زبان شکریہ ادا کرون ایک شعر ملاحظہ ہو۔ اپنے رنگ مین فرد ہے۔

پسینہ یار کا گندھی پڑھ رہا ہے
حلیمن منتدہ پیشانی کھڑی ہے

واللہ دماغ مہک گیا۔ اس شعر سے سچی شاعری کی بو آتی ہے۔ مگر خیالات کی پاکیزگی شرط ہے۔

تسلیمات کی پھریری پیش کرتا ہون اور ایک شعر اس تلازمہ کا اور عرض کرتا ہون۔

حلیمن یاد ہی کرتی تھی اوسکو
وہ آیا عطر گندھی کی بڑی ہے

قسم خدا کی تصویر کھینچدی ہے "وہ آیا" زبان سے نکلا نہین کہ عطر کی خوشبو آنے لگی۔

آداب کا کنٹر کھولتا ہون اسی تلازمہ کا ایک مزیدی شعر ملاحظہ ہو۔

پڑا بیہوش ہے پینک مین گندھی
پھریری ناک مین آلٹی اڑی ہے

بندہ پرور کیا صنعت رکھی ہی۔ مانتا ہون استاد کہا ہی۔ ۶

پھریری ناک مین الٹی اڑی ہے

دیکھیے "ناک" کو اولٹیے تو کان ہوجاتا ہی اور پھریری کو کان سے تعلق ہے واللہ یہ لطف تو مین بھی نہین سمجھا تھا۔ آپ تغافلی سخن فہم ہی نہین ہی۔ بلکہ معنی آفرین ہین۔ اچھا دو ایک شعر اور سنیے

خدا رکھے حلیمن تو ہے ہیتار
مگر بدر النسا سوکھی سڑی ہے

واللہ اس شعر مین کیا بے تکلفی کوٹ کوٹ کے بھری ہے۔

اچھا ایک قطعہ اور عرض ہے۔

قطعہ

نشاؤ فہ پنچ سے کیسا بپا ہے ؛ کہ جس آن قیامت آپڑی ہی
ادھر بدر النسا ہی منھ چھپایا ؛ حلیمن سے طرفہ [illegible] کڑی ہی

کیا کہنا۔ دوسرے شعر کی تعریف ناممکن ہی۔ اس شعر کا لطف جبھی آسکتا ہے جب ذرا لطف بیان سے واقفیت ہو تھوڑی سی زیادہ نہین۔

بیشک۔ ایک اور شعر سنیے۔

نسیم صبح برساتی ہے وان پھول
جہان پر لاش آتش کی گڑی ہے

قسم ہے خاک و آتش و آب و باد کی۔ اس شعر کا جواب نہین ہوسکتا۔ کیا لطافت ہی اور کیا پاکیزہ خیالی ہے خیر۔ تسلیمات عرض ہے۔ آخری شعر ملاحظہ ہو۔

شرر کہتا ہے مین چکنا گھڑا ہون
اگر چکبست ساون کی جھڑی ہے

واللہ کیا برابر کے مصرعے ہین۔ شعر کیا ہے شاعری کا سانچہ ہے۔

تسلیمات۔ کورنش۔ آداب۔ سب ایک ہی مرتبہ عرض ہین۔ جو کچھ آپنے فرمایا۔ یہ محض آپکا حسن ظن ہے اور قدردانی ہے۔ بھلا شرر کے دل سے تو میرے اشعار کی داد لیجیے۔

المخبر

مولانا شرر

شیطان کی صلاح پر عمل

اودھ پنچ مین جو شیطان کا خط شرر کے نام شایع ہوا تھا اسمین صاف الفاظ مین شیطان نے شرر کو یہ مربیانہ صلاح دی تھی کہ اب جدید اعتراضات کا سلسلہ دلگداز مین بند کردو"۔ چنانچہ باوجود متواتر اعلانون کے کہ گلزار نسیم پر اعتراضات کا سلسلہ جاری رہیگا اور گلزار نسیم کے بعد دیوان نسیم پر اعتراضات ہونگے۔ شرر نے اپنا ارادہ ملتوی کردیا ہے اور ستمبر کے دلگداز مین (جو کہ شیطان کے خط کے پندرہ روز بعد شایع ہوا ہے) یہ لکھدیا ہے کہ "اب دلگداز اپنے صفحات کو اس بحث سے الگ کیے لیتا ہے۔ آیندہ وہ جدید اعتراضات نہین کریگا"۔

اشعب غلام کا خط بنام مسٹر شرر

میان شرر سلمہ

جو مضمون میرے تعلق تم نے اپنے لکد زدا پر بے "دلگداز" نام مین بہت زمانہ ہوا اسکا لالا تھا میری نظر سے گزرا ... بہتان پر جو تم نے مجھ پر باندھا تھا مجھے نہایت غصہ آیا مگر یہ سمجھ کے چپ رہا کہ وہ چپ کی داد غفور الرحیم دیتا ہے

چنانچہ اصلاح اور دوسرے پرچون نے تمہاری جو گت بنائی وہ کسی پر پوشیدہ نہین لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ مجھ پر جو بہتان تم نے لگایا تھا اوسکا جواب کسی نے نہ دیا اور دیا بھی تو صرف اسقدر کہ "اشعب نام غلام فاطمہ بنت عثمان کا تھا"، اس جواب سے حضرت سکینہ پر جو افترا تم نے کیا تھا برطرف ہوگیا مگر میرا جرم رشوت خواری و سزا یافتگی برقرار رہا اسکے علاوہ مجھے اسکا بھی رنج ہوا کہ ایکایسی آقازادی کی غلامی سے مین خارج کیا گیا جسکی غلامی کا فخر بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے تمام دنیا کو حاصل ہے۔ ہان مین اقرار کرتا ہون کہ یہ افترا واقع نہین ہوئی۔

مین منتظر تھا کہ کوئی اللہ کا بندہ۔ پھر تمہاری خبرلے تو مین بھی اپنا درد دل سناؤن اتفاقاً میان نسا و آتش سے ملاقات ہوئی۔ اونکو کچھ لکھتے دیکھکر مینے استفسار کیا کہ کیا لکھتے ہو معلوم ہوا کہ تم جکل گلزار نسیم پر تمہارا خلقی تعصب و نفاق نتیجہ تمہارے اکل بیجو

آلات تناسُل کام مین نہین آتے اوسوقت وہ تغیر واقع ہوتا ہے جسکے اثر سے بالیدگی کی تکمیل ہوجاتی ہے تاہم یہ امر یقینی ہے کہ عورتون مین بھی جنکے اجسام مین اعلی درجہ کی تکمیل نظام دموی پائی جاتی ہے برسون تک نظام عضوی نمایان رہا کرتا ہے تصویر-ن جنین یہ بات بخوبی پیدا ہے۔ ملاحظہ طلب ہین عورت کی عمر کا دوسرا دور بلوغ سے لیکر تا زمان انحطاط پورے نمو یعنے تولید کے زمانہ سے لیکر عدم تولید تک یعنے بیس سے لیکر چالیس تک ہی ایسے دور کے آغاز مین عورت تمام صفات اور نہایت دلربا انداز حاصل کرلیتی ہے ہمکو صرف اوسے تمیز کرنے کے واسطے وہ اعضا ہی نہین معلوم ہوتے جو پیدائش کی آلات ہین بلکہ اور عضوی اختلاف جسمانی دکھائی پڑتے ہین جو اس عمر سے متعلق ہین۔

اس عمر مین تمام شمائل عورت مرد کی بہ نسبت چھوٹے اور نازک ہوتے ہین اسیوجہ سے قدماٰ نے منروا کے ساڑھے سات اور اپالو کے آٹھ سر بنائے ہین دونون جنسون مین مختلف اعضا کی وسعت بھی مختلف ہوتی ہے عورات کی شانہ اور سینہ چھوٹا اور اوبھرا ہوا کولے سُرین زانو اور اعضائے متعلق عانہ بڑے اور بھرے ہوتے ہین اس وجہ سے اوپر کا دھڑ سر کی جانب اور اعضا نیچے کے جانب گاؤدم ہوتے ہین اور یہی بات اونکے ڈیل ڈول مین تعجب خیز ہے قامت کی خوردی اور اعضائے عانہ کے بزرگی کیوجہ سے ناف عورتون مین کسیقدر اونچی ہوا کرتی ہے یہ دوسرا تعجب خیز امر ہے اور چھوٹے اعضا اس زمانہ

اخت اصنات کر رہا ہی - اور حقیقت اودھ پنچ نے تمہاری مرمت کرنے پر کمر باندہی ہی - یہ لوگ پنچ مین نالہ کاری کرتے ہین

اتنا سنکے میری تو باچھیں کھل گئین کہ اب بیشک تمہاری قرار واقعی خبر لیجائیگی - اور بذریعہ کارڈ زنان ملای اعلیٰ دفتر اودھ پنچ مین درخواست خریداری مین نے بھی بھیجدی - اخبار میرے نام بھی جاری ہوگیا - واہ واواہ - کہین تو تمہاری مصنوعی بے تعصبی کی قلعی کھولی گئی ہے -

کہین اتحاد کی مکر آمیز پالیسی کی داد دیگئی ہے -

کہین تمہاری زبان دانی کا افسانہ ہے

کسی جگہ فتنہ انگیزی کی داستان ہے -

کہین تمہارے طرح طرح کے سوانگ رسیج مین کہ جب تم دنیا کے پردہ پر آسے تمنے تماش بینون کو کون کون سے روپ بھر کے دکھاے - حقیقتاً اودھ پنچ ہی ایک ایسا بچہ ہے جو حکمت کے بیضہ فولاد سے تم ایسے دنیا پرستون کی پردہ دری کرنے پر قادر ہی اگرچہ تمکو بھی بجاے خود بیضہ فولاد سے بچہ نکالنے پہ ناز ہو - شاید کسی شاعر نے تم ہی سے مخاطب ہو کے یہ شعر کہا ہے ؎

پہلے تو روغن گل بھینس کے انڈے سے نکال

پھر دوا جتنی ہے کل بھینس کے انڈے سے نکال

غرضکہ تمہارے کرتوت خوب خوب دنیا پر ظاہر و آشکار کیے گیے ہین - اور امید ہی کہ آیندہ کچھ اور راز کھولے جائینگے - بالفعل تو مین حضرت پنچ کو اونکی ایک کاٹ ٹون پر مبارکباد دیتا ہون - خدا اونکو سلامت رکھے اونھون نے بغیر میرے کہے بدلا لے لیا -

تم نے دلگداز نمبر ۲ جلد ۴ مین "نبات اشعب" کا قصہ میرے فرزند شعیب کی زبانی تحریر کیا ہی کہ مین نے سکینہ بنت حسین کی نافرمانی کی یعنے زید او نکے شوہر سے چار سو اشرفیان رشوت مین سے لین پھر جس کام پر مین معین کیا گیا تھا اوسکو بددیانتی کے ساتھ انجام دیا جسکی پاداش مین مجھے اون سیدہ نے یہ سزا دی کہ دڑبہ بنوایا اور انڈون پر مجھے بٹھایا کہ جبتک بچے نہ نکلین مین مقید رہون - پھر جب بچے نکل چکے تو وہ میری لڑکیون کے نام سے مشہور ہوے اور اب تک اونکی نسل موجود ہے"

ارے خدا کے غضب سے ڈرو دیکھو اوسنے میری خاموشی کی داد دی - اور جسطرح تم نے مجھپر بہتان کیا تھا تمہاری تصویر اوسی طرح اسوقت میرے پیش نظر ہو

میرا نام بھی کوئی نہین لیتا اور تم دنیا مین مطعون ہو - ہائے بدنیتی کیا بری چیز ہے تم نے حسد تعصب نفاق کی تاریکی کو اصلاح قوم اتحاد تہذیب عرفان کی روشنی ثابت کرنا چاہا اور بقول ہاتفی تمہاری کوشش اکارت ہوئی ؎

اگر بیضۂ زاغ ظلمت سرشت
نہی زیر طاؤس باغ بہشت
بہنگام آن بیضہ پروردنش
ز انجیر جنت دہی ارزنش
دہی آبش از چشمۂ سلسبیل
در آن بیضہ دم در دمد جبرئیل
شود عاقبت بیضۂ زاغ زاغ
برد رنج بیہودہ طاؤس باغ

آیندہ مین اور بھی خطوط لکھونگا - جاؤ تمکو پنچ کے حوالے کیا -

راقم
اشعب
نقلم - م - ح

غزل

اوٹھا آج طوفان یہ بحر و بر سے
نہنگون نے امداد چاہی مگر سے
نہ آیا وہ آتش مزاج اپنے گھر سے
یقیناً وہ اب ملگیا ہے شرر سے
اودھ پنچ کو یہ پتا ملگیا ہے
خفا ہین ششتر خلد کے نامہ بر سے
کریگا وہ مدون سے پھر لنترانی
کہ وا پس ہوا شیخ حج کے سفر سے
خفا خلد مین ہوگئے خواجہ آتش
شرر سے شرر سے شرر سے شرر سے
یہ رویا ہون مین فرقت بخت مین
بہین ندیان سیکڑون چشم تر سے
زلیخا کی وصلت کے دن آگئے ہین
کہ یوسف جدا ہوگیا ہے پدر سے

الراقم
م - ن - ج - قمر

جہاز سے انجن لڑگیا

ایک نئی دلگی سنیئے ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء کو الہ آباد ہائی کورٹ مین ایک مقدمہ پیش ہوا جسکی کیفیت یہ ہے کہ کالپی ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک بیلس ٹرین کھڑی تھی جسمین مزدور وغیرہ کام کر رہے تھے انمین عورتین بھی کام کر رہی تھین سنئیے کا وقت تھا۔ گارڈ اور ڈرائیور نشے مین مست تھے۔ گارڈ صاحب بہادر کا بریک اور ڈرائیور صاحب بہادر کا اسٹیم جو تیز ہوا تو ایک مزدورنی کو جو نوجوان تھی ایک گاڑی مین گھسیٹ ڈرائیور صاحب بہادر نے لائین کلیر پا کر اپنا انجن شنٹ کرنا شروع کیا۔ اول تو صاحب بہادر کی اس دھکا پیل مین گاڑی پٹری سے اوتر گئی۔ جب صاحب بہادر کی برقی قوت اعتدال پر ہوئی تو گارڈ اور ڈرائیور صاحبان اس حلیم الطبع جوان شرر بار عورت کو چھوڑ کر لندن میل کیطرح چمپت ہوگئے۔ شاباش! کیون نہو! — یہ خیال دونون کو تھا کہ انجن خلاف قانون لڑگیا مگر نہین نشے کی حالت تھی صاحب بہادر کو دھوکا ہوا ہوگا۔ کیونکہ سنئیے کا وقت تھا حلیم الطبع عورت لہنگا پہنے ہوے تھی گو عورت کی شکل صاحب بہادر کی سیاہ پٹ سے کہین شوخ مگر تھی گھر اجی اندھیرے مین دانت چمک گئے ہونگے۔ چنانچہ اسکی واویلا سے لوگ جمع ہوکر ریلوے پولس مین رپورٹ ہوئی۔ گارڈ اور ڈرائیور صاحبان سب بھول گئے۔ پولس نے دونون کو دھر لیا۔ اب مقدمہ چلا حتی کہ چلتے چلتے ہائی کورٹ الہ آباد آگیا۔ عورت و گارڈ و ڈرائیور تینون پیش ہوئے۔

ڈرائیور صاحب بہادر کا تو انجن چلانے سے منھ کالا عورت کا قدرتی طور پر ونیز ریلوے کی بھاری ڈھولائی سے حلیہ بگڑا ہوا تھا۔

آخرش ڈرائیور صاحب بہادر کو سات سال کی قید اور گارڈ صاحب بہادر کو پانچ سال کی قید ایک صاحب دروغ حلفی مین پھنس گئے۔ قصہ تمام ہوا

پی کے مے چاٹ لیا کرتے ہین تلچھٹ میکش
بدمزا ایسے بھی نشے مین مزا دیتی ہے

راقم
(سمنا - ا -)

۱۴۳

جبکہ ایک تناسب ذہنی اوسکے اعضا مین ہو اور بہت کچھ اوسکی تیزی کو ضعیف نہ کرے اسی بات سے عورات کے اعضا کی خلقی چستی کا نشان لگتا ہے اول اونکے جسم کی خوردی کیوجہ سے چلبلاہٹ ضروری نتیجہ ہے۔ تمام حیوانات کے حرکات اوسی قدر تیز ہوتے ہین جسقدر اونکا جسم سُبک ہے۔ بیل کے شرایئن اوتنے عرصہ مین تیس دفعہ چلتی ہین جتنے مین بھیڑ کی ساٹھ مرتبہ اور مرد کی بہ نسبت عورات کے نبض قلیل اور سریع ہوتی ہے۔ دوسری جسمانی کیفیت جس سے عورات کے مختلف حصون مین زیادہ چالاکی اور سُستی ہوتی ہے اونکے نرمی ہے اون دو اسباب سے ایک قسم کی نزاکت لازمی ہے لیکن اسی وجہ سے عورت مین تیزی اور چستی اور سُبک حرکات اور چھب آجاتی ہے لوگون نے خیال کیا ہے کہ عورت کے اعضا مین مخصوص ایسے ٹکڑے جنسے خوبی شمائل تیزی حسن سبکی رفتار جو اونمین منحصر ہین پیدا ہوتے ہین ان سبکا نتیجہ ہے کہ مرد مین طاقت اور شکوہ۔ عورات مین حسن اور چھب ہوتی ہے مخصوصات زنان کم پُر صولت اور زیادہ دلربا اور کم تعلیم اور زیادہ محبت پیدا کرتی ہین لوگون کی راے ہے کہ سختی کے ذرا سے نشانی ترش روئی حتی کہ شوکت حُسن زنانہ کے اثر کو نقصان پہونچاتا ہے لوشن نے بڑی خوبی سے بیان کیا ہے کہ منروا کی مردانہ وضع دیکھ کر عشق کا دیوتا خوف زدہ ہوگیا تھا جبکہ مرد طاقت اور چستی کے ذریعہ سے تمام اون مشکلات پر حاوی ہوتا ہے جو اوسکے گرد و پیش جمع ہوجاتے ہین لیکن عورت

ایک انوکھا خواب

دنیا بھی عجب عالم مثال ہے۔ ایک نقشہ مٹتا ہے دوسرا ہویدا ہوتا ہے۔ اکثر اپنے ساتھیون سے جو اس عالم کو ایک بار دیکھ چکے تھے۔ اور دوسری دفعہ کی ہوس رکھتے تھے اسکا تذکرہ سُنا کرتے تھے۔ آخر ایک روز ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جو اپنے کوئی دنیا کا باشندہ بتاتے تھے۔ انسے کچھ یہان کے ایسے دلاویز حالات معلوم ہوسے کہ بے اختیار دیکھنے کو جی چاہا اور انسے اپنی خواہش ظاہر کی۔ ان حضرت نے فرمایا کہ ہان! مین تمھین وہان کی سیر کرا سکتا ہون کیونکہ جب مین نئی دنیا مین جسکو غلطی سے مین اپنا وطن سمجھتا تھا مقیم تھا تو اکثر عالم ارواح کی سیر و تفریح کا خیال رہتا تھا اور رات دن اسی دھن مین غرق رہتا تھا۔ آخر کامیابی ہوئی اور "ہپناٹزم" کا علم مدون ہوا اتنہائی مین محض عالم خیال مین اکثر عالم ارواح کی سیر فرصت کے ساتھ کیا کرتا۔ ایک دفعہ جو ذرا ٹاپھر ابھر نہ جانا نہ نصیب ہوا۔ اور نہ اپنے جسم سے علاقہ رکھنا ممکن ہوا۔ اگر کہو تو تمکو ایک دفعہ وہان کی سیر کرادون

مین نے کہا اس سے کیا بہتر۔ کہا آنکھین بند کرو۔ آنکھین بند کین۔ پوچھا دنیا کے کس حصہ مین جانا چاہتے ہو۔ مین نے کہا ہندوستان (کیونکہ مین پیشتر ہی نوح محفوظ مین دیکھ چکا تھا کہ مجھے ہندوستان اور وہ بھی لکھنؤ ایک مرتبہ ایک مدت معینہ کے لیے باضابطہ جانا ہوگا)

پوچھا کس شہر مین۔ مین نے کہا لکھنؤ۔ کہا اچھا سو جاؤ۔ مین سو گیا۔ اسکے بعد مجھے کچھ علم نہین کہ کیا ہوا مگر مین نے اپنے تئین لکھنؤ مین پایا۔ سبحان اللہ۔ اس شہر کا کیا کہنا جیسا سُنتے تھے ویسا تو نہین پایا مگر غنیمت تھا۔

سیر و تفریح کرنے کے بعد یہان کے مشاہیر سے ملنے کا خیال پیدا ہوا اور دو ایک سے ملا۔ جنسے معلوم ہوا کہ یہان آجکل عجب گلخپ مچی ہوئی ہے۔ کوئی مثنوی گلزار نسیم نامی ہے۔ اسی کے متعلق شہر بھر مین چرچے ہین اور نوبت یہ ہوگئی ہے کہ چند اشعار کی وجہ سے قومی معاملہ کی صورت اختیار کر لی ہے۔ کوئی صاحب کہتے ہین کہ یہ مثنوی نسیم کی نہین۔ حضرت آتش نے تفنن طبع کے طور پر لکھکے دی تھی۔ عالم ارواح مین مجھ سے انسے اکثر ملاقات ہوئی رہتی تھی اور وہ خود فرماتے تھے کہ یہ مثنوی نسیم ہی کی ہے یہان کی حالت دیکھکر بہت صدمہ ہوا کیونکہ پلیڈ کی لغیلنگ

نہ صرف لکھنؤ ہی مین بلکہ ہندوستان بھر مین سرایت کر گئی ہے جو ہندوؤن اور مسلمانون مین مزید نفاق کا باعث ہو۔ علما سے جو ملنے کا اتفاق ہوا تو یہان دوسری ہی بسم تخم بیجی ہوئی پائی۔ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا۔ اعلان تکفیر مین تار بجلی سے دوڑ دوڑ میل آگے ہے۔ عوام سے جو ملنے کا اتفاق ہوا۔ معاملہ ہی دگرگون پایا۔ سُنی شیعون کے دشمن اور شیعہ سنیون کے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ کوئی بزرگ دہلی کے سید ون مین ہین جنھون نے یہ شگوفہ چھوڑا ہوا ہے۔ خیر یہ تو تھا ہی ایک دوسرے صاحب جو تازہ ولایت ہین (یعنے حال ہی مین کربلاے معلی سے اجتہاد کا ڈپلو حاصل کر کے آسے ہین) وہ سابق الذکر حضرت سے بھی گوے سبقت لے گئے ہین محض آپکی ذات بابرکات کی بدولت لکھنؤ مین کشت و خون ہوتے ہوتے رہ گیا اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے حسن انتظام سے اسکی نوبت نہین آئی ورنہ ہزارون شیعون اور سنیون کا خون اس روز بہ جاتا۔ تاہم اس روز دن بھر چوک کے جملہ سُنی دوکاندارون کی دوکانین بند رہین اور شہر بھر مین ایک چینی سی رہی۔ اشتہارون مین جہان آپکے نام نامی کے ساتھ اور تعریفی دم چھلے لگے ہوئے ہین وہان ایک یہ بھی ہے

۱۴۲

اطاعت کرنے سے اون سختیون کے اثر سے محفوظ رہتی ہے۔ اور حسن کے ساتھ وہ حلم اور دلربا انداز پیدا کرتی ہے کہ جس سے مرد کی سب طمطراق اوسکے قبضہ قدرت مین ہوجاتے ہین اصل مین ظاہر اون اعضا کے وجہ سے جو دونون مین مابہ الامتیاز قرار پاسکتے ہین ایک دوسرے کی حسن مخصوصہ کی بنیاد ہوتی ہے جیسے مرد مین وہ رطوبت اصلی جو چند رگون مین بغرض تولید پیدا ہوتی ہے ایک نوع کی عام تیزی اور چالاکی کا سبب ہے اوسیطرح عورت مین جب ایام شروع مین ہوتے ہین سینہ کا ابھار چھاتیون مین لوچ اور نقشہ مین زیبائی اور ایک نوع کی زیادہ حیا اور حجیب اور تمام حرکات و سکنات مین ایک طرح کا لوچ آجاتا ہے اسیطرح سے خواجہ سراؤن کے انداز و ادا و شمائل اور خصائل عورات سے ملتے جلتے ہوتے ہین اعضا نرم و نازک مزاج مین بزدلی آواز بہت مہین ہوتی ہے۔ اگر عورت کے بیضے نکال ڈالے جاتے ہین تو نتیجہ اوسکے بالکل برعکس ہوجاتا ہے۔

پاٹ صاحب ایک عورت کا حال جسکے بیضے نکال ڈالے گئے تھے۔ یون لکھتے ہین کہ وہ دُبلی اور مردانہ قامت ہوگئی چھاتیان جو بھری ہوئی تھین بالکل سپاٹ ہوگئین اور کئی سال گزر چکے ہین کہ اوس وقت سے ابتک ایام معمولی موقوف ہین۔

ہٹین نے بعد تحقیقات معلوم کیا کہ اگر تازہ نالیان جن سے بیضے ملے ہوتے ہین جدا کردی جائین تو خواہش کالعدم ہوجاے

ہاراجواری ۔ اسشر رہ جائے ... مین ایسے سندوں سے نہین کھیلتا .... میری سب نردین پٹ لین .... بڑے چھینٹے ہو .... سب بتائی ہوئی چالین ہین .... چکبست اشارے کرتا جاتا تھا ۔

پنچ ۔ واہ راجہ نل ۔ ہارے تو لگے گالیان دینے ۔ رونے کی نہین بدی ہے ۔ یہ کھیل نہین ہے جوسر کی بازی ہے ۔

پنچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون ـ نامور ڈاکٹرون ـ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہو ـ ضعف بصارت تاریکی چشم ـ دھند ـ جالا ـ پھڑوال ـ غبار ـ سبل ـ سرخی ـ پھولا ـ ابتدائی موتیابند ـ ناخنہ ـ پانی جانا ـ خارش وغیرہ ـ معزز ڈاکٹر اور حکیم جناب اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی ـ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے ـ قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین ـ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے ـ خالص ممیرہ کی ماشہ بیس روپیہ ـ مصری سرمہ فی تولہ ۴ ـ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ـ

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہی

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھو سے پانی کا بہت جانا ـ دھند ـ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ـ ناخنہ ـ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنکھ سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی اشیا نہین ہی اور اسلیے ہر کسی کیلیے استعمال مفید ہی ـ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہی وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورۂ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم سنڈا اکٹرام ـ بی ـ رسانگی صاحب بہادر ایم ـ ڈی ـ ایم ایس ـ سند یافتہ ـ یونیورسٹی اینڈ برگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہی مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہی ـ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے ـ اسکی آنکھین جو عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین کثرت سے سوزش ہوا کرتا تھا ـ اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی ـ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکور سے صحت کلی پائی ـ

راقم ـ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ـ ایم ـ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ـ

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہی ان بیمارون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور تھین اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا ـ میری راے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہی اور دھند اور غبار ـ کمزوری نظر ہو ـ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ـ

راقم ـ ڈاکٹر بہولا لال گھوس راے بہادر ایل ایم ایس ـ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی اپنے ذیعلاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ـ میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہی ـ

راقم ـ خان بہادر ڈاکٹر سید بشیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ـ

(۵) بکرمہ بندہ ـ مین نے آپکا سرمہ آنکھون کی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا ـ خاصکر جالا اور گرینولر (دانے) جھلی کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہی ـ مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین ـ

راقم ـ ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیربریاست و ملک نیپال ـ

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم ـ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا ـ زنک لوشن ـ کاسٹک لوشن ـ بورسیک لوشن ـ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا ـ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا ـ

راقم ـ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند ـ

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی مضرت ثابت کر دے تو پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا ـ مین نے ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۰ء سے پانچ ہزار روپیہ بینک مین جمع کر دیا ہے جو صاحب چاہین ایک ماہ کے اندر [illegible] [illegible]

خدمت والا مین ارسال کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ اگر موقع ملا تو اور بھی کچھ نذر دی عریضے بیرنگ ارسال ہونگے کیونکہ یہان بیڈ کا قاعدہ رائج نہین - زیادہ والسلام -

اے - آر - عباسی سلمہ

علم - اے - کمبخت خاتی - دل افگار

نکلا جورن مین پنچ کا خنجر فلاکت
اڑنے لگے شرر دم خارا شگاف سے

بدر النسا اور اوسکی مصیبت

یعنی

حضرت عبد الحلیم شرر کی حماقت

نمبر ۳

بتا سب واقعات کی گڑبڑ سے جو بھول بھلیان حضرت شرر نے بنائی ہے اسکے ایک آدھ گوشہ کی سیر تو پچھلے نمبرون ہو چکی - اس سے تمام بھول بھلیون کی سیر کا اندازہ ہو سکتا ہے - اب حضرت شرر کی خوش بیانی کا رنگ ملاحظہ ہو -

سنتا ہون حضرت شرر کو بدر النسا کی مصیبت پر جہان اور ناز ہین وہان ایک یہ بھی فخر ہے اس ناول مین لکھنو کی شریف زادیون کی زبان لکھی گئی ہے -

اور فصیح البیانی کا کیا کہنا وہ تو بدر النسا کی مصیبت کے لیکر شمع ماتم خانہ سے کم نہین - اس شمع سے پھول آنسو ہین اُنسے ایک ہار تیار کرنے کا ارادہ ہے جب یہ ہار تیار ہو جائیگا تو حضرت شرر کے زیب گردن ہوگا - اور چونکہ شمع کے پھولون کا ہار ہے لہذا طوق زرین سے کم نہوگا - یہ چلتے چلتے پھول اعتراضات مین اور ہار انھین کا سلسلہ ہے - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا - آمدم بر سر مطلب - اس آتش بیانی کا ماحصل یہ ہے کہ شرر نے اس ناول مین قدم قدم پہ ٹھوکرین کھائی ہین انکا حال مسلسل درج ہے -

پہلی ٹھوکر - کبری بیگم کے مزاج کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین -

"قاعدہ تھا کہ جہان کسی بات کو ایکدفعہ کہا بس رٹ لگجاتی"
کیون صاحب یہ کیسی قاعدہ ہے "یہ" اڑا دیا گیا کہنا چاہیے تھا کہ "یہ قاعدہ تھا الخ"

دوسری ٹھوکر - پھر ارشاد ہوتا ہے کہ "جہان کسی بات کو ایک دفعہ کہا" - کیون نہو یہ "کو" تو اپکا پرانا رفیق و ہمدم ہے - پس "بدر النسا کی مصیبت" مین کیون نہ شریک ہو دوست وہی ہے جو کہ مصیبت مین ساتھ دے - مگر اہل لکھنو تو یہ کہین کے کہ "جہان کوئی بات ایکدفعہ کہی" - انھین "کو" سے زیادہ رغبت نہین - یہ "کو" شرر اینڈ کو ہی کو مبارک ہو -

تیسری ٹھوکر - "بس رٹ لگجاتی" کیا معنے کیون لکھا دیا کہ "بس اسیکی رٹ لگجاتی" - آپکا اختصار بھی قیامت کا اختصار ہے اکثر حضرات اسطرح گفتگو کرتے ہین کہ آدھی بات سنائی دیتی ہے اور آدھی ریش مبارک کے جھاڑ جھنکاڑ مین پھنس کر رہجاتی ہے - مگر حضرت شرر کے لیے تو یہ سند نہین پیش کیا جا سکتا کیونکہ زبان قلم داڑھی سے دور رہتی ہے -

چوتھی ٹھوکر - فرماتے ہین "گھر سے خوشحال نکلے" "خوشحال" تو اکثر کہارون کا نام ہوا کرتا ہے - لکھنو کا محاورہ تو یہ ہے کہ "گھر سے خوش خوش نکلین" - "خوش" کے بعد "حال" پر حضرت شرر جعلکرین گر فصاحت کا استاد کچھ اور ہے -

پانچوین ٹھوکر - اب اور سنیے - تبا بندانی کی چول اسطرح بٹھائی جاتی ہے کہ "خدمت کار[عہ] تو دروازے کے باہر رہتے اند خوش تھے اس لیے کہ اون[عہ] کا سابقہ میان سے تھا .... شامت تھی تو ماما ون کی" - سبحان اللہ کیا پاکیزہ بندش ہے خصوصًا "دروازے" کا ذکر کسقدر برمحل ہے اگر یہ کہا جاتا کہ "خدمتگار تو باہر رہتے الخ" تو شاید لوگ یہ سمجھتے کہ کبری بیگم کے مکان مین دروازہ نہ تھا - اس لیے حضرت شرر نے صاف الفاظ مین بیان کر دیا کہ "دروازہ" بھی تھا -

بس اسی سوجھ بوجھ پر تو حضرت شرر کے پشتیبان مرے ہوئے ہین -

چھٹی ٹھوکر - اسی جملہ مین "رہتے" کے بعد "تھے" غائب ہے - معلوم ہوتا ہے کہ دروازے کی چول مین دبکر رہگیا -

ساتوین ٹھوکر - "اور خوش تھے اس لیے کہ اوکا سابقہ میان سے تھا" اس جملہ کی انگریزی ترکیب خاص اس بندش کی یاد دلاتی ہے

اودھ پنچ - ممکن ہے سیاہی پونچھنے کے لیے داڑھی تک پہونچ گئی ہو -

عہ "اون کا" اور "خدمت کار" کا املا کسقدر صحیح ہے - مگر یہ غلطی کاتب کے سر منڈھی جائیگی -

جبکہ مولانا انگلستان تشریف لے گئے تھے کیونکہ سنتے ہین اس زمانہ مین ہمارے مصلح دوست مولانا نے جہاز پر ملاحون سے انگریزی زبان سیکھی تھی۔ وہی اثر ابتک دماغ مین باقی ہے۔ ورنہ اردو مین تو خیال اسطرح ادا کیا جائیگا کہ "اور اس لیے خوش رہتے تھے" یا یون کہین گے کہ "اور خوش تھے کہ انکا الخ"۔

آٹھوین ٹھوکر - "انکا سابقہ میان سے تھا"۔ یہ بھی کیا خوب۔ اس جملے کو یون ترتیب دینا چاہیئے کہ "انکو میان سے سابقہ تھا"۔ اس اصلاح سے تو مولانا خوش ہو گئے ہونگے کہ "کو" آگیا۔

نوین ٹھوکر - اس بدنصیب جملے کے نسبت ایک اور بات دریافت طلب ہے کہ دوجگہ "تو" کا استعمال کس غرض سے کیا گیا ہے۔ سواے اسکے کہ "تو" "کو" کا ہم وزن ہے اور کوئی وجہ اس سے انس کی معلوم نہین ہوتی۔

"یا خدمتگار" کے بعد جو "تو" صاحب دو زانو بیٹھے ہین انھین برخاست کیجیے یا ماماؤن کے پہلے جو "تو" صاحب پیش خدمت بنے ہوے جلوہ گر ہین انھین پس پشت ڈالیے مختصر یہ کہ پورا جملہ قابل اصلاح ہے۔ ذیل کی صورت پر اسے ترتیب دینا چاہیئے۔

"خدمتگار باہر رہتے تھے اور خوش تھے کیونکہ انکو میان سے سابقہ تھا۔۔۔ شامت تھی تو ماماؤن کی"

دسوین ٹھوکر - ماماؤن کی نسبت فرماتے ہین کہ "بیچاریون سے نوکری چھوڑتے بھی نہ بن پڑی"۔ مین دیکھتا ہون کہ جسطرح حضرت شرر کو "کو" سے انس ہے اسیطرح "سہی" اور "تھا" وغیرہ سے نفرت ہے "نہ بن پڑی" کے کوئی معنے نہین ہین۔ کہنا چاہیئے تھا کہ "نوکری چھوڑتے بھی نہ بن پڑتی تھی"۔

گیارھوین ٹھوکر - ارشاد ہوتا ہے کہ "عسکری ... ماں کے جھڑکنے جھکنے کے ڈر سے ہمیشہ باہر رہتا اور گھر مین آتا بھی تو ڈرتا ڈرتا اور سہما ہوا۔ عسکری بہت پیارا بچہ تھا۔ گورا چٹا ناک نقشہ درست اور سوچا اس مین ایک اور اب پڑھنے لکھنے مین بھی لگانے لگا تھا۔"

اس جملہ مین "لگانے" کا استعمال غور طلب ہے

اب ہم سمجھے۔ اس ناول کا نام "بدر النسا اور اسکی مصیبت" اس لیے رکھا گیا ہے کہ "اور" کا استعمال کثرت کے ساتھ کیا جائیگا۔ ایک صاحب بات بات پر "گویا کہ" کہا کرتے تھے۔ ہمارے حضرت شرر "اور" سے مانوس ہین۔ ابھی تک تو "کو" اس شرف سے بہرہ ور تھا اب "اور" اسکا رقیب پیدا ہوا۔ اور ایسا ہوتا جاے حیرت نہین۔ ع

"کو" نہین "اور" سہی اور نہین اور سہی

بارھوین ٹھوکر - "بہرحال کبری بیگم اکثر یکہ و تنہا ہی رہتی تھین"۔

"یکہ و تنہا" تو سنا تھا مگر یکہ و تنہائی خاص شرر اینڈ کو کے کارخانے کی کسی ولایتی مشین سے ڈھلکر نکلا ہے ایسی خانہ ساز ترکیبین کسے نصیب ہین۔

(باقی آیندہ)

راقم

در ہر جگرے ہست خراشش سخن ما
الماس تراش ست تراش سخن ما

جنت کی ڈاک

آتش کا خط شرر کے نام

نمبر ۱

میان شرر کسی نے سچ کہا ہے۔ ع

ما درچہ خیالیم فلک درچہ خیال

انسان سوچتا کچھ ہے ہوتا کچھ ہے۔ اور انسان پر کیا موقوف ہے ہر مخلوق کا یہی حال ہے۔ شیطان علیہ اللعن کو دیکھو۔ جب اسنے حضرت آدمؑ کے سامنے سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا تو اسکا خیال تھا کہ میرا کیا کوئی بنا سکتا ہے۔ اور اسکا خیال ایک معنی مین بیجا بھی نہ تھا کیونکہ تھوڑی وقعت اسے اسوقت ضرور حاصل تھی۔ اسی عارضی وقعت کی بنا پر اوسنے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ گلزار بہشت کو پامال کر ڈالونگا۔ مگر مزاج معشوق کیطرح زمانہ کا رنگ بدلتا رہتا ہے۔ وہی شیطان اک دم زدن مین مردود خلائق ہوگیا۔ نہ وہ وقعت رہی نہ وہ مرتبہ۔ بلکہ جتنے عیوب تھے وہ طشت از بام ہو گئے۔ بالکل رنگ ہی بدل گیا۔ اور شیطان پر کیا موقوف ہے جو کوئی اپنی حد سے بڑھکر بات کرتا ہے وہ ایسے ہی ذلیل کرتا ہے جب کوئی تھوڑی کسی گھاگر پر بڑ بڑ لات مارتا ہے تو منھ کی کھاتا ہے۔ سیدھا سے بھاگنے کی نہین بن پڑتا اور جہان بھگا مشہور ہوا وہان پہر منھ دکھانے کے قابل نہین رہتا۔

یہی کیفیت شیطان کی ہوئی۔ اب کہین منھ دکھانے کے قابل نہین رہا۔ اس ذلت کے بعد اگر اوسنے تہیہ کرلیا ہے کہ مین خصائل حسنکی ہمیشہ بیخ کنی کیا کرونگا اور نیک نیت اور انصاف پسند لوگون کے خلاف ہمیشہ شورش برپا کرتا رہونگا تو کیا برا کیا آخر غصہ بھی تو کوئی چیز ہے۔ اور خصوصاً ذلت کے بعد جو غصہ آتا ہو وہ بلا کا ہوتا ہے۔ وہ جامہ سے باہر کر دیتا ہو۔ مجھکو اپنا شعر یاد آگیا۔

خودی سے اپنی رسوائی گوارا ہو نہین سکتی
گریبان پھاڑتا ہے تنگ جب دیوانہ آتا ہی

غرضکہ اس عالم نیرنگ ساز کا یہی وطیرہ ہے کہ دل کے ارادے نہین پورے ہونے دیتا۔ مجھکو وہ زمانہ یاد آتا ہے جبکہ تم نے بڑے زور شور کے ساتھ مارچ اور اپریل کے دلگداز مین گلزار نسیم پر اعتراضات شایع کیے تھے۔ اور یہ لکھا تھا کہ "گلزار مین صدہا" غلطیان ہین اور ۳۷۔ اعتراضات پیش بھی کیے گئے تھے۔ اور چونکہ اس زمانہ تک لوگ تمہین کسیقدر وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے لہذا تمہارے اعتراضات غور کی نگاہون سے دیکھے بھی گئے اور تمہارا بھی یہ خیال تھا کہ "ہمچو من دیگرے نیست" بھلا ان اعتراضات کی تردید مین کون قلم اوٹھا سکتا ہے۔ اور بہتون کا یہی خیال ہوگا۔ مگر تم پر بھی وہی مثل صادق آئی۔ ع

ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال

اودھ پنچ نے تمہین ٹوکا۔ اور اودھ پنچ کیا معنی کل اساتذہ لکھنؤ کو تمہاری یہ حرکت ناگوار گذری۔ اور تمکو صلاح دیگئی کہ تم اپنا دعوی واپس لے لو۔ اور نہایت تہذیب کے ساتھ تمہین یہ صلاح دیگئی۔ مگر تم نے یہ صلاح نمانی اور اودھ پنچ کے اڈیٹر کو "شہدا" کہا حالانکہ جبتک اسقدر غصہ کی وجہ نہ تھی۔ ہندوستانی کے نامور اڈیٹر بابو گنگا پرشاد ورما نے اس نازیبا حرکت پر تمہین سرزنش کی تو اونکو بھی تم گالیان دینے لگے مگر اوسی یکم اگست کے اتحاد مین (جسمین تم نے اڈیٹر اودھ پنچ کو شہدا کہا تھا) تم نے یہ اعلان بھی شایع کیا تھا کہ نسیم کے کلام پر ریویو کرنے کا سلسلہ جو دلگداز مین

دیکھو اتحاد یکم اگست ۱۹۰۵ء

مین شروع کیا گیا ہے وہ برابر جاری رہیگا ابھی تو مثنوی پر بہت سے اعتراض کرنے ہین - مگر اس سے فراغت حاصل کرکے ہم انکے دیوان پر ریویو شروع کرینگے -

(اتحاد یکم اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

اور ایک مدت تک اس اعلان کی پابندی بھی کی گئی کہ دلگداز مین اور شیر پابندی [illegible] اعتراضات شایع بھی کیے گئے - چنانچہ کل پچاس ساٹھ اعتراضات شایع کیئے گئے -

مگر ایسے "صد ہا" غلطیون کی تصدیق تو ناممکن ہی کیونکہ اس شرط کے پورا کرنے کے لیے کم سے کم دو تین سو اعتراضات کی ضرورت ہی - مگر باوجود اس زبردست اعلان کے ۲۳ ستمبر کے دلگداز مین (جو کہ اخر اکتوبر مین شایع ہوا ہے -) کہتے ہو کہ دلگداز اپنے صفحات کو اس لغو بحث سے علیحدہ کیے لیتا ہے - آیندہ وہ جدید اعتراضات نہ شایع کریگا"

آخر اس وعدہ خلافی کے کیا معنی - مرد تو اپنی بات کے لیے جان دے دیتے ہین - تم سے اعتراضات کبھی گڑھے نہین جاتے - سنا ہی ایک کمہار تمہارا دوست ہی اسی سے کچھ اعتراضات "بنوالو" - اعتراضات بند کرنے کے لیے تم یہ عذر پیش کرتے ہو کہ اب بحث دور از کار رنگ لغو" ہوگیا ہی اس لیے تم اپنا دامن آلودگی سے پاک رکھنا چاہتے ہو - مگر دیکھو تو یکم اگست کے اتحاد مین تم اس بحث کو "لغو" قرار دے چکے ہو - (کیونکہ اتحاد کے اسی نمبر مین تم نے اڈیٹر اودھ پنچ کو گالیان دی ہین) اور اسی نمبر مین یہ اعلان بھی شایع کیا ہے کہ اعتراضات کا سلسلہ برابر جاری رہیگا - اس سے ثابت ہوتا ہی باوجود اس بحث کو "لغو" سمجھنے کے تم نے اعتراضات کا سلسلہ جاری رکھنا مناسب سمجھا - پھر اب یہ عذر لنگ پیش کرنا چہ معنی دارد - مرزا ستم ظریف مجھ سے کہتے ہین کہ تم نے شیطان کی صلاح کے مطابق جدید اعتراضات کا سلسلہ بند کیا ہی - اور غالباً صحیح وجہ بھی معلوم ہوتی ہی مگر بھائی گھبرا گئے - شیطان نے تمہارے جد امجد کے ساتھ جو سلوک کیا تھا وہی سلوک تمہارے ساتھ بھی کیا - یعنی بیشک شیطان ہی نے آدم کو گیہون کا دانہ کھانے کی صلاح دی تھی اور پھر شیطان ہی کی بدولت بہشت سے نکالا - اسیطرح شیطان ہی نے تمہین بھی دکھائی تھی کہ تم ستمگر ابیسیم پر اعتراضات کیے اور اب پھر اس مردود خالی لیاقت نے تمہین یہ صلاح دی کہ اعتراضات بند کردو جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تم علمی دنیا کی بہشت سے نکالے گئے اور سب کی نظرون مین ذلیل ہوگئے - اور جسطرح آدم کے زوال کی داستان ابھی تک نہین فراموش ہوئی ہی اسیطرح تمہاری ذلت بھی دائمی ہے - ۲۳ ستمبر کے دلگداز مین یہ بھی لکھا ہی جوابات مین حامیان مثنوی نے سوا لاطائل تاویلون جاہلانہ سخن پروریون اور شہدون کے ایسے گالی گلوچ کے کچھ کر نہین سکے دھرے نہین رکھا - مرد خدا ایک لن ترانی کو ضعف تکلف کہتا ہی - آخر اس جھوٹ کی کوئی انتہا بھی ہی - چکبست کا جواب جو جولائی کے اردوی معلی مین شایع ہوا تھا اس پر لاطائل تاویلون جاہلانہ سخن پروریون اور شہدون کے ایسے گالی گلوچ کا الزام لگانا تمہارا ہی کام ہی -

چکبست کے مضمون کے علاوہ منشی احمد علی شوق کا مراسلہ اودھ پنچ مین شایع ہوا تھا جسمین نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ تمہارے مہمل عودون کی تردید کیگئی تھی - اردوی معلی کے اڈیٹر نے بھی تمہاری بے تکی ہانک کی اصلاح فرمائی ہے - آخر ان حضرات مین سے کسنے شہدپن کیا ہی جسکا شکوہ تم دلگداز مین کرتے ہو - تاریخ نہ آئے آنگن ٹیڑھا" تمہارے ہی لیئے کہا گیا ہی - بیشک بحث کی ابتدا سے تمہاری تائید مین جو مضامین نکلے ہین انمین جاہلانہ سخن پروری اور لاطائل تاویلون کو عموماً دخل ہی اور مضامین جو تم نے ایک صاحبزادے کے نام سے خود اپنی تعریف مین شایع کیے تھے انمین پورا شہدپن اور "شہدپن" بھی دیہات کا لکھنو کا نہین - اور مین دیکھتا ہون کہ اس بحث مین ایک مستند شخص بھی تمہارا حامی نہین ہے - تم اپنی تعریف اپنی منھ سے کیا کرو یہ اور بات ہی - شہدپن کا شکوہ تو محض ادائے معشوقانہ ہے - اصل بات یہ ہی کہ تم سمجھتے تھے کہ تمہارے اعتراضات کا کوئی جواب نہ دیگا - تم تمام مسلمانون کو اپنا ایسا معتقد سمجھتے تھے وہ اس علمی مباحثہ کو بھی مذہبی جھگڑا ہی تصور کرینگے - اور ہندو کی ہستی تو محض تم اسلیئے ضروری سمجھتے ہو کہ ... آلہ اسلئے تقاضا کی پیند سے سے یہ ارتے مین ریویو یہ معمول کی ... تم نے اپنی شرافت کے ثبوت مین یہ بھی لکھا ہی کہ جب کوئی بحث ہازاری لوگون اور عوام کالانعام مین پہونچ جاتا ہی تو پھر گرفت سے باہر ہوجاتا ہے اور سوا اسکے کہ شرفا ان بازاری شہدونکے ہاتھ سے اپنا دامن چھڑا کر الگ ہوجائین کوئی چارہ نہین پڑتا" -

دیکھو روٹھنے کی سند نہین بھولی پن کی باتین کرتے ہو - تم ان بازاری شہدون کے ہاتھ سے اپنا دامن چھڑالو مگر اس دامن پر جو رسوائی کا داغ لگ گیا ہی اسے کیونکر چھپاؤ گے -

بعد ہات کی کیچڑ کا دھبا نہین کہ دو چار روز مین چھوٹ جائے - بلا کسی شخص خاص کا نام ظاہر کیئے ہوئے تم نہایت بیکسی کے لہجہ مین لکھتے ہو کہ "دھمکی دیجاتی ہی کہ وہ شخص لکھنو کا ایک شہدہ ہی - لہذا فحش گوئی مین اسکا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا آخر وہ شخص" کسسے مراد ہی - تم نے کسی کا نام تو لکھا نہین - لکھنو مین تو اکثر عصمت مآب بیویان پیسنت نصیب شوہر کا ذکر "وہ شخص" کہکر کرتی ہین - مگر ظاہر اتم پر تو یہ گمان ہو نہین سکتا - پھر یہ وہ شخص کون ہے -

تمہاری تائید مین جو مہذب مضامین نکل رہے ہین اور جنمین شہدپن نہین ہوتا او نمین سے ایک کا ذکر تم اسطرح کرتے ہو کہ فتنہ نے .... ایک مختصر نوٹ لکھا ہی جسمین کہتے ہین کہ لکھنو والے صاحب کی ذہانت پر تعجب ہی کہ وہ "بسن" سے بے عقل بیٹا کو سمجھے مگر حرف با سے وہ باپ کو نہ پہچان سکے اسی جملے کے بعد تم نہایت جوش مین لکھتے ہو کہ کیون نہ ہو منشی ریاض احمد صاحب کو لوگ پہچانتے ہین - یہ لکھتے وقت تم نے اس پہلو پر غور کیا کہ اگر کوئی کہو کہ فتنہ کے مضمون نگار کی شکایت بجا ہی - آپنے تو خوب پہچان لیا - افسوس تمہین زبان ہی کہنا نہین ہے - (باقی آیندہ)

راقم - خواجہ حیدر علی آتش - از فردوس برین -

ساقی نامہ

دیوالی معہ شان نزول

کدہر ہے تو اے ساقی بے خبر
دم دے کہ نکلتے ہون جس سے شرر
مئے لال گون آب آتش مثال
جو ہو لاکھہ کی طرح سے لال لال
قرابے مین گندھی کے جو ہو کھنچی
چھپا کر جو پیتے ہون اک مولوی
نہین مجھکو قید حلال و حرام
کہ مذہب کو مین کرچکا ہون سلام
یہ پیر مغان کا ہے فتوی مرے
غم آخرت کون سر پر دھرے
سوا اسکے ہون نام کا مولوی
بصورت مقطع یہ داڑھی بڑی
گمان بد ہی ہو بھلا پھر کیسے
میرے پیارے ساقی تجھے عقل ہے؟

بس اب دیر ہوتی ہے لا جلد مے
ہری لاکھہ کی مہر جسپر لگی ہے
بہٹے بہٹ یہ ہوئے جو ارنی تمام
جلون مین بھی لیتا ہو اپنا نام
ہے آغاز سرما دیوالی کی شب
ترا بخل ہے یار اب تو غضب
ذرا دیکھ تو آنکھ اوٹھا کر ادھر
چراغون کی ضو ہے یہ رشک قمر
کہ رشک آسمان کو زمین ہے آج
زمین اوس سے کہتی ہے لا۔ دے خراج"
ستارون کا وان ہے فلک پر ہجوم
زمین پر چراغون کی یان ایک دھوم
ہوا سرد اور رات بھیگی ہوئی
بلا مے کہ جس سے یہ زندگی
ہو خوش گفت میراثی پاک ذات
کہ اک جرعہ میں ہو ہزار صلوات
ہیں دو دو کا بین ہزار و نکی سرخ پوشش
بتان لگی لیتے ہین صبر و ہوش
یہ صنعت نے نازو ادا مین بھرے
کہ انسان بس اونکو دیکھا کرے

ہے بازار مین روشنی چار سو
ذرا دیکھ کمرون کا بھی رنگ بو
کہین چشم فتان ہی ہے فتنہ زا
کہین نازو انداز قیامت ادا
نہین ہے مجھے گر مرا اعتبار
جو آبھر کے مگر ہے یہ لے بیشمار
یہ اوراق افسانہ ہاے عرب
جگر خون جس سے ہوا میرا سب
ضمانت یہ دم بھر کو رکھ لے اسے
مئے ارغوان قرض دیدے مجھے
ارے واہ رے ساقی رشک ید
نہین تجھکو ظالم ہے انسان کی قدر
نہین تو ہے واقف کہ مین کون ہون
مین نمرود ہون یا کہ فرعون ہون

رسول خدا سے عداوت مجھے
بنی فاطمہ سے شقاوت مجھے

۵ گر منہار کے ہان کی نہین۔

۵ یک حسینے غنیمت کہ گردد شہید
ورنہ بسیار اند در دنیا یزید

اور رفتہ رفتہ بیضے خشک ہوجائین جن عورات مین یہ اعضا سُست رہتے ہین وہ شمائل اور خصائل مین مردون کے قریب قریب ہوجاتی ہین رسالہ تحقیقات فلسفہ ۱۸۰۵ء مین مرقوم ہے کہ ایک دوشیزہ جس کے خصیۃ الرحم ضعیف تھے۔ باعتبار قواے جسمانی اوسی قدر وہ بھی ناقص تھی۔ اسی عام قاعدے پر لحاظ کرنے سے لوگون کی راے ہے کہ عورات کے ضعیفی مین جو کسی قدر داڑھی کے بال نکل آتے ہین اوسکی یہی وجہ ہے اور پرندون مین جب مادہ انڈے دینا موقوف کرتی ہے تو فی الجملہ اوسکے بال و پر کا رنگ نر کیطرح کا ہوجاتا ہے اسی وجہ سے عورات مین تغیرات عظیم واقع ہوتی ہین صراحی دار گردن موٹی ہوجاتی ہے آواز اور ہی انداز پیدا کرتی ہے عادات اور ہوجاتے ہین اور اگر اوس زمانے مین اونکے ساتھ کوئی شادی کرتا ہے تو نزاکت حسن کی دیکھنے نہین بلکہ شوکت حسن کے سبب سے سرد اقالیم کی معتدل مزاج کی عورات جنکا حسن ملیح اور قامت مین نسبت ہوتی ہے ایک معتدل اور اثر پذیر محبت ظاہر کرتی ہین اور گرم ملک کی اقالیم کی عورات کو یہ بات نصیب نہین۔ برخلاف اونکی عورات کی اتنی عرصہ تک تازگی قائم نہین رکھتین قوت نمو جس سے قامت اور اشراق پیدا ہوتا ہے کم ہوجاتی ہے اور اگر وہ جوش جو شباب مین اکثر قامت اور رنگت کو سنبھالے رہتا ہے نہین قائم رہتا تو اکثر اوس کے جگہ گونہ ناگوار ادا پیدا ہوجاتی ہے۔ پہلی قسم کی عورات ایام حمل و رضاعت مین اچھی

خاصی تازگی اور گداز قائم رکھتی ہین اور دوسری طرح کی اکثر ان حالتون مین ضعیف ہوکر پژمردہ ہوجاتی ہین - اس زمانہ مین احتیاط مناسب نہ کیجائے تو اس زچگی کا خراب اثر پہلے ہی قسم کے عورات پر پڑتا ہے اگر دوسرے دور مین استقرار نطفہ حمل و وضع اور رضاعت اگر بار بار ہوا کرے تو نازک یا ناقص القویٰ عورات بہت درجہ حالت انحطاط کو پہونچ جاتی ہین خصوص اس حال مین کہ افلاس یا غیر محتاط حالت ان اسباب کی تاثیرات کو ترقی دین - عورت کے دیگر دور کی تصویر دینا بیفائدہ ہے -

عورت کی عمر کے تیسرے دور مین جو چالیس سے ساٹھ تک اکثر ہوا کرتا ہے جسمانی صورت دفعتہً ضعیف ہوجاتی اور جیسا اکثر کہا گیا ہے کہ اگر بے محل ضعف یا مصائب یا نامناسب پیشہ یا معیوب طرز معاشرت ایام شیخوخیت کو جلد نہین بلا لاتے ہین تو تیسرے درجہ پر عورت بہت سی خوبیان دوسرے درجہ کی قائم رکھتی ہے - خوش گات گداز عورات مین چونکہ شحم اس عمر مین اک گونہ دیر مین صرف ہوتی ہے اسوجہ سے وہ جلد کی تہ کے خندانہ وا جھلی اور دیگر مقامات مین مجتمع ہو رہتی ہے اور اسی وجہ سے اگر جلد پر کچھ جھریان پڑنے لگی ہین تو وہ مٹ جاتی ہین جوڑ از سر نو مدور ہوجاتے ہین اور شباب اور دوشیزگی کی آن بان پھر پلٹ آتی ہے - اسی وجہ سے اس زمانہ کو عمر بازگشت کہتے ہین -

سناتا ہون مین اپنا شان نزول
ذرا دل سے سن اے ظلوم وجہول
زاقوام اشراف کرسی نشین
بر آورد نیچر بروے زمین
پدر اور مادر ہوے شاد دل
شریف و مہذب ہوے سب خجل
غرض پرورشس میری ہونے لگی
بڑھا - اور بڑا ہوگیا مولوی
یہ پہلی مہک میری دیہات مین
لگی واہ وا ہونے ہر بات مین
قلم مین تھا یہ زور بندہ نواز
عبارت مری ہوتی تھی دلگداز
یہ سوچا چلون شہر مین جا بسون
کہ دیہاتی سے جلد شہری بنون
سُنی شہرت پیر نیچر یہان
ہوس دل مین لینے لگی چٹکیان
کہ چلکر حواری نیچر بنون
خلافت کی اوس سے سند جا کے لون
مگر آہ ناکام واپس ہوا
کہ مغرور و ضدی تھا بڈھا بڑا

نہ حالی کا ہم رتبہ سمجھا مجھے
نہ شبلی کا ہم پلہ جانا مجھے
طبیعت مین اپنی ہوا سخت پیچ
ہوس پھر بھی دیتی ہے امید گنج
جو بڈھا ہے مغرور تو کیا ہے غم
ابھی شہر مین نام پیدا کرین گے ہم
جما پھر اوسی اڈے پر آنکر
زٹلین لگا دینے بے خطر
مگر واے ناکامی و درد و غم
بڑے جلسون مین دھنسنے پائے نہ ہم
یہان کے مجالس بھی مغرور تھے
عمائد یہانکے نہ ہم سے ملے
مگر گندھی - عطار - ڈہاڑی بچے
بہت لطف و اخلاق سے ہین ملے
سمجھتے ہین ہمسار پیر مغان
کرم کرتے ہین دل سے میر انیان
یہ چھوٹی سی اُمت ہے دل سے نثار
سمجھتے ہین مجھکو بڑا ذی وقار
بس اب ہو چکین باتین ای ذی شعور
او کھا دے وہ بوتل بنام غفور

نہین ہے تجھے اب بھی کیا اعتبار
ارے دیدے - دس بوتلین اب اُدھار
پلٹ کر ادا ساری قیمت کرون
اودھار ایک جھنجھی نہ باقی رکھون

راقم
مے نوشس

بقلم
ادلم ندامت بودم بعد ازان گشتیم شیخ
غلہ چون ارزان شود امسال سید میشوم

پھٹرون کی پورش

یہ تو ہم نہین بتلا سکتے کہ رات تھی یا دن - چارپائی پر تھے یا ہم پر چارپائی - عرش معلیٰ پر براجتے تھے یا تحت الثریٰ کے اندر کے دریان کے بیچ بیچ مین منقود تھے - سجین کا من سمجھوتہ کرتے تھے - یا علیین - ان مدارج کے بال کی کھال کھینچنے کرلیے ذندہ دلی مشروط اور نہان ہے -

۶- مُردہ دل خاک جیا کرتے ہین
ادافات الشرط - فات المشروط - مگر ان دماغی کل پرزون کے دبانے سے کچھ یون ہی سا یاد آتا ہے کہ شاید رات ہی کا وقت ہو - بارہ بجکر سترہ گھنٹے چوہتر منٹ ۸۸ ۱/۲ سکنڈ پر سوئی آیکی ہے اور اینجانب ملیہ المجسٹر چارپائی پر پڑے نیم خوابی سے ہم آغوش تھے کہ دفعۃً بوق و قرنا کی آواز دماغی گنبد مین گونجنے لگی - سمجھے کہ شاید کسی زبردست و مہذب غنیم نے تخلیہ پاکر مجھ ناکردہ گناہ پر چڑھائی اور شبخون کا تہیہ کیا ہے اور یہ سوچتے سوچتے ایک انقلاب عظیم پیدا ہو گیا - مرد سے عورت - اور عورت سے ... اور پھر جو ہے چھچھوندر بنکر ... بل تلاش کرنے لگا مگر
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم
کیونکہ جون جون بندگان عالی کو قرب نصیب ہوتا گیا - تدریج وہ آواز بیست اور سریلی ہوتی گئی اور یہ صورت نوعیہ بدل مچھڑون کا کوٹ پتلون بھن بھن بھن کی وہ رٹ لگائی کہ ایسا سے اوسان خطا - سکون و اطمینان فقرو - یہانتک کہ غریب ناطقہ کا نطق بند - مدرکہ کا درک غائب تصرف کا تصرف الغلط - لاحول ولا - سچ مچ - بدحواس ... انسانی

بولی بولو - نیچری آداب سیکھو - اور جامۂ فطرت پہن کر مطلب بیان کرو -
حضرت اس شہر کے اسلامی جلسہ ہی مین بڑے بڑے فلاسفی و شمس العلماء شریک ہونے والے ہین آپکی بھی شرکت لابدی اور دامے درمے سے اعانت ضروری - ستھیان کر آئیے اور ڈبل تھینکس کا تو بڑا درگلو ... مبارک زیب و زینت کیجیے -
نعوذ باللہ آدھی رات سونے سلانے کا وقت اور آپکی ایذا ... ہی کی یہ صورت - لیجیے حاضر ہے اور تشریف کا ٹوکرا لے جائیے -
بھن بھن بھن بھن - کان کے پاس آکر بھن بھن بھن بھن ناک شریف کے سامنے آکر بھن بھن بھن بھن -
معاذ اللہ چھوڑ کا ہے کو مردم خوار ہین - کم بخت آنکھ ہی نہین لگنے دیتے -
جناب عالی! آپکو شاید یاد نہین - اخبار مین کہا ہوگا - ہم معدود سے چند ... سترہ آغاز و بصورت الا ... ڈیپوٹیشن ہین - قومی بھیک کے لیے کشکول گدائی دربغل ... تمام شہر کی خاک پھانک کر آپکے شہر کے اندر کے ... پہنچے بس ہاتھ کر لیجیے - لال بھی

مین تمام لکھوائیے اور ان گنتی شکریہ پر ہاتھ پھیریے -
تہتر نذر ہے چشم ما روشن دل ماشاد -
بھن بھن بھن بھن
معلوم ہوتا ہے ان موذیون نے میرا گھر دیکھ لیا ہے - ایک آتا ہے ایک جاتا ہے - تین بجتے ہین - اور بھنبھنانے کا تانتا نہین ٹوٹتا - خیر مطلب کہیے
مطلب کیا؟ آپنے تو غالباً سنا ہوگا کہ ابکی بی کانفرنس معہ این قدر و آن قدر کے آپکے ہان جلوہ افروز ہوگی پھر اسکے کیا معنے کہ آپ انکی حق الخدمت و مہمان نوازی سے محروم رہین -
کیا خوب - زبردستی کے مان نہ مان مین تیرا مہمان جی نہین بغیر دیئے چھٹکارا نہین - اور خون بہائے چارہ نہین - بس منقوش ابعض سے ٹیک ... اور گیدڑان قوم مین نام لکھوائیے -
اگر تعلیم یافتگی و شائستگی یہی علت ہے تو یہ
گر قبول افتد زہے عز و شرف
بھن بھن بھن بھن
آپ کون بزرگ ہین -
جی طلبا کے کھانے کا کوئی سامان نہین - اور اسامیے بورڈنگ ہوس کھلنے والا ہے - اور اسیکو

۱۴۷

یہ گدازگی اگرچہ اوس سختی اور تازگی سے خالی ہو جو حالت نوخیزی ہوا کرتی ہے تاہم قامت کو قائم رکھتی اور ایک نوع کی ادا سے شوکت بعض اوقات پیدا کرتی ہے اور یہ بات اون عورتون مین جنکی کاٹھی اور سب طرح سے اچھی ہوتی ہے کئی سال تک قائم رہتی ہے - صورت مین اب دلربائی رہتی ہے نہ سب و لہجہ مین وہ لوچ -
اعصاب ضعیف جسم کا تُبلی اور گداز عورتون مین اس زمانے مین بوڑھے نخرے اور دُبلے پن مین وہ روکھاپن پایا جاتا ہے جو اون کی چال یا ناچ مین صاف صاف دکھائی دیتا ہے اس زمانے مین اعضائے متعلق صوت بہت متغیر معلوم ہوتے ہین - پس جن عورات کا پیشہ نغمہ سرائی ہے لازم ہے کہ وہ اُس کام کو کم کر دین جب تیسرے درجے سے چوتھے درجہ پر عورات بخیر و خوبی پہونچ جاتی ہین تو ہر شخص نے دیکھا ہوگا اونکے جسم کی ساخت بالکل بدل جاتی ہے - یعنی کسی قدر مضبوط ہو جاتی ہے اور جو کچھ خلقت مین اونکی حیات کے واسطے بچ رہا ہو وہ اونکی ذات کو پورا پورا عطا ہو جاتا ہے - لیکن حسن غفا - صورت شمائل زیبا کا فور - گدازگی جو مفاصل کو سنبھالے تھی رفاقت ترک کرتی ہے - جھُریان اور جلد کے نشیب و فراز بکثرت جا گزین ہوتے ہین جلد کا رنگ روپ اور تازگی ہمیشہ کے واسطے چل بستے ہین ؎
شعلہ تھا عہد جوانی اوڑ گیا

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

اب بتائیے اگر مین نے شین کا خرچ زیادہ کیا تو کیا کشتی شہر پر کے غم شکر پر آپ شور مچائینگا - سنئے اگر آپنے کبھی زیادہ شکایت کی تو مین نالش کر کے کشتی کو بعوض ہرجانے شور کی شین دلوا دونگا جسکا آپکو شمان و گمان بھی نہوگا - خوب یاد آیا پنچ کہنے پر تو آپ شاکی ہوتے ہین یہ کیون شین جب یہ "شام اودھ"، "لکھنو پریس" "گنگا پرشاد ورما پریس" "دلکشیہ درین" "وغیرہ وغیرہ مین کیون شین شامل کیا گیا - کوئی سبب تو ہے کہ جسکو دیکھو شین کی چاشنی شیرہ بنا ہے -

یہ بھی جانے دیجیئے آپ مجکو تو کہتے ہین نسیم گرگس نہین کہتے انکی کل مثنوی اسی شین کی لغزشون سے بھری پڑی ہے - سنئے - ع

آنا تھا شکار گاہ سے شاہ

بیت

مہ اب شہ ہوئی خموش
کی نوز بشر سے چشم پوشی
دی آنکھ جو شہ نے رونمائی
جنگل سے نہ پایا ہو نکو بھائی
لشکر کش و تاجدار تھا وہ
دشمن کش و شہریار تھا وہ

کہانتک تشلیم کرین اور سنئے -

ہر چند کہ بادشاہ نے تالا
اوس ہاتھ کو تھہرتے نکالا

ایسی ہزارون لغزشین نسیم مین ہین جسکا دعوی ہو انکا رتو اب دے -

اخاہ تو آپنے گلزار نسیم پر اعتراض کیے ہین -

تری بات - اور کیا - آپ سمجھے نہین -

پنچ - شاباش -

تراقم - شگرف رقم
شاگرد شرر

نکلا جو نہین پنچ کا خنجر غلاف سے
اڑنے لگے شرر دم خار شگاف سے

بدر النسا اور اوسکی مصیبت

یعنی

حضرت عبد الحلیم شرر کی حماقت

تیرھوین ٹھوکر - بہر حال کبری بیگم اکثر یکہ و تنہا رہتی تھین -

اے سبحان اللہ "یکہ و تنہا" کے بدلے "یکہ و تنہائی" بھی کیا خوب - اگر "یکائی و تنہائی" لکھا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا - اور نہ کچھ سہی "اکائی دہائی" کا وزن پورا ہو جاتا - اور اس سے ریاضی کی قابلیت کا سکہ جم جاتا -

چودھوین ٹھوکر - اب یہان کوئی برے بھلے کا تذکرہ نہین - **لیکن ہان اتنا ضرور کہونگا** کہ تم نہ الٹی سمجھتے نہ سیدھی -

یہ "لیکن ہان" کسقدر فصاحت کے رنگ مین شرابور ہی بلکہ ترہتر ہے - غالباً کسی انگریزی کی دو خوشنما ترکیب کا ترجمہ ہی - مرد خدا یا تو صرف "لیکن" لکھا ہوتا یا "ہان" لکھا ہوتا - "لیکن ہان" تو کوئی معنی نہین رکھتا - "ہان" کے معنے اس موقع پر خود لیکن کے ہین - اگر تنہا استعمال کیا جائے تو بیشک صحیح ہے ورنہ لیکن کے ساتھ بے تکی ہانک سے کم نہین - یا یہ ہو

عہ پنچ - کیوں ہان -

"لیکن اتنا ضرور کہونگا" یا "ہان اتنا ضرور کہونگا" افسوس مولانا کو اسوقت نثاری کا پیشہ اختیار کیے ہوئے عمر گزر گئی مگر ایک جملہ صحیح نہ آیا افسوس - ع

شتر شد پیر و شاشیدن نیا موخت

پندرھوین ٹھوکر "تم تو دا الٹی سمجھتی ہو اور سیدھی" - محاورہ ہے کہ فلان شخص نہ الٹی ہی سمجھتا ہے نہ سیدھی - مگر آپ محاورے مین تصرف نہ کرین تو آپکے وطن کی آبرو کیونکر قائم رہے اور تو اور یہ "الٹی سمجھتی ہو" کے بعد "اور" کسقدر بھلا معلوم ہوتا ہے - بس بعینہ یہ نظر آتا ہے کہ اونٹ کے گلے مین بلی لٹکا دی گئی ہے - تخلص کی پھریری تو کان مین گھسی ہوئی ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاعری کی لو بھی دماغ مین سرایت کر گئی ہوگی - اس خیال سے آتش کا مصرع سنداً پیش ہے - کہ ع

نہ الٹی ہی سمجھتا ہے نہ وہ رشک قمر سیدھی

دیکھیئے اس مین "اور" کو دخل نہین ہے - لیکن آپکا اصول تو بقول قدر بلگرامی یہ ہے -

اور چلے اور چلے سا تیا

سولھوین ٹھوکر - بی بی کی یہ بدمزاجی دیکھکے شوکت حسین نے ایک لاپروائی سے کہا کہی ہو یا ہم چلے گئے -

قسم خدا کی یہ جملہ دیکھکر تو حضرت شرر کی شان مین سید انشا کا یہ مصرع پڑھنے کو دل چاہتا ہی ع

روٹی جو کھائی ہو سے تو پنجاب جائیے

پنجاب مین اس نسخے کی بڑی قدر ہے - واللہ ہمارے حضرت کی زبان بھی طرفہ معجون ہے - کرسی کے محاورے اسمین - پنجاب کے محاورے آمین ملین - دکن کے محاورے اس مین مین - ع

پھل ایک مزے اتنے یہ قدرت ہی خدا کی

ممکن ہے کہ "صراح" "یا بہار عجم" "یا مصطلحات" مین اس لئے "کی" سند ملجائے - بہتر ہے اس معاملہ مین بھی اوسی بقول قدیم سے رجوع لایئے جو اپنے ذات بابرکات سے آپکو فیض پہنچانے کے لیے تیار ہو -

سترھوین ٹھوکر - بی بی کی بدمزاجی دیکھکر شوکت حسین الخ - کا ہنا تھا "میری بیوی" اور لکھ گئے "بی بی" کیون نہ ہو - مصیبت کیوقت منہ سے

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہو۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی سفید ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ للعہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنکھ سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی اشیا نہین ہے اور اسلئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلئے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم ڈاکٹر ام۔ بی۔ مہانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ۔ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھو کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اسکی آنکھیں جو عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق۔ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان لوگون پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار۔ کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر بہج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے دیکھے کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کیلیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۵) مکرم بندہ۔ مین نے آپکا سرمہ آنکھونکی بہت سی بیماریون مین استعمال کیا بہت ہی مفید پایا۔ خاصکر ضیا اور گرانولر اور تھیلیا کی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ مین آنکھونکی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون۔ مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست ملک نیپال۔

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصے سے دھند و ناخنہ تھا۔ زنک لوشن۔ کاسٹک لوشن۔ بورسیک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا۔ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا۔

راقم۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔

پانچ ہزار روپیہ انعام
اگر کوئی شخص ہمارے سرمہ کی سندات
میں سے جو قریب بیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی
فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا
جو لاہور کے پنجاب بینک میں خاص اسی مطلب کیلئے
سنہ ۱۹۰۱ع میں جمع کیا گیا ہے

اصلاح ایک حد تک ممکن ہو۔ یعنے جملے کو یون لکھنا چاہئے
تھا۔ کثر عباسی جوان عورت تھی۔ چہرہ پر نمک
ہوتا۔ وہ نوکری نہ کرتی لیکن چونکہ اس مہنگی سمین
مین میان کی تنخواہ کے چھ روپیون مین پوری نہ پڑتی
تھی اس لیے اسے گھر چھوڑ کر نوکری کو نکلنا پڑا تھا۔
وہ اپنے میان کی صورت کی عاشق تھی۔ اور وہ
بھی روز شام کو آکر اس سے دو باتین کر جاتا تھا۔
(باقی آئندہ)

ناقم (?)

در ہر جگرے ہست خراش سخن ما
الماس تراش ست تراش سخن ما

آداب بجالاتا ہون

آداب بجالاتا ہون۔ مطلع عرض ہے۔ ؎

زلف جانان کیطرح ہے ٹانگ بل کھائی ہوئی
اف تری گندھی جوانی جوش پر آئی ہوئی

م خدا کی کیا جوش ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بوتل کا کاگ اڑا جاتا ہے۔

تسلیمات عرض ہے۔ دوسرا مطلع ملاحظہ ہو ؎

ہے علیمن کہہ رہی یارون سے شرمائی ہوئی
ہائے کیسی لکھنؤ والون مین رسوائی ہوئی

سا مصرع تو لاجواب ہے۔ مگر پہلے مین تعقید ہے۔

یہ گندھی کی ٹانگ کی رعایت ہے۔ تعقید کیا ہے بنے پائے سخن کا لنگ۔

بندہ نواز یہ عذر لنگ ہے۔

اچھا اور سنئے۔ ؎

اسقدر گرما گیا گندھی کہ گندھک ہو گیا
رنگ لائی ہے شرر کی آگ بھڑکائی ہوئی

اللہ قلم توڑ دیئے ہین مردے سے مردک سنا تھا مگر گندھی سے گندھک آپنے بنایا۔ مگر دیکھیے رنگ بھاٹ جائے۔

کورنش عرض ہے۔ یہ شرر اور گندھک کا اتحاد ملاحظہ ہو۔ اپنے مونہہ سے اپنی تعریف گو کہ بیجا ہے مگر اتنا کہونگا کہ اگر آتش زندہ ہوتے تو اس شعر کی داد دیتے۔ خیر ایک اور شعر ملاحظہ ہو۔

مسلی کھائی تھی بچپن مین جو کے اونٹ کی
کیا علیمن آجتک پھرتی ہے گرمائی ہوئی

آہا ماشاء اللہ شعر کیا ہے کہ عروس سخن کا شتہ غمزہ ہو رہی ہے بس حضور دیکھتے جائیے کہ شاعری کی تکمیل کا ہنر چھوٹنے نہین پاتی۔ ایک سادہ سا شعر عرض ہے ؎

دیکھنا انصاف اس پروردگار پاک کا
پردہ در کی "پردہ عصمت" سے رسوائی ہوئی

اعجاز ہے اعجاز حضرت۔ قسم پروردگار عیوب کی کیا روانی ہے اور کیا پاکیزگی۔ دلگداز کی صادق افزوئی علیمن اسیر صدقے ہے۔

آداب کا پردہ اوٹھاتا ہون۔ حضور نے علیمن اور علیمن کی تجلیس خلقی خوب پیدا کی۔ ایک شعر اور سنیئے۔

زہر خندہ بھی نہ مولانا کا ظاہر ہوسکا
چھپکلی داڑھی مین ہونٹون تک ہنسی آئی ہوئی

بندہ نواز۔ آپ شاعر ہی نہین مصور بھی ہین۔ کیا اونچی ہی داڑھی کی تصویر کھینچی ہے۔ جسمین "ہنسی" مکمل کیطرح چھپ گئی۔

آداب۔ کورنش۔ ایک اور شعر ملاحظہ ہو ؎

ہے علیمن سرنگون بدر النسا ہے شرمسار
اک پیام یار سے دونون کی رسوائی ہوئی

اہاہاہا۔ شعر کیا ہے..... بس آگے کیا کہون تعریف ناممکن ہے۔

مین کیا اور میرا شعر کیا۔ آپکا حسن قدردانی ہے ؎

غور کے داڑھی کے تنکے کی پھریری ہو بہم
آجکل گندھی کے دل مین ہی یہ دھن آئی ہوئی

قسم خدا کی اسکا نام جدت ہے۔ دیکھئے اس تنکے کی اوٹ مین کیا کیا نکتے پنہان ہین۔ اور "دھن" بھی کیا خوب کیا۔ یار عائتین ہین قدر افزائی ہے۔ ناچیز اپنے تئین کچھ سمجھتا نہین۔ محض تخلص کی رعایت سے شعر کہہ لیتے۔ ؎

کوئی ہوتا ہے تصدق کوئی ہوتا ہے نثار
گندھیون مین کیا شرر کی عزت افزائی ہوئی

ٹوٹا ہے نثار۔ سبحان اللہ کیا لفظ رکھدیا ہے

تسلیمات کی کوئی پیش کرتا ہون۔ ؎

بیکسی پر اپنی رو کر یہ علیمن نے کہا
لکھنؤ کی صبح مجکو شام تنہائی ہوئی

واللہ رقت آگئی۔ اب ایسا شعر نہ پڑھیے گا ورنہ ہم ماتم بپا ہو جائے گی۔

اچھا دوسرے رنگ کا شعر ملاحظہ ہو ؎

آگیا قبضہ مین شاید دم کٹا دنبہ کوئی
آنکھ مین گندھی کی چربی ہے چھائی ہوئی

سبحان اللہ۔ کیا "دم کٹا دنبہ" ہے۔ مگر یہ ایک "آنکھ" تو اچھی نہین معلوم ہوتی۔ آنکھون مین چربی چھانا محاورہ ہے۔

حضور یہ تصرف شاعرانہ ہے۔ اور یہ نئی بات نہین جسم انسانی کی بیت مین دو آنکھین دو مصرعون کی جگہ ہوتی ہین مگر اکثر سخن آفرین ازل یہ تصرف کرتا ہے کہ اس بیت کا ایک ہی مصرع موزون رکھتا ہے دوسرا ناموزون رکھتا ہے۔ بس یہ ایک مصرع مصرع طرح کیطرح مشہور رہتا ہے۔ ایک اور شعر عرض کرتا ہون ؎

عطر فتنہ کا علیمن نے منگایا دور سے
شہر کا گندھی یہ کہتا ہے کہ رسوائی ہوئی

واقعی اس شعر سے نظافت کے ساتھ ندامت بھی ٹپک رہی ہے۔

یہ حضور کا حسن ظن ہے۔ دوسرا وزن ملاحظہ ہو ؎

"پردہ عصمت" علیمن کا جہان سے اوٹھ گیا
ہائے کیسی لکھنؤ والون مین رسوائی ہوئی

اب اسکا ذکر نہ کیجئے۔ بے اختیار رونا آتا ہے۔ خدا ہر ایک کو باآبرو رکھے۔

اچھا ایک نصیحت آمیز شعر ملاحظہ ہو۔

اے علیمن ہوچکی ہو ہشیار [illegible] سے پیشتر
شامت اعمال گندھی بنکے ہے آئی ہوئی

خوب۔ اسکا نام شاعری ہے۔ مگر اندھون کے آگے رونا اپنے دیدے کھونا۔

تسلیمات قبول ہو۔ شعر ملاحظہ ہو۔

ہوش اڑ جاتے ہین گندھی کے مثال بو عطر
ہے اگر طبع جناب غاد گرمائی ہوئی

کیا کہنا۔ جی ہان۔ گندھی کیا اور اوسکی ہستی کیا۔ گو کہ باوجود پیرانہ سالی کے عقل نہ آئی۔ عمر بھر تو تیل بیچا کیے۔ **بوتلون کے کاگ نکالتے نکالتے ایک ٹانگ پیچ کش ہو کر رہگئی۔** اب بچپن مین جو فارسی پڑھی تھی اسکا خیال آیا ہے۔ مضمون تکا رہتے ہین۔

تسلیمات عرض ہے آخری شعر ملاحظہ ہو ؎

ہے بیابانی کے تکیہ پر جو املی کا درخت
پھر اسی کی ایک گلہری رنگ ہے لائی ہوئی

اس شعر پر حاسد ترش رو تو ضرور ہونگے۔ مگر اسکا جواب ناممکن ہے۔

آداب بجالاتا ہون۔

المخلص

مولانا شرر

آتش کا خط شرر کے نام

نمبر ۱

بکھیو دلگداز مئی سنہ ۱۹۰۵ء

تم نے لکھا ہے کہ جوابات مین حامیان مثنوی سے سوالات کل نا ملائمین - جاہلانہ سخن پروری اور شہدپن کے ایسے گالی گلوچ کے کچھ کرتے دھرتے نہین پڑتا - لہذا اب دلگداز اپنے صفحات کو اس لغو بحث سے علیحدہ کیے لیتا ہے آئندہ وہ جدید اعتراضات نہ کریگا۔

یہ تو خیر جھوٹ اور "بہانہ نبیا" مین سے ایک بہانہ ہے مگر اس دامن سمیٹنے کے بعد تم نے یہ کیا لکھا کہ اس کام کو اعتراضات جڑنے کے کام کو) ان لائق وسخن فہم کاملان فن کے لیے چھوڑ دیتا ہے جنہون نے اسے اپنے ذمہ لیا ہے۔" یہ خوشامدانہ فقرہ لکھ تو گئے مگر اس پر بطور غور کیا کہ تم تو اپنی شرافت کا ثبوت دینے کیلیے اس "لغو بحث" سے الگ ہوئے جاتے ہو جسکے معنے صاف طور پر یہ ہیں کہ اب یہ بحث اس قابل نہین رہی کہ کوئی مرد شریف اسمین حصہ لے - مگر اپنے احباب یعنی **لائق وسخن فہم کاملان فن** کو یہ صلاح دیتے ہو کہ وہ اس "لغو بحث" مین برابر حصہ لیتے رہین - جیسا کہ اسی مضمون مین در پردہ خوشامد کے بعد تم کرر گرر صاف الفاظ مین کہتے ہو کہ ہم "دکن ریویو کے فاضل نامہ نگار پروفیسر نقادبے - اے - کی خدمت مین التماس کرتے ہین کہ وہ اپنی تنقید کا سلسلہ برابر جاری رکھین -

جسکے معنے یہ ہوے کہ اکیلے تم تو شریف ہو اور باقی تمہارے "**لائق سخن فہم اور کاملان فن**" اسی قابل ہین کہ وہ اس "لغو بحث" کا سلسلہ جاری رکھین - آخر اسکا جواب تمہارے پاس کیا ہے - جو وجہ تمہارے لیے کنارہ کشی کی ہوسکتی ہے - وہ انکے لیے بھی ہوسکتی ہے - اگر تمہین شرافت مانع ہے (تو اگر تم انکو شریف سمجھتے ہو) تو انکو بھی شرافت مانع ہوسکتی ہے - افسوس ہے کہ تمہاری عمر عزیز کے چالیس سال گزر گئے مگر بات کرنے کا سلیقہ نہ آیا -

خیر اس بحث سے کنارہ کشی کی وجہ تو اور ہی کچھ ہے جسکو تو یا خدا جانتا ہے یا تمہارا دل جانتا ہے - اب رہی یہ شہدپن کی ایسی "گالی گلوچ" یہ ہمیشہ تمہارے "اظہار شرافت" کے لیے مانع ہوئی ہے - "پردۂ عصمت" بھی تمہین اسی لیے بند کرنا پڑا کہ تمہاری پردہ دری کی کوشش سے جو اظہار شرافت ہوتا تھا اسکے خلاف شہدپن کی ایسی گالی گلوچ شروع ہوگئی - یا حضرت سکینہ کی شان مین جو تم نے گستاخانہ اور بیہودہ مضامین لکھے تھے اور جنکو پڑھکر ہر سچے مسلمان کا خون ابلنے لگتا ہوگا ان مضامین کی تردید مین بھی تمہارے خیال کے مطابق شہدپن کی ایسی گالی گلوچ ہوئی اور اسکا اثر حیدرآباد دکن تک پہونچا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تم نے یہ گالی کا ... کوئی ... اختیار کرے

لہذا تم اپنی شرافت کی ٹٹو پر سوار ہو کر لکھنو چلے آئے - غرضکہ جو بات تم کہتے ہو اسپر شہدپن کی ایسی "گالی گلوچ" ہونے لگتی ہے اور تم تھری منزل ہی اس سے کنارہ کشی کر لیتے ہو - اور بڑی بات تو یہ ہے کہ تمہارا اصول ہمیشہ "اتحاد" بلکہ "اتحاد تجوید" رہا ہے - اسلیے جہان نفاق کی شکل پیدا ہوئی اور تم نے شرافت کا بوریا بندھنا سنبھالا اور رفوچکر ہوئے مگر تمہین لوگون کی خوشامد کرتے ہوے شرم نہین آتی - اس مضمون مین تم نے منشی رئیس احمد صاحب بی - اے پروفیسر نقاد کی کتنی خوشامد کی کہ للہ میری آبرو بچائیے یا پہلے اتحاد مین حافظ جلیل حسن صاحب جلیل کی خوشامد کر چکے ہو اور در پردہ جو خطوط تم نے بھیجے ہین اور اساتذۂ لکھنو کے قدمون پر ٹوپی رکھی ہے اسکا حال تو اعمال بد کے فرشتون کو معلوم ہوتا رہتا ہے - جب تم نے اعتراض کیے تھے تو کیا انھین لوگون کے بھروسے پر کیے تھے جنکی آج اس بھونڈے طریقے سے خوشامد کر رہے ہین - ایسا کرنا اہل آبرو کی وضع کے خلاف ہے - ہم لوگ اودھ پنچ کو بھی کسی کی خوشامد کرتے سنا یا دیکھا ہمارے وقت مین اکثر جعلیئے فقیر یہ صدا لگایا کرتے تھے کہ **مسافر ہین مفلس ہین لاوارث ہین یتیم ہین** - ہماری مدد کرنا ثواب ہے مین داخل ہے - یہی کیفیت ایک مدت تک تمہاری رہی ہے کہ اس علمی مباحثہ کو مذہبی جھگڑا بنا کر اور اپنی بیکسی جتا کر **در بدر** مدد کے خواہان ہوتے ہو -

دیکھو انسان کچھ کھو کے سیکھتا ہے مگر تم کو کبھی عبرت نہ حاصل ہوئی خیر اب بھی ہوش مین آؤ "سکینہ بنت حسین" اور "پردۂ عصمت" والے مضامین لکھنے کی بدولت جو کچھ تمہاری ذلت ہوئی وہ بھی حیادار کے لیے اس امر کی محرک ہوسکتی تھی کہ گھر بار چھوڑ کر حج کو چلا جائے -

لیکن اس ذلت کا نتیجہ صرف اسقدر ہوا کہ تمہین لوگ بے شرم اور متعصب سمجھنے لگے - اس مرتبہ بری پھنسے ہو یعنی تمہاری تثاری اور زنانہ پن کا پردہ فاش ہوگیا - اور یہ پردہ کیا فاش ہوا کہ روزی کی ٹھیکر مین چھیس لگی - ہم کبتک **گھر پھونک** تماشا دیکھو گے - افسوس ہے کہ تم نے اپنی ہستی پر نہ غور کیا اور اپنی بساط سے بڑھکر حملے شروع کر دیے اگر اسی گوشۂ عافیت مین بیٹھے ہوے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ کیا کرتے تو کوئی تم سے مخاطب بھی نہ ہوتا مزے سے بیابانی کے تکیہ پر ڈنڈ پیلا کرتے - کنج عزلت سے نکلنا تمہارے لیے قیامت ہوگیا - ہاے مجھے اپنی جوانی کا شعر یاد آگیا - ؎

بکل از کنج عزلت سے نہ کر ہنگامہ افروزی
شرر یاقوت کا ہمسنگ ہے جبتک ہے پتھر مین

(باقی آئندہ)

خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی

(حال وارد فردوس بریں)

غیر ملکون کی کمپنیون کے پاس کیون جاؤ

تمہاری خود سودیشی موجود ہے - اسکا سرمایہ غیر ملکون غیر بازار دینین نہین جاتا نہ باہر کی تجارت مین منافع ہوتا ہے - بلکہ جہانتک ہوسکتا ہے سودیشی صنایع اور سودیشی تجارت کی ترقی مین صرف ہوتا ہے صرف یہی طریقہ ہے جس سے اپنے پیارے ملک کی ترقی بھی ہوسکتی ہے

بھارت ورش (ہند)

بھارت انشیورنس کمپنی (محدود) ہے صرف خالص ہندوستان ہی کی ہے

سرمایہ ۱۰ لاکھ ہیڈ آفس لاہور

شاخین دہلی - سکھر - کلکتہ - اجمیر - پنجاب - فیض آباد

پروسپکٹس اور مفصل حالات کیواسطے شاخون کے سکریٹریونکو لکھو یا گیان چند انجوری و منیجر پنڈت رام ناتھ ہیڈ آفس ...

انجنیرنگ اسکول فیض آباد (۳۰ - ۱۵)

رفاہ عام - ہمارا نام مفت مین کام - دونوں کا نیک انجام ہر قوم کے طلبہ کو جنکی عمر ۱۴ برس سے ۲۲ برس تک کی ہو خواہ وہ انگریزی دان ہین یا اردو دان - ڈرائنگ اور سروئنگ یعنی کام نقشہ نویسی و سب اوورسیری کا ایک سال مین سکھایا جاتا ہے - تجربہ اخبار دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس علم و ہنر کے جاننے والونکی ہر صیغہ محکمہ مین بڑی قدر ہے ہر صیغہ مین نقشہ نویسون اور سب اوورسیرونکی طلب ہوا کرتی ہے - اسکے مفصل قواعد پراسپکٹس ۲ کے ٹکٹ آنے پر مل سکتے ہین اپنا پورا پتہ صاف اور حوالہ اخبار ضرور لکھیے -

المشتہر اے - حامد اینڈ برادرس - فیض آباد (اودھ)

درکار ہین

گن فیکٹری واقعہ جبلپور مین کئی لوہار درکار ہین - انکو کاریگری کے مطابق آٹھ آنہ یومیہ سے دو روپیہ یومیہ تک اجرت ملا کریگی - اور مکان بود و باش بھی بہت سستے کرایہ پر مل سکتے ہین ایسے کاریگر جو اپنے کام لینے والون کی قابل اطمینان سرٹیفکٹ پیش کرینگے اونکو ریلوے وارنٹ پہلے دیا جائیگا -

اسٹیپلی سمتھ لفٹنٹ کرنیل آر اے
سپرنٹنڈنٹ گن کیرج کارخانہ جبلپور

مثنوی زہر عشق

محبوب قلوب عاشقین کو مرغوب دو جانبازون کی داستان ہنسا دینے اور رلا دینے والی قابل دید ہے قیمت چار آنہ -

رسالہ تعبیر و قیافہ جسمین ۱۰۱ خوابونکی خاطر خواہ تعبیر رسالہ قیافہ درج ہے قیمت ۲

المشتہر - محمد ... سنبھل ...

علمی ذخیرہ بسیر و تفریح

۱۷-۸-۵ ۴۴-۹-۵

ذہنی لطائف و ناولین سے عنوثری ہی ہو یکی علمی ہو مخلوات اخلاقی و تاریخی تذکرات کے اگر ظرافت و قصص زیر ایمین ہو تو ہونکار و صلح خالہ مضلون تک پہنچتا ہی۔ یہ وسعت گنجائش ظرافت ہیر کئی ہند بعد ذیل جلد و ملین تقریباً ایک ہزار لطائف و حکایات پر مشتمل ہے اکثر کتابون کی قیمتین کم کیگئی ہین شائقین فہرست منگا کر دیکھین۔

عطر ظرافت - چار حصہ جسمین رسول خدا صلعم بدنزادہ امام مشہور بادشاہون شاعرون سامیرون کی لطائف فی جملہ مناظرت وغیرہ درج ہین قیمت کاغذ عمدہ فیجلد عہ ۸ معمولی عہ

گلشن فضیلت - دو حصہ اخلاقی فضائل کے متعلق نادر حکایات قیمت - ایضاً -

گلدستہ نقل و حکایت مختلف قصص و نقلیات مع صلاۃ شیخ الرئیس ۱۰ر

گلستان مسرت ضمیمہ خیر خواہ عالم مشتمل بر حدیقہ تصوف وصال قابل بندگان انتخاب نادرہ (خیابان تفریح) سوانح عمری مولانا روم ارشاد ناصری قصہ چار بحضرت علی لطرز طلسم ہوشربا جو مہینے مین ۴۸ صفحات کتابی پر طبع ہوتا ہی قیمت عہ سال

حیات اعظم - سوانح عمری حضرت امام اعظم رحمۃ معہ کل جوابات مخالفین

اردو ترجمہ افضل الفوائد - حضرت نظام الدین اولیا مرتبہ حضرت امیر خسرو - ۱۲ر

اقسام الطعام شاہجہانی - ۲ حصہ ہر قسم کے کھانون کی تراکیب و فوائد مجلد عہ معمولی ۱۲ر

تدبیر الحسن - عورتون بچون کے علاج کی آسان و ضروری کتاب - ۱۲ر

مجمع الصنایع جدید - دو حصہ دیسی و انگریزی کاریگریون کی بیشمار تراکیب - قیمت - ۸ر

المشتہر

سید میر حسن مہتمم مطبع رضوی و اخبار خیر خواہ عالم دہلی

مثنوی ترانہ شوق

یہ لاجواب سراپا انتخاب مثنوی جو گلزار نسیم کی بحر اور طرز مین جناب شاعر نغز انتار بے ہمتا منشی احمد علیصاحب شوق شاگرد رشید جناب نظم علی خان اسیر مرحوم نے لکھی تھی اسقدر دلپسند اور مرغوب ہوئی تھی کہ سابق مین چھپتے ہی ہاتھون ہاتھ بک گئی تھی۔ اسیر بھی جاشنی گیران لذت سخن ہزار جان سے تلاش تھی فی الحال صاحب مصنف مدظلہ العالی کی اجازت سے مکرر چھپی ہی قیمت بھی ارزان معمولی جلد ۸ر رکھی گئی ہے۔

دفتر اودھ پنچ سے ملسکتی ہے۔

جسکو کیمیل گرنر اندیر اور کمسٹری مائل اسکول لندن کی ممبر اور مشہور ڈاکٹر مسٹر ڈبلو آرکر پریذیڈنٹ سی۔ یس۔ ساسے۔ اسٹرڈ یس یم نے جانچکر سارٹیفکٹ عطا فرمایا ہے۔

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا پیٹ کا درد نفخ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکارون کا آنا۔ اسہال پیچش۔ بدہضمی۔ تخمہ ہیضہ بواسیر قبض۔ ریاح کا درد وغیرہ مین تیر بہدف ہی اور استلائی کھانسی اور دمہ جو غذا کی خوب طرح سے ہضم نہونیکی وجہ سے اکثر پیدا ہوجاتا ہی اسکے واسطے بھی بیحد مفید ثابت ہوا ہی اور مستورات کے ایام کی خرابیون کو بہت جلد دفع کردیتا ہی اور سمندر کی سفرون جو بیماریان مثل متلی وغیرہ کے ہوتی ہین انکو بھی روکتا ہی۔

یہ نمک سلیمانی قبض کو رفع اور خون کو صاف کرتا ہی اور گردہ و مثانہ کی گرمی کا محافظ ہی اور معدہ کی فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہے۔ اسوجہ سے گٹھیا۔ زیادتی پیشاب و خون کی بیماریون مین از حد مفید ہی۔ ہیضہ اور طاعون کے دنون مین اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہی یعنی جہان یہ بیماری ہو وہان روزانہ اسکا استعمال کیا جاوے تو انسان ان بیماریون سے محفوظ رہتا ہی۔ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیون اور بیماریون کو دور کرکے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہی۔ حالت تندرستی مین اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہی اور غذا انگور کے سے ہضم ہوکر خون صالح معمول سے زائد پیدا ہوتا ہی جسکی وجہ سے انسان صحیح و تندرست رہتا ہے۔

ہزارون مین سے چند تازہ اسناد

(۱) جناب معلی القاب دبیر الدولہ ناظم یار جنگ استاد جہان مرزا خان صاحب فصیح الملک حضرت داغ دہلوی مقام حیدر آباد دکن بتاریخ ۲۴ جون ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ مین نے آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور انہین صفات کا پایا جیسا کہ اشتہار مین درج ہی اور جس شخص کو دیا گیا اسنے بھی تعریف کی۔

(۲) جناب صاحبزادہ محمد امین الرحمن خانصاحب بھتیجے عالیجناب نواب صاحب مالیر کوٹلہ مرحوم مقام لدھیانہ سے تحریر فرماتے ہین کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی بدہضمی کھٹی ڈکار۔ نفخ درد ریاحی۔ درد شکم کے واسطے نہایت مفید پایا میرے چند دوست معدہ کی شکایت کے شاکی تھے میرے پاس آئے مین نے آپکا نمک سلیمانی انکو دیا۔ خدا کے فضل سے ان لوگون کو آرام ہوا درحقیقت آپکا نمک سلیمانی امراض معدہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی اور مین خود درد ریاحی اور کھٹی ڈکار وغیرہ کے مرض مین مبتلا تھا اس نمک سلیمانی کے استعمال سے شفا کلی حاصل ہوئی۔

(۳) جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب استاد نواب ولیعہد بہادر ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہین کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بعارضہ دست و پیچش بیمار تھا اور ہر طرح کی دوا یونانی ڈاکٹری کیگئی مگر فائدہ نہوا آپکی نمک سلیمانی کا استعمال کراتا ہون جس سے اوسکو فائدہ معلوم ہوتا ہی اور امید ہی کہ آپکی نمک سلیمانی سے مرض دیرینہ دفع ہوجائیگا۔ براہ مہربانی دو شیشیان اور بھیجدیجیے۔

(۴) جناب بابو بہل رام صاحب معاون ایڈیٹر اسمٰعیل خان ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی سیلیح یو۔پی امریکا وغیرہ تحریر فرماتے ہین کہ آپکا نمک سلیمانی عوارض معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہین ہی بلکہ سمندر کی بیماریان مثل متلی۔ چکر قے۔ بخار وغیرہ مین بھی اپنا اثر بہت اچھا دکھلاتا ہی۔ مین امید کرتا ہون کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنیوالے لوگ اپنی ساتھ رکھکر ضرور فائدہ اوٹھائینگے کیونکہ اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریون سے محفوظ رہینگے۔

(۵) کلکٹر و مجسٹریٹ غازیپور۔ جناب پنڈت دیا شنکر صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہین کہ بابو گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑھانے کیواسطے بہت ہی مفید ہی۔

کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع لدھیانہ جناب لالہ سکھ چند صاحب جولائی ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ مین نے و میرے چند دوستون نے ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کے بنائے ہوئے نمک سلیمانی کا استعمال کیا واقعی وہ قوت ہاضمہ و بدہضمی کے لیے ایک عمدہ علاج ہے۔

جناب منشی محبوب عالم صاحب مالک و اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء مین تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی بغرض معدہ سو ہضمی پر متعدد بار آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکار کو روکدیتا ہی۔ غرض امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہی جن لوگونکو کھانا ہضم نہوتا ہو تو وہ کھانے کے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھالیا کرین۔

ایڈوکیٹ کچہری جوڈیشیل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ جناب بابو باسدیو لال صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہین کہ تھوڑے دن ہوئے مین نے آپکا نمک سلیمانی طلب کیا تھا اس سے بدہضمی کی شکایت بہت جلد جاتی رہی بھوک بڑھتی ہی اور قبض چھوٹ جاتا ہی۔ یہ ایسی مفید دوا ہی کہ ہر ایک اہل عیال والون کو گھر مین ضرور رکھنا چاہیے۔

جناب منشی داد اللہ احمد صاحب وکیل دربار بھوپال و ممبر مجلس مشورہ و تنقیح آئین و قوانین ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہین کہ مین نے ایک شیشی نمک سلیمانی منگا کر استعمال کیا اس سے بہت فائدہ ظاہر ہوا لہذا ایک شیشی نمک سلیمانی اور بھیجکر ممنون فرمایئے۔

ملنے کا پتہ - لونہال سنگھ منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گاے گھاٹ شہر بنارس

دونون انتہاؤن سے زمین کا محفوظ ہونا شرط ہے اور یہ بات ۳۵
اور ۶۵ درجات ارض البلد شمالی کے درمیان ملک ایران قریب
وجوار کوہ قاف خصوصًا سرکیشیا گورجستان منگریلیا واقع ترکی ایشیا و
یورپ مین یونان - اطالیہ کسیقدر ہسپانیہ کچھ چھوٹا حصہ فرانس
وانگلستان وہالینڈ بعض حصہ جات جرمنی پولنڈ ڈنمارک سویڈن
اور کچھ حصہ ناروے حتی کہ روس تک مین پائی جاتی ہے -

ایک ہی درجہ ارض البلد مین پایا گیا ہے کہ موقع کی بلندی
انقطاع اور قرب سمندر اور سمت اہویہ - تاثیر زمین - اور تمام مخصوصات
مقامی جو وہان مختص آب وہوا کے باعث ہوتے ہین - اختلاف حسن کے
بہت کچھ اسباب ہوا کرتے ہین -

چنانچہ ڈپیانے یونانیون کی نسبت جو سے ظاہر کیا ہے اوس سے
چند اہم امور متعلق اسباب حسن ظاہر ہوتے ہین -

اوسنے ظاہر کیا یا ہے کہ قدماے یونان مین اگرچہ ذکور وجیہ تھے
مگر عورتین کبھی حسین نہ تھین اور اسی وجہ سے جزیرۂ ایونیہ (یونان)
وغیرہ سے جو اہل دربار آتے تھے اونکو حسن کی بڑی عظمت تھی لیکن اہم
اوس حسین خیال سے اسقدر بعید تھا جو اونکے مذاق سے ثابت ہوتا
تھا کہ یہ راے خلاف از عقل معلوم ہوتی تھی - چنانچہ سیاحون نے
حال کے اہل یونان مین ایسی عورات کو تلاش کیا مگر مایوس رہے -
اور سب سے زیادہ تعجب کی بات تو یہ ہوئی کہ اوس ملک کی

جلد بست ودوم نمبر ۴۴ — اودھ پنچ مطبوعہ ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۰۵ع — (۳)

سخن دلپذیر

مدیر اودھ پنچ برای روز شیخ ناسخ و خواجہ آتش [illegible]
آمدند و قصہ [illegible]
گروند [illegible] شکایت [illegible]
نسیم شاگرد رشید آتش است و آتش ہمعصر ناسخ و ناسخ
و بندہ شیخ صدیقی وصدیقیان صدق مقال را دوست
تر دارند بدین وجہ ضرورت سعادت افتاد و نیز خاطر بردہ
ہم فن عزیز [illegible] ارسال میدارم در اخبار گہربار
خود طبع نمودہ اعلان کنند شاید کہ اثر شود و بر طبع آتش
زمانان کار آب کند - فقط والسلام علی من اتبع الہدیٰ

وہو ہذا

ہنگامۂ کلام کجا شور وشر کجا
آواز شیر نرہ کجا صوت خر کجا
انسان کجا نوا کجا - جانور کجا
شاعر کجا و بلبل شوریدہ سر کجا
بابا پیام یار کجا نامہ بر کجا
جنت کجا طریقۂ اہل سقر کجا

نا واقفے چہ خط بردا ز حسن شاعری
آئینہ خیال کجا بے بصر کجا
از سرگشتان باغ جہان کام خوشبو
ایدوست در جبا ہر شیان [illegible] کجا
ہمراہ پنچ نام - ظرافت کجا ہنر
فریاد گرگ وہمہمۂ شیر نر کجا
اظہار رود مان ثمر افت زبان نہند
بہر تلاش میر دی اے بیخبر کجا
گر یاس آبرو ست سلیم و قلم شو
این نقد در فراہمی سیم و زر کجا
دل بشکند زبان درشت آمد و عقل
در زہر تلخ لذت شیر وشکر کجا
تیر از پنچ تازہ جلوۂ پنچ زبان مجو
در شب ظہور رونق یا ماضی سحر کجا
بگفتی و تو قعی کنی - چہ خوش
در برچھی نشانہ تیر نظر کجا
تہنا رفتہ ای یک عدم را بیاد آر
آبرو ز جہان نشان کجا ہم سفر کجا
فوا تش را امتزاج عمل آتش ست و بس
فرزانگی قیام جہنم [illegible] سقر کجا

راحت رسان نسیم و اذیت رسان شرر
در اشتیاق نفع خیال ضرر کجا
فرق ست درمیان گل و خار و نور و نار
خوش گفتہ کسے کہ نسیم و شرر کجا
گفتم بپاس وعدہ ناسخ غزل حزین
ورنہ کجا ے امن وامان دردسر کجا

راقم
(علی حزین از اعلی علیین)

درمیان غزل خیال آمد کہ ناسخ ہم پہلو تہی کردہ است
نتو وعدہ گرفتم - غزل دیگر کہ ہمراہ غزل من ست
نتیجۂ فکر اوست فقط -

غزل ناسخ

بدایون سے اولٹا جو دریا بہا ہے
وہ کرسی سے دو ہاتھ نیچا رہا ہے
بہت ٹھیک جاسوس نے یہ کہا ہے
حلیمن سے گندھی سبق لے رہا ہے
نثار ن ہے کریلین لٹھو سے بہاتی
ادھر چوک مین پڑ رہا قہقہا ہے

بند ہے کسطرح سے ظرافت کی پڑیا
مصالحہ ہے بالکل نکا مندرج
ادھر کوتے کرتے ہین سب قائلین
عنادل کا اپنی طرف چہچہاتا ہے
ملی ہے جو بیدرو کو ہریجے مین ٹوپی
کہون کیا کہ رنگ اوسکا جو ڈھونڈھا ہی
بگل جائیگا دم مین سب موذیونکو
قلم تیرا ناسخ نہین اژدہا ہے

(ناسخ ازجنات عدن)

چہ خوش

اڈیٹر صاحب اودھ پنچ —

یوروپین اقوام جہان علوم وفنون اور صنائع وغیرہ امور مین ترقی کر رہے ہین وہان دیکھا جاتا ہے کہ انکے بعض افراد بیعقلی اور بیوقوفی مین بھی کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لیتے رہتے ہین ہم گزشتہ سالون مین بذریعہ بعض اخبارات کے انکے اکثر بیوقوفانہ افعال وحرکات کا اظہار کرچکے ہین - بالفعل ہمکو بعض اخبارات کے ملاحظہ سے واضح ہوا کہ ایک یوروپین ڈاکٹر صاحب بہادر ارشاد فرماتے ہین کہ جس جس ملک مین گوشت خوری زیادہ ہی وہان خوش الحانی نہین ہی جو حیوان گوشت خور ہین اونکی آوازین سبزی خور جانورون سے نسبتاً کریہہ ہوتے ہین -

اگر ہماری یہ تحریر ڈاکٹر صاحب بہادر تک پہونچ سکتی تو ہم اونسے یہ ضرور دریافت کرتے کہ خوش الحانی اور کریہہ صوت اونکی نزدیک کیا ہی اور اوسکی کیا صورت ہی - کیونکہ ہمکو معلوم نہین کہ یوروپ مین خوش الحانی کیسی ہوتی ہی البتہ ہمنے بعض جلسون یا بنگلون پر میم صاحبان کو گاتے ہوے سُنا ہی - مگر اونکا گانا جسکو بہ لفظ الفاظ خوش الحانی سے تعبیر کیا جاے - ہمکو تو اوسیطرح سے کریہہ اور ناخوش معلوم ہوا جیسا کہ ممکن ہی کہ ہم لوگون کے ہان کا گانا اون لوگون کو کریہہ اور ناخوش معلوم ہو - گر گوشت خوری کی تحقیق کے ساتھ کریہہ الصوت ہونا یہ ڈاکٹر صاحب کی عجیب منطق اور طبعزاد اجتہاد ہے جو کسی طرح سمجھ مین نہین آتا - اگر یہ کہا جاے کہ گوشت چونکہ نہایت مقوی غذا ہے اسلئے اوسکے استعمال سے جو خون پیدا ہوتا ہے وہ قوی اور بدان میں سبب وسمین سختی اور باعث کراہت صوت ہوتا ہی - تو ہم کہتے ہین کہ علاوہ گوشت کے اور بھی بعض غذائین ایسی ہین جنسے مزید تقویت اور تولید خون ہوتی ہے - مثلاً بیضہ مرغ - دودھ انار انگور اور بعض اقسام غلہ نہایت مقوی اور مولد خون ہوتے ہین بلاد یوروپ کی خوش الحانی جسکو لوگ معروف اور عالی سمجھے جاتے ہین وہ خوش الحان اشخاص تو زیادہ تر مذکورہ بالا اغذیہ اور فواکہ استعمال کرتے ہین - ہندوستان عرب - عجم وغیرہ ممالک کے باشندے بھی گوشت خور ہین مگر اونکی خوش الحانیون کے افسانے مستند اور معتبر کتابون مین مرقوم ہین - ایک فارسی فلاسفر خوش الحانی کی تعریف بدین الفاظ فرماگیا ہے -

آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد

عرب کے اونٹ صدا سے حدی پر کیسے مست ہوجاتے ہین ہندوستان مین تو مرلی کی آواز سے سانپ بیخود ہوجاتا ہے -

راست دروغ بگردن راوی - ہم نے سنا ہی کہ ہندوستان مین ایک شخص تان سین نامی فن غنا اور خوش الحانی مین بڑا کامل بلکہ اکمل گزرا ہے - اوسکے بہت سے شاگرد تھے - جب تان سین نے وفات پائی اور ہنوز اوسکی رسوم میت نہین ادا ہونے پائی تھی - اوسکے شاگردون مین یہ قضیہ پیش ہوا کہ تان سین کا جانشین کون

۱۵۲

عورات مین تو نہین مگر مردون مین وہ چہرے کی قدیم اور حسین ساخت مختلف مقامات پر پائی گئی جس سے دیباسکے اصول کی تصدیق کما حقہ ہوگئی -

اس اصول پر غور کرنے اور زیادہ تصریح کے ساتھ راے قائم کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوس قاعدۂ عام کا ایک مخصوص استعمال ہے جس سے ڈیبانا واقف تھا - یعنی بہت سے ملکون مین ایک جنس دوسری جنس پر بلحاظ حسن فوقیت رکھا کرتی ہے -

چنانچہ اسکاٹلینڈ کے جبالی حصون مین مرد حسن کیواسطے ایسے ہی مشہور ہین جیسے عورات بصورتی کے لیے اور انگلستان کے صوبون مین معاملہ بالکل برعکس ہوتا ہے -

اوبھرا ہوا چہرہ سیاہ گھونگھروالے بال - بلند و بالا قامت ہالینڈ لوگون کے واسطے ایسے ہی نامناسب ہین جیسے بشرے کا بھولاپن بھورے بال چھوٹے اور گاؤدم اعضا مغربی سواحل کی عورتون کے ذکور کیواسطے ہین -

اگر سرزمین آب وہوا اور وہان کے اون ملکون کی پیداوار پر خیال کیا جاے تو اختلاف کے اسباب ظاہر ہوجاتے ہین - پہاڑ پر رہنے کیوجہ سے جو مشقت لازمی ہوتی ہے یہ نظام عضوی کی تکمیل کیواسطے بہت مفید ہے اور یہ امر کم وبیش مخصوصات ذکور مین داخل ہے اور مسطح قطعات اراضی کی سرسبزی اور شادابی اون

دوبالا اوس سے ہے شان فصاحت
وہی ہے مرد میدان فصاحت
وہی دنیا مین ہے جان فصاحت
وہ ہے شیر نیستان فصاحت
عدو اوسکا مجسم لومڑی ہے
نثار ان ہو رہی ہے غم سے شکشند
برا تن کو ہوئی ہے زیست دوبھر
فہیمن کانپتی پھرتی ہے تھر تھر
حلیمن ہو گئی جامہ سے باہر
حیا گردن جھکاے چپ کھڑی ہے
"اثر اولٹا تھو میری دعا کا"
یہ لہجہ ہے فقیرانہ صدا کا
نیا آتا ہے اک بندہ خدا کا
عمل قایم رہے بدرالنسا کا
یہ رٹ آٹھون پہر سے لگ کھڑی ہے
کڑی جو لوٹنکا جو صدمہ سہا ہے
دل آنکھون سے لہو ہو کر بہا ہے
کسی اُلو نے اک دکھڑا اٹھا ہے
اوسے رگ رگ کے گندھی پڑھا ہے
حلیمن خندہ پیشانی کھڑی ہے

کسی مردود کا چیلا ہے بدخو
کہ یا شیطان ملعون کا ہے پیرو
تم اس لنڈھیک کی خلقت تو دیکھو
حلیمن یاد ہی کرتی تھی اوسکو
وہ آیا عمر گندھی کی بڑی ہے
سنین دل سے پرائے اور نئے یار
ہوہین نادیدہ دولون کے خریدار
جو دیکھا ہے وہ مین کرتا ہون اظہار
خدا رکھے حلیمن تو ہے تیار
مگر بدرالنسا سوکھی سڑی ہے
سوکھی سڑی ہے یا سوکھی چھڑی ہے۔
عجائب جو ہیچ ہے عینک مین گندھی
تلا اک تا بگ سر سے تک مین گندھی
نہین مشہور اب یکبک مین گندھی
پڑا بیہوش ہے بیناک مین گندھی
پھریری ناک مین اسکی اڑی ہے
ہوا ہے غنچۂ دل کا پھوڑا
خزان نے خوب ہی توڑا مروڑا
چلا ہے تو قدم ہر اک بھگوڑا
شگوفہ پنچ نے ایسا ہے چھوڑا

کہ جس سے اک قیامت آپڑی ہے
بلاقن ایک طرف ہی دم بخود ہائے
مرادن ہے کہین گردن جھکائے
خموشی کے ہین بادل سب پہ چھائے
ادھر بدرالنسا ہے منہ تھوتھائے
حلیمن اسطرف روٹھی کھڑی ہے
دکھائی دے مجھے کیا خاک اور دھول
بزرگونکا ہر اک مسکن ہے مقبول
ہمیشہ منہ اندھیرے حسب معمول
نسیم صبح برساتی ہے وان پھول
جہان پر لاکھ آتش کی کڑی ہے
"تن تنہا۔ ہزارون سے لڑا ہون۔
کہ اپنے گھر کی ڈھولک کا کڑا ہون
ہے قد چھوٹا یہ معنی سے بڑا ہون"
تنتر کہتا ہے مین چلتا کھڑا ہون"
اگر چلبست ساون کی جھڑی ہے"
واہ وا کا تار بندھا۔ سب تعریف کے جال مین پھنسی
بند نو دو گیارہ چلتا باشد
راقم (شریر)
بقلم غاد منقلب۔

ہنین برکت پھیلاتے تھے۔ اور چشم دیدہ بات ہے کہ اور چھاونیون کی
بہ نسبت اوس جوار کی عورتون سے وہان کی نوخیز کسان عورتین زیادہ
حسین ہوا کرتی تھین اسمین کچھ شک نہین کہ جہان کہین معابد مین بھی
لوگ داخل ہوتے تھے وہان اُنس اور عیاشی کے باعث وہان کے
باشندون سے بہت جلد موانست ہوجایا کرتی تھی۔

حسن عورات کے واسطے دیگر اسباب معتدل اقلیم۔ زرخیز زمین۔
مقوی لیکن معتدل غذا باقاعدہ طریقہ ماند و بود تعلیم مفید۔ ہدایت
وضبط جذبات حیوانیہ۔ بے خرخشہ اور آسایش دینے والے مشاغل۔
اخلاق حمیدہ اور تمدنی اور سیاسی مدارس کا قیام اور اُن
پیشیونکا قیام اصل باعث ہین جو جسم کے اجزاے مناسب کے حسن کو
ضرر نہین پہونچاتے ہین۔

اسی وجہ سے حسن کے واسطے چند ملک مخصوص ہوگئے ہین۔
چنانچہ لوگون کی راے ہے کہ شمالی اقوام کے مزاج دموی و سرد اور مرطوب
ملک والون کے بلغمی اور جنوبی قطعات زمین کے باشندون کے عموماً
صفراوی ہوتے ہین ان سب کے حسن کے درجے ہوتے ہین اور دونین سے
مناسب اعتدال ہوا کرتا ہے۔

حُسن نہ اون ملکون مین پیدا ہوتا ہے جہان رطوبت غیر بزی تک
برودت سے منجمد ہوجاتی ہو نہ اون ملکون مین جہان فرط حرارت سے
اجسام حیوانات پژمردہ ہوجاتے ہین۔ تولید حسن کے واسطے ان

دیسی عقاب اور اجنبی سانپ

قرار پائے - سب شاگردون مین سخت طول کلام ہوا اور نوبت قتل و فساد کی نوبت پہونچنے والی تھی ایک اجنبی شخص جو ادھر سے گزر رہا تھا اور شور و غل سنکر مکان مین داخل ہوا اور حالات دریافت کرنے کے بعد اوس مجمع سے کہا کہ تان سین کی کوئی اولاد بھی ہے - کہا گیا کہ ایک بیٹا تھا جو چند سال سے مجذوب ہو کر جنگل مین چلا گیا اور شب و روز وہین رہتا اور درختون کے پھل پتی کھا کر زندگی بسر کرتا ہے -

اوس نووارد شخص نے کہا کہ اسوقت تلاش کر کے اوسکو یہان لانا چاہیے - چنانچہ چند اشخاص اوسکی جانب روانہ ہوئے اور قریب کے جنگل سے اوسکو پکڑ کر مکان پر لائے - اور باپ کی لاش کے پاس بٹھا دیا اور اوس سے سب ماجرا بیان کیا گیا - اس درمیان مین اوس اجنبی شخص نے سب شاگردون سے کہا کہ تم سب لوگ جدا جدا کچھ گاؤ - اور تان سین کا بیٹا بھی گائے جسکے گانے سے تان سین کی لاش ہلجائے وہی اوسکا جانشین ہے -

چنانچہ سب شاگردون نے یکے بعد دیگرے گایا - مگر تان سین کی لاش نہ ہلی - جب تان سین کے بیٹے سے اصرار کے ساتھ گوایا گیا تو اوسکے گانے سے اوس مجمع کی حالت قریب قریب مستی اور بیخودی کے پہونچی اور تان سین کی لاش ہلنے لگی - تب اوس نووارد نے فیصلہ کیا کہ ایسے بیٹے سے بڑھکر کون وارث ہوسکتا ہے -

کتابون مین مرقوم ہے کہ حضرت داؤد پیغمبر خوش الحان تھے وہ جسوقت گاتے تھے انسان اور وحوش و طیور مست و بیخود ہو جاتے تھے - مگر ہم جانتے ہین کہ حضرت داؤد گوشت خور تھے - کیا ڈاکٹر صاحب ثابت کر دینگے کہ گوشت خور نہ تھے -

ہندوستان مین بہت خوش الحان مرد و عورت ایسے ایسے گزرے جو گوشت خور تھے اور اب بھی بیشتر مقامات پر ایسے لوگ موجود ہین - ہمارا خیال ہے کہ خوش الحانی کسبی نہین بلکہ وہبی اور داد الٰہی ہے - یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

بہائم اور وحوش خواہ گوشت خور ہون یا سبزی و غلہ خور قدرت نے اونکی آوازین جیسی مقرر فرمائی ہین - ویسے ہی ہوتی ہین -

ڈاکٹر صاحب گدھے کو دیکھین کہ اوسکی آواز کیسی کریہہ ہوتی ہے - مگر وہ گوشت خور نہین - گدھے کی آواز کی نسبت قرآن مجید مین ارشاد ہے - اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْر

یہ دوسری بات ہے کہ اگر کسی کی آواز اور الحان کسی مرض یا سبب کیوجہ سے کریہہ اور خراب ہو گئی ہو تو بہ استعمال ادویہ و اغذیہ اوسکی اصلاح کیجائے - گوشت خوری یا سبزی و غلہ خوری سے آواز کریہہ اور خوش علی سبیل الدوام نہین ہوسکتی فقط

راقم

ح - م - د

بے دلیل دعوے

العرفان کے ایک نمبر مین ابتدا ہی پر ایک مضمون ناظم العرفان کیطرف سے **صوفی کی ضرورت** پر شایع ہوا ہے مگر اوسمین صوفی کی بے ضرورتی کے سوا کچھ نہین ظاہر کیا گیا ہے - سب سے پہلے اس زمانے کی ضرورتون کی تشریح بتانا چاہیے - کہ خلق خدا کی مقصود فی الذہن کیس قسم کی ضرورتین قائم کیگئی ہین اور پھر یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ ضرورتین صرف صوفی ہی رفع کرسکتے ہین اور یہ کہنا کہ کسی قوم مین کوئی زمانہ ایسا نہین گزرا کہ صوفی صافی کے موجود ہونے کی ضرورت نہ سمجھی گئی ہو محض بے دلیل دعوی ہے -

اس سے زیادہ حیرت انگیز اور مضحکہ خیز یہ جملہ ہے کہ اس دور مین ... اس حقیقت شناس فرقے کیطرف سے لوگ بے پروا ہوتے جاتے ہین -

جب یہ کہا جاتا ہے کہ کوئی قوم انکی موجودگی کی ضرورت سے خالی نہین گزری - تو پھر اس زمانے مین لاپروائی پیدا ہونے کے اسباب کا ذکر کرنا اپنی ہی بات کی خود ہی تردید کرنا - ع

دروغگو را حافظہ نباشد

کی تصدیق کرنا ہے -

یہ وہ منطق ہے جس سے پڑھے لکھے عرفان کی کتنی رمزون اور باریکیون سے آگاہ کیے جاتے ہین - اور انکا وقت عزیز اور روپیہ ٹھکانے لگایا جاتا ہے -

---

طلسم حیات

یون شایستہ اور سمجھ کے دعویدار انسان صاحب ہزارون برس سے طلسم حیات کے کٹھن چکر مین ہونگے - مگر آپ جانئے جسقدر کملی بھیگے اوسیقدر بھاری ہو - جو کچھ پہلے لوگ خاک نبیری کرتے ہین اوس مین دیدہ ریزی کرنا اور یہ جہان بتان کی ترکیبون پر عقلی گدو بازی کرنا - ہر ایک کا کام نہین - معلومات کی دھن اور اطمینان خاطر اور بات کی تہ کے تک پہونچنے کے دلی شوق پہونچنے کی رہبری اور پھر مزاج مین انکسار ہی شرط ہے یہ ساری باتین آجکل یورپ کے حصے مین آئی ہین - چنانچہ آج ہم اسی سلسلہ کا ایک مضمون جو ہمارے مہربان عالم - فاضل مرزا محمد ہادی بی اے نے ترجمہ کر کے اپنے رسالے **الحکم** مین شایع کیا ہے اپنی زبان مین نقل کرتے ہین -

اس مین بات دیکھنے کے لائق ہے کہ ایسے ایسے لائق فخر زمانہ معلومات مجسم کس انکسار کے ساتھ بات کہتی اور کم ظرفون کسطرح ہلدی کی گرہ لیکر پنساری بننے کو کیسا معیوب سمجھتے ہین - و ہو ہذا

جس مسئلہ پر مصنف نے اس مضمون مین بحث کی ہے وہ تمام مسائل سائنس سے اہم ہے یعنے سیارہ زمین پر حیات کا مبدا کیا ہے اگر وہ نتیجے جنکو مصنف نے پہلے پہل شایع کیا ہے - درست ہون تو تمام نظریات سابق مین مثل تعلیمات ہکسلی - ڈارون - ہیکل درباب مبدا حیات تغیرات کرنا پڑین گے تاکہ وہ تحقیق ہذا کے مطابق ہو جاین -

(آیندہ)

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ سیل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دیسی مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرنے سے چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیے ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۱ہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنکھ سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی اشیے نہین ہے اور اسلئے ہر کسی کیلئے استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلئے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ام۔ بی۔ سانگی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم ایس۔ سندیافتہ۔ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمرہ ۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے۔ اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا رہتا۔ اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکور سے صحت کلی پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان لوگون پر کہ جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار۔ کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماری سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر سید نذیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۵) کارمہ بندہ۔ مین نے آپکا سرمہ آنکھون کی بہت سی بیماریون میں استعمال کیا بہت ہی مفید پایا۔ خاصکر ناسیا اور گرینولر اند جھلیانی بیماریون مین تو بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ مین آنکھون کی ہر قسم کی بیماری مین اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہون۔ مہربانی کرکے ایک تولہ اور بھیجدین۔

راقم۔ ڈاکٹر کاشی رام صاحب میڈیکل انچارج شفاخانہ بیر ریاست وملک نیپال۔

(۶) جناب پروفیسر صاحب تسلیم۔ آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند و ناخونہ تھا۔ زنک لوشن۔ کاسٹک لوشن۔ بورسیک لوشن۔ لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا۔ آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے اندر کلی فائدہ ہوا۔

راقم۔ ڈاکٹر نوازش علی پنشنر مقام دیوبند۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی ساخت میں ... ثابت کردے ... بیس ہزار ... ایک کوٹھی ... پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا ... لاہور کے پنجاب بنک میں خاص اسی مطلب کیلئے ... ۶ مئی ۱۹۰۱ ... جمع کیا گیا ہے

فٹ بال

لکھنؤ اور کرسی کا علمی ٹورنامنٹ

قوتون کو مفید ہے جو مخصوصات اناث کیواسطے مناسب ہین۔

یہ امر ادنی حیوانات مین بھی پایا جاتا ہے مثلاً نشیبی اور زرخیز ملکون مین بیل قوی الجثہ اور جسیم شحیم ہوجاتے ہین لیکن ٹانگین چھوٹی رہتی ہین برخلاف اسکے بلند اور یابس مقامات پر جثہ تو کم لیکن اعضا قوی تر ہوتے ہین۔

دوسرا سبب جو حُسن پر ایساہی اثر رکھتا ہے غذا کی کیفیت اور کمیت ہے۔ اس امر مین کثرت یا مناسب اعتدال غذا سے قوی کا باعث تکمیل ہوتا ہے۔

فی الجملہ تہذیب بھی باعث حُسن ہوا کرتی ہے اسی وجہسے کامل حسین عورات صرف مہذب ملکونمین پائی جاتی ہین۔

پیشے شاذونادر حسن کے موافق پڑتے ہین لیکن ان اعضا کی نمو اور تکمیل مین وہ کبھی حارج نہین ہوتے جو کم مشقت کا مون کیواسطے مناسب ہین بشرطیکہ شاقہ محنتین نہ لیجائین۔

باب دسوان

عورت مین پیمانہ حُسن۔

حسن کا تصور مختلف افراد اور اقوام مین مختلف ہے اسی وجہ سے بہت سے لائق لوگون نے اسکو بالکل اعتباری اور بیقیدمانا ہے۔ والٹیر کہتا ہے کسی کے حبشی سے پوچھو حسن کیا ہے او سکے

تمدن کی ترقی معکوس

پٹھان کہ نے برہمن کبھی گھر سے بھی ہو
بتاؤن کیا تحسین کیا کیا ہوے تلون سے

گاڑی کا تماشا

آہستہ خرام

بلکہ مخرام

نسوخ

مشابہ کھونگھا

واسطے قلم ارجلد گھسی ہوئی آنکھیں اور چپٹی ناک بھی خوبصورت ہوتی
ہین ٹاٹ کا قول ہے کہ حسن کامل بلحاظ موضوع اصلی کے نہایت
وسیع معنون مین ایسا ہونا چاہئے کہ سب کو یکسان خوشنما معلوم ہو
لیکن ایسی مثالین کمیاب ہین کیونکہ مثال کے واسطے دوسرے
جنس کے خیال کے مطابق انکو اختیار کرنا غلط فہمی ہے کیا وجہ
کہ تمام زنبانور اپنے گروہ کے مادون کو دنیا کی پیدا کی ہوئی خوبصورت
پیداوار سے زیادہ حسین سمجھتے ہین - یہ امر اون تمام مختلف اقوام
مین ہے جنکے خیالات حسن زن ومرد یا اور کسی حیوان کی نسبت
مختلف انسانون مین مختلف ہین - سیہ فام باشندگان افریقہ
فرنگیون کی پستی قامت نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہین
کہ غنچہ دہن تنگ - ناک ستی ہوئی - رخسار کھنچے ہوے -
بال پاشان اور ناپایدار - قامت کشیدہ - اندام لاغر سایہ -
اور تحفظ کی وجہ سے اور سرد مرطوب آب وہوا کی کمبخت تاثیر سے
سفید دھویا ہوا چمڑا ہوتے ہین پس کون تصفیہ کر سکتا ہے کہ
کون فریق غلطی پر ہے اور کون صحت پر اور عورت کے حق مین تو
قوانین قدرت کے لیے سفیدی یا سیاہی مناسب معیار ہے -
بہائم کے شہوات نفسانی غالباً بالکل خلقی ہیجان ہوتے ہین
اور کسی خیالات - اخلاقی عادات - سے بنی نوع انسان کی نسبت
بہت کم متغیر یا اصلاح شدہ ہوا کرتے ہین - لیکن عموماً انکی

اودھ پنچ مطبوعہ ۲۳ - نومبر ۱۹۰۵ء

جلد بست و نہم نمبر ۴۷

پلیدرا لکھنؤ

فصیح الملک

حضرت احسن اصرار کرتے ہین کہ "فصیح الملک" پر ہر شخص کچھ لکھے وہ اسی پرچے مین لکھے - آخر یہ تخصیص بالجبر کیونکر ہے؟ اگر لائق اہل قلم اپنے مضمون کو باوقعت بنانا چاہتا ہے یا یہ سمجھتا ہے کہ اوسکا مضمون باوقعت ہے تو اوسکو چھپوانے کے واسطے وہ باوقعت اخبار چاہے گا -

حضرت احسن کی نگاہون مین "فصیح الملک" چاہے جیسا ہو اور غالباً ایسا ہی ہوگا اسلیے کہ کوئی والی اپنے ہی کو کمتا نہین کہتی - مگر ملک کے وہ اہل قلم جنکو اپنی تحریر کا وقار منظور ہے "اگر اودھ پنچ" کو گوارا کرینگے اوسمین مضمون چھپوائین تو کون گناہ ہے -

ہمارے نئے وائسرائے

"فصیح الملک" مین الفاظ کی ہڈیان پسلیان توڑی جاتی ہین "خشکہ یا بروزہ اگرچہ گند ولیکن ایجاد بندہ" پر عمل کیا جاتا ہے - بلا ضرورت بھی رسم خط کے بگاڑنے پر خامہ فرسائی کی جاتی ہے - ممکن ہے کہ عقلاء اوسکی ایسی دست درازی کو پسند نہ کرتے ہون اور وہ اپنے مضمون کے الفاظ کو چھپوانا گوارا نہ کرین - شاید حضرت احسن کا یہ خیال ہو کہ اسی حیلے سے کچھ عمدہ مضامین نصیب ہوجاتے ہین - حضرت احسن نے میری مضمون پر یہ الزام رکھا کہ تعصباً ہے - مین نے تعصب نہین کیا بلکہ سچی بات لکھی - آخر تعصب کس سبب سے ہوتا - فصیح الملک کوئی تکرار ہوا ایرصہ نہین ہے میرے اہتمام مین

بناڈالتی ہین پیشانی چپٹی کرلیتے ہونٹ اور کان بڑھالیتے جلد سیاہ
کرلیتے اور اوسپر تکالیف کے نشان بنالیتے ہین اسطرح بدصورتی پیدا
ہوتی ہے - بقول جان ہیُن کے
"لیکن ہم اپنی راے صرف مخصوص اقوام اور وہ بھی مہذب
کی نسبت محدود رکھتے ہین ہم روزمرہ دیکھتے ہین کہ بھونگم بے کنیدہ
اور عام قسم کی صورتونکو ان شکلون پر ترجیح دیجاتی ہے جنھین نہایت
واقفکار حسین سمجھتا ہے پس یہ سوال ہوتا ہے کہ ایسے مختلف مذاق
متبائن رایون پر حسن اصلی کی نسبت ہم خیال کیونکر پیدا کرسکتے ہین
حسن عورات کے کامل اور ضروری خیالات کے نسبت بھی بہت
قوی اعتراضات ہین لیکن بجواب ان اعتراضات کے کسی قدر
ہوشیاری کے ساتھ ایک اندازہ حسن عورات مقرر کیا گیا ہے اور
اوسکے دلائل گو ان اعتراضات کے واسطے کافی ہین لیکن
مجمل طور سے بیان کیے گئے ہین - یہ امر اہم ہے ہم انکے تمام دلائل
و براہین ایک جگہ مجتمع کرنے کی کوشش کرینگے اور پھر وہ صحیح
طریقے بیان کرینگے جو اون اجزاے حسن پر مبنی ہین جن کا پہلے سے
استقرار ہوچکا ہے - بجواب ان اعتراضات کے ان ضروری شرائط
پر غور کرنا کافی سمجھا گیا ہے جو مناسبات عورت مین ہوتے ہین انکے
تاثیرات کما حقہ محسوس کیجائین اور وہ حالتین ظاہر کیجائین کہ جسسے
اونکی نسبت صحیح راے اور فیصلہ نہین صادر ہوسکتا اصلی اسباب

---

(۴۷) اودھ پنچ - مطبوعہ - ۲۳ - نومبر ۱۹۰۵ء جلد بست و نہم - نمبر ۴۷

اور اب حضرت احسن مارہروی اس غلط فہمی کی تصحیح
فرماوین -
حضرت احسن نے لفظ "گدارش" کو معہ [illegible]
سے [illegible] ذال ہی [illegible] تحریر فرمایا ہے
غیاث اللغات کی عبارت نقل کرتی ہی جسکا مطلب یہ ہے
[illegible] سراج اللغات [illegible] "گدارش" کو ذال سے
قبول کیا ہے - اب حضرات ناظرین ہی انصاف فرماوین کہ
مین نے کیا دھوکا دیا ہے - جب اردو مختلف زبانون
مرکب ہی تو اسمین زے اور ذال کی ایسی تخصیص
ہر حرف فارسی کا ہے اردو کا نہین ہے اور یہ حرف
عربی کا ہے اردو کا نہین ہے - کبھی نہین موسیقی
عربی کا لفظ ضد ہے - جنھنے اسکو ایک مونث کی جمع
خطاب کرنے کے لیے اردو مین "ضدات" بنایا تو
شاید ہمکو [illegible] لکھنے کی ضرورت ہوگی!
لاحول ولا قوۃ -
میتے "چھپانے" کے غلط معنی پر لاکا - فصیح الملک مین
اسکے معنی چڑیا کی آواز کے لکھے گئے ہین -
حالانکہ غلط ہین "چھپانا" بضم صم فارسی لالہ زار وغیرہ
یعنی سرخ رنگ کے کشت زار کی رنگت دکھانے کو کسی ہین
جسطرح سبزہ زار کیو اسطے لہلہانا ہی اسکی نسبت

حضرت احسن تحریر فرماتے ہین کہ وقت پچھے سے جواب
دینگے - یہ بہت اچھی بات ہے - تحقیق فرمالیں -
حضرت احسن تحریر فرماتے ہین [illegible] مضمون
گذشتہ کا ماحصل صرف وہ اعتراض ہین [illegible]
خواہش یہ ہی کہ "فصیح الملک" پر اعتراضون کی بوچھار
کردیجائے - اور یہ ممکن ہے اگر وہ خیال فرمالین کہ یہی
دو اعتراض قیامت تک اونکے ادعا سے نہین ہٹ سکتے
اور وہ یقین فرمالین کہ انسان سہو و خطا سے اوسیطرح
مرکب ہی جسطرح اردو زبان مختلف زبانون سے -
مین اسی لیے اونسے کہتا ہون کہ وہ پہلے "فصیح الملک"
کی صحیح ترتیب پر متوجہ ہوکر اوسکو ایک باوقعت پرچہ
بنالین پھر جو کچھ اونکے جی مین آئے اختیار کرین -
مین ذرا بھی اونکو ٹوکونگا تو پھر حضرت احسن بگڑ بیٹھینگے
اور مجھے متعصب بنائینگے مگر وہ بگڑ دین یا [illegible]
جو کچھ ہو "فصیح الملک" کی اصلاح حالت مناسب ہے
مین اسوقت "فصیح الملک" کا توام پرچہ یعنی ستمبر و اکتوبر
کا یونہی دیکھنے لگا تو اتفاق سے صفحہ ۹ سے ایک غزل
آغاز ہی ہین -
عالیجناب حضرت سعادت دام اقبالہ شاگرد
استادی و مربی و سرپرست رسالہ

کی غزل ہے جسکا مطلع یہ ہے -
"ہے دل مین سعادت کے تمنا ے مدینہ"
"اللہ اسے ہند سے لیجائے مدینہ"
اب حضرات ناظرین بلکہ حضرت احسن ہی انصاف فرماوین
کہ محاورہ اردو کے اعتبار سے اس مطلع کے دوسرے
مصرعہ کا قافیہ غلط ہے یا نہین - اردو کا محاورہ
کہتا ہے کہ بجاے ہ کے ے چاہیے - اہل زبان
مدینے لیجائے بولتے ہین "مدینہ لیجائے" نہین
بولتے - ہان لفظ مدینہ کے اوپر کسی لفظ سے فارسی
ترکیب ہوجاے تو مدینہ کہنا درست ہے مثلاً "سوے مدینہ"
"جانب مدینہ"
میری غرض یہ ہے کہ فصیح الملک کے اڈیٹر صاحب کا
فرض منصبی تھا کہ وہ یا تو اس مطلع کو تصحیح کے بعد
"فصیح الملک" مین چھاپتے یا [illegible]
حضرت احسن مین اونکے مضامین [illegible]
[illegible] اسی سبب سے فصیح الملک کی چھپی ہوئی نظم کا ایک
مطلع مینے حضرات ناظرین کے پیش نظر رکھدیا گویا یہ [illegible]
حضرت احسن ذرا سی نوک جھوک پر بھی بگڑ جاتے ہین کیا
وہ کھانے مین نمک بھی پسند نہین فرماتے -
راقم - حکیم لکھنوی -

شرر کا لٹریچر

از شجرِ نثر عجیب شرر
"میوۂ تلخ" است نصیب شرر

نمبر ۱

"میوۂ تلخ" ایک اسم بامسمی ڈراما ہے جو حضرت شرر کے قلم سے نکلکر جنوری سنہ ۱۹۰۶ء مین شایع ہوا ہے اوسکو اسم بامسمی اسواسطے کہا ہے کہ اسنے مسلمانون کے اخلاق کی اسقدر برائی دکھائی ہے جسقدر شرر حنظل زبان پر تلخی ظاہر کرتا ہے ورنہ ڈرامے کے اصول سے یہ اسم بےمسمی ہے

شرر نے دو ہر عکس نہند نام زنگی کا فور پر عمل کرکے صفحۂ لوح پر اسکو اخلاقی ڈراما تحریر کیا ہے - ممکن ہے کہ اوسکو اونہون نے اپنے ہی اخلاق کی دنیا مین آنکھین کھولی ہون یا یہ کہ وہ ایسا ہی اخلاق اپنے گرد چاہتے ہون لیکن عام اخلاق کے لحاظ سے ہمکو اسکے کہنے مین کچھ پس و پیش نہین ہے کہ خدا وہ دن نلائے جسدن مسلمانون کے شریف خاندانو کا اخلاق "رضا حسین" اور "حسینہ" کے اخلاق کا ہمرنگ ہو -

شاید اسکی عبارت پر بھی شرر کو بہ ناز ہے کہ لکھنؤ کی شریف زادیون کے محاورے لکھے گئے ہین سنئے حضور شرر جو لوگ لکھنؤ کی زبان سے واقف ہین وہ اسے دیکھکر بےساختہ ہنس پڑتے ہین - شریف زادیان درکنار بازاری عورتین بھی ایسی بولی نہین بولتی ہین شرر جس محلے مین آ بسے ہین شاید لکھنؤ کے زباندانون کا سایہ بھی وہان نہین پڑتا ہی طوطا بھی رہتے رہتے آدمیون کی کچھ باتین سیکھ لیتا ہے لیکن شرر لکھنؤ کی بول چال کچھ بھی نہ سیکھ سکے -

اس ڈرامے مین بےجا اور بیجا عورت اور مرد کی باتو نسے سرزمین عبارت پر لفظ "اسے" کی وہ بارش ہوئی ہے کہ ساون بھادون کی جھڑیان نگاہون سے اوتر جاتی ہین جہانتک گنتی مجھے یاد تھی وہ سب ختم ہوگئی اور "اسے" کا شمار نہ ہو سکا - اب جسکو خلل دماغ ہو وہ گن لے ورنہ قیاساً ایک لاکھ سے کچھ زیادہ سمجھ لیجیے -

اس ڈرامے مین مسلمانون کے چال چلن پر وہ حملہ کیا گیا ہے کہ خدا کی پناہ "حسینہ" نے مان باپ سے چھپاکر اپنے حقیقی بھائی "رضا حسین" کی صلاح سے ایک نوجوان پنجابی کے ساتھ در پردہ عقد کرلیا - یہ تعلیم کا نتیجہ دکھایا گیا ہے - ایسی بیحیائی بازاری بیبیون کے سوا کسی شریف عورت سے ممکن نہین ہے اور اگر تعلیم کا ماحصل یہی ہے کہ عورت شریف زادی سے [illegible] ہو جائے تو اسکا الزام شرر کے سر -

اس سے بھی بڑھکر ایک [illegible] حملہ کیا گیا ہے جسکو دیکھکر سوا اسکے کہ مسلمانون کی [illegible] قوم خدا سے پناہ مانگے اور کیا کرسکتی ہے "شیخ صالح" جنکو متبرک مقام یعنی بیت المقدس کا عالم اور مدرس دینیات بیان کیا ہے اونکا چال چلن یہ دکھایا گیا ہے کہ انھون نے رات کے وقت [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] "صغری" کی [illegible] مین [illegible] انسان [illegible] شرر [illegible] مسلمانون [illegible] کہ [illegible] یہ قوم شکرگزار [illegible]

یہ ڈراما اس [illegible] سے [illegible] تک مسلمانون کی [illegible] بیحیائی - بدبختی اور بیہیائی کا ایک طویل نقشہ ہے اور قیامت یہ ہے کہ [illegible] گیا ہے [illegible] یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ "رضا حسین" اور "حسینہ" کی تعلیم سے یہ خوبیان اون مین پیدا ہوئین - حالانکہ اصلی نتیجہ اسکے برعکس نکلتا ہے یعنی اگر تعلیم کا ماحصل یہی تسلیم کیا جائے تو میوۂ تلخ کے زہریلے اثر سے حاصل ہوتا ہے

تو شریف لوگ تعلیم کو عورت کی جان کے لیے سم قاتل قرار دینگے

اس ڈرامے مین ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ جا بجا مصنف نے درمیانی واقعات کا [illegible] نہین لکھا - گویا مسلسل قصہ نہین ہے - مثلاً آٹھوان سین قسطنطنیہ کا ہے اور نوان سین ہندوستان مین رضا حسین اور صغری کے وطن کا - ادھر کا حال اور ادھر کا حال موجود مگر بیچ والے کو شرر غایب کر گئے -

اصولی نقائص اگر دکھائے جائین تو ایک طول کتاب تیار ہوجائے لہذا مین طوالت سے دست کش ہوکے شرر کی زباندانی دکھاتا ہون جسپر اونکو ناز بیجا ہے - سلسلہ تحریر مین کہین ضرورت دیکھونگا تو اصل قصے کا نقص ظاہر کردونگا - ورنہ جسقدر مین نے لکھدیا ہے یہ ارباب فہم کے سمجھ لینے کو کافی ہے -

دھجی نمبر ۱ - صفحہ ۱ - سطر ۵ - "تم ہی دل مین سوچو" یہ گنواری زبان ہے شہر مین اب "ہمین" یا "ہمتین" بولتے ہین - تم ہی نہین بولتے -

دھجی نمبر ۲ - یہی صفحہ یہی سطر "کبتک مولوی صاحب آئے جاتے" اے

چشم بد دور واہ کیا کہنا

کیون میان شرر اتم نے کیا لکھدیا - ؟ تم اتنا بھی نہین جانتے کہ یہی ورد شہر مین بہت برے محل پر مستعمل ہے - ستم تو یہ ہے کہ تم ایک عورت یعنی "صغری" کی زبان سے ایک مرد یعنی "مولوی صاحب" کی نسبت لکھ گئے ہو - سمجھو تو سہی - شہر مین تمھارے اس فقرہ پر کیا کیا قہقہے اڑ رہے ہین - یا [illegible] ہے کہ تم ٹھیٹ دیہاتی - بامیز شہر کی زبان کیا جانو - بھیا شرر نویسی کچھ کھیل نہین ہے - دیکھو [illegible] اس محاورے کو قلم سے بچا جاتے ہین جس سے برا بھلا نکلتا ہو -

دھجی نمبر ۳ - صفحہ ۱ سطر ۱۷ - صغری کی زبان سے حسینہ کو مخاطب کرکے "برس پندرہ ایک کا سن ہونے کو آیا" اس جملے کی ترکیب کا کیا کہنا - شہر والیان یون کبھی نہین بولتین - اونکی زبان یہ ہے - پندرھوان سال بھرنے کو ہے -

دھجی نمبر ۴ - صفحہ ۲ سطر ۳ - صغری کی زبان سے چھوٹی بہن حسینہ کی جانب "ارے کیا تم ہم سبکو بدنام کرواوگی" "کرواوگی" کیا خوب ! لکھنؤ مین تو کوئی بازاری شایستہ عورت بھی "کرواوگی" نہ بولے گی - خیر تم بھی مجبور ہو جسکی پرداخت گاؤن مین ہوئی ہو

کہانتک بادری زبان اوسکے قلم سے نکلی۔

دھجی نمبر ۵ - صفحہ ۲ سطر ۴ "ایسی بات کبھی کسی بہو بیٹی کے منھ سے نکلی تھی"

چہ خوش! ارمان یون لکھنا چاہیے تھا "ایسی بات کسی بہو بیٹی کے منھ سے نکلی ہوگی"۔

دھجی نمبر ۶ - صفحہ ۲ - سطر ۶ صغری کے منھ سے حسینہ کی جانب تمہاری دشمنون کو کوئی چوٹھی مین کیون چھوٹے نکلے لگا تھا - "لگا تھا" قابل ادبی۔ انکی گفتگو بازاری مردون کی سی نہین ہوسکتی ہے۔ ڈراما لکھنے کو تیار - اور بات چیت کی تمیز نہین۔

دھجی نمبر ۷ - صفحہ ۲ - سطر ۱۱ "تم ہی کہو" جی نہین "تمہین کہو" زبانون پر ہے۔

دھجی نمبر ۸ - صفحہ ۲ سطر ۱۹ - حسینہ اپنی بڑی بہن صغری کیجانب مخاطب ہوکے کہتی ہے۔ "دولھا ہونگے وہ تمہارے" اس کہنے کی ضرورت یہ پیش آئی کہ صغری حسینہ سے اوسکی شادی کے لیے کہہ رہی ہے کہ تم قبول کرلو ورنہ مان کو صدمہ ہوگا۔ حسینہ نے کچھ تعلیم پائی ہے اور اپنی شادی سے انکار کر رہی ہے "صغری بڑی بہن" ہے آہستگی سے پوچھتی ہے کہ کیا دولھا مین کوئی خرابی ہے؟ حسینہ چھوٹی بہن ہے وہ جواب دیتی ہے کہ "دولھا ہونگے وہ تمہارے" پناہ بخدا۔ شہر کیا دیہات کی گنواریان بھی بڑی بہن ایسی بات نہین کہتی ہین۔ ہان کسی ضرب المثل تو ہے مگر وہان کی تہذیب کو مین نہین جانتا۔ تعلیم کا حاصل اگر یہی بے تہذیبی اور پھکڑ ہے تو شرر جانین۔ کاش اونھون نے پیشتر یہ لکھدیا ہوتا کہ حسینہ کی تعلیم صرف "ترپا چرتر" کی ہوئی تھی۔

دھجی نمبر ۹ صفحہ ۲ سطر ۹ حسینہ نے بہنا کے گفتگو مین اُس مرد کو جس کے ساتھ وہ منسوب تھی "لنگوڑا" کہا صغری نے سمجھا یا کہ "بیچارے کو گالیان کیون دیتی ہو" حسینہ نے صغری کو جواب دیا "ہائے ہائے بیچارا بڑی مامتا پھڑ پھڑاتی ہے"۔ شرافت تہذیب چھوٹی بڑی بہنون مین ادب اور لحاظ - ان سب باتون کا خاتمہ ہوگیا۔ ستم تو یہ ہے کہ ایسی گفتگو بھی نہین دکھائی گئی ہے جس سے حسینہ کے اس غصے کی وجہ پیدا ہو۔ آپس کی معمولی باتین بہنون مین ہو رہی ہین۔ شرر شاید واقف نہین ہین کہ شہر کی زبان مین "مامتا" کا لفظ صرف اس جگہہ بولا جاتا ہے جہان "مان" کی محبت جتانے کا موقع ہو۔ کیا یہان حسینہ نے صغری کو اپنے منسوب مرد کی "مان" بنانے کا ارادہ کیا۔ لاحول ولاقوۃ۔ کیون میان شرر تمکو اسی زبان پر ناز ہے؟ ارمان سچ تو یہ ہے کہ گو کسی جہان تم پلے ہو وہان کی شریف عورتین بھی ایسی بے تہذیبی کے ساتھ بات چیت نہ کرتی ہونگی۔ یہ دوسری بات ہے کہ تم نے کونڈون وغیرہ کی تہذیب کا نقشہ کھینچا ہو۔

دھجی نمبر ۱۰ - صفحہ ۲ - سطر ۲۴ و ۲۵ صغری حسینہ سے مخاطب ہوکے کہتی ہے "میں سوچ مین ہون کہ ان جان کو کیا جواب دون - انکے سامنے تو میری زبان سے انکار کا لفظ نہ نکلے گا"

"ان جان" کون چڑیا ہے؟ - ہان مین سمجھ گیا۔ شرر نے "امی جان" لکھا تھا کمبخت کاتب نے میم کی گول شکل اڑادی اور "ان جان" بنادیا۔ خیر اسے جانے دون۔ اب مین پوچھتا ہون کہ "انکار" حسینہ کو ہے یا صغری کو؟ - عبارت سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صغری انکار کر رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ شرر کو زبان پر قابو نہین حاصل ہے۔ وہ مطلب کو صاف عبارت مین ادا نہ کرسکے۔ اس جملے کو یون لکھنا چاہیے تھا۔ "مین تو تمہارے انکار کا ذکر نہ کرونگی" یا بہت ترکیبون سے یہ بات ظاہر ہوسکتی تھی کہ حسینہ کا انکار مقصود ہے نہ یہ جملہ مبہم رکھا جاے۔

(باقی آیندہ)

راقم

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے
اظہار بو ی مشک غزالون کے سامنے

شرر کی شاعری

مولانا اودھ پنچ -

واللہ آپکے نامہ نگار بھی عجب عالم بیخبری مین بسر کرتے ہین جسکو دیکھئے وہ لکھ رہا ہے کہ مولانا شرر محض تخلص کے شاعر ہین۔ کوئی کہتا ہے کہ تخلص کا بدگوشت محض براے وزن بیت ہے یا تخلص کا ٹھیکا بیکار لٹکاے ہوے ہین یا تخلص کی پھریری کان مین بے فائدہ کھونستے ہوے ہین یہ خدا کے بندے نہین سمجھتے کہ [illegible]

تا منبع اشد جیسے کے مردم کو ہنر ہا
ذرا سا گھر متا برسات مین اُٹھتا ہے اسکا تو کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہی ہے پھر میان عبدالحلیم جو تخلص کا لٹھ باندھے ہوے اردو شاعری کے پیچھے گھوم رہے ہین تو اسکی کوئی وجہ ضرور ہوگی آپ جانتے ہین کہ بندہ درگاہ تو اللہ میان کے یہان سے

---

۱۷ - ۸ - ۵ | **چٹپٹی خبر** | ۱۶ - ۸ - ۶

۱۵۷

حسن و جمال کے قائم رہنے کی نسبت شرائط ضروری ہین سے پہلی
پہلی معتدل اقلیم ہے جہان قدرت اپنی تمام پیداوار کو تکمیل پر
پہونچاتی ہے اور عموماً اونکے شمائل اور خصوصاً انسان کی بہہ دیدہ
تکمیل جیسکے وہ لائق ہے پوری کرتی ہے - اور کسیقدر کمی بیشی نہین ہوتی
دوسری انسان مین بالتخصیص ایک قوی دماغ متین رائے
اور پاکیزہ مذاق ہے - تیسری نہایت اعلیٰ درجہ کی شائستگی کہ
جس کے بغیر یہ قوتین کما حقہ اپنی تکمیل پر نہین پہونچ سکتین پس
اس سے بخوبی ظاہر ہے - بہت سی اقوام کی فرضی رایون اور مذاق
مین یہ شرائط نہین پائی جاتین - گرم ملکون کے ناشائستہ اور ناواقف
باشندون مین ان شرائط کے نہ ہونے سے نتیجہ پیدا ہوتا ہے
کہ حسن کے مخصوصات مین جشنون کے گتاہ لب - لانبی اور
ڈھلی ہوئی چھاتیان - بہت سے اقوام افریقہ و امریکہ و بدصورت
اقوام مصر مین بھی تصور کی جاتی ہین - اسیطرح سرد اقالیم کے
ناشائستہ اور ناواقف باشندون مین ان شرائط کا نہ ہونا یون
ثابت ہوتا ہے کہ برفستانی ممالک مین پستہ قدی عورات ہی نہین
حرارت اور روشنی کی شگفتگی سے محروم - بلکہ تمام حیوانات بدصورت
اور مسخ معلوم ہوتے ہین اور چینیون جاپانیون مین آنکھ کا اوول
ہونا اور اہل قلماق وغیرہ مین ناک چپٹی ہونا مخصوصات حسن
تصور کیا جاتا ہے - جن لوگون کی یہ صحیح رائے ہے (اگرچہ مجمل اور

ہمارے غیر معمولی اکسٹرا اسپیشل
شاہی رپورٹر

اخبارون کے پریس رپورٹرون سے دلی گفتگو سلیم سلامی واقف ہون -
تو دیکھا کہ ہمارے صاحب عالم و مالیان حضور پرنس آف ویلس بعد تشریف شریف کا اسٹیمر ۹ ماہ حال کو بندر بمبئی لائے -
آپ یونکے لمبے ہاتھون بڑے لمبے وسعدون بڑے لمبے دم کے لیا تھا لہذا یہ بندہ لمبے ڈگ رکھتا بمبئی پہونچ گیا اور قبل اسکے کہ قیام ٹھہرنے کھانے پانی کی فکر مین سٹھیتی دماغ کی پراگندگی روا رنگو میدہ - آٹا - رکھے دریا یعنی سمندر کیطرف روان دوان ہوگیا یعنی کیونتو سوادیشی کی تحریک اور جیلی گاڑی مین روڑا اٹکانے سے مال از قسم پارچہ و دیگر صنایع اجکل جہازات کم آتے لیکن مگر ان سب قریب الوقوع جہاز بیلون کے لنگر انداز ہونے کی خبر گرم تھی - کہ اوسپر ہمارے صاحب عالم

ہمارے ملک کے ایک دن بادشاہ ہونے والے ملک (ہونے والے) تشریف فرمانے والے ہین -
جسطرح جہاز ساحل پر پہونچنے کے قبل کوسون پہلے سے اپنی کشتی پر لوگ پہونچ جاتے ہین بندہ کو بھی پہونچنا لازم اور ضروری تھا - نیز بہرتیب جسطرح بنا ایک کشتی معدود عدد ماہیگیران نہلی بالطبع بطور استقبال قبل از ورود

دل آگفتہ کہم ...

کہتا روان یعنی روانہ ہوا ابھی جو تھی ملاحون کی دوری کی ... اوسکی وجہ یہ تھی کہ پہلے سے اس انتظام کی فرصت و مہلت ... اس عدیم الفرصت کو یقینی صرف ... آپ ... روان پر اکتفا کیا - اور یہ بھی خیال ... ہندوستان کی ... موجود ... پیش نظر شاہی ہو جائیگا -

محقق جسطرح باجے ... بیان کرتے کرتے بغلی ... لوگون کی نظر سے اوجھل ہوتے قریب جہاز ... گرچہ ... حیثیت ... کسی بارہ کیطرح بے آواز ... تھی یقیناً ...

تو بچ دیکی دھڑکن اور نبضون کی رفتار کے تصادم
ہوا نہ محسوس ہوا ہوگا۔

اسمین نئی بات یہ دیکھنے کی تھی کہ پہلے حضور ولیعہد
تن تنہا تشریف لائے تھے۔ مگر اس دفعہ حضور عالیہ
ملکہ ولیعہد پرنسس او ویلس بھی ہمراہ شریک تکلیف
منظور ہین گویا ہمارے ملک کے اقبال کا ستارہ اگر
زیادہ اونچا ہو گیا۔ اور اس ملک کے فرقہ اناث پر بھی نظر
خسروانی رہیگی اور بمصداق انگریزی روزمرہ کے
(انڈیا اینڈ ہز وائف) عزازت سے معزز ہوگا۔

یہان حضور عالیہ اسوقت ۷ بجکے ۵ منٹ پہلے سویلو سے استقبال
روانہ ہوچکے تھے۔ اور شامیانے مین عہدہ دار اور رئیس تشریف
لا کے جمع ہونا شروع ہوے تھے۔ جسوقت حضور
صاحب عالم ہندیان انگریزی ولیعہد بہادر کا استقبال فرمان
اسٹاف کی کیا یہ بندۂ حقیر بھی ایک مانجھی کی گردن پر سوار۔

ایک افسر کی ڈاڑھی کے پیچھے منزوی ہو رہا۔ چند
لمحہ اونسے بات چیت کے بعد حضور ولیعہد مع
لیڈی ولارڈ کرزن والیسرائے رفتنی و گزاشتنی
بندر کو منفعت فرما ہوے۔

حضور ولیعہد کی پوشاک کو اگر پوچھئے تو وائس
اڈمیرل کی خنک پوشاک زیب تن سر پر آفتابی خود
اور ستارہ ہند کا تمغہ تھا۔ اور پرنسس او ویلس بھی
سادہ لباس زیب تن کیے تھین اور انڈین امپائر
کا تمغہ پہنے تھین۔ چہرون سے صحت اور ناظرین
کی نظرون سے سلامتی ٹپکتی تھی۔ استقبالی شامیانہ مین
حکام اور والیان ملک پیش ہوے۔

فیروز شاہ مہتہ نے میونسپلٹی کا اڈریس پڑھا
لوگ کہتے ہین میونسپلٹی کا تحکمہ کو از کار کے منافی

کا تحکمہ ہے۔ بھلا اس انتظار اور اعزاز کو تو خیال کیجئے۔
کیسا اس رفت و روب زمانہ مین یہ کار زرین نکلا۔ اور
یہ شعر صحیح ہوا ہے

خاکساران جہان را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد

غرضکہ حضور نے جواب صاف مگر گونجتی ہوئی
آواز سے سماعت سامعین کو مفتخر فرمایا۔ باریافتے
کی رسم ادا کیگئی اور گورنمنٹ ہوس کو روانہ باشد۔

جمعہ کا دن اگرچہ مسلمانون مین چھوٹی عید ہے۔
مگر اس تشریف آوری کے سبب بمبئی کے عوام و خواص
مین گویا بڑا دن تھا۔ نصف دن تک تو لوگون
کی ملاقات مین کٹا اسکے بعد سواری بادبہاری
نکلی ہیلسنیو اسٹریٹ کے افتتاح کی رسم انجام
فرمائی۔ پھر کارنک اسپلینیڈ کی شرک
پیچون نے سار کیا دی۔ ریل کا پل۔ پرنسیز
ڈاک الفنسٹن برج چرچ بندر روڈ گرانٹ
میڈیکل کالج پولس ہاسپٹل وغیرہ ہوتے ہوے قریب مغرب
گورنمنٹ ہوس پہونچے۔

ہفتہ کے روز مقتدر خواتین کا اڈریس پیش ہوا
گویا۔ استقبال ہندوستان مین اندر رہا کیا گیا۔

۱۵۸

حضور صاحب عالم ولیعہد بہادر نے جو تقریر بجواب ایڈریس میونسپلٹی فرمائی وہ پہلی ولیعہدانہ اسپیچ تھی اوسکا خلاصہ اپنی زبان مین یہ ہو کہ ہمارے تشریف لانے سے تم بھی شرمائے ہو یہی خوش بلکہ نئی بات یہ کہ حضور پرنسس اوو پلیس بھی خوش - تیس سال ہوئے ہمارے والد شہنشاہ اڈورڈ ہفتم جو ولیعہد اوسوقت تھے یہی فرما رہے تھے کہ ہمکو یہان آنے کی بڑی آرزو تھی پس ہم بھی وہی فرماتے ہین - اور کچھ عجب نہین آیندہ نسلکل بعد نسل ولیعہد یہی کہتے رہین اور یہان کی مشہور ہمدردی - وفاداری ہوا خواہی کا مزہ دل مین استمراری بیٹھ جائے -

ہمکو اپنے والد بزرگوار شہنشاہ اعظم اور دادی صاحبہ مرحومہ کوئین وکٹوریہ کے ذریعہ سے تمہارے ساتھ محبت ہے اور اب تمہاری مہربانی وفاداری اور بہبودی کی تصدیق کا موقع ہے - کہیت گئے گستاخی مشہور ہے - اگرچہ سب اسٹیشن تو دیکھ نہ سکینگے مگر مشتے نمونہ از خروارے کافی ہوگا - اور گھر جاکے ہم والد سے بہت تعریف کرینگے (جیسی انھون نے اپنے وقت مین کی ہوگی -)

بعد اسقدر کام کے حضور ولیعہد گورنمنٹ ہاوس مین اور ہندوستانی چارپائی پر استراحت مین مشغول ہوتے ہین -

راقم
رپورٹر

ازشجر نشر عجیب شدہ
"میوہ تلخ" است نصیب شدہ
نمبر ۲

صفحہ ۳ - سطر ۲ - شہر صغری

وضجی نمبر ۱۱ - کی زبان سے بولتے ہین -
"دم تم اپنی شکہو ہم نے تو شرم بھون کھائی ہے ... کیا کھیل ہے
تم تمہم بکری کی دم تم کی تکرار بس ہے میان شرم ..."

اور رامے کو القطا کر ورنہ ہم بھون کھالی ... بہیا نہ شرم حیا اور رحجاب ... ہے ایک جمر بنگلی کا نا ... کرسی کی گرہ ہیاسے یکدم آلی اور بھون کھالی گئی -

وضجی نمبر ۱۲ - صفحہ ۳ سطر ۲۲ "اون سے کہلا دو نگی"
ماشاءاللہ کیا فصاحت ٹپکتی ہے یہ کہان کی گنواری زبان ہے - ہمارے شہر کی بھنگنیں بھی نہین بولتی ہین - صفحہ ۳ سطر ۲۳ مین "کہلا دونگی" صفحہ ۳ سطر ۳ مین "کہلا دونگی" گویا شہر نے قسم کھالی ہے کہ سطر ۳ تو ضرور تین تیرہ کرینگے - آخر "کہلا دونگی" لکھتے ہوئے کیون شرم آتی ہی - بات یہ ہو کہ بیچارے شہر کی زبان نہین جانتے - گاؤن مین پلے - آپکے تھانے والیون کی بول چال دماغ مین بھری ہے -

وضجی نمبر ۱۳ - صفحہ ۳ سطر ۵ صغری کی زبان سے "... دو انورن آتی ہے" آئی اور اوسنے پوچھا "اے لڑکیو کیا باتین کر رہی ہو" مگر سطر ۲ مین صغری ہی کی زبان سے کہا گیا - "اے دو انورن ذرہی ادھر آو" -
آخر صغری نے اسکو بلایا - ربط مفقود ضبط وجہ ... رود -

مین مغالطہ واقع ہوتا ہے اور اس سے زیادہ تاویلات بھی ویسی مجمل اور ناکافی ہوتی ہین تاہم اصلیت کی تائید کرتی ہون وہ کہتے ہین کہ اگر ان لوگون کے ڈیل ڈول اور خط وخال مین جنکو ہم باہمدگر مقابلہ کرتے ہین چند ایسے صفات یا خیالات رکھتے ہین جو موجب ہمارے حظ کے ہین تو اون کے ساتھ ایک طرح کی جنبہ داری ہوجاتی ہے اور اس وجہ سے نہایت ادنی یا بہت کم حُسن اعلیٰ درجے کے حسن پر مرجح کیا جاتا ہے - ایسی صورتون مین واہمہ قوت فیصلہ کو جادہ انحراف سے پھیر دیتا ہے -

ڈنکل مین کا قول صحیح ہے کہ ایسے اغلاط سے نوجوانون کو زیادہ سامنا پڑتا ہے خیالات اور دھوکے مین پڑکر وہ لوگ اکثر اون اُناث کو حسینہ جمیلہ سمجھنے لگتے ہین جنمین کوئی بھی بات نہین ہوتی ہان شوخ شنگ گرما گرم جیتا جاگتا بشرہ ہوتا ہی جس سے اُدھماتی پن اور رس ظاہر ہوتا ہے - آگے چلکر جو اس غلط فہمی کیوجہ سے نتائج پیدا ہوتے ہین وہ بآسانی سمجھ مین آسکتے ہین - جو کچھ اس سے تعصب پیدا ہوتا ہی اسکا حوالہ ڈ ... کار ... کے بیان سے بخوبی ملسکتا ہے جس نے اول عورات کو حسین کامل سمجھا کیا سبب کہ انکی معشوقہ مین یہ بات بدرجہ اولی موجود تھی ڈنکل مین کی رائے ہے کہ خود مصور بھی ہمیشہ پاکیزہ خیال حُسن نہین رکھسکتے - پس پہلی تاثیر ایک ایسا اثر اونپر پیدا کرتی ہے کہ جو اونکے

عدوے پنچ کی پامالی

یا دوسکی ماں کو۔ المطلب فی بطن الشعر۔

دھجی نمبر ۲۱ - صفحہ ۴ دوسرے سین کی چوتھی سطر "حیرت انگیز ہے۔ بڑی بیگم یعنی حسینہ کی ماں اپنے شوہر فدا حسین سے حسینہ کے انکار کا حال بیان کرتی ہین" مگر پہلا سین ختم ہو چکا اور لوگون نے جو کچھ صغری سے سنا تھا بیگم کے اوسکا ذکر نہین کیا۔ آخر بیگم کو علم غیب تھا یا اونسے فرشتے کہہ گئے تھے کوئی ذریعہ سننے کا تو ضرور چاہیئے شرر بھی کتنے بے تکے ہین کہ تک نہ ملا سکے۔ ربط نہ دے سکے۔ کیا اسی بھہی تحریر پر وہ ہندوستان کے شیکسپیر بننا چاہتے ہین؟ زبان گنواری۔ قصے کی ترتیب لغو۔ پھر ڈرامہ لکھنے ہی کی کیا پڑی تھی۔

دھجی نمبر ۲۲ - صفحہ ۴ سطر ۲۳- بڑی بیگم کی زبان "اے ناک کٹ گئی گھرانے کی"

اُف ری اے۔ اسے تو ہزار دو ہزار جگہ مین جھوڑ آیا ہون۔ مگر کمبخت کی منحوس صورت سامنے آہی جاتی ہے۔ جملہ قابل داد ہے۔ ترکیب مقلوب۔ ٹانگین اوپر سر نیچے۔ واہ میان شرر۔ زندہ رہو۔ یارون کو ہنسا تو دیتے ہو۔ مگر تم مین یہ عیب ہے کہ اس گنواری زبان کو لکھنؤ کی زبان سمجھتے ہو۔ اے مان عم

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

مگر تم عجیب گھامڑ ہو کہ سفر تو بہت کیا۔ پھر کے آئے تو ہے وہی کے وہی۔

دھجی نمبر ۲۳ - صفحہ ۴ سطر ۲۴ - "لڑکی تو ہیلی ہو" الغلط۔ پھر تم وہی جنگلی بولی بولے "لڑکی تو ہے ہی" یون لکھتے۔

دھجی نمبر ۲۴ - صفحہ ۴ سطر ۲۴ و ۲۵ "منھ سے کوئی بات نکل گئی ہوگی بس تم لوگون نے جھنڈے پر چڑھا دیا"

ہائین۔ ہائین۔ غلط۔ "بات" کے واسطے چڑھا دیا عقل کے ناخن لو۔ یا تو یون لکھتے "جھنڈے پر چڑھا دی" یا مذکر ہی سے تمکو شوق تھا تو یون لکھتے۔ "تم لوگون نے اسے جھنڈے پر چڑھا دیا" تم کیا کرو۔ بیا بانی کا تکیا اپنے نام کے لحاظ سے جنگلی بولیان بلوا رہا ہے۔

دھجی نمبر ۲۵ - صفحہ ۵ سطر ۱۳ "سب ہی کو پیچ ہو گیا"

یہ سب ہی کس کھیت کی مولی ہے ہمارے شہر مین تو لوگ "سبھی" بولتے ہین۔ کیا اب بھی شرر انا ڑی نہ بنینگے۔

دھجی نمبر ۲۶ - صفحہ ۵ سطر ۱۶ "یہ بھی میرے نصیبون کا لکھا تھا"

کیون نہو۔ زباندانی اسی کا نام ہے۔ مرد خدا تمہین شہر کی زبان مین بات کرنی بھی نہین آتی ہے۔ ڈراما لکھنے کیون چلے تھے۔

آخر کس برتے پہ تتا پانی

یا تو یون لکھتے "یہ بھی میرے نصیبون کا لکھا تھا" یا یون لکھتے "یہ بھی میرے نصیبون مین لکھا تھا" دا ... کے ساتھ "تھا" الغلط۔ خدا کرے۔ اب بھی نہ سمجھو ہو عقل کے کھٹل کا میلکو سمجھوگے۔

دھجی نمبر ۲۷ - صفحہ ۵ سطر ۲۳- بڑی بیگم کی زبان "کل مینے صغری سے پوچھا تھا کہ حسینہ سے اس شادی کا حال بیان کر دے"

واہ بی۔ تم تو بیگم سے کسی کانونی کی گو برتھا پنے والی بن گئین۔ توبہ۔ بیگم کاہے کو یہ تو شرر بول رہے ہین شہری عورتون کی زبان اور یہ بھدی ترکیب! "اس" کے بیہودہ اشارے نے کیا لطف پیدا کیا ہے! حسینہ سے اوسی کی شادی کا حال بیان کر دینا یہ بھونڈی ترکیب بیگم کے منھ پر نہین پھبتی ہے۔ لکھنا یون تھا "حسینہ کے کانون مین بھنک ڈالدے"

میان شرر ع

خفا ہو تو کہون خوش نوائی مشکل ہے

گر تم خفا ہو گئے اسلیئے یہی مرکب مین تبتلاو۔

(باقی آیندہ)

راقم بسمل

دعوی زبان لکھنؤ والون کے سامنے!
اظہار بوئے مشک غزالون کے سامنے!

بکلا جو رن مین پیچ کا خنجر غلاف سے
اڑنے لگے شرر دم خار اشگاف سے

بدر النسا اور اسکی مصیبت

یعنی

حضرت عبد الحلیم شرر کی حماقت

نمبر ۶

ٹھوکر نمبر ۳۴ - ارشاد ہوتا ہی کہ "اکبر علی کو زیادہ ٹھہرنے کی فرصت نہ تھی۔ ... بہن نے زیادہ ٹھہرنے پر اصرار کیا"

سبحان اللہ "ٹھہرنے" پر کیا انکار ہی اور کیا اصرار ہے۔ لکھنؤ کا تو ایک بازاری شخص بھی گفتگو مین اس لفظ سے پرہیز کرتا ہی۔ مگر مولانا اگر ایسی حماقتین نہ کرین تو کرسی کی آبرو کسطرح قائم رہے۔ مرد خدا ایسے موقع پر "ٹھہرنے" کے بدلے "قیام کرنا" استعمال کیا جاتا ہے۔

ٹھوکر نمبر ۳۵ - اُن دنون مقدمات کا زیادہ ہجوم تھا اور زبردستی موکلون کو دم دلاسا دیکے (اکبر علی نے) صرف پندرہ روز کا زمانہ اس سفر کے لیے نکال لیا تھا"

"زبردستی دم دلاسا دینا" بھی کیا خوب۔ یہ ویسا ہے جیسا کوئی شخص کہے کہ فلان شخص نے "زبردستی کے ساتھ انھین دھمکی دی"

افسوس زباندانی کا دعوی اور اتنی خبر نہین کہ "زبردستی" کے معنے ہی یہ ہین کہ "دم دلاسا" کی گنجائش باقی نہین رہی۔

ٹھوکر نمبر ۳۶ - اب ذرا لکھنو کی شریف زادیون کی زبان کا رنگ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہین "بلقیس نے کہا بہن اب تم لیٹ کے سو رہو۔ تین دن کی تھکی ہو" قسم خدا کی "لیٹ کے سو رہو" کی ترکیب کسقدر بلکی ہے

"لیٹی ہوئی شنتری" کسی کا نام ہے معلوم ہوتا ہے
"گھر سے گھر تے" بھی سو جاتے ہین کیا بجا سو سکتے
کے ہے لیٹنے کے لیے بھی ارشاد ہوتا ہے "بدرالنسا
"بدر النسا کی مصیبت" مین متعدد جگہ فقرہ نمبر
صفحہ ۱۸ - پر یہ لکھا ہے "الغرض باتین کرتے
کرتے دونون لیٹ لیٹ کے سو گئے"
صفحہ ۲ - یہ ارشاد ہوتا ہے کہ ایک لاؤنی نے
چپکے سے عسکری کو وہان پونچا دیا اور سب لیٹ کے سو رہے

بدرو کہلاتی تھی ۹ برس کی یا پانچ برس کی بچی تھی"
بچہ کی سی تھی" - بھئی کیا خوب - واقعی یہی انشا پردازی
اسیکا نام ہے - کہنا یہ چاہیے تھا کہ "پانچ برس کی بچہ
تھی" اور غلبۂ ذکاوت سے کہہ گئے "بچی" - غالباً یہ بھی
ہیروئن کی بول چال ہے -
ٹھوکر نمبر ۳۸ - ذرا مکالمہ ملاحظہ ہو -
کبری بیگم - اے بٹیا بدرو یہان اندر آ کے کھیلو
... بلقیس بیگم - بہن بدرو کو دھوپ مین نہ کھیلنے

ناظرین پر واضح ہو گیا ہوگا بدر النسا کے ڈیڑھ کے
نام کیا کیا ہین - جیسے "بدرو" "بٹیا بدرو"
اور "بدریا" ہمکو سب مین زیادہ "بٹیا بدرو"
پسند ہے - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا -
اب اعتراضات ملاحظہ ہون - کہنا چاہیے تھا کہ "پھول
سی لڑکی دھوپ مین کمھلائی جاتی ہے"
اور لکھ گئے ہین کہ "کالی ہوئی جاتی ہے" اس فقرے
سے بدر النسا کی روسیاہی کا پردہ کھل جاتا ہے

ٹگ
لکھنؤ اور کرسی کا علمی ٹورنامنٹ نمبر ۲

آخر اسکی وجہ کیا ہے ؟ یا تو مولانا اکثر بیٹھ کر ناول لکھتے
لکھتے کرسی کے ڈنڈے پر ہاتھ رکھ کے بیٹھے بیٹھے
اونگھ جاتے ہین - اسی لیے ذاتی تجربہ کے لحاظ سے
ہر مقام پر یہ تشریح کر دی جاتی ہے کہ لیٹ کے
سو رہے - مگر اتنا خیال نہ کیا کہ آدمی نہ ہو سی لیڈی کتے
ہو سکے کہ لیٹے جاتے ہین - اگر "لیٹ کے سو رہے"
فصیح ہے تو پھر پاس وضع کے معنے یہ ہین کہ یہ بھی
لکھا کرین کہ "منہ دھو کے کھانا کھایا کھڑے
کھڑے ہو کر چلے"
ٹھوکر نمبر ۴۰ - فرماتے ہین کہ "بدرالنسا جو بدرو

دیا کرو - پھول سی لڑکی دھوپ مین کالی ہوئی جاتی ہے
بدرو - واہ اسکے (اگر دیا کرے) نیچے نے بیچانہ پکڑ لیا
ہے ہو تڑے نہ دھوؤن -
کبری بیگم - بہن تم اسے بدرو کیون کہتی ہو بدریا
کہا کرو - یون ہی بدریا ہے ....
بلقیس بیگم - اے بٹیا بدرو اندر چلی آؤ..

پنچ - اخاہ بدر النسا کی روسیاہی کا سبب آج معلوم
ہوا غالباً جس دھوپ مین بدر النسا کالی ہوئی اسی
مین حلیمن کے بال سفید ہوئے ہین - پنچ

مگر خلاف محاورہ ضرور ہے - علاوہ اسکے
"گلاب کے پھول سی لڑکی" لکھنا تھا - محض پھول تو
کوئی چیز نہین ہے -

(باقی آئندہ)

راقم

در ہر جگرے ہست خراش سخن ما
الماس تراش است تراش سخن ما

سرشار کا خط پنچ کے نام

مولانا اودھ پنچ ۔

آپ کو غالباً معلوم ہوگا کہ بیابانی کے تکیہ شیطان نے ایک ایجنسی کھولی ہے ۔ جسمین تمام شیطان کے مرید غول بیابانی بنکر خدا کے بندون کو گمراہ کرنے کی تدبیرین نکالا کرتے ہین ۔

حال مین یہان دنیا سے ایک پیر مرد آئے ہین ۔ چونکہ یہ بزرگ نیک سیرت اکثر کشمیری پنڈتون کے یہان لڑکے پڑھانے مین نوکر رہچکے ہین ۔ لہذا مجھکو بھی اہل خطہ سمجھکر ان بزرگوار نے پاس نمک سے یہ اطلاع دی ہے کہ بیابانی کے تکیہ کے شیاطین میرے نام سے ایک خط شایع کرنے والے ہین جسکا اصل منشا یہ ہوگا کہ بندگان خدا گمراہ ہون اس عنایت آمیز مخبری کے لیے مین ان حضرات کا ممنون ہون ۔ آپ کو محض اسلیئے تکلیف دی کہ آپ اپنے شہرۂ آفاق اخبار مین اس امر کا اعلان کردین کہ جو مراسلہ میرے نام سے شایع ہوگا وہ محض جعلی ہوگا ۔

سرشار لکھنوی
(خلد برین)

شرر کی شاعری

نقادان سخن کے سرپنچ مولانا اودھ پنچ ۔

آپ ایسے سخن سنج سے ہمین ایک شکایت ہی ۔ بھئی کیا ہوا خیر تو ہی ۔ خیر و شر دونون سگے گندھی کی بھٹی مین ۔ ہمین آپکی باتین ایک ٹانگ نہین بھاتین ۔ واللہ ایک آنکھ نہین بھاتی تو سنا تھا ۔ یہ ایک ٹانگ کی ایک ہی کہی ۔ اجی گندھی کی ایک ٹانگ یعنی مرغی کی ایک ٹانگ ۔ آجکل ایک ہی ٹانگ کا زمانہ ہی ۔ ہمنے اگر محاورہ کی ایک ٹانگ توڑ دی تو کیا عیب ہے آپ جانئے ۔ جدت پسند طبیعت واقع ہوئی ہے ۔ نئے الفاظ نئی بندشین سنئے خیالات کا زور رہتا ہی ۔ ایک آنکھ نہین بھاتا عورتون کا محاورہ سمجھا جاتا تھا ہمنے یہ مردانہ محاورہ پیدا کیا ہی دیکھیے شرر سے لکھوا کر فوراً سے پیشتر ملک کے خیالات بدلے دیتا ہون ۔ اور اس محاورے کو رایج کے دیتا ہون خیالات بدلنا تو شرر کی باتین ٹانگ کا کھیل ہے پھر وہی ٹانگ ۔ بھئی ہم شرر کے ساتھی ہین جب وہ مرغ کی ایک ہی ٹانگ کی ہانک لگا رہے ہین ۔ تو ہم ٹانگ کو ہاتھ سے کیون چھوڑین ۔ اچھا یہ سب درست بجا ۔ لیکن ۔ شکایت کی وجہ آپنے نہ بتائی اجی حضرت وجہ یہ ہے کہ آپ سخن سنج مستند لیکن اسکے کیا معنی ۔ کہ شرر کی غزل کی دھجیان اڑا دین اور جو خوبیان اسمین تھین وہ نہ بتلائین ۔ یہ کہان کا انصاف ہے ۔ بھئی ہمین تو اسمین کوئی خوبی معلوم نہین ہوئی اگر آپ کے نزدیک خوبیان ہین ۔ تبلیئے ۔ وہ بھی حوالہ پنچ ہونگی ہمین کوئی شرر سے عداوت تو ہی نہین ۔ ہم تو شرر کی مرمت کرنا گویا زبان اردو کی خدمت کرنا سمجھتے ہین ۔ اور جسطرح سے مرمت سے پرانا مکان درست ہو جاتا ہی اوسیطرح شرر کے اغلاط دور کرنے کو یہ دافدوزی کر رہے ہین ۔ اجی حضرت مین شرر کا پرانا یار ہون ۔ مین انکو اسوقت سے جانتا ہون جبتک انکے چہرے پر داڑھی نہین آگی تھی ۔ اور جوانی کا نمک رخسارون سے پھوٹ پھوٹ کے نکلتا تھا ۔ ہاے وہ بوٹا سا قد[1] ۔ وہ گدبدا بدن ۔ وہ گول گول ٹانگو دیتے ۔ بس کچھ نہ پوچھیے ۔ اجی حضرت آپ یہ کیا بک رہے ہین کہان شرر کے [illegible] بتانے چلے تھے کہان شرر کے حسن کی تعریف کرنے لگے معاف کیجیے گا ۔ ہاں کی ترنگ مین ذرا سا بال آگیا تھا پرانا زمانہ آنکھون کے سامنے پھر گیا ۔ خیر آمدم بر سر مطلب ۔ میرا منشا صرف اسقدر ہے کہ شرر کی تیز بگو لیجیے وہ ہنر سنیے ۔

مطلع ہے

بعد مدت کے لکھا یار نے لوگر کا غذ
بھول آیا ہے وہین ہاے پیر کاغذ

اس مطلع پر آپکے نامہ نگار نے دو بڑے اعتراض جڑے ہین ۔ اول یہ کہ لوگر کی ترکیب غلط ۔ بے معنی ۔ دوسرے ۔ پیر کا استعمال اس موقعہ پر بے محل ہی ۔ آپکے نامہ نگار سمجھے نہین ۔ یہی تو حسن اس مطلع مین ہین اور اسی پر شرر کو ناز ہے ۔ اچھا ہمارے نامہ نگار کے کہنے کا برا نہ مانئے ۔ آپ وہ حسن بتلا کر سنیئے ۔ پہلا مصرع اس مطلع کا یون ہی

بعد مدت کے یار نے لوگز کاگذ

سمجھے کیا ۔ غنوار کے خط مین غین اٹک جاتا ہے کاغذ کو دیہاتی عموماً کاگد کہتے ہین کیونکہ غین اور ذال انکے منہ سے نہین نکلتا ۔ لیکن جو شہر مین

عہ ۔ بوٹا نہ پڑھیے گا ۔ اودھ پنچ

جواب الجواب

جواب

اعتراضات

کرکٹ

لکھنؤ اور کرسی کا علمی ٹورنامنٹ نمبر ۳

تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص تیرھوین پلٹن کا بہشتی ہے - نام لکھیتا ہے پنجاب کا ڈگا ہے یہ موروثی زمین کا مقدمہ پنجاب چیف کورٹ مین ہار گیا تھا - اسے ناواقفی سے چیف کورٹ سے بڑھکے رائل کورٹ گرد میز صاحب عالم شہزادے کی خدمت مین یون اپیل کی ہوتی کہ پہنچا سے ٹکٹ دیا رسٹر یکہی کہ ہم ستعا جیسا - چنانچہ اوس کیس مین مقدمہ کا سب حال اور سناد و کاغذ عدالت وغیرہ رکھ دیئے تھے - اور آخر کو اوسکا یہ نتیجہ ہوا - پولیس مقدمہ فوجداری چلانے والی تھی مگر حضور صاحب عالم نے تار دیکے مقدمہ موقوف کیا اور بہشتی مذکور کو رہا کردیا جیسے مشک کے منھ سے پانی بگر غلل دماغ مین تو کوئی شک نہین بیچارہ بمبئی کے پاگل خانے مین داخل کیا گیا -

اب دیکھنا یہ ہے کہ اسیطرح جو کبس پھینکا کرینگا حواس ٹھیک نہونگے - کیونکہ اگر صاحب عالم ولیعہد بہادر کی تشریف آوری پر اسقدر خلل دماغ ہوا تو کوئی انوکھی بات نہین بہت سے رئیس اور امیر اس مسرت مین جامے سے باہر ہین - مگر قسمت کی بات ہے کہ ایک تو پاگل سمجھا گیا اور باقی خیر خواہ وخیر سگال - اسی مارے میری راے یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے - ع

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند

خیر یہ قصہ معترضہ جو بطور جملہ معترضہ عرض ہوا اسکو اسیطرح کشتی مین اوبھا چھوڑ دیتے اور لیجیے بنیگیون کی خبر سنیئے که ۱۴ ماہ حال کو حضور شہزادے صاحب بہادر بہادران کی سواری بمبئی سے اندور پہونچی -

انگریزی مین Residency کہتے ہین یعنی Mhow - Mn جس کے معنے ہین دروازے کے اندر - یعنی گھر کے اندر کے درمیان کے بیچون بیچ مین یعنی گھر مین - یعنی بمبئی تو ملک کا بھری پھاٹک ہے - جیسے یہان بعض صوبون مقامات مین ایسے مقامات کے گرد نہر کھدی ہوئی اور پل پر پھاٹک سے گذر ہوتا تھا پھر اوسکے بعد داخل ہونے کا دروازہ ہوتا تھا - بس گویا اب جاکے ملک کے اندر قدوم فخر واعزاز لزوم حضور صاحب عالم کے آئے یہان بہت سے قریب ۲۳ گدی کے دیسی والیان پہلے سے خیر مقدم پیشوائی استقبال کو جمع تھے - اسٹیشن پہونچنے پر پہلے تو سروالٹر لارنس نے میجر ڈیلی ایجنٹ گورنر جنرل مالک متوسط کو پیش کیا پھر میجر موصوف نے نام بنام سب رئیسون کا سلام کرایا اور پھر جلوس باندھ کے سواری رزیڈنسی تشریف لے گئی -

جو کچھ ہجوم شائقین اور مشتاقان لقاے ولیعہد راستے مین دو رویہ تھا اوس سے سمندر ہی کا دریا نظر آتا تھا دوسرے دن حضور ولیعہد بہادر والیان ملک کی ملاقات بازدید کو تشریف لیجانے والے تھے - مگر کان سفر مانع ہوا - بس بازدید کی جگہ والیان خود مکرر دید کیواسطے مزاج پرسی کو پہونچے

اور آخر کو یہین رزیڈنسی مین دربار ہو کے والیان یاست کی نذرین قبول فرماکے اعزاز بخشا گیا مگر نہایت تعجب اور تاسف کی بات ہے کہ ایسے موقع غیر متوقع پر آپکے ریورنڈ کو کسی نے نذر نہ دکھائی ورنہ مجھ عزت بخشی مین زنجل تھا اور دست گرفتہ نذر کو تاد تھا بلکہ بہت سے بھوک لگی تھی - مین صاحب عالم کیطرح صرف چھو چھو واپس بھی نہ کرتا بلکہ حاکمانہ ڈھنگ سے دھر نملک ہی کرتا -

ہان اگر یہ معاملہ ہوا تو بھوپال کی رانی کے ساتھ - کیا معنے کہ یہ لارڈ لینسڈون کے عہد سے نذر سے بری ہین دوسرے بیوہ ہین مین انکی نذر از راہ دریا دلی خود ہی معاف کرتا -

اسکے بعد حسب مرضی صاحب عالم میجر ڈیلی نے فرمایا کہ حضور ولیعہد بہادر بڑے اشتیاق سے رئیسونکی

متعلق حالات کی بہ نسبت کم مختتم ہے جو انھون نے اوس لڑکے کی نسبت بیان کئے ہین کہ جسکی آنکھین اوںھون سے نے کھولی تھین اور پہلے پہل جو اوسنے سیاہ چیز دیکھی اوس سے اسکو بڑی تکلیف ہوئی اور ایک حبشن کو دیکھکر وہ ڈر گیا -

بنا خیال ان امور کے ہر شخص جانتا ہے کہ سفید رنگ ایسا ہی جو منور شعاعون کا بہت زیادہ انعکاس کرتا ہے اور اسی وجہ سے خوبصورت تا متون پر ضو اور چمک اور اشراق زیادہ تر پیدا کرتا ہے -

فی الحقیقت ڈکل مین کا بیان صحیح ہے کہ سیپیو آعظم کا سر جو پلازو را سپگ یوسی مین ہے اور سیاہ رنگ کے گہرے کاہی پتھر کا تراشا ہوا ہے - نہایت خوبصورت تو ہے لیکن وہ سر بلحاظ شکل خوبصورت ہے نہ کہ بلحاظ رنگت اور مردین سبز رنگ خوبصورتی نہین ہے اور عورتون مین تو بہت ہی کراہت منظر ہے - علاوہ اسکے جسطرح نہایت تاریک اور نکدار رنگت کیواسطے (جیسا باعتبار رنگت کے تاریک کیواسطے ہمکو علاوہ سیاہی اور تاریکی کے کچھ اوبھی چاہیئے اوسی طرح صاف رنگت کیواسطے عام اشراق یا چمک کے ہمراہ کسی طرح کے سایہ اور اونکا باہم گرمیل اور ہر جذبے کا اوپر خوبصورتی کے ساتھ اثر پڑنا اور ظاہر ہونا ضروری ہی اب یقین نات کی غلط فہمی دیکھیے جو اوسنے اس بارہ مین کی ہی

نشترِ بر جانِ شُتر

پاگل سیار

کورنش عرض ہے

کورنش عرض ہے بندہ نواز۔

مزاج مبارک۔

شکر ہے خدا کا۔

کہیئے آجکل کیا شغل رہتا ہے۔

حضور اک غزل کہی ہے کہ مومن مرحوم کی روح وجد کرتی ہے۔

فرمایئے فرمایئے۔

سنیئے بندہ پرور۔ مطلع ہے

ع معصیت دیکھکر بدر النسا کی
علیمن نے کہا مرضی خدا کی

اے سبحان اللہ۔ کیا کہنا ہے شعر کیا ہے بیکسی کا چیکار رہا ہے۔

تسلیمات کی کھونٹی گستا ہون۔ دوسرا مطلع ملاحظہ ہو

ع ترقی بھی نئے شہر میں نہ کیا کی
گھٹا کی عقل اور داڑھی بڑھائی

واللہ کیا برابر کے مصرعے ہین۔ گندھی کا دل چاہے تو بھری بہر تول لے۔ قسم ہے پروردگار پاک کی کیا مصرع کہا ہے

ع گھٹا کی عقل اور داڑھی بڑھائی

کیا ترقی و تنزل کی تصویر کھینچی ہے۔ فارسی کا استاد بھی کہہ گیا ہے۔

ع گوسالہ اگر پیر شد و گاؤ نہ شد

حضرت ہے قدر افزائی ہے۔ تیسرا مطلع ملاحظہ ہو

ع رکے آتش تو ڈاک آئی صبا کی
تلافی پیچ سے کی ہی تو کیا کی

واللہ شعر کیا کہا ہے۔ شاعری کو جیسے ہی کر دی ہے۔

کورنش کا لفافہ کھولتا ہون۔ اک اور شعر ملاحظہ ہو

ع جونہی مرغ سے باگنے لگی تھی
وہی اک ٹانگ گندھی کی پسارلی

اہاہاہا۔ کیا معنے خیز شعر ہے۔ شرر کی مرغی کی ایک ٹانگ اور گندھی کی اوسکی تائید مین ہٹ دھرمی۔ اوسنا کتنی رعائتین ہین۔ کس کس کی تعریف کیجاے۔

آداب کے لوٹے ٹیکتا ہون۔ سنیئے گا۔

ع ابھی اس راہ سے گندھی گیا ہے
کہے دیتی ہے نقش پا کی

قسم ہے قدر دانان شرر کے سر کی کیا "کہے" کا لفظ رکھدیا ہے۔ مصرع پڑھا مگر آنکھون کے نقش کی تصویر آنکھون کے سامنے پھر گئی یعنے گھوٹتے ہوئے پنجے کا نقش تو چکنی ہو کر رہجاتا ہے اور ایڑی کا خدا حافظ ہے۔

تسلیمات عرض ہے دوسرا وزن ملاحظہ ہو۔

ع رہے کرسی کے خواندہ بھی احمق
عجب تاثیر ہے آب و ہوا کی

بارک اللہ کیا روزمرہ کی صفائی ہے۔ کیون نہو لکھنو کی زبان ہے۔

حضور قدر افزائی ہے۔

ع جو ہو عطار اور گندھی کا فضلہ
اڑے پھر وہ بنے قدرت خدا کی

بجا ارشاد ہوا حضرت۔ یہ وہی مثل ہے چھچھوندر لگائے چنبیلی کا تیل۔

جناب کی سخن فہمی ہے۔

ع دبا ہے بول مین کرسی کی دامن
خرابی ہے بدایون کے للا کی

کیا کرسی اور بدایون کا اتحاد دکھایا ہے۔ اسکا نام شاعری ہے۔ واللہ حاسدون کی چولین ڈھیلی کردی ہین۔

ایک سادہ سا شعر ملاحظہ ہو

ع علیمن ہونٹ پر دانتون سے ... ؟
حقیقت ... کی

واللہ اس سادگی پر ہزار لکھنؤ قربان ہین کیا نیچر کے مصرع ہین۔

اچھا ایک اور شعر سنیئے۔

ع علیمن کا کوئی بڑھس تو دیکھے
بنی گوٹیان موئی بدر النسا کی

بیشک بیشک۔ یہ شعر نیچر کی سچی تصویر ہے علیمن اور بدر النسا کا ساتھ ویسا ہے جیسے اونٹ کی گلے مین بلی۔

آخری شعر ملاحظہ ہون۔

ع کچھ اسکے "حمل" مین رخنہ پڑا ہی
طبیعت سست ہے بدر النسا کی

ع عجب کرسی کی مرغی مین نحوست
ہر اک انڈا نکل جاتا ہے خاکی

سبحان اللہ بحمدہ۔ کل غزل مرصع ہے۔

کورنش عرض ہے۔

المخبر

مولانا شرر

اگر نسیم سے سرگرم شرر ہوجائے
صبا وہ دھول لگائے کہ بس سحر ہوجائے

صبا کا خط شرر کی نام

نمبر ۶

(۱۲) کلمہ کے تلفظ کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ بڑی حیرت کی بات ہو کہ ایسے تصرفات (حمل وغیرہ) کے ثبوت مین مسٹر چکبست کلمے کے لفظ کو پیش کرتے ہین کہ اصل مین کلمہ ہے مگر اردو مین کلمہ بسکون لام موزون کرنا جائز کر لیا گیا۔ ہمارے دوست کو خبر نہین کہ کلمہ عربی مین بھی بسکون جائز ہے صراح مین ملاحظ ہو شاللہ شیروانی کے بدلے آپ ہٹ دھرمی کا جامہ پہنے ہوے ہین۔ بندہ نواز آپ ہی ایمان سے فرمایئے کہ کلام مجید کی آیات مین کلمہ استعمال ہوا ہے کہ نہین؟ علاوہ اسکے فارسی مین کسی نے کلمہ بسکون لام نہین استعمال کیا ہے۔ اردو والے ہمیشہ فارسی کے تلفظ کی پیروی کرتے ہین نہ کہ عربی کی۔ عربی مین عمر اور

چیمبرلین کا پین بام

... نہین جو ... اور ... کے واسطے مفید ہو ... مضروب ہو تو ... چیمبرلین کا پین بام استعمال ہو جس بہت ... سب کو فائدہ کرتا ہو۔ درد ... کے درد مین ایک ... الفاصل ... جاتی ہو۔ چیمبرلین کے ... یاد رکھنا ... کے استعمال سے ... چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف ... آباد ... چیمبرلین ... دواؤن کا ذخیرہ ...

رعایت خاص

سودیشی تحریک کی موجین بنگال سے اوٹھکر قریب قریب سارے ملک مین تموج پیدا کرتی معلوم ہوتی ہین - افلاس ملک پہ آٹھ آٹھ آنسو رونے والے غیر ملک کی صنعت کی برابر شکایت کرتے ہے اوسکا علاج سوا سودیشی کوششون کے دوسرا نہین - ملک اور وطن کی محبت اور اوسکا استحقاق بھی یہی ہے کہ جسقدر ہوسکے اسمین کوشش کیجاے - پس اودھ پنچ بھی حسب عادت اس کار ثواب مین شامل ہونا چاہتا ہے یعنی سودیشی سے متعلق جو اجرائ اشتہار مینوفیکچرر کارخانون دستکارین مصنوعات وغیرہ کے ہونگے اونکو مقررہ شرح سابق سے بہت کم نرخ تقریبًا مصارف کی شرح سے چھاپا کریگا جسکا معاملہ دفتر سے خط کتابت کرنے سے طے ہوسکتا ہے مگر خط لکھنے والونکو لازم ہے کہ علاوہ نام اور پتے کے آگاہ کرین کہ کس قسم کی چیزین بناتا ہے اور کہان کی ساخت چیزون کا اشتہار ہوگا -

مینیجر اودھ پنچ

سودیشی پرچارک

ہندوستان بھر مین سودیشی دستور پرچارک کا اکیلا ہفتہ وار اخبار

صرف آٹھ آنے مین

چونکہ ہمین یقین ہے کہ جو شخص سودیشی پرچارک کو ایکدفعہ دیکھ لیگا وہ ضرور اسکا مستقل خریدار بنجائیگا اس لئے ہم نمونہ کے طور پر تین مہینہ کیلیے یہ رعایت کرتے ہین کہ

صرف اُن لوگون کیلیے جو ۱۵ - دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء تک

مینیجنگ سکرٹری سودیشی پرچارک کمپنی لاہور کے نام درخواست خریداری اور آٹھ آنے بھیجدینگے سردست صرف دو ہزار درخواستین قبول کیجائینگی اسلیے جو صاحب فورًا درخواست بھیجینگے ممکن ہو کہ وہ اس رعایت سے فائدہ اوٹھا سکین -

انجینیرنگ اسکول فیض آباد

۹-۱۱-۱۳

رفاہ عام - ہمارا نام مفت مین کام - دونون کا نیک انجام

ہر قوم کے طلبہ کو جنکی عمر ۱۴ برس سے ۲۲ برس تک کی ہو خواہ وہ انگریزی جانتے ہون یا اردو دان ڈرائنگ اور [illegible]

کام نقشہ نویسی اور سب اورسیری کا ایک سال مین سکھلایا جاتا ہے تجربہ و اخبارون کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس علم و ہنر کو جاننے والون کی ہر صیغہ و محکمہ مین بڑی قدر ہے - ہر ہفتہ مین نقشہ نویسون اور سب اورسیرون کی طلب ہوا کرتی ہے اسکے مفصل قواعد اسکیٹس ہم کے ٹکٹ آنے پر مل سکتے ہین اپنا پورا پتہ صاف اور حوالہ اخبار ضرور لکھنا چاہیے (اودھ)

المشتہر - اے - حامد ہیڈ ماسٹر - [illegible] موتی باغ فیض آباد

بطور آزمایش

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی دوائیان

ڈاکٹر برمن کی ادویات کیلیے اکثر ایسے خط آیا کرتے ہین کہ امراء امتحان قدرے دوا روانہ کردو بعد فائدہ دیکھنے کے زیادہ منگاوینگے اسوجہ سے ڈاکٹر برمن نے اپنی تیار کردہ دواؤن مین سے چھ زیادہ ترکاری دواؤنکا ایک بکس بطور آزمایش کے تیار کیا ہے خانہ دارون کیلیے پیش بہا ہے (۱) عرق کافور ہیضہ وگرمی کے دست کی دوا دمہ کی دوا فورًا فائدہ کرتی ہے عارضہ کو دباتی ہے کولاٹانک قوت کی دوا جیسا کام ویسا فائدہ جلاب کی گولیان بآسانی معدہ صاف کرتی ہے - عرق پودینہ سبز درد شکم و ریاح کی دوا مفصل حالات کی کتاب مفت منگا کر دیکھیے -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ -

اشتہار

۱۶-۱۱-۵   ۱۵-۲-۶

قدرتی اوصاف و فوائد گاے و بیل - اس کتاب مین مفصل بیان گاے و بیل کا بمقابلہ دیگر مویشیان بلاذکر مذہبی کیا گیا ہے قیمت فی جلد ۲ علاوہ محصولڈاک یہ کتاب پاس رکھنے کے لائق ہے -

اصول مورتی پوجن معہ بدھوا و واد کھنڈن - اسس کتاب مین بسبب مورتی پوجن و بینر پنتھ خیالی مقابلہ [illegible] مفصل بیان کیا گیا ہے قیمت [illegible]

علاوہ محصولڈاک - یہ کتاب غور سے پڑھنے کے لائق ہے

پتہ ملنے کا - لکھنؤ - امین آباد - جوڑی والی گلی پاس بندرت دینا ناتھ کول معرفت اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس لکھنؤ

مثنوی ترانۂ شوق

یہ لاجواب سراپا انتخاب مثنوی جسکا نام نسیم کی بحر او طرز مین جناب شاعر اقتدار بیے بہا منشی احمد علی صاحب شوق شاگرد رشید جناب مظفر علیخان اسیر مرحوم نے لکھی تھی جسقدر دلپسند و مرغوب ہوئی تھی کہ سابق مین چھپتے ہاتھون ہاتھ بک گئی تھی اسپر بھی جا بشائقین لذت سخن ہزار جان تلاشی تھے - فی الحال صاحب مصنف مدظلہ العالی کی اجازت سے مکرر چھپی ہے قیمت بھی ارزان یعنی فی جلد ۹ رکھی گئی ہے دفتر اودھ پنچ سے ملسکتی ہے -

مشہور کارخانہ دیسی ادویات جڑی بوٹی وغیرہ

امراؤ جادو اصلی تیل جڑی بوٹی

کھانے اور لگانے دونون کام آتا ہے

کھانے سے ہیضہ - سوزش جلن پیپ پیشاب کا بار بار آنا وغیرہ بیماریون کو جلد آرام کردیتا ہے - قاتل پلیگ اسی کا نام ہے لگانے سے آگ گرم پانی گھی تیل وغیرہ سے جلے ہوے زہریلے جانور - بچھو - بھڑ - مکھی - مچھر - پسو وغیرہ کے لگانے سے درد فورًا جاتا رہتا ہے یا سوجن نہین ہونے دیتا بال توڑ پھوڑے - پھنسی - خارش [illegible] کے علاوہ دیگر تمام جلدی امراض مین مثلًا گھام پت - کو فائدہ کرتا ہے اور ہر قسم کے زخم کے کیڑون کو مار کر انگور بھرلانے مین نہایت مفید ہے بچون کے کرم چرنے یعنی کدو دانے پر لگانے سے فورًا آرام کردیتا ہے پلیگ یا طاعون مین کھانے اور لگانے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے بیمار دارون کو بھی ہاتھ پیر مین ملنا ضروری ہے قیمت ایک اونس ۶ رم ۱ اونس عہر

جی کنہیا لال اینڈ کمپنی چاندنی چوک دہلی

ناظرین اخبار کا حوالہ ضرور دین

خط بالتشدید مین مگر چونکہ فارسی مین تشدید اڑادی گئی ہو لہذا اردو مین بھی یہ الفاظ بلاتشدید استعمال ہوتے ہین۔ پھر ایسے موقع پر صراح کی سند پیش کرنا اگر علمی ریاکاری نہین تو حماقت ضرور ہے۔ چپاکر کے لیے تو آپ صراح کی قبر سے تلفظ متروک کا مردہ اُٹھا لائے ہین۔ دوسری مثال لیجیے۔ اصل لغت شفقّت ہو مگر میرے اوستاد حضرت آتش فرماتے ہین۔ ع

دست شفقت پھیر تا وہ مہربان بالاے سر

اب اس مصرع مین فارسی تلفظ پر تصرف کیا گیا ہو کہ نہین۔ اسیطرح اور متعدد مثالین موجود ہین۔

(۱۳) ع

بجلی سی لہر سے تھا ہم آغوش

اسی مصرع پر آپکا یہ اعتراض تھا کہ "لہر" ہاے متحرک کی ساتھ اُردو مین غلط ہے۔ چکبست نے اس اعتراض کی تردید مین میر اور نواب مرزا شوق کے اشعار پیش کیے۔ میر کے شعر کی نسبت تو آپ یہ فرماتے ہین کہ نسیم کے لیے انکا شعر حجت نہین ہو سکتا گویا میر کا شعر "اُردو مین" نہین ہے۔ اور شوق کے شعر کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ پھر لہر کے بدلے اصل مین "لہر پھر" ہے۔ یہ آپکی بائین ہاتھ کا کرتب ہے جسطرح جانصاحب کے شعر مین "یہ" بڑھا دیا اسطرح اس مصرع مین یہ الفاظ الٹ پلٹ دیئے۔ مگر اسکی خبر نہین کہ اودھ پنچ مین جو مضمون اس عنوان سے (مولانا بدر الشرر شی گلزار نسیم مین غاک بیزی) شایع ہوا ہے اسمین ثابت کردیا گیا ہے کہ "لہر" کے بعد "پھر" کا ہونا ویسا ہی ناممکن ہے جیسا کہ زباندانی مین لکھنؤ کا کرسی کے پیچھے رہنا

(۱۴) ع

اندر کے اکھاڑے کی پری تھین

آپکا اعتراض تھا کہ "پری تھین" غلط ہے۔ چکبست نے

تاسخ و آتش کی سند پیش کی۔ اسکی نسبت بہت کچھ خامہ فرسائی کرنے کے بعد آپ فرماتے ہین کہ "حقیقت مین یہ مطابع کی غلطیان (ناسخ و آتش کی غلطیان) ہین اور ہو سکتی ہین تا وقتیکہ نسیم کی ایسی شاعرے" اسکا جواب الفاظ مین دینا ناممکن ہو

"خوش لہجہ" اور "جنگل ختائی" (نمبر ۱۵-۱۶) کی سند مین چکبست نے حافظ اور ملا شہیدی کے اشعار پیش کیے تھے۔ انکی نسبت آپ فرماتے ہین کہ فارسی کی سند اُردو مین حجت نہین ہو سکتی"

تعجب ہے کہ آپنے کسی سند کی تردید مین یہ نہ لکھا کہ جس بحر مین گلزار نسیم کہی گئی ہے سند کا شعر بھی اس بحر کا ہونا چاہیے۔ دوسری بحر کا شعر حجت نہین ہو سکتا۔ گستاخی معاف۔ عقل تو آپکی کرسی کی جھول مین دبکر رہگئی یہ تاویلین آپکی حماقت کے کرشمے ہین۔

"گالی ناچنی" پر آپ بہت روے گاے تھے۔ چکبست نے انیس مرحوم کے کلام سے "آنی جانی" کی سند پیش کی۔ جس سے بڑھکر زبردست ناممکن تھی اسکی نسبت آپ فرماتے ہین کہ "آنی جانی تو صحیح ہے مگر گالی ناچنی" جو شخص نظم کرے وہ اس قابل ہو کہ لکھنؤ سے نکالدیا جاے۔

اس جواب کا کیا کہنا۔ مگر یہ بھی آپنے لکھدیا ہوتا کہ جب لکھنؤ سے نکالا جائے تو حیدر آباد کیطرف بھاگے۔

(۱۷) بیجا وہ ہوا کہا کہ جا جا

آپکا اعتراض تھا کہ "بیجا ہوا" مبتذل بازاری زبان ہے۔ چکبست نے میر کا مصرع سند مین پیش کیا۔ ع

بیجا ہوا دل اپنا جب وہ مقام نکلا

اسکی تردید مین آپ فرماتے ہین کہ میر کے یہان مبتذل نہین ہے مگر نسیم کے یہان ہے۔ یہ ایسی منطق ہو جسکا جواب ناممکن ہے۔ حالانکہ جس شخص کو زبان

اُردو کی تاریخ سے کچھ بھی واقفیت ہے وہ جانتا ہو کہ میر و سودا و سوز و مظہر وغیرہ کے وقت کے اکثر محاورے ہم لوگون کے وقت مین مستعمل تھے جہان آپنے عرب کی تاریخ پڑھی ہے وہان اُردو زبان کی تاریخ بھی پڑھلی ہوتی۔ مین سنتا ہون کہ آپکے زمانہ مین "آب حیات" کے نام سے ایک قابل مصنف نے زبان اُردو کی تاریخ لکھی ہے۔ اسکے پڑھنے سے آپکو معلوم ہوگا کہ زبان کا رنگ کسطرح بدلتا ہو۔

(۱۸ تا ۱۹-۲۰) "دست پاتا" "تجھ پاس" "حلقہ در" کی اسناد کی تردید مین جو تاویلین آپنے پیش کی ہین انکی تردید کرنا سخن فہمون کی توہین کرنا ہے۔

ہان آپنے "دست پانے" والے اعتراض کی تائید مین ایک مغالطہ یہ بھی دیا ہے کہ اُردو مین "دست" کے لغوی معنے ہاتھ کے ہین۔ یہ "قابو" کے معنون مین صرف صرف فارسی مستعمل ہے۔ حالانکہ چکبست نے اپنے "جواب" مین سودا کا ایک شعر پیش کردیا تھا جسمین "دست" قدرت یا قابو کے معنون مین اُردو مین استعمال ہوا ہے لیکن اس موقع پر آپکی تسکین کے لیے مین میر تقی میر کا بھی ایک شعر پیش کیے دیتا ہون ؎

ہاتھ کھینچا سو پیسہ ہوکر میر
جب گنہ کرنے کا نہ دست رہا

مولانا - ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

زباندانی مشکل ہے۔ زبان درازی آسانی ہے زباندانی لکھنؤ کا حصہ ہے۔ زبان درازی آپکو مبارک رہے۔

راقم

(میر وزیر علی صبا از جنت)

لنگڑا مداری

معراج ...

... بڑے کھیل بڑے بڑے ...

لالہ کمبخت رائے کی گت

رہین اکرو زاپنے گھر یہ لالہ ست نرا ین
بلوا بھیج کے نوا کے ہا تھن ہمکا بلوائن
بڑی خاطر سے ہا تھ ہمرا پکڑ کے لیگئے بھیتر
بھچونا باہری کمرے مان اک عمدہ سا بچھوائن
گلوری دان چاندی کا کہین سے منگا کے آوسہ
دسوری پان نا ن بھوجی سے جو نا خوب لگوائن
کچوری پوری ربڑی دال موٹھ اور رنگی
امین آباد سے اور چوک سی سب چیز منگوائن
سموسہ لوٹ کے ، حلوی مانج پلاہنے گھر مان
تہوں پر کسلیات ادی ما دریچہ سی بکوائن
غرض ہم کہہ سکت نا ہین جو کی خاطر ہماری ہو
ہمین تو بیٹھ کے خوب اچھا کھانا کھلوائن
الٰہی جان کا بلوا سے کے سارنگ کی دہن مان
ہمارے قریب مان بیٹھائے کے گانا بھی سنوائن
منگا کر پھر شراب ناب کی عمدہ سی اک بوتل
بڑے ہی شوق سے بھر بھر کے کبھی ہمکا پلوائن
نشے مین ہم ہین جب بت رہی ہمکا نہ کچھ سدھ بدھ
کمٹولے مان ہمین ہوا ری کے گھر ہمکا پہونچوائن

اعلان زچگی

دنیا کے تمام جھگڑے بکھیڑے طے ہوتے جاتے ہین روس جاپان کا فیصلہ بھی ہوگیا ۔ اصل خیر سے شبرات بھی بیت گئی ۔ رمضان بھی گذر گیا ہنسی خوشی سے دیوالی کا تہوار بھی گذر گیا ۔ مگر ایک ہم ہی ایسے بد نصیب ہین ۔ جسکے سہرے کے پھول نہین پھولتے آئے دن لنگڑون لولون اپاہجون کی خانہ آبادی ہوجاتی ہے ۔ لیکن ہم سے ہٹے کٹے جوان کی شادی نہین رچتی ۔ یا تو عورت کی قسمت مین ہمین نہین لکھے ۔ یا ہماری تقدیر مین کنیا ہی نہین ۔ بقول شخصے نہ اوسکو خصم نہ ہمکو جورو ۔

مسجدون مین دعائین بھی مانگین ۔ ہزارون منتین بھی مانین ۔ مگر کوئی خدا کا بندہ برے وقت کام نہین آتا ۔ نہ قاضی شہر کو کچھ فکر اور نہ قوم کے لیڈرون کو ہمارے غم غلط کرنے کا خیال ۔ پھر کہین تو کس سے اور سر پھوڑین تو کس کے آگے سے

سر پھوڑون مگر کیا کرون پتھر نہین ملتا
دل چاک کرون پر کوئی خنجر نہین ملتا

مجبوراً یار غار غمگسار اودھ پنچ کے سامنے ٹسوے بہانے پڑے ۔

آجکل سنٹر اینڈ لکھنؤ مین لفظ جوڑا متروک ہین ۔ بہیا ہم دیہاتی ہین جورو کو جوڑا کہتے ہین ۔ ناظرین کتری یا سلیم شاہی نہ سمجھین ۔

البتہ ٹیرتو کھلم کھلا عورتون کے شادیون کا اعلان دن دہاڑے بیچ بازار ڈنکے کی چوٹ دیتا ہو ۔ اگر اودھ پنچ اینجانب علیہ الرحمۃ و برکاتہ سے مرد پاک باز کا نوٹس دینگے تو کیا الوکھا کام ہوگا ۔ ادھر سے مردون کا اور ادھر سے عورتونکا اشتہار ہو ۔ خدا نے ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی ۔

اینجانب کچھ ہنسنے کے گھر تو ترک ہوے نہین ۔ بلکہ بلکہ سلسلہ انساب اسلام کے برگزیدہ بزرگوارون سے ملتا جلتا راہ راست حضرت آدمؑ تک پہونچتا ہے صورت و شکل مین بھی لاکھون سے اچھے نہین تو ہزارون سے برے بھی نہین ۔ لیاقت مین بی اے ایم اے کی ڈگریان حاصل نہین ہوئین مگر بقول بر عمم دانشمندی سے کام نکل سکتا ہو ۔ مالکیت و حقیت اگرچہ ایک بسوہ نہین ہے لیکن پھر بھی بے ملک کے نواب بے ملک کے راجہ سے کم نہین ۔ غرضکہ دنیا کے تمام علوم و فنون مین

۱۶۵

یہ غرض نہین کہ شمائل کی نسبت کوئی راے قائم ہو بلکہ اونکو ناقص کرنا اور ادنی کے ساتھ تشبیہ دیکر مشبہ کو ذلیل کرنا مقصود ہے ۔ علاوہ ازین صورت ایک حالت مین اصلی نشان اور دوسرے مین نقلی ہے ۔ یہ تمثیل بھی ذلیل ہے کہ اگر کوئی آدمی محسوسات قلب و بصر سے بہرور ہو اور حسن عورات مین مداخلت اور شوق کامل رکھتا ہو ایسی عورت کے قریب بھی ہو جسے وہ نہایت حسین سمجھتا ہے اور نیز بوقت ہم آغوشی اوس کو یہ بات معلوم ہو کہ صرف وہ حصہ جسم جو اوسنے چھوا تھا زنانہ یا انسانی تھا اور باقی جسم یا تو اور کسی قسم کے حیوان یا اوسکی اپنی جنس کا حصہ تھا تو اوسوقت فوری تغیر سے جو ایک حد سے دوسری حد کو ہوگا بخوبی ثابت ہو جائیگا کہ اوسکی خواہش نفسانی صرف اوسیقدر لامسہ سے متعلق تھی جسقدر باصرہ سے ۔

ایسے دھوکے کا ظاہر ہونا فریفتگی کی جگہ تنفر پیدا کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ ظاہری کیفیات جنکا وہ فریفتہ تھا باطنی کیفیات کی خلقی اور مناسب نشانیان تھین ۔ جنکی موجودگی کی وہان امید تھی اور یہ کہ اوسمین کوئی فریفتگی نہین ہے نہ اس وجہ سے کہ ان صفات کے نشان کم ہوگئے ہین بلکہ اسی وجہ سے کہ وہ صرف ایک جگہ سے خفیف کردئے گئے ہین اور امر حق اور قانون قدرت

اوستاد کامل ۔ اور جملہ ہنر مین کمال حاصل ہے مگر افسوس

زن کے بغیر ہم ہیں یون خستہ حال حیف
افسوس اے کمال ہے تجھکو ہزار حیف

جاڑے کی رت اور گرمی گرم ۔ نرم نرم بچھونا ۔ بغیر ساتھی خار سے بدتر ہے زندگی کا لطف ۔ کھانے کمانے کا مزا عورت کے بغیر ہیچ ہے ۔ جیسی عورت کی خواہش ہے اگر ملجاے گی تو چھوام کے گرد پر نیاز دیکر لیٹے بیٹھے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرونگا ۔ عورت نہ کنواری ہو نہ بیاہی نہ چھوٹی ہو نہ بڑی نہ دُبلی ہو نہ موٹی نہ تیلی ہو نہ لمبی نہ ٹھنگنی ۔

حسن مین بے نمک ہو ۔ رنگ کے لحاظ سے حبشی ہو ۔ نہ منھ مین دانت ہو نہ پیٹ مین آنت ملاحت مین سانبھر کا تال ہو ۔ سال چودھوان ہو خواہ اٹھارہوان انسانی ہیئت سے گندا مزونہ ہو ۔ منھ پر دو آنکھین ہون جو اندھیرے مین اچھی طرح دیکھ سکتی ہون ۔ ہر چیز دو نظر آوین تو بہتر ہے ۔ ہاتھ نازک ملائم اکڑی ہون ۔

ڈیرھ پاؤن ہون جو مشکل سے ڈیوڑھی پھاند سکین سینہ صاف تبت کا میدان ہو ۔ نزاکت ایسی ہو کر دومن کی گٹھری آسانی سے اوٹھا سکے مزاج مین حلم و بردباری ہو ۔ سیرت مین شرارہ پتنگا شعلہ بھبوکا ہو ۔ جو خوامخواہ ہوا سے لڑے ۔

ذات پات کی کوئی تخصیص نہین خواہ مجموعہ انفاس انسانی ہو تعلیم یافتہ ہونا لازمی ہے ۔ کم از کم اخبارون مین نامہ نگار ہو ۔ انگریزی زبان مین گٹ پٹ کر سکتی ہو ۔ پردہ کی مخالف ۔ کھلے سر بازارون مین پھرنے کی عادی ۔ غیر مردون سے ملنے مین بہت ہی بے تکلف ہو ۔ جہیز مین خواہ ایک کوڑی نہ ملے مگر اوس کے نام سے کم از کم ڈیرھ لاکھ روپیہ کے پرامیسری نوٹ جمع ہون ۔ چاہے میرے گھر مین نہ رہے مگر میری بی بی کہلائے ۔

ایسی عجیب و غریب عورت کی تلاش ہے ۔ اگر کسی نئے مہذب بندہ خدا کے ذریعہ سے مل جاے تو دو ہی سہی تھوڑی سی زندگی جلد ٹھکانے لگ جاے ۔

المشتہر

الوکھا رنڈوا

بقلم

ایس ۔ اے ۔ شاہ پوری

ذوق کا خط
اودھ پنچ کے نام

مولانا ۔ اودھ پنچ ۔

بعد سلام مسنون واضح رائے عالی ہو کہ آپ چند روز سے بحیثیت اخبار بذرایع مختلف یہان کی مجلس شعرا مین آتے ہین اور نہایت شوق کے ساتھ پڑھے جاتے ہین ۔ اسکے ساتھ ہی وہ چند اوراق پریشان بھی جسمین کچھ نثر کچھ نظم مثنوی گلزار نسیم پر اعتراضون اور جواب الجواب سے متعلق ہوتی ہے جو کہ اب تک مطالعہ مین گزرتے ہین ۔ ان دونون پرچون کے مضامین کو مقابلتاً دیکھنے اور مسئلہ مانحن فیہ اور اوسکے مالہ وماعلیہ پر منصفانہ نظر ڈالنے کے بعد میری مضبوط اور مستحکم رائے یہ قائم ہوئی ہے کہ اسوقت تک جسقدر جوابات اہل دنیا اور نسیم میرے موقر دوست خواجہ آتش یا اونکے رشید شاگرد صبا نے دیے ہین ۔ وہ بے چون وچرا قابل تسلیم اور لائق پذیرائی ہین لیکن مین دیکھتا ہون کہ معترض صاحب جہل مرکب مین گرفتار اور مرغے کی ایک ہی ٹانگ کہنے والون مین

۱۶۶

کے خلاف کیا گیا ہے اور نفس ذہن انسانی عموماً جہل سے تنفر رکھتا ہے ۔ ایسے دلائل پیش کرنے کے وقت نہایت ذی سمجھ سے کام لیا ہوگا اور صرف نفس ذہن بلطی اور کج ہوگا ۔

اوسکا قول ہے کہ کیسی آماس کے سرخی ایک درجہ حمرت کا ظاہر کر سکتی ہے جو ایک بنک یا ایک گلاب مین ویسی ہی خوبصورت معلوم ہوتی ہے جیسے از غوائی اشراق خواہش نوخیزی کا اور بیماری یا موت کے مردہ نماز ردی یا اک گونہ سفیدی جو سفید سنگ مرمر کے ٹکڑے مین بہت اصلی معلوم ہوتا ہے ۔ یہ بارد اقالیم کی دوشیزہ عورات مین پائی جاتی ہے ۔ لہذا حسن ظاہری دونون مین یکسان ہین اور تفاوت صرف درونی جذبات مین ہی جو داخلی ترغیب اور عادات سے پیدا ہوتے ہین ۔"

اس مقام پر بھی مختلف الاقسام اور باہم متبائن اشیا کا مثل نظیر گذشتہ کے خلط مبحث کیا گیا ہے ۔ حسن اشیای سادہ پر رائے زنی کے واسطے ہر کیفیت کو فرداً فرداً لکھنا تھا اگر اس جگہ ورم ویسا ہی رنگ پیدا کرتا ہے جیسا گلاب مین ہے تو صرف بہ لحاظ رنگت بلالحاظ دیگر صفات شے مذکورہ کے دونون کی رنگتین یکسان خوشنما ہونگی لیکن جسم انسانی پر گلاب کی رنگت جلد پر وہ دوران خون ظاہر کریگی جو افراط تحریک سے پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے وہ حقیقتاً سمجھا نہین جاتا بلکہ

داخل ہین اور میرے دوست شیخ امام بخش ناسخ کے اس شعر کے مصداق بنے ہوے ہین - شعر

ہین کبھی ہین مردم کج طبع بھی کہتے کی دم
راست انکو کیجیے سو بار ہین سو بار کج

باوجود اسقدر گوشمالی کے بھی معترض صاحب کی وہی کج بحثی اور وہی تو تو مین مین - اس بات کا پورا ثبوت دے رہی ہے کہ وہ انصاف سے بالکل بے بہرہ انتہا کے ضدی حد درجہ کے سخن پرور - اور ہمہ تن ہٹی ہین - اس موقع پر اس بات کا ذکر بھی بیجا نہوگا کہ میری زندگی مین اور نیز اوسکے بعد بھی حتی کہ اب تک لکھنؤ اور دہلی کی زبان محاورات تانیث و تذکیر مین فرق ہے لیکن نہ اسقدر کہ لکھنؤ اور دھلی کی شاعری کے باوا آدم جدا جدا ہون - جزوی اختلاف دس پانچ لفظون کی تانیث و تذکیر مین تخالف ایک آدھ محاورہ مین اختلاف ایسا نہین ہی کہ لکھنؤ کے شاعر کی مستند زبان پر اگر غیر بے پیچ کلیان ایراد کرین اور خاموش رہون - قطع نظر اسکے جسقدر اعتراض میری نظر گذرے ہین وہ بالکل پوچ - پچ - لغو - بیہودہ - اور بیجا ہوائی ہین - یہ تمام اعتراض نہ تو بلحاظ زبان دھلی درست ہو - نہ باعتبار زبان لکھنؤ - ان ... مضمون کی تو شان ہی

دوسری ہی - اور ضرور صاحب ایراد - بارہی یا کرسی قصبات کا اوچا ہوا معلوم ہوتا ہے - پس اندرین حالات مجھے بھی انصاف نے مجبور کیا کہ مین اپنے برادران ہم پیشہ کی تائید مین معترض صاحب کی مزاج پرسی کردن اور نظم مین کچھ خبر لون مگر حال فی الحال مین اپنے اس ارادہ کو فقط اس خیال سے معرض التوا مین رکھتا ہون کہ جب مین دنیا مین تھا تو میری شاعری کا رنگ دوسرا تھا اور وہ رنگ اسقدر مقبول اور عام طبایع کو پسند ہوا کہ خاقانی ہند کا خطاب پایا لیکن یہان آنے کے بعد نوہات مختلف مین سے ایک دوسرا رنگ اختیار کیا ہی جو پہلی طرز سے بالکل جدا ہی اسلیئے ممکن ہی کہ مری حالیہ طرز کو آجکل کے اہل دنیا پسند نہ کرین اور جب مین ابھی ہیرایہ مین کسی کی نبض دیکھون تو وہ طبایع اور امزجہ کو پسند نہ آئے اور بلا سوچے سمجھے اوسپر بھی اعتراض جڑ دے جائین -

پس اس شبہ کو دور کرنے کے لیئے مین نے یہ تدبیر نکالی ہے کہ سردست اپنے جدید طرز کلام کا نمونہ اہل دنیا کے سامنے پیش کرون اور جب یہ سخن فہمون کے پسند خاطر ہو جاے تو اسی رنگ مین کسی کی خاطر خواہ قلعی کھولون -

اسوقت تو جدید اور قدیم کلام کا مقابلہ قصیدے سے شروع کرتا ہون - چنانچہ ملاحظہ ہو میرا مشہور قصیدہ جسکے مطلع کا یہ مصرع ہی - ع

سریر آراے گردون جب تلک سلطان خاور ہو

پس اسکے ساتھ ہی ساتھ اس ہی ردیف قافیہ مین تازہ رنگ سخن ہے -

وہو ہذا

سنیچر تیرے افلاس و نحوست کا شناگر ہو
زحل کے دور سے تقدیر کا چکر تری ور ہو
ہمیشہ رانڈ کے چرخے کی صورت تجکو چکر ہو
رہے دنیا مین جبتک تجکو ناداری میسر ہو
ترے ہاتھون مین ٹوٹا ٹھیکرا ہو اور در در ہو
مزہ جب ہو کہ جب کوڑھی کی چیکٹ پر ترا سر ہو
ترا اوج شرافت پست ہو کر تا سمک پہونچے
رزالت اتنی اونچی ہو کہ بالاے فلک پہونچے
گھسے نتھنون مین پھر سر پر .... کی دھمک پہونچے
ترے بالین پہ وقت واپسین منکر نکیر پہونچے
نہ تجکو عالم سکرات مین کلمہ میسر ہو
ترے کرتوت کا بھاری سا گٹھر تیرے سر پر ہو
رہے وابستہ تیرے دامن ذلت سے حیرانی
سدا حیران رہی زیر حکومت ہو پریشانی
رہے تجھپر ہمیشہ فقر و فاقہ کی مہربانی

۱۶۷

آثار عوارض مین شمار ہوتا ہے - یہی راے دیگر نظایر بھی دیجاسکتی ہے -

اوسکا قول ہے کہ " افریقہ کا حبشی جب کبھی پہلے پہل فرنگستانی رنگت دیکھتا ہی اوسکی سرخی اور سفیدی کو مرض اور خلاف قانون قدرت اور نفرت انگیز سمجھتا ہے - اوسکی آفتاب مین جھلسی ہوئی حسین عورات اپنے چہرہ مین مختلف سیاہ سایون سے شرم وحیا ظاہر کرتی ہین اور اوسیقدر اوسکے لیے دلربا ہین جسقدر نہایت نازک سرخی شرمیلی عورات کی ہمارے واسطے ہی -

اجزاے حسن کے ضمن مین ہم نے ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ جسقدر اون اجزاے حسن مین جو بیجان چیزون مین مخصوص ہین مرکب چیزون مین زیادہ سادگی قائم رکھی جاے گی اوسیقدر وہ زیادہ خوبصورت ہونگی لیکن یہ مرکب اور متنوع چیزین اپنے اجزا کو بہت مختلف پیمانون پر قایم رکھتی ہین جیسے کہ ظاہری یا باطنی اسباب ہوا کرتے ہین اور نفس ذہن کے حسن کی خاطر سے اصلی حسن شریک کیا جاتا ہے -

اب دیکھنا چاہیے کہ باشندہ افریقہ مثل فرنگیون کے پیدا ہونے کے وقت مائل بہ سفیدی ہوتا ہے لیکن ایسا حسن وہ بہت جلد اپنے گرم اقلیم کی وجہ سے کھودیتا ہے - مگر اوسکا یہ حسن زیادہ نفیس اور مناسب ہے اور اس تغیر سے اوسے فائدہ ہوتا ہے لیکن یورپ کے

رہے تو نیم کی ٹہنی سے خود اپنی مگس رانی
بجاے چتر زر بیون کی چھتری یا تیرے سر پہ ہو
نہ مسند ہو نہ تکیہ مرگ چھالا ہی ترا بستر ہو
رہے جبتک خزان کا دور اس دنیاے فانی مین
تلاطم اور طوفان کا اثر جبتک ہو پانی مین
مزہ افیون کو آئے تا جھوٹی کہانی مین
بڑھے جبتک جو گون کی نسل مغلون کی میانی مین
بغل مین ایک تھیلی ساتھ مین بکرا ہو بندر ہو
بیا بانی کے تکیہ پر باین ہیئت قلندر ہو

الراقم
محمد ابراہیم - ذوق
(از اعلی علیین)

از شجر بد شجر عجیب ثمر
میوۂ تلخ است نصیب ثمر
نمبر ۳

دیکھو نمبر ۲۸ - صفحہ ۶ سطر ۱۔ فدا حسین (برہم ہو کر اپنے بیٹے رضا حسین سے) "اب معلوم ہوا کہ ساری خرابی تمہاری ہی ہے۔ تمہین نے حسینہ کو خراب کیا۔ ہزار کچھ ہو گر لڑکیاں اپنے منہ سے انکار نہین کیا کرتی ہین۔ یہ ہمارا کام ہے۔ اسین انکو کچھ دخل نہین"

اُن زہے فصاحت! میان شرر اسی پر اترا رہے ہین کہ کیا زبان لکھی ہے۔ آدمی اتنا ہی پوچھے کہ وہ جملے بھی سیدھے نہ لکھ سکے "تمہین نے حسینہ کو خراب کیا" یعنے بھائی نے بہن کو۔ مرد کی جانب سے عورت کے متعلق خراب کرنے کا محاورہ شہر کی زبان مین برا پہلو پیدا کرتا ہے۔ شرر کی دہاتی زبان کا حال مجھے معلوم نہین۔ کوئی اُدھر کی گنوار ملے تو اس سے پوچھون۔ ذرا املا کی غلطی اور اتنی بھی تمیز نہین۔ کہ قلم سے محاورہ کا ناقص پہلو بچایا جانا چاہیئے۔ "یہ ہمارا کام ہے" آخر وہ کون کام ہے تمام جملے مین سوا انکار کے اور کسی بات کا ذکر نہین ہے۔ شرر کا مطلب تو یہ تھا کہ لڑکیون کے لیے دولہا تجویز کرنا ہمارا کام ہے لیکن وہ بیچارے شہر کی بول چال پر قابو نہین رکھتے۔ صاف مطلب نہ ادا کر سکے۔ شرر سے کہو یہ عبارت بدل دین ہمین یہ گول پسند نہین۔

دیکھو نمبر ۲۹ - صفحہ ۸ سطر ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ "نتھو اپنی مان سے کہتا ہے "امان خدا کی قسم مین کچھ نہین کہا۔ مجھے روز طعنے دیا کرتی تھی کہ کچھ کما کے نہین لاتا۔ آج مین جھوڑا جھلا او ٹھا۔ کہیو بیٹا جاؤ تم ہی کما لاؤ۔ بس امان مجھے گالیان دینے لگی۔ بیٹنے ہاتھ اوٹھایا کہ ایک تھپٹر مار دون۔ بس مان بیٹیون دونون نے مل کے مجھے اتنا مارا کہ بھر کس نکل گیا"

نتھو جو رو کا قصہ مان سے بیان کر رہا ہے - اچھا دیکھو - اس جملے مین "تم ہی" لفظ - تمہین لکھنا چاہیئے تھا۔ پھر سنو "بس امان مجھے گالیان دینے لگی" دیکھو دیکھو کیا مہمل لکھتے ہو۔ امان گالیان دینے لگی یا جورو ؟ تمہین تو اُردو لکھنی ہی نہین آتی۔ کوئی کہان تک سمجھائے۔ تمہاری اس لغو عبارت سے مجھے ایک نکتا یاد آگیا۔ مین ایک دن کسی گاؤن کیطرف نکل گیا۔ دیکھتا ہون تو کچھ باتین چلی آرہی ہین۔ قریب گیا تو سنا کہ یہ نکتا (شہر کی زبان مین ادھا یا ادرا کہتے ہین اور دہات کی زبان مین نکٹا) چونکہ شرر دہاتی ہین لہذا انھین کی زبان کا لفظ نکٹا مین نے لکھا ہے۔

نکٹا

ستھی دور کر دیکھو وہ نکٹا ہے رے
وہ تو جورو کو کہتا ہے اماں رے

یوربین اوس سے بھی زیادہ خوش قسمت ہین کیونکہ جس اقلیم مین وہ رہتا ہے سادہ اور حسن اجزا آب وہوا کے واسطے مناسب اور تغیر پذیر ہین - افریقہ کی آب وہوا اور اوسکی باشندون کی کھوپری کے اوپر کے حصے کی ساخت - اونکا درجہ تہذیب بقاے حسن کیواسطے اوسیقدر ناموافق ہے جسقدر اوسکی راے زنی کی لیاقت ہے اور جو کچھ سیاہ رنگت کے سایون کے اختلاف کی نسبت صرف ہے وہ مبالغہ ہے اگر ممکن ہوتا کہ ایک شخص اپنے ہی قسم کی رنگت کے حسن پر انھین اصول کے روسے راے دیتا اور جس بے طرفداری کو حیوانات نباتات اور جمادات اشیا مین صرف کرتا ہے وہی یہان بھی استعمال کرتا تو مشبیک مختلف سایون کا اجتماع مرجح ہوتا اور عارض صفا پر جہاسون والا جھوگد ہے پر زبرا یا سادہ لالہ پر لالہ رنگا رنگ - یا معمولی سرخ یا سفید رخام کے ستون پر زبرجد اور سماق کو ترجیح ہوتی ؛

یہان بھی وہی غلطی ہوئی حسن اصلی - بہ لحاظ تناسبت آب وہوا واظہار قیافہ وغیرہ پر مرجح ہے نانٹ کی اور دیگر دلائل مین بھی ایسا ہی نقص ہے اور یہی اونکا جواب ہے -

گیارھوان باب
عموماً سہ گانہ حسن عورات

ان سبکا بیان مختصراً کیا گیا ہے اب یہان دوبارہ تصریح کیجاتی ہے۔

لکھنؤ میں میڈیکل کالج کی بنیاد رکھنے والے
مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسان می آیند

لیکن اتفاق سے یہ مولوی ایک مرتبہ ایک نمکحرام کی سوانح عمری پر جیسے دیہاتی کی جلا دینے کو میرے آقا کے پاس بلایا گیا تھا
مین سچ کہتا ہون اس کام کے انجام دینے کے لیے مولوی لئیم سے بڑھکر میرے آقا کو کوئی بے دھرم نہین مل سکتا تھا۔ مگر وائے ناکامی کہ اُجرت پر جھگڑا ہوگیا۔ اور یہ معاملہ یون ہی رہگیا۔
جب احمق مولوی نے نفاق و شقاق کی ایک دوسرے پر مین بنیاد ڈالی تو مین سمجھا کہ اب یہ دُہ بیٹھا اس سے راہ و رسم بڑھانا چاہیئے کہ آپ جانیئے پردہ عصمت کی خونریز کمیٹی کے ممبر جیسے چوک والیون مین مجھکو یا میری کی خدمت انجام دینا پڑتی ہے اس لحاظ سے انھین درخور بیدا کرنا میری ملازمت کا جزو اعظم تھا۔ مین نے اونھین منسخرہ پن کرکے رسائی کرلی اور وہ مجھے کاجل کی پوٹلی کیطرح سنگار دان مین رکھنے کے قابل سمجھنے لگین۔ اسوجہ سے مجھے مہلت نہ ملی کہ یار مولوی سے زیادہ ملتا جلتا۔ دفعتہً اودھ پنچ نے یار مولوی کی داڑھی مین لعاب بز قطونا لگایا۔ مین اودھ پنچ سے جلا ہوا ہون اوسنے میرے آقا کی توہین کی لہذا اب ضرور ہوا کہ اس سے ملون اور اودھ پنچ سے بھڑ دون اگرچہ مقابلہ کرنے کے خیال سے میرے رونگٹے لرزتے تھے مگر اُمید تھی کہ اسکے صلے مین قصیدہ خوانی عید سے بھی زیادہ انعام ملیگا۔ اور یہ چاٹ بھی مولوی نے دلائی۔ غرض مین نے بے تُکے مضامین لکھنا شروع کیئے۔ مگر ہائے افسوس صلہ تو کچھ نہ ملا۔ لوگ بینی کی رعایت سے کڑکنا تھر کی مادہ کہنے لگے۔ آخر مجبور ہوکر در پردہ اودھ پنچ کی خوشامد کرنا پڑی کیونکہ یہی میرا شیوہ ہے۔ آخر شاعر ہون کہ نہین؟ دوسرے مولوی نے چند سالہ کوشش اتحاد مین صرف بی مدران اور گوانشارو کو ہم خیال بنایا۔ پس بدنام کی دوستی سے ہاتھ اوٹھانا ہی بہتر ہے اگرچہ کھلم کھلا نہو۔ اب

آپکو میری غزل سنکے کچھ تعجب نہوگا ...

مطلع

بیال کرسی کی لکھنؤ مین کئے جو بازی کا سماں ہوکر
تو کیون نہ پولون مین تپنے آتش لگا دیا کیا راکھ ہوکر
سہانا پاس انحاد کا حس کہ چارون گرم ہوتی ہانڈی
جلیگا اب دلگداز اکیلا شرر کے چولھے مین آگ ہوکر
اودھ پیا فلا اس کا تقاضا کہ بند کردے وہ توکا خانہ
ادھر یہ گندھی کی اشتعال کہ کھا تو ڈاک ہوکر
جلا اسے گندھی نے سنجو بھی مگر نہ نکلی شرر کی دل سے
جواب دینے کی وہ تمنا پھنسی جو شیشی مین کاگ ہوکر
اودھر تو موتہ ادھر تولد اسیکو نعم البدل ہین کہتی
سنائی دیتا ہے نوحہ غم خوشی کے گھر مین سہاگ ہوکر
بڑے سیانے بنے تھے برکت چلے تھے گلشن کی سیر کرنے
لگا یا لاسا تو دو ہی بٹیرون مین پھنس گئی ایسی گھاگ ہوکر
سُنا جو بدر النسا نے عہد سکینہ کا قصہ بے سرو پا
تو بولین تیری لحد مین اک دن ڈسیگا یہ عہد ناگ ہوکر
مکان کے کوٹھے کرکرکے دکن مین تو ہانک تیرانی
بکل بدر رو سے یان کی اور رہ گھڑی مین سیدھی کی جھاگ ہوکر
کچھ اور کلام بھی ہی پھر سناؤنگا فقط

راقم

گلیم بخت کسانیکه بافتند سیاه
بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد

نکلا جو ران مین پنچ کا خنجر غلاف سے
اڑنے لگی شرر دم خارا شگاف سے

بدر النسا اور اسکی مصیبت (صفحہ ۷-۹)

نمبر ۳
یعنے
حضرت عبد اللئیم شرر کی حماقت

ٹھوکر نمبر ۴۳ - کبریٰ بیگم خاص انداز ... لکھنؤ کی بیویون سے نصیحت فرماتے ہین کہ ... غیرون مین ... بیاہ کرکے کہین کبھی ... پوری اترنا" ... کیا خوب - اس جملہ سی تو ... بو آتی ہے - تحسین کی مسہری کے نیچے جو حلوائی ... وہ اس فقرہ کو سُن لیتے تو شرر کی زباندانی پر ایمان لے آتے "پوری پڑنا" تو سنا تھا مگر "پوری اترنا" شرر نے کرسی کے حلوائیون سے سنا ہوگا - خیر خشکہ با بیر و رزہ اگرچہ گندہ - لیکن ایجاد بندہ -

ٹھوکر نمبر ۴۴ - کبریٰ بیگم اپنے بھائی اکبر علی سے "بٹیا بدرو"[عـ۵] کی نسبت کہتی ہین کہ آخر کہین اسکی بات چیت شادی کے متعلق ہونی چاہیئے - اسکے جواب مین اکبر علی لکھنؤ کے شریف زادیون کے لہجہ مین کہتی ہین کہ "میرا تو ارادہ ہے کہ بہین کہین مناسب دیکھ کے کر دونگا" - ہاہاہا کر دونگا کسقدر تہذیب و لطافت مین غوطے کھا رہا ہے افسوس ہے کہ "مناسب" کے بعد موقع کا لفظ چھوٹ گیا ورنہ پورا تلازمہ ہوجاتا - میاں شرر لکھنؤ کا تو ایک بازاری شخص بھی اپنی بہن سے جب گفتگو کریگا تو ایسا بیہودہ لفظ منھ سے نہ نکالیگا -

ٹھوکر نمبر ۴۵ - یہ ٹھوکر مذہبی تعصب کی ٹھوکر ہے یعنے چونکہ "بٹیا بدرو" اور عسکری کی عمر کم تھی اور کبریٰ بیگم کہتی تھین کہ ابھی نکاح ہوجائے تو اکبر علی نہایت تضحیک کے ساتھ کہتے ہین کہ یہ تو ہندوؤن کی سی شادی ہوگئی" آخر اس جملہ کے معنے کیا ہین سواے ...

عـ۵ پنچ - سبحان اللہ کیا گرما گرم تنقید ہے -
عـ۵ "بدر النسا کی مصیبت" صفحہ ۶ سطر ۲۳ بلقیس بیگم فرماتی ہین "اے بٹیا بدرو اندر چلی آؤ" مطلب یہ ہے کہ شرر نے خود بدر النسا کو "بٹیا بدرو" کا خطاب دیا ہے -

چٹپٹی خبر

۱۷-۸-۵ | ۱۶-۸-۶

کراماتون کے ڈھیر

ترکیب پرچہ ہمراہ اشیاء روانہ ہوگا

اسمعیل جوگی کا صندوق - یہ کراماتی عجیب و غریب صندوق جسقدر باہر سے لنبا چوڑا اور اونچا اوسیقدر اندر سے لنبا چوڑا اور گہرا ہے پہلے یہ صندوق میدان مین بلا آڑ پردہ سبھون کے سامنے اوسے بیچ غرضکہ چارون طرف سے خالی دکھلا کر بند کرتے ہین اور پھر دو منٹ بعد جو بکس کھولا جاتا ہے تو اوسمین طرح طرح کی چیزین جیسے مٹھائی پانی کے بھرے گلاس ہر قسم کے پرند جلتے ہوے چراغ - گرم گرم کھانا وغیرہ وغیرہ نکلینگی - دیکھنے والے تعجب کرینگے قیمت عہ محصول سے

جناتی کاغذ - یہ کاغذ چھ انچ لنبا وچھ انچ چوڑا ہے اگر اوسمین روپیہ پیسہ وغیرہ رکھتے ہین تو بات کی بات مین غائب ہو جاتا ہے اور جہان چاہے نکال سکتے ہین قیمت ۱۴ر

اُڑتی گولی - ایک ڈبیا مین مرغی کے انڈے برابر گولی ہے اگر وہ گولی جیب مین رکھ دیا جائے تو وہ وہان سے غائب ہوکر ڈبیا مین پہونچیگی اور پھر اوسی طرح غائب ہوکر جیب مین نکلیگی - قیمت عہ

کراماتی انگوٹھی - اسکے ذریعہ سے ہوائی انسانون سے ملاقات کرنا دوسرے کے دل کی بات ہزارون کوس دور کا حال زمین کے اندر کا دفینہ مریض کی بیماری کا حال ہر قسم کے خفیہ باتون کا حال وغیرہ وغیرہ معلوم ہو جاتا ہے قیمت - عہ

کراماتی ڈلیوٹ - اس ڈلیوٹ کے ذریعہ سے بلا دیکھے دوسرے دل کی تحریر کی ہوئی بات یا خط کا مضمون وغیرہ وغیرہ بتلا سکتے ہین - قیمت للعہ

کراماتی گلاس - اس سفید کانچ کے خالی گلاس مین سبھون کے روبرو روپیہ پیسہ ڈالکر دوسرے شخص کے ہاتھ مین دیتے ہین تو وہ روپیہ عجیب طرح سے گلاس سے غائب ہوکر دوسرے کے پاس سے نکلتا ہے قیمت عہ

کراماتی بکس - یہ خالی بکس تاش کی گڈی کے برابر لنبا چوڑا اور موٹا ہے اوسمین تاش کی ثابت گڈی بند کرکے جو بکس پھر کھولتے ہین تو بکس مین بجائے تاش کی گڈی کے مٹھائی رومال گھڑی وغیرہ نکلتی ہے قیمت - عہ

جادو کا پنجرہ - اس جادو کے پنجرہ مین سبھون کے سامنے ایک ... بند کرکے میز پر رکھتے ہین تو وہ وہان سے معہ پنجرہ غائب ہوکر دوسری جگہ نکلتا ہے قیمت عہ

کوک شاستر - ہمراہ تصاویر معہ تصاویر قیمت عہ

المشتہر - بی - این - اینڈ کمپنی نمبر ا جہانسی

نئی مفید دلچسپ اور نصیحت آمیز کتابین

شادی خانہ آبادی - (۲ مہینہ مین ایکہزار کتابین ختم ہوئین دوسرا ایڈیشن ہے) قیمت ۱ر

انیس خلوت - عورتون سے کسطرح کا برتاو چاہیے اسکا بھی دوسرا ایڈیشن ہے قیمت ۱ر

پانی (پانیکی استعمال اور شناخت تیسرا ایڈیشن) ۱ر

دوستی - ۱ر **قرض** ۱ر

راستی - ۱ر **تعصب** ۱ر

شراب خانہ خراب - ۱ر

عیاشی (کیونکر بند ہوسکتی ہے) ۱ر

نوکری اور اوسکا فرض ۱ر

مان باپ کا اوستاد - ۱ر

وقت و محنت - ۰ر

علاج الطاعون - (مفصل حالات ۲۸ باب مین بیان ہین) ۲ر

گفتگو - (۲۶ طریقے سے مختلف لوگون سے گفتگو کرنیکا بیان) - ۲ر

معلم - (نوعمر لوگون کے لیے ہر طرح کی نصیحتین اور ہر معمولی کام کرنیکا طریقہ) ۲ر

مقدمہ بازی - (اسباب اور اوسکے نقصانات مثال دیکر بتلائی گئین) - ۱ر

خانہ داری ۱ر

گلزار حقیقت - ۰ر

دولت - ۰ر

حقہ نامہ - ۰ر

ملنے کا پتہ منیجر سلیمانی پریس محلہ گائگھاٹ شہر بنارس

تندرستی کا بیمہ یعنے ڈاکٹر نیتیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کیمیکل اگزامینر اور کیمسٹری رائل اسکول لندن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر کر بیر صاحب ایف سی ایس - اے آئی ایس دیم نے جانچکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہے -

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا پیٹ کا درد - نفخ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکارونکا آنا غذا کا پوری طور سے ہضم نہونا یا اسکی وجہ سے جو بیماریان مثل اسہال پیچش سوء ہضمی بواسیر قبض وغیرہ کے ہوتے ہین ان سب شکایتون کو فوراً فائدہ کرتا ہے - اختلاج کہانسی یا دمہ جو غذا کی پوری طور ہضم نہونے کی وجہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے گٹھیا زیادتی پیشاب ریاحی درد وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کر دیتا ہے چونکہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیون اور بیماریون کو دور کرکے اوسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اسلیے حالت تندرستی مین اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پوری طور سے ہضم ہوکر معمولی سے زائد خون صالح پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری دفع ہوتی ہے اور انسان تندرست رہتا ہے -

ہزارون مین سے دو تین تازہ سارٹیفکٹ

جناب نواب ایوب علیخان صاحب - رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور ۲ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ جو شیشی آپکے کارخانہ سے منگائی تھی وہ اب قریباً اختتام ہے مین اپنی تجربہ سے لکھ سکتا ہون کہ اشتہاری دواؤن مین آپکا نمک سلیمانی قابل تعریف ہے - مجکو دو سال سے لگاہے پیچش لگا ہے درد شکم کبھی نفخ اور کبھی بواسیر ریاحی کی کیفیت رہا کرتی تھی اونکے علاوہ مرض اختلاج القلب کے باعث سخت بیچین رہتا تھا شکر ہے کہ ان سب شکایتون مین بہت ہی فائدہ ہے اور دوران سر کو بھی نفع ہے وغیرہ ..... فوراً ایک بوتل کلان پانچ روپیہ والی بھیجکر مرہون منت فرمایئے -

جناب دیوان کرشن گوپال صاحب تحصیلدار ڈیرہ دادخان پنجاب سے ۲۲ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ ایک بوتل کلان نمک سلیمانی فوراً بھیجد یجیے آپکا نمک سلیمانی ہاضمہ کی شکایتون کے واسطے واقعی اکسیر ہے -

جناب حاجی حافظ محمد سلیم اللہ قاضی - عمرکوٹ حیدرآباد سندھ سے ۱۳ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپکے نمک سلیمانی کا تجربہ بندہ نے بیشتر کیا ہر برابر ہر امراض پر اکسیر کا حکم رکھتا ہے -

ملنے کا پتہ - نونہال سنگھ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی گائگھاٹ شہر بنارس

فضیحت بند

منع کرتے رہے ہم تمکو پر تم نے نہ کچھ مانی
گئے تم رنڈیوں کے گھر بڑی کی تم نے نادانی
نہین معلوم تھا تمکو برک کوئل کی ہے ثانی
جوانی ارٹ گئی تا ہم پھرا کرتی ہین مستانی
یہی کہتے چلے آئے ہین عرفی مکا قاآنی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

زبان کا نام کیا تم نے لیا کچھ ہوش مین آؤ
یہان تو پاؤن مین ہر درد کچھ جا کر دوا لاؤ
خدا کیواسطے اب تو نہ اتنا مجھکو شرماؤ
کوئی ذکر اور رہی چھیڑو بس اب یہاں سے ٹل جاؤ
مصیبت کس نے جھیلی ہے جو کہتے ہو یہانی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

عجب اک بچھیا ہو تمھی اور بیباک ہو واللہ
قسم کھاتے ہو جھوٹی جس سے عالم ہوگیا آگاہ
نہین آتا ہے غصہ شرم سے ایسا مرا جانگاہ
مگر تمکو نہین کچھ رنج و غم بیٹھے ہو بے پروا
یہی غیرت تمہاری ہو یہی ہو چال مردانی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

جو تم پیچھے پڑے ہو میرے اور کرتے ہو یون اصرار
تو سنتا ہون صاحب آپ کچھ اپنا حال زار
مگر اس بات کا پہلے کرو تم مجھ سے یہ اقرار
سوا اپنے نہ کرنا دوسرے پر حال یہ اظہار
بلا اک آنیوالی تھی یہی شامت بھی تھی ساتھ آئی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

رہا ہو ابتدا سے نیز مجھکو شوق می نوشی
نشہ جب حد سے گذرا اسپ تو ہو جاتی تھی بیہوشی
اوسی حالت مین کرتا تھا مین اوسدن اوس سے سرگوشی
رقیب روسیہ نے آکے جاری کردی پاپوشی
پٹایا مجھکو تھا ماری گئی پر وہ بھی دیوانی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

خبر ہوئے ذرا بھی مجھکو گر اوسکی عداوت پر
تو لعنت بھیجتا مین ایسی تحبہ کی محبت پر
کرون کیا مین تو خود مجبور ہون اپنی حماقت پر
کہ خلق اللہ ہنستی ہوگی میری اس سفاہت پر
مگر اب ہاتھ آتا کیا ہے بجز افسوس و حیرانی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

حقیقت مین نہایت خیر گذری آئی تھی آفت
بغل مین جوتیان دابے ہی ہمراہ تھی شامت
مگر سیدھی نہ ہوتی ہوگی صاحب جوتی ہمت
اوٹھایا عشق میری کا مزا اب کیجئے راحت
کروڑے کھٹکے عیش اس آنکھ سے تو دل کی کیا کلی
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مکرم — مجلس پنچ

نیچرل تہذیب

بجز دو چیز برادر بمدعا نرسی
بغیر جاکٹ و پتلون تا خدا نرسی
اگر دو تکمہ نہ کردی بمجلس لول برار
بہیچ شان بہ بیت الخلا الا نرسی
پس تو گر سگ گلڈ اگ ہمی آید
براہ و رسم مہذب کشادہ پا نرسی
اگر بدست تو چنگیر چوب غلا نیست
تو یاد دار کہ در بزم جنٹلا نرسی
اگر بخواہی کہ پاپوش تو بجا ماند
بغیر بوٹ سیہ تو بہیچ جا نرسی
دو لب تو شیر و شکر محو کار سیگار باش
برائے سیر و تماشا بچوک ہا نرسی

۱۶۹

جو کچھ ظاہر کیا جائے گا وہ قدما کے استقرار اخلاط کا بیان ہوگا اگرچہ کچھ اونکے متعلق مباحث پیش آئے ہین وہ اسکے متعلق نہین ہین کہ ٹھیک اونکی بنا کیا ہے بلکہ اوس زمانہ مین احکام ناطق صادر کئے گئے ہین جسوقت تشریح اور علم خواص الاعضا کے حقائق اعلی معلوم نہ تھے۔ مگر ان اصول اخلاط کی ترمیم علوم کی ترتیب مندرجہ باب مذکور الصدر ضروری ہے چند اخلاط فی الجملہ سادہ ہین اور اونمین تحریک اور اعضاء سے غرض و فکر کی کمی بیشی شامل ہے۔ مابقی جنکا باہم کر میل ہوگیا ہے وہ اونکے برعکس مرکب ہین۔ اور اسی بے ترتیبی کی وجہ سے اونکی اصلیت پر ناکافی غور کیا گیا ہے۔

اس امر کی توضیح کے واسطے اصول اخلاط کا مختصر بیان ضروری ہے۔

قدما نے بہ لحاظ اخلاط اربعہ جن سے بنا ہوا خون فرض کیا گیا تھا یعنے دم سرخ کا حصہ بلغم۔ صفرا۔ سودا انسان کو ان چار مین سے کسی مزاج کا مانا تھا انکو عناصر جسم اور ایک دوسرے کی افراط کو سبب اختلاف تصور کیا تھا اسی وجہ سے دموی۔ بلغمی۔ صفراوی۔ سوداوی۔ مزاج قرار پائے۔ اگرچہ وہ اصول موضوعہ جنپر یہ کلیہ مبنی تھا بالعموم متروک ہین لیکن وہ عجیب وغریب تاثیر جو قدما کو اس رائے نے سکھائی ہے اور جو اونھون نے ان عناصر کے ساتھ بطور اصول کے منتقل کی ہے ایسی صحیح تھی کہ کم و بیش وہ ترتیب و تقسیم تمام اصول

کلاہ ہندی و مندیل رانبہ بر طاق
بغیر ٹوپی ترکی بہ کوریٹ وانزسی
ترا مدیح صبح و مسا بیاید ماند
بجز معزور بہ ترتیب پاپ پانزسی
اگر تو خواہی ترقی ما شو د فور آ
بجز خوشامد و چغلی بدرجہا نرسی
راقم
عنبلین

شکایت دوستانہ

پیارے اودھ پنچ - پیلے وعالو - پھر یہ سنو کہ ہم تمہارے قدیمی خیر خواہوں مین ہین - ہمارے لالو شاگردونسے تم سے رسم وراہ گو باہم سے رسم وراہ ہو اسیوجہ سے تمہاری سرسبزی کی دعایئن زیر درخت طوبی بیٹھے کیا کرتے ہین تھوڑے دن سے تمہارے پیارے اخبار مین عجب طرح کا سہرہ ہونگ مچا ہی کرتا ہ بنات خدا - کیون صاحب یہ شرر کون بزرگ ہین ؟ اور کس خانوادہ سے ہین ؟ کس کے شاگرد ہین - جبتک صبا کے مضمون اور خواجہ آتش کے اسلے نہین دیکھے تھے مین انکو آتش کا شاگرد (نام کی رعایت) سمجھتا تھا - اب یہ آتشی بھی نہین رہی - ہمارے یہان کی فہرست بن کہین انکا پتا نہین پھر انکو زباندانی کا دعوی کس ذریعہ سے پیدا ہوا - وہ اگر بے باپ کے ہو کر اونکو یہ سودا پیدا ہو گیا تھا تو مخاطب کرنے کے کیا ضرورت پڑی تھی - جواب باشد خموشی یہ خالی تخلص والے سمار مرغ فطرت نکلے اور نکلتے ہی کا تماشہ ہے - مجھے انکی بوکھلائی ہوئی طبیعت کے انداز سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا نکرے انکا دماغ بگڑ گیا کہین تو شوخیا گلزار نسیم کو خواجہ آتش کی فکر سلیم کا نتیجہ بتاتے ہین اور کہین نسیم پر اعتراض جماتے ہین - ایک منھ چار باتین یہی سبب ہی جو بہشت ایسی راحت کدے مین بھی تمہارے طرفدارون کو چین نہ ملا - اور خواہ مخواہ اپنا عیش چھوڑکر کچھ لکھنے پڑھنے کی زحمت اوٹھانا پڑی - کہا ان تو نسوار باکسی کارے نباشد - کہان حسبطرف جاتا ہون قلمدوات کوئی لیے بیٹھا ہی - بہت دن دور ہی سے دیکھ دیکھ کر ملتا آیا آخر کو اصغر علیخان اور نسیم اور رضا وغیرہ کے اصرار سے اس بحث کے سب کاغذ مجھے دیکھنا پڑے سبحان اللہ وبحمدہ - شرر کیا تماشا ہین - کبھی چند کتابون پر آپکو سوار دیکھا کبھی پٹسو مانگتے نظر آئے - کبھی گھوڑدوڑ مین پڑے ہوے دکھائی دیئے - کبھی چوسر کھیلتے ہوے دیکھا برعکس نہند نام زنگی کافور - کیون صاحب کیا مولوی لوگ آجکل لکھنو مین ایسی ہی افعال والے کہے جاتے ہین لاحول ولا قوۃ مجھے تمہاری ذہانت سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسونکی مولوی کیسا مولانا کا لقب دیتے ہو کجا مولانا کجا یہ افعال بیجا یا تو یہ تصویرین اودھ پنچ مین صرف مضحکہ کے لیے بنائی گئی ہین - کچھ اصلیت نہین اور یا سچ ہین اگر سچ ہین تو تف مولانا و ولانا - کیسا مولوی بھی نہ لکھا کرو اوسی تصویر مین ان ذات پاک کے ہاتھ مین آب ابلیس کا لوٹا بھی تھا - تمہین انصاف کرو کہان وہ گنہ پانی اور کہان اسکا استعمال - پھر جو شخص ایسا ہو اوسکو مولوی کیونکر کہہ سکتے ہین - ہان اگر بناتے ہو تو خدا مبارک کرے بناے جاؤ مگر - کچھ تو ایسا نشان کردیا کرو جس سے ہم ایسے سیدھے سادھے مسلمان دھوکہ مین نہ پڑین اور اوس علامت سے سمجھ لیا کرین کہ یہ خطاب صحیح نہین بلکہ غلط ہی - بہت بڑی - حد سے زیادہ (جسنے مجھے مجبور کیا) بڑی شکایت یہ ہے کہ اب تمہاری شوخی اور ظرافت حد اعتدال سے گزر کر درجہ شرارت تک ہونچگئی اسوقت تک مینے جو کچھ لکھا شرر صاحب کے متعلق تھا اب دو وہ باتین خاص تم سے کرتا ہون - اسکے جواب ذرا سوچ سمجھ کر دینا -

(۱) تمہارے اخبار مین مضامین متضادہ کی نہ کوئی حد رہی ہے ہی نہ انتہا یہ فعل آئین اخبار نویسی کے بالکل خلاف ہی - پوچھو وہ کیا ؟ بھائی جان نہ پوچھو وہ سب امور

مین استعمال کیجاتی ہے - جو تصریح علامات کیواسطے ضروری ہے - اور جتنک اونکا استعمال ہے - مزاج کو ایک خاص حالت نظام کہنا چاہیئے - جو باہمدگر مناسبت مختلف مادون اور قوی کے ہوتی ہے - اور جس سے چند افعال کا ارتکاب پیدا ہوتا ہی اوسپر حالت مذکورہ موقوف ہوتی ہی جب کبھی کوئی خاص آلہ یا نظام آلات مستولی ہو اوسکے قوی سافج ہوتے ہین تو اور قوے پر اوسکی تیزی کا اثر پہونچتا ہے اور ایک خاص طریقہ پر وہ اوسکے موافق ہو جاتے ہین - اسکی مثال یہ ہی کہ ایک انسان مین دماغ کی بہ نسبت عضلات زیادہ کثرت کے ساتھ کام مین لائے جاتے ہین اور دوسرے مین بہ نسبت عضلات کے معدہ یا آلات توالد و تناسل - اور تیسرے مین ان دونون کی بہ نسبت دماغ اور اعصاب اسیطرح تعدیل کیواسطے الہ یا نظام الات کا ضعف بھی اہم اثر رکھتا ہے -

ایک شخص مین آلات عانہ کم کام مین آتے ہین دوسرے مین آلات سینہ - تیسرے مین دماغ - لوگون کی راے ہی کہ عموماً عارضہ انھین ضعیف مقامات کی راہ ہو کر داخل جسم ہوتا ہے - حتی کہ پہلے انھین کو موت آتی ہے اور پھر دوسرے حصص کی جانب بڑھتی اور بہ لحاظ حیثیت عضو مغلوب اولین اوسکے ترقی سریع یا بطی ہوتی ہے - لیکن امر بہ مین بہت اختلاف ہوتا ہے - کہہ سکتے ہین کہ ہر انسان کا ایک خاص مزاج ہوتا ہے - اور اوسیکے مطابق اوسکا طرز حیات اور اندازہ صحت

یا دہین نہین تم سے کہونگا سدو دوسرے میر الشکایت نامہ موجود
شرکی تقریر کیطرح شیطان کی آنت ہوتا جاتا ہے اون سب
کے ملنے سے تو نہین معلوم بدرالنسا کی مصیبت ہو جائے
یا طلسما کی حکایت ان وجوہ سے اختصار بہتر معلوم ہوتا ہے
گو تمہاری خوشی یہی ہوگی کہ مین لکھے جاؤن مگر مجھے تو اپنی زبان
کو زیادہ میدان دکھانا منظور نہین - خیر پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے
ایک مضمون مین شرکو جو آپ ابلیس کا لونڈا لے دیا ہے - اسکی
تحقیق کیونکر ہوئی اور اگر بعد تحقیق و ثبوت اوسکا حق سمجھکر
دیا تھا - (اور غالبًا ایسا ہی ہے) تو پھر اونکے نبے پیرا
اونکے اوستاد اونکے پیشرو شفیق مہربان (شیطان)
کی صلاح پر باوصف آپنے اخبار مین شایع کر دینے کے
اعتراض کیون کیا - غور سے انصاف سے دیکھکر جواب دو
کہ یہ تینون باتین آپسمین متضاد ہین یا نہین -
ایک صاحب تو کمبخت شیطان کی گردن پر سوار ہو کے صلاح
والا مضمون لکھوالائے - ایکسی دلگی باز نے اوستاد
بننے کی خوشی مین یہ ننگ بھی گوارا کر لیا - کہ اپنا نام
شیطان رکھکر خط لکھ مارا اوسکے دوسرے ہفتہ مین
دوسرے ذات شریف بلاکے طبیعت دار شرکی گردن ناپنے
کو پھر موجود ہو گئے - اوُنھون نے شیطان کی صلاح پر
عمل بڑے موٹے تازے قلم سے لکھ کر دو چار سطرین
لکھدین - جو زہر مین بجھی ہوے تیرون سے کسیطرح کم
نہ تھین - اوس بدنصیب غریب الوطن کو یہ نہین معلوم تھا
کہ گلزار نسیم پر تقریظ لکھنا آفت توڑیگا - گلزار نسیم نہین
سانپ کی کھولی کا چھتا ہے - چارون طرف سے گھر گیا -
شہد و ہوگیا جسم مین زہرے کھرے ڈنک ہین اور اوسکی
اکیلی جان - اتحاد مین لکھتا ہے تو الحاد ہوا جاتا ہے
العرفان مین لکھتا ہی - تو الطوفان نظر آتا ہے - دلگداز
گھل کر پانی ہوگیا - پیام یار مین نثر کی جگہ نہین نظم لکھنا
نہین آتا - ادھر جسنے اوبھار کر لڑا دیا تھا جسنے
ورغلانا اور بہکایا تھا - وہی شیطان صلح کی صلاح دیتا ہے
اس ہلاپتی مین بے سوچے سمجھے نہین مصلحت پر نظر کرکے
جان بچانے بیچارہ پھر انے غرض سے اگر اوسنے عمل کر لیا
تو کیا غضب مارا - کیا بُرا کیا - جسکے حکم سے خم ٹھونک کر
مقابلہ کیا تھا اوسی کے ارشاد سے جی ہارے دیتا ہے
وہی ایک اکیلا بزرگ ہی جسکے دو ارشاد ہین اور دونون
کی تعمیل واجب آپکے نزدیک نامستحسن امر ہو - نامہ
نگارون کو برا معلوم ہوتا ہی - اوسکو کیا وہ بیچارہ (یتیم الحال)
تو وہی کیا جا ہی جو مصلحت کا مقتضی ہی - دیکھئے اگر ابلیس استاد
کو نہ نگار رکھا ہوتا تو زمانہ یتیمی مین کون سرپرستی کرتا اور
سر پر ہاتھ دھرتا - نہین معلوم کس وقت سے ساتھ ہی کب سے
رسم و راہ ہم مشربی اور ہم پیالگی و ہم نوالگی ہی - تمہارے
اور تمہارے نامہ نگارون کی دوستی ایک غرض بات
دوستے ہے دیرانی دھرانی دوستی آپ ابلیس و جام
شیطان والا یارانہ کہین ٹوٹ پھوٹ سکتا ہی - توبہ کرد توبہ
لعنت بکار شیطان -

سلام تم - تمہارا خیر خواہ
آفتاب الدولہ خواجہ اسد قلق
(از مغربستان عقبیٰ)

حضرت شر کی شاعری
اور منشی حجام کی اصلاح

صاحبو مین حجام ہون اور اصلاح کرنا یا اصلاح دینا میرا
کام ہے - اتحاد کا تام لیکے آپسمین کے میل ملاپ کا سر
کورے استرے سے مونڈنا میرا شیوہ نہین حضرت
شر کیطرح ہندوؤن کی مسلمانی پر میری نظر ہے کہ دوستی
کے پردے مین اونکے اصول و فروع مذہب کو جڑ پیڑ
سے اُکھاڑ دینے کی فکر کرون اور کہون کہ میان مسلمان
ہو جاؤ سیدھی سی بات ہی پھر ہمارے تمہارے کوئی جھگڑا نہین -

مسرت کے درجات ہو جاتے ہین - علاوہ اسکے ہر انسان کا مزاج
ضرور نہین کہ چند مخصوصات مقررہ سے ہمیشہ ممتاز ہو - بلکہ جہان قوتی
تعلیم ہین کی وجہ سے ظاہری نشانیان بھی ہوتی ہین وہان تاثیرات
آب و ہوا پیشہ و تجارت و عادات مختلف کی وجہ سے بے انتہا تغیرات
پیدا ہوتے ہین -

بعض اوقات مزاج مرکب بھی ہو جاتے ہین حتیٰ کہ ایک ہی انسان
دموی اور صفراوی یا مرکب مزاج کا ہوتا ہے - پس اسیطرح سے
درمیانی مزاج پیدا ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اس بات کی تمیز کرنا
کہ یہ انسان کس مزاج کا ہے - اکثر مشکل اور خاص حالتون مین
محال ہو جاتا ہے -

مجرد مزاج اسی وجہ سے سانچ ہوتا ہے جسکا ادراک مشکل ہے
اور باستثناے چند غیر معمولی بے ترتیبی یا عوارض کے بعض اوقات
تاثیر مزاج غیر محسوس رہتی ہے -

افلاطون کے امزجہ اربعہ کا کلّی قائل ہے اور راے دیتا ہے کہ ممکن
ہے پہلے پہل یہ تجربہ کے روسے قائم کیے گئے ہونگے اور بعد اوسکے
قدما نے اونکو اصول قرار دے لیا ہوگا اور اسی وجہ سے اونکی کچھ
اصلیت ضرور ہے -

ڈاکٹر پریچرڈ کہتے ہین کہ یہ تقسیم امزجہ کسی طرح وہبی تفریق نہین کہی جاسکتی
افلاطون کے امزجہ اربعہ سے گرے گری - پانچوان مزاج یعنی عصبی مزاج

دولت قدوم

ہند - بہن تمہارے ہاں دولت شاہی تو میرے ہاں بڑھتی دولت ولیعہدی -

گندھی کے ذخیرے مین لا مگر مصرع ثالث برای بیت ہے
جو یون سے با ربل آیا ورنہ مسدس کا مخمس ہی رہجاتا۔
فصاحت شرط ہے الفاظ مین باہمگر کتنی مناسبت ہے پھر
ہوا پنچ نے تو سر زمین کریں کا تختہ کھینچ دیا۔
اس لفظی کمینی کا سرمایہ صرف اسقدر ہے کہ یہ بات اندھیری ہے
اور آسمان پر کوئی تارا بھی نہین دیکھا۔ تارا آفت کا مارا
کیون نہین دکھائی دیتا۔ بدلی گیا ہو گیا اسکی وجہ آگے معلوم
ہوگی۔ ہوا کیا ادھ جھکا لگیا قافیے کے لحاظ سے جبا اور دونا
ایک ہے۔ اس قافیہ کی قید نے کتنے نوزدل شاعرون کا
قافیہ تنگ کر دیا۔ یہ قافیہ انکا اصلی دشمن ہے مجبور یان
پڑھین اور شعر گوئی کی لت نے تقاضا کیا اسی وجہ سے
نظم بلا قافیہ (جسکو نثر مقفیٰ یا بے تکی نظم کہتے ہین۔ اسکی
بنیاد ڈالی گئی۔

لگے چمکنے لگی بجلی۔ بدلی گھر آئی
اٹھی آندھی۔ اور تازہ آفت ہو لائی
قیامت کی یہ تیرگی یان تو چھائی
نہین ہاتھ کو ہاتھ دیتا سوجھائی
ہے اس خوف سے کیسا خاموش جنگل
قدم بھر مین پڑ جائیگی ایک ہلچل
ہے کوئی کسطرف جائے کیونکر بیچارے یان
اکیلا مین! یہ بیکسی! یہ بیابان
یہ سناٹا! یہ تیرگی! ایسا طوفان!
یہ شور و طیش! اور یہ آفت کا سامان
جدھر دیکھو ہو جاتی ہے ایک دہشت
کہان ہائے افسوس لائی ہے قسمت

تارے ڈوب گئے بجلی چمکنے لگی بدلی گھر آئی۔ آندھی اٹھی
اور تازہ آفت ہو لائی۔ قیامت کی تیرگی یان تو چھائی
(مینک لگا کے ٹٹولنے لگے) رکاکت الفاظ سے
قطع نظر کرکے ہم یہ کہتے ہین کہ یہ موجودہ حالت ہے
اور شعر کے شعر مین آئندہ ہلچل کے خوف سے جنگل کی خاموشی

کا اظہار یعنے ابھی کچھ اور باقی ہے اور سناٹے کی نقل ہی خاموشی
کی تاکید کیلئے یعنی حسن بندش دیکھیے کہ شور و جوش نے
خاموشی کی تنبیہ تمام کی اور سمت تخیل کی بخیہ ادھیڑ ڈالی۔
دیکھو غیر فصیح تھا بجائے سکے دیکھو لو سے فصاحت
مین تھوڑا فرق اور زیادہ ہو گیا۔ اگر یہ غلطی پر نہین تو
ضرور مصنف کی زباندانی کی یہ طرح گلزار نسیم والے مہملات
کرنے کی مستحق سمجھیا۔ پھر اک وحشت سی کے
عوض مین ایک وحشت کی معین تعداد بھی خالی
لطف نہین۔

لگے اوجھٹا ہے سر جا یہ کانٹون مین دامن
ہے اور جھاڑیون مین درندونکا مسکن
ادھر دشت مین سخت ہے خوف رہزن
مگر مین اسی سمت چلتا ہون قصداً
یہ کہکر مسافر چلا خود نہ کھاتا
چراغ ایک تھا جسطرف ٹمٹماتا

واہ شیرا۔ افسوس خوردہ گیری اپنی عادت نہین ورنہ
آج مین تخلص کا بدگوشت۔ واقعی جھیل سے لکھدیتا۔ اب
یا یہ تسلیم کرو کہ ہر مصرع ایک جداگانہ حالت ظاہر کرتا اور
مسلسل نہین بلکہ منقطع ہے یا یہ کہو کہ ایک مصرع
دوسرے سے دست و گریبان ہے پہلی صورت مین تسلسل
کا نہ ہونا عیب صریح ہے دوسری صورت مین ثابت کرنا ہوگا
کہ جھاڑیون والے درندون کو دامن کے کانٹون مین اوجھنے
سے یا دشت مین سخت خوف رہزن سے کیا علاقہ ہے
بہر نوع مہملیت کلام ثابت بغرض تسلسل تخیل مین بھی
تناقض ہے کیونکہ پہلے کہہ چکے ہو کہ قسمت لائی اب کہتے ہو
قصداً چلتا ہون۔ اور یہ رہزن کا قافیہ قصداً
مع التنوین تو سر کی دم دو مرتبہ ہلا کے تم نے پیدا کرلیا
ہے۔ گو بیضہ فولاد سے بچہ نکالنے کی مشق تمھین پہلے ہی سے ہے
پھر مسافر کا ذکر بھی قضاے مبرم ٹھہرا متخلل آفت معلق
کیطرح خلاف امید ہے بہتر ہوگا کہ اس بند کو یون پڑھو

عجب نہین کہ حسب حال ہو سے
ہوی پنچ سے بیٹھے بھلاے ان بن
پھنسا مفت کانٹون مین اب دامن
[illegible]
پڑی ہے اکیلی بچاری جلیبن
یہ کہتا ہوا ایک منہار زر سی
چلا سوئے دکن بائین کس مپرسی

آگے مضمون کی لطافت کچھ اور ترقی کرگئی ہے۔ بلکہ یہ ہے
کہ یہ اصلی کہانی کا مصنف اپنے چھوٹے جذبات پر قیاس
کرتا اور خود ہی ہیرو بن جاتا ہے مسمی شاعر فرماتا ہے کہ
چلا دو قدم تھا۔ لگی ایک ٹھوکر
گرا زور سے لڑکھڑا کے زمین پر
گرا۔ اور گرتے ہی سر کو پکڑ کر
یہ چلایا۔ اے وائے میرے مقدر
نہین مجھ مین طاقت کہ یہ رنج اٹھاؤن
جو گھبرا کے مشکل ہو تو مر ہی جاؤن

بہت خوب۔ تین مرتبہ گرا اور گر کے سر کی دم بھی تھامی
پھر مقصد مین تفرق اتصال واقع ہونے سے چلانے بھی لگا
لیکن چوٹ کو رنج کے معنون مین اردو کے زباندان استعمال
نہین کرتے اور جبکہ رستی دراز ہونے کی واقفیت حاصل ہے
تو تمنا ئے مرگ (جو ایک قسم کا ہیضہ ہی ہے) کرنا بے محل ہے
چاہے تقدیر کی ہانڈی ٹوٹے یا رہے۔ ناظرین کو معلوم ہو
کہ شاعر کی تخیل افیونی کی ایک حکایت سے ماخوذ ہے۔
کسی زمانے مین جبکہ سیوشراب سے زیادہ استعمال ہوتی تھی
اور اخلاق نے ہندوستان کی سیر نہین کی تھی ایک افیونی
صاحب کہ برسات کی فصل مین اندھیری رات کو بوسیدہ
چھجے پر پیشاب کرنے بیٹھے۔ چھجا ٹیک پڑا اور دھم سے
نیچے آ رہے۔
نوکر نے آواز دی کون گرا۔ یہ بھی بولے کون گرا۔ گرتے نیچے
کی آواز مین اور اوپر کی آواز مین فرق ہو نوکر نے پھر کہا
کہ میان آپ کہان بول رہے ہین اب میان کو ہوش آیا
اور یہ فرمانے لگے۔
"اگر ہم ہی گرے تو آہ بڑی چوٹ آئی۔"
بند ہو گرے
نہ ہے یان مددگار کوئی۔ نہ یاور
نہ غمخوار کوئی۔ نہ مونس۔ نہ رہبر
نظر آتی ہے یاس ہر ہر قدم پر
بنایا ہے حسرت نے دلگیر مضطر۔
نہین ہائے اے موت تجھکو بھی کچھ دھیان
زمین تنگ ہے۔ آسمان دور ہے یان
خیر یہ تو گرنے کے بعد کا بیان ہے۔ مگر دھیان رکھے نوکر کا جتا

کرسی کے شعرا کی سند چاہتا ہی آجتک کسی شاعر نے یون لعاب نہ
نہین باندھا ہیں یا تو دھیان دماغ مین چوٹ آجانے سے
یون علت کے ساتھ تسلیم کیا جائے یا مصرع ثانی کا یان بعلامت
یون پڑھا جائے - دونون صورتین ہین ناظرین خود ہی فیصلہ
کرلین - سر پھر جانے کی ایک دلیل اور بھی ہے یعنی مشہور
مثل زمین سخت ہی آسمان دور ہے کی جگہ کرسی کی جائے
تنگ نظم ہو گئی - افسوس یہ تنگی - شاعر کو بدخشانی ولانوری
بسیار حاصل ہوئی ورنہ قیمت اچھی لگتی - اب لاکھ ہا ایک
تنگ ہے تنگ ہے لوگ مذاق ہی سمجھین گے - یا شاید سفر
لنڈن مین جبکہ ہندوستانیون نے قدر نہ کی تو یا ملا
تنگ نیست ملک خدا تنگ نیست کا مقولہ زیادہ زبان پر
جاری رہا - اور بھولے سے یہان بھی نکل گیا مگر لنڈن
مین پونڈ کے ذریعے سے بڑھاپا چھپ سکتا ہے یہان
کوڑی کے دو بھی کوئی ہاتھ سے نہ کھائے گا -
لوگونکا پھنسنا مشکل ہے -

شعر "کہان جاؤن"؟ اتنا ہی تھا کہنے پایا
کہ آواز آئی کہین سے قضارا
مددگار کوئی کیا؟ تھا یہ کیسا دھماکا
جو کوئی ہو آؤ ازدے مین ہون آیا
غریبون کا حسرت زدون کا ہون یاور
جو آوارہ ہین اونکا ہمدرد و رہبر"

آخر بڑھاپے قدردان مل ہی گئے اور گندھی جوگ سے
بول ہی اوٹھا اگرچہ اوسنے اپنے اوصاف کی تفصیل
و تعریف بے محل کی - پیام یار پہونچانے والا کتنا سب جانتے ہین
کہ آوارا اون کا ہمدرد ہوتا ہے -

شعر کراہا کیا پہلے مہمان صحرا
پھر اک آہ کی اور رو رو کے بولا
"کسی نے دیا غم مین مجکو دلاسا؟
کہ دکھلایا امید کا پیارا چہرا!
پڑا ہون یہان اے فرشتے خدا کے
جو طاقت ہو خود لون قدم تیرے آکے"

لنگڑے کی ٹانگ تان ہان بے لیک کے بڑھاپے مین
اتنی آس بھی بہت ہی مگر رونے کی سند نہین - بچپن کی
عادت ہوا سے چھوڑ دے ہر چند سن بڑھتی ہی - آپکا عذر آ
تو بوڑھا ہو کے فرشتہ کہا جانے لگا - رگ شیفتگی
مضمحل ہو گئی لیکن آپ کو بڑھاپے مین بات کرنا نہ آئی
مہمان صحرا کی ترکیب بالکل نئی ہے اور جو طاقت ہو ان معنون
مین نظم ہوا ہے کہ اگر طاقت ہوتی تو تیرے قدم خود آکے لیتا

(باقی آیندہ)

راقم

م - ح - عرف منے حجام

شرر کی شاعری

(سلسلہ کے لیے گزشتہ ہفتہ کا پنچ ملاحظہ ہو)

سخن فہم و سخن سنج - مولانا اودھ پنچ -
حضرت شرر کی غزل بے بدل کے دو اشعار اور باقی رکھ گو
ہین جنکی تشریح کی ضرورت ہی چھٹا شعر ہے ؎

وان سے پھر آیا تو پھر بھیجا پھر اوہر بھیجا
یون ہی کتنے دنون کھایا کیا جگر کاغذ

علاوہ زبان کے اس شعر پر اعتراض ہی کہ بھیجا کا الف
تقطیع سے گر جاتا ہی زبان کی نسبت تو مین اول ہی عرض کر چکا ہون
کہ جنکو اپنی غلطی انوکھی بندش بے پڑھے الفاظ کہتے ہین - وہ انسی
وسعتین ہین جو خاص شرر نے زبان اردو مین پیدا کی ہین - آپ لاکھ
غلط کہئے نہ مانونگا - رہا بھیجا - اسکا دماغ سے تعلق ہی -
اس حسن شعر کے سمجھنے کے لیے لیاقت دماغی درکار ہی یہ مین بھی
جیسا کہ پیشتر عرض ہو چکا ہی - وہی صنعت ہی کہ شعر بولتا ہی
کیون صاحب جو کاغذ اتنے جگر کھائے اسکا بھیجا (یعنی
دماغ) نکل پڑیگا - اور جگر بھی کیسے کھان گیا تو ایسی ٹیپ
رسید ہوئی کہ لوٹ کر پھر یہین موجود یہان آیا تو وہ کراری
چپت لگی کہ پھر واپس - حضرت یہ "کاغذ" نہین ہے
انسان منس کا لینڈ ہی - کل بازی ہی - پھر اگر ایسے کاغذ کا بھیجا
نکل پڑا تو مہمل ہی - یونتو ہزارون اوستاد گذر گئے ہین -
لیکن مین تو اوسکا قائل ہون جسکا دماغ ایسا گھوما ہوا ہو جیسے
شرر کا ایک مرتبہ علیگڑھ مین بڑے شوق سے حضرت شرر گئے تھے
وہان سیدھے تو منہ لگایا نہین - بدبدرکی آواز ہر طرف سے
آتی تھی ... دخل در معقولات دینا چاہا اور ... گرد
گئے مجبوراً احاطے کے باہر آکر ٹینس دیکھنے لگے - ...
سوچے کہ گیند ... آج دیکھا بس فوراً ... شعر
نظم کر دیا - چاہتے تھے کہ ردیف کی جگہ گیند یا بال نظم ہو
لیکن مصرع لنگڑا ہوا جاتا تھا اور اسوقت تک کاغذی سے
یارانہ نہ تھا - بس گیند کی جگہ کاغذ رکھ دیا - اب بتائیے
اس شعر مین کیا عیب ہی - بندہ نواز اس غزل مین شعر
رابعینک شرر با دیدہ دید - آپ اپنے نامہ نگارون کو
اطلاع کر دیجئے کہ جب کبھی شرر کے کلام نثر یا نظم مین انکو
کوئی شک یا شبہ ہو تو پہلے مجھ سے دریافت کر لیا کرین بعد کو
اعتراض کیا کرین -
اچھا اب مقطع کی خوبیان ملاحظہ ہون - اوستاد فرماتے ہین ؎

خود شرر آؤ چلین بیٹھین در جانان پر
فائدہ کیا جو سیہ کرتے ہین لکھ کر کاغذ

جی شعرا سے کہتے ہین - بندش معنی بندہ ہی محاورہ زبان
مین وسعت پیدا کرنا اسکا نام ہی - دیکھئے "خود" کا لفظ
کی کسقدر ضرورت اس شعر مین تھی اور کس موقع سے استعمال ہوا
ہے - اب آپ پوچھین گے کہ کیا پیشتر کسی اور کو در جانان
پر بیٹھنے کے لیے بھیجا تھا کہ اب خود تشریف لیے جاتے ہین
اور اگر ایسا ہی تو اسکا شعر مین کہین ذکر ہونا چاہیے تھا ظاہرا
تو دونون مصرعون مین کوئی تعلق نہین معلوم ہوتا - کہان
در جانان پر بیٹھنا - کہان خط بھیجنا آخر کوئی تک بھی -
مارون گھٹنا ہلے فیض آباد - افسوس صد افسوس یہی تو
مین کہتا ہون کہ آپ لوگ شعر کے معنی نہین سمجھتے اور اعتراض
کرنے کو موجود ہو جاتے ہین - بس یہ اعتراضات سن کر
مین نے ارادہ صمم کر لیا ہی کہ جسطرح شکسپیر کے کلام کی شرح
لکھی گئی ہی اور اسکے معنی سمجھائے گئے ہین اوسیطرح شرر کا

وہ کون تھی؟ اس خبط کے کیا معنے! شرر کا عیب تو مشہور ہے مگر وہ جو تھی تو اس کا محل اُسوقت ہوتا جب صغری پلٹ کے آتی ہوتی اور سنئے پھیر کے آگئی تھی کہتی چلی جاتی لیکن وہ وہان موجود رہی اور رضا حسین سے باتین کرنے لگی۔ ارمان شرر یہ ڈھانا ہو۔ ذرا سے غلط ایک پر ذی فہم ہونے کا دعویٰ کرنا کے بیوقوف بنا دیتے ہین مگر تم ہو کہ اپنے فہم و کمال کی چھری سے غریب اُردو کا گلا ریتے ڈالتے ہو۔ کیا اب بھی تمھین کوئی اناڑی نہ سمجھے!

دھجی نمبر ۴۴- صفحہ ۱۹ سطر ۱۶- "ماں باپ تو اپنی منت مرادین پوری کرکے اُٹھ"

بھلا بھلا یارون کے اٹھنگے سے شرر کہین بچ سکتے ہین اور شرر "منت مرادین" یہ کیا؟ بات تیری گنواری ہے اور ان کی شرم ہین لال ٹوپی کا ننداب ارمان "منتین مرادین" یون کہتے تو شہری زبان ٹھیک اُترتی مگر تم چالو کیا۔

دھجی نمبر ۴۵- صفحہ ۲۰ سطر ۱۰ و ۱۱- "مرد بلا واسطہ لڑکیون کے پاس پیام بھیجا کرتے تھے اور لڑکیاں بے ذریعہ مردون کے پاس جواب بھیجا کرتی تھین"

یہ عقدہ آج کھلا کہ میان شرر مین نثر کی قابلیت کے علاوہ عقل کا مادہ بھی بہت ہی! اجی نہین۔ چھوٹی سی توکھوپری ہے۔ جیسے گنوار کی چینٹی۔ اسمین عقل کی گنجایش کہان۔ جب ہی تو یہ جھک مارتے ہین کہ مرد بلا واسطہ پیام بھیجتے تھے اور لڑکیاں بے ذریعہ جواب بھیجتی تھین۔ بھلا اس نادان سے کوئی پوچھے کہ یہ کیونکر ممکن ہی۔ کیا ہوا کے ذریعے سے پیامون اور جوابون کی آمد و رفت تھی یا تیرہ سو برس پیشتر بھی ٹیلیفون کا وجود مانا گیا ہی۔ خدا نکرے انسان جہل مرکب مبتلا ہو۔ شرر خود جانتے ہین کہ وہ نثر تو لکھی نہین سکتے ہین۔ مگر لونڈون کو پھسلانے کے لیئے اینٹھے جاتے ہین۔ مین بھی بلا ہی کا اہل قلم ہون۔ نیزہ لے کے شرر کے پیچھے پڑا ہون۔ تو سمی چلین بلوا سے بغیر نہین نہین چھوڑونگا۔ ہان تو کیا "بلا واسطہ اور بے ذریعہ" قہہ قہہ۔ کہو جی شرر۔ مزاج کیسا ہے۔ کچھ روتے سے ہو۔ ارمان قلم کوئی بنا دے مگر تمھین تو پکڑنے کی تمیز بھی نہین ہے جب سے لکھتے ہو غلط لکھتے ہو۔ اس جملے کو یون لکھنا تھا "مرد بلا واسطہ لڑکیون کو پیام دیتے تھے اور لڑکیاں لا ذریعہ مردون کو جواب دیتی تھین"، بھیجنے کو نہ کہو۔ دو بہرو

دھجی نمبر ۴۶- صفحہ ۲۳ سطر ۱۸- رضا حسین حسینہ سے "ایک پان بناکے دو منھ بدمزہ ہو رہا ہے"

واہ بھیا۔ خوب بولے۔ یون بولے۔ جیسے کرسی والے شرر بولتے ہین۔ ارے توبہ۔ مین نے پہچانا نہین۔ شرر تمھین تو ہو۔ شہری زبان اور "پان بنا کے دو"! اسے کون گاؤدی گنوار کی بولی کہتا ہو۔ رضا حسین بھی شاید گوکھا گنوار تھا۔ ورنہ یون کہتا۔ "ایک گلوری دو"

دھجی نمبر ۴۷- صفحہ ۲۴ سطر ۳ حسینہ کی زبان سے "گھر بھر مین ایک اکیلے آپ ہی میری بھلائی چاہنے والے ہین"

بھی نہین۔ وہ تو دو کیلے اور تین کیلے۔ "ایک" بھی اور یہ "اکیلے بھی" واللہ ہے۔ ہنسا دیا کیون شرر۔ یہ زبان مسماۃ بڑھیا اور رکمینا سے سیکھی ہوگی۔ تمھارے گاؤن مین وہی تو داستانیان ہین۔

دھجی نمبر ۴۸- صفحہ ۲۴ سطر ۱۱-۱۲-۱۳ - بڑی بیگم کی زبان سے "اے یہ لڑکیاں آگے چلکے کیا کرینگی۔ کوئی کہان تک لحاظ کرے۔ اے مین تو خود حسینہ کو بلا کے پوچھے لیتی ہون۔ رضا حسین کہتا ہو۔ ایقین ہے کہ انکار نہ کرے گی اے لونرن"

اڑھائی سطر مین اے اے اے تین جگہ!

میان شرر۔ تمھین ان تینون کو دیکھو اور جھیپو۔ بھلا شہر کی کون عورت اس بے تکے پن سے بے محل اے کی رٹ لگاتی ہے۔ مین تو ابتدا ہی مین لکھ رہا ہو کہ یہ لفظ اس مجموعہ کے ہان یعنی "میوہ تیخ" مین گنتی سے باہر ہے۔ صرف یہ دکھانے کو کہ شرر ایسے نافہم ہین کہ اسکے صرف کا موقع بھی نہین جانتے۔ نشتے نمونہ از خروارے۔ انکی کج زبانی مین نے دکھا دی ہے۔

دھجی نمبر ۴۹- صفحہ ۲۴ سطر ۱۸ و ۱۹- "بڑی بیگم کے منھ سے "غیرت تو نگوڑی سا کی دنیا سے اوٹھ گئی"

بجا ہے انیسم کا حیا اوٹھنا غلط اور شرر کی غیرت کا اُٹھنا صحیح! سنو سنو۔ باغ ارم سے نسیم کی آواز آ رہی ہے کہتی ہے

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

شرر سنتے ہو۔ سند لاؤ سند۔ تم ٹھہرے دیہاتی۔ تمھاری بھٹی ایسی ویسی کو تو ہم قبول کرنے سے رہی۔ ادھر دیکھو معقول مطلب یہ کہ کسی اوستاد کے کلام کی سند ہو۔

دھجی نمبر ۵۰- صفحہ ۲۴ سطر ۱۹ و ۲۰- بڑی بیگم کہتی ہین "نہ ڈلی ہے نہ الائچی"

مگر میان شرر کی غلط بیانی موجود ہے۔ یون لکھنا تھا "نہ چھالیان ہین نہ الائچیان"۔ نادان کو ایسی سمجھ نہین کہ ڈلی اور الائچی "صیغہ واحد" مین ایسے موقع پر شہر کی بول چال مین نہین ہین۔

دھجی نمبر ۵۱- صفحہ ۲۴ سطر ۲۲- بڑی بیگم حسینہ سے "جیتی رہو بیٹا آؤ"۔ شرر کو مذکر سے بہت شوق ہی۔ جہان دیکھو "بیٹی کو بیٹا"، شرر کی یہ بیہودگی "اے" سے گنتی مین کچھ ہی کم نکلیگی

دھجی نمبر ۵۲- صفحہ ۲۵ سطر ۳- بڑی بیگم حسینہ سے "اے بیٹا چھوڑو ان کتابون کو کچھ مولوی صاحب بننا ہے؟" مین لکھ چکا ہون کہ شرر مذکر پر لوٹ گئے ہین شاید اسکی یہی خو پڑ گئی ہے۔ پھر وہی "بیٹی کو بیٹا"، اور اوپر سے حسینہ کو مولوی صاحب" بننے کا طعنہ۔ یہ کون کہتا ہو کہ شعور کو جھک مارنے کے سوا کچھ لکھنا بھی آتا ہو۔ بھلا کوئی نافہم سے پوچھے کہ مولوی صاحب سے یہان کیا نسبت تھی ارمان یون لکھنا تھا "کچھ ملانی بننا ہی"۔ حسینہ کے لیے "مولوی صاحب" سے تو "ملانی" لفظ بہتر تھا اگرچہ شہری بان کے اعتبار سے فصیح نہ ہوتا۔ کہو جی شرر۔ سمجھے کہ نہین اگر

جو اسپر بھی نہ سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

دھجی نمبر ۵۳- صفحہ ۲۵ سطر ۶ حسینہ کہتی ہے۔ "مجھ سے دو گھڑی بھی سینا لے کر نہین بیٹھا جاتا"

اہاہاہا۔ تہذیب کا خاتمہ۔ شائستگی کی حد۔ شرر کی طبعزاد کا کیا کہنا۔ بی حسینہ نے تعلیم کے اثر سے آخر "سینا" او بھار ہی دیا۔ زدوف ہی۔ ایسی نثر پہ۔ شرر کو اتنی سمجھ نہین کہ شریف عورتین دو معنین محاورے سے زبان بچاتی ہین۔ دیہات اور شہر کی بولیون مین بے تمیزی اور تمیز کا بھی بڑا فرق ہے۔ لیکن شرر کو تمیز کہان! مین اس موقع پر ہوتا تو حسینہ سے کہتا کہ تم سے "سینا لے کے نہین بیٹھا جاتا تو لیٹ جاؤ"

دھجی نمبر ۵۴- صفحہ ۲۵ سطر ۷- بڑی بیگم حسینہ سے کہتی ہین۔ "عادت تو ڈالو بیٹی عادت تو ڈالو"

ایک تو شرر نے صیغہ مذکر غائب کر کے خوشنما ضر کیا ورنہ وہ لوگ اکثر بیٹی کو بیٹا لکھا کرتے تھے۔ اہاہاہا۔ اب مین سمجھا نسیم فرما گئے ہین

وہ گندم جو منا تھی بالی
مردانہ لباس سے نکالی

شرر بھی اپنی نثر مین بیٹی کو بیٹا بناکے دکھاتے ہین کیون کیسی چیکائی!! اور ہان میان شرر۔ یہ "ڈالو ڈالو" کی تکرار کیسی! اسقدر اصرار اچھا نہین۔ آخری فرمایش فضول گنواری بولی۔ محاورۂ شہر کے لحاظ سے غلط۔ لہذا کسی شہری سے صحیح کروالو "کرالو"

دھجی نمبر ۵۵- صفحہ ۲۵ سطر ۷ سے ۱۶ تک۔ بڑی بیگم کی زبان سے شرر نے چار جگہ "اے" سے کاغذ کو سیاہ کیا ہے۔ بیگم حسینہ سے کہتی ہین "نام خدا تم بھی جوان ہو چکین"

بیگم کو خواندہ نہین ظاہر کیا ہی۔ مگر بات جیت خواندگی کی خیر۔ زباندان دیکھ کے کھد کا کر لکھنے والا ناسی ہو۔ "نام خدا"، کا محاورہ یہان بے موقع بے محل لایا گیا۔ ان سطرون مین بھی "بیٹی" کو بیٹا" لکھا ہو۔ یہ قلابازی تو شرر کی عادت مین داخل ہی جب سطر دیکھو یہ شخص

غروب آفتاب

جلد اونکی جیب و راست میش ولیس - ایک مجمع آزاد خیال مذہب مین ذوالک - تعالی کے بیکین - ناقص تعلیم یافتگان کا رہتا ہو - اور جنکی تعلیمات کو اسلامی تعلیمات اور اخلاق سے بالکل لگاؤ ہی نہو -

کیا آپکو بمبئی کانفرنس کی فضیحتی یاد نہین رہے - جہان بیٹھ قومی بھی لا بٹھائی گئی تھین - اور ایک ہی ہال مین مردانہ و زنانہ گڈ بڈ کیا گیا تھا اور محض دکھانے کو یہ امتیاز بھی رکھا گیا تھا کہ درمیان مین ایک چلمن بھی لگا دی گئی تھی - تاہم نظر بازی کی لذتین بھی خوب حاصل کیگئین - اور مزہ یہ کہ ان عورات کے شور و غل اور حرکات سے بعض خدا کے بندے آشفتہ اور مکدر اور رشاکی بھی ہوے - مگر ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ زنانہ کانفرنس علیگڈھ مین تو بہت کچھ اہتمام پردہ داری کیا گیا - اور اس سال تو ضمنا کوئی شکایت بھی نہوئی - مگر آئندہ جب ناقصات العقل عورات کی شرم و لحاظ کم ہوکر ٹوٹ جائیگی تو اوسوقت کیا کچھ احتمال نقائص اور حرا ہوان کا ہو سکتا ہے کیا آپکو اخبارات مین اوس تجویز کے ملاحظہ کرنے کا اتفاق نہین ہوا - جبکہ بہت دن ہوے کالج کے ایک معزز رکن سلنے راے دی تھی کہ کالج مین کہ ایک صیغہ خانسامانی کے کام کا کھولا جاے - اور مسلمان طلبا کو خانسامانی سکھائی جاے - تاکہ وہ لاٹ صاحب اور دیگر معززین یوروپین کے خانسامان ہو سکین - یعنے بدیگر الفاظ اغنیہ اور آب آتش نیاس سے ہوگی دست و چشم دوچار ہوان (لاحول ولا قوة الا باللہ) -

کیا آپ اون تحریرات سے بیخبر ہین جو وقتاً فوقتاً بعض احکام قرآنی و شرائع الاسلام کی مخالفت مین شایع ہوتی ہین اور کالج کی بعض ہی خواہ یا تعلیم یافتہ اور اقربہ خواہ مخواہ مرد آدمی بہت کچھ حصہ لیتے رہے ہین - کیا مسٹر غلام الثقلین اور مسٹر عزیز الدین - اور رڈیکل - اور مسٹر سجاد حیدر وغیرہم کے بعض اقوال و تحریرات اور اونکی تردید کے جوابات از جانب یا بہ پہلوان مذہب اسلام آپنے ملاحظہ نہین کیئے - گزشتہ سال لکھنوکی کانفرنس کے متعلق شیعہ و سنی علماء اسلام کے فتاوی - اور سخت مخالفت کیا آپ فراموش کر گئے گو بعض لوگون نے بہت کچھ لیپ پوت کی - اور چند چلتے پرزون نے اپنی ریشہ دوانیون اور تحریکون سے اندر خصوصاً آفتاب پر خاک بھی ڈالی - اور اوسکے متعلق چندہ بھی بہت معقول ہو گیا - مگر دوراندیش حضرات اور واقف حالات جو سمجھے وہ سمجھے - ورنہ جانتے ہین وہ جانتے ہین - سال پیوستہ بعض تعلیم یافتگان جدید نے بھی خواہان علیگڈھ کالج - اور اوسکے [illegible] نے عربی تعلیم کی نسبت کیا کچھ نہ کہا ہوگا - زبان عربی کو بالکل بیکار اور خالی از علوم و فنون کیا گیا - مگر طرفہ تر یہ کہ جب بااثر اور اعلی حکام نے بعض وجوہ سے عربی تعلیمات پر زور دیا اور بدیگر الفاظ بزور بازو گوشمالی کی تب ذرا اوس جھکا تے ہوے - اور کالج مین عربی کلاس کھولنے کی رضامندی ظاہر کیگئی -

بات صرف یہ ہو کہ تعلیم یافتگان علوم انگریزی جنکی تعلیم ابتدا ہی بیقاعدہ اور خراب طرح سے ہوئی اور جنہین اسلامی ملت و مذہب و رسوم کو بہت ہی کم تعلق اور مداخلت ہو - اونکے دماغون مین یوروپین قوام کی تقلید کا خبط (کو مناسبت حال و مال نہو) بُری طرح سے سمایا ہے - اور انھون نے ہر طرح سے اونکی تقلید کرنا اپنا فرض سمجھا - جب انھون نے دیکھا کہ یوروپین خواتین کیسے آزادی اور مطلق العنانی کیساتھ رہتی ہین - لہذا اونکے منھ مین پانی بھر آیا اور اوس تعلیم یافتگی اور منطقی زور کو اپنی بیہودہ خواہشات نفسانی اور غلبہ شیطانی کے اظہار کرنے کے واسطے دکھایا گیا کہ عورتین بے پردہ کیجائین - لونڈون کیطرح سے وہ بھی اسکول اور کالجون کو اٹنڈ کرین - یوروپین اقوام اور اونکی خواتین کیطرح سے ہندوستانی عورتین بھی مردون سے اختلاط اور ارتباط رکھین - ٹمٹم اور ونگیٹ سواری کو اگر ممکن ہو تو کرایہ کا یکہ - یا بمجبوری پیادہ یا کالج کے

١٧٢

ار بالتخصیص انھین امور اصلی پر رہتا ہے اور وہ اور رجحان ساخت بلکہ باعث مردون سے ممتاز رہتی ہین اسی سے پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے اس نوع کے عورات کا چہرہ کسیقدر روڑا اور کتابی گردن نظام اعضاے غذا سے کم متصل فی الجملہ صراحی دار ہوتی ہے شانہ زاویہ دار ہونے کی جگہ کافی دلربائی کے واسطے چوڑے اور نمایان ہوتے ہین - پستان متوسط دور کے - کمر جہان جسم کو ہضم و انہضام کے آلات ہوتے ہین مناسبت معقول کیواسطے مشہور اور مثل مخروط معکوس کے ہوتی ہے اور اسی جہت سے کولے اعتدال کے ساتھ کشادہ ہوتے ہین زانو اونھین کے مناسب اور بازو دیگر اعضا جو بالتخصیص آلات حرکات ہین اک گونہ لانبے اور کاوُدم ہوتے ہین - ہاتھ پاؤن بہ نسبت اونکے چھوٹے رنگت نظام انہضام کے باعث اکثر کسی قدر تاریک بال اکثر سیاہ اور مضبوط اور ہیئت مجموعی کامل نمایان اور درخشان ہوتی ہے مناسبات کیوجہ سے بہت سُبک اور خیال مین آسکتا ہے کہ اگر مخصوص کمر مین ذرا سا بھی سہارا دیا جائے تو نہایت آسانی سے اچھت کھینچ جانے کی قوت ہوتی ہے - اسی نوع مین زیادہ مضبوط تیز اور نہایت بے ضبط عورات ہوتی ہین لیکن اکثر ایسی بھی ہوتی ہین جنہین یہ خاصیتین معتدل ہوجاتی ہین -

اس نوع کی پہلی قسم

اعتدال

یہان یہ بیان کردینا مناسب ہو کہ جن مختلف آلات پر یہ نوع منحصر

شرر اینڈ کو۔ مطبع دلگداز آہ! مطبع دلگداز آہ!!